بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربا توہی جانے حال میرا

از طیبہ چوہدری

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

New Era Magazine

دیوانے ہیں مایوس پیا
گیا خون و چھوڑا چوس پیا

ہم شب بھر آہیں بھر بھر کے
تجھے کرتے ہیں محسوس پیا

وہ کیونکر جانیں دنیا کو
جو تجھ سے ہوں مانوس پیا

اک تیرے پریم کے جنگل میں
ہم ناچیں بن طاؤس پیا

اب دیکھ رہے ہیں چھپ چھپ کر
ہمیں دردوں کے جاسوس پیا

New Era Magazine

تجھ پھول کی چاہ میں پہن چکے
ہم کانٹوں کا ملبوس پیا

آج موسم شدید طوفانی تھا۔

اوراس کا موڈ بھی ہمشہ کی طرح خوشگوار اور طوفانی تھا۔۔۔جہازی بیڈ سے اٹھ کر اس نے کھڑکی سے بلی کی طرح ادھر ادھر دیکھا باہر ملازمین ہی تھی۔وہ بھاگی تو بریک چھت پہ جا لگی۔وہ جھمنے لگی اور آسمان کو دیکھنے لگی جہاں لالگی چھا چکی تھی یہ لالگی سورج کی نہیں بلکہ طوفان کی تھی پر اسے کہاں فکر تھی۔۔

سرخ ریشمی دوپٹے کو ایک شہانے پہ ٹکا کر وہ اپنے سمارٹ فون پہ سونگ پلے کرنے لگی ریشمی کمر تک آرہے بال سب چہرے کے سامنے تھے گلابی انگلیاں تیزی سے فون کی سکرین پر چل رہی تھی۔آخر اسے اپنی مطلوبہ چیز مل گئی۔اور ہونٹوں پہ بے اختیار تتلی گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"جینے بھی دے دنیا ہمیں الزام نہ لگا

ایک بار تو کرتے ہیں سب کوئی حسین خطا۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہئے کسی کو بے پناہ

اے زندگی تو ہی بتا کیوں عشق ہے گناہ

جینے بھی دے دنیا ہمیں

الظام نہ لگا۔

ہر طرف ارجیت سنگھ کی آواز پھیل چکی تھی اور ساتھ ساتھ اس کی اپنی آواز بھی گونج رہی تھی۔

اور یہ گانا اسے تھا بھی تو بہت پسند تو اپنی خوشی کے موقع پہ وہ فل بیس بڑھا کر سن رہی تھی اور چھت پہ ہوا کے ساتھ ساتھ ایسے گانے پہ جھوم رہی تھی جس پہ رونا چاہیئے ہلکی ہلکی ہوا اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی۔

خود سے ہی کر کے گفتگو

کوئی کیسے جیئے

عشق تو لازمی سا ہے

New Era Magazine

زندگی کے لئے

دل کیا کرے

دل کو اگر

اچھا لگا کے کوئی

جھوٹا سہی

دل کو مگر سچا لگے کوئی

جینے بھی دنیا ہمیں

الزام نہ لگا

وہ اس وقت۔۔دنیا جہاں سے بیگانی ہاتھوں کو ہوا میں لہرا کر فری ڈم انجوائے کر رہی تھی۔

ابھی اس کا منہ بالوں اور اڑ رہے ڈوپٹے نے چھپا رکھا تھا۔

ایک دم سے ہوا تیز ہوئی۔بالوں کے بادل اڑتے ہوئے پیچھے چلے گئے موٹی آنکھوں میں چمک نظر آنے لگی۔پتلی پیاری سی سرخ ناک ہونٹوں پہ قاتلانہ مسکراہٹ ڈوپٹا اڑا اور گلی کی طرف نیچے جاتا بنا وہ اپنے ڈوپٹے کو ادھر ادھر ڈھونڈنے لگی پھر منڈر پہ جھک کر نیچے دیکھنے لگی۔

New Era Magazine

"یہ کون ہے"، نیچے کھڑے انسان کے چہرے پہ اس کا دوپٹہ پھیلا ہوا تھا اور وہ ڈوپٹہ اٹھائے بغیر ہی اوپر دیکھ رہا تھا۔

اب اس نے اپنے گھڑی والے ہاتھ کو سر پہ رکھا اور ڈوپٹہ کھینچنے لگا۔ سفید کلف زادہ شلوار کرتے میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کئے ہوئے لائٹ براؤن آنکھوں میں حیرانگی اور ہونٹوں کو بھینچے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"اوہ تیری۔۔۔۔"، نیچے کھڑے بندے کو دیکھ وہ پیچھے ہٹی اور پاؤں مڑا پھر وہ گر گئی پاؤں میں موچ آنے کے بعد بھی وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔

"آج لگتا ہے برسات اور طوفان دونوں زور شور سے آئیں گے۔ صباء بی بی آپ نیچے بیٹھ کر کیا کر رہی ہیں"، دو ملازمہ اس کے پاس آئی تو اس نے سر اٹھایا تو بال پھر سے ہوا میں رکس کرنے لگے کبوتر اڑ کر اس کے پاس رکھے پنجرے میں جانے لگے اور تار پہ ڈالے کپڑے اوڑنے لگے یہ سب موسم کی خرابی کی نشانیاں تھی

"کچھ نہیں بس تھوڑا سا پاؤں مڑا اور گر گئی۔ ویسے دادی ماں پلیز مجھے بی بی مت بولیں میں ابھی اٹھارہ سال کی ہوں پر جب بی بی بولا جاتا ہے تو آٹھارہ سو سال کی فیلنگز آتی ہیں آپ آپی کو ہی بی بولیں میں صباء ہی بہتر ہوں"، وہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"اللہ اللہ بی بی جان آپ ٹھیک تو ہیں۔ دادا حکم اور چھوٹے سیٹھ صاحب میری نگرانی

New Era Magazine

میں آپ کو چھوڑ گئے تھے بہت خفا ہوں گے اللہ،،چالیس پینتالیس عمر کی ملازمہ گھبرا کر اس کے پاس نیچے بیٹھ کر پاؤں پکڑنے لگی تھی کہ صباء نے پاؤں کھینچ لیا۔

"یہ کیا کرنے جا رہی ہیں دادی اماں۔مجھے دوزخ میں بھیجنے کا ارادہ ہے کیا۔،،صباء تقریباً چلائی۔

"بی بی جان۔۔۔،،دادی اماں نے کچھ کہنا چاہا

"بانو ادھر آؤ،،اس نے بانو کو اپنی طرف بلایا اور ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ہوا بہت تیز ہو چکی تھی ارجیت سنگھ بھی بیچارا تھک کر چپ ہو چکا تھا۔وہ اٹھ کر منڈر پہ جھکی پر وہ جا چکا تھا۔

"یہ کدو کے منہ والا سی کہاں چلا گیا میرا ڈوپٹہ بھی لے گیا،،وہ منہ بسور کر واپس آ گئی۔

"ارے کیا ہوا صبی۔۔۔۔،،مار وجو اپنے کمرے میں بیٹھی دنیا جہاں سے بے خبر کل کی میٹنگ کی فائل کو ایک نظر دیکھ رہی تھی شور و غل سن چھت پہ آ گئی۔

"آپی میں ٹھیک ہوں۔بانو جاؤ اپنا کام کر لو،،وہ مسکرا کر چلنے لگی پر ابھی بھی موچ باقی تھی۔

"آپی دادا حکم اور بابا جان کہاں گئے ہیں،،صباء جو ان سب سے بےخبر تھی اب یاد آنے پہ

New Era Magazine

پوچھ بیٹھی۔

"کورٹ گئے ہوئے ہیں کسی آدمی کے ساتھ،، سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی سیڑھیاں ختم ہوئی تو ماروا کی نظریں آس پاس کا جائزہ لینے لگی۔رائٹ سائڈ جہاں گھاس لگا تھا تین چار ملازمین وہاں موجود تھی اور گپیوں میں مصروف تھی۔گھاس کے چاروں طرف طرح طرح کے پھول جو ہوا سے جھوم رہے تھے درمیان میں فوارہ جس سے پانی جاری تھا یہ لان رائٹ سائڈ سے حویلی کے پیچھے تک جا رہا تھا۔پیچھلی طرف بہت بڑا آم کا درخت تھا۔جس پہ لوہے کا بیڈ سائز جھولا تھا اور اسی طرف سے ایک بڑا گیٹ جو پیچھلی حویلی میں کھولتا تھا۔وہاں پنچائیت بیٹھائی جاتی تھی۔جہاں دادا حکم گاؤں کے ہر چھوٹے موٹے فیصلے کرتے تھے۔

"آپی مجھے یہاں کا ماحول زرا پسند نہیں شہر کا ماحول کتنا ڈی سینٹ ہوتا ہے نہ،، صباء نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔ماروا نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

"نہیں صبی گاؤں میں سب ایک دوسرے سے پیار محبت سے رہتے ہیں اور شہر میں ہر کوئی اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہوتا ہے۔کسی کو کسی کی فکر نہیں بس "میں" تک ہی بندہ محدود ہو جاتا ہے،، ماروا نے اسی سنجیدگی سے کہا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔صباء جس قدر شرارتی شوخ چنچل تھی ماروا اتنی ہی سنجیدہ۔۔۔

New Era Magazine

"جو بھی ہے یہاں دادا حکم کی عائد کی ہوئی پابندیاں توبہ،،

"دادا حکم کا حکم سب مانتے ہیں اور تم پہ ایسی کون سی پابندی لگائی ہے۔ شہر کی بڑی یونیورسٹی میں تمہیں تعلیم دلوا رہے ہیں اور تم تو ان کی لاڈلی ہو پھر بھی شکوہ کر رہی ہو

،،ماروا نے آ

آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"اور اس حویلی سے باہر تو کچھ ٹھیک نہیں کتنے جاہل بد تمیز لوگ ہیں،،صباء کو غصہ آ گیا۔ماروا سمجھ گی کہ وہ غصہ کیوں ہے ماروا سے تھام کر چل رہی تھی۔

"بچوں کے ساتھ بچی بنو گی تو لوگ تو ایسے ہی کہیں گے ابھی بھی دادا حکم تم سے خفا ہیں اس دن کی بدماشی کی وجہ سے،،ماروا نے ہنسی دبا کر کہا

"ارے میں نے غلط کیا کیا تھا وہ بدماش بچہ میرا اتنی مشکل سے اتارا ہوا آم لے گیا تھا تھپڑ لگایا تو ماں کو لے آیا یہ بھی کوئی بات ہوتی ہے اب وہ شیطان آیا تو دو تین کان کے پیچھے بجاؤں گی۔

"ہاہاہاہا جھلی اب بچوں سے الجھو گی عمر دیکھو اپنی۔،،ماروا برآمدے میں گارڈر سے باندھے بیڈ کی لمبائی جیسے جھولے پہ اسے بیٹھاتے ہوئے بولی۔

صباء اپنا پاؤں دبانے لگی۔ہوا ابھی بھی اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی البتہ ڈوپٹہ نہیں تھا

New Era Magazine

کیونکہ مرد گھر میں نہیں تھے۔اس کا دوپٹہ تو نیچے کھڑے نوجوان پہ گرا تھا۔اب وہ بھول چکی تھی

"بات سنو میرے کمرے سے فرسٹ ایڈ بوکس نکال لاؤ بیڈ کے ساتھ دراز میں رکھا ہو گا،۔میرا مطلب ہے دواؤں والا ڈبا،،ماروا نے پاس سے گزر رہی ملازمہ کو حکم دیا اور صباء کے ساتھ گر گئی۔

لمبے برآمدے کے آخر تک نظر گئی اُس کی اور پھر ادھر ادھر بھاگ رہی ملازمین کو دیکھنے لگی۔

"یہاں فرد ہیں پانچ اور ملازمین اتنے زیادہ۔۔۔،،صباء بڑبڑائی۔

"ہاہاہاہاہاہا آج ہو گیا گیا ہے تمہیں میری جان،،ماروا اس کی اکتاہٹ سے زچ ہو چکی تھی۔

"کل کا ٹیسٹ نہیں آتا سر کامران نے جان نکال لینی ہے اور سب سے بڑی پروبلم سگنل نہیں ہیں نہیں تو میں اپنی وہ پڑھا کو کلاس فیلو کو کال کر کے نوٹس لے لیتی۔بس یہ پروبلم ہے جب بھی آندھی بارش آتی ہے تو سگنل تو مانو کے چلے جاتے ہیں۔۔،،صباء نے اپنا سمارٹ فون اٹھا کر جھولے پر ہی پھینک دیا۔ماروا اس کی کیفیت پہ مسلسل ہنس رہی تھی۔

New Era Magazine

"تمہارے بتیس کیوں نکل رہے میں جوک نہیں سنا رہی مارو۔۔،،

"ہاہاہاہا یار بس مجھے یہ ہی لگ رہا ہے

اپنا چہرہ دیکھو،لال ٹماٹر کی طرح ہو گیا ہے،،ماروا نے ملازمہ کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ بوکس پکڑ لیا اور کوئی سپرے نکل اس کی موچ والی جگہ پہ سپرے کرنے لگی

کچھ ملازمین حویلی کے دروازے بند کر رہی تھی کچھ باتیں کر رہی تھی دو ملازمین ان کے پاس کھڑی اگلے حکم کا انتظار کر رہی تھی۔

"تم دونوں جاؤ۔۔۔اور تم مارو دفاع ہو جاؤ تم جیسی بہن تو دشمن کو بھی اللہ نہ دے میری حالت پہ ترس کھانے کی بجائے ہنسی جا رہی ہو۔۔ چھوڑو۔،،صباء جھولے سے اتر کر لمبے برآمدے میں چلتی لاونج سے اوپر دوسری منزل پہ جا رہی سیڑھیاں چڑھنے لگی پھر پہلے کمرے میں غائب ہو گئ۔ماروا ابھی بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

"شہناز ادھر آؤ۔۔۔،،وہ ایک ملازمہ کو اپنے طرف بلاتے ہوئے کچھ سوچنے لگی۔

دو تین ملازمین برآمدے میں لگے ریشمی سفید پردے باندھ رہی تھی جو ہوا سے اڑ رہے تھے۔

"جی بی بی جان،،وہ مؤدبانہ کھڑی ہو کر بولی۔

"تمہارا چھوٹا بھائی کہاں ہے،اسے انکل اشرف کے گھر بھیجو اور سمیر سے نوٹس لے

New Era Magazine

آئے۔،،وہ مصروف انداز میں بولی۔

"کیا بی بی جان سمجھ نہیں آئی،،

"سمجھ نہیں آئے گی تمہیں اپنے بھائی کو بلاؤ،،اب وہ ریلیکس ہو کر بیٹھی تھی ایک ملازمہ اس کا دوپٹہ اس کے لئے جوس لے آئی تھی وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرنے لگی گندمی چہرے پہ بلا کی چمک موٹی موٹی کالی آنکھوں میں مار دینے کی کشش۔ہلکے ہلکے گلابی ہونٹوں پہ نام کی مسکراہٹ نہ تھی۔

وہ آس پاس دیکھنے لگی۔ہر کام ملازمین خود ہی بغیر کسی حکم کے کر رہی تھی۔

"یہ حویلی گھر کے مکینوں کے ساتھ نہیں ملازمین کے ساتھ آباد ہے۔صباء ٹھیک کہتی ہے۔۔۔۔،،وہ سوچنے لگی پر اتنے میں بچے کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

"جی بی بی جان،،

"شہناز کاپی پینسل لاو،،

"جی بی بی جان،،ملازمہ بھاگ کر ایک طرف چلی گئی۔

"پیٹا تمہیں انکل اشرف کے گھر کا پتہ ہے،،

"بی بی جان کون سا اشرف موچی،اشرف دکان والا،یا اشرف جٹ،،

"ہاہاہا بڑا پتہ ہے گاؤں کے بندوں کا۔اچھی بات ہے میں انکل اشرف جٹ کی بات کر

New Era Magazine

رہی ہوں گاؤں کی نوکر پہ جن کی کوٹھی ہے،،اس نے نشانی بتائی۔

پورے گاؤں میں سب کے اچھے گھر تھے پر ان کی حویلی کے بعد اشرف جٹ جو کہ پراپرٹی ڈیلر تھا۔اس نے کوٹھی بنائی ہوئی تھی۔

اتنے میں ملازمہ کاپی پینسل لے آئی۔

ماروا سوچنے لگی۔

وہ کچھ سوچنے لگی اور پھر گہری سانس خارج کر کے پینسل چلانے لگی۔

"یہ سمیر صاحب کو دینا،اور جو وہ نوٹس یا کاپی دیں دھیان سے لے کر آنے،،وہ بچے کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

بچہ سر ہلا کر چلا گیا۔وہ پھر سے موسم کی خوبصورتی میں کھو گی گہرا سانس لیا۔اور اٹھ کر چلنے لگی آہستہ آہستہ ننگے پاؤں چلتی پیچھلے احاطے میں چلی گئی۔اور اپنے ہاتھوں کو دبانے لگی جو لکھ لکھ کر تھک گئے تھے

"بی بی جان کافی،،

"ارے واہ بڑا یاد ہے تمھیں بانو،،وہ مسکرا دی۔بانو اس کی ہم عمر تھی اور سہلی بھی۔ اور کافی بنانی ماروا نے ہی اسے سیکھائی تھی۔

"بی بی جان ہمارا فرض بنتا ہے آپ کا خیال رکھنا،،وہ مؤدبانہ کھڑی ہو کر بولی۔ماروا ے

New Era Magazine

مگ تھام لیا اور جھلے پہ بیٹھ گئی

"کیا ہوا بانو اپ سیٹ ہو۔۔۔،،وہ اس کے چہرے کی پریشانی کو بھانپ گئی تھی۔

ویسے تو وہاں کسی کو انگلش سمجھ نہ آتی تھی نہ بولنی پر بانو نے ماروا سے سیکھ رکھی تھی۔

"ن۔۔ن۔ نہیں کچھ نہیں بی بی جان،،

"ادھر آؤ۔۔اور بتاؤ مجھے کیا بات ہے۔،،ماروا نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا تو وہ اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔ماروا نے جھک کر مگ نیچے رکھا اور اس کے گرد بازو حائل کر دیئے

"کیا ہوا بانو رو کیوں رہی ہو،،ماروا نے ایک ہاتھ اس کے سر پہ رکھ کر پوچھا۔تو وہ مزید رونے لگی۔

"بی بی جان وہ دکان والا ہے نہ وہ کئی بار میری عزت پہ ہاتھ ڈال چکا ہے آج بھی جب شام کو اپنی ماسی کے گھر سے لوٹ رہی تھی۔تو اس نے میرے ساتھ۔۔۔،،وہ بات اُدھوری چھوڑ کر رونے لگی۔

"کیا کیا اس نے بتاؤ مجھے،،ماروا کا غصے سے رنگ پیلا پڑھ گیا

"سنسنان گلی دیکھ میرے ساتھ بد تمیزی کی میرا ڈوپٹا کھینچ لیا۔وہ تو سمیر صاحب کہیں سے آ نکلے اور ڈر کے مارے وہ بھاگ گیا۔،،وہ نظریں جھکا کر بتا رہی تھی جبکہ ماروا کا غصے

سے برا حال ہو رہا تھا۔

"اچھا تم خاموش ہو جاؤ میں دادا حکم سے بات کروں گی۔۔،،مار وانے اس کے آنسوں صاف کئے تو وہ کچھ دیر بعد اٹھ کر چلی گئ۔

"ایسا ماحول کب تک رہے گا اس گاؤں میں کس چیز کی کمی ہے دادا حکم نے ہر چیز تو مہیا کی ہے کتنی مشکلات کا سامنا کیا انہوں نے

۔۔۔۔،،وہ پر سوچ انداز میں بیٹھ گئ۔اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ دادا حکم سے اس بارے میں ضرور بات کرے گی۔

****

"کون ہے ؟؟،، سمیر دروازے پر مسلسل ہو رہی دستک سن کر لیپ ٹاپ چھوڑ کر اٹھ کے کمرے سے نکل کر نیچے جھانکنے لگا نیچے صحن میں ازما کانوں میں ہینڈ فون لگائے گانے سننے میں مصروف تھی۔ سمیر کی پیشانی پہ بل پڑھ گئے۔

"چوڑیل کب سے دروازہ بجایا جا رہا ہے کبھی کوئی کام کر بھی لیا کر،،وہ زچ ہو کر سیڑھیاں اتر آیا۔اور ازما کے سر پہ چپت رسید کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ازما نے منہ چڑھایا اور پھر سے جھومنے لگی۔

"سمیر بھائی یہ آپ کے لئے حویلی سے پیغام آیا ہے اب جلدی سے جو مجھے دینا دیں اور

New Era Magazine

میں واپس جاؤں،، وہ چھوٹے ہی بولا اور پیغام اس کو تھما دیا۔ سمیر کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے اٹک گئ۔

"حویلی سے پیغام خیر ہو! اس صباء ٹماٹر کے منہ والی نے کسی کو شکائت تو نہیں کر دی غلطی تو اپنی تھی پر اب مجھ پہ الظامات لگا دیئے ہوں گے۔ آر یہ پیغام۔۔

تو تب ہی پیغام آتا ہے جب کوئی جرم کیا ہو یا پھر کوئی کام ہو،، وہ دل میں سوچتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور بچے کو بھی ساتھ لے گیا کیونکہ ازما کے سامنے پیغام پڑھنا مشکل تھا۔

"اسلام علیکم سمیر!!

ایکچلی صباء کو آپ کے نوٹس کی ضرورت ہے تو آپ اپنے نوٹس شکلیل کے ہاتھ بھیج دیں

ماروا،،

"چڑیل اب ماروا آپی کا سہارا لے رہی ہے شکر ہے سنگین بات نہ تھی۔۔،، وہ سوچتے ہوئے اٹھا اور چند موٹے موٹے دستے شکیل کو دے دیئے۔

"یہ اپنی چھوٹی بی بی جان کو دے دینا،، سمیر نے چھوٹی پہ دانت پیس کر کہا۔

شکیل ہاں میں سر ہلاتا باہر چلا گیا۔

اور سمیر نے وہ کاغذ دیکھا ہاتھ بڑھا کر اٹھا یا پھاڑنے لگا پر، پھر کچھ سوچ کر کوشن سے اٹھ کر وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا۔

دراز کھول کر اس میں وہ کاغذ رکھ دیا۔

اور دراز کو لاک کر کے چابی نکال لی

پھر واپس جا کر کشن پہ بیٹھ کے لیپ ٹاپ پہ انگلیاں چلانے لگا۔

"وہ بچہ کیا کرنے آیا تھا۔۔۔،،

"حویلی سے پیغام لایا تھا،، سمیر مصروف انداز میں بولا۔

وہ اپنے وحد کمرے میں موجود تھا جو اس کے ذوق و شوق کا علم دے رہا تھا۔

سفید پردے سفید دیواروں کا رنگ اونچا بیڈ جس پہ سفید رنگ کی چادریں۔ایک عدد صوفہ جو براؤن تھا بڑی وارڈ روب اس کا کلر بھی سفید۔یوں کہ سکتے ہیں لمپ سے لے کر دروازے کے کلر تک سفید تھا بس کارپیٹ اور شیشے کی میز اور صوفے کے سوا۔کیونکہ سفید کلر اس کا فیورٹ کلر تھا۔

"کیا پیغام تھا۔۔۔کس نے بھیجا،، وہ اس کے پاس بیٹھ گئی

"ماروا آپی نے،،، وہ مختصر سا جواب دے کر کتاب اٹھا کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"اوہ ہو موسم کا جادو،، ازما گنگنانے لگی

New Era Magazine

"شیٹ اپ یار نوٹس وغیرہ منگوانے تھے اس نے تمھیں تو کچھ اور سوجھتا ہی نہیں بڑی ہیں مجھ سے۔اتنی توجہ کبھی پڑھائی پہ بھی دے لیا کرو ٹاپ کرو گی،، سمیر کی بات سن کر وہ بے مزہ ہوتی اٹھ گئی اور جاتے جاتے اس کی لیز اور پاس میز پہ رکھی کولڈرنک اٹھا کر لے گئی۔

سمیر نے گہرا سانس لیا اور پھر سے لپ ٹاپ پہ جھک گیا۔ کمیسٹری کا ٹیسٹ اور سر کامران توبہ جو کچھ اور سوجھتا۔

پر نہیں وہ تو گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔وہ تو صرف تب پڑھتا جب ایگزامز نزدیک ہوتے۔۔۔

صباء انجوائے کرنے کے لئے اور گاؤں کے ماحول سے آزاد ہونے کے لئے یونی ورسٹی جاتی تھی یہ ہی حال سمیر کا تھا۔

اس خیال کے علاوہ باقی کوئی خیال ان کا ملتا نہ تھا ایک ہی اسکول اور پھر اب ایک ہی یونی ورسٹی کے باوجود ان میں ہر وقت چوں چاں چلتی رہتی تھی۔

"ماما سمیر کو حویلی سے لو لیٹر آتے ہیں، اور پتا ہے کون لکھتا ہے ماروا،، ازما کی اونچی آواز سن کر سمیر کرنٹ کھا کر اٹھا اور دروازہ کھول کے نیچے بھاگا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمہارا ازما۔۔آہستہ بولو کسی نے سن لیا تو میری اپنی شامت آ

جائے گی اور وہ کوئی لو لیٹر نہیں تھا پیغام تھا مار وا آپی کا پیغام تھا کچھ کتابیں چاہیئے تھی۔ نیگٹو مائنڈ کم چلایا کرو۔۔ میں انہیں بہن مانتا ہوں۔۔ جاہل لڑکی۔۔،،وہ گھبرا کر پوری بات ایک سانس میں بتا گیا جب کہ زینت بیگم اور ازما مسکرانے لگی۔

"چڑیل،،وہ بڑبڑایا اور سیڑھیاں چڑھ گیا۔ دو منزل پہ مشتمل خوبصورت سی کوٹھی تھی۔

آخری منزل پہ سمیر کا بسیرا تھا۔

سمیر کو بھی گاؤں زیادہ پسند نہیں تھا پر باپ کے ڈر سے کچھ کہتا نہیں تھا۔ تبھی تو اس نے اپنے کمرے کو اپنے گھر کو بلکل منفرد بنایا ہوا تھا۔

ایک یہ گھر اور ایک سیٹھوں کی حویلی کو کوئی دیکھ لیتا تو بار بار دیکھنے کو دل چاہتا۔

خیر حویلی کچھ زیادہ ہی خوبصورت تھی پر تھی بہت پرانی۔۔

****

کسی حال میں نہیں ہوں کوئی حال اب نہیں ہے

جو گئی پلک تلک تھا وہ خیال اب نہیں ہے

میں سکون پا سکوں گا یہ گماں بھی کیوں کیا تھا
ہے یہی ملال کیا کم کہ ملال اب نہیں ہے

نہ رہے اب اس کے دل میں خلشِ شکستِ وعدہ
کہ یہاں کوئی حسابِ مہ و سال اب نہیں ہے

یہ دیارِ دید کیا ہے گئے دشتِ دل سے بھی ہم
کہ ختن زمین میں بھی وہ غزال اب نہیں ہے

جو لیے لیے پھری ہے تجھے روز اک نگر میں
مرے دل ترے نگر میں وہ مثال اب نہیں ہے

لبِ پُر سوال لے کے ہمیں کُو بہ کُو ہے پھرنا
ہو کوئی جواب بر لب یہ سوال اب نہیں ہے

New Era Magazine

سیٹھ احمد صاحب جن کو پورا گاؤں اور آس پاس کے علاقے کے لوگ دادا حکم کے نام

سے جانتے تھے۔دادا حکم کا ہر حکم لوہے پہ لکیر کی طرح سمجھا جاتا تھا۔

دادا حکم کے دو بیٹے سلیمان اور عثمان۔اور ایک بیٹی زینب تھی۔

عثمان بڑے تھے۔پہلے ان کی ہی شادی بھی کی گئی پر وہ شادی کرنا نہیں چاہتے تھے

کیونکہ ان کی دلچسپی کسی اور میں تھی۔پھر بھی اپنی ہی پھوپھوزاد کو بیاہ لایا پر ہر حق دیا جو

بیوی کا ہوتا ہے

۔پھر سلمان کی شادی کردی گئی اور اچانک یوں ہوا کہ بہت کچھ غلط ہوا حویلی کی

دیواروں نے بھی ماتم کیا۔

جس کی بنا پر عثمان کو حویلی چھوڑنی پڑی۔دادا حکم نے اسے اپنی جائیداد اور ہر حق سے

بے داخل کر دیا۔تو وہ گاؤں چھوڑ کر ہمشہ ہمشہ کے لئے شہر جا بسا۔اس وقت اس کا ایک

ہی بیٹا احمد رضا تھا

پھر ایک اور کہر طاری ہوا زینب اور چھوٹی بہو(مار وا کی ماں) قبر میں جا بسی۔حویلی ایک

دم خالی ہو گئی دادا حکم نے سلیمان کو دوسری شادی کا حکم دیا

کہ وہ مار وا اور صباء کی خاطر دوسری شادی کر لیں پر وہ صاف انکاری تھے۔یہ صدمہ اتنا

چھوٹا نہیں تھا۔۔اس حادثے میں زینب کا اکلوتا چار یا پانچ سالہ بیٹا بھی چل بسا تھا۔مار وا

New Era Magazine

اور صباء تب بہت چھوٹی تھی مار وا تقریباً ہو گی چار پانچ سال کی اور صباء تو بہت چھوٹی تھی۔

مار وا اور صباء بڑی ہونے لگی۔ گاؤں کی ایک ملازمہ دادی اماں نے ہی ان دونوں کو پالا۔

اور دادا حکم جوان سب صدموں کو بھلا کر پھر سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے

پورا گاؤں ان کے سر پہ تھا۔

پانی کی سہولت، بجلی، ہر ایک سہولت انہوں نے گاؤں والوں کو مہیا کی تھی۔ دادا حکم نہایت ہی معزز انسان تھے۔ خوش اخلاق اور نیک انسان۔ ہر کسی کے دکھ کو اپنا سمجھنے والے۔

ان کا ماننا تھا کہ اتنا زیادہ پیسہ ان کے کس کام کا۔۔ تبھی

وہ گاؤں کے لئے اتنا کچھ کر رہے تھے۔

مار وا اور صباء کو شہر کے اسکول میں داخل کروایا گیا۔۔

آہستہ آہستہ اسکول سے وہ دونوں یونیورسٹی پہنچ گئیں۔ مار وا کو وہ بچپن سے ہی اپنے ہمراہ آفس اور میٹنگز وغیرہ میں لے جاتے تھے جس وجہ سے پڑھائی سے زیادہ خیال اس کا بزنس کی طرف ہوتا تبھی حال میں ہی اس نے اپنی پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا اور دادا حکم کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹھانے لگی۔ سلیمان تو ہمشہ ہی ادھر جا ادھر جا ہی رہتے تھے۔

اب ماروا بھی اپنے دادا حکم کے ساتھ قدم ملاتی تھی۔

دادا حکم نے اپنی آدھی جائداد اس کے نام کر رکھی تھی۔

بڑی ہونے اور عقل مند ہونے کی وجہ سے دادا حکم نے ایسا کیا تھا۔ماروا نے اس دن بہت سوالات اٹھائے تھے پر دادا حکم نے چپ تھا دیا اور پیپرز سائین کروالئے۔

اور اپنے بعد انہوں نے اسے اپنی سیٹ سونپنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

سلمان صاحب نے ان کے اس ارادے پہ ماروا کا اپنے گاؤں کے لوگوں کے لئے پیار محبت فکر اور بزنس میں انٹرسٹ دیکھ کر مہر لگا دی۔اس سب کا ماروا کی شخصیت پہ یہ اثرات ہوئے کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح خواب نہیں سنجھو سکتی تھی نہ ہی کبھی اس کے خیالات کبھی عشق و شق کی طرف گئے۔

وہ رات کو یہ سوچ کے سوچتی کل وہ کیا کرے گی جس سے سامنے والی ٹیم ڈھے جائے اور ہمیشہ یہ ہی ہوتا۔

دادا حکم نے پھر اسے گاؤں کی نگرانی بھی سونپ دی۔ایسا تب ہوا جب کچھ غریب لوگوں کے کچے مکان ایک طوفان نے تباہ کر دیئے اور ماروا نے دادا حکم سے ان کی رہائش کا بندوبست کروانے کو بہت سارے غریب لوگوں اور عزت دار لوگ جو کسی سے مدد نہیں لیتے تھے ان کو حویلی میں نوکری دی گئی۔کام تو زیادہ نہیں ہوتا تھا پر ہر

New Era Magazine

مہینے ماروا کے ہاتھوں تنخواہ دی جاتی اور ہر عید، خوشی، اور بڑی بیٹی بہو کی برسی وغیرہ کے موقع پہ کپڑے وغیرہ بھی تقسیم کئے جاتے۔

حویلی میں خوشیاں ماروا اور صباء کی وجہ سے تھی۔ پر ماروا کو ہمیشہ سے۔ ماروا کے حصے میں زمیداریاں بڑھتی جا رہی تھی اور دوسری طرف دادا حکم بیماری میں مبتلا ہونے لگے۔

ماروا کے دل و دماغ میں اکثر سوالات پیدا ہوتے کہ تایا گھر کیوں چھوڑ گئے پر اماں دادی یہ ہی کہتی کہ ان کی بیوی کے چال چلن ٹھیک نہیں تھے۔

دادا حکم سے کبھی ہمت نہیں ہوئی کہ پوچھ سکتی۔۔۔ کہ ایسا کیا جرم تھا تائی کا۔۔ پر وہ نہیں پوچھ سکتی تھی۔۔

ماں کے بارے میں بات کرتی تو سب بات بدل جاتے کہ اس کی ماں کون تھی کہاں سے آئی تھی ننھیال کہاں سے ہے پر کوئی کچھ نہیں بولتا پھر اک تھک کر وہ بھی ان سب باتوں کو چھوڑ بیٹھی۔ اپنے باپ کے کہنے کے مطابق وہ کئی بار اپنے کزنز سے مل چکی تھی۔

****

طوفان تھم چکا تھا اور اب بھی ہلکی پھلکی سی رات کا عالم تھا وہ پیچھلے لان سے ہوتی لوہے کا بڑا گیٹ دھکیل پیچھلی حویلی میں داخل ہوئی جہاں دادا حکم ابھی تشریف لائے تھے

ملازمہ کے بتانے کے مطابق۔تو وہ اب وہاں آئی تھی۔

"دادا حکم میں اندر آ جاؤں،،وہ سر پہ اچھے سے ڈوپٹہ ٹکائے بولی۔دادا حکم اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"آؤ مارو،،وہ تخت پہ جم گئے۔ماروا چلتی ہوئی ان کے پاس گئی سر جھکا کر ان کا ہاتھ اپنے سر پہ رکھا اور پھر ان کے پاس رکھی صوفہ کرسی پہ بیٹھ گئ۔

"دادا حکم آپ کی صحت کیسی ہے۔۔۔اور کیسا رہا دن امید ہے آپ کے حق میں فیصلہ ہوا ہو گا،،ماروا ٹیبل پر رکھی فروٹ کی ٹوکری سے سیب نکال کر ملازمہ کو دیا اور دھونے کا اشارے سے کہا۔

"بیٹا جان ہمیشہ سچ کی ہی جیت
ہوتی ہے۔جھوٹ کبھی جیت نہیں سکتا ویسے ہی برائی کی بھی جیت نہیں ہوتی ہمارے حق میں ہی فیصلہ ہوا ہے۔۔اور میں بلکل ٹھیک ہوں اور آپ کس کام کے سلسلے میں آئی ہیں،،دادا حکم نے بڑی بڑی مونچھوں کو بل دیا۔

سفید کلف لگے سوٹ ایک کاندھے پر کام والی ریشمی شال ایک ہاتھ کو ٹانگ پہ رکھا تھا اسی میں بڑے کالے نگ والی انگوٹھی۔بوڑھے ہوتے ہوئے بھی وہ بہت اچھے پرسنیلٹی والے سیٹھ لگ رہے تھے۔ارے لگ کیا وہ تھے ہی سیٹھ۔

New Era Magazine

"دادا حکم میں نے آج سمیر کو پیغام بھیجا تھا وہ صباء کے پاس نوٹس نہیں تھے اسی سلسلے میں۔۔،،،،ماروا نے سیبوں کی پلیٹ دادا حکم کے سامنے رکھ کر ان کو دیکھا

"تو یہ بتانے والی بات نہیں ہے میرے جانے کے بعد۔اور اس کے آنے تک تمہیں یہ سب سنبھالنا ہے،،دادا حکم آخری جملے کو منہ میں ہی بول گئے تھے۔وہ ماروا کو جواب نہیں دے سکتے تھے۔اس بات کو وہ مطلب پوچھتی اور وہ جواب نہ دے پاتے۔

"دادا حکم مجھے نہیں پتا تھا کہ پیغام لکھنا چاہیئے یا نہیں،پر اس کا ٹیسٹ ضروری تھا۔تو لکھ دیا یہ آپ کو اس لئے بتایا تا کہ کل کو کوئی ایسی ویسی بات ہو تو آپ کو ہم پہ یقین ہو،،ماروا نے سمجھداری سے ساری بات سنائی تو وہ ہنسنے لگے۔

"ماروا بچے ایک بات کان کھول کر سن لو تمہارے دادا حکم کو تم دونوں پہ بہت یقین ہے تمہاری ماں بہت عظیم خاتون تھی۔میرے دوست کی اکلوتی بیٹی۔۔۔،،دادا حکم کی بوڑھی آنکھیں نم ہوئی پر پھر وہ سنبھل گئے ماروا نے کوئی سوال نہیں کیا کیونکہ جواب تو ملنا نہیں تھا۔

"دادا حکم کل کی میٹنگ کے پیپرز ریڈی ہیں۔۔اور ہاں ایک اور بات بانو رورہی تھی ،،اور پھر ماروا نے ساری بات سنا دی۔دادا حکم کے ماتھے پہ بل پڑھ گئے۔وہ سیدھے ہو

New Era Magazine

بیٹھے۔

"فراز احمد فراز،،دوسری ہی پکار پہ فراز حاضر ہو گیا۔

"جی حکم !دادا حکم۔۔،،

"اسلم کو بلواؤ ابھی،،دادا حکم نے کہا تو فراز نے سوالیہ نظروں سے ماروا کو دیکھا۔اور دادا حکم کو۔

"فراز بھائی

اسلم کو بلواؤ،،ماروا نے کہا تو وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا۔

دادا حکم کو فراز پہ بہت یقین تھا گھر کے افراد کی طرح ہی تھا۔جس گاڑی میں ماروا کی ماں اور پھوپھو ماری گئی اسی میں احمد کا باپ ڈرائیو کر رہا تھا ماں پہلے ہی نہیں تھی باپ بھی چل بسا تو دادا حکم اسے اپنے پاس لے آئے تب وہ سولہ سترہ برس کا تھا پڑھا لکھا کر وہ اسے کسی کام میں ٹرین کرنا چاہتے تھے پر احمد فراز نے صاف انکار کر دیا اور کہا وہ دادا حکم کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔۔

پھر بھی دادا حکم اور ماروا صباء اسے اپنا بھائی مانتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اسلم کانپتا ہوا دادا حکم کے سامنے حاضر ہو گیا۔تب تک ماروا جا چکی تھی۔

New Era Magazine

اور سلیمان صاحب ان کے پاس بیٹھے تھے

"جی سلام دادا حکم! حکم،، اسلم مؤدبانہ کھڑا بولا۔

"بس کرو اسلم اگر میری اتنی ہی قدر ہوتی تو میری پوتی پہ گندی نظر نہ ڈالتے،، دادا حکم کی آواز میں غصہ تھا۔

"ن۔۔ نن۔ نہیں دادا حکم خدا قسم میں نے چھوٹی بی بی اور بڑی بی بی پہ۔۔۔۔،،

"تو بانو وہ بھی میری پوتی ہے دیکھو اسلم آئندہ کوئی ایسی گھٹیا حرکت کی تو میں معاف نہیں کروں گا۔ اپنے گھر میں ماں بہن ہوتے ہوئے بھی کسی کی بہن پہ گندی نظر رکھنا شوبھ نہیں دیتا،، دادا حکم مدھم آواز مگر گرج کر بولے۔ کہاں غلطی برداشت ہوتی تھی۔ دادا حکم کی بات سن سلیمان کے چہرے پہ ایک لمحے کو ندامت کے تاثرات آئے پر دوسرے لمحے غائب ہو گئے۔

"ج۔۔جی معاف کر دیں دادا حکم معاف کر دیں آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی دادا حکم،، وہ جلدی سے ہاتھ جوڑ کر دادا حکم کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"اٹھو اسلم شادی نہیں ہوئی کیا ابھی،، دادا حکم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھایا۔

"نہیں دادا حکم ابھی نہیں ہوئی،،

New Era Magazine

"ہوں ٹھیک ہے جاؤاور آیندہ ایسی غلطی، غلطی سے بھی نہ ہو،،

"مہربانی دادا حکم،،وہ ہاتھ جوڑتا واپس چلا گیا۔دادا حکم کچھ سوچنے لگے۔

******

"آپی جلدی کریں فراز بھائی کب سے انتظار کر رہے ہیں،،صباءریڈی ہو کر باہر کھڑی تھی۔

"بس آ گئی اللہ حافظ دادا حکم

اللہ حافظ باباجان۔۔۔دادا حکم آپ ناشتہ کر کے آفس آ جائیں تب تک میں سمبھال لوں گی۔۔،،وہ ان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے بولی دادا حکم نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں بیٹی آج آپ اور فراز ہی میٹنگ میں ہوں گے میں نہیں آسکوں گی معازرت۔۔۔،،دادا حکم مسکرائے ماروا نے سر ہلا دیا اور سلیمان کی طرف بڑھی۔

"کبیر تمہارا انتظار کر رہا ہو گا میری خاطر ملاقات کر لینا بیٹی۔۔۔،، سلیمان نے ہمشہ کی طرح اس کے کان میں سور پھونکا۔

"باباجان کتنا یاد کرتے ہیں تایا لوگوں کو کچھ کرنا پڑے گا،،وہ گہری سانس لے کر سوچنے لگی۔پھر سر ہلا کر چلی گئی۔

اچھے سے بڑی سی شال سر پہ ٹکائے ایک ہاتھ میں فائل اور دوسرے کاندھے پہ ڈالا بیگ اسی ہاتھ میں فون لئے اپنی پرسنل سیکرٹری کو کال کرنے لگی۔ گندمی رنگت سورج کی کرنوں سے چمک دمک رہی تھی۔

"ہو گئی ریڈی۔۔،،

"ارے میں تو یہ لے رہی تھی اس بے چارے نے محنت سے بنائے ہوں گے تم تو بھول گئی احسان فراموش لڑکی۔ چلیں فراز بھائی،،وہ جلدی سے فرانٹ سیٹ پر بیٹھ کے بولی اور شیشے کو اپنی طرف گھما کر چادر ٹھیک کی اور بیگ گھٹنوں پر رکھ کر بیلٹ باندھ لیا۔ فراز نے سر ہلا کر گاڑی اسٹارٹ کر لی۔

"فراز بھائی آپ گونگے ہیں کیا،،صباء نے شرارت سے سوال کیا۔

"نہیں بی بی جی،،

"تو کچھ بولتے ہی نہیں۔۔۔۔،،صباء اپنے فون پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"کیا بولوں بی بی جی،

"فراز بھائی کتنی بار بول چکی ہوں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں تو بہن کہ لیا کریں پر بی بی جی مت کہا کریں۔۔،،صباء نے ہر بار کی طرح منہ بنا کر کہا۔

"فراز بھائی ہمارا کوئی بھائی نہیں اور آپ بھی بھائی بننے کو نہیں،،،صباء نے سر جھکا کر

New Era Magazine

آنسوں بہنے سے روکے۔

"ارے گڑیا میں آپ لوگوں کا بھائی ہوں وہ تو بس عادت ہو گئ ہے بی بی جی بولنے کی اب بیٹا اپنا موڈ آف مت کرو مسکرادو،،فراز نے گاڑی گھماتے ہوئے کہا۔تو صباء مسکرا دی۔مارواجلت میں کال ملا رہی تھی پر سگنل ڈروپ ہو رہے تھے۔

"یہ ہوئی نہ بات،،فراز نے اپنی کف کو موڑ کر کے گھڑی پہ نظر دوڑائی۔ماروا اب فون رکھ کے منہ موڑ کر باہر نظر دوڑانے لگی گاؤں کی سرحد پار کر چکے تھے۔اب ان کی سرسبز فصلیں شروع ہو گئی تھی۔

تھوڑا فاصلے پر سمیر اور ازمارو کے ہوئے تھے۔سمیر جھنجلا کر گاڑی کے ٹائر پہ کیک مار رہا تھا۔

"واہ شہزادہ بڑا غصہ آتا ہے۔۔،،صباء نے مسکرا کر سوچا۔

"فراز بھائی گاڑی روکیں،،ماروا نے کہا تو فراز نے بریک پہ پاؤں رکھ دیا گاڑی ان سے کچھ فاصلے پر جا رکی۔

"فراز بھائی ذرا پوچھیں انہیں کیا پروبلم ہے،،ماروا نے کہا تو فراز اتر کر ان کے پاس جا رکا اور پھر کچھ دیر بعد واپس آیا اس ٹائم میں ماروا سائڈ مرر سے سمیر کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"ماروا ان کی گاڑی کا ٹائر پینچر ہو گیا ہے،،فراز نے کہا۔

New Era Magazine

"تو انہیں بلائیں ہم لیفٹ دے دیتے ہیں،، ماروا بول کر دروازہ کھولنے لگی۔

"پر ماروا،،

"آپ انہیں بلائیں بھائی آپی کہہ رہی ہے تو،،، صباء نے بے صبری سے کہا۔

پر کسی نے نوٹ نہیں کیا۔ ماروا بیگ سمبھالتی پیچھے بیٹھ گئی فراز نے سمیر اور ازما کو آواز لگائی۔ تو وہ دونوں چلتے ہوئے آ گئے ماروا نے پیچھلا دروازہ ازما کے لئے کھول دیا۔

"ہائے۔۔،، ازما نے ہاتھ ہلایا۔

"اسلام علیکم" ماروا نے مسکرا کر سلام کے لئے اس کے آگے ہاتھ بڑھایا۔ سمیر فراز کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"شکریہ،، اس نے منہ موڑ کر شکریہ کہا تو صباء نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔ جینز اور تنگ ٹی شرٹ میں ملبوس چہرے پر مسکراہٹ کلین تازہ شیو سفید چہرے پہ رائٹ آنکھ کے ساتھ چھوٹا سا ایک تیل نظر سے بچا رہا تھا صباء کی کئی دھڑکنیں ہلچل مچانے لگی۔

"سمیر یہ تمہارے نوٹس اور بکس۔۔۔،، صبا نے بیگ کھول کر ایک ہاتھ سے بکس اور رجسٹرز اس کی طرف بڑھائے اور ایک ہاتھ سے چہرے پہ آ رہے بالوں کو پیچھے کیا اور دوپٹہ ٹھیک کیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو صباء نے نظریں جھکا لی۔ آج کل ایسا ہی ہو رہا تھا۔ کالج سے یونی ورسٹی تک وہ اس احساس سے واقف نہیں تھی۔۔ پر اٹھاراں برس کی

New Era Magazine

بالی عمر میں عشق پروان چڑھانے لگا۔۔پر وہ سمیر پہ ظاہر نہیں کرتی جیسے بچپن سے اب تک لڑائی وغیرہ ہوتی تھی ویسے ہی بچپنا ظاہر کرتی پر سمیر اس کا بچپنا سمجھ کر در گزر کر جاتا۔

"شکریہ۔۔۔اور ٹیسٹ تیار ہے (ٹماٹر)،، سمیر نے ٹماٹر منہ میں ہی کہا

"ساری رات تمہاری رائٹنگ دل میں اتارتی رہی ہوں ٹیسٹ کا تو پتا نہیں، پر تم مجھے اچھے سے یاد ہو جٹ صاحب۔۔۔،،وہ بہت مدھم آواز میں بڑبڑائی کسی نے سنی نہیں۔

"ہوں یاد ہے تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے سوا کوئی پڑھ نہیں سکتا،،اس نے منہ بسور کر کہا۔۔ سمیر نے خوفگی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

اتنے میں فراز کا فون بجا۔

"اسلام علیکم !!جی ملک صاحب۔۔،،سب خاموش ہو گئے۔کیونکہ ایمپاورمنٹ کال تھی۔

"جی نہیں ملک صاحب سیٹھ صاحب نہیں ایک منٹ ہولڈ کریں،،فراز نے ہولڈ بول کر ماروا کو دیکھا۔

"بی بی جی۔ملک طارق کی کال ہے گاؤں کے قریب زمین کی بات ہے ضروری کال ہے کیا آپ ان سے بات کرلیں گی۔۔،،فراز نے پوچھا

New Era Magazine

"لاؤ،،وہ کچھ سوچ کر بولی

"جی ملک صاحب اسلام علیکم !،،وہ تھوڑی دیر کے لئے اگلے بندے کا جواب سننے کو رو کی۔

اور گہرا سانس خارج کیا جیسے اسے بات پسند نہیں آئی۔

"ملک صاحب ہم صرف اپنے بارے میں نہیں اپنے گاؤں کے بارے میں بھی سوچتے ہیں آپ ہماری زمین خرید کر وہاں فیکٹری بنانا چاہتے ہیں۔۔۔جب دادا حکم نے ایک بار آپ سے بات کی تھی کہ ہمیں باغ نہیں بیچنا تو پھر آپ نے کیا سمجھا کہ دربارہ کام بن جائے گا ہر گز نہیں اور بھول جائیں کہ آپ کا کوئی منصوبہ کامیاب ہو گا۔۔۔آباد زمین پہ آپ فیکٹری ڈال کر گاؤں والوں کی قیمتی جانوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔۔۔تو معاف کیجئے گا آپ کی ڈیل ہمیں پسند نہیں آئی۔۔،،وہ نڈر ہو کر بول رہی تھی۔اس کی باتیں ازما کے سر سے گزر رہی تھی بس اس کا اعتماد اور attitude وہ دیکھ رہی تھی ازما کا منہ کھول گیا تھا۔

"جی بلکل ملک صاحب امید کرتی ہوں آپ دوبارہ اس بارے میں سوچیں گے بھی نہیں،،اس نے کال کاٹ دی اور فون فراز کو تھما دیا۔ازما کو ہوش آیا اور وہ اپنے فون پر جھک گئی۔

New Era Magazine

"سمجھتا کیا ہے یہ ملک خود کو۔۔۔اتنی بار اسے جواب مل چکا ہے پر نہیں۔،،وہ غصے میں تھی۔

"فراز بھائی! دادا حکم سے کہہ دیجئے گا کہ ملک صاحب کے ساتھ کوئی ڈیل سائن نہ کریں نہ باغات نہ ہی کسی رقبے کی ان کے ارادے نیک نہیں ہیں۔آج وہ دادا حکم سے ملنے آ رہے ہیں،،ماروا نے پر سوچ انداز میں کہا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔گہرا سانس لے کر تازہ ہوا کو اپنے اندر اتارا۔

"جی بی بی جی،،فراز نے کہا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی

"کیا لگ رہے ہو سمیر قسم سے،،صباء نے دل ہی دل میں اسے مخاطب کیا وہ اپنے سیل فون پر جھکا ہوا تھا۔صباء نے فون نکالا اور پھر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ میسج سینڈ کر دیا۔

دوسری جانب سمیر نے میسج دیکھا۔

"بڑے ہیرو بن کے جا رہے ہو کسی کے ساتھ ڈیٹ ہے کیا،، سمیر کے ہونٹوں پہ مدھم سی مسکراہٹ آئی۔اس نے کچھ سوچ کر میسج ٹائپ کیا۔

"ہاں ایم ایس سی کی نجمہ آپی کے ساتھ،،صباء کا منہ کھول گیا اور کال کال غصے والے ایموجیز سینڈ کر دیئے۔

New Era Magazine

"اپنے ڈپارٹمنٹ کی مرگئی ہیں جو پھو پھو کے ساتھ چلے ہو ڈیٹ پہ،، سمیر میسج پڑھتے ہی قہقہے لگانے لگا فراز نے نظریں گھما کر اسے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا اور منہ پہ انگلی رکھ کر سر ہلایا۔اور میسج ٹائپ کرنے لگا

"تم مروانا چاہتی ہو مجھے ٹماٹر،،صباء جو اپنی ہنسی کنٹرول کئے بیٹھی تھی اب کی بار کنٹرول نہیں کر سکی۔سب نے اس بار اسے دیکھا۔

"کیا ہوا تم دونوں پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔،،ازما نے مسکرا کر پوچھا۔

"یار وہ ہمارے گروپ میں ایک کارٹون ایڈ ہے اس کے میسج پڑھ کر ہنسی آگئی،،صباء نے ایک آنکھ والا ایموجیز سمیر کو سینڈ کر کے بلند آواز میں کہا۔ سمیر نے غصے والا ایموجیز سینڈ کیا اور فون جینز میں ڈال کر کتاب کھول لی۔

صباء اپنا ریشمی ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے باہر دیکھنے لگی

"ازما آج خیریت سے جا رہی ہو۔۔،،ماروا نے مسکرا کر سوال کیا وہ اس کی کالج کلاس فیلو تھی پر ایف اے کے بعد ازما نے پڑھائی کو بائے بائے بول دیا۔

"جی وہ آنٹی کے ہاں جا رہی ہوں۔۔۔شاپنگ کرنی ہیں عید کی۔۔اسفار بھائی تو ہر وقت تھانے میں ہوتے ہیں اسی لئے آنٹی نے مجھے بلا لیا،،ازما نے کہا۔ماروا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

New Era Magazine

گاڑی شہر کی سڑک پہ چلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی یونیورسٹی روڑ پہ گاڑی رک گئی۔

"تم دونوں چلے جاؤں سمیر بی جی کو دھیان سے لے جانا۔۔۔ہماری میٹنگ ہے لیٹ ہورہے ہیں،، فراز نے کہا تو وہ سر ہلا کر اتر گیا۔صباء بھی بیگ سمبھالتی اتری۔

"دھیان سے۔۔۔،،

"جی بھائی زمانہ بہت خراب ہے اپنی حفاظت خود کرنی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔،،اس سے پہلے فراز کچھ بولتا صباء اس کی روز کی تقریر بوریت کی ایکٹنگ کرتے سنا گئی فراز کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ پھر گاڑی زن کرتی چلی گئی۔

صباء نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا اور بیگ کو شانے پہ ٹکا کر سمیر کے پیچھے چلنے لگی۔

"تو تم پھوپھو کے ساتھ ڈیٹ پہ جارہے ہو،، صباء نے شرارت سے اپنے ساتھ کافی فاصلے پر چل رہے سمیر کو گردن گھما کر دیکھا۔

"ہاں تو اور تمہارے ساتھ چلوں۔۔۔ چلو گی ڈیٹ پہ بکری۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"او ہیلو میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔اور میرا دوپٹہ کہا ہے ڈوپٹہ چور۔۔۔،، صباء نے دوڑ پہ پڑھے پتھر کو اس کی طرف کیک مار کر کہا۔

"وہ تو میں نہیں دوں گا تمہیں۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں تمہیں کب سے ڈوپٹے کی ضرورت پڑ گئی۔۔ کل میرا ڈوپٹہ نہ لائے تو دادا حکم کو کہ دوں گی،،صباء نے وارننگ جاری کی۔

"اوہو تو چوہیا بولتی بھی ہے۔۔،، سمیر نے مزید اسے تپایا۔

"دفع ہو جاؤ کمینے انسان۔۔،،صباء نے کہا اور تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئی یونی ورسٹی کے دروازے کے سامنے جا کر روکی اور مڑ کر دیکھا سمیر ایک مانگنے والی چھوٹی سی بچی کو لال بہت سارے نوٹ دے رہا تھا اور اسے مسکرا کر کچھ کہ رہا تھا۔

صباء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"تمہاری یہ ہی عادتیں تو اچھی لگتی ہیں بندر۔۔۔۔،،وہ سوچنے لگی اور پھر اندر داخل ہو گئی اور سمیر ہر روز کی طرح یونیورسٹی جانے سے پہلے مشرق کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ جانا فرض سمجھتا تھا۔ یا ضرورت یہ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

****

ازما کو اتار وہ سیدھا آفس گئے تھے فراز اپنے آفس میں تھا جب ماروا نے اسے بلایا۔

"فراز بھائی پیناڈول لا دیں،،وہ اپنے آفس میں آکر بیٹھی تھی کہ اچانک سر پھٹنے لگا۔ تو فراز آستینوں کو فولڈ کرتا جلدی سے باہر نکلا

براؤن شلوار قمیض میں ملبوس وہ سانولے رنگ اور تیز نین نقش والا مرد تھا۔ جو ایک

اچھا بھائی ثابت ہوتا تھا۔

ماروا نے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔

"ماروا کوئی ٹینشن ہے کیا آپ کو اکثر سر میں درد ہوتی ہے۔کوئی پروبلم ہے تو بتائیں،،فراز نے پانی کا گلاس اس کو تھما دی اور ٹیبلٹ بھی۔

"اس معاملے پر پھر کبھی بات کریں گے بھائی اب چلتے ہیں کانفرنس روم،،وہ ایک ٹیبلیٹ اندر کرتی چادر کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ ریسٹ کر سکتی ہو،،فراز نے کہا پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔پہلے سے اب وہ بہتر تھی۔پر اعتماد انداز میں قدم اٹھاتی چلتی ہوئی باہر نکلی جہاں سے گزرتی ورکرز اٹھ کر سلام کرتے وہ مسکرا کر جواب دیتی چلتی جاتی۔

جانتی تھی اس کی نقلی مسکراہٹ بھی لوگوں کو اصلی ہی لگے گی۔

سرمئی لون کے شلوار قمیض اوپر بلیک چادر بالوں کو اچھے سے جوڑا بنا کر کور کئے ہوئے تھا وہ کانفرنس روم میں داخل ہوئی ڈیلرز اس کا انتظار کر رہے تھے۔اس کے آتے ہی میٹنگ شروع ہوگئی۔

****

New Era Magazine

تھوڑا تھوڑا جھوٹ ملا لے اپنی سچی باتوں میں

ورنہ جھوٹے لوگوں میں تو کیسے عمر گزارے گا

ماروا میٹنگ سے فری ہو کر اپنے آفس میں جا بیٹھی تو اس کے فون پہ میسج کی ٹیون بجی جانتی تھی کس کا ہے جھنجھلا کر فون اٹھایا اور پھر سر کو جھٹکا دے کر اپنا بیگ اٹھایا اور آفس سے باہر نکلی۔

اور پھر آفس کا آخری دروازہ عبور کرتی چلی گئی فراز جو اپنے کیبن سے اسے جاتا دیکھ چکا تھا گہری سانس لے کر رہ گیا۔

"سیٹھ صاحب نے اپنی بیٹی کو استعمال کرنا شروع کر دیا پر میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔،،وہ سوچ کر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہاں سنی والسلام ماروا کے پیچھے ہی رہنا اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔۔۔ سمجھ گئے نہ،،وہ بولا اور پھر فون ٹیبل پہ رکھ کر سی پہ بیٹھ گیا۔

****

New Era Magazine

ماروا ہوٹل میں داخل ہوئی اور ایک طرف رکھی چار کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھ گئی۔

آس پاس کا ماحول بہت ہی اچھا تھا لڑکیوں کا ایک گروپ باتوں میں مصروف تھا گاہے

بگاہے قہقہے کے ساتھ ہائے فائے بھی کی جاتی۔ پر وہ سب سے بے نیاز بیٹھی تھی۔

کچھ انتظار کرنے کے بعد

اس کی نظر سامنے کو اٹھی۔

سامنے سے آرہے دو لڑکوں پہ پڑھی۔

ایک نے کریم کلر جینز اور بٹنوں والی شرٹ پہن رکھی تھی اور ایک ہاتھ میں بینڈ

دوسرے ہاتھ میں گھڑی اور بالوں کو پیچھے کر رہا تھا۔ ساتھ کھلکھلا کر ہنس رہا تھا سفید

چہرہ تیکھے نقوش وہ کبیر تھا۔۔ اس کا تایا زاد اور اس کے باپ کے باقول منگیتر۔ ایسا منگیتر

جو ابھی دادا حکم سے چھپا ہوا تھا۔

اور ساتھ والے نے ہالف بازوؤں والی براؤن ٹی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی کالے

بالوں کا پف ماتھے پہ تھا کالی آنکھوں میں چمک ایک ہاتھ میں پٹے والی گھڑی اور اسی

ہاتھ میں فون پکڑے وہ کبیر کو کچھ دیکھا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ قہقہہ لگا کر مکا دیکھا رہا تھا

ماروا نے گہری سانس لے کر منہ کا زاویہ بدل لیا۔

New Era Magazine

"کیا مصیبت ہے پتا نہیں پاپا چاہتے کیا ہیں۔۔۔،، بے بسی اور شدید غصے سے اس کی آنکھوں میں جلن ہونے لگی پر وہ مٹھیوں کو بھینچے خود کو ریلکس کرنے لگی۔ایسا نہیں تھا کہ وہ مردوں سے ڈرتی تھی پر یہ تھا اسے مرد ذات سے ہی چڑ تھی۔اور اس طرح ہوٹل میں ملنے کا کیا مقصد۔۔؟وہ زچ ہو کر بیٹھی رہی۔

کبیر مسکراتا اس کی طرف بڑھ آیا جب کہ اسفار کرسی کھینچ کر دو ٹیبل کے فاصلے پہ بیٹھ گیا۔

ماروا نے نظریں جھکا لی۔

"اسلام علیکم !!ڈیر کزن کیسی ہو،، کبیر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ماروا مسکرا بھی نہیں سکی۔

"والسلام۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں بولی۔

"اٹس اوکے۔۔نوپروبلم۔کوئی بات نہیں یار۔۔۔،،ماروا کے کانوں پہ بہت مدھم اور شہد سے میٹھی آواز پڑی۔وہ چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"ٹھیک آپ پریشان نہ ہوں اٹس اوکے۔۔۔۔ہو جاتا ہے۔۔۔،،ایک بار پھر وہ بولا تھا

ماروا نے نظریں آس پاس دوڑائی۔۔پھر خود کو نفی کرتی نظریں جھکا لی۔

"جی میں آرہا ہوں۔۔ہاہاہا۔۔نہیں یار بس لنچ کر رہا تھا ہاں جی آرہا ہوں بس دو

New Era Magazine

منٹ۔۔۔،،وہ پھر بولا تھا اس بار ماروا نے پلکیں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا کوئی جا رہا تھا سفید پلین شرٹ پہنے ہوئے بیلو جینز اس کی پیٹھ ہی نظر آرہی تھی۔

"کیا ہوا میں کب سے تمہارے بولنے کا انتظار کر رہا ہوں۔۔،،کبیر کی آواز پر چونکی اور سامنے نظر ڈالی پہلی نظر اسفار پہ پڑی۔اور دوسری کبیر پہ تیسری نظر اس نے ٹیبل پہ مرکوز کر دی۔

"چھوٹی سیٹھانی کہاں نظر پڑھتی ہے ہم پہ آپ کی،،کبیر کی بات پہ ماروا کے ہونٹوں پہ بے جان سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

"ایسی کوئی بات نہیں ہے،،

"تو کیسی بات ہے،،کبیر نے آنکھوں میں شرارت بھر کر کہا۔

تو وہ گھبرا گئی۔

نظریں جھکالی۔کبیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔وہ جیسے شرم سمجھ رہا تھا وہ تو کچھ اور تھا۔

"محبت کرتی ہو مجھ سے منوا کر ہی دم لوں گا،،کبیر نے سوچا اور ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے دیکھنے لگا۔

وہ اس کے مسلسل یوں دیکھنے پہ گھبرا رہی تھی۔کنفیوز ہو رہی تھی زچ ہو رہی تھی نہ جانے کتنا ہی غصہ آرہا تھا پر وہ کوئی رد عمل نہیں کر سکتی تھی۔

New Era Magazine

"بیٹا تمہاری بدولت تمہارے تایا یہاں آسکتے ہیں دوبارہ،، سلیمان روتے ہوئے بولے تھے۔

"پر کیسے۔۔۔،، ماروانے الٹا سوال کیا۔

"تم کبیر سے شادی کرلو گی تو یہاں ان کی پوزیشن ٹھیک ہو جائے گی تم ایک اچھی بیٹی ہو اپنے تایا کے لئے اتنا تو کروگی نہ۔اپنے بابا کے لئے پلیز بیٹا،، یہ بات کیسے اس کے دل میں خنجر کی طرح لگی تھی یہ وہ ہی جانتی تھی پر وہ اپنے باپ کے سامنے ہار گئی تھی۔

سلیمان نے اپنی قسم بھی دے دی کہ دادا حکم کو ابھی اس بارے میں معلوم نہ ہو کچھ۔

"مارواپھر کہاں کھو گئی یار بات نہیں کرنی تو نہ آتی۔۔،، کبیر یکدم ہائیپر ہو گیا تھا اور ٹیبل پہ ہاتھ مار کر بولا۔

مارواڈری اور چونکی۔۔

"ایم سوری۔۔مارو پریشان کیوں ہو،، کبیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو سنجیدگی سے بولا۔

اور اس کا جائزہ لیا بغیر میک اپ کے وہ بہت نکھری لگ رہی تھی۔سنہری رنگت دھمک رہی تھی۔

"کبیر تم اسے ساتھ کیوں لائے ہو اور کیا خاص بات تھی جو مجھے یوں بلایا،، اس کے لہجے

New Era Magazine

میں کر وہٹ تھی۔کبیر نے شرمندگی سے نظریں جھکالی وہ جانتا تھامار واکو یہ سب پسند نہیں پر دل تھا کہ مانتا نہیں تھا۔

اسفار نے چور نظروں سے ان دونوں کو دیکھااور پھر اپنا فون نکال کرٹانگ پرٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

"باتوں کو تیری ہم بھلانہ سکے

ہو کے جدا ہم نہ جدا ہو سکے

دل میں ہے زندہ ہر گھڑی تو کہیں

ہو کے جدا ہم نہ جدا ہو سکے،،

حال میں سونگ گونجنے لگامار واا کو تو گانوں سے نفرت تھی سومٹھیاں بھینچ لی۔

اسے غصہ آرہا تھادل چاہ رہا تھاہر چیز تحس نہس کر کے رکھ دے۔۔۔نہ جانے کیوں؟؟

"واؤسورومنچک نہ ماروی،،کبیر نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اسے دیکھاجو نہ جانے کس زاویے پہ الجھی ہوئی تھی۔

اس بار بھی پہلی نظر اسفار پہ پڑی جو طنزیہ و سرخ چہرہ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

New Era Magazine

ماروا کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے نظروں کا زاویہ بدلا۔

"کتنی چاہت ہے دل میں تو جانے نہ۔

کیسے دل کو سمجھائیں دل مانے نہ

باتوں کو تیری ہم بھلا نہ سکے

ہو کے جدا ہم نہ جدا ہو سکے۔۔"،

ماروا کے سر میں ایک ٹیس اٹھی۔

"کوئی یہ بکواس بند کرے گا"، اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اسفار کی غصیلی آواز گونجی اور وہ کرسی کو ٹانگ مارتا اٹھا۔

ارد گرد بیٹھے لوگوں نے اسے دیکھا۔ ماروا اور کبیر نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔

"ایس پی اسفار۔۔۔۔۔"، کچھ فاصلے پہ بیٹھا لڑکیوں کا گروپ سرگوشی میں بولا۔

اسی پل گانے کو بریک لگ گئی۔

اور وہ وہاں رکا نہیں ہوٹل سے باہر نکل گیا۔

"اسے کیا ہوا۔۔۔۔۔"، کبیر بڑبڑایا جب کہ مارواا پنے فون پر مصروف تھی۔

"گو ٹو ہیل ماروا۔۔۔۔"، کبیر جھنجلا کے مدھم آواز میں چلایا اور اٹھ کر چلا گیا۔۔ ماروا نے سکون کا سانس لیا۔

New Era Magazine

"تھینک یو اللہ۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر ڈھلے آسمان کو دیکھا اور پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ بیٹھی۔اور فون پہ انگلیاں چلانے لگی۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکلی تو کبیر اپنی اور اس کی گاڑی کے درمیان میں سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

ماروا چند قدم پہ ہی رک گئی۔

"یہ نہیں سدھرے گا۔افف،،وہ دل میں سوچنے لگی۔

"ماروا میں آپ سے محبت کرتا ہوں جانتی ہو نہ میں تمہارے بغیر جی نہیں سکوں گا آپ پھر بھی ایسے کیوں کرتی ہیں۔،،کبیر نے حسرت سے اسے دیکھا۔

"کبیر یہ پبلک پلیس ہے اس بارے میں بعد میں بات کریں بھائی کی شادی کب ہے،،وہ سنجیدگی سے بولی۔

"ایک مہینے بعد،،کبیر نے دونوں ہاتھوں کو گاڑی سے ٹکا دیا تھا اور ٹائر پہ ٹھوکر مارنے لگا۔

"آہاں۔۔۔انشااللہ بھائی کی شادی حویلی میں ہو گی،،وہ مسکرا کے بولی۔

"ماروا تمہیں پتا ہے نہ تم کیا کہ رہی ہو،،کبیر نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر سوال کیا۔

New Era Magazine

"جی مسٹر کبیر پر فل حال یہ بات کسی کو بتائے گا نہیں۔میں نے دادا حکم سے بات کرنی ہے،،ماروا نے مسکرا کر کہا اور اس کی جھوٹی مسکراہٹ کو کبیر بھی اصلی ہی سمجھ رہا تھا اگر جان جاتا تو غصہ ناک پہ آ جاتا

آج بھی موسم تھوڑا تھوڑا سا بگڑا ہوا تھا۔کالے بادل جھوم رہے تھے۔

"میں چلتی ہوں کبیر ٹیک کیر،،وہ اپنے بیگ سے گاڑی کی چابی نکال کر بولی اور گاڑی کی طرف بڑھی

"سنو!!،،کبیر نے بغیر دیکھے محبت سے اسے پکارا تو وہ روک گئی پر مڑی نہیں۔

کبیر نے چاروں طرف نظر گھمائی تو کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"آئی لو یو،،وہ مسکرایا اور سرگوشی کر کے چلا گیا۔ماروا وہاں ہی کھڑی رہی کبیر نے مڑ کر دیکھا مسکرایا اور گاڑی اسٹارٹ کر لی۔

ماروا نے کرب سے آنکھیں مندی اس کا وجود شل ہو چکا تھا اسے تب ہوش آیا جب پانی کی بوندیں اسے بھگانے لگی۔

"اللہ جی یہ کیا کیا آپ نے جب میں حویلی پہنچ جاتی تو یہ بارش برساتے۔اب میں بھگ بھی نہیں سکتی،،ماروا کا چہرہ اتر گیا۔وہ جو اتنے دونوں سے بارش کا انتظار کر رہی تھی اب

New Era Magazine

مایوس ہو گئی۔اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

تبھی رائٹ سائڈ کی بنی شیڈ کے نیچے کوئی کپل نظر آیا جو ایک دوسرے سے باتیں کر رہا تھا۔لڑکے نے جب اس کی طرف منہ کیا تو وہ نفی میں سر ہلاتی گاڑی اسٹارٹ کر لی۔

تبھی وہ کئی سال پہلے اسی طرح کا ایک منظر دیکھ چکی تھی۔پر نہیں وہ غضب ناک تھا۔

"یہ لائبریرین کہاں گیا،،اس نے لائبریرین کی خالی کرسی دیکھی تو بڑبڑائی۔

"ہاہاہاہا سفی تم بہت ہی ہینڈسم ہو،،اس کے کانوں میں سرگوشی گونجی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ایک الماری کے پیچھے سے آواز آرہی تھی۔۔

"چھوڑو،،اسفار کی غصیلی آواز۔ماروا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

اسفار الماری کے ساتھ لگا ہوا تھا شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھولے تھے سینے پہ لپ اسٹک کا نشان۔رخسار پہ بھی ویسا نشان اور دونوں ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ میں۔ماروا کی آنکھیں پھیل گئی۔

"یا اللہ۔۔استغفار،،وہ لرز گئی۔

وجود تھر تھر کانپنے لگا۔

اسفار نے جلدی سے اس لڑکی کے ہاتھوں سے ہاتھ کھینچے اور شرٹ ٹھیک کرنے لگا اس

سے پہلے وہ کچھ بولنے کی ہمت کرتا

ماروا پیچھے ہٹتے ہوئے ایک طرف سے نکل کر بھاگی۔

"یہ مرد عورت کا کیسا روپ تھا میرے اللہ اتنے خود غرض، نہ اپنی عزت نہ ماں باپ کی،، وہ پہلی بار اسی غلاظت دیکھ کر جہاں خوف زدہ تھی وہاں غصہ بھی تھی۔

"آج بھی یہ لفنگا ویسا ہی ہے۔۔۔پٹھان ہوتے ہی گرے ہوئے ہیں۔۔۔،، وہ بڑبڑائی اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

"کم از کم ہمارا گاؤں ان سب سے پاک تو ہے۔ شہر پہ زوال چھا رہا ہے اور۔۔اور یہ سب سے بڑی نشانی،، وہ اپنے ماتھے پہ آرہے پسینے کو صاف کرتی روڈ پہ نظریں دوڑا رہی تھی۔

****

"سمیر روک روک،، وہ تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا جب اسفار کی آواز نے اس کے قدم رک دیئے

"جی بھائی آپ یہاں۔۔۔،، وہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا

"ہاں آج میں نے گاؤں جانا ہے سوچ رہا ہوں آنٹی جان کے سارے گلے شکوے دور کر دوں، ازما کو میں چھوڑ آیا تھا۔۔،، اسفار اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا اس کے

New Era Magazine

ساتھ چل دیا۔وہ دونوں یونیورسٹیوں روڈ سے مین روڈ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"ارے سمیر کمینے اکیلے کہاں جارہے ہو مجھے چھوڑ کر۔۔۔فراز بھائی کو بتادوں گی تم نے میرا خیال نہیں رکھا،،صباء چھتری سمبھالتی بچوں کی طرح منمناتی بھاگ رہی تھی۔

"اوہ گاڈ یہ اٹھارہ سال کی بچی۔۔۔،، سمیر نے مڑ کر اسے گھورا اور بڑبڑایا۔

"ہائے اسفی برو۔۔وہ۔،،صباء کچھ کہتے کہتے رک گئی۔اور سمیر کو دیکھ کر آنکھوں میں کچھ سمجھایا۔

"کیا ہے۔۔۔۔،، سمیر نے جھنجھلا کر کہا۔

صباء نے غصے سے اسے گھورا اور منہ بسورا۔

"ہاہاہاتم دونوں بچپن سے اب تک لڑتے آرہے ہو۔۔اب تو بڑے ہو گئے ہو۔۔تم بتاؤ مجھے لے جاؤ گے اپنے ساتھ۔۔۔میں اس حالت میں گھر جا کے نہیں آسکوں گا ۔ویسے بھی میں اپنی بہن کو تم جیسے لڑکے کے ساتھ نہیں چھوڑ سکتا،کیوں چھوٹی،،،اسفار نے صباء کو آنکھ دبا کر کہا۔

" بلکل ٹھیک کہا برو یہ تو اس قدر گرا ہوا ہے پھوپھو کے ساتھ ڈیٹ پہ جاتا ہے،،صباء معصومیت سے بولی جبکہ سمیر اور اسفار کا قہقہہ گونجا وہ دونوں مکمل طور پہ بھیگ چکے تھے۔

New Era Magazine

"بھائی آج ہم ماروا آپی کے ساتھ آئے ہیں۔،، سمیر نے جھجکتے ہوئے معذرت خواہ انداز میں بولا۔

"تو کیا ہوا میری جگہ نہیں بنے گی کیا،،

"نہیں نہیں بھائی ایسی بات نہیں ماروا آپی سے بات کر لیجئے گا۔،،

"کیا کہا تم نے گاڑی ماروا آپی کی نہیں ہے میری بھی ہے بھائی آپ چلیں دیکھتے ہیں کون کیا کر لیتا ہے۔،، صباء نے سمیر کو خونخوار نظروں سے دیکھا تو اس نے بھی اسی انداز میں صبا کو دیکھا

اب وہ لوگ روڈ پہ پہنچ چکے تھے۔ٹریفک تیز تھی چند لوگ چھتریاں سمبھالے جا رہے تھے۔

"ارے ایس پی صاحب،، فراز نے مسکرا کر فرانٹ ڈور اس کے لئے کھول دیا۔ماروا نے ایک اچٹتی نظر اس پہ ڈالی

وہ اپنا دائیں ہاتھ کو مٹھی بنائی ہوئی تھی اور ہونٹوں پہ رکھے ہوئے تھی۔اسی سفید کلائی میں۔

"میں کہاں بیٹھوں۔۔۔۔،، سمیر گھبرا کر بولا۔

"تم ڈگی میں بیٹھ جاؤ کدو۔۔۔ہاہاہا،، صباء نے سرگوشی کی اور دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

New Era Magazine

"سمیر تم ادھر آجاؤ۔۔۔،،ماروا نے اس کے لئے جگہ چھوڑ دی اور صباء کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

"شکریہ آپی کچھ لوگ تو میرے ساتھ بچپن سے دو شمنی پانے میں ماہر ہیں،، سمیر بیٹھتے ہی بولا۔ماروا کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔اسفار نے بیک مرر سیٹ کیا اب اسے ماروا نظر آ رہی تھی۔ماروا نے غصے سے اپنے چہرے کو موڑ دیا۔

صباء نے اور سمیر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرائے۔

"مجھے دال میں کالا لگتا ہے،،صباء نے میسج سینڈ کر دیا۔

سمیر کا فون بند تھا سو وہ ریپلائی نہیں کر سکا صباء نے اسے گھورا اور فون بیگ میں رکھا اور باہر دیکھنے لگی۔

"بی بی جی کچھ بات کرنی تھی،، فراز نے بیک مرر سے ماروا کو دیکھا

"اوہ ہو فراز بھائی آپ دونوں کے کاروباری معاملات ختم نہیں ہوتے۔حویلی جا کر یہ سب باتیں کرنا مجھے بور نہیں ہونا،،صباء نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

ماروا نے نرمی سے صباء کو دیکھا اور مسکرا دی۔

"اوہ تو یہ اس لئے اتنی کھڑوس اور ہٹلر ہو گئی ہے پیسہ پراپرٹی جو ہاتھ میں آ گئی ہے

,،،اسفار نے سوچا

"اس جیسے گھٹیا اور گرے ہوئے لڑکے کو لیفٹ نہیں دینی چاہئے تھی۔،،ماروا نے پھر سے اس کے سراپے پہ نظر ڈالی سفید چہرے پہ کھڑی لمبی مغرور ناک ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمائے وہ سامنے سڑک پہ دیکھ رہا تھا۔

ماروا نے سر جھٹک دیا اور باہر دیکھنے لگی۔

****

"سمیر یہ آپ لوگوں کی ماروا بی بی اتنی سنجیدہ مزاج کی کیوں ہو گئی ہے جبکہ یونیورسٹی تک تو بلکل نارمل تھی،،اسفار، سمیر کے بیڈ پہ لیٹا فون پہ انگلیاں چلا رہا تھا۔بہت بے بنیاد سوال تھا اس کا

سمیر صوفے پہ بیٹھا کھانا کھانے میں مصروف تھا۔آ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔

"جناب کروڑوں کی جائداد کی مالک ہیں اور دادا حکم کے بعد وہ ہی تو سب سنبھالنے والی ہیں۔اور اب بھی بڑے بڑے فیصلے دادا حکم ان سے لیتے ہیں بزنس میٹنگز میں بھی ان کی شمولیت کو اہم قرار دیا جاتا ہے۔اور صباء ہر فکر سے دور ہوتی ہیں یہ ہی وجہ ہے ان کے سنجیدہ مزاج کی،،ازما نے معنی خیز انداز میں کہا

"نہیں یار آپی میں ایسی کوئی اکڑ نہیں ہے بس وہ تھوڑی سلجھی ہوئی ہیں اور صباء وہ تو

بگڑی ہوئی ایلین ہے،، سمیر نے صباء کی برائی کرنے سے ہاتھ نہیں کھینچا۔

"یاد ہے تم کو اسفی کتنا مزاہ آتا تھا جب تم مجھے مار وا، صباء، سمیر کو حویلی کے پیچھلے لان میں پڑھایا کرتے تھے۔۔۔ کیا دن تھے وہ بھی۔۔ میں اور مار وا بیسٹ فرینڈز تھی اور اب وہ ہواؤں میں اڑتی ہے،، ازما نے دکھ سے کہا۔

اسفار پھر سے فون میں گھس گیا تھا

پرسوچ انداز میں اس نے شیشے کی کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں ابھی بھی بارش برس رہی تھی۔ کچھ ہوا تھا کہیں دور کہیں دور دو سائے بارش میں نظر آئے۔ پر وہ سر جھٹک کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔

"ویسے آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اگر ایسا ویسا کچھ ہے تو بھول جائیں،، سمیر نے اس کی ٹانگ کینیچھی تو اسفار نے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔

"ویسے ہی پوچھ رہا تھا کسی سے کام سے زیادہ بات نہ کرنا دوستیں نہ بنانا بس اسی لئے وہ مجھے عجیب لگی اور وجہ پوچھ لی، خیر یونیورسٹی میں بھی وہ ایسی تھی۔۔۔،، اسفار پرسوچ انداز میں بولا۔

"تب تو۔۔۔۔۔،، سمیر نے کچھ کہنا چاہا پر پھر خاموش ہو گیا۔

اسفار کی آنکھوں میں اداسی چھائی تو وہ فون ایک طرف رکھ کر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد

ہی نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا،

****

شہر سے واپس آ کر وہ اب چھت پہ بیٹھی ہلکی ہلکی ہوا اور بارش سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ۔ وہ اپنا منہ گھٹنوں پر ٹکا کر کچھ سوچ رہی تھی۔ بارش اس کے اوپر گر رہی تھی اور وہ ساری کی ساری بھیگ چکی تھی۔

صباء بھی کپڑے بدل کر بھاگ کے اوپر آئی

"آپی اٹھیں،،صباء نے اسے پکڑ لیا اور اٹھا کر گھمانے لگی۔

"ہاہاہاہاہاہا صبی بس کر و یار،،مار وا رک گئی اور پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر ہسنے لگی۔اور پھر لوہے کی کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھ گئی۔

"صباء میں دادا حکم سے تایا جان کو واپس حویلی لانے کے بارے میں بات ایک بار پھر کروں گی،،مار وا نے ڈوپٹہ اتار کر ایک کرسی پر رکھ دیا اور بالوں کو جھاڑنے لگی بارش رکنے لگی تھی

"دادا حکم مانیں گے ؟!،،

"پتا نہیں یار پر میں بار بار کبیر سے نہیں مل سکتی۔ کبھی تو مان ہی جائیں گے،،وہ زچ ہو کر بولی

"کیا آپ پھر سے پر کیوں۔۔،،صباء تقریباً چلائی۔

ماروا نے اپنی اور سلیمان کی گفتگو بتادی۔

"آپی آپ یہ سب ہینڈل کیسے کر لیتی ہیں جب کہ ابھی آپ اکیس سال کی ہیں۔مجھے تو دادا حکم کا یہ فیصلہ بلکل بھی پسند نہیں ہے۔۔،،،صباء نے ہمشہ کی طرح اسے پر سوچ انداز میں دیکھ سوال کیا۔

"ہاہاہاہاہاہامیرے لئے زرا بھی مشکل نہیں ہے جیسے ہمروز کھانا کھاتے ہیں،سوتے جاگتے سب کام کرتے ہیں کیونکہ ہمیں عادت ہو جاتی ہے اسی طرح مجھے بھی عادت ہے ان سب چیزوں کی،،ماروا نے اسے سمجھایا۔

"تسی گریٹ او۔بارش تو تھم گئی اب آپ نیچے چلیں ماہ رانی۔نہیں تو بخار ہو جائے گا زیادہ بھگنے کی وجہ سے،،صباء کی بات پہ وہ سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور نیچے جانے لگی۔

"آپ چلیں میں آتی ہوں،،صباء کچھ سوچ کے بولی۔

ماروا چلی گی تو حویلی کے دائیں جانب چلی گی جہاں سے گلی صاف نظر آتی تھی۔۔

"ایک بار آجا آجا،،وہ گلی میں کھوجتی نظروں سے دیکھنے لگی۔پر گلی میں دور دور تک وہ نہیں تھا۔

"ہر روز تو یہاں سے گزر کر جاتا ہے مولانا سمیر جٹ آج بارش نے اسے نماز پڑھنے سے روک دیا۔۔،،وہ سوچتی غصے سے منہ بسورنے لگی۔

"یہ محبت کیوں ہوتی ہے اگر وہ میرا شوہر نہ بنا تو۔۔۔۔ نہیں نہیں وہ محرم بنے گا۔،، تیز ہوا صباء سے ٹکرائی تو اس نے غیر ارادہ طور پر آنکھیں مندلی۔بند آنکھوں میں بھی سمیر کا پہرہ تھا۔

اس نے پھر ایک نظر گلی میں ڈالی تو وہ نظر آیا دل یکدم زور زور سے دھڑکنے لگا۔اسی پل سمیر نے غیر ارادہ طور پہ نظر اٹھائی تو صباء نے منہ دوسری طرف کر لیا اور انجان نظر آنے کی کوشش کرنے لگی۔دوسری طرف سمیر سر جھٹک کر چل دیا۔

تو وہ واپس کرسی پہ جا بیٹھی۔بس اتنا سا ہی دیدار یار تھا۔۔ صبح سے شام تک دیکھ کر بھی جب دل نہ بھرتا تو مغرب کی نماز کے وقت تو ضرور ہی دیکھتی۔

"کیا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔
کبھی کبھی تو لگتا ہے وہ صرف مجھے چاہتا ہے اس کی آنکھیں اظہار کرتی ہیں اور کبھی۔۔۔،،صباء نے آنکھیں مندلی۔

"نہیں وہ نہیں کرتا مجھ سے محبت۔۔۔نہ کرے مینوں کی انہوں۔۔۔۔،،وہ سوچ کر شہانے آچکاتی اٹھ بیٹھی

New Era Magazine

دادا حکم کے ڈر سے وہ کبھی سمیر سے اظہار محبت نہیں کر سکی تھی

کرتی بھی کیوں جب اس نواب کا نخرہ سر پہ سوار ہوتا تھا۔اور وہ لڑکی ہو کر اسے پرپوز

کرتی۔یہ تو صباء کی شان کے خلاف تھا۔۔جھکنا آتا کہاں تھا اسے۔

******

بیت چلی ہے رات سجن

دے ہاتھوں میں ہاتھ سجن

تو ہی ہار سنگھار مرا

تو ہی میری ذات سجن

کرنیوں سے بات سجن

پریم نگر میں جا بیٹھی

اپنا آپ بھلا بیٹھی

تجھ سے اکھیاں پھیروں میں

کیا میری اوقات سجن

New Era Magazine

کرنینوں سے بات سجن

خواب نگر میں کھوئی تھی
رات ترے بن روئی تھی
درد بھری ان آنکھوں سے
جاری ہے برسات سجن
کرنینوں سے بات سجن

مار گئی ہے تیری چپ
ایسی گھور اندھیری چپ
کیا تیری اور میری چپ
خاموشی کو مات سجن
کرنینوں سے بات سجن

اتوار کا دن تھا صباء نماز پڑھنے کے بعد پھر سے سو گئی۔

New Era Magazine

دادا حکم زمینوں کا چکر لگا کر سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس لوٹے تو ماروا ان کا انتظار کر رہی تھی۔ آج وہ پھر سے ایک بار دادا حکم سے تایا کے بارے میں بات کرنے آئی تھی۔ چاہتی تو وہ بھی تھی کہ پرانی باتوں کو بھول بھال کے تایا جان واپس آ جائیں اس کی کزنز واپس آ جائیں۔

جو پچھلے کئی برس سے وہاں نہیں آئے تھے۔

"اسلام علیکم دادا حکم،،وہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ان کے پاس جا بیٹھی۔

"والسلام جیتی رہو بیٹی۔،،دادا حکم اپنے صوفے پہ براجمان ہوتے ہوئے بولے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگی کاروبار کی باتوں کے بعد ماروا پوینٹ پہ آئی۔

"دادا حکم حویلی کتنی سنی ہے نہ،،ماروا نے کہا تو دادا حکم نے چونک کر اسے دیکھا۔

"دادا حکم ایک ہفتے بعد چھوٹی عید ہے آپ مجھے کیا تحفہ دیں گے،،ماروا نے بات تبدیل کر دی۔

"جو میری بیٹی کہیے ویسے بھی یہ سب تمہارا اور صباء کا ہی ہے،،دادا حکم نے مسکرا کر کہا۔

"دادا حکم تایا کو واپس لے آئیں۔ یہ ان سب کا بھی ہے،،ماروا نے سر جھکا کر کہا۔ وہ اب اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

"دادا حکم پلیز انہیں معاف کر دی انہوں دونوں نے جو بھی کیا میں نہیں جانتی پر بیتی باتوں کو بھول جانا چاہیئے،، ماروا نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

دادا حکم اسے دیکھتے رہے اور پھر مسکرا دیئے۔

"اوہ ریلی آپ مان گئے سچی،، ماروا نے ان کے چہرے کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"پر آپ کے بابا سے تو اس بارے میں بات کر لیں، فراز، سلیمان کو بلاؤ کہاں ہیں وہ،،

دادا حکم نے کہا تو ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"ابا سائیں مارو ٹھیک کہہ رہی ہے ہم اس کے فیصلے سے مطمئن ہیں بس اب دیر نہ کریں بھائی صاحب کو لینے چلتے ہیں،، سلیمان دروازے سے داخل ہوتے ہی بولے۔ دادا حکم نے ایکسرے والی نظروں سے اسے دیکھا وہ خجل سے ہو کر نظریں جھکا گئے

ماروا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں صباء کو بتا کر آتی ہوں،، ماروا اپنے آگے جھول رہے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔ اور باہر بھاگی بڑی حویلی کا دروازہ اس نے بھاگ کر عبور کیا اور اب پچھلی سیڑھیاں چڑھتی سامنے والی سیڑھیوں سے بھاگتی اتری۔

"اس حویلی میں مکین ہوں گے یہ سناٹے نہیں ہوں گے۔۔۔ جس دن کا مجھے انتظار تھا سب ایک ساتھ رہیں گے وہ دن آ گیا۔۔۔،، وہ برآمدے میں بھاگ رہی تھی۔ کئی سالوں

بعد وہ کھول کر ہنسی تھی۔وجہ بھی خاص تھی۔اس کے رشتے دار لوٹ رہے تھے اور اب بار بار کبیر سے بھی ملنے کی نوبت نہیں آنی تھی۔تایا جان ثناء ارشا سب اب آنے والے تھے۔ بابا بار بار فورس نہیں کرنے والے تھے یہ کم خوشی تھوڑی نہ تھی۔

برآمدے میں لگے پردے ہوا سے اڑ رہے تھے وہ ان میں االجھتی پردوں کو پیچھے ہٹاتی بھاگ رہی تھی۔

"فراز بھائی پھولوں والے کو بلائیں اور حویلی سجوائیں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیئے،،وہ سامنے سے آرہے فراز کے پاس روکی۔

"جی میں اسی سلسلے میں جارہا ہوں،،فراز مسکرا کر اپنا فون کان سے لگا کر برآمدے سے نکل گیا۔

ماروا پھر سے بھاگنے لگی۔آج اس کے پاؤں زمین پہ نہیں تھے۔

"صباء صباء،تایا لوگوں کو لینے جارہے ہیں جلدی سے تیار،آہ ماں۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی پاؤں پردے میں اٹکا اور وہ کسی کی باہوں میں جا گری۔اس کا دوپٹہ اڑ کر ااسی کے چہرے پہ آگیا اور سامنے والے انسان کے منہ کو پردے نے چھپا دیا۔گہری براؤن آنکھیں اور گہرے براؤن بالوں کا پف ماتھے پہ تھا وہ ایک پردے میں اٹک چکے تھے۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔،،وہ اپنے مخصوص انداز شہد سے میٹھے لہجے میں بولا تھا۔ماروا نے آنکھیں مند لی۔

یہ خواب تھا تو بہت عجیب تھا۔کیسے ممکن ہے۔۔؟؟

جب تک اس نے آنکھیں کھولی وہ جا چکا تھا اور ماروا نے اپنا لون کا دوپٹہ کھینچا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"مجھے وہم ہونے لگا ہے۔۔۔پاگل ہو رہی ہوں،،وہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اپنے خیالات کی نفی کرنے لگی

"سلما کتنی بار کہا ہے جب ہوا چل رہی ہو تو ان پردوں کو باندھ دیا کرو۔۔اور سنو یہاں کوئی صاحب تھے۔۔۔۔،،ماروا نے پاس سے گزر رہی ملازمہ کو سختی سے کہا۔اور آخری سوال سوچ کر کیا۔

"بی بی جان معافی چاہتی ہوں،،وہ مؤدبانہ کھڑی بولی۔

"جی نہیں بی بی جان۔۔،،وہ دوبارہ بولی۔

"ٹھیک ہے باندھ دو اب۔۔،،وہ گہرا سانس کھینچ کر بولی۔

تبھی اس کی نظر دروازے میں داخل ہو رہے سمیر پہ پڑی تو وہ رک گئ

"اسلام علیکم آپی!!،، سمیر نے مسکرا کر سلام کیا اور اس کے سامنے سر جھکایا پھر ایک

آنکھ بند کر کے اسے دیکھا اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی ایک بار پھر سے پردہ اس کے پاؤں میں اٹکا سمیر نے اسے سنبھال لیا۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں نہ،، مار وا نے گہرے سانس لے کر سر ہلایا۔

"اب میرے سر پہ ہاتھ رکھ دیں۔۔۔اور ڈھیر ساری دعائیں دیں،، سمیر نے اس کے سامنے دوبارہ سر جھکایا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔سدا خوش رہو۔۔خیریت سے آنا ہوا،، مار وا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"جی وہ۔۔۔،،

"کیا کہوں انہیں،، وہ سوچنے لگا۔

"جی بولیں، جناب،، مار وا نے سنجیدگی سے سوال کیا ایکسرے جیسی جانچتی نظریں سمیر کو لاجواب کر گئی۔

"آپی میں نے بلایا ہے اسے،، صباء سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی۔

"کس سلسلے میں،، مار وا نے قدرے سنجیدہ انداز میں پوچھا

"کم اون آپی اب آپ میری بھی انسٹیفیکیشن کریں گی۔۔۔اوہ۔۔۔۔اوکے تو میں نے اسے اس لئے بلوایا تاکہ یہ مجھے پڑھا سکیں۔ دادا حکم سے اجازت لی ہے، پوچھ سکتی

ہیں ان سے،،

سمیر نے صباء کو حیرانگی سے دیکھا وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھی ڈوپٹہ ایک کاندھے پہ تھا۔

ہاتھوں میں سفید چوڑیاں اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے، بالوں کو کرلی کیا ہوا تھا گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ لمبی پلکیں رخسار چھونے کی شرارت کر رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تمہیں ایک گڈ نیوز دوں دادا حکم مان گئے اب تایا جان سب واپس آ جائیں گے،۔تایا لوگ ان کو لینے جا رہے ہیں سمیر آپ اسے جلدی سے پڑھا دیں تاکہ یہ ریڈی ہو جائے۔،،ماروا کہ کر ڈوپٹہ ایک کاندھے پہ سیٹ کرتی دوسری سیڑھیوں سے اپر چلی گئی۔

"صباء آپ نے جھوٹ کیوں بولا،، سمیر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"چلو میرے ساتھ،،صباء نے غصے سے اسے دیکھا اور واپس سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

وہ بیچارہ کیا نہ کرتا جانا پڑھا میڈم کے پیچھے۔

"بیٹھو،،اس نے چھت پہ رکھی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یااللہ کہاں پھنس گیا میں غریب،،وہ دل میں سوچتا کرسی پہ بیٹھ گیا

"میں نے آپی سے جھوٹ نہیں بولا آپ کو یہاں پڑھانے کے لئے بلایا گیا ہے

New Era Magazine

جناب۔۔،،صباء سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو گئی۔ منصوعی نخرہ برقرار تھا اور سیٹھانی ہونے کا روب بھی۔

"پر میں آپ کو کیسے پڑھا سکتا ہوں،، سمیر نے الجھن سے سوال کیا۔اور آپ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس کو جانتا نہیں۔

"کیوں نہیں پڑھا سکتے جیسے خود پڑھتے ہیں ویسے۔ مجھے بھی پڑھا دیں،،صباء نے اسے دیکھے بغیر کہا۔

"میں ٹویشن نہیں پڑھا سکتا، سوری میں چلتا ہوں،، سمیر اٹھ کھڑا ہوا

"مسٹر سمیر جٹ آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں،،صباء نے غصے سے اسے گھورا۔

"الحمدللہ جو میں ہوں وہ ہی سمجھتا ہوں۔ پر آپ اپنی پہنچ کا غلط استعمال کر رہی ہیں۔ جھوٹ بول کر مجھے یہاں بلوایا، کیوں،، سمیر نے دبی لیکن غصیلی آواز سے پوچھا۔ اسے واقع ہی صباء پہ غصہ آرہا تھا۔امید نہیں تھی اس کو کہ صباء ایسی بے واقوفی کرے گی۔

"کیوں کہ اگر سیدھی طرح بلاتی تو تم نہ آتے اب مجھے پڑھاؤ گے یا نہیں، دیکھو پلیز مان جاؤ کچھ مہینے رہتے ہیں پیپرز میں اور مجھے کچھ آتا جاتا نہیں پلیز پلیز،،صباء نے التجاء کی اور بچوں والی ضد بھی۔ وہ واقع ہی پڑھائی کے معملات میں اب سیریس لگ رہی تھی۔

New Era Magazine

سمیر سوچنے لگا۔

"یااللہ یہ مان جائے ایک تو نظروں کے سامنے رہ گا اور دوسرا میری تیاری اچھی ہو جائے گی،،اس نے سمیر کا جائزہ لیا وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھا آستینوں کو فولڈ کیا ہوا تھا بالوں کو سٹائل دے کر پیچھے کیا ہوا تھا سفید کلائی میں پٹے والی گھڑی وہ کسی اینگل سے بھی گاؤں کا رہائشی نہیں لگتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔کل سے میں آجایا کروں گا،پر جب تک میں یہاں رہوں گا ایک ٹیچر کی حیثیت سے مجھے کوئی بچپنا نہیں چاہیئے،،وہ کہتا مڑ گیا صباء کے چہرے پہ خوشی کے رنگ آگئے وہ سیڑھیاں اترنے لگا تو مڑ کر دیکھا صباء نے اپنی مسکراہٹ کو غائب کر کے سنجیدہ ہو گئی پر جب وہ سیڑھیاں اتر گیا تو وہ جھمنے لگی،

سمیر نے اس کی آواز سن لی تھی

"یااللہ مجھے بچا لینا حویلی میں قدم رکھنا مطلب خطرے کو مول لینا،پتا نہیں اس پاگل لڑکی کے دماغ میں کیا چل رہا ہے،،وہ گھبراتا چلا گیا۔

****

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اسفار شائد واش روم میں تھا۔

آج سنڈے تھا تو وہ واپس اپنے گھر جانے کی بجائے وہاں ہی روک گیا۔

New Era Magazine

سمیر صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"کیا کہہ رہے تھے دادا حکم۔۔۔،،اسفار نہا کر باہر آیا اور اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

"وہ صباء کو پڑھانے کا حکم ہے،، سمیر نے سر صوفے کی پشت سے ٹکا لیا اور آنکھیں بند کر لی۔

"ہاہاہا اچھا جی،،اسفار ہسنے لگا اور اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

خوشگوار سی مہک سمیر کے پاس سے آ رہی تھی۔اسفار نے چونک کر اسے دیکھا۔اور اس کے چہرے پہ کچھ تلاش کرنے لگا۔

"کیا ہوا۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو،، سمیر نے خفگی سے اسفار کو دیکھا۔

"یہ تمہارے پاس سے خوشبو آ رہی ہے یہ کس کی ہے،، سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا

"قسم سے بھائی آپ تو گھر میں بھی شروع ہو گئے،، سمیر نے بھنورے آچکا کر کہا۔

"اب سیدھی طرح بتاؤ گے سیمی،،،اسفار نے آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

"یہ پتا چل گیا ہے۔کہ خوشبو آ رہی ہے اور یہ نہیں پتا چلا کس کی ہے،، سمیر نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تو اسفار کا چین سکون رفوچکر ہو گیا اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے کیا جس کی بھی ویسے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ تم لیڈیز پرفیوم تو یوز کرتے نہیں،اور یہ خوشبو لیڈز پروفیوم کی ہے،،،اسفار شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بالوں میں بورش چلانے

New Era Magazine

لگا۔ پھر شرٹ کے بٹن کھول کر باڈی اسپرے کرنے لگا۔

"مار وا آپی کی ہو گی۔ آج میں نے ان کا وہ روپ دیکھا جو کسی کو نہیں پتا بہت خوش تھیں،، سمیر نے اپنا فون چارج پہ لگاتے ہوئے اسفار کو دیکھا جس کے ہاتھ رو کے تھے چند پل کے لئے۔

"اچھا خوشی کی کوئی خاص وجہ،، اسفار نے مصروف انداز میں پوچھا

"صدیوں بعد سیٹھ عثمان کی فیملی واپس آ رہی ہے حویلی میں تیاریاں چل رہی ہیں،، سمیر نے وارڈروب کھولی اور شرٹ اور پینٹ اٹھا کر واش روم جاتے ہوئے کہا۔ شائد اسے خوشبو پسند نہیں آ رہی تھی۔

"مطلب کبیر آ رہا ہے خوش تو ہو گی،، اسفار بڑبڑایا اور صوفے پہ بیٹھ گیا۔ میز سے فون اٹھا کر کسی کو کال کرنے لگا۔

****

"لگتا ہے وہ لوگ آ گئے،، دروازے پہ بل ہوئی تو عثمان صاحب لاؤنج سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے

کبیر لاؤنج میں لگے قد آدم آئینے میں اپنا سراپا دیکھنے لگا کریم کلر شرٹ بیلو جینز میں

New Era Magazine

ملبوس وہ روز سے ہٹ کر سپیشل لگ رہا تھا۔

آخر مار وا آرہی تھی۔

وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا لاؤنج سے نکل گیا

"اسلام علیکم !!ابا حکم،،عثمان نے دروازہ کھول کر دادا حکم کے سامنے سر جھکایا۔

تو دادا حکم نے اس کے کاندھے پر تھپکی دی اور آگے بڑھ گیا۔مار وا نے مسکرا کر سر تا یا کے سامنے سر جھکایا۔وہ بیلو شلوار قمیض میں ملبوس تھی جو کافی ایکسپینسو تھا۔باز و فول تھے اور گھیرا امبر وڈیڈ تھا۔سر پہ کالی چادر ٹکائی ہوئی تھی ایک ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھا۔

صباء اسی بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھی دوپٹہ بھی ایک کاندھے پہ تھا۔

سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ لاؤنج میں جا بیٹھے

"کیسی ہیں مار وا بیٹی،،نزیت بیگم کیچن سے آکر ان کے پاس آئی

"بلکل ٹھیک تائی جان آپ کیسی ہیں،،مار وا ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"ثناء اور ارشا نظر نہیں آرہی کہاں ہیں بھائی،،صباء نے آس پاس نظر گھمائی کافی اچھا تھا گھر سیٹنگ بھی اچھی تھی۔پینٹنگ بھی کافی ایکسپینسو تھی۔

"وہ ابھی تیار ہو رہی ہیں اوپر آپ دونوں جائیں ان کے پاس بچیوں کا یہاں کیا کام،،تائی نے مسکرا کر کہا۔

ماروا نے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے کبیر کو دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی۔

"تائی جی پھر تو میں اکیلی ہی جاتی ہوں آپی کو یہاں ہی رہنے دیں وہاں یہ بزنس وغیرہ کی باتیں کریں گی اور میں فلحال بور نہیں ہونا چاہتی،،صباء اٹھتے ہوئے بولی۔تو دادا حکم اور سلیمان کا قہقہہ گونجا کبیر بھی مسکرا دیا۔جبکہ عثمان اور نزہیت نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"مطلب بیٹا،،تائی نے پوچھ ہی لیا۔

"کچھ نہیں تائی جان یہ تو بس ایسے ہی بولتی رہتی ہے۔میں چلتی ہوں،،ماروا نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہائے ارشا ثناء،،صباء اندر داخل ہوتے ہی ان کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور مسکرا کر انہیں گلے لگا لیا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو صباء،،ثناء نے اس کی تعریف کی

"تھینک یو ویسے خوبصورت تو میں ہوں ہی ہاہاہاہا،،

"ہم دونوں کی خوب جمے گی،،ثناء اور اس نے ہائے فائے کیا۔

"ماروا آپی کیسی ہیں،،ثناء نے اس کے گرد بازو حائل کر کے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں اور تم کیسی ہو،،ماروا نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

New Era Magazine

"پتا ہے یہ صبح سے ریڈی ہو رہی ہے جیسے اس کے رشتے والے آرہے ہوں،،ارشا نے کہا تو وہ ہسنے لگی۔

"ماروا آپی اب یہ چادر اتار دیں،،ثناء نے ہاتھ کا اشارہ چادر کی طرف کیا تو ہاں میں سر ہلاتے ہوئے چادر اتارنے لگی۔

"واؤ آپ کتنی سمارٹ ہیں ڈائٹنگ کرتی ہیں کیا آپی،،ثناء نے اس کے سراپے کو دیکھا اور صباء کو آنکھ ماری۔

"شش،،صباء نے اس کے پاؤں پر پاؤں مارا اور کان میں شش کی تو وہ چپ ہو گئ

"سٹیڈی کیسی جا رہی ہے تمہاری ثناء،،ماروا چادر تہہ لگا کر مسکراتے ہوئے بولی۔

"ابھی تک تو ایف اے میں دھکے کھا رہی ہو پہلے ایف ایس سی کی تھی پر ہوئی نہیں پھر اب ایف اے۔،،ثناء منہ ڈھیلا کر کے بیٹھ گئ۔

"کوئی بات نہیں ہر کام کا ایک مقرر وقت ہوتا جس پہ وہ پورا ہونا ہوتا ہے،،ماروا صوفے پہ بیٹھ گئ۔

"یہ بات بھی ٹھیک کہ دی تم نے ماروا،،ارشا نے مسکرا کر کہا۔

"اور ہماری بہنا صاحبہ نے تو پڑھائی سے ہی منہ موڑ لیا ہوا ہے،،ثناء نے ارشا کو دیکھا۔

"بھائی

New Era Magazine

بس بی اے ہی کافی تھا زیادہ پڑھ کر کیا کرنا رہنا تو ہاؤس وائف ہی ہے،،

ارشا نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اور ماروا تم کیا کرتی ہو،،

"یہ تو آپ کو حویلی میں آ کر ہی پتا چلے گا،،صباء نے مسکرا کر کہا۔اور بیڈ پر گر گئ۔

"دادا حکم سے تو مل آؤ،،ماروا نے ان دونوں کو دیکھا۔

"ہم تو بھول ہی گئ چلو ثناء۔۔،،ارشا سر پہ دوپٹہ لے کر اٹھ کھڑی ہو گئ۔

"آپ دونوں اگر ریسٹ کرنا چاہیں تو کر لیں نہیں تو ہمارا ساتھ چلیں گھر دیکھائیں

،،ارشا نے ان دونوں کو دیکھا۔

"میں تھوڑی ریسٹ کر لوں آپ لوگ جاو،،ماروا اٹھ کر بیڈ پہ لیٹ گئ۔سارا دن

تیاریوں میں گزار دیا تھا تو وہ تھک گئ تھی۔تو وہ تینوں باہر چلی گئ۔

ماروا دوپٹے کو سامنے پھیلا لیا اور بالوں کو کیچر سے جیسے ہی آزاد کیا وہ سامنے جھول

گئے،ایک طرف سے پیلو اٹھا کر سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گئ۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا تو ویسے ہی لیٹی رہی اسے لگا شائد ارشا اور ثناء میں سے ہو

گی۔۔پر وہ کوئی اور تھا۔

وہ چپ چاپ کھڑا ماروا کو دیکھتا رہا۔

New Era Magazine

"سلیپنگ بیوٹی۔۔۔،، کبیر نے شرارت سے کہا تو وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئ۔

"آپ،، وہ اتنا ہی بول سکی

"تھینک یو ماروا آپ کی وجہ سے پھر سب ایک ہو جائیں گے ،، وہ بھی کھڑی ہو گئ اور ڈوپٹہ ٹھیک سے سر پہ اوڑھ لیا۔

"حویلی آپ سب کے بغیر بہت ویران لگتی تھی۔۔۔،،وہ اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جس میں وہ اپنے فون کو گھما رہا تھا۔کبیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئ۔

"اب میں آپ کے پاس آجاؤں گا تو۔۔۔،،

"باہر چلیں،، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا ماروا گھبرا کر بولی۔ وہ نہیں چاہتی تھی مذید اس کے کان کچھ سنیں۔

۔اس کی گھبراہٹ پہ کبیر مسکرا دیا۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں،، کبیر نے پھر شرارت کی تو ماروا کا سانس رک گیا اس نے دل پہ ہاتھ رکھا وہاں کوئی جذبہ نہ تھا بہت ٹٹولا دھڑکنوں کو پر دھڑکنے بند تھی۔ کوئی شور نہیں کوئی ہلچل نہیں۔۔

"یہ صرف ایک انسان کے لئے دھڑکتی ہیں۔۔وہ انسان ابھی تمہاری زندگی میں نہیں

New Era Magazine

ہے،،دل نے سر گوشی کی

"چلیں۔۔۔۔،،وہ سر جھکا کر بولی۔

"مسز بات تو سنیں،،کبیر نے شرارت کی آخری مہر لگائی تو وہ آنکھوں کو پھیلا کر مڑی غصہ تو بہت پر وہ ان کے گھر تو کچھ نہیں کر سکتی تھی سو اور بیڈ سے کیچر اٹھا کر بالوں کو جکڑنے لگی پر ہاتھ لرز گئے کیچر گر گیا۔وہ اٹھانے لگی اسی پل کبیر بھی جھکا۔

"یو ناؤ واٹ جب سے تمھیں دیکھا تب سے یہ دل میرے بس میں نہیں رہا مار وا کبیر اپنا سب کچھ تم پہ ہار گیا۔۔۔اب تو میرے عشق کو قبول کر لو،،کبیر نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔۔لہجے میں محبتوں کا سحر تھا پر ماروا پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔کبیر ہونٹ کاٹ رہ گیا۔

"کب سے تمھیں اپنی محبت کا احساس کروانے کی کوشش کر رہا ہوں پھر آپ کیوں مجھ سے دور بھاگتی ہیں،،کبیر نے اسے اپنے پاس کیا تو اس کے ہاتھ کبیر کے کاندھوں پہ آ گئے۔

"ک کک کبیر،،

"جی میری جان،،وہ شرارت سے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔وہ تیزی سے پیچھے ہٹی۔

"سب نیچے بیٹھے ہیں چ۔۔ چچ۔ چلیں،، وہ اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔ جانے لگی پر اس کا دوپٹہ کبیر کے بٹن میں اٹک گیا۔ وہ مڑی اور ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر ہاتھ شرٹ پہ رکھا کبیر اسے دیکھتا رہا۔ زچ ہو چکی تھی وہ ان سب باتوں اور حرکتوں کو برداشت کر کر کے۔

"ایک مینٹ،، اس نے مارواکا کانپتا ہاتھ پیچھے کیا اور خود دوپٹہ نکال کر مسکرا کر اس کے سامنے کیا تو وہ دوپٹہ لیتی جانے لگی

"سنو بتاتی جاؤ نہ۔ مت تڑپاؤ یار،، کبیر کی بے بسی بھری آواز نے اس کے قدم دروازے میں ہی روک دیئے۔

وہ مڑی نہیں بس وہاں سے تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔۔ پسینہ پیشانی پہ چمکنے لگا تھا یہ غصہ گھبراہٹ نہیں وہ غصے کی وجہ سے تھا جو وہ قابو کر گئی تھی۔ نہیں تو آج کبیر کی اس حرکت نے اس کی جان ہی لینی تھی۔

"اففففف مار گئی،، کبیر دل پہ ہاتھ رکھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

پھر وہ مسکراتا باہر نکل گیا۔

کبیر جسے دیکھ کئی لڑکیاں آہیں بھرتی تھی۔ وہ تو کسی اور کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ اور سامنے والی اس قدر ظالم تھی کہ مسکرا کر بھی نہیں دیکھتی تھی باپ سے کئے

گئے وعدے کو ہی نہار رہی تھی۔

******

شاید وفا کے کھیل سے اکتا گیا تھا وہ

منزل کے پاس آ کے جو رستہ بدل گیا

"تایا جان ہم آپ کو لینے آئے ہیں آپ کے گھر،، مار وا نے دادا حکم کو دیکھا تو انہوں نے بات کرنے کو کہا۔

تائی اور تایا نے ایک بار پھر دوسرے کو دیکھا۔

"جی پر بیٹا اگر ابا حکم۔۔۔،،

"عثمان۔۔۔مار وا نے کہا تو سمجھ جاؤ کہ میں نے کہا،، دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا تو تائی نے مار وا کو دیکھا

ارشا نے بھی منہ موڑ کر مار وا کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔

"جی ابا حکم۔،، تایا جان مسکرائے تھے۔

New Era Magazine

"آپ لوگ مشورہ کرلیں شام تک ہم انتظار کررہے ہیں۔۔۔،،دادا حکم نے سب کو باری باری دیکھا۔

"جی ابا حکم ہم آپ کے ساتھ آرہے ہیں،آپ اتنی دور سے ہمارے لئے آئے ہیں،، عثمان کی بات پہ ارشا نے غصے سے انہیں دیکھا اور دانت پیس کررہ گئی۔

"اب ہم گاؤں جائیں گے واٹ ربیش،،وہ سر پکڑ کر سوچنے لگی۔

"اسلام علیکم !!،،احمد اندر داخل ہوا،،لیپ ٹاپ بیگ اور کوٹ نزیت کو تھما کر دادا حکم کے سامنے جھکا انہوں نے اس کے کاندھے پر تھپکی رسید کی۔

"پھر کیا ارادہ ہے بھائی صاحب،، سلیمان نے عثمان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ پوچھا۔

"جو ابا حکم کا فرمان ہم سے غلطی ہوئی تھی۔۔،،وہ سب کو دیکھنے لگے دادا حکم نے اپنے ساتھ بیٹھی ماروا کو دیکھا تو اس نے دادا حکم کو۔

"تایا جان۔۔۔پرانی باتیں بھول جائیں اور نئی شروعات کرتے ہیں،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔

"جی بلکل ہمارے احمد بھائی کی شادی کی تیاریاں تو عروج پہ ہیں حویلی میں اگر دلہا ہی نہ ہوا تو پھر شادی کیسے ہو گی،اور آپ کو یہاں سے کچھ بھی لے جانے کی ضرورت نہیں ہے آپی نے سب کے کمرے سیٹ کروا دیئے ہیں۔اور سب کے کپڑے سیلنے کے لئے

New Era Magazine

دے دیئے ہیں اور بھائی کبیر اور احمد کے لئے بھی کپڑے لے کر ان کی الماری میں رکھوا دیئے گئے ہیں۔اب بس آپ لوگ چلیں،،صباء ثناء کے شہانے پہ سر پہ ٹکائے کھڑی مسکرا کر بولی۔۔

"سچی صباء میں تمہارے ساتھ رہوں گی کتنا مزہ آئے گا،،ثناء اور اس نے ہائے فائے کیا۔

دادا حکم نے ان دونوں کو گھورا تو وہ سہم گئی پر ماروا نے دادا حکم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرانے لگے۔

"چلیں پاپا بھی چلیں مجھے حویلی دیکھنی ہے پلیز چلیں،،ثناء ضد کرنے لگی ارشا کا تو پارہ ہائی ہوا پر وہ اس بات سے انجان تھی حویلی میں زیادہ عیش و آرام کی زندگی تھی

****

"آپ کا بزنس کیسا چل رہا ہے ماروا،،احمد سٹیر نگ پہ ہاتھ جمائے ہوئے بولا۔

احمد کی ساتھ والی سیٹ پہ کبیر بیٹھا تھا پیچھلی سیٹ پہ چاروں لڑکیاں بیٹھی تھی صباء اور ثناء کی باتیں ختم نہیں ہو رہی تھی اور ارشا منہ موڑے بیٹھی تھی۔

"بلکل ٹھیک۔۔،،ماروا نے سنجیدگی سے کہا۔

"ویسے آپ سب کیسے سنبھال لیتی ہیں میں نے سنا ہوا ہے بہت کچھ آپ کے بارے میں۔آئی لائک اٹ ایک لڑکی ہو کر اتنی زمیداریاں اٹھا رکھی ہیں،،احمد نے بیک مرر سے اسے دیکھا۔

"ہاہاہاہاہاہا۔۔جیسے آپ اپنی زمیداریاں سنبھالتے ہیں بلکل ویسے ہی۔۔۔۔بس میں لڑکی ہوں اور آپ لڑکے۔،،ماروا کو ان کی بات اچھی نہیں لگی پھر بھی اس نے ہنسنا واجب سمجھا۔

"ہاں بھائی ہمیں تو حیرت ہوتی ہے۔۔۔ویسے دادا حکم نے یہ فیصلہ کیوں کیا؟؟۔ہم نے تو سنا ہے ان کے بعد آپ ان کی سیٹ سنبھالیں گی،اچھی بات ہے،،احمد نے دلچسپ نظروں سے ماروا کو دیکھا تو وہ مسکرادی۔

"ویسے دادا حکم نے مردوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک عورت کے ہاتھوں کاروبار کی بھاگ دوڑ کیوں پکڑائی۔؟؟عجیب بات ہے،،ارشا نے ناگواری سے کہا۔۔تو ماروا مسکرا دی۔اور گہرا سانس لیا اسے یہ دونوں کچھ عجیب لگ رہے تھے پر کچھ بول نہیں سکتی تھی۔کزنز تھے۔کبیر خاموشی سے ہونٹوں پہ ہاتھ,جمائے ان سب کو سن ہی رہا تھا۔

"ارشا آپی یہ تو آپ کو حویلی میں ہی جواب ملیں گے۔۔۔،،صباء نے اس کی ناگواری محسوس کر کے کہا۔

New Era Magazine

"بس کرو یار کیا کاروبار کی باتیں لے کر بیٹھ گئے کوئی پیار محبت کی باتیں بھی کر لیں،، کبیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ پہلی نظر ہی ماروا پہ پڑھی۔ تو وہ اسے دیکھنے لگا صباء نے نوٹ کر لیا تھا۔

"کبیر برو۔۔۔۔ ہماری آپی کو پیار محبت کی باتیں نہیں آتی بس بزنس کی کرنی آتی ہیں،، صباء نے شرارت سے کہا تو وہ جھنپ گیا۔

"ہاہاہاہا نوٹی گرل،، کبیر نے مسکرا کر کہا۔ پھر راستہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے کٹ گیا۔ ماروا زیادہ نہیں بولی۔ جس کا علم زیادہ ہوتا ہے وہ منہ بند ہی رکھتا ہے اسی لئے وہ کسی کی طنزیہ یا ایسی ویسی باتوں کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔ اب تو جا کر سب ٹھیک ہونے والا تھا دادا حکم اور ابا حکم خوش تھے اس کے تو اسے اور کیا چاہئے تھا۔۔؟

****

"سمیر آج حویلی چلیں پورے گاؤں کو بلایا گیا ہے دعوت ہے کیا کہتے ہو اسفار تم چلو گے،، ازما اندر آتے ہوئے چہک کر بولی معمول سے ہٹ کر وہ خوش تھی۔

"میں تو جا رہا ہوں بھائی۔۔ مجھے کبیر نے سپیشل انوائیٹ کیا ہے۔،، اسفار نے شہانے آچکا کر کہا۔

New Era Magazine

"پھر ہم بھی چلیں گے سمیر کہاں کھوئے ہوئے ہو،،ازمانے سمیر کے سر پہ چپت رسید کی تو وہ چونکا۔

"ہاں کہیں نہیں کیا ہوا،،وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔اور سر دبانے لگا۔

"خیریت تو ہے نہ بڑے سست لگ رہے ہو،،اسفار نے اسے دیکھ کر فکر مندی سے سوال کیا۔

"نہیں یار بس یوں ہی۔۔۔تم لوگ حویلی جانے کی بات کر رہے تھے نہ تو پھر چلیں گے آج رات،،وہ اپنا فون میز پہ رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا اور ورڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔

"تمھیں کہیں عشق و شق تو نہیں ہو گیا نہ سیمی،،اسفار نے آزما کو آنکھ دبا کر سنجیدگی سے سوال کیا۔

"ارے نہیں یار ابھی نہیں ہوا۔۔۔مجھے تو تمہاری شکل دیکھ کر لگتا ہے اس دن لیپ اسٹک کا نشان سفید مکھڑے پہ کافی۔۔۔۔۔۔اب آگے میرا منہ مت کھلاؤ،،سمیر نے آنکھیں دیکھائی

"میں کوئی صفائی نہیں دینے والا جو سمجھنا ہے سمجھ لے۔۔،،اسفار نے سر سرہانے پہ رکھ دیا۔

New Era Magazine

"ارے بچو جلدی کرو میں تو حویلی جا رہی ہوں تم لوگ آجانا،، سمیر کی ماں جلدی سے اندر داخل ہوئی اور پھر چلی گئ

"اسفار اٹھ جاؤ یار ریڈی ہو جاؤ،، ازما نے تپ کر کہا

"ڈیر کزن ہمیں کیا ضرورت ہے ریڈی ہونے کی ماشاءاللہ سے کپڑے پہن لوں تو اتنا ہینڈسم گڈ لوکنگ لگتا ہوں۔۔۔ تیار تو اس بینگن کو ہونا چاہئے۔،، اسفار ویسے لیٹے ہوئے بولا "بینگن" پہ ازما کا قہقہہ بلند تھا۔

"ریلی میں تمہیں کہاں سے بینگن نظر آتا ہوں،، سمیر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ صوفہ اٹھا کر اسفار کے سر پہ دے مارے۔

"شکل سے،، اسفار اطمینان برقرار رکھتے ہوئے بولا۔

"ہاؤ فنی اچھا ازمی بتا میں بینگن ہوں۔۔۔،، سمیر نے اسے اپنی لڑائی میں انولو کیا۔ تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پر مسکراہٹ نہ چھپا سکی۔

"تم نا سفی تم ڈاکو لگتے ہو پولیس والے تو لگتے ہی نہیں۔ بڑا آیا انہوں،، سمیر نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا۔

"بس کرو چھلے ہوئے آلو۔۔،، اسفار نے ہنسی کنڑول کرتے ہوئے اسے اور تیلی لگائی۔

"ارے بس کرو تم دونوں ابھی تک بچوں کی طرح جھگڑتے ہو تم دونوں ہی

New Era Magazine

بہت ہنڈسم، سویٹ اور چیتے ہو اب بس کرو تیار ہو جاؤ جشن میں جانے سے دیر نہ کرو

۔۔،،ازمانے زچ ہو کر کہا

"ہمارا سر کھائے جا رہی ہو خود تو ہو جاؤ،، سمیر واش روم میں گھس گیا۔

"میں ریڈی ہوں، اسفار بس کرو اب اٹھ جاؤ پلیز میں نے تمہارے کپڑے نکال دیئے

ہیں پہن لو،، ازما کہہ کر اس کی طرف بڑھی اور سرہانے کو کھینچ لیا۔

"ٹھیک ہے میں ریڈی ہو جاتا ہوں تم تو جاؤ،، اسفار بغیر اٹھے بولا۔

"تم نہ بھاڑ میں جاؤ،، ازما اس کی سستی سے تنگ ہو کر پیر پٹختی کمرے سے نکل گئ۔

پیچھے سے اسفار کے قہقہے گونج اٹھے۔

****

اسفار اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا

باپ پٹھان تھا جبکہ ماں جٹ تھی اسی لئے وہ گورا چیتا تھا۔

فیضان صاحب کو گھر سے نکال دیا گیا تھا کیوں کہ انہوں نے زبیدہ خانم سے چوری

شادی کی تھی۔ لو میرج کو پٹھان کہاں تسلیم کرتے ہیں تو چپ چاپ انہوں نے اپنے

خاندان سے تعلق ختم کر دیئے۔

اسفار نے صرف رنگ ہی فیضان صاحب کا اپنایا تھا پر۔ یعنی وہ بھورا کا پٹھان نہ تھا

آنکھیں کالی کالی جن میں کوئی دیکھتا تو پانی نہ مانگتا۔

خیر آنکھیں کیا ایک جھلک کوئی اسے دیکھ لیتا تو دیوانہ ہوئے بنا رہ نہ پاتا جیسے دیکھتے ہی لڑکیوں کے دل بس سے باہر ہو جاتے یونیورسٹی میں سے اب تک لمبی قطاریں لگی تھی رشتوں کی پر وہ سرے سے ہی انکاری تھا کوئی ایک بھی لڑکی اسے پسند نہ آتی نواب آسانی سے سوڈیفالٹ گنوادیتا۔ازما کا رشتہ بھی چلا تھا پر اس نے کہ دیا وہ میری بہن ہے۔

مسز فیضان نے تو اب اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیا تھا۔

اپنے اس سر پھرے ایس پی بیٹے کی حرکتوں کی وجہ سے۔

****

وہ سر اٹھا کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔

"اسفار تم ابھی تک اٹھے نہیں جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا،،

"نہیں یار دل نہیں چاہ رہا۔۔۔۔پر مجبوری ہے کبیر نے اتنی چاہت سے انوائیٹ کیا ہے جانا تو پڑھے گا ہی،، وہ بے دلی سے اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا

تو پتا چلا کہ آنکھیں سرخ ہیں۔وہ ہونٹ کاٹتا نظریں جھکا کر واش روم گھس گیا ٹھنڈے

پانی کا شاور لیا اور بغیر شرٹ کے شیشے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ باڈی اسپرے کرنے کے بعد بیڈ پہ رکھی وائٹ شرٹ پہن

لی بازوؤں کو فولڈ کر وہ تھوڑا جھکا اور بروش کرنے لگا گیلے بالوں میں ہاتھ چلایا اور پھر انہیں اچھا سا اسٹائل دے کر چھوڑ دیا بڑھے ہوئے پف سے دو تین بال ماتھے پہ گرے

"جناب اگر آپ ریڈی ہو گئے ہیں تو تھوڑا سا سائڈ پر ہو جائیں۔۔۔وہ کیا ہے نہ آپ خود کو ہی اپنی نظر لگا لیں گے،، سمیر نے شرارت سے کہا تو وہ ہنستا ہوا ایک طرف ہو گیا

"ویسے آج گاؤں کی لڑکیوں پہ قیامت ڈھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔ شہر کی کم پڑ گئی ایس پی صاحب کو۔۔۔اگر کوئی مر ور گئی تو دادا حکم اور مار وا میڈم تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دیں گے۔۔۔اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ تم پولیس آفسر ہو۔۔۔،، سمیر نے اسے ڈرایا۔

"ہاہاہاہا گر آپ کی میڈم خود ہی ہلاق ہو گئی تو۔ تو آپ کیا کریں گے سمیر صاحب،، اسفار نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"ہاہاہاہا مار وا آپی، کو ایمپریس کرنا مشکل نہیں نا ممکن ہے اچھے بھلے کانپنے لگتے ہیں ان کو دیکھ کے،، سمیر شوز پہنتے ہوئے بولا۔

"سارا پیسے کا کمال ہے میرے بھائی،، اسفار نے آخری نظر خود پہ ڈالی جینز اور سفید

New Era Magazine

شرٹ کالے بالوں کا پف لائٹ پینک ہونٹ اور ہلکی سی برائڈ۔

"نہیں جناب پیسہ تو آپ کے پاس بھی ہے پر آپ اسے جیب میں رکھتے ہیں اور وہ جیب میں نہیں رکھتی،،، سمیر آپنا فون اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے بولا اور اسے ایک نظر دیکھا

"یہ بات تو ٹھیک ہے پر اس کے جتنا ہوتا تو ہم بھی پانی کی طرح بہاتے،، اسفار نے اپنی شرٹ کے کھولے بٹن بھی بند کئے بس اوپر کا ایک بٹن کھولا تھا۔ تنگ شرٹ اس کے وجود کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔

توانا وجود وجیہ سراپا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے باہر نکل گئے اور آزما کا انتظار کرنے لگے۔

******

ماروا اپنے کمرے میں مرر کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی سات آٹھ ملازمہ اس کے ارد گرد تھی کوئی اسے کنگن اٹھا کر دے رہی تھی تو کوئی اسے جھمکے۔

بھاری کام والے شرارے میں ملبوس تھی شرارا پیروں تک آرہا تھا

ریشمی نیٹ کے دوپٹے کو سر پہ سیٹ کیا ہوا تھا بالوں کو ایک طرف سٹائل دے رکھا۔

وہ واقع ہی سلطنت کی رانی

لگ رہی تھی۔اس نے نظر اٹھا کر آئینے میں خود کو دیکھا تو آئینہ بھی شرما گیا۔ابھی اسے جویلری پہنائی جا رہی تھی۔

"بانو گلے میں دہنے دو بس جھمکے اور ماتھا پٹی ٹھیک ہے،،اس نے کہا تو بانو نے ہاں میں سر ہلا دیا اور ایک ڈبہ کھولا اور پائلز نکل کر نیچے بیٹھ گئی۔اور اسے پہنانے لگی۔

"بانو یہ نہیں وہ والی دو میں خود پہن لوں گی۔،،اس نے اشارہ دوسرے ڈبہ کی طرف کیا جہاں ہلکی پھلکی سی پائلز پڑھی تھی۔

ساری تیاری مکمل تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور خود کو دیکھنے لگی۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظر بد سے بچائے کتنی پیاری لگ رہی ہو۔،،

"تھینک یو تائی جان۔۔،،وہ مسکرائی اور شرمائی

"جی کوئی کام تھا تائی جان،،ماروا نے مسکرا کر پوچھا۔

"نہیں بیٹا میں تو بس تمہیں دیکھنے آئی تھی۔اچھا میں چلتی ہوں،،تائی نے سنگھار کے سامنے رکھے زیوارات پہ نظر ڈالی اور چلی گئی۔

"بانو کتنا کچھ تم نے مجھے پہنا دیا تنگ ہو رہی ہوں یار،،وہ اپنی سونے کی چوڑیاں اتارنے لگی۔پھر اس نے اپنے کانوں سے بڑے بڑے جھمکے اتارے

"بی بی جان ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔مت اتاریں،،

New Era Magazine

"چپ کر کے کھڑی رہو پہلے تمہاری مرضی سے میں تیار ہوئی دیکھ لیا تم نے۔اب میں اپنی مرضی سے ہوں گئی،،

وہ نرمی سے بولتی اٹھ کر سنگھار کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

لیپ اسٹک ہلکی کی اور ڈوپٹہ جو پیچھے تھا اسے ٹھیک سے سیٹ کیا کانوں سے جھمکے اتار دیئے پائلز بھی سنگھار پہ رکھ دی ہاتھوں سے چوڑیاں اتار دی ایک انگلی میں ایک بڑی ساری انگوٹھی پہن لی۔اور ماتھا پٹی رہنے دی۔جو کہ اسے پسند تھی۔

"پرفیکٹ،،اس نے خود پہ نظر ڈالی اور مسکرا دی

"پہلے تو ہیر وئن لگ رہی تھی،،بانو نے منہ اتار کر کہا

"ہاہاہا بانو شادی میں اس طرح تیار ہوتے ہیں آج تو بس دعوت اور سنگیت ہے،احمد بھائی کی شادی پہ جیسے تم کہو گی ویسے تیار ہو جاؤں گی۔،،مار وا

ہیل والے سینڈل پہنتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے بی بی جان پر یہ چھن چھن والی پنز یبیں تو پہن لیں آپ اس حویلی کی مالکن ہیں یوں زیادہ سادی سادی بھی نہیں ہونی چاہیئے،،بانو نے پائلز اسے تھما دی۔

تو وہ اس کا دل رکھنے کے لئے پہننے لگی۔

"اچھا اب تم لوگ جاؤ، باہر مہمانوں کو دیکھو،،مار وا نے کہا تو وہ سب وہاں سے چلی

New Era Magazine

گئ۔وہ پھر آئینے کے سامنے جا رکی۔

"بی بی جان وہ جوار شابی بی جان ہیں وہ آپ کو بلا رہی ہیں ہم نے کہا بھی تھا کہ وہ آپ کے پاس آجائیں پر وہ نہیں مانی،،

"ٹھیک ہے جاؤ میں آرہی ہوں،،وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی وہ کسی کے سامنے سنجیدگی سے نہیں جا سکتی تھی۔

ماروا اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی آنکھوں میں کاجل

ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ باہر کی طرف بڑھی اور اپنے کمرے سے نیچے جارہی سیڑھیوں کا روخ کیا۔

"باتوں کو تیری ہم بھلا نہ سکے۔

ہو کے جدا ہم نہ جدا ہو سکے

دل میں ہے زندہ ہر گھڑی تو کہیں

ہو کے جدا ہم نہ جدا ہو سکے،،

اس کے مڑتے قدم روک گئے اور وہ چھت پہ جارہی سیڑھیوں کی طرف چل دی۔

آواز ایک وقفے کے بعد پھر گونجی دل کو چھونے والی آواز۔جو اسے اپنی طرف کھینچنے لگی۔۔۔وہی جو وہ کئی بار سن کر بے بس ہو کے قدموں کو روک نہ سکتی تھی۔

آواز روک گئی تھی۔

"واہ واہ کیا بات ہے۔،،تالیوں کی آواز اور مختلف لڑکوں کی آوازیں گانے والے کو سہرا رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی آخری سیڑھی پہ آگئی تھی۔اور کبیر اور اس کے دوست اسے دیکھ چکے تھے۔اسی لئے وہ واپس بھی نہ مڑ سکی۔

"ایم سوری وہ۔۔۔۔،،وہ معزرت خواہ انداز میں بولی اور سیڑھیاں اتر گئی۔

"شی از سو بیوٹیفل۔۔کون تھی یہ کبیر،،ایک لڑکے نے پوچھا۔منڈر کے پاس کھڑے شخص نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا تھا پر وہ جا چکی تھی۔وہ پیچھلی حویلی کی طرف بڑھ گیا۔

"میری کزن ہیں۔،،کبیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"پنگا مت لینا ورنا انجام برا ہو گا بھائی،،سمیر نے مسکرا کر وارننگ جاری کی۔

"ہاہاہاہا اب ایک پینڈو لڑکی مجھے کیسے نو بولے گی،،وہ لڑکا ڈھٹائی سے بولا۔کبیر نے مٹھیاں بند کر کے غصے کو کنٹرول کیا۔

"تمہیں پتا ہے وہ کون ہے،،سمیر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"لڑکی ہے ہاہاہاہا،،

"جی پر ایسی ویسی نہیں اس حویلی کی اور تقریباً چار پانچ سو ایکڑ زمین اور چار پانچ سو فیکٹریز اور کئی باغات تو پتا نہیں کتنے ہوں گے اور ہاں کئی گاڑیوں کا شوروم ہے اور بھی بہت کچھ ہے ان سب کی وہ اکیلی مالکان ہے اور اس گاؤں میں اس کا راج چلتا ہے سوچو اگر تم نے کچھ بھی کیا تو تمہارا کیا حال ہوگا،، سمیر کی بات سن کر اس لڑکے کے اوسان خطا ہونے لگے۔ اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔ اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔

کبیر نے جان دار قہقہہ لگایا۔

سمیر کے فون پہ رنگ ہوئی

"صباء کالنگ،،

"یار اب سیاپا کوئین کو کیا ہے،، وہ ایکسکلوز کرتا سیڑھیاں اترنے لگا۔

"ریلکس برو بہت جلد وہ میری ہو جائے گی سب میرا ہی تو ہو جائے گا جب وہ آپ کی بھابھی بن گئی تو۔ ہاہاہاہاہاہا،، کبیر نے قہقہہ لگایا اسفار نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ جانتا تھا کبیر کسی لڑکی سے محبت کرتا ہے پر وہ لڑکی ماروا۔۔

یہ کیسے ممکن تھا ماروا کسی سے محبت بھی کر سکتی ہے؟؟۔ اسفار نے پر سوچ انداز میں کبیر

New Era Magazine

کو دیکھا۔۔

"ریلی پھر تو ہمیں ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیوں اسفار،،اس لڑکے نے اسفار کو مخاطب کیا تو اسفار مسکرا کر ایکسکلوز کرتا نیچے جانے لگا۔

دوسری منزل پہ پہنچ کر اس نے راستہ بدلنا چاہا جب کمرے سے نکل رہی ارشا اس سے ٹکرا گئی۔اس سے پہلے کہ وہ گرتی اسفار نے اسے تھام لیا

"ارشاوہ۔۔۔،،ماروا کے ہاتھ سے ماتھا پٹی گر گئی۔تو اسفار نے چونک کر ماروا کو دیکھا اور ارشا کو کھڑا کر دیا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو،،ماروا نے ماتھے پہ بل ڈال کر غصے سے سوال کیا۔

"کبیر کا دوست ہوں اس نے بلایا ہے،،اسفار نے اسے بغیر دیکھے اطمینان سے کہا۔

"تو دوستی کی حد تک رہو حویلی کی لڑکیوں سے دور رہو۔۔،،وہ دانت پیس کر بولی۔

"ماروا اس نے مجھے بچایا ہے بس فار گوڈ سیک،،ارشا پیر پٹختی چلی گئی۔

ماروا اسے اگنور کر کے نیچے جھکی ماتھا پٹی اٹھانے لگی

"بات سنو ماروا وہ گر رہی تھی تو۔۔۔،،

"میں نے آپ سے کوئی صفائی مانگی آپ کا جس کو شکار کرنے کا ارادہ تھا وہ آپ کے

دوست کی بہن ہے۔۔۔اور آپ اس طرف سے نہیں جا سکتے باہر والوں کے لئے پیچھے سیڑھیاں ہیں،،ماروا تیز انداز میں بولی۔

"اب ہم باہر والے ہو گئے۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"ہم نہیں صرف تم۔۔۔۔ جس شخص کے چال چلن ٹھیک نہ ہوں اس حویلی کے لئے وہ باہر والا ہی ہوتا ہے۔،،ماروا نے غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

اسفار کچھ نہ بولا وہ اپنی صفائی پیش کیوں کرتا ماروا کے آگے۔؟؟

"اور یہ لیں چہرے پہ داغ لگ گیا ہے وہ صاف کر لیں،ایسے داغ ایک پولیس افسر کو تو ہرگز سوٹ نہیں کرتے۔۔،،اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا رومال اسفار کو تھما دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں اتر گئی

اسفار نے پیچھے مڑ کر دیوار میں لگے شیشے کو دیکھا تو سفید گال پہ ہونٹوں کے نشان تھے جو کہ ارشا کے تھے اس نے بے دردی سے رخسار پہ رومال رگڑا اور واپس چھت پہ چلا گیا۔

****

نظر تری یوں اُتار جائیں

کہ خود کو صدقے میں وار جائیں

سو اب اناؤں کو دفن کر کے
کسی کے آگے تو ہار جائیں

جو زندگانی کے پل بچے ہیں
وہ ہنس ہنسا کر گزار جائیں

نہ ایسے روٹھو، خیال کر لو
ہمیں یہ لمحے نہ مار جائیں

اُداس ہو کر بھی کیا ملا ہے
"چلو اُداسی کے پار جائیں"

"سمیر بات سنو۔۔۔۔،،صباء نے اسے حویلی سے گراج والی سائیڈ کی طرف نکلتے

New Era Magazine

دیکھا۔صباء حویلی کے پیچھلے لان سے واپس آرہی تھی۔

سمیر روک گیا۔اور کان پٹی مسلی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ایک ڈر تھا۔۔کوئی آس پاس نہیں تھا

"کیا مصیبت ہے یار۔۔،،وہ بڑبڑایااور اس کی طرف گھوم گیا،وہ سرخ امبر وڈیڈ ایکسپینسو شرارے میں ملبوس تھی۔بالوں کی کھجوری چوٹیابنائے جو سامنے جھول رہی تھی ایک لیٹ رخسار کو چوم رہی تھی آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور جویلری کے طور پہ صرف لاکٹ پہنا ہوا تھا۔

"جی۔۔۔،، سمیر نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر کہا۔وہ بولنے کے لئے منہ کھولنے لگی تھی کہ ثناء آگئی

"کچھ نہیں جاؤ۔۔۔کدو،،وہ کہتی ایک طرف چلی گئی۔

"عجیب لڑکی ہے۔۔۔،، سمیر نے شانے اچکائے اور باہر چلا گیا۔

"کتنا ہینڈ سم تھا وہ،وہ شہر کا تھانہ۔۔گاؤں کا تو نہیں لگ رہا۔۔۔،،ثناء نے تجسّس سے پوچھا

"نہیں گاؤں کا ہی ہے،،

"ریلی بٹ لگتا نہیں اور کتنا ہینڈ سم ہے یار میں تو دل ہار گئی اب میں کیا کروں۔۔۔،،ثناء

کی بات پہ صباء نے خو فگی سے اسے دیکھا

"کیا ہوا۔۔۔اب مذاق بھی نہیں کر سکتی کیا،، ثناء نے شہانے آنچاکر کہا تو صباء کی جان میں جان آئی۔اور مسکرا دی۔۔

"ویسے نام کیا ہے،، ثناء نے دلچسپی سے پوچھا

"جٹ سمیر،،صباء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی۔

"ہائے یہ مسکراہٹ پیار کرتی ہو اس سے،، ثناء نے شرارت سے کہا۔

"نہیں یار۔۔۔۔،،صباء نے خو فگی سے اسے دیکھا اور سفید جھوٹ بولا

"پکا نہ پھر میں کرلوں۔۔۔،، ثناء نے سنجیدگی سے کہا تو صباء ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"ویسے یہ حویلی گاؤں کی نہیں بلکہ شہر کی لگتی ہے اور یہ گاؤں بھی شہر کی طرح مطلب سٹائل ہے یہاں۔۔۔ہر چیز مہیا ہے،،، ثناء نے بات بدل دی۔

"اس حویلی میں ہر ہر چیز آپی نے لگوائی ہے پردوں سے لے کر گارڈن تک۔۔۔جب ہم بڑی ہوئی تھی تو حویلی بہت سونی تھی۔۔۔حویلی کو آباد کرنے کے لئے پورا گاؤں یہاں رکھا ہوا ہے۔۔۔آپی کو خالی حویلی اچھی نہیں لگتی۔پر اب تو تم لوگ آگئے ہو۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور اس کے گرد بازو حائل کر کے جھولنے لگی۔

"آہاں۔۔۔۔۔کافی انٹیلیجنٹ ہیں ماروا آپی،، ثناء سراہے بغیر نہ رہ سکی۔

"اسی لئے تو دادا حکم کی چہتی ہیں ہاہاہا،، وہ دونوں باتیں کرتی کمرے میں چلی گئی۔

حویلی کا کونا کونا روشن تھا۔

اور مہک رہا تھا

ماروا مہمانوں سے مل رہی تھی۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے ڈوپٹہ سلیکے سے سر پہ ٹکائے ہاتھوں کو آپس میں جکڑے وہ کسی ادھڑ عمر کی اورسے باتوں میں مشغول تھی۔ تبھی اس کے پاس ایک ملازمہ جارکی۔

"بی بی جان وہ۔آپ ک۔کک۔کوار شاہ بی جان بلاررررہی ہیں،، ملازمہ نے اٹک اٹک کر کہا

"کہاں ہیں،،

"اپ۔پ۔پرآپ کے کمم۔کمرے میں،، ملازمہ گھبرائی ہوئی تھی ماروا کو لگا شائد ارشا غصے میں ہے تو وہ کمرے میں جانے لگی۔ شرارے کو سمبھالتی تیز رفتار سے سیڑھیاں چڑھتے

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی کبیر نے جھٹ سے دروازہ بند کر کے اسے کا ہاتھ پکڑ لیا

۔وہ حملے کے لئے تیار نہیں تھی سمجھ ہی نہیں سکی کیا ہوا ہے۔۔

New Era Magazine

"ک۔کک۔کبیر چھوڑیں مجھے،،وہ جلدی سے بولی اور ہاتھ پیچھے کھینچنے لگی۔۔۔پر کبیر کی گرفت اور مضبوط ہو گئی

"کبیر پلیز،،وہ بے بسی سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔چہرے پہ شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔

"ایم سوری ماروا۔پر دل میرے قابو سے باہر ہے۔۔،،

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو،،وہ اس کے قریب ہو گیا ماروا اس کے لفظوں سے ساکت ہو چکی تھی۔

کبیر نے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیئے۔ماروا کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور پیچھے بیڈ تھا اس سے ٹکرا کر بیڈ پہ گر گئی۔وجود میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی۔

"کبیر یہ غلط ہے تو وہاں ہی رک جاؤ,،وہ کبیر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ خوف زدہ ہوئی۔اور قدرے غصے سے بولی آواز میں غصہ تھا۔

"ہاتھ دو۔۔۔،،،اس نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ماروا ہاتھ کو نظر انداز کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور تحش میں آکر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا ہاتھ کبیر کے چہرے کو چھونے ہی والا تھا کہ اس نے آنکھیں بند کر لی ماروا کی نظر کھڑکی پہ پڑی کوئی اندر جھانک رہا تھا عورت تھی کوئی وہ سمجھ گئی جو بھی ہے کیوں جھانک رہا ہے۔ماروا نے ہاتھ

New Era Magazine

کھینچ لیا اور بھاگ کر واشروم میں جا گھسی۔کبیر نے سکون کا سانس لیا اور بیڈ پہ بیٹھ کر آس پاس کا جائزہ لینے لگا۔ تبھی اس کا سر گھومنے لگا۔۔

"اوہ یار آج ارشا نے میڈیسن نہیں دی تو مجھے بھی یاد نہیں رہی۔۔"وہ سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گیا۔

سفید شلوار قمیض اوپر بلیک واسکٹ پہنے وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا۔اور اب چہرے پہ درد کے آثار نظر آنے لگے تھے۔

"ایم سوری ماروا میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا پر۔۔۔۔"وہ کچھ سوچ کر سر جھٹک گیا۔۔

ادھر ماروا نل کھول کے دیوار میں مکے برسا رہی تھی۔

اتنی بے بسی تھی کہ وہ کبیر کو روک بھی نہیں سکتی۔ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔

دل غصے سے پھٹ رہا تھا اس نے دانت پیس مٹھیاں بھینچ کر گہری سانس لی۔

"تو کیا ہو گیا تمہارا منگیتر ہی ہے وہ۔خود ہی تو یہ راستہ چنا ہے تم نے اب بھگتو۔۔۔۔"وہ خود پہ طنزیہ نظر ڈال کر بڑبڑائی اور بیسن پہ جھک گئی۔

سانس اکھڑنے لگا تھا دل کر رہا تھا دنیا کو تحس نہس کر کے رکھ دے پر اس قدر بے بس تو وہ تھی نہیں پر اب ہو کر رہ گئی تھی۔خود کو کمپوز کرتی پسینہ صاف کرتی اعصاب کو ڈھیلا چھوڑ کر واش روم سے باہر نکلی کبیر سر کو آہستہ آہستہ دبا رہا تھا اسے دیکھ اٹھ کھڑا

New Era Magazine

ہوا اور مسکرانے لگا۔

"مسز ابھی میں کچھ نہیں کروں گا شادی کے بعد۔۔۔،، وہ شرارت سے کہتا اس کا ہاتھ تھمنے لگا۔

"کبیر۔۔۔،، ماروا نے ہاتھ کھینچ لئے تو وہ ہسنے لگا۔

"کبیر میں ایک بات کلیئر کر دوں یہ جو بغیر تیاں ہیں نہ مجھے زرا برابر پسند نہیں۔۔۔ پلیز آئندہ خیال رکھئے گا۔۔۔،، وہ مزید ضبط نہیں کر سکی آگ برساتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تو کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو،، کبیر نے افسود گی اسے دیکھا۔

"نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے میرا وہ مطلب نہیں تھا بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو غیر مذہبی سر گرمیاں ہیں یہ ٹھیک نہیں۔۔۔ منگیتر کا رشتہ کوئی اسلامی رشتہ نہیں اور نہ ہی منگیتر کو ایسی حرکتوں کی اجازت ہے۔۔ کم از کم میں کبھی نہیں دے سکتی۔۔۔،، ماروا نے بھنورے آچکا کر کھری کھری سنا دی۔ کبیر ندامت کے کویں میں گرنے لگا۔

"ٹھیک ہے ایم سوری آئندہ میں خیال رکھوں گا۔ بٹ ہاتھ ایم سوری۔۔،، کبیر نے شرمندگی سے کہا۔

"کسی کام کے لئے بلایا تھا۔۔؟؟۔۔،،ماروا نے کان پٹی مسلتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں میں چلتا ہوں۔۔۔،،وہ سر جھکائے ہی مڑا۔کھڑکی پہ ابھی بھی کوئی موجود تھا۔

"رکو کبیر بتاؤ کس کام۔۔۔سے آئے تھے،،ماروا نے غصے سے اسے ٹوکا تو وہ رک گیا۔

"وہ کچھ پیسے چاہئے تھے۔میرے پاس جو تھے وہ ختم ہو گئے،ڈیڈ سے۔۔۔،،

"بس بس صفائی پیش نہ کریں رو کیں،،ماروا نے اسے روکا اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔چیک نکال کر سائن کیا اور کبیر کی طرف بڑھا دیا۔

"ماروا چار لاکھ کو میں کیا کروگا،،کبیر نے پہلے چیک کو اور پھر ماروا کو دیکھا تو وہ اس کے پاس آکر رو کی۔

"میں نہیں چاہتی آپ بار بار مجھ سے مانگیں اور ایسی کوئی حرکت کریں۔،،ماروا نے خوفگی سے اور سنجیدگی سے کہا تھا۔۔تو کبیر اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"پلیز مائنڈ مت کرنا۔۔۔۔مجھے بھی اچھا نہیں لگتا کہ میں آپ سے کچھ مانگوں۔۔،،وہ شرمندگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بہت جلد ہی آپ کو آپ کا حق مل جائے گا پھر ساری شرمندگی ختم ہو جائے گی دادا

حکم سے بات کروں گی ڈیڈ نے کہا تھا۔۔۔،،ماروا گہری سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔

"مجھے صرف آپ چاہیئے باقی سب تو ملتا ہی رہے گا۔ ویسے بھی جب ضرورت ہوئی تو لے لیا کروں گا آپ جانتی تو ہیں میں زیادہ خرچ نہیں کرتا بس دوستوں پہ تھوڑا بہت تو کرنا پڑھتا ہے۔،،اس نے مسکرا کر کہا ماروا نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا کبیر کی آنکھوں میں دیکھا جہاں پیار تھا اور وہ مسکرا رہا تھا۔ یہ پیار محبت ماروا کو کبھی نظر نہیں آتا تھا۔ نہ کبھی محسوس ہوا۔

"اوکے اب میں چلتا ہوں۔۔۔ آپ بھی باہر چلیں،،وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے جانے لگا۔

"ایک منٹ روکو کبیر،،ماروا کچھ یاد آنے پہ بولی۔ اور پھر سے وارڈروب کی طرف بڑھ گئ۔

"یہ تمہاری گاڑی کی چابی، میری طرف سے چھوٹا سا ویلکم گفٹ۔،،ماروا نے چابی اس کے سامنے کی تو وہ ہونٹوں کو بھیجے اسے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا۔۔۔کبیر احمد بھائی کے

بھائی کے پاس بھی ہے اور عثمان انکل کے پاس بھی آپ کو بھی ضرورت تو ہوتی ہے

New Era Magazine

نہ۔۔۔اسی لیئے، مجھے پتا ہے تم نہیں رکھو گے پر پلیز لے لو نہ،،مار وا نے سنجیدگی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

"مار وا مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا کسی سے کچھ لینا پھر کیوں اپنے احسانات۔۔,،

"بس بس سیٹھ کبیر۔۔۔۔ویسے بھی آدھی جائداد آپ کی ہے سو یہ اس میں سے ہی دیا ہے۔۔،،مار وا نے مسکرا کر کہا اور دوپٹہ ٹھیک کرتی کمرے سے نکل گئی کبیر کچھ دیر وہاں ہی چپ چاپ کھڑا رہا پھر کسی کا نمبر ڈائل کرتا چہرے پہ افسودگی لئے وہ بھی کمرے سے نکل گیا۔

****

کبیر لندن سے علی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب حال ہی میں پاکستان واپس لوٹا تھا۔۔۔سلیمان سے وہ ایک ہوٹل میں ملا تھا سلیمان کو وہ مار وا کے لئے بلکل پرفیکٹ لگا نہ ہی اکڑ نہ کوئی ایکسٹر اغلط ایکٹیوٹی۔تب سے وہ مار وا کے پیچھے پڑے تھے اور منا کر ہی دم لیا

اسفار سے اس کی اسکول ٹائم میں دوستی تھی پھر جب لندن سے لوٹا تو ایک دوست کی گاڑی چوری ہوئی اسی سلسلے میں وہ تھانے گیا۔۔اس دن اسفار غیر حاضر تھا پھر ایک بار ان دونوں کی ملاقات مارکیٹ میں ٹکرانے کی وجہ سے ہوئی۔۔۔کبیر اور وہ دونوں

New Era Magazine

ایک مزاج کے تھے۔۔پھر ان کی دوستی کی گاڑی پٹری پہ دوڑنے لگی۔سمیر کی ماں اور کبیر کی ماں دونوں دوستیں رہ چکی تھی آنا جانا تھا پر کچھ خاص نہیں۔۔جب سے وہ لوگ شہر گئے تھے کبھی کبھار ہی آنا جانا ہوتا تھا۔

****

آج کبیر حد سے زیادہ خوش تھا۔

ہوتا بھی کیوں نہ آج وہ اپنی گاڑی پہ دوستوں کے ساتھ تھا۔ہوٹل کے پارکنگ ایریا سے چابی گھوماتا اندرونی طرف جارہا تھا

"کبیر ہائے،،اسفار اپنی گاڑی سے نکلتے ہوئے ہاتھ ہلانے لگا تو وہ روک کر اس کی طرف بڑھ گیا۔

"مبارک ہو جناب نئی گاڑی رات کہاں غائب ہو گئے تھے،،اسفار سن گلاسز اتار کر اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"طعبیت ٹھیک نہیں تھی۔

اور خیر مبارک آج کی پارٹی میری طرف سے تمہارے فارم ہاؤس چلیں۔۔گے رات کو،،کبیر نے اس کے کاندھے کے گرد بازو حائل کر دیا۔

"واہ واہ میں تو بھول گیا تم تو سیٹھ صاحب بن گئے ہو ہاہاہاہاہاہاہاٹھیک ہے جناب ہمارے فارم چلیں گے۔پر فلحال تو میں تمہاری ایک کال پہ بھاگا آیا ہوں ورنہ اس وقت تھانے کام تھا۔۔خیر وہ تو میں سمبھال لوں گا۔۔فلحال تو پیٹ پو جا کرو۔۔،،اسفار نے اپنے بالوں کو سنوارا اور شرٹ کا اوپر کا بٹن کھول کر ہاتھ سے ہی ہوا لی۔بارش کے بعد ہوا میں حبس سی ہو گئی تھی۔

"یار آج گرمی بہت ہے،،اسفار نے کف کے بٹن کھول کر بازوؤں کو فولڈ کیا اور تیز تیز چلنے لگا۔۔

"ہاہاہاہاہاں جوانی ہے دیوانی۔۔،،کبیر بھی تیز قدم اٹھاتا اس کے پیچھے ہوٹل میں داخل ہوا۔۔

"ویسے وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئی آفس۔۔۔میرا مطلب ہے اب تو وہ لوگ تمہارے ساتھ آسکتی ہیں،،اسفار نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔

"یار وہ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔اور آج تو صبح صبح وہ دادا حکم کے ساتھ سائڈ پر چلی گئی تھی۔صباء آج یونیورسٹی آ نہیں رہی تو میں اکیلا ہی آ گیا،،وہ چابی گھماتے ہوئے بولا۔اور پھر مطلوبہ کرسیوں پر بیٹھ گیا۔اسفار نے بھی کرسی کھینچ لی ماحول ٹھنڈا ٹھنڈا تھا فائیو اسٹار کے اے سی اون تھے اسفار نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لی اور سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا

New Era Magazine

"یہ فرزاد اسماعیل کہاں رہ گئے۔۔تم نے اپنے کسی دوست کو دعوت نہیں دی عامر، شہزاد، خرم کو بھی بلا لیتے یار،، کبیر نے اسے مخاطب کیا۔

"سیٹھ صاحب ہم آپ کی طرح فری نہیں ہیں بہت کام ہوتے ہیں ہم بچارے پولیس والوں کو اور تھانے کو خالی کر کے ہم تمہاری پارٹی اٹینڈ کرتے واہ۔۔۔،، اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"واہ خود تو بھاگے آئے کھانے ویسے پولیس والوں کو جہاں کھانے کی چیز نظر آئے وہاں کیوں چل دیتے ہیں۔۔۔،، کبیر نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو اسفار نے قہقہہ لگا دیا۔

"خیر اب ایسی سنگین بات نہیں ہے۔۔اب ناراض نہ ہو رات کی پارٹی میں کچھ کروں گا۔۔،، اسفار نے کہا تو وہ مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گیا۔

"ہائے ہیرو،، اس کا فرینڈ اس کے پاس آیا اور کبیر کھڑا ہو گیا۔

"بلکل پرفیکٹ۔۔۔تم سناؤ

،، کبیر اس سے جدا ہوتے ہوئے بولا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں شہزادے ہمارے ایس پی صاحب بھی ہیں واہ،، وہ چہک کر بولا۔اسفار مسکرا کر اس سے مصافحہ لیتے ہوئے پھر سے بیٹھ گیا۔

New Era Magazine

"آج پارٹی ہے اسفی کے فارم ہاؤس پہ تو فلحال کھانا ہے اصل پارٹی تو فارم ہاؤس پہ ہو گی۔۔۔،، کبیر نے ہاتھ کو ایروپلین کی طرح اڑایا

"کتنا پیسہ دیا بھابھی نے سالے،، اسمعیل نے کبیر کے کان میں گھس کر سر گوشی کی پر اسفار نے سن لی تھی۔

"اس نے اپنا سب کچھ مجھے دے دیاہاہاہاہاہاہا،، کبیر نے خوشی سے قہقہہ لگایا۔

"بکو مت سچ بتاؤ،،

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔بہت محبت کرنے لگی ہے وہ مجھ اس کی آنکھوں میں صاف نظر آتا ہے اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا اپنا سب کچھ میرے نام کر دیتی۔جو اس کے اختیار میں تھا وہ اس نے مجھے دے دیا۔دل، وجود، روح سب میرے نام کر دیا۔بس کہتی نہیں ہے تھوڑی پیٹلر ہے سنجیدہ ہے امید ہے میں ٹھیک کر دوں گا،، کبیر کہیں کھو گیا تھا۔

"میرے بھائی تیری تو موجیں ہیں،، بلال جو ابھی ان کے پاس آیا تھا اس کی بات سن بولا اور اس کے شہانے پہ تھپکی دے کر کرسی کھینچ بیٹھا۔

"کبیر اس نے تجھ پہ یقین کیا ہے یقین توڑ نہ دینا۔۔۔۔،، اسفار نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں یار تم جیسا سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں میں تو بس بتا رہا تھا کہ وہ مجھ سے کتنی محبت

New Era Magazine

کرتی ہے اور میں تو اس سے کرتا ہی ہوں یہ تو تم تینوں جانتے ہو،، کبیر نے شرمانے کی ایکٹنگ کی تو بلال نے

چماٹ دے ماری۔

اسفار کی نظر سامنے بیٹھے شخص پہ پڑھی جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے تھا۔ مہرون پلین برینڈیڈ بٹنوں والی شرٹ جو اس کے توانا وجود پہ فٹ تھی۔ جس کے اوپر والے دو بٹن کھولے تھے بازوؤں کو فولڈ کرر کھا تھا۔

براؤن بالوں کو فلو سٹائل دیئے جیل سے سیٹ کرر کھا تھا ہلکی ہلکی براؤن بریڈ۔۔ گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور گہری براؤن آنکھوں میں بھی گہری جاندار مسکراہٹ لئے وہ سمارٹ فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔

"مسٹر خان یہاں۔۔۔،، وہ بڑبڑایا اور شرٹ ٹھیک کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"میں ابھی آتا ہوں،، وہ ان سے ایکسکلوزیو کرتا بالوں میں ہاتھ چلاتا سامنے بیٹھی شخصیت کی طرف بڑھا وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا تبھی تو کال کاٹ کر مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اسفار نے بھی مسکراہٹ ہونٹوں سے جدا نہ کی۔

"کیا بات ہے جناب آپ یہاں تھے اور ہمیں خبر بھی نہیں کی۔۔۔،، وہ دونوں گرم جوشی سے ملے اور پھر کرسیوں پر بیٹھ کر پشتو میں گفتگو کرنے لگے۔

"بس یار ٹائم ہی نہیں ملا ایک کیس کے سلسلے میں یہاں تھا۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولا

"اچھا جی چلیں ٹھیک ہے آپ کا اوپریشن کیسا چل رہا ہے پھر اور وہ جناب ثمر صاحب کہاں ہوتے ہیں کافی عرصے سے نظر نہیں آئے۔۔۔ سی آئی ڈی آفیسریوں بھی چھپ کر نہیں رہتے جیسے آپ لوگ چھپ گئے ہو نہ کال نہ میسج۔۔۔،،اسفار نے شکوہ کیا۔

"بس یار مصروفیات ہی بہت ہیں۔۔۔۔آپ تو ایس پی صاحب ہیں حکم جھاڑ دیتے ہیں ہم بچاروں کو تو خجل ہونا پڑتا ہے۔۔،، مسٹر خان نے مسکراہٹ دبا کر کہا پھر دونوں کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔کچھ دیر بعد وہ مسٹر خان کو ساتھ لئے کبیر لوگوں کی طرف بڑھ گیا۔

اسفار اور ثمر یونی ورسٹی فیلو تھے پر مسٹر خان چند سال پہلے ہی اس کی فرینڈ لیسٹ میں شامل ہوا تھا یہ فرینڈ شیپ ثمر کی بدولت ہوئی تھی۔

****

"مار وا آپی ہمیں باغ لے چلیں پلیز پلیز،،مار وا عثمان اور دادا حکم سائڈ سے واپس آئے تھے کہ صباء اور ثناء بھاگ کر اس کے پاس آئی۔وہ جھولے پہ بیٹھی تھی ڈوپٹہ اس نے اتار رکھا تھا بالوں کو کیچر سے آزاد کر دیا تھا۔سیلکی بال سامنے جھول گئے۔

New Era Magazine

"چندہ ابھی میں تھکی ہوئی ہوں فراز بھائی کے ساتھ چلی جاؤ،، مار وا نے بالوں میں ہاتھ چلایا۔

اتنے میں بانو روح افزاء لے آئی۔

"آپی پلیز یار ہمیں آپ کے ساتھ جانا ہے۔ فراز بھائی انجوائے نہیں کرنے دیتے۔ اپی ارشا آپ کہیں نہ،، ارشا سیڑھیاں اترتی ان کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے تھوڑی دیر تک چلتے ہیں ابھی باہر بہت گرمی ہے شام کے سائے جب آ جائیں گے تو چلیں گے ارشا تم بھی ریڈی ہو جانا،، مار وا نے مسکرا کر کہا۔ ارشا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"بی بی جان آپ کے کپڑے استری کر دیئے ہیں اور ٹھنڈا پانی بھی ہاتھ میں رکھ دیا ہے ۔۔،، ایک ملازمہ بھاگ کر آتے ہی بولی۔ ارشا اور ثناء نے ایک دوسرے کو دیکھا وہ ایک دن سے دیکھ رہی تھی کہ مار وا کے آتے ہی ساری ملازمین اس کی خدمت میں حاضر ہو جاتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ یہ لے جاؤ،، مار وا نے اپنا بیگ اسے تھمادیا تو وہ اوپر تیسری منزل پہ جا کر مار وا کے کمرے میں غائب ہو گئی۔

"ارے کیا کر رہی ہو بانو، اٹھو کتنی بار کہہ چکی ہوں یہ حرکت مجھے زرا پسند نہیں،، بانو

New Era Magazine

نیچے بیٹھ کر پاؤں دبانے لگی تو اس نے جلدی سے پاؤں کھینچ لئے۔

"بی بی جان آپ کے پاؤں میں سوجن ہو گئی ہے۔،، بانو نے پھر سے اس کے سنہری شفاف پیروں کو دیکھا۔

"کوئی بات نہیں تم کیچن میں جاؤ دوپہر کا کھانا نہیں لگایا کیا؟ دادا حکم کو بھوک ستا رہی ہے اور تائی جان کہاں ہیں،، مار وا جوتے پہنے بغیر فرش پر پاؤں رکھ کر چلنے لگی۔

ارشا جھولے پر بیٹھی گئی۔ اور نا گواری سے ماروا کو دیکھنے لگی جبکہ صباء ثناء اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

"پتا نہیں یہ ہے کیا چیز جو دادا حکم نے سب کچھ اسے سونپ دیا ہے، رانی بنی بیٹھی ہے۔۔۔انہوں،، ارشانے گہری سانس لے کر سوچا اور فون میں گھس گئی۔

ماروا کمرے میں جا کر بیڈ پہ لیٹ گئی تبھی اس کے کانوں میں وہ آواز گونجنے لگی جو کل رات اس کے قدم اپنی جانب کھینچ لے گئی تھی۔ کبیر سے پوچھنا بھول گئی تھی کہ کون گنگنا رہا تھا۔

تھوڑی دیر لیٹنے کے بعد وہ فریش ہو کر گیلے بالوں کو سنوارنے لگی آنکھوں میں کاجل کی لہر دے کر بغیر میک اپ کے وہ اٹھ کر دوپٹہ ایک کاندھے پہ ٹکاتی کمرے سے نکل گئی۔

اورنج کلر کے لون کا ایکسپینسو کرتا اور شلوار اس پہ بہت جچ رہا تھا بالوں سے پانی کی

بوندیں ٹپک رہی تھی۔ہاتھوں میں ایک ایک کنگن سنہری گلے میں ایک لاکٹ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس۔سو لجھی ہوئی لڑکی لگ رہی تھی

"بی بی جان وہ پرائمری اسکول کی میڈم آپ کا انتظار کر رہی ہیں،،ایک ملازمہ نے کہا تو وہ دادا حکم کے پاس جاتی روک گئی اور دوپٹہ سر پہ ٹکاتی لاؤنج کی طرف بڑھ گئی۔

"جی بہت اچھی بچی ہے میری اپنی بچی ہے جی لو آ گئی،،تائی جان عورت کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی

"اسلام علیکم !!،،وہ مسکرا کر بولی اور عورت کے گلے لگی۔

اور اشارے سے ہی ملازمہ کو چائے پانی کا بندوبست کرنے کا کہا۔

ارشا بھی لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔

مار واصوفے پہ پر وقار انداز میں براجمان تھی۔اس کی شخصیت کا نکھار سب دیکھ رہے تھے پر کوئی ایڈیٹوڑ نہیں چہرے پہ وہی سنجیدہ سیھلکی مسکراہٹ۔

"بیٹا ماروا دو دن پہلے جو آندھی طوفان آیا تھا۔اسکول کا بہت نقصان ہوا ہے۔وائر میں بھی شاٹ سرکٹ ہو گیا ہے جس وجہ سے اسکول کے لوہے کے دروازوں میں بھی کرنٹ آ گیا ہے۔اور دیواروں میں بھی۔

اور واش روم کچا تھا وہ بھی گرنے پہ ہے چھت تو تقریباً گر گئی ہے اسی سلسلے میں آئی

New Era Magazine

ہوں حکومت تو کچھ بھی نہیں کرتی ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی ہے آپ اور دادا حکم ہی ہیں،،ادھڑ عمر کی عورت نے ساری تفصیل بیان کی

"ٹھیک ہے آنٹی جی دو دن تک کام پورا ہو جائے گا لیں کچھ،،ماروا نے مسکرا کر سامنے دھرے لوازمات کی طرف اشارہ کیا۔

"تائی جان لیں،،ماروا نے کولڈ رنک تائی کی طرف بڑھائی۔۔

"جب میں یہاں سے گئی تھی تو بات کچھ اور تھی اب تو یہ گاؤں شہر بن گیا ہے کسی چیز کی کمی نہیں،،تائی نے کولڈ رنک دیکھ کر تبصرہ کیا۔

"یہ تو سب ماروا بیٹی کا ہی کمال اور دادا حکم کی مہربانی ہے،،عورت نے مسکرا کر کہا اور گلاس رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے بیٹا میں چلتی ہوں۔مہربانی،،وہ ماروا سے اور تائی سے ملتی باہر نکل گئی۔

"بانو فراز بھائی کو بلاؤ،،ماروا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"بیٹا تم بھی کچھ لو،،تائی نے مسکرا کر پلیٹ اس کی طرف بڑھائی۔۔

"نہیں تائی جان مجھے بھوک نہیں ہے،،ماروا نے نرم سی مسکراہٹ چہرے پہ لا کر کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا پر۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی فراز اندر داخل ہوا

New Era Magazine

"جی بی بی جی،، فراز گلا صاف کرتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

"فراز بھائی اسکول میں کچھ کام کروانا ہے تو آپ جا کر دیکھ لیں،،

ماروا نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بی بی جی، میں ابھی جاتا ہوں،، فراز کہ کر چلا گیا

"کیا رعب جمارہی ہے پتا نہیں خود کو سمجھتی کیا ہے سب کچھ میرے پاپا کا ہے اور راج یہ کررہی ہے انہوں۔۔۔،، ارشا کا دل ماروا کے لئے بلکل بھی صاف نہیں تھا۔ وہ دانت پیس کر سوچتی رہ گئی

"تائی جان کیسا گزرا دن پھر،، ماروا نے مسکرا کر بات کرنے کی پہل کی۔ وہ جو خیالات میں گم تھی یکدم چونکی۔

"بہت اچھا پتا ہی نہیں چلا کہ شہر ہے یا گاؤں تم نے واقع ہی ساری حویلی بدل دی اور جنت بنادی ہے،، تائی کے چہرے پہ کئی رنگ آجارہے تھے۔ ابھی دو دن بھی نہیں ہوئے تھے وہ جلنے لگی تھی۔ ماروا کی سرداری اسے ایک آنکھ نہیں بھارہی تھی۔ اور یہ ہی حال ارشا کا تھا۔ تھوڑی دیر باتوں کے بعد ایک ضحیف عورت ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ماروا نے بھاگ کر اسے سہارا دیا اور صوفے پہ بیٹھا دیا۔

"سوہنی دھیا میں تیرے کول کم آئی آں،،

New Era Magazine

"یہ لو اماں روح افزاء پیئو،، ماروا نے اسے روح افزاء کا ٹھنڈا گلاس پیش کیا۔

"گل بہار کی حالت بہت خراب ہے ویلا آن پڑا ہے کوئی مدد مل سکتی ہے،، بڑھیا نے اپنی بہو کا نام لیا جو امید سے تھی۔

"اماں آپ فکر نہ کریں گاؤں کے ہوسپٹل لے جائیں،، ماروا نے سنجیدگی سے کہا۔

ارشا گہرا سانس لے کر اٹھ گئی اور تائی بھی۔

"اب تو یہ سارا دن چلے گا۔،، ارشا نے سوچا اور پھر دانت پیس کر سیڑھیاں چڑھ گئی

صباء ثناء بچوں کی طرح کمرے میں اودھم مچانے میں مصروف تھی۔

"بیٹا وہ نخرے کر رہی ہیں،،

"ٹھیک ہے اماں آپ رو کیں میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ،، وہ کہتی باہر چلی گئی

"بانو میرا پرس اور چادر، صباء ثناء، ارشا آپی آپ لوگ بھی چلیں،، وہ جلدی سے بولی تو ثناء اور صباء جو اشارے کی منتظر تھی جلدی سے نیچے آ گئیں۔

"میرا موڈ نہیں ہے،، ارشا نے کہا اور دوبارہ کمرے میں چلی گئی ماروا بڑھیا کے پاس گئی اور اسے سہارا دے کر اٹھایا اتنے میں بانو آ گئی۔۔

دوپہر کی دھوپ زوروں سے پڑ رہی تھی۔

وہ بڑھیا کو پیچھے بٹھا کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گئی صباء بڑھیا کے ساتھ بیٹھ گئی اور ثناء

New Era Magazine

فرنٹ پہ اس کے ساتھ

گاؤں کی چوتھی نوکڑ پہ ہوسپٹل تھا۔

وہاں جا کر اس نے نرسوں کی اچھی خاصی دھول صاف کی۔ پھر انہوں نے وہاں سے نکل کر باغات کی راہ ہولی۔

صباء نے گاؤں کے پہلی نوکر کے آخری گھر کو دیکھا اور مسکرا دی۔

"میرا سسرال۔۔،، صباء نے دل میں سوچا۔ اور دانتوں کے نیچے زبان دبالی تا کہ کوئی دل کی آواز نہ سن لے۔

"کون سے باغات میں جانا ہے میں تو سوچ رہی تھی سب جب واپس آجاتے احمد بھائی تو ان کو بھی ساتھ لے چلتے،، ماروا نے گاڑی سولنگ پہ گھماتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سراسر آپ اپنے بارے میں سوچ رہی ہیں کبیر بھائی اور آپ کبھی اکیلے میں جائے گا،، صباء نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔ ماروا نے بیک مرر سے اسے گھورا۔ پر کہا کچھ نہیں تو وہ دونوں کان پکڑ سوری کرنے لگی ماروا مسکرا دی۔

اپنوں کے لئے اس کی مسکراہٹ بہت محبت والی ہوا کرتی تھی۔

****

New Era Magazine

تمہارا پیار مرے چار سُوا بھی تک ہے
کوئی حصار مرے چار سُوا بھی تک ہے

بچھڑتے وقت جو تم سونپ کر گئے تھے مجھے
وہ انتظار مرے چار سُوا بھی تک ہے

تو خود ہی جانے کہیں دور کھو گیا ہے مگر
تری پکار مرے چار سُوا بھی تک ہے

وہ لوگ جلد ہی ہوٹل سے نکل فارم ہاؤس چلے گئے تھے کبیر کے دوست تو ساتھ تھے سوائے اسفار کے وہ تھانے چلا گیا تھا اور سورج غروب ہونے کو تھا جب وہ آیا تھا کبیر لوگ زمین پہ بیچھی قلین پہ سوئے ہوئے تھے اس نے آکر سب کو ٹھوکریں ماری تو وہ اٹھ کر کراہانے لگے۔

"ایسا کون سا جرم ہم نے کیا ہے جو ایک خونخوار پولیس والے کی طرف ہمیں مار رہے

New Era Magazine

ہو۔۔۔،،کبیر پسلیاں پکڑ اٹھا اس کی آنکھوں میں نیند باقی تھی۔وہ پھر سے صوفے پہ گر گیا۔

"تمہاری اس چیلر پارٹی کی وجہ سے میں نے اپنے سارے کام نبٹائے ہیں اور آدھ کا یہاں۔،،اسفار نے چار انگلیوں کا اشارہ زمین کی طرف کیا۔

"کھانے کو تم پولیس والے کہیں بھی پہنچ جاتے ہو باقی سب کہاں ہیں۔مرغی کھور۔۔۔،،بلال بھی لمبے صوفے پہ گرتے ہوئے بولا۔

"او ہیلو مسٹر بلال اب اس قدر بھی ہم گرے ہوئے نہیں ہیں دوست کی خاطر آیا ہوں۔۔۔،،اسفار نے مصنوعی غصے سے کہا اور صوفے پہ بیٹھ گیا۔

کبیر جمائی روکتے ہوئے فون نکال کر مار وا کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔مار وا ایک آم کے درخت کے نیچے بیٹھی پیپرز چیک کر رہی تھی فون بجا تو بغیر دیکھے ہی اٹینڈ کر لیا۔

"اسلام علیکم کیسی ہو،،کبیر نے مسکرا کر اسے سوال کیا تو وہ فون کو دیکھنے لگی۔کل کی سختی اس کے پلے پڑ گئی تھی۔مار وا نے سکون کا سانس لیا

"میں ٹھیک ہوں۔آپ کہاں ہیں صبح سے غائب ہیں خیریت۔۔۔۔،،وہ پھر سے فائل پہ جھک گئی اور تفتیش آمیز انداز میں بولی۔دوسری طرف کبیر کے ہونٹ مسکرائے

"تو آپ کو ہماری یاد ستا رہی ہے،،کبیر صوفے پہ لیٹ گیا اسفار فریج میں گوشت رکھتے

ہوئے ایک پل کو ٹھٹھکا پھر فریج سے پانی کی بوتل اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔

"کہاں ہو تم حویلی سے باہر ہو کیا،، کبیر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"جی وہ صباء اور ثناء کو باہر لے کے آئی ہوں باغات میں وہ کہہ رہی تھی گھمنا ہے،، ماروا نے مصروف انداز میں کہا۔

"اچھا کون ساجو روڈ کے ساتھ ہے ؟؟،، کبیر نے سوال کیا

"جی وہ ہی جٹوں کے رقبے کے ساتھ جو ہے نہ وہی،،

"جٹوں کا رقبہ،، صباء کے کانوں پر پڑا تو وہ سامنے بنے فارم کو دیکھ سوچنے لگی۔ ماروا کال کاٹ کر ان دونوں کو دیکھنے لگی جو خواہ مخواہ بھاگ رہی تھی۔ اس نے ڈوبتے سورج کو دیکھا اور پھر ٹائم دیکھ فائل سیٹ کرنے لگی۔

"صباء ثناء کر لیا انجوائے چلو اب دیکھو سورج ڈوب رہا ہے،، ماروا نے اونچی آواز میں کہا تو وہ دونوں رک کر اسے دیکھنے لگی

"انجوائے تو ابھی باقی ہے۔۔۔،، صباء اپنے دوپٹے کو ایک شہانے پہ ٹکاتی اس کے پاس آ گئی اور دل میں سوچ کر مسکرائی۔۔۔۔

"آپی پیاس لگی ہے جٹوں کے فارم پہ چلتے ہیں پانی پی کر آتے ہیں۔۔۔۔،، صباء نے بالوں کو بینڈ میں قید کیا اور ایک ہاتھ سے پسینہ صاف کرنے لگی۔

"کیا دماغ خراب ہو گیا ہے حویلی جا کر پی لینا،

"پلیز آپی چلیں نہیں تو میں واقع ہی گر جاؤں گی۔۔بہت پیاس لگی ہوئی ہے زبان سوکھ گئی ہے،،صباء نے زبان دیکھائی جو واقع ہی سوکھی تھی۔

"تم بچی نہیں ہو صباء شکر کرو یہاں تک آگئی جاؤ اب اکیلی وہاں میں نہیں جانے والی وہاں ان کے کتے ہیں،،مار وا نے مسکراہٹ دبا کر صفائی سے سفید جھوٹ بولا۔

"میں چلی جاؤں گی آپی مجھے بہت پیاس لگی ہوئی ہے,,صباء ضد کرنے لگی۔

"صباء تم جاؤ میں انتظار کر رہی ہوں وہاں ویسے بھی کوئی نہیں ہو گا کتوں کے سوا،اگر کتوں سے ڈر نہیں لگتا تو چلی جاؤ،،مار وا نے ڈرانے کی کوشش کی۔پر وہ کہاں جانتی تھی وہاں واقع ہی کتا ہے۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں تم لوگ انتظار کرو،،وہ فارم کی طرف بڑھ گئی۔بچپن میں وہ بچوں کے ساتھ جب آم توڑنے آتی تھی تو سمیر کے ساتھ ان کے ڈیرے پر جاتی تھی۔جہاں تلاب تھا جس میں مچھلیاں تھی تلاب کے گرد پھول لگے ہوئے اور سبزا ایک لکڑی کی پل بنی ہوئی تھی بہت خوبصورت سا منظر تھا جو اسے بہت پسند تھا۔صباء کو ایسے منظر ہی تو پسند تھے سبزا پھول پانی جھولے۔اٹھارہ سال کی عمر میں بھی اس کا بچپنا نہیں گیا تھا

دل توڑ رہا تھا پیاس اور دل کی بے قراری نے جو بچپن کی یادوں کو اجاگر کرنے کو بے تاب تھی اسے روکا نہیں۔۔

وہ اپنے خیالات میں گم چلی جا رہی تھی شیشم کے درخت کے پاس بڑا سا ر اکتا بیٹھا تھا آنکھیں بند تھی وہ اسے دیکھ اپنا لال ڈوپٹہ انگلی پہ لپیٹی چوروں کی طرح قدم اٹھانے لگی۔

کتے نے آنکھیں کھولی صباء نے اسے ہاتھ ہلا کر ہائے بولا۔اور وہ اس کے پیچھے بھاگا وہ چینخیں مارتی بے سود ٹیوب ویل کے پاس سے ہوتی فارم کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک کسی پتھر جیسے سخت باڈی والے مرد سے ٹکرائی اور اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ کر آنکھیں میچ لی

"سمیر وہ وہ کتا،،وہ اسے اس کی خوشبو سے پہچان گئی تھی سامنے درخت نہ ہوتے تو ماروا دور سے بھی سب دیکھ کر آ جاتی اور صباء کا منہ توڑ دیتی۔

سمیر نے کتے کو بھگا دیا۔

"صباء وہ چلا گیا چھوڑیں مجھے اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔،،وہ صباء کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا جو کانپ رہی تھی اور رو بھی رہی تھی۔ سمیر کا لہجہ سخت تھا۔وہ ہڑ بڑا گیا تھا اسے وہاں دیکھ

New Era Magazine

"صباء،، سمیر نے اسے خود سے جدا کیا پر اس کی شرٹ صباء کی مٹھیوں میں تھی۔

سمیر نے اس کا چہرہ دیکھا جو ڈر کے مارے سرخ پڑھ گیا تھا۔

"صباء تم یہاں کیوں آئی ہو،، سمیر نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے اور اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا۔اس کے لہجے میں اتنی کرو ہٹ تھی کہ صباء کا چند پل سانس روک گیا۔

"آخر کیوں اتنا غصہ۔۔۔ویسے تو ہر وقت ٹھیک رہتا ہے اور اکیلے میں ایسے بی ہیو کرتا ہے جیسے میں دوسرے ملک کی فوج ہوں،،وہ منہ بسور کر بڑبڑائی۔

سمیر نے اسے نہیں دیکھا اور چلتا ہوا کمرے میں گیا اور پانی کا گلاس لا کر اسے تھما دیا۔

ریڈ ٹی شرٹ اور ٹیوزر میں وہ فریش لگ رہا تھا۔

وہ آس پاس نظریں دوڑانے لگا۔صباء نے پانی پی کر گلاس اسے تھما دیا وہ جانے لگا تو صباء نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف گھمایا۔

"جٹ صاحب زیادہ نخرے مت دیکھاؤ دادا حکم کو بتا دوں گی کہ آپ نے مجھے کتوں سے کٹویا اور ساتھ ساتھ بدتمیزی سے بات کی اوپر سے نخرے دیکھائے۔۔،،وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ بھنورے آچکا کر بولی۔

"سیٹھانی صاحبہ آپ یہاں سے جانے کی تکلیف کریں گی اگر دادا حکم نہیں آپ کے

فادر صاحب نے دیکھ لیا تو پہلے وہ واقع ہی مجھے اپر پہنچا دیں گے۔،، سمیر نے تلوار کی طرح ہاتھ چلایا۔

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا میں ہوں نہ۔۔،، وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ بولی اور پھر سر جھکا گئی آنکھیں سب بول گئی تھی سمیر نے ہونٹ بھیج لئے اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ہونٹوں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی صباء نے اس کے بدلتے تاثرات کو نوٹ کیا اور تڑپ اٹھی۔

"میں نے ٹھیک سمجھا تھا۔،، وہ خوفگی سے سوچنے لگا۔

"مجھے اگنور کیوں کرتے ہو، حلانا کہ میں نے کبھی تمہیں کچھ نہیں کہا،، صباء اسے بغیر دیکھے خود کو ریلکس کرتے شرارت سے بولی

"ایک بات بتاؤ اگر میں کہوں کہ مجھ سے شادی کروگے تو کیا جواب۔۔۔۔،، اس سے پہلے صباء کچھ اور بولتی سمیر کا ہاتھ اٹھ گیا۔ جو رخسار کی بجائے دل پہ لگا صباء اپنی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر اسے دیکھنے لگی۔ بے یقینی کا عالم چھا گیا صباء کی سانس رک رک کر چلنے لگی

اُس کے سپنے ٹُوٹ گئے،

تو تم کو کیا نیند آئے گی

New Era Magazine

گڑیا جیسی لڑکی کو،

یوں رلانا ٹھیک نہیں

"مل گیا جواب اب جاؤ یہاں سے،، سمیر نے غصے سے کہا۔صباء کو لگا وہ مر جائے گی۔ سمیر کیسا رد عمل کر گیا تھا۔

"کیوں کیا کمی ہے مجھ میں،،اس نے سر سے پاؤں تک خود کو دیکھا ایک آنسو زمین میں جذب ہو گیا دل پہ ضبط نہیں کر سکی تھی

"کچھ ہے ہی نہیں تجھ میں۔خوبصورتی کے سوا۔۔عزت کی پرواہ بھی نہیں ہے اگر ہوتی تو یوں نہ آتی میرے پاس میں تمہاری طرح بے شرم نہیں ہوں،اپنے اس وقتی جذبے پہ قابو ڈالو سمجھی اور جاؤ یہاں سے،، سمیر کے لفظ اس کے سینے میں خنجر کی طرح پیوست ہو رہے تھے۔۔ سمیر نے اس طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ آئی تھی۔

آنسوں جاری ہو گئے۔جو ریوانی سے اس کے چہرے کو بھگانے لگے

"سمیر میں نے کبھی غلط نظر آپ پہ نہیں رکھی اور میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں

New Era Magazine

جن میں سے تم نے مجھے سمجھ لیا۔۔۔۔

۔میری محبت کو تم نے کیا خوب نام دیا ہے۔۔۔۔۔ارے میں نے ایسا کیا کیا ہے تمہارے ساتھ۔میں نے کبھی تمہاری طرف قدم غلط ارادے سے نہیں اٹھائے۔۔ تمہیں پیار بھرے پیغامات بھیجے نہیں۔۔۔۔۔۔ تمہیں ملنے کو بلایا نہیں۔۔۔۔۔اور اب۔۔۔۔۔اب میرا دل بے چین ہو رہا تھا تمہیں صرف دیکھنے کو میں۔۔۔۔ جانتی ہوں یہ سنگین جرم ہے پر میں نے کبھی غلط نظر سے تو نہیں دیکھا میں اپنے قدم نہیں روک سکی اور مجھے کیا پتا تھا تم واقع ہی یہاں ہو گے۔اگر پتا ہوتا نہ تو کبھی نہ آتی۔۔۔میں صرف وہ بچپن کی یادوں کو اجاگر کرنے آئی تھی پر تم نے۔۔۔۔۔۔،،،وہ چیخنے کے درمیان میں رکی وہ صباء جیسے کبھی کسی نے پھول نہیں مارا تھا اس ظالم نے تھپڑ ہی دے مارا۔

"اور میں نہیں جانتی تھی تم میرا ویلکم ایسے الفاظوں اور ایسے طریقے سے کرو گے۔،،اس نے اسے دھکا دیا اور اس کے پاس سے بھاگ نکلی۔۔

وہ بھاگتی گرتی سمیر سے دور جا رہی تھی۔ سمیر ہونٹ کاٹتے ہوئے وہاں رکھی چارپائی پر بیٹھ گیا اور اس ہاتھ کو سامنے لہرایا جو صباء نے تھاما تھا اور اپنے چہرے پہ بھی کھا چکی تھی۔

New Era Magazine

میرے بعد کسی کو جو ایسا پاؤ

میرے بعد کسی سے نہ ایسا کرنا

"آپی لگتا ہے صباء کے پیچھے کتے لگ گئے وہ بھاگ کر آرہی ہے،، ثناء نے ماروا کو کہا تو وہ گاڑی سے ہٹ کر اسے دیکھنے لگی اور گھبرا گئ۔

"میں بھی کتنی بے وقوف ہوں یار اسے اکیلے بھیج دیا اللہ،، ماروا خود کو کوسنے لگی اسے لگا تھا شائد وہاں کتے نہیں ہیں۔

"صبی ٹھیک ہو نہ کتے نے کاٹ تو نہیں لیا،، ثناء نے اس کی حالت دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔

وہ سانس لیتی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

"آپ پپ پی گاڑی چلائیں جلدی کریں۔۔ پلیز آپی جلدی کریں،،

وہ خوف زدہ تھی رو رہی تھی۔ ماروا کچھ نہ سمجھی اور بھاگ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور ثناء بھی بھاگ کے صباء کی بغل میں بیٹھ گی ماروا نے نظریں گھما کر جٹوں کے فارم ہاؤس کو دیکھا شیشم کے درخت کے آڑھ میں کوئی موجود تھا پر کون اتنی دور سے وہ چہرہ نہ دیکھ سکی۔

"آپی گاڑی چلائیں نہیں تو میں میں اپنا ہاتھ شیشے میں دے کر شیشہ بند کر لوں گی۔،، عجیب دھمکی تھی۔ماروا نے جلدی سے چابی گھمائی اور گاڑی سولنگ پہ ڈال دی۔

"صباء کیا۔۔،، ثناء نے اس کے شہانے پہ ہاتھ رکھا

"ثناء پلیز ڈونٹ ٹلک ٹو می،، اس نے ثناء کا ہاتھ جھٹک دیا۔ماروا نے ثناء کو آنکھوں سے اشارہ کیا کہ رہنے دو تو وہ چپ کر کے بیٹھ گئی۔

"اگر میں چاہوں تو یہاں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں پر میں تمہاری طرح بے شرم نہیں ہوں، اپنے اس وقتی جذبے پہ قابو ڈالو سمجھی اور جاؤ یہاں سے،، صباء نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا۔اور سر جھکا لیا۔

"سمیر تم نے ایسا کیوں کیا میری محبت کو تم نے۔۔۔،، وہ آگے کچھ بھی نہ سوچ سکی اور سر سیٹ کی پشت سے دے مارا۔

"صبی کیا ہو گیا ہے تمہیں ایسے کیوں بی ہیو کر رہی ہو میری جان سب ٹھیک تو ہے،، ماروا نے گاڑی کی بریک لگائی تو صباء بھاگتی ہوئی نکلی اور حویلی میں داخل ہو گئی۔

"اسلم بھائی یہ گاڑی گراج میں لے جاؤ۔۔۔ صبی رو کو کیا ہوا کچھ بتاؤ تو صحیح،، ماروا چابی گاؤں کے آدمی کو دے کر اس کے پیچھے بھاگی پر وہ بھاگتی ہوئی برآمدے میں داخل ہوئی

"کیا ہو گیا کیوں شور مچایا ہوا ہے،، سلیمان قدرے غصے سے بولے سب باہر نکل آئے

تھے۔

"مارو کیا ہوا اصباء کیوں رو رہی ہے،، دادا حکم نے اطمینان سے پوچھا۔

ماروا سوچ میں پڑھ گئی۔تائی نے ثناء کو دیکھا تو اس نے شہانے آ چکا دیئے۔

"دادا حکم وہ میں آپ کو بتا کے گئی تھی نہ کہ ان دونوں کو باغات جانا ہے تو وہاں گئے تھے یہ پانی پینے کے لئے جٹوں کے فارم پر چلی گئ

وہاں کوئی نہیں تھا تو کتے پیچھے لگ گئے مجھ سے ناراض ہے کہ میں اس کے ساتھ کیوں نہیں گئی۔میں دیکھتی ہوں آپ ٹینشن نہ لیں تایا جان،، ماروا نے اطمینان سے کہا۔وہ نہیں جانتی تھی یہ سچ ہے یا جھوٹ۔

"ہاہاہاہاہاہا اچھا کوئی بات نہیں جاؤ بیٹا دیکھو اسے۔بچپن سے ہی ایسی ہے ضدی،، دادا حکم نے کہا تو سب واپس کمرے میں چلے گئے۔

ماروا نے اپنا بیگ بانو کو پکڑا دیا

"چلو تم لوگ بھی اپنا کام کرو اور قدسیہ سنو صبا کی پسند کی کوئی ڈیش جلدی سے بنا دو،، ماروا نے کہا اور اوپر چلی گئی۔

"یہ دونوں کیسے راج کر رہی ہیں اور ہم سے کوئی پوچھتا بھی نہیں یہاں ہمارا اپنا ہی گھر ہے نہ،، ارشا نے غصے سے ماں کو دیکھا۔

"چپ کرو ارش کبیر ہمشہ کے لئے دبئی چلا جائے پہلے۔ تمہارے دادا اسے بزنس سیٹ کر کے دینے لگے ہیں اس کے بعد ان دونوں ماہ رانیوں کو بھی دیکھ لیں گے۔۔اس نواب زادے کے ہوتے کچھ غلط نہیں ہو سکتا نہ،،وہ سرگوشی کرتی مسکرائی اور ارشا کو آنکھ ماری۔

"میں بھی سوچوں ماں چپ کیوں ہے،،ارشا نے سرگوشی کی ثناء نے کان رکھا تو وہ دونوں چپ ہو گئی۔

"پتا نہیں ماں اور آپی کیا کرنا چاہتی ہیں،،ثناء سوچتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"صباء پلیز دروازہ کھولو پلیز،،مار وا نے زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"آپی پلیز لیو می آلون، میں ٹھیک ہوں،،وہ غصے سے بولی مار وا نے سوچا کہ کہیں وہ کچھ کر ہی نہ بیٹھے تو وہ اوپر تیسری منزل کی طرف جا رہی سیڑھیوں چڑھنے لگی۔

"لگتا ہے اس کی کسی سے لڑائی ہو گئی ہے۔۔۔شائد سمیر یا شائد واقع ہی کتوں کی وجہ سے ڈر گئی ہو،،مار وا جواب تلاش کرنے لگی پر ملا نہیں تو وہ کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔۔ اور ساتھ میز پہ رکھی ماں کی فوٹو اٹھالی اور سینے سے لگا کر لیٹ گئی۔

"آپ کی چھوٹی سی بیٹی پہ بہت زمیداریاں ہیں کیوں ہیں یہ میں کبھی نہیں جان سکو

گی،ماں۔۔۔،،وہ بڑبڑائی اور فوٹو سینے سے لگا کر اس پہ دونوں ہاتھوں کو باندھ لیا۔

****

یاد ہے اب تلک وفا اُس کی
میری تو ذات ہے سدا اُس کی

چل پڑی ہے مرے مخالف ہی،
پھر حمایت میں ہے ہوا،اُس کی

کاش کرتے کوئی بھلا اس کا
کاش لیتے کوئی دعا اُس کی

کتنی بے فیض تھیں مری آنکھیں
کتنی کم ظرف تھی ادا اُس کی

چند لمحوں میں بھول جاتا ہوں
یاد بھی کم ہے دیر پا اُس کی

اب بھی آنکھوں سے بہہ رہا ہے وہ
اب بھی کانوں میں ہے صدا اُس کی

وہ یہیں پر فنا نہیں ہوتا
میرا مرنا ہے انتہا اُس کی

زین! کب تک رہے گا تُو خاموش
چل کوئی بات ہی سنا اُس کی

"کبیر شادی کب کر رہے ہو؟،، بلال نے سیخوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے کبیر کو دیکھا۔ وہ مچھلی کے پیسوں پہ مثالے لگا رہا تھا اور اسفار درخت سے باندھے جھولے پہ لیٹا آرام فرما رہا تھا اور ساتھ

New Era Magazine

ساتھ انگلیاں ٹائپنگ پہ تیز تیز چل رہی تھی۔

جبکہ باقی لڑکے بلال اور کبیر کی ہیلپ کروا رہے تھے اسماعیل بریانی بنا رہا تھا۔

"ابھی کوئی پلین نہیں ہے۔۔ماروا پہ اتنی زمیداریاں ہیں۔۔۔۔وہ ابھی نہیں تیار۔۔۔میں تو ریڈی ہوں ابھی کروادو،،کبیر نے قہقہہ لگا کر کہا۔اور مچھلی کے پیسوں کو گرم گھی سے بھرے فرائی پین میں ڈالنے لگا۔

"ابھی تمہیں انتظار کرنا ہوگا کبیر۔۔۔۔

جب تک ماروا،صباء کی شادی نہیں کر دیتی تب تک وہ شادی نہیں کرے گی۔،،اسفار اٹھ کران کے پاس آ بیٹھا تھا اور گرما گرم سیخ سے کباب اتار کر منہ میں ڈال لیا۔

"کبیر منگیتر تیری اور جانتا یہ ہے۔۔۔۔سمبھال لے یہ نہ ہو کوئی اور اڑا لے جائے۔۔۔۔۔،،

"کیا بکواس کر رہے ہو بلو۔۔۔۔میں تو بس بات کر رہا ہوں۔۔۔حد ہے یار۔۔انہوں۔۔پانی لے کے آتا ہوں،،اسفار نے غصے سے کہا اور فارم ہاؤس کے اندر داخل ہو گیا۔

سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

وہ سب فارم کے سامنے بنے لان میں باربی کیو بنا رہے تھے۔

New Era Magazine

اسفار نے فریج کا دروازہ کھول کر پانی کی بوتل نکال لی اور صوفے پہ جا بیٹھا۔

"کتنی دیر ہے اسماعیل،، اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"بس ایس پی صاحب پانچ منٹ اور دم پہ ہے،، اسماعیل نے بھی وہاں سے ہی کہا

چارج پہ لگے کبیر کے سیل کی رنگ ہوئی۔

تو وہ بوتل میز پہ رکھ کر بورڈ کی جانب بڑھ گیا۔

"ماروا کالینگ،، اسفار نے شیشے کے دروازے سے باہر دیکھا کبیر اور بلال بزی تھے۔

پھر اس نے فون کو دیکھا اور کال کاٹ دی۔

"ہیٹلر،، وہ زیر لب بڑبڑایا اور فون ہاتھ میں پکڑ کر باہر نکل گیا۔۔

"کبیر تمہاری ہیٹلر کی کال آ رہی ہے۔،، اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو کبیر نے اسے

گھورا۔ پھر جلدی سے فون پکڑ لیا۔

"تم نے کال اٹھائی تو نہیں،، کبیر نے تھوک نگل کر سوال کیا۔

"مجھے کیا ضرورت۔۔۔۔،، اسفار نے تفتیشی نظریں اس پہ گھاڑ دی۔

"تمہیں اس بے چاری سے کیا پرو بلم ہے یار وہ ہیٹلر نہیں ہے بہت خوش دل اور چنچل

ہے اور خوبصورت بھی۔۔۔ سمجھے،، کبیر نے غصے سے کہا۔

"میں تمہاری بھابھی سے بات کر لوں۔۔۔ تم دونوں بناؤ،، کبیر نے شرارت سے کہا اور

اسفار سے فون پکڑ ان کی طرف پیٹھ پھیر جھولے پہ بیٹھ گیا اور گنگناتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو جان من،، وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"نہیں میری جان آج رات یہاں ہی رو کنا ہے اسفار کے فارم ہاؤس۔۔۔ کل ہی آ جاؤں گا۔۔۔ یار غصہ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔ تمہاری خاطر تو پوری زندگی داؤ پہ لگادی ہے،، وہ لیٹ کر چاند کو دیکھنے لگا۔

"ایک بات کہوں۔۔۔۔ یہ چاند بھی تمہاری طرح ہے۔بہت پاس اور بہت دور۔۔۔،، وہ رومنٹک انداز میں بولا۔

"او ہیلو ۲۰۱۸ کے رانجھے بس کرادھر آ کر اپنا کام کر بھابھی جی آج کے لئے اپنا کبیر ہمیں دے دو،، بلال نے اسفار کو آنکھ دبا کر کہا تو کبیر بھی ہنستے ہوئے جھولے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے پھر ملتے ہیں کل۔۔ او کے۔۔ ہاں جی ٹھیک ہے،، وہ کہتا ان دونوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"گھڑی چین سے بات نہ کرنے دیا کرو کبھی سالو۔۔،، کبیر نے سب کو گھورا۔۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگی۔اسفار اور فرزاد کرسیوں کو ترتیب سے رکھنے لگے لان

New Era Magazine

کے ایک کونے میں کبیر، بلال اپنی کاریگری دیکھا رہے تھے تو دوسرے کونے میں اسفار اور فرزاد کرسیاں سیٹ کر کے برتن رکھ رہے تھے۔اس کام سے فری ہو کر موہ دوبارہ کبیر لوگوں کے پاس آ گیا۔

"اسفار ایک بات تم نے کبھی نہیں بتائی۔۔۔،،کبیر نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

"کون سی بات،،اسفار ہاتھ دھو کر بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کرسی پہ بیٹھ گیا

"کہ تم جیسا لڑکا،مطلب ہینڈسم،پرکشش،گورا چیٹا ابھی سینگل کیوں ہے کوئی ملی نہیں یا کوئی چھوڑ گئی۔۔۔،،کبیر کی بات سے اس کے چہرے پہ مدھم سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"' کبھی سوچا نہیں اس بارے میں یار ٹائم ہی نہیں ملتا ان فضول کاموں کے لئے اور میں پیار، محبت، عشق وشق پہ یقین نہیں کرتا آج کے دور میں تو بلکل بھی نہیں۔ مطلب کی محبت اور مطلب کی دنیا۔۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا دل کہیں دور جا دھڑ کا تھا۔

"ہاہاہاہا ٹائم پاس ہی صیح پر اکیلے رہنا آسان تھوڑی ہے،کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈ لو ،،بلال نے کمنگی سے کہا۔

"محبت اگر ہے تو وہ ٹائم پاس نہیں جگر، کسی کی زندگی برباد کرنا مردانگی نہیں،اپنے مطلب کے لئے کسی لڑکی کو استعمال کرنا یہ کہاں کی مردانگی ہوئی،،اسفار نے اپنی کالی

New Era Magazine

کالی آنکھوں کو بلال کی آنکھوں میں گاڑ دیا۔

تو وہ ہڑ بڑا گیا۔آخر پولیس والے کی آنکھیں تھی۔

"اور اگر کوئی لڑکی خود استعمال ہونا چاہئے تو،،اس نے گردن گھما کر اسفار کو دیکھا

"کوئی لڑکی ایسا نہیں چاہتی کہ اس کی عزت کے ساتھ کوئی کھیلے۔۔۔مجبوریاں رہی ہوتی ہیں کوئی۔۔۔جب وہ کسی مرد پہ یقین کرتی ہے تو سب کچھ اس کے نام لکھ دیتی ہے جیسے ماروا نے تمہیں اپنا سب کچھ تمہارے نام لکھ دیا۔اب یہ تو تم ہی جانتے ہو اس کی عزت رکھنی ہے یا۔،،اسفار نے گہرا سانس لیا اور اپنے سب دوستوں کو دیکھا

"میں اس کو اور اس کی عزت کو سمبھال کے رکھوں گا محبت کرتا ہوں جناب اور محبت کی بنیاد سچ اور عزت ہے جہاں عزت وہاں محبت،،کبیر اسفار کے ساتھ جا بیٹھا۔اور مسکرا کر بولا۔۔

"کیا شریف دوست ملے ہیں مجھے نہ انجوائے کرتے ہیں نہ زندگی میں۔نہ گرل فرینڈ نہ افئیر یار کوئی ایڈوینچر تو۔۔۔،،

"بلو شرم کر شرم اور کام کر تو سدھرنے والا تو ہے نہیں مردوں کے نام پہ دھبہ جو ہو۔۔،،کبیر نے قہقہہ لگا کر کہا۔تو وہ نفی میں سر ہلا کر فارم کی اندرونی طرف کول ڈرینکس لینے چل دیا۔

New Era Magazine

"لوجی میری بریانی بن گئی۔۔،،اسماعیل نے دو ڈونگے میز پہ رکھ کر کہا

اتنے میں فارم ہاؤس کے اندر کالی چمکدار گاڑی داخل ہوئی۔

سب کا دھیان اس طرف ہوا۔

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول وہ باہر نکلا۔

ہمشہ کی طرح شاندار پرسنیلٹی لئے فولادی وجود۔کلف زادہ کالے کرتے اور شلوار میں ملبوس آستینوں کو فولڈ کئے۔ایک ہاتھ میں فون جس پہ وہ کسی کو میسج ٹائپ کرنے میں مصروف تھا اسی مصروف انداز میں اس نے دروازہ بند کیا اور میسج پڑھ کر مسکرایا۔گہری براؤن آنکھوں میں بھی چمک پیدا ہوئی۔ضرور سامنے والی شخصیت بہت ہی اہم تھی۔

پھر اس نے فون دوسرے ہاتھ میں سمبھال لیا اور اسی طرح مسکراتا ان لوگوں کی طرف بڑھا۔

"مسٹر خان کو بے ہودہ باتیں پسند نہیں ہیں تو تھوڑی سی میری عزت رکھ لینا۔۔۔،،اسفار نے سرگوشی کی۔سب نے سر ہلایا اتنے میں مسٹر خان ان لوگوں کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"اسلام علیکم !!،،انہوں نے سب کو سلام کیا اسفار مسکرا کر کھڑا ہوا اسلام کا جواب دیا اور مصافحہ لیتے ہوئے گلے لگا پھر سب ان سے ملے۔

"سوری یار تھوڑی دیر ہو گئی ایکچلی۔۔۔۔

"ایکچلی آپ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ بیزی تھے۔۔۔کوئی بات نہیں ڈوڈ اس عمر میں یہ ہی چلتا ہے۔۔۔پر میرے یہ دو نہایت شرافت دوست سمجھتے نہیں۔۔۔،، بلال فریج سے کول ڈرینک لینے گیا تھا تو اسفار کی بات نہیں سن سکا۔

آتے ہی بولا اسفار نے کالی کالی آنکھیں اسے دیکھائی۔ مسٹر خان کی براؤن آنکھوں میں حیرانگی کے ساتھ شفاف پیشانی پہ دو بل بھی پڑے تھے۔پر پھر وہ مسکرا دیئے۔

"کیا ہوا۔۔اسفی ایسے کیوں گھور رہے ہو۔۔۔۔یار میں نے پریکٹیکل بات کی ہے،، وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا آٹھ کرسیوں کے درمیان رکھی میز لوازمات سے بھری ہوئی تھی۔اور اب وہاں ایک قہقہہ گونجا۔

"مسٹر خان آپ کی کوئی گرل فرینڈ ہے۔۔۔۔،، بلال نے دوبارہ پوچھا تو اسفار نے کانٹا اٹھا کر اسے مارا پر اس سے پہلے اسے لگتا مسٹر خان نے پکڑ لیا۔

"واؤ۔۔۔۔نائس کیچ۔۔۔۔اسفی بغیرت تم ڈھو سو مجھے مسٹر خان سے بات کرنے دو۔۔،، بلال نے سکون کا سانس لیا اور بولا۔

"کرنے دے یار۔۔۔۔۔،، مسٹر خان ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کرسی پر جھولتے ہوئے بولے ایک ہاتھ میز پہ ٹکا لیا تھا۔دوسرے میں فون گھما رہے تھے۔

New Era Magazine

"چل بک لے تو۔۔۔۔۔"، اسفار نے زچ ہو کر بلال کو کہا اور بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

کبیر کی انگلیاں ٹائپنگ پہ چل رہی تھی اور اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

"ضرور ہیٹلر سے بات کر رہا ہو گا۔۔"، اسفار نے سوچا اور نفی میں سر ہلا کر بلال اور مسٹر خان کی طرف متوجہ ہوا۔

باقی سب کھانے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے اسمعیل نے اسفار کو پلیٹ میں سلاد اور کباب رکھ کر دیئے۔

"مسٹر خان کچھ لیں۔۔۔"، کبیر نے فون ایک طرف رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار میں تو آپ سب کو کمپنی دینے آیا تھا اتنا فورس جو کیا تھا آپ سب نے۔۔۔ کھانا میں ہوٹل میں ہی کھا کر آیا ہوں۔۔۔"، مسٹر خان نے مسکرا کر کہا۔

"یار یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔"، بلال کھانے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے بولا۔

"چلو ٹھیک ہے آپ یہ بتائیں کیا عمر ہے اور عمر کے حساب سے کتنی گرل فرینڈز ہیں۔۔ کیوں کہ میں یہ نہیں مان سکتا کہ آپ کی جیسی پر سنلٹی رکھنے والے خان کی کوئی گرل فرینڈ نہ ہو اسفار اور کبیر تو بس ایویں ہی ہیں۔۔"،

بلال دوبارہ بولا دوسری ملاقات پہ ہی وہ فری ہو گیا تھا مسٹر خان مسکراتے ہوئے اسے

دیکھ رہے تھے۔آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ سامنے سے ان سے کوئی سوال کرتا۔اتنی رعب دار شخصیت والے بندے کو کون سوال کرتا پر بلال شائد ٹھیک سے جانتا نہیں تھا

"بلال صاحب گرل فرینڈز رکھنا اتنا ضروری ہے کیا۔۔۔؟؟،، مسٹر خان دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر ٹیبل پہ رکھتے ہوئے آگے کو جھکے اور سنجیدگی سے بولے۔اسفار اور کبیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔۔اسفار جانتا تھا اب وہ جواب نہیں سوال ہی کریں گے برا پھنسا تھا بیچارا بلال

"ہاں یار۔۔۔جو ہماری ایج ہے اسمیں ضروری ہوتا ہے۔،، بلال نے چھری کانٹے سے پیس کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں ضروری ہے۔۔۔۔؟؟،، ایک اور سوال

"کیونکہ۔۔۔۔۔،، بلال سوچنے لگا۔۔اسفار کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ہنسنے کے لئے ضروری ہے۔۔۔۔،، وہ اسفار کو ہنستے دیکھ جلدی سے بولا۔

اس بار مسٹر خان کا بھی قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

"ہم دونوں ہنس رہے ہیں جبکہ ہماری کوئی گرل فرینڈ نہیں پھر اب آپ غلط ثابت ہوئے۔۔،، مسٹر خان نے اطمینان سے کہا۔

بلال نے دونوں ہاتھوں کو اس کے سامنے جوڑ دیا اور سر جھکا لیا۔

"مجھے تو معاف ہی کر دو یار۔۔۔،، بلال کی معصوم سی شکل دیکھ اسفار اور مسٹر خان نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پھر میز پہ قہقہہ گونجا۔

"ہمارے رانا صاحب کیوں نہیں آئے۔۔۔،، اسفار نے پلیٹ میں بریانی ڈال کر مسٹر خان کو زبردستی تھماتے ہوئے پوچھا۔

"وہ مصروف ہے کسی کیس کو ہینڈل کرنے میں لگا ہوا ہے۔۔،، مسٹر خان تھالی میں چمچ گھماتے ہوئے بولے۔

پھر گاہے بگاہے باتیں ہوتی رہی۔ مسٹر خان کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ہی چلے گئے تھے پر ان کی پارٹی ساری رات چلی تھی۔

عمر خرم اور شہزاد بھی دیر رات کو آ گئے تھے۔

****

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔ صباء کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھی چھت کو گھورتی بیڈ شیٹ کو ہاتھوں میں جکڑے آنسو بہا رہی تھی۔ سمیر کا ہر فقرہ دل میں بار بار خنجر کی طرح ابھی بھی لگ رہا تھا۔

ہاتھوں پہ ٹوٹی چوڑیوں کے نشان بال بکھرے ہوئے وہ پل میں ٹوٹ چکی تھی۔ وہ

New Era Magazine

لوگ احساس ہوتے ہیں جن کو آج تک کسی نے پھول تک نہ مارا ہو۔

۔ایک ایسا جملہ اپنے محبوب کے ہونٹوں سے سننا کون سا آسان ہوتا ہے۔اور ایسا رد عمل ظاہر کر کے سمیر نے بتا دیا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہی نہیں۔یہ وہ صباء نہیں تھی جس میں بچپنا تھا یہ تو وہ تھی جو ہار کر ٹوٹ گئی تھی۔

کوئی لمحہ ہو تیرے ساتھ کا
میری عمر بھر کو سمیٹ لے
میں فنا بقا کے سبھی سفر
اُسی ایک پل میں گزار لوں

"سچ کہتی ہے آپی غیر محرم کی محبت تکلیف دیتی ہے۔۔۔پر میں تو اسے محرم بنانا چاہتی تھی۔۔۔؟؟کیا یہ سنگین جرم تھا کیا یہ بہت بڑا گناہ تھا۔۔۔۔؟؟،،وہ آنسوں سے ڈوبی ہوئی آواز میں خود سے ہی سوال کر رہی تھی۔۔پھر وہ سر اپنے گھٹنوں میں چھپا کر رونے لگی۔

"صباء کبھی کسی غیر محرم سے محبت مت کرنا سر گھٹنوں میں دے کر رونا پڑتا ہے۔۔

New Era Magazine

صباء میں تمہاری بڑی بہن ہوں اس لئے تمہیں سمجھانا میری زمیداری ہے۔۔۔غیر محرم کچھ نہیں دیتے صرف رسوائی دیتے ہیں۔۔۔یہ حویلی بہت پاک صاف ہے۔۔اس کی عزت ہماری عزتوں پہ ٹکی ہے دادا حکم کی شفاف پگ ہماری وجہ سے ہے اسے داغ دار کبھی نہ کرنا۔

صباء اس عزت کو نیلام مت کرنا کبھی کچھ غلط مت کرنا اپنی عزت سمبھال کر۔۔۔،،

"پلیز آپی۔۔۔۔،،وہ کانوں پہ رکھ کر چلائی۔پھر اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسوں کو رگڑا۔مارواکی آوازیں بند ہو چکی تھی وہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے سسکنے لگی۔

"ٹھیک کہا تھا آپ نے آپی۔۔پر میری محبت میں کوئی مطلب تو نہیں تھا۔۔۔میں کہاں جانتی تھی کہ میرے سوا بھی دنیا ہے۔۔۔جو سمیر کو اپنا بنا سکتی ہے۔۔۔کیا وہ بہت خوبصورت ہو گی۔۔۔؟؟،،وہ جلدی سے اٹھ کر شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔لال آنکھیں لال ناک سیلکی بال دونوں طرف بکھرے۔گلابی ہونٹ۔اس نے آنکھوں کو رگڑا تو نظر اپنے سرخ پوروں پہ پڑی ڈوپٹہ زمین پہ تھا

"کیا مجھ سے زیادہ وہ خوبصورت ہو گی۔۔۔کیا اس کی آنکھیں۔۔, مجھ سے زیادہ خوبصورت ہوں گی۔۔۔کیا اس کا چہرہ اتنا دلکش ہو گا۔۔۔کیا۔۔۔کیا وہ مجھ سے زیادہ

محبت کرتی ہو گی سمیر سے۔۔،،وہ اپنے چہرے کو نوچنے لگی۔اب وہ کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔ایک اچٹی نظر اپنے وجود پہ ڈالی۔

"سمیر ایسا کیوں کیا آپ نے آخر کیا گناہ ہے میرا۔۔۔،،اس نے اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی اتار پھینکی۔۔دو تین جو چوڑیاں بچی تھی انہیں ڈریسنگ پہ توڑ دیا اور پھر بیڈ پہ جا گری۔

"سمیر تم نے بہت برا کیا ہے اب میں تمہیں دیکھاؤں گی کہ صباء کیا کر سکتی ہے۔۔۔ صباء کس حد تک جا سکتی ہے خون کے آنسوں رونے پڑھیں گے تمہیں۔۔۔۔اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ عورت کا صرف ایک روپ نہیں ہوتا وہ جب کسی سے نفرت کرتی ہے تو ٹوٹ کے کرتی ہے۔۔۔میں نے تو پھر بھی تم سے محبت کی تھی۔

کیا میں تم سے نفرت کر سکتی ہوں۔؟

شائد نہیں۔۔پر تمہیں بھی رولاؤں گی جیسے تم نے مجھے رولایا۔۔،،وہ اپنے آنسوں صاف کرتی اٹھ بیٹھی اس میں بدلے کی آگ جلنے لگی تھی۔عورت کا وہ روپ اس نے اپنا لیا تھا جو بہت خطرناک ہوتا ہے اب اس بچارے سمیر کا کیا ہونا تھا یہ تو صباء نے ہی ڈیسائڈ کرنا تھا۔

نہ جانے وہ کیا کرنے والی تھی۔

کیا کچھ بہت برا۔۔۔۔؟؟

****

سلیمان دادا حکم کے کمرے سے واپس لوٹے تھے۔۔اپنے کمرے میں جانے لگے تو سامنے کمرے کی کھولی کھڑکی سے اندر بیٹھی نزیت پہ نظر پڑی وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی۔۔۔ تبھی اٹھ کر کھڑکی پہ جا کھڑی ہوئی۔۔۔ سلیمان کے ماتھے پہ بل پڑے تھے کیا کچھ نہیں تھا جو یاد نہیں آیا نزیت کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ٹھہر گئی۔ سلیمان نے درروازہ بند کیا تو وہ بھی بیڈ پہ جا بیٹھی جہاں عثمان بے خبر سو رہے تھے۔۔

"آج بھی وہ میرا ہے۔۔ غصہ بتا رہا تھا۔۔۔نہ جانے کیسے اس انسان کے ساتھ میں نے زندگی گزار دی۔۔۔،،انہوں نے ایک اچٹتی نظر عثمان پہ ڈالی جو دنیا جہاں سے بے خبر چہرے پہ سکون لئے سو رہے تھے۔۔۔ نزیت دبے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

آس پاس دیکھتی وہ ڈوپٹہ ایک شہانے پہ رکھ کر سلیمان کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

"تائی جان۔۔ کیا ہوا اس وقت آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔،،ماروا کی آواز سن وہ وہی رک گئی اور سوچنے لگی کیا کہے۔

"چلتا پھرتا کیمرہ ہے یہ ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔۔۔،، نزیت دانت پیس کر سوچتی پھر گہری سانس خارج کر کے مسکراہٹ سجائے مڑی۔

"بیٹا پانی لینے جا رہی تھی۔۔۔،، وہ بڑے پیار سے بولی۔

"لیکن تائی جان کیچن تو اس طرف ہے۔۔۔،، مار وا نے دوسری طرف اتر رہی سیڑھیوں سے نیچے اشارہ کیا۔

"اوہ بھول گئی چلو چھوڑو کل ہی پانی پی لوں گی اب میں چلتی ہوں بہت نیند آ رہی ہے،، وہ منصوعی جمائی کو روکتی واپس چلی گئی پر منہ ہی منہ میں ماروا کو صلواتیں سناتی گئی۔

"عجیب بات ہے۔۔۔۔،، ماروا نے جانچتی نظروں سے تائی جان کی پیٹھ کو دیکھا اور پھر سر ہلا کر نیچے اترنے لگی۔

کیچ میں جا کر اس نے کافی بنانے کے لئے دودھ چولہے پہ چڑھا دیا۔

اور پھر سینک پہ جھک کر منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے۔

"ابھی دو تین فائلز رہتی ہیں چیک کرنے والی اور ماشاءاللہ سے ہر ایک میں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہو گی۔۔۔،، وہ بڑبڑائی اور دودھ چولہے سے اتار کر اس میں کافی مکس کی۔ پھر دوپٹہ ٹھیک کرتی واپس چل دی اپنے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے وہ رکی اور صباء کے

New Era Magazine

کمرے کی طرف بڑھی۔دروازہ کھولا تھا۔۔صباء کمرے میں نہیں تھی۔مارواپریشانی ہوئی۔وہ جلدی سے چھت پہ جارہی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ صباء کبھی دیر رات اپنے کمرے سے باہر نکلی ہو۔۔

ماروا کی عادت تھی جب بھی کبھی آنکھ کھولتی تو وہ سارے گھر کا جائزہ لیتی۔

چھت پہ جا کر اس نے جھک کر دیکھا صباء نیچے جھولے پہ بیٹھی تھی۔

"صباء۔۔۔،،ماروا تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں اترنے لگی صباء نے جلدی سے آنسوں صاف کئے اور گہری سانس لے کر خود کو ریلکس کیا۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔،،ماروا نے کافی کا مگ میز پر رکھ کر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے صباء کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر محبت سے پوچھا۔

"جی میری جان۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر اس کے سینے سے سر ٹکا دیا اور اس کے گرد بازو حائل کر دیئے ماروا نے بھی ایک ہاتھ اس کی کمر پہ اور دوسرا ہاتھ اس کے بالوں کو سہلانے لگا۔

صباء نے آنکھیں بند کر کے سکون کو اپنے اندر اتارا۔۔

ماروا کے وجود سے ماں کی ممتا کا احساس ہوا تھا سے۔

"یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔اور کیا ہوا تھا تمہیں روئی کیوں تھی سب ٹھیک ہے نہ

چندہ۔۔۔،،ماروا اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھتے ہوئے بولی۔

صباء کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔اور وہ پھر سے ماروا کے سینے سے لگ گئی۔

"بس نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں آگئی۔۔۔،،وہ اپنے آنسوں پہ قابو پانے کے درمیان بولی

"صباء جھوٹ مت بولو۔۔۔میں تمہاری بہن ہوں۔۔۔مجھے نہیں بتاؤ گی کیا ہوا ہے۔۔۔،،ماروا نے اس کے لہجے کی لرزش محسوس کرلی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا سمیر کدو سے لڑائی ہوئی کہتا میں پانی پینے کیوں وہاں آئی۔اور میرے پیچھے کتے لگا دیئے۔۔۔میں نے بھی اچھی خاصی سنادی۔۔ہاہاہا۔۔۔بس اسی وجہ سے کہ اس نے میرا مذاق بھی اڑایا کہ میں۔۔۔۔،،وہ رونے لگی جبکہ ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔

"لو جی اب لڑائی کرکے رونے کیوں بیٹھ گئی۔۔پہلے بھی تو ہو ہی جاتی تھی تم تو اس بے چارے کا جینا ہی حرام کرتی رہتی ہو وہ روتا ہے نہیں نہ جھلی۔۔،،ماروا نے اسے پھر سے سینے سے لگالیا۔

"آپ جو سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے آپ کی بہن نے محبت کرلی ہے آپی غیر محرم

New Era Magazine

سے محبت۔۔۔۔مجھے معاف کرنا آپی۔۔۔پر میں اب سمیر کو بھول نہیں سکتی محبت ہو جائے تو ختم نہیں ہوتی۔۔اور میری محبت تو بہت ہی احساس تھی بہت ہی بے مطلب پر۔۔۔،،وہ سوچنے لگی۔

"چلو بس کرو اب بے واقوف لڑکی۔۔کتے کون سا تمہیں کھا گئے ہیں۔۔۔ہاہاہا،،مار وا نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا وہ جو گھبرا گئی تھی کہ کوئی سنجیدہ مسئلہ ہے اب مطمئن ہو گئی تھی۔

"چلو اٹھو۔۔۔تمہاری بدولت میری کافی ٹھنڈی ہو گئی اور تم نے بھی کھانا نہیں کھایا نہ چلو میں تمہیں کچھ بنا کر دیتی ہوں کیا کھاؤ گی۔۔،،ماروا مگ اٹھا کر اپنی کاٹن کی قمیص کو ٹھیک کرتی چلنے لگی صباء نے بھی جھولے سے پاؤں اتارے اور جوتا پہن چلنے لگی۔

"جو آپ کا دل چاہیے۔۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی چھت پہ پہنچ اس کی نظر خود با خود اس طرف گئی جہاں اس ظالم کا ٹھیکانہ تھا پر رات کی تاریخی اور دوری کی وجہ سے اس کی آنکھوں نے طواف نہیں کیا۔

"پیٹیز بنا دیتی ہوں گوشت بھی پڑا ہے۔۔۔،،ماروا نے کھولے بالوں کو کوا ایک انگلی سے پیچھے کیا اور صباء کو دیکھا صباء نے بچوں کی طرح سر ہلا دیا پھر وہ دونوں چلتی ہوئی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

******

گاؤں کی مسجدوں سے اذان کی آواز سن کر ماروا کی آنکھ کھولی کروٹ بدلی تو ساتھ سوئی صباء پہ نظر پڑی۔۔۔ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی وہ دونوں سوئی تھی۔۔

ماروا نے محبت بھری نظروں سے صباء کو دیکھا۔

اور ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو پیچھے کر کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

پھر اے سی کی کولنگ کم کرتی اٹھی اور صباء پہ چادر ٹھیک کی پھر بغیر آواز کئے کمرے سے نکل گئی۔

وہ نہیں چاہتی تھی اس کی چھوٹی سی بہن اٹھ جائے۔۔

باہر جا کر وہ ملازمین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں چند ملازمین رکتی تھی۔

وہ سب سو رہی تھی۔ماروا نے انہیں بھی نہیں جگایا۔

اور خود ہی کیچن کی طرف بڑھ گئی کچن میں لگے واک کلاک پہ نظر ڈالی

"دادا حکم کا ناشتہ بنا کر ہی نماز ادا کروں گی۔،،اس نے خود کلامی کی اور تیز تیز ہاتھ چلانے لگی۔

"بی بی جان آپ ہمیں اٹھا دیتی۔۔۔۔۔،،بانو جو نیند سے بند ہو رہی آنکھوں کے ساتھ کیچن میں داخل ہو رہی تھی ماروا کو دیکھ کر رک گئی۔

New Era Magazine

"آپ چھوڑیں یہ۔۔۔ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔۔۔،، بانو نے اس کے ہاتھ سے چھری پکڑ کر غصے سے کہا تو وہ مسکرا دی۔ بانو سینک پہ جا جھکی اور منہ پہ پانی کے چھینٹے مارنے لگی پھر اپنے دوپٹے سے منہ صاف کرتے ہوئے اس کے پاس جا کھڑی ہوئی

"بی بی جی۔۔۔ایک بات پوچھوں۔۔۔۔،، بانو نے چھری سنبھالتے ہوئے سوال کیا۔

ماروا نے سر ہلا دیا اور سبزیاں اٹھا کر لانے لگی۔

"سیٹھ کبیر کو کیا بیماری ہے میرا مطلب ہے ارشا بی بی نے ان کے لئے دوا بھیجی تھی۔۔،، بانو نے حیرانگی سے سوال کیا اتنی ہی حیرانگی ماروا کو ہوئی۔

"کیا مطلب۔۔۔۔۔،، ماروا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"مطلب کل ان کی حالت نازک تھی ارشا بی بی کو بلوایا تو انہوں نے کہا میں دوا بھیجتی ہوں پھر میرے ہاتھ چند گولیاں نکال کر دے بھیجی سیٹھ صاحب لیتے ہی آرام میں آ گئے۔۔۔،، بانو نے ساری تفصیل بیان کی۔

ماروا سوچنے لگی۔اس دن جب وہ روم میں بیٹھا تھا تو سر دبا رہا تھا۔۔

"کبیر کو کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟،، وہ بڑبڑائی۔۔۔

"اچھا تم دادا حکم کا ناشتہ بنا کر مجھے بلا لینا میں نماز پڑھ لوں۔۔۔،، وہ کہتی چلی گئی۔ بانو پھر سے اپنا کام کرنے لگی۔

New Era Magazine

****

سمیر یونیورسٹی کے لئے تیار ہو کر ناشتہ کرنے نیچے جا بیٹھا۔

"اسلام علیکم ڈیڈ۔۔۔،،اس نے اشرف صاحب کو سلام کیا اور ایک پراٹھا اٹھا کر پلیٹ میں رکھ لیا۔

ازما جوس کا گلاس اسے تھما کر اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔

"والسلام برخوردار کیسی جا رہی ہے تمہاری بی ایس سی۔۔۔؟؟،،اشرف صاحب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

اور اپنے انیس سالہ بیٹے کو دیکھا جو کلین تازہ شیو کئے گرے بٹنوں والی شرٹ اور جینز میں ملبوس۔ تھا دائیں آنکھ کے ساتھ روشن چہرے پہ کالا تل بہت جچ رہا تھا اشرف صاحب کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی مسز جٹ نے دل ہی دل میں اپنے ہونہار، خوبصورت بیٹے کی نظر اتاری۔

"ٹھیک جا رہی ہے ڈیڈ۔۔۔،،اس نے چھوٹا سا نوالہ منہ میں ڈالا اور مسکرا کر بولا۔

"اور کوئی ایکسٹرا ایکٹیویٹیز؟؟۔۔۔،،اشرف صاحب نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تھا ایک پل کو تو اس کا ہاتھ رکا تھا پھر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ باپ کے سامنے بولنے کی کبھی ہمت نہیں ہوئی تھی اس سے

"ویری گڈ ہم تم پہ خرچہ اس لئے کر رہے ہیں تاکہ تم ہمارا نام روشن کر سکو۔۔۔تم پہ میں پیسہ پانی کی طرح بہا رہا ہوں۔۔۔اپنی اوقات سے بڑھ کر تمہیں گاڑی بھی لے دی تاکہ پڑھائی میں کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔اب یہ نہ ہو تم یونیورسٹی میں جا کر طوطا مینا کا سین چلاو۔۔،،اشرف صاحب نے ہمشہ کی طرح اسے سمجھایا اس نے سر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلا کر دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ ہر وقت میرے بیٹے کو ڈانٹتے رہتے ہیں میرا بیٹا اس قابل ہے تو ہی دادا حکم نے اپنی پوتی کو پڑھانے کے لئے سمیر کو بلایا۔۔،، مسز جٹ چہک کر بولی تو وہی سمیر کا ہاتھ رک گیا۔

"آج بہت امپورٹڈ ٹیسٹ ہے ڈیڈ۔۔میں چلتا ہوں۔۔،،

اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا وہ ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور صوفے سے اپنا یونی بیگ اٹھا کر ایک شہانے پہ ڈال لیا۔

"سن بیٹا یہ لو پاکٹ منی تو لے لو۔۔۔،،اشرف صاحب نے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

"ادھر ادھر مت خرچ کرتے رہنا گاڑی کے پٹرول اور کچھ گڑبڑ ہو گاڑی میں تو اس کے لئے۔۔۔اور یہ ایک مہینے کا خرچ ہے۔۔،،اشرف صاحب پھر سے سمجھانے والے

New Era Magazine

انداز میں بولے تو سمیر سر ہلاتا باہر کی طرف چل دیا۔

"میرا ڈیڈ تو مسٹر ہیٹلر ہے چین سے کھانا بھی نہیں کھانے دیتا۔۔۔،،وہ گراج کا دروازہ کھولتے ہوئے بڑبڑایا اور پھر چابی گھماتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ پھر گاڑی نکال کر واپس آیا اور دوبارہ دروازہ بند کیا۔

اگر دروازہ کھولا چھوڑ جاتا تو واپسی پر ایک لمبی تقریر اس کی منتظر ہوتی جو اسے بلکل بھی پسند نہیں تھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ پیچھے سے ہارن بجا اس نے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے پیچھے گھومتے ہوئے راستہ صاف کیا سیٹھوں گاڑی گاڑی گزری تو اس کی نظر آندر بیٹھی صباء پہ ہی پڑی۔

نیلے ڈوپٹے نے اس کے آدھے چہرے کو چھپایا ہوا تھا اس کی طرف سے پردہ ہٹا ہوا تھا۔ بالوں کو اونچی پونی کئے ہوئے تھے نظریں نیچے کسی ایک نقطے پر ٹکی تھی پہلے والی شوخی اس کے چہرے پہ نہ تھی۔

"میں نے اچھا نہیں کیا۔۔۔پر تمہارے بڑھتے قدموں کو روکنے کے لئے یہ کرنا ضروری تھا صباء۔۔،،اس نے سوچتے ہوئے

سر جھٹکا اور گاڑی اسٹارٹ کر لی۔

New Era Magazine

اس دور میں احساس وفا ڈھونڈنے والوں
صحرا میں کہاں ملتے ھیں دیواروں کے سائے
****

اسے مجھ پر یقیں آنا نہیں ہے
مگر سب کچھ بتانا پڑ رہا ہے

مجھے دل سے بہت افسوس ہے جی
مجھے اب دور جانا پڑ رہا ہے

اکیلے رات بھر روتے رہے ہیں
جنھیں سب کو ہنسانا پڑ رہا ہے

"آپی مجھے یہاں ہی اتار دیں وہ ماہ نور کے پاس جانا ہے۔۔۔،، صباء بیگ سمبھالتی

New Era Magazine

یونیورسٹی روڈ سے پہلے ہی اتر گئی۔

سمیر فروٹ کی شاپ پہ کھڑا فروٹ لے رہا تھا۔۔ جیسے دیکھ صباء کے دماغ میں عجیب سا دھماکہ ہوا۔۔اور پھر وہ واقعات جب سمیر یونیورسٹی ایک دو گھنٹے کبھی کبھی لیٹ آتا تھا

"ہم اتار دیتے ہیں۔۔اس کے گھر۔۔،،ماروا نے فائل بند کر کے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"ہاں گڑیا میں چھوڑ آؤں گا۔۔۔،،فراز نے کہا اور گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا

"یار یہاں نزدیک ہی ہے میں چلی جاتی ہوں آپ دونوں جائیں آفس سے دیر نہ ہو جائے۔۔۔۔،،صباء گاڑی سے اتر چکی تھی ماروا نے ایک جانچتی نظر اس پہ ڈالی۔۔

"صباء امید کرتی ہوں تم میری کہیں گئی باتوں پہ عمل کرتی ہو۔۔۔،،ماروا نے نظریں سیدھی سڑک پہ ڈال دی۔صباء ایک پل کو تو تھم سی گئی پر دوسرے پل مسکرا دی۔

"جی آپی آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔،،صباء اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی بیگ کو ایک شہانے پہ ٹکا کر بولی۔

"کس طرف ہے اس کا گھر یہاں سے کتنا دور ہے۔۔۔۔۔،،ماروا نے دوبارہ سوال کیا۔

"بس اسی مارکیٹ میں ہے میں چلتی ہوں۔۔۔۔،،صباء نے کہا اور مارکیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"صباء۔۔۔،،ماروا نے اسے آواز لگائی پر وہ تیز قدم اٹھاتی جا رہی تھی۔

New Era Magazine

"فراز بھائی وہ بچی ہے حالات سے واقف نہیں ہے سمجھتی کیوں نہیں وہ۔۔۔کہ یہ دنیا ہے۔جوان لڑکی کا اکیلے باہر نکلنا ٹھیک نہیں آپ چلیں ہم اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتے ۔۔۔،،ماروا کالی چادر ٹھیک کرتی دروازہ کھول کے باہر نکلی۔فراز بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

وہ لوگ موڑ مڑ کر گلی میں گئے تو صباء نظر نہیں آئی۔وہ تو دوسری گلی سے نکل کے رکشہ پکڑ سمیر کی گاڑی کا پیچھا کر رہی تھی۔

"صباء کہاں گئی فراز بھائی آپ۔۔۔آپ اس گلی کی طرف چلیں۔۔۔میں۔۔۔میں کال کرتی ہوں اسے۔۔۔،،ماروا گھبرا گئی سانس حلق میں اٹک گیا۔

وہ جلدی بیگ سے فون نکال کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔دوسری بیل پہ ہی صباء نے کال اٹھالی۔

"صباء کہاں ہو تم چندہ ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔،،ماروا فکر مندی سے بولی۔

"جی آپی فکر کیوں کرتی ہیں میں اٹھارہ سال کی ہو چکی ہوں۔۔اور فلحال میں ماہ نور کے ساتھ یونی جا رہی ہوں ڈونٹ وری۔۔۔،،وہ سامنے گاڑی کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"کتنی گر چکی ہو تم۔اپنی بہن سے جھوٹ بول رہی ہو۔۔،، ضمیر نے ملامت کی۔

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہے،،اس نے خود کو ہی تسلی دی۔

New Era Magazine

"ٹھیک ہے میری جان اپنا خیال رکھنا،،ماروا ماتھے پہ آئے ہوئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

پھر کال کاٹ کر سانس بحال کیا۔

"یہ آپ رکھ لیں۔۔۔۔میں کل تک آکر آپ کو لے جاؤں گا میرا انتظار کرئے گا۔۔۔پھر آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔،،ماروا نے قدم بڑھائے ہی تھے کہ وہی رس گھولتی آواز اس کے کانوں پہ پڑی۔وہ رکی اور مڑی۔

لائٹ بیلو شرٹ۔اور جینز میں ملبوس کوئی نیچے دیوار کے ساتھ بیٹھے آدمی کے پاس بیٹھا تھا۔

"آپ یہاں سے جائے گا نہیں۔۔۔۔نہیں تو پھر میں مایوس ہو جاؤں گا۔۔۔پلیز۔۔۔،،وہ پھر بولا تھا۔پھر اٹھ کر مخالفت سمت چلا گیا۔ماروا آہستہ آہستہ چلتی اس سائل کے پاس گئی

"اسلام علیکم باباجی۔۔،،اس نے کچھ لال نوٹ بیگ سے نکال کر باباجی کی طرف بڑھائے مخالفت سمت جارہی دو بھوری آنکھوں نے مڑ کر دیکھا تھا اس لڑکی کو جس کی چادر نے اس کا منہ اس سمت سے چھپا رکھا تھا اور پھر وہ اپنی منزل کی طرف چل دیا۔

New Era Magazine

ماروا نے پیسے سامنے کپڑے پر رکھے جہاں ہزار کے دو تین نوٹ پڑے تھے۔

اور پھر چادر پیچھے کر کے مخالف سمت جا رہے نوجوان کی پشت کو دیکھا جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکا مخالف سمت میں جا رہا تھا

راستے جدا بھی ہوں، فرق کچھ نہیں پڑتا
ایک جیسے ہوتے ہیں، دکھ اداس لوگوں کے

"بابا جی یہ کون تھے۔۔۔،، وہ رہ نہ سکی پوچھنا چاہتی تھی اس میٹھی آواز والے کے بارے میں جاننا جیسے اس نے کبھی دیکھا نہیں سنا ہی تھا۔

"کوئی مسیحا ہی ہے پتر۔۔۔۔۔مجھے کہ گیا ہے کہ میں یہاں ہی رہوں وہ میری آنکھوں کا علاج کروائے گا۔۔۔میں دیکھ نہیں سکتا نہ پتر۔۔۔،، بابا کسی نکتے پر دیکھتے ہوئے بولے

ماروا کی ایک بار پھر سے نظریں اس سمت اٹھی تھی پر وہ غائب ہو چکا تھا۔

"ماروا چلیں۔۔۔۔،، فراز نے اسے آواز لگائی تو وہ چونکی۔

"ک۔۔کب آئیں گے وہ آپ کو لینے۔۔۔۔۔،، ماروا کی زبان پھسل گئی۔

New Era Magazine

"پتر کہ تو رہا تھا کل آئے گا۔۔۔ایسے لوگ بھی دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں۔۔اللہ اسے سدا آباد رکھے۔۔۔،،باباجی نے دل سے دعا کی ماروا کے ہونٹ آمین کے لئے آپس میں ٹکرائے اور وہ پھر مڑ کر مخالفت سمت دیکھا۔پھر فراز کے ساتھ چلنے لگی۔

"فراز بھائی آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔۔،،ماروا کو اس دن والی بات یاد آئی جب وہی آواز اس کے بہت نزدیک تھی۔

"جی پوچھیں۔۔۔،،

"جس دن تایا لوگوں کو لینے جانا تھا کیا اس دن کو آدمی بڑی حویلی والی سائڈ پہ آیا تھا کیا۔۔۔؟؟،،ماروا پر سوچ انداز میں بولی۔۔

"میں تو پھول لینے چلا گیا تھا۔۔اور بڑی حویلی میں مردوں کو اجازت نہیں ہے آپ جانتی ہیں نہ۔۔۔۔،،فراز نے سنجیدگی سے کہا تو ماروا نے سر ہلا دیا۔

"مجھے یوں ہی وہم ہوا ہو گا۔۔دماغ ٹھکانے پہ نہیں ہے کام کر کر کے سٹھیا گئی ہوں۔۔،،وہ گہری سانس بھرتی ہونٹوں کو کاٹتی گاڑی کی طرف بڑھی۔

گاڑی میں بیٹھنے لگی تو نظر سامنے کھڑی پولیس موبائل کے ساتھ ٹیک لگائے ہاتھ میں موبائل پکڑ کان سے لگائے غصے سے کچھ کہ رہے اسفار پہ پڑی۔۔پھر چند قدم کے فاصلے پہ ایک اور پولیس کی گاڑی نظر آئی۔

New Era Magazine

"یہاں پولیس کیوں موجود ہے۔۔۔،،ماروا گاڑی میں بیٹھتے ہی بولی۔فراز نے ایک نظر باہر ڈالی۔

پھر گاڑی سٹارٹ کر لی۔

"میں نجومی نہیں ہوں کہ غائب سے ہی پتا چلتا رہے۔ابھی پوچھ لیتے ہیں۔۔۔،،فراز نے کہا اور گاڑی سٹارٹ کر لی۔

"رہنے دیں بھائی۔۔۔،،ماروا کو اس کی بات پہ ہنسی آگئی فراز بھی مسکرا دیا اسفار کی نظر اسی وقت اٹھی تھی۔۔ماروا کے مسکراتے چہرے پر ٹھہری پھر وہ سر جھٹک موبائل سمبھالتا ایک طرف چل دیا۔

"اسلام علیکم۔۔۔انسپکٹر شہزاد۔۔۔بائی پاس پہ جاؤ آج کسی بھی حال میں وہ بندہ اس شہر کی حدود پار نہ کرے۔۔۔،،وہ چلتا گاڑی کے پاس جا رکا جہاں ارحم کھڑا تھا۔

"ارحم تم دوسرے بڑے روڈ پر جاؤ۔۔۔،،

"سر وہ ایم این اے کا بیٹا ہے۔۔۔۔،،ارحم نے خوفگی سے کہا۔

"تو۔۔۔۔،،اسفار نے غصے سے ارحم کو گھورا۔

"ہمیں یہ وردی تمہارے ایم این اے نے نہیں دی۔۔۔۔اور ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں کہ اس کے حکم پہ چلیں۔۔۔۔ایک بار اس کا وہ ریپر بیٹا پکڑا جائے

سارے بل ول نکال دوں گا۔۔۔،،اسفار نے دانت پیس کر کہا تو ارحم سلام ٹھوک کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"اس بچارے کی تو خیر نہیں اب۔۔۔۔،،ارحم بڑبڑایا اور گاڑی اسٹارٹ کرلی۔

"اس ایم این اے سے بھی ملاقات کرنی پڑے گی۔۔۔،،وہ بڑبڑایا اور تیز قدم اٹھاتا گاڑی میں بیٹھا پھر زیادہ زن کرتی گاڑی نکل گئی۔

****

یونیورسٹی سے کچھ فاصلے پہ ایک لکڑی کے دروازے پر سمیر نے گاڑی روکی اور پھلوں کے تین چار شاپر اٹھاتا گاڑی سے نکلا پھر لکڑی والے دروازے پر دستک دی دو سینکڈ کے بعد ہی دروازہ کھول گیا اور وہ اندر داخل ہو اصباء جو رکشے میں ہی بیٹھی دیکھ رہی تھی جیسے ہی سمیر اندر گیا وہ رکشہ سے اتری۔

"یہ لیں انکل۔۔،،وہ اپنے پرس سے پانچ سو کا نوٹ نکال کر دیتی بھاگی

"بیٹا چینج تو لے لیں۔۔۔،،رکشے والے نے کہا

"آپ رکھ لیں۔۔۔،،وہ تیزی سے چل رہی تھی دل گہرائی میں ڈوب ڈوب جارہا تھا۔۔

دھڑکنیں بار بار بے ترتیب ہو رہی تھی۔

New Era Magazine

آنسوں حلق میں

اٹک اٹک جارہے تھے

وہ اب لکڑی کے دروازے پر جار کی تھی اور دستک دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

پھر کچھ سوچ ہاتھ واپس کھینچ لیا اور لکڑی کے لمبے سوراخوں کو دیکھنے لگی۔

پھر دھڑکتے دل و وجود کے ساتھ تھوڑا سا جھکی ایک آنکھ بند کر کے اندر جھانکنے لگی۔

سامنے کا منظر صاف تھا

سب کچھ تو واضح تھا۔

ہاتھ بے اختیار اٹھا تو

منہ پہ آ گیا

چینخ حلق میں دم توڑ گئی

بچپن کی محبت دل کے کسی کونے میں بیٹھی رونے لگی

اور دھڑکنیں وہ تو رک گئی۔

"ن۔نن۔نہیں سمیر تو صباء کا ہے پھر۔نہیں میری آنکھوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔،،وہ اپنے دل کو تسلی دیتی پھر سے جھکی منظر نہیں بدلا تھا۔۔۔سب وہی تھا سمیر کی باہوں میں ایک لڑکی جس کا منہ مخالفت سمت تھا سمیر اس کے بالوں کو سہلا رہا

New Era Magazine

تھا اور کچھ کہہ بھی رہا تھا۔ نزدیکیاں صاف نظر آرہی تھی۔

جان سے مار دے مجھے لیکن

چھوڑ جانے کا مجھ پہ ظلم نا کر

صباء کے قدم لڑکھڑا گئے پر اسے ہمت نہیں ہارنی تھی واپس لوٹنا تھا۔

اسے بھولنا تھا۔

پر کیسے۔۔۔؟

جیسے چاہا جائے۔

جیسے روح مانا جائے۔۔۔۔

محبت کی ہر حد پار کر کے۔

خدا سے محرم بنانے کی دعائیں مانگی جائیں۔

جس کی ایک جھلک دل میں روشنی بھر دے۔۔

جس کی لائٹ براؤن آنکھوں اور آنکھوں کے پاس بنا تل دل دھڑکا دے اسے بھولنا

کہاں آسان تھا۔۔

وہ مردہ قدم اٹھاتی یونیورسٹی کی طرف چل دی۔

آنکھوں میں وہ دونوں وجود گھوم رہے تھے۔

"کیا یہ ہی وہ تھی جس کی خاطر۔۔۔۔۔ جس کی خاطر سمیر نے مجھ پہ۔۔۔،،وہ اپنی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر بڑبڑائی۔

"مجھ پہ ہ۔۔۔ہ۔ہاتھ اٹھایا۔۔۔ کیا یہ وہی تھی جس نے مجھ سے میرا چین سکون۔۔۔ محبت سب چھین لیا۔۔۔،،وہ بڑبڑاتی چل رہی تھی۔

"تو اللہ جی آپ میرے ہاتھوں سنگین جرم کروانا چاہتے ہیں۔۔ میں کیسے دے سکتی ہوں اپنا سمیر کسی اور کو نہیں ہوتا برداشت۔۔۔ نہیں ہوتا۔۔۔،،وہ چینخنے لگی پاس سے گزر رہے اسٹوڈنٹس نے اسے دیکھا۔

اور پھر اس کی سرخ انگارا برسارہی آنکھوں کو۔

"یہ تو ہماری جونئیر صباء سلیمان ہے نہ۔۔۔،،ایک لڑکے نے اپنے دوستوں سے سرگوشی کی تو انہوں نے صباء کو دیکھا جو آنسوں صاف کر چکی تھی اور اب سانس بحال کرتی رخسار کو چھور ہی لیٹ کو کان کے پیچھے کرتی یونیورسٹی کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

"ہاں ہے تو وہ ہی پر دادا حکم کی پوتی یوں پیدل کیسے چل سکتی

ہے۔۔اور رو کیوں رہی تھی۔۔۔خیر ہمیں کیا اگر اس میڈم کے آس پاس کوئی لڑکا بھی آئے تو اس کا ہیٹلر بھائی اس بچارے کی ایسی دھلائی کرتا ہے بیس دن تو وہ بندہ بستر سے نہیں اٹھتا۔۔۔،،ایک لڑکے نے کہا اور اپنے بیگ کو کاندھے پر ٹکایا۔

"ٹھیک کہا یار ویلنٹائن ڈے والے دن بچارے سرفراز کی اچھی کٹائی ہوئی تھی۔پھول دینے چلا تھا دوسرے دن یونی کے باہر ہی بے ہوش پڑا تھا۔۔ہاہاہاہا،،ایک اور لڑکے نے تبصرہ کیا۔

"یار صباء کو دیکھ نہ جانے کتنے ہی لڑکے بے بس ہو جاتے ہیں دل کے ہاتھوں۔۔پر ہمت کسی کی نہیں ہوتی وہ خود بھی تو اتنی نڈر اور بہادر ہے دو لگائی تھی اگلے دن اپنی کلاس کے شوکت کو اس بچارے کا گناہ صرف اتنا تھا کہ اس نے اس کا نمبر مانگ لیا۔ہاہاہاہا،،

"پر یہ خود کیوں رو رہی ہے مجھے تو اپنی چھوٹی بہن جیسی لگتی ہے چھوٹی سی تو ہے یار اور لوگ کیسی کیسی نظریں رکھتے ہیں ٹھیک کرتا ہے اس کا بھائی میں اس کے بھائی کی جگہ ہوتا تو قتل کر چکا ہوتا ان لڑکوں کو۔۔۔،،ایک لڑکے نے ہمدردی سے کہا تو سب اسے دیکھنے لگے۔

"اتنی خوبصورت حسینہ کو تم نے بہن کیسے بول دیا۔۔۔۔،،

"کیوں کہ میری بھی بہنیں ہیں آج کسی کی بہن کو غلط نظر سے دیکھیں گے تو کل ہماری بہن پہ بھی لوگ غلط نظر رکھیں گے،،وہ سمجھداری سے بولااور پھر پورے گروپ نے سر ہلادیااور وہ لوگ اندر داخل ہو گئے۔

ضروری تو نہیں ہر انسان گراہوا ہو

ضروری تو نہیں کہ ہر مرد ایک جیسا ہو

پانچ انگلیوں میں بھی فرق ہوتا ہے

جو دوسروں کی عزتوں کا خیال رکھتے ہیں

اللہ ان کی عزتوں کی حفاظت کرتا ہے۔

****

صباء کلاس میں خاموش بیٹھی تھی کوئی اسٹوڈنٹ موجود نہیں تھا

حالانکہ وہ تب تک کلاس میں نہیں آتی تھی جب تک سر نہیں آجاتے تھے۔پر آج وہ صبح سے باہر ہی نہیں نکلی ماہ نور نے کئی بار

فری پیریڈ میں باہر لے جانے کی کوشش کی پر وہ نہیں گئی چھٹی سے پہلے یہ پیریڈ بھی فری تھا

۔سب کینٹین میں کھانے پینے میں مصروف تھے۔

سمیر بھی اپنے دو عدد فرینڈز کے ساتھ

کینٹن میں بیٹھا کوک کے ساتھ انصاف فرمارہا تھا صبح سے صباء کا چہرہ نظر نہیں آیا تھا وہ جب بھی کلاس میں نظر دوڑاتا صباء ڈیکس پہ سر رکھ کر پڑی ہوتی۔

"کیا ہوا جٹ صاحب کا موڈ کیوں آف ہے"، سہیل جو کہ سمیر کا بیسٹ فرینڈ تھا اس نے سمیر کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ چونکا اور اسے دیکھنے لگا۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔گرمی بہت ہے میں بیگ لے کے آتا ہوں پھر کہیں چل کر کچھ کھاتے ہیں۔۔ویسے بھی اب کوئی پیریڈ تو ہے نہیں۔۔"، سمیر اٹھتے ہوئے بولا۔

"اکبر کچھ نوٹ کیا۔۔۔سمیر پریشان ہے۔۔۔"، سہیل نے اپنے ساتھ فون میں مصروف اکبر کو دیکھا اور بولا اکبر نے نظر اٹھا کر سمیر کی پشت کو دیکھا اور شانے اچکا دیئے

"تمہیں لگ رہا ہے۔۔۔یوں ہی۔۔۔کھاؤ بریانی۔۔"، اکبر نے بریانی کی پلیٹ اس کی طرف کھسکا دی وہ بس اسے گھورتا ہی رہ گیا۔

سمیر گنگناتے ہوئے کلاس روم میں داخل ہوا اور پہلی نظر صباء پہ ہی پڑی جو سر ڈیکس پہ رکھے ایک ہاتھ چہرے سے آنسوں صاف کر رہی تھی۔

New Era Magazine

سمیر چلتے ہوئے اس کے پاس جار کا اور ڈیکس پہ انگلی بجائی

"پلیز سمیر لیو می آلون مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی جاؤ یہاں سے،،وہ بہت سخت لفظ پر ٹوٹے،دکھی،آنسوں سے بھرے لہجے میں بولی۔

"میں بولا بھی نہیں پھر بھی یہ جان گئی۔۔؟؟،،دل نے سرگوشی کی پر وہ دل کی آواز کو دباتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اسے

"صباء ایم سوری پر تم بھی تو بے ہودہ حرکتیں کرنے لگی ہو۔۔۔کبھی چھت پہ کھڑی ہو جاتی ہو۔کبھی ڈوپٹہ گرا دیتی ہو۔کبھی دادا حکم کے سہارے پر مجھے بلاوا بھیجتی ہو۔۔۔کبھی اکیلی فارم میں آجاتی ہو۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا جانتی بھی ہو۔ سب ہم بچے نہیں ہیں کہ اکیلے میں بیٹھے جھیل کے کنارے باتیں کر رہے ہوں اور کوئی دیکھ کر مسکرائے۔۔اب دیکھا تو لوگ طرح طرح کے الزامات لگائیں گے۔۔۔تم جانتی ہو گاؤں کے ماحول کو جینا حرام کر دیں گے۔۔۔پھر کیا عزت رہ جائے گی دادا حکم کی جب ان کی پوتی پہ وہیات الزامات لگیں گے۔۔جب ان کی پوتی پہ لوگ انگلیاں اٹھائیں گے۔۔کون ان انگلیوں کو نیچے کرے گا۔۔،،وہ سمجھداری سے اسے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔پر صباء کے دماغ کی سکرین پہ وہ دو وجود بار بار آرہے تھے۔

جو بہت نزدیک تھے۔۔صباء نے ایک نظر سمیر پہ ڈالی۔

نظر ان کی زبان ان کی

تعجب ہے کہ اس پر بھی

نظر کچھ اور کہتی ہے

زبان کچھ اور کہتی ہے

سمیر ایک پل کو سانس روکے اسے دیکھتا رہا۔سرخ آنکھیں جیسے خون برسنے کو تیار۔

ناک سرخ آنکھوں سے گر رہے مگرمچھ والے موٹے موٹے آنسوں۔

"گو۔۔۔۔پلیز گو۔۔۔آئی سیڈ جاؤ یہاں سے۔۔۔،،اس کی آنکھوں میں وہی چل رہا

تھا سمیر کے نزدیک کوئی اور۔۔۔۔۔

سمیر نے تھوک نگلی ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے آخری نظر اس پہ ڈال کر بیگ اٹھاتا

کلاس روم سے چلا گیا۔

"تم نے تو مجھے وہیات عورتوں میں سے سمجھ لیا جٹ صاحب۔۔۔۔حلانا کہ میں نے

اس دن ڈوپٹہ جان بوجھ کے نہیں گرایا تھا۔۔اس دن دادا حکم نے ہی کہا تھا کہ

New Era Magazine

تمہارے پاس پڑھ لوں۔۔اور اس دن فارم پر بھی میں تمہاری وجہ سے نہیں آئی تھی میں تو ان دو ننھے منے بچوں کو ڈھونڈنے آئی تھی جو اسکول سے بھاگ جاتے تھے اور تالاب کے کنارے بیٹھے باتیں کرتے تھے. مٹی کے گھر بناتے تھے ان بچوں کو۔۔۔جو ایک دوسرے سے بہت جوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔کاش سمیر بچپن لوٹ آئے اور ہم تم وہاں ہی ہوں نہ یہ محبت میں درد، و جھوڑے کچھ بھی نہ ہو کوئی فکر نہ ہو تمہارا دل صاف ہو اور۔۔۔۔اور وہ تیسری ہمارے درمیان نہ آئی ہو۔۔کاش سمیر۔۔۔۔،،وہ سسکیاں لینے لگی۔

توڑ دیا تھا اس نازک لڑکی کو ایک مضبوط مرد نے اپنے غلط خیالات اور لاپرواہی سے۔

یہی سمجھ میں آیا ہے

شہر کا شہر پرایا ہے

بستی بستی میں اس کی

ویرانہ ہمسایہ ہے

New Era Magazine

جھوٹے رشتوں ناطوں کا

برسوں بوجھ اٹھایا ہے

****

محبت کا تماشا دیکھتا ہے

کہا بھی تھا زمانہ دیکھتا ہے

تعلق پر بھی انگلی اٹھ گئی ناں!

مجھے اب گھور کے کیا دیکھتا ہے؟

سو میں اُس کی ضرورت بن چکا ہوں

وہ بس اب میرا چہرہ دیکھتا ہے

اُسے غافل سمجھنا مت مری جاں

وہ نہ دیکھے تو سارا دیکھتا ہے

New Era Magazine

زمیں والوں کو روتے اور مرتے

وہ کتنی دور بیٹھا دیکھتا ہے

میں اپنی دُھن میں پتھر پھینکتا ہوں

مجھے غصے سے دریا دیکھتا ہے

میں صدقے جاؤں اُس کے دیکھنے پر

وہ کیسے اتنا پیارا دیکھتا ہے

کھڑا ہے آئینے کے سامنے وہ

اور اک پیاسے کو پیاسا دیکھتا ہے

نظر سے دور ہو جا سُکھ کی دیوی

تجھے اک دکھ کا مارا دیکھتا ہے

New Era Magazine

بلا کی خون ریز آنکھیں ہیں اُسکی
وہ کوئی ایسا ویسا دیکھتا ہے؟

"سلیمان تم سے کچھ بات کرنی ہے اندر آؤ۔۔۔،،وہ
تیز قدم اٹھاتے لاؤنج میں اتر رہی سیڑھیوں کو عبور کر کے لاؤنج سے نکلنے لگے تھے کہ نزیت بیگم نے پکارا۔وہ رکے اور مڑ کر دیکھا پھر آس پاس دیکھنے لگے۔سفید کلف زادہ شلوار قمیض پیروں میں سلیپر پہنے چہرے پہ ہلکی پھلکی سی داڑھی
"گھر کوئی نہیں ہے احمد آفس گیا ہے عثمان دادا حکم کے ساتھ زمینوں پہ گیا ہے کبیر ابھی تک لوٹا نہیں ثناء اور ارشا سو رہی ہیں۔۔چلو میرے ساتھ،،وہ ان کے قریب آئی اور بولی۔آنکھوں میں مطلب تھا عجیب و غریب قسم کے جذبات تھے۔
سلیمان نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر چلتے اوپر چلے گئے۔نزیت کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔
پھر وہ ریشمی ڈوپٹہ ایک شہانے پہ ٹکاتی ایک نظر ادھر ادھر ڈالتی سیڑھیاں چڑھ گئی کمرے میں جا کر دروازہ بند کیا۔سلیمان نے ایک اچٹتی نظر اس پہ ڈالی۔اور صوفے پہ

New Era Magazine

جا بیٹھے

"ناراض ہو۔۔۔۔،، نزیتا اس کے پاس جا بیٹھی سلیمان نے نظریں گھما کر اسے دیکھا اور پھر دوسری طرف منہ گھمالیا

"نہیں۔۔۔،،وہ گھمبیر آواز میں بولے۔

"یہ ہی تو تمہارا نخرہ مجھے زیر کر گیا تھا۔۔۔ تبھی تو پہلی رات ہی مجھے شوہر کی بجائے اپنے دیور کی۔۔۔۔،،

وہ بولنے لگی تھی کہ سلیمان نے غصے سے اسے دیکھا پر وہ چپ چاپ بیٹھے۔۔

"اگر تب تم عثمان سے طلاق لے لیتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔۔ تمہاری خاطر میں نے اس عورت کو جھٹلا دیا جو میری تھی۔۔۔۔،،وہ یکدم ہائپر ہوئے

بے وفائی کے مجسمے بیٹھے تھے۔۔

شوہر سے بے وفائی کرنے والی عورت۔۔ چار بچوں کی ماں اور سلیمان۔۔۔۔۔ جن کی بیوی انہیں چھوڑ گئی پھر بھی دوسری شادی نہ کی وجہ اور کوئی نہیں ان کی اپنی بھر جائی تھی۔

"کون وہ۔۔۔۔۔وہ تمہاری تھی۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔اچھی خوش فہمی ہے جبکہ تم جانتے ہو کہ وہ مرتے دم تک عثمان سے محبت کرتی رہی نہ کہ تم سے۔۔

اسے عثمان سے محبت تھی نہ کہ تم سے۔۔۔۔وہ عثمان کی تھی نہ کہ تمہاری۔۔یاد ہے وہ رات جب وہ دونوں ایک ہی بستر سے برآمد ہوئے تھے۔۔۔ چھچھ۔۔ چھچھ۔۔تم اب بھی کہتے ہو وہ

تمہاری ہے۔۔۔ تمہیں لگتا ہے ماروا تمہاری بیٹی ہے یا تمہارے بھائی اور۔۔۔،،وہ چینخنے لگی۔

"جسٹ شیٹ اپ۔۔۔وہ میرے ساتھ وفا نبھا رہی تھی۔۔۔۔،، سلیمان نے ایک عجیب سی دلائل پیش کی۔

"ہاہاہاہا تمہارے بھائی کے ساتھ راتیں گزار کر۔۔۔۔،،وہ طنزیہ بولی

"بکواس مت کرو تم کچھ بولنے کے لائک نہیں ہو حد سے گری ہوئی عورت ہو۔۔تمہارے گناہ تو ایسے ہیں معافی بھی نہیں مل سکتی۔۔۔،،سلیمان نے اسے دھکا دے دیا۔وہ بیڈ پہ جا گری۔

"ہاہاہاہا ناجائز اولاد پیدا کرنے والے مرد ہو تم۔۔۔۔،،وہ تالی بجاتے ہوئے بولی سلیمان کا سارا غصہ رفو چکر ہو گیا اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے۔پھر صوفے پہ گر گئے۔۔

"احمد تمہارا بچہ ہے جانتے ہو نہ مسٹر سلیمان۔۔۔مجھے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا یہ

ثابت کرنے میں کہ وہ تمہاری اولاد ہے۔۔۔کیوں اپنی ماہ رانی بیٹی کی نظروں میں گرتے ہو۔۔۔مجھے اپنی نزدیکیوں سے روشن کردو۔۔۔۔سب پہلے جیسا رہے گا ۔۔۔کسی کو نہیں پتا چلے گا۔۔۔,,وہ ان کے پاس چلی آئی اور سرگوشیاں کرنے لگی۔

سلیمان کئی پل اسے دیکھتے رہے پھر دل کے کونے میں دبی محبت اور خودغرضی باہر نکل آئی۔ہاتھ بڑھا کر انہوں نے نزیت کو نزدیک کر لیا۔نزیت کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی

حد درجے کی مطلبی اور خودغرضی۔۔جو چھبیس سال پہلے گناہ ہوتے تھے۔۔ ان کی دوبارہ شروعات ہونے کو تھی۔۔سلیمان دوبارہ سے نزیت کے لئے کھلونا بنے کو تھے۔۔

شرمناک واقعات دوبارہ سے وہاں آ کر رکے اور دوبارہ سے کلاک وائز چلنے لگے۔

نہ جانے اب کس کی جان جانی تھی

نہ جانے اب کی بار بے وفائی کس کو موت کے گھاٹ اتارنے کو تھی۔

نہ جانے اب کی بار کیا ہونا تھا۔۔

****

New Era Magazine

اسفار کی گاڑی ایم این اے کی اونچی کوٹھی کے سامنے جار کی دو عدد سکیورٹی گارڈز نے اسے روکنا چاہا پر واقف تھے اس کے غصے سے تو ہمت نہ ہو سکی اسفار تیز قدم اٹھاتا راہداری میں داخل ہوا۔اتنے میں ایم این اے اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ باہر آرہے تھے۔

پہلے تو وہ گھبرائے پھر مسکرانے لگے۔۔

،"ویلکم ایس پی صاحب۔۔آج ہمارے غریب خانے میں تشریف کیسے لے آئے۔۔۔کوئی چائے پانی کا انتظار کروائے۔

آئیں ایس پی صاحب۔۔،،وہ ادھڑ عمر کا آدمی مسکرا کر بولا اس وقت اسفار کو اس کی مسکراہٹ زہر لگی

پر ضبط کر گیا۔

"تمہارے بڑے بیٹے کا انکاونٹر کر دیا گیا ہے۔۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو ایم این اے کو دل کا دورہ پڑنے لگا اس کے چھوٹے بیٹے نے انہیں تھام لیا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔کیا ہوا مسٹر ملک۔۔۔۔۔ایک دن ایسے ہی خبر ملنی ہے جیسے آپ کے صبزادے کی کرتوتیں ہیں۔۔۔میں یہاں آپ کو سمجھانے آیا ہوں کہ اس کی لگام کھینچ کر رکھو و گرنہ ایس پی اسفار خان کو یہ بہت اچھے سے آتا ہے اور انکاونٹر میرے دائیں

New Era Magazine

ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔ آئی وارن یو۔۔۔۔،،اسفار نے اس کو انگلی دیکھا کر کہا اور اس کے چھوٹے بیٹے کے شہانے پہ تھپکی دے کر چل دیا۔۔ جس طوفان کی طرح آیا تھا اسی طوفان کی طرح چلا گیا ایم این اے کو سمجھ نہیں آئی ہوا کیا ہے۔۔۔

"یہ ایس پی خود کو سمجھتا کیا ہے مجھے وارن کرے گا۔۔۔ مجھے۔۔ کہاں ہے وہ تمہارا بغیرت بھائی۔۔،،ایم این اے چلائے۔اسفار نے گیٹ عبور کیا اور مسکراتا سن گلاسز لگا کے گاڑی میں جا بیٹھا۔

"اوہ شیٹ بچارا کبیر تو بھوکا مر گیا۔۔ اگر وہ مر گیا تو ہیٹلر نے تو مجھے زندہ زمین میں گاڑھ دینا ہے۔۔۔،،وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بڑبڑایا

اور پھر مسکرا دیا۔

ہوٹل سے کھانا لیا اور دس منٹ بعد اپنے فارم پہ پہنچا کھانا کیچن میں رکھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں کبیر بے خبر سو رہا تھا۔۔

"ابے سالے اب اٹھ جا۔۔۔ دو بج گئے ہیں،اور تیری ہیٹلر کالز پہ کالز کر رہی ہے۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر اس کی ٹانگ کھینچی اور پھر اے سی آف کر کے اس کے اوپر سے چادر کھینچ دی بنا ئین اور جینز پہنے وہ انگڑائی لے کر سیدھا ہوا۔

"تم کیوں میری ماروی کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑے ہو۔۔۔۔ آخر اس بچاری نے

تمہارا بگاڑا کیا ہے۔۔،، کبیر آنکھوں کو ملتے سیدھا لیٹ گیا۔

"بہت کچھ بگاڑا ہے سزا تو اس کی موت تھی پر کیا کروں عورت ہے مار بھی نہیں سکتا۔۔۔،، وہ بڑبڑایا اور صوفے پہ بیٹھ کر شہزاد کو کال کرنے لگا۔

"کیا بک رہے ہو اونچی بکو تاکہ میرے کان سن بھی سکیں۔۔۔،، کبیر نے پوری آنکھیں کھول اسے گھورا۔

"کچھ نہیں سالے۔جا جا کے کھانا کھا لے۔۔۔،، اسفار نے کہا اور شوز اتارنے لگا

"بہت شوق ہے نہ مجھے سالہ بنانے کا بہت جلد تیری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی،، کبیر اٹھتے ہوئے بولا۔

"بک مت۔۔۔۔،، اسفار نے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔

"ہاہاہاہا۔۔چل ٹھیک ہے۔تو بک لے۔۔۔،، کبیر ننگے پاؤں چلتا اس کے پاس گر گیا۔

"چل اٹھ یہاں سے تیری یہ اوقات نہیں کہ ایس پی اسفار خان کے ساتھ بیٹھو۔۔،اسفار نے اسے دھکا دیا جبکہ وہ اس کے شہانے پہ سر ٹکا چکا تھا۔

"کوئی بات نہیں ہم سیٹھ قانون کو جیب میں رکھتے تمہیں۔۔ تمہیں پھر بھی بغل میں رکھا ہے۔۔۔،، کبیر نے اس کو آنکھ دبا کر کہا۔

"بغیرت میں اس قانون میں سے نہیں ہوں اور یہ جو میرے ساتھ رومینس کر رہے

ہونہ اپنی ہیٹلر سے شادی رچاؤاور جو جی میں آئے کرو۔۔،،اسفار نے اس کے سر کو جھٹک کر کہا

"فلحال تو تجھے کس کرنی ہے۔،،کبیر نے مسکراہٹ دبا کر کہااور ہونٹوں کو گول کر کے اسفا کے

نزدیک چہرہ کیا اس نے خوفگی سے کبیر کو دیکھا اور پھر کشن اٹھا کر اسے مارتا بھاگ نکلا۔

کبیر بھی اس کے پیچھے لپکا۔

"کچھ شرم کر ملتا ہوں آج دونوں بڑے سیٹھوں سے اور تمہاری ہیٹلر سے تمہیں شادی کی ضرورت ہے۔۔۔،،اسفار نے انگلی دیکھا کر کہااور لاؤنج میں پڑے صوفے کے گرد گول گول چکر کاٹنے لگا۔

کبیر اس کے پیچھے تھا۔

کوئی پہچان نہیں سکتا تھا وہ اسفار وہی ہے جس کا غصہ ہر وقت ناک پہ رہتا ہے۔

"ہاہاہاہاہاہا یہ ٹھیک کہااور دادا حکم سے بھی بات کر لینا یار۔۔۔،،کبیر رک گیااور صوفے پر گر گیا۔

"تم نے ہیٹلر کو پرپوز کیا۔۔۔،،اسفار کمر پر ہاتھ رکھ کر جھکااور بولا۔

"منہ سے تو نہیں آنکھوں سے تو ہر وقت پرپوز ہی کرتا ہوں۔ہاہاہایاہاہا،،کبیر نے آنکھ

New Era Magazine

دبا کر کہا

"تو بہت بغیرت انسان ہے۔۔،،اسفار نے غصے سے اسے گھورا

"یہ بغیرتی تمہاری طرف سے میری طرف ٹرانسفر ہوئی ہے۔۔،،کبیر اطمینان برقرار رکھتے ہوئے بولا۔

"تم نے ایک اون ڈیوٹی پولیس والے کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اس جرم میں تمہیں دس دن کی جیل ہو گی چلو سیٹھ صاحب،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا

"چل جا میرے لئے کھانا لے آ بڑا آیا ایڈ پی۔۔،،کبیر نے کشن اٹھا کر دے مارا اور اٹھ کر سیڑھیاں چڑھ گیا اسفار کا قہقہہ گونجا اور کبیر نے مڑ کر دیکھا اور ہنستا کمرے میں چلا گیا۔۔

****

صباء یونیورسٹی کے صحن میں لگے ایک عدد بڑے شیشم کے درخت کے نیچے رکھے بینچ پہ بیٹھی تھی۔۔ذہین میں عجیب و غریب سوچیں جنم لے رہی تھی۔۔کچھ انہونی کرنے کے خیالات

"صباء تم کیسے جیئو گی اس کو کسی کے ہمراہ دیکھ۔۔؟

جب وہ وہاں تمہارے ہی گاؤں میں تمہارے ہی سمیر کے ساتھ چلے گی۔

New Era Magazine

جب وہ مسز جٹ کہلائی جائے گی۔

تو کیا صباء تم مر نہیں جاؤ گی۔۔۔؟

تم اب کیا کرو گی۔۔۔؟،،وہ خود کو مخاطب کرتے ہوئے بولی پھر سر ہاتھوں میں گرالیا

پھر سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گرے اور اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ

لیئے۔

"صباء تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔کیا ہو گیا ہے یار،،نور اور دو لڑکیاں وہاں سے گزری تو

اسے یوں بیٹھے دیکھ نور بولی۔اور اس کے پاس چلتی آگئ

"کچھ نہیں یار بس سر میں درد ہے۔۔۔،،وہ مسکرانے لگی اور پھر ہاتھ کی پشت سے

رخسار کو رگڑتی ڈوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

"بے واقوف مت بناؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔،،ماہ نور نے انگلی دیکھا کر کہا۔

"نہیں یار سچی بہت درد ہو رہا ہے۔۔بہت زیادہ۔۔۔ایسے لگ رہا ہے میں ابھی مر

جاؤں گی۔۔سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔،،وہ سر تھام کر بولی دل پھٹ رہا تھا۔

ماہ نور نے اپنی نازک سی دوست کو سینے سے لگالیا بہت پیاری تھی صباء اسے

"تم گھر جاؤ ریسٹ کرو ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔ڈونٹ وری پگلی اس میں رونے والی

کون سی بات ہے زیادہ روگی تو درد زیادہ ہو گا چپ کرو گی تو نہیں ہو گا۔۔،،ماہ نور نے

اس کی ناک دبائی تو وہ برستی آنکھوں سے مسکرا دی بہت سے اسٹوڈنٹس نے دو دوستوں کا نظارہ دیکھا

"ٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں،، وہ اس کو مسکراہٹ پیش کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی سے باہر نکلی تو فراز باہر موجود نہیں تھا البتہ ڈرائیور اور ایک عدد باڈی گارڈ کالے لباس میں ملبوس تھا توانا وجود ہاتھ میں گن لئے کھڑا تھا صباء کے ماتھے پہ بل پڑے۔

"صباء میم۔۔۔،، باڈی گارڈ نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا۔

صباء نے فون نکالا اور مار وا کو کال کرنے لگی پر اس کا میسج پہلے ہی آ چکا تھا

"فراز بھائی اور میں سائٹ پہ جا رہے ہیں حادثہ ہوا ہے اور بچارے باڈی گارڈ کا خون مت کر دینا۔۔،، آگے مسکراہٹ والا ایموجیز تھا۔

"آکاش بھائی بس یہاں روک دیں میں ابھی آتی ہوں۔۔۔،، وہ ڈرائیو کو مخاطب کرتی بیگ سمبھالتی بولی آکاش ان کے گاؤں کا ہی لڑکا تھا پر باڈی گارڈ کو وہ نہیں جانتی تھی۔ڈرائیور نے بریک لگا دی اور ایک نظر باہر ڈالی پھر صباء کو دیکھا۔

صباء بالوں کی لیٹ کان م کے پیچھے کرتی گاڑی سے اتری اور

گہرے سانس لیتی اس لکڑی کے دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوئی باڈی گارڈ بھی گن

سمبھالتا اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

صباء کا دل کانپ رہا تھا

ہونٹ کپکپا رہے تھے

ہاتھ لرز رہے تھے

پر وہ آج ہر حد پار کرنے کو بھی تیار تھی

اسے یہ کرنا تھا

دل نے رضامندی دے دی تھی۔

***** *********

دل اپنا رنجور ہوا ہے، حد ہے ناں

تُو بھی ہم سے دور ہوا ہے، حد ہے ناں

تک تک راہیں ہار گئی ہے اک داسی

اک راجہ مجبور ہوا ہے، حد ہے ناں

New Era Magazine

اس نے چاہے جھوٹ ہی بولا ہو مجھ سے

دل پھر بھی مغرور ہوا ہے، حد ہے ناں

مدت سے جو درد جگر میں مخفی تھا

مانگ کا اب سیندور ہوا ہے، حد ہے ناں

"اسلام علیکم !!۔۔۔۔۔"، وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔اور چہرے پہ مسکراہٹ سجائے ہی بولا۔

ماروا نے فائل سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور فائل بن کر کے میز پہ رکھ دی۔

کبیر نے آفس کا جائزہ لیا آفس کے چوتھے پانچویں فلور پہ ماروا کا یہ آفس آسائش سے لدا ہوا تھا ایئر کنڈیشنڈ ماحول ہلکی ہلکی سی ٹھنڈک ایک بڑا ڈوبل صوفہ اور سب سے خوبصورت اس کی سربراہی کرسی جو کہ کالی شنیل کی چادر سے بنی تھی۔

"وعلیکم السلام بیٹھو۔۔۔۔۔"، ماروا نے کرسی کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر بیٹھ گیا۔

"کیا لیں گے ٹھنڈا، گرم۔۔۔"، وہ سربراہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"واللہ۔۔۔۔۔آج تو معجزہ ہی ہو گیا ماروا میڈیم نے مجھ نہ چیز کو اپنا آفس بلایا۔۔،، کبیر بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی ماروا سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کبیر ہر ٹائم مذاق کا موڈ نہیں ہوتا۔۔۔آپ اب بچے نہیں رہے۔۔۔۔کچھ کام کریں کیا فارغ گھومتے رہتے ہیں۔۔۔،، ماروا دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر ٹیبل پر رکھ کر سنجیدگی سے بولی

"کیا کام کروں۔۔۔فار ایگزیمپل۔۔،، کبیر نے دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھ تھوڑی ٹکالی اور اطمینان سے بولا۔

"کچھ بھی۔۔۔آفس جوائن کر لیں۔۔۔لندن سے تعلیم حاصل کرنے کا کیا فائدہ جب کچھ کرنا ہی نہیں۔۔۔۔،، ماروا نے ایک نظر اس پہ ڈالی وائٹ ٹی شرٹ میں ریڈ لائنز اور بیلو جینز میں ملبوس تھا بال ماتھے کے ایک طرف گرائے دائیں ہاتھ میں چابی گھما رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔۔

"کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔،، وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ماروا نے سر اٹھا کر دوبارہ اسے دیکھا۔اور ہاں میں سر ہلا دیا

"کیا تمہارا کوئی خواب نہیں مطلب تمہیں کبھی محبت نہیں ہوئی۔۔۔یار اتنا تو جانتا

ہوں کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔پھر شادی کیوں کر رہی ہو،،وہ مارواکے سنہری چہرے پہ نظریں دوڑا رہا تھا جہاں کوئی تاثر نہیں تھا شائد اس کے لئے یہ سوال معانی رکھتا تھا ہی نہیں۔

"شادی کے لئے محبت ضروری تو نہیں۔۔۔کوئی بھی دین کی کتاب کھول لو اس پہ یہ نہیں لکھا کہ شادی سے پہلے محبت کی جائے یا بے قار کے چونچلے سرانجام دیئے جائیں۔۔۔جیسے ہوٹلوں میں ملنا۔۔۔پارکوں میں اور کبھی کبھی تو کالے شیشے کے پیچھے محبت کرنا۔۔۔ہاہاہاہا

اور ویسے۔۔۔تمہارے ماں باپ کی ارینج میرج ہوئی میرے ماں باپ کی دادا حکم ۔۔سب کی ارینج ہوتی ہے ضروری تو نہیں سو کول محبت کی جائے۔۔۔،،وہ اٹھ کر شیشے کی دیوار کے پاس جا کھڑی ہوئی اور اطمینان سے بولی۔کچھ دیر کبیر دم سادھے اسے دیکھنے لگا

"مطلب اگر تمہاری شادی کسی سے بھی کر دی جائے تو تمہیں کوئی شکوہ شکایت نہ ہو گا۔۔؟؟،،کبیر نے کرسی گھما کر اس کے نازک وجود کو دیکھا۔پھر سنہری چہرے کو جس کی سنجید گی حصہ تھی۔

"شائد نہیں۔۔۔۔اور شائد ہاں۔۔۔یہ تو سامنے والے پہ ڈی پینڈ کرتا ہے وہ کیسا

ہے۔۔۔،،وہ اطمینان سے بولی اور دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑ لیا۔

"ایک سوال پوچھوں۔۔۔۔۔،،،کبیر کچھ دیر خاموش رہا اور پھر ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر بولا۔

"اگر میں یہ شادی نہ کرنا چاہتا ہوں۔اور تم سے محبت نہ کرتا ہوں تو۔۔۔۔۔۔،،کبیر نے اس کے چہرے کے زاویے دیکھ سوال کیا۔وہ بلکل مطمئن تھی۔

جیسے کوئی بڑی بات نہیں ہو بس معمول کے مطابق بات ہو رہی ہو۔

"یہ تو آپ کی مرضی کی بات ہے۔۔،،مارواشہا نے آچکا کر بولی اور پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔کبیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"مطلب تمہیں کوئی شکائت نہیں ہو گی اگر میں دوسری شادی کرلوں۔۔،،وہ ٹیبل پر سر رکھ آنکھوں کو بند کر کے بولا۔

"جی بلکل مجھے کوئی شکائت نہیں ہو گی۔۔بس آپ میں دونوں بیویوں کے حقوق ادا کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔۔،،ماروافائل کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"تم آخری بار کب مسکرائی تھی۔۔۔،،

"آج صبح جب صباء کو دیکھا،،

مارواکے جواب پہ کبیر کی آنکھیں پھٹ گئی۔مطلب بہن کو دیکھ مسکرائی۔۔۔

New Era Magazine

"ایک بات کہوں۔۔۔،، کبیر قدرے سمبھال کر بولا۔

پھر چہرے پر دکھ کے بادل منڈلانے لگے درد کرب کیا نہ تھا۔

مار وا نے نوٹ کیا اور سر ہاں میں ہلا دیا۔

"کچھ نہیں پھر کبھی۔۔۔،، وہ کان پٹی مسلتے ہوئے بولا۔

"اوکے اب میں کچھ پوچھوں۔۔۔۔،، مار وا نے انتہائی سنجیدگی سے سوال کیا جیسے وہ کسی

کلائیڈ کے ساتھ میٹنگ کر رہی ہو۔۔۔

جیسے وہ اسے جانتی نہ ہو۔۔

جیسے اب تک کی گفتگو عارضی ہو بے مطلب بے معنی

۔

"جی ضرور محترمہ ہم تو آپ کے لئے ہی تشریف لائے ہیں۔۔،، کبیر نے مسکراہٹ

دبا

کر کہا۔

"آپ کو کیا پروبلم ہے۔۔۔ کس مرض کی میڈیسن لے رہے ہیں۔۔۔۔؟؟،،

"کچھ نہیں بس معمولی سی بات ہے نیند نہیں آتی تو سر میں درد ہونے لگتا ہے اسی لئے

پین کیلر لے لیتا ہوں۔۔۔ یا شائد یہ میری سزا ہے۔۔۔،، وہ آخری فقرہ منہ میں ہی

بول گیا۔

اور سر جھکا بیٹھا مارو انے ایک نظر اس پہ ڈالی

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے آپ مجھے کچھ کہنا چاہتے ہیں پر کہہ نہیں پاتے۔۔۔۔،،مارو انے سنجیدگی سے سوال کیا اور اس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ نظریں دوڑانے لگی۔کبیر سٹپٹا گیا۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔اب میں حویلی کے لئے نکلتا ہوں۔۔۔۔،،وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بات سنو کبیر۔۔۔۔۔،،ہاتھ دروازے کے ہینڈل پہ ٹکایا ہی تھا کہ مارو انے اسے پکارا۔وہ رک گیا اور گردن گھما کر اسے دیکھا وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہمارے درمیان ایسا کوئی بھی رشتہ نہیں ہے جو جذباتی ہو ہمارے درمیان ایک اہم رشتہ ہے جو کہ خون کا ہے۔۔

جو محبت، عشق پیار سب پہ بھاری پڑتا ہے۔۔وہ رشتہ جو اپنے رشتوں کو ختم بھی کرتا ہے۔۔۔اور وہ رشتہ جو آباد بھی کرتا ہے۔۔۔۔۔

امید کرتی ہوں آپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو خون کے رشتوں کو دھوکا نہیں

New Era Magazine

دیں گے۔۔

آباد رکھیں گے۔۔،،ماروا نے نظریں اس کے ہاتھوں پہ گاڑ کر کہا وہ ہونٹ کاٹ تارہ گیا کچھ بول نہیں سکا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ کبھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولیں گے۔۔۔۔نہ جانے یہ امید کیوں ہے۔۔

پر میں لوگوں کو پڑھنا جان چکی ہوں شائد اسی لئے آپ کو بھی جان گئی ہوں۔۔۔۔اور ہاں کزن ہونے کے ناطے بے جھجک کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہو میں حاضر ہوں جب تک کہ دادا حکم آپ کا اور احمد بھائی کا حصہ نہیں دے دیتے۔۔۔اس کے بعد تو اپنی پراپرٹی کو کہاں لگانا ہے یہ آپ پہ ڈی پینڈ کرتا ہے اگر اس سے پہلے آپ کاروبار سیٹ کرنا چاہتے ہیں اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا چاہتے ہیں کچھ کرنا چاہتے ہیں

تو ہماری کمپنی آپ کے ساتھ تعاون کرے گی۔۔،،ماروا نے کسی ریموٹ کی طرح کہا۔

کبیر کا نقطۂ تو پہلے پوائنٹ پہ ہی اٹک چکا تھا۔

یکدم سر چکرانے لگا تھا۔چہرہ زرد ہونے لگا

اس نے ہینڈل پہ پکڑ مضبوط کر لی۔ماروا اسے بغیر دیکھے مڑ چکی تھی۔

"اور ایک بات۔۔۔۔وہ۔۔۔۔،،کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ جب نہ بولا تو ماروا بولتے

ہوئے مڑی تھی پر کبیر وہاں موجود نہیں تھا۔۔

"کبیر۔۔۔۔۔،،اس کی نظر شیشے کی دیوار کے پار پڑی۔۔کبیر سر تھام کر پارکنگ ایریا کی طرف تیز قدم اٹھاتا بڑھ رہا تھا اس نے تیزی سے دروازہ کھولا اور تیز قدم اٹھاتی باہر نکلی پارکینگ ایریا میں پہنچنے سے پہلے ہی کبیر کی گاڑی گیٹ عبور کر چکی تھی۔

"یہ کیا چل رہا ہے۔۔۔یار صباء، کبیر، دونوں عجیب لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔ کیا واقع ہی سر میں درد ہوتا ہے یا۔۔۔،،وہ سوچتی واپس آنے کی بجائے گاڑی کی طرف بڑھی اور پھر کبیر کی گاڑی کے پیچھے گاڑی لگا دی تا کہ کہیں وہ ایکسڈنٹ نہ کروا لے۔

****

صباء نے دو دستک دی تو دروازہ نہیں کھولا اس نے دوبارہ دستک دی۔ باڈی گارڈ نے ٹائم دیکھا دو بج چکے تھے پیچھلے ایک گھنٹے سے صباء وہاں کھڑی تھی۔۔

ڈرائیور بھی گاڑی سے باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور اب جا کر اس نے دستک دینی شروع کی۔

"صباء میم دھوپ بہت ہے چلیں پھر کبھی آ جائے گا۔۔۔،، باڈی گارڈ نے اس کے پسینے سے شرابور ہوتے سرخ چہرے کو دیکھ کہا

"تم چپ چاپ کھڑے رہو،، صباء نے انگلی دیکھائی اور دانت پیس کر موٹی موٹی آنکھوں کو مزید موٹا کیا۔

اس نے مڑ کو ڈرائیور کو دیکھا اس نے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر چپ رہنے کو کہا۔

"ڈیم اٹ دروازہ کھولو۔۔۔،، صباء نے زور زور سے دروازہ بجایا۔۔

دو تین آنسوں پھر سے گرے تھے۔

اس نے ریشمی ڈوپٹہ سے بے دردی سے آنکھوں کو رگڑا۔۔۔

"کون ہے رک جائیں آ رہی ہوں۔۔۔،، مدھم سی آواز نے صباء کے ہاتھوں کو روک دیا۔

"تم دونوں گاڑی

میں میرا انتظار کرو۔۔،، صباء نے باڈی گارڈ کو دیکھا اور گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"بٹ میم۔۔

"میں نے کیا کہا ایک دفع پلے بات نہیں پڑی۔۔۔،، صباء نے غصے سے کہا تو وہ سر ہلاتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"پاگل ہے تمہاری چھوٹی بی بی۔۔،، وہ ڈرائیو کے پاس جا رکا اور بڑبڑاتا گاڑی میں بیٹھ۔

ڈرائیور بھی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

New Era Magazine

"ریلکس۔۔ بچپن سے ہی وہ ضدی ہے،،ڈرائیور نے کہا۔

"کون ہے۔۔۔،،دروازے کے پاس سے آواز آئی۔

"دروازہ کھولیں۔۔۔،،صباء نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا سانس بحال کیا اور نارملی انداز میں کہا۔

دوسرے ہی سینکڈ ٹرک کر کے دروازہ کھولا تھا صباء نے کرب سے آنکھیں مندلی اور سر جھکا لیا۔

کیسے دیکھیں گے
کیسے دیکھیں گے اسے
جیسے تو نے وہ مقام دیا
جیسے تو نے وہ حق دیا
جیسے تم نے اپنا آپ سونپا
کیسے دیکھیں گے۔

"جی آپ کون۔۔۔۔،،وہ لڑکی دوبارہ بولی تو صباء نے مسکرا کر نظریں اٹھائی حیرانگی کا

New Era Magazine

شدید جھٹکا لگا۔

عام سی شکل کی لڑکی۔۔سانولی رنگت والی لڑکی۔۔اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

بدن پہ سرمئی کلر کا سادہ سا سوٹ ڈوپٹہ سر پہ ٹکائے ہوئے تھی اور آنکھوں میں حیرانگی

بھرے وہ صباء کو دیکھ رہی تھی۔

"میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر پوچھا تو وہ جو کیسے صباء کو دیکھ رہی

تھی۔بے اختیار سر ہلا گئی۔۔۔

صباء نے بیگ سنبھالا اور قدم اندر ٹکا دیا۔

ایک اور جھٹکا لگا حیرانگی کا دس مرلے کے پلاٹ میں تین کمرے تھے ایک چھوٹا سا کیچن

صحن میں ٹائلز لگی ہوئی تھی اور آدھا صحن کچا تھا جیسے لیپا گیا تھا۔

صباء آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈروم کی طرف بڑھ رہی تھی وہ لڑکی حیرانگی سے صباء کو

تک رہی تھی۔

صباء برآمدے میں جا رکی اور کمروں کو دیکھنے لگی۔

"بیڈروم کون سا ہے تمہارا سمیر کہاں سوتا ہے۔۔،،صباء نے پوچھا تو وہ لڑکی حیرانگی کی

کیفیت میں تھی۔بول نہ سکی۔

"آپ۔۔۔۔۔آپ ہیں کون اور ایسے گھر میں کیوں آگئی ہیں

New Era Magazine

دیکھئے میرا شوہر اور ماں گھر نہیں ہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔،،وہ لڑکی سنبھلتے ہوئے بولی۔

صباءاسے نظرانداز کرتی پہلے کمرے کی طرف بڑھی۔دروازہ کھولا وہاں پرانا سامان تھا۔

وہ باہر نکلی ساتھ والا کمرہ کھولا۔۔وہاں الماری ایک عدد صوفہ اور برتنوں کی الماری تھی

صباء پھر باہر نکلی

"آپ کون ہیں دیکھئے اگر جواب نہیں دیا تو میں پولیس کو کال کردوں گی۔۔۔،،وہ لڑکی صباء کے سامنے آرکی۔اور اسے دیکھنے لگی۔آنکھوں میں خوفگی اور ڈر تھا اچانک ایک لڑکی اس کے گھر میں گھس گئی اور یوں ہی گھر دیکھنے لگی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی چور،ڈاکو،لٹیری ہوں۔ہاہاہاہاہا۔۔۔گھبراؤ نہیں میں کچھ نہیں لے کے جاؤں گی۔۔۔میرا تو سب کچھ تم پہلے ہی لے چکی ہو۔۔۔،،صباء نے آگ برساتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر دھکا دیتی سامنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔وہ لڑکی گھبرا گئی تھی۔

"سمیر کہاں رہ گیا۔۔۔،،وہ بڑبڑائی اور صباء کے پیچھے بڑھی۔

صباء دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔

سانس حلق میں اٹک گئی۔

خون کی گردش وجود میں مدھم ہوئی۔

دل کسی کیوں میں جا ڈوبا

بیگ زمین بوس ہو گیا وہ بھی گرنے والے سے انداز میں بیڈ پہ بیٹھی۔

نظریں سامنے دیوار پہ لگی تصویروں پہ ٹکی ہوئی تھی۔

وہ سمیر تھا۔۔۔۔

اب تو سب شک بھی کلیر تھے

وہ ہی تو تھا۔

بلیک پینٹ کوٹ پہنے سفید شرٹ بالوں کو ماتھے پہ گرائے آنکھوں پہ چشمہ لگائے ہونٹوں پہ جاندار مسکراہٹ اس کی ایک طرف وہ ہی لڑکی تھی اور دوسری طرف ایک دوسری لڑکی تھی وہ ناراض سی کھڑی تھی۔۔ جبکہ لڑکی اور سمیر مسکرا رہے تھے۔

"یہ سمیر جب مری گیا تھا تب۔۔۔۔تب کی تصویر ہے اسی ڈریس میں۔۔۔فیسبک پہ پوسٹ کی تھی پیچھلے سال۔۔۔مطلب وہ دوستوں کے ساتھ نہیں بلکہ۔۔۔،،وہ بڑبڑائی آنکھیں پھر سے برسنے لگی۔وہ اٹھی اور جا کر فریم اتار لیا۔لڑکی دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

"یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔،،وہ لڑکی سمجھ نہیں رہی تھی کہ یہ سب کیا چل رہا ہے۔۔صباء نے نظر دوسری دیوار پہ ڈالی

ایک اور تصویر سمیر اور وہ لڑکی اور ایک بوڑھی عورت سمیر نے دونوں کے گرد باہوں کو حائل کر رکھا تھا ہونٹوں پہ جاندار مسکراہٹ یہ عید کی تصویر تھی۔

"تمہارے شوہر کا کیا نام ہے۔۔۔۔،،صباء سمیر کی تصویر پہ نظریں ٹکائے بولی۔

"میں نے پوچھا تمہارے شوہر کا کیا نام ہے۔۔۔،،جب وہ لڑکی نہ بولی تو صباء نے خون برساتی آنکھوں کو اٹھا کر اسے دیکھا اور تیز لہجے میں بولی۔

"س۔۔۔۔س۔ سمیر۔۔۔،،وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

صباء کے دل میں ایک بار پھر چھن چھن سے کچھ ٹوٹنے لگا۔

اور ایک آنسوں سمیر کے چہرے پہ جا گرا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر آنسوں صاف کیا اور سمیر کی تصویر پہ ہونٹ رکھ دیئے

لڑکی کی آنکھیں حیرانگی سے پھٹ چکی تھی۔

وہ تصویر سینے سے لگا کر اٹھی اور لڑکی کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔وہ خوفگی اور ڈر کے مارے صباء کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

"ڈر نہیں یار میں نے تمہیں کیا کہ لینا ہے۔۔۔ایک بات کہوں۔۔۔۔؟؟،،صباء آنسوں صاف کرتی مسکرا کر بولی اور مڑ کر فوٹو بیڈ پہ رکھ دیا تبھی اس کی نظر اس لڑکی پہ پڑی جسمانی طور پہ وہ بھاری بھر کم لگ رہی تھی۔۔ماں بننے والی تھی وہ۔

صباء کے قدم لڑکھڑا گئے۔۔اس نے جلدی سے اس لڑکی کا ہاتھ تھام لیا۔۔لڑکی نے جلدی سے اسے سہارا دیا۔۔

"آپ ٹ۔۔ٹ ٹھیک ہیں۔۔۔،،وہ خوفگی سے بولی سمجھ تو وہ سب گئی تھی پر ہمت نہیں ہو رہی تھی کچھ بھی بولنے کی۔

"تم پریگننٹ ہو۔۔۔،،صباء نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا تو اس لڑکی کا ہاتھ بے اختیار اپنے پیٹ پہ گیا اور سر ہاں میں ہلا دیا۔

صباء نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر اسے پکڑا اور بیڈ کی طرف بڑھی۔

"پھر تو تمہیں ریسٹ کرنی چاہئے بیٹھو یہاں۔۔۔،،صباء نے اسے بیٹھایا تو وہ حیرانگی سے صباء کے بدلتے روپ کو دیکھنے لگی۔صباء اس کے ساتھ ٹک گئی۔

"وہ انسان جو آپ کے ساتھ اور شائد آپ کی ماں کے ساتھ کھڑا ہے جانتی ہیں وہ کون ہے۔۔۔۔،،صباء نے دائیں طرف دیوار کی طرف اشارہ کیا تو وہ حیرانگی سے صباء کو دیکھنے لگی۔زبان پہ تالے لگ چکے تھے۔

"یہ میرا سب کچھ ہے۔۔۔۔ بچپن کی محبت سنی ہے کبھی۔۔۔۔۔ عشق نام سنا ہے۔۔۔۔ مجھے اس شخص سے وہ سب ہے۔۔۔اس شخص کی آنچ دیتی براؤن آنکھوں سے عشق ہے کالے تیل سے عشق ہے نام سے عشق ہے۔۔

یہ شخص میری رگ رگ میں خون کی طرح دوڑنے لگا پر وہ میرا نہیں شائد۔۔میں نے کوئی سنگین جرم کیا ہے

اور تم نے بہت بڑی نیکی جو وہ تمہیں ملا۔۔۔ خیر تمہیں پتا ہے میں یہاں کیوں آئی تھی۔؟؟،،بات کے اختتام پر وہ سوال چھوڑ گئی لڑکی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔بولنے کے لئے ہونٹ کھولے پر اس سے پہلے صباء بولی۔

"میں دیکھنے آئی تھی کہ وہ کتنی خوبصورت ہے جس کی خاطر سمیر نے مجھے ٹھکرایا میری محبت کو رسوا کیا۔۔۔پر اب میں یہ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔،،صباء اٹھ کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر سر جھکالیا وہ لڑکی پتھر کی مورت بنی بیٹھی تھی۔لفظ نہیں تھے اس لڑکی کے پاس صباء کی دیوانگی نے اس کے ہونٹوں پہ تالے لگادیئے تھے۔

"پلیز۔۔۔۔۔اس گاؤں میں۔اس گھر۔۔اس کمرے میں ان گلیوں میں کبھی مت آنا جہاں میں دیکھ سکوں۔۔۔۔خوش رہو تم دونوں اور وہ یہاں اس دنیا میں۔۔۔وہاں

New Era Magazine

مت آنا۔۔ برداشت نہیں کر سکوں گی۔۔ یہاں رہنا اسے بھی یہاں رکھنا۔،،صباء نے کہا اور نفی میں سر ہلاتی بیگ اٹھا کر بھاگ نکلی۔اسی سپیڈ سے دروازہ عبور کیا اور گاڑی میں کی طرف بڑھی۔۔۔ باڈی گارڈ نے نکل کر دروازہ کھولا اور پھر سے فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا۔

وہ اپنے آنسوں پہ قابو نہ پا سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ سب ہار چکی تھی

سب ختم ہو چکا تھا۔

آنکھوں کے سامنے پھر سے دو وجود آئے تو وہ چیخیں مارتے ہوئے رونے لگی۔۔

آکاش اور باڈی گارڈ نے خوفگی سے اسے دیکھا۔

"چھوٹی بی بی جی کیا ہوا۔،،

"آکاش بھائی اگر کسی کو اس بارمیں پتا چلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا،،وہ رونے کے درمیان بولی۔

وہ چیخنے لگی تھی بالوں کو نوچنے لگی آکاش اور باڈی گارڈ ہڑبڑا گئے۔

صباء بے بس تھی اور گھر جانے کی بجائے وہ یہاں ہی دل ہلکا کر لینا چاہتی تھی۔۔ دل پھٹ رہا تھا۔

New Era Magazine

"نہیں میں۔۔۔۔میں کیسے جی سکتی ہوں یار۔۔۔۔میں کیسے جی سکتی ہوں۔۔۔۔میں مر سکتی ہوں ہاں میں۔۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔اس نے۔۔۔۔اس نے شادی کر لی وہ۔۔۔وہ کسی اور کا ہے وہ باپ۔۔۔۔۔باپ بننے والا ہے۔۔۔۔میں کیسے برداشت کروں گی۔۔۔نہیں۔۔۔،،وہ بڑبڑاتی پھر سے رونے لگی

پاس سے گزرتی گاڑی میں بیٹھے سمیر نے شیشے سے ٹوٹی بکھری صباء کو دیکھا تو دل نے ملامت کی۔

حیرانگی اور خوفگی کی ملی جلی کیفیت سے سمیر کا پاؤں بریک پہ جا ٹکا۔

"میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔اسے سب بتا دوں تا کہ وہ کوئی غلط فہمیاں پیدا نہ کرے۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مند گیا۔

"صباء مر جائے گی تمہارے بغیر سمیر۔۔۔۔،،صباء کے دل نے سرگوشی کی۔اور صباء نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

تو بھی اپنے جرم کی تعزیر پہ
حیرت نہ کر

میں بھی اپنے گھر کی بربادی پہ شرمندہ نہیں ہوں

****

کبیر بڑی مشکل سے گھر پہنچا تھا گراج میں گاڑی روک وہ لڑکھڑاتا تیز رفتار سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔

ماروا نے بھی اسی کے انداز میں سیڑھیاں عبور کی پر دروازہ بند دیکھ واپس سیڑھیاں اتر گئی۔اور لاؤنج میں جا بیٹھا۔

"اسلام بی بی جی۔۔۔جی یہ لیں ٹھنڈا پانی پیئں۔۔۔،،بانو جو اسے دیکھ چکی تھی جلدی سے پانی لے آئی ماروا نے پانی پکڑ لیا۔

"ارشا میڈیسن لے کر آؤ۔۔۔،،کبیر کی غصے میں بھری آواز سے پوری حویلی گونج گئی دادا حکم اور عثمان پچھلی حویلی میں تھے سلیمان بھی وہاں ہی چلے گئے تھے ان کے آتے ہی وہ نہیں چاہتے تھے اس بار بھی کوئی شک ہو۔

ماروا کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی۔کبیر کی آواز پہ ہی ارشا بھاگ کر کمرے سے نکلی تھی اور میڈیسن لئے کبیر کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"دادا حکم اور تایا جان واپس آ گئے ہیں کیا۔۔۔!؟؟،،ماروا چادر ایک طرف رکھتے

ہوئے بولی اور بالوں کو کیچر سے آزاد کر کے آہستہ آہستہ انگلیاں سر میں چلانے لگی۔

"جی آ گئے ہیں۔۔

"کھانا کھا لیا سب نے۔۔۔،،ماروا نے سوال کیا اور آنکھوں کو سہلانے لگی۔

"جی۔بس دادا حکم کا کھانا رہتا ہے وہ بڑی سیٹھانی تیار کر رہی ہیں۔۔۔،، بانو نے کہا ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"تائی جان کھانا بنا رہی ہیں۔۔۔،،ماروا نے حیرانگی سے پوچھا اسے لگا تھا شائد وہ نہ اس گھر کو اپنا سمجھیں پر وہ تو سمجھ ہی رہی تھی۔۔۔ماروا آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔وہ ٹائم کو ریورس کر کے کچھ سال پہلے چلی گئی تھی۔

کچھ سال پہلے کیا تھی زندگی اور اب کیا ہو چکی تھی۔کوئی چھوڑ کر جا چکا تھا۔

کسی کی محبت ہار چکی تھی۔

اس سے پہلے وہ یادوں میں غرق ہوتی

صباء بھاگتی ہوئی

حویلی میں داخل ہوئی تھی اور اسی طوفان کی طرح سیڑھیاں چڑھنے لگی ماروا پریشانی کی کیفیت میں آنکھیں کھول اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

بکھری بکھری وہ روئی ہوئی تھی۔

New Era Magazine

ایک سایہ ایک وجود

ایک دیوانی اس کی آنکھوں کے سامنے آئی

کئی سال پہلے۔۔

بہت پہلے

ایک لڑکی تھی۔

وہ بھی تو اسی طرح آئی تھی بھاگتی ہوئی مارواکی آنکھوں کے سامنے وہ ٹوٹی بکھری آئی تھی اور آج پھر سے۔۔۔۔کوئی اسی حالت میں۔

اسی انداز میں۔۔

اسی تباہی میں۔۔

۔۔اس کی طرح وہ بھی اپنے کمرے میں بھاگ کر داخل ہوئی۔۔۔اور ٹھک سے دروازہ بند کر لیا۔

تبھی ماروا کو ہوش آیا اور وہ بھاگتی ہوئی صباء کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"صباء پلیز دروازہ کھولو۔۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔،،وہ بھرائی ہوئی آواز میں دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولی۔صباء نے کوئی جواب نہیں دیا۔

New Era Magazine

ماروا کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔دماغ میں وقت گھوم کر ایک سال پہلے کی دنیا میں چلا گیا تھا۔

"صباء پلیز چندہ کیا ہوا۔۔دروازہ کھولو۔۔،،ماروا نے دوبارہ دروازہ بجایا۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپی پلیز آپ فکر نہ کریں۔۔۔،،صباء کی آواز میں درد تھا.آنسو تھے۔

"نہیں صباء تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔تم پلیز دروازہ کھول دو پلیز بچے۔۔،،ماروا نے رخسار کو رگڑا اور پھر سے بولی۔سب باہر نکل آئے تھے

"ماروا بیٹا کیا ہوا۔۔۔،،عثمان لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے فکر مندی سے بولے۔ سلیمان بھی ان کے ساتھ ہی تھے پر چپ کھڑے تھے لاتعلق۔

"تایا جان۔۔صباء دروازہ نہیں کھول رہی۔۔۔،،ماروا نے عثمان صاحب کو دیکھا

"کوئی بات نہیں بیٹا جان تھک گئی ہو گی۔۔فکر نہ کرو۔۔بچی ہے لڑائی ہو گئی ہو گی کسی دوست سے،،عثمان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا پھر ماتھے پہ بوسہ دیا اور اسے تھام کر سیڑھیاں اترنے لگے۔

"تم تو بہادر بیٹی ہو ایسے رونا تم پہ سوٹ نہیں کرتا چلو شاباش چپ ہو جاؤ۔۔،،عثمان صاحب نے اسے صوفے پہ بیٹھا کر سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

New Era Magazine

ماروا نے نظریں اٹھا کر اپنے تایا کو دیکھا۔۔آج تک سلیمان نے کبھی ان دونوں کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔

سلیمان نے نزیت کو دیکھا ان کی آنکھوں میں حیرانگی تھی۔۔

"بھائی صاحب آپ چلیں وہ خود کو سنبھال سکتی ہے۔۔۔،، سلیمان نے کہا اور سیڑھیاں چڑھ گئے تایا جان ہونٹ کاٹتے رہ گئے پھر سب وہاں سے چلے گئے اور ماروا اکیلی بیٹھی صباء

کے بند کمرے کو دیکھنے لگی پھر کبیر کے کمرے کو دیکھا جو اتنے شور پہ بھی نہیں کھولا تھا۔

وہ سر تھام کر بیٹھ گئی بانو اس کے پاس جا رکی۔

"چلیں بی بی جان فریش ہو جائیں۔۔۔،، بانو نے کہا تو وہ چادر ایک شہانے پہ ٹکاتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔صباء کے ساتھ ساتھ وہ بھی بکھری تھی

****

رات کے سائے سارے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے ماروا دادا حکم کے پاس گئی تو وہ سو رہے تھے اسے فکر ہونے لگی پر پھر چپ چاپ واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ دادا حکم کسمسائے اور وہ دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"دادا حکم آپ اتنی جلدی کیوں سو گئے جبکہ آپ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سوتے

New Era Magazine

ہیں طعبیت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔،،ماروا ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

دادا حکم یوں ہی لیٹے ہوئے اسے دیکھنے لگے۔

"جی میری بچی میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم پریشان کیوں ہو۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔سائڈ پہ زیادہ نقصان بھی نہیں ہوا اللہ کا کرم ہے کہ جانیں سلامت رہی سب کی۔۔،،دادا حکم بیٹھتے ہوئے بولے

"جی دادا حکم بس آپ کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔،،ماروا صباء اور کبیر کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی

"ہاہاہاہا۔۔ارے بھائی اتنی ٹینشن نہ لیا کرو میری۔۔۔میں ایک دم فٹ ہوں ہٹا کٹا۔۔۔،،انہوں نے ماروا کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"دادا حکم۔۔۔پاپا اور تایا جان میں اتنا فرق کیوں ہے۔۔۔پاپا نے آج تک میرے سر پہ ہاتھ نہیں رکھا آج تک پاپا نے مجھے یا صباء کو سینے سے نہیں لگا یا جبکہ آج تایا جان نے میرے سر پہ ہاتھ رکھا بلکل آپ کی طرح دادا حکم۔۔۔مجھے دلاسہ دیا۔،،ماروا نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔دادا حکم نے سر جھکا لیا۔

"ایم سوری دادا حکم میری بات نہ گوار گزری تو مجھے معاف کرئے گا۔۔،،ماروا نے ان کی شرمندگی محسوس کرتے

ہوئے کہا۔

"نہیں میری بچی۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔سلیمان اور عثمان دونوں کے مزاج کو۔۔

دونوں ایک دوسرے کے بلکل اوپوزیٹ ہیں۔۔۔تم فکر نہ کیا کرو میرے ہوتے

ہوئے بھی تمہیں اس نکمے باپ کی محبت چاہئے میں ہوں نہ اپنی بچی کا دادا حکم۔۔۔،،دادا

حکم نے کہا اور اسے سینے سے لگا لیا۔

"مجھے معاف کر دینا بیٹا میں کبھی بھی سچائیوں سے پردہ نہیں اٹھا سکوں گا۔۔۔کیسے

بتاؤں تمہارے نالائق باپ کی وجہ سے میرا بچپن کا دوست مجھ سے جدا ہوا میری دو

بچیاں اس دنیا سے رخصت ہو گئی میرے عثمان کی زندگی جہنم بن گئی۔۔۔پر تمہاری

ماں کے ساتھ جیسا ہوا ویسا اس بار نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔بلکل بھی نہیں۔

اس ایک انسان کے بعد تم بلکل بدل گئی ہو۔ہنسنا بھول گئی ہو۔نہ جانے اب کب تم

مسکراؤ گی۔۔،،وہ انہوں نے سوچتے ہوئے ماروا کے سر پہ بوسا دیا۔

پھر تھوڑی دیر کی باتوں کے بعد ماروا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صباء کھانا کھانے کو بھی نہیں نکلی تھی ماروا کو فکر تو بہت تھی پر کرتی بھی کیا وہ دروازہ ہی

نہیں کھول رہی تھی۔

****

New Era Magazine

سمیر عشاء کی نماز ادا کرنے جارہا تھا حویلی کے سامنے پہنچ اس کی نظر اوپر اٹھی پر صباء وہاں نہیں تھی۔۔

وہ ہونٹ کاٹتا آنکھیں مند کے گہری سانس خارج کرتا مسجد کی طرف بڑھ گیا نماز ادا کرنے کے بعد اسے صباء کا ڈرائیور آکاش مل گیا۔۔

سمیر کچھ سوچتا اس کی طرف بڑھا۔پھر مصافحہ لیا اور اکٹھے مسجد سے نکلتے ہوئے گراؤنڈ کی طرف چل دیئے۔

"تمہاری صباء بی بی کو کیا مسئلہ تھا صبح دیکھا تھا میں نے رو رہی تھی۔۔ خیریت تو تھی۔۔۔"، سمیر بات گھماتے پھیراتے ہوئے بولا۔

"پتا نہیں یار یونیورسٹی سے وہ کسی کے گھر گئی تھی واپسی پہ اتنا روئی ہم تو ہڑ بڑا گئے۔۔۔نہ جانے کیا ہوا تھا اور ہمیں دھمکی بھی دی کہ بڑی بی بی جی کو پتا چلا تو ہم اوپر پہنچ جائیں گے"،

آکاش بھولا بھالا سمجھ نہیں سکا سب بتا گیا۔

"مطلب کس گھر گئی تھی یونیورسٹی والی گلی میں کون کون سے گھر۔۔۔"، سمیر کے دل میں چور بولا۔

"پتا نہیں کوئی تھا سرخ لکڑی کا دروازہ تھا اس گھر کا۔۔۔"، آکاش شہانے آچکا کر بولا۔

"اوہ مائی اللہ۔۔۔۔۔۔ یہ لڑکی۔۔۔۔

کسی کو بتا دیا اس نے تو۔۔۔۔،، سمیر کی سانسیں رکنے لگی۔۔۔

"نہ جانے عشاء کو کیا کہا ہو گا اس پاگل نے گھر اکیلی تھی بے چاری۔۔۔اوہ شیٹ۔۔۔اب کیا کروں۔۔۔۔،، وہ سوچتے ہوئے سر پکڑ کر آسمان کو دیکھنے لگا۔

"اوکے آکاش اللہ حافظ۔۔۔میں چلتا ہوں،، وہ تیزی سے بولتا گراؤنڈ سے بھاگ کر نکلا۔اور سگنل ڈھونڈنے لگا۔

"عشاء گھر کوئی لڑکی آئی تھی کیا۔۔،، سلام دعا کے بعد وہ بولا پر دوسری طرف سے رابطہ کٹ گیا تھا۔ سمیر کافی دیر فون کو گھورتا رہا پھر سولنگ پہ پڑے پتھر کو پاؤں سے کیک مارتے ہوئے گھر کی راہ لی۔

****

"کیا ہوا ایس پی صاحب۔۔۔۔۔،، اسے اپنے بہت قریب سے شوخ آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول ادھر ادھر دیکھا۔پر پھر مایوس ہو کر آنکھیں مند لی۔وہ نہیں تھی۔

"تم کیا سمجھتے ہو میں اتنی آسانی سے تمہارے سامنے آجاؤں گی۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔۔ تم نے کون سا مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔۔ بھول گئے نہ مجھے

New Era Magazine

۔۔۔۔،،وہ اس بار پھر روتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم مجھے چھوڑ گئی۔۔۔ تم نے مجھے ٹھکرایا۔۔۔۔۔۔ تم نے مجھے مر مر کے جینے کے لئے چھوڑ دیا۔۔۔۔،،وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ بیٹھ گیا اور چلانے والے انداز میں بولا۔

"تمہیں لگتا ہے میں نے بے وفائی کی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں بے وفا تھی۔۔ نہیں ایس پی صاحب۔۔۔ اپنے دل سے پوچھو خدا گواہ ہے میں تو آج بھی تمہاری ہوں تم۔۔ہی بے وفا ہو۔۔۔ میں تو آخری سانس تک تم سے محبت کرتی رہی موت میرا مقدر ٹھہری اور تم نے بھی مجھے نہیں بچایا۔۔

تم نے ہی منزلیں بدلی۔۔۔ تم نے ہی مجھے۔۔۔ جیتے جی مار دیا۔۔۔۔ مجھے محبت دے کے کیا دیا۔۔۔ تم ہار گئے ہو ایس پی میں نے تو اپنا سب کچھ تم پہ وار دیا۔۔۔۔ پر تم نے کیا کیا تھا۔۔ تم اس طرح کیسے کر سکتے تھے۔۔۔ تم نے اپنی روح کو مار دیا۔۔۔ مار دیا روح کو۔۔ من کی نفرت بجا ہے۔۔۔ من تمہیں مار دیتی کاش ایس پی اس دن وہ تمہیں مار دیتی۔۔ کاش اس ہاتھوں گولی چل جاتی پر نہیں وہ بھی تمہاری طرح بے وفا نکلی میں نے دیکھا اس نے تم پہ گولی نہیں چلائی۔۔۔،،

"روح سٹاپ اٹ۔۔۔۔۔۔،،وہ سامنے بیٹھے مجسمے کو چھونے کی کوشش کرنے لگا پر وہ

New Era Magazine

غائب ہو گیا تھا۔۔

اسفار کا ایک آنسوں لڑکھڑا کر گرا۔

"ایس پی صاحب۔۔۔۔تم حد درجے کے بے وفا انسان ہو تم نے میری۔۔۔میری روح کو مار دیا اسفی۔۔۔۔،،وہ کسی کونے سے نکل کر سامنے آئی وہی پھٹا ہوا سفید قمیض ہونٹوں سے بہے رہا خون آنکھوں کے نیچے پھیلا کاجل۔بکھرے بال

"نہیں من پلیز لیسنٹ۔۔۔میں بے قصور تھا۔۔۔میں بے قصور تھا اس دن کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔وہ وہ مری نہیں تھی۔۔۔وہ زندہ تھی۔۔۔۔میں نے اسے محبت کی ہے تم جانتی ہو من تم میری دوست ہو نہ پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔اس دن میں وہاں موجود نہیں تھا۔،،وہ اس سائے کے قدموں میں گر گیا۔

"ہاہاہاہا دوست کب مانا تھا تم۔۔۔۔نے تمہارے لئے لڑکیاں کھیل ہیں کھلونا ہیں۔ ۔میری دوستی،خلوص،ہمدری کا ناجائز فائدہ اٹھایا تم نے۔۔۔تم نے روح کے ساتھ اس دن۔۔اس دن مجھے بھی مار دیا تھا۔۔۔۔ایس پی تم بے وفا ہو تم قاتل ہو،تم ریپر ہو،تم جھوٹے مکار ہو اسفی تم مکار ہو۔۔۔۔تم پہ یقین کیا تھا۔۔۔۔۔میں نے یقین کیا تھا روح نے۔۔۔۔روح محبت کرتی تھی تم سے تم نے کیوں کیا اسفی۔۔۔۔تم نے محبت میں۔۔،،

"اسٹاپ اٹ من۔۔۔۔۔پلیز اسٹاپ اٹ۔۔۔میری بات سنو اس دن ایکچلی میں نے بلایا نہیں تھا تم دونوں کو وہاں۔۔۔"

وہ بھاگ کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور من کی طرف بڑھا۔

پر وہ غائب ہو چکی تھی وہ وہاں نہیں تھی اسفار پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔

"اسف میں آپ سے بے حد محبت کرتی ہوں۔ساری زندگی بھی کم پڑ جاتی تمہارے ساتھ وفا نبھاتی۔۔۔پر تم نے۔۔۔۔"اس نے نظریں گھما کر بیڈ کو دیکھا جہاں وہ پھٹے کپڑوں میں ملبوس لیٹی ہوئی تھی لمبے بال زمین پر لگ رہے تھے۔سفید چہرہ زرد تھا۔آنکھوں کے گرد حلقے نمایاں تھے۔سفید چہرے پہ جگہ جگہ زخم تھے گلابی ہونٹ سفید ہو چکے تھے۔موٹی موٹی آنکھوں میں اداسی بے یقینی درد کیا نہیں تھا۔۔

"نہیں روح پلیز لیسنٹ۔۔"وہ بھاگ کر اس کے پاس گیا پر وہ پھر سے غائب ہو گئی۔۔

اسفار نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو جکڑ لیا اور پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگاتے ہوئے نیچے بیٹھتا گیا گھٹن محسوس ہونے لگی تھی اس نے بٹن کھول شرٹ اتار کر بیڈ پہ پھینک دی۔۔

"میں بے قصور ہوں من۔۔۔۔میں بے قصور ہوں روح۔۔۔میں بے قصور ہوں۔روح میں آج بھی تمہارا ہوں یہ ایس پی تمہارا ہے پلیز لوٹ آؤ۔"وہ گھٹنوں

میں سر دے کر رونے لگا۔

"روح۔۔۔۔۔۔ من۔۔۔۔۔۔،،وہ چلانے لگا سارا وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا

اس نے ہاتھ بڑھا کر لیپ آن کیا آس پاس نظریں گھمائی وہ اکیلا تھا وہاں کوئی نہیں تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا تھا من۔۔۔۔۔ تم تو جانتی ہو مجھے روح۔۔۔۔ تم نے محبت کی تھی نہ۔۔۔۔ یقین تو کرتی۔۔۔۔ پلیز روح لوٹ آؤ تمہارا اسف مر رہا ہے اندر سے ختم ہو چکا ہے پلیز لوٹ آؤ،،وہ سر جھکا کر رونے لگا

وہ کہاں لوٹنے والی تھی اس دنیا سے کون واپس آیا ہے۔۔۔ جس دنیا میں اسے اس نے پہنچا دیا تھا۔

اب کی بار نہ ہی روح تھی اور نہ ہی من جو اسے چپ کرواتیں۔۔۔ جو اسے ٹارچر کر کے جو کر بن کے تو کبھی شرارتیں کر کے ہنساتی

کچھ سزائیں بڑھتی جاتی ہیں۔

کم نہیں ہوتی۔

کچھ درد بہت بڑے ہوتے ہیں

New Era Magazine

کچھ لوگ تنہائی میں یاد آتے ہیں۔

****

حیرتِ عشق سے نکلوں تو کدھر جاؤں میں

ایک صورت نظر آتی ہے جدھر جاؤں میں

یہ بھی ممکن ہے کہ ہر سانس سزا ہو جائے

ہو بھی سکتا ہے جدائی میں سنور جاؤں میں

یوں مسلسل مجھے تکنے کی نہ عادت ڈالو

یہ نہ ہو آنکھ جو جھپکو تو بکھر جاؤں میں

کیا ترے دل پہ قیامت بھی بھلا ٹوٹے گی؟

گر تجھے دیکھ کے چپ چاپ گزر جاؤں میں

دیکھو انجام تو دیتے ہیں امورِ دنیا
جی تو کرتا ہے ترے پاس ٹھہر جاؤں میں

تھام رکھا ہے جو تُو نے تو سلامت ہے بدن
تُو اگر ہاتھ چھڑا لے تو بکھر جاؤں میں

جس قدر بگڑا ہوا ہوں میں یہی سوچتا ہوں
کب ترے ہاتھ لگوں اور سُدھر جاؤں میں

کون ہے، بول مرا، میری اداسی ! تجھ بن
تُو بھی گر پاس نہ آئے تو کدھر جاؤں میں

یہ مری عمر فقط چاہ میں تیری گزرے
مر نہ جاؤں جو ترے دل سے اتر جاؤں میں

New Era Magazine

اگلے دن صباء کی آنکھ کھولی تو حویلی میں چہل پہل شروع تھی۔۔

کیونکہ آج رات سنگیت بھی تھا اور سب سے بڑی بات چاند نظر آنے والا تھا ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان کا چاند دیکھنے اور دعوت پہ پورے گاؤں دعوت نامہ دیا گیا تھا۔

وہ کمرے کی کھڑکی میں کھڑی دیکھتی رہی۔۔

نہیں تو وہ اس وقت پوری حویلی سر پہ اٹھائے ہوتی تھی۔

ثناء نے کافی مرتبہ بات کرنے کی کوشش کی پر وہ نہ بات کرتی نہ ہی کمرے سے باہر نکلتی۔ماروا اس کے لئے کھانا لائی اور جب دیکھا تو اسے بہت تیز بخار تھا اسی وقت فراز شہر سے ڈاکٹر کو لے آیا۔

ماروا بار بار اسے دیکھتی اور پھر آنسوں پیتی گزر جاتی۔

بلیک شلوار قمیض اوپر بلیک ڈوپٹہ کھولے بالوں کو ایک شہانے پہ ڈالے وہ ملازمین کو ادھر ادھر بھاگتے دیکھ رہی تھی۔ماروا سب کو ہدایت دینے کے بعد لاؤنج میں جا بیٹھتی اور تو کسی کو پرواہ ہی نہیں تھی۔نہ احمد کو نہ سلیمان کو اور کبیر وہ تو سرے سے ہی غائب تھا۔عثمان پیچھلی حویلی میں انتظامات دیکھ رہے تھے کیونکہ مردوں کا وہاں ہی ٹھہراؤ تھا۔

New Era Magazine

صباء کے فون پہ بار بار رنگ ہو رہی تھی وہ ریشمی ڈوپٹہ ایک شہانے پہ ٹکا کر بیڈ تک گئی اور فون اٹھالیا۔

"کدو کالنگ،، ہونٹوں پہ بے جان سی مسکراہٹ نے آکر دم توڑ دیا۔

"اب مجھے باتیں سنائی جائیں گی۔۔۔ مسز سمیر نے کچھ کہا ہو گا۔۔،، وہ سوچتے ہوئے کال اٹینڈ کرنے لگی۔

"تم وہاں کیوں گئی۔۔۔ تم میرا پیچھا کرتی ہو۔۔۔۔؟؟ کس نے حق دیا تمہیں؟؟ کیوں گئی تھی وہاں اور کیا کہا تم نے عشاء کو۔۔ کچھ بتاؤ گی۔؟؟،، وہ چھوٹتے ہی سختی سے بولا صباء کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی۔

"تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔۔۔ میں نے اس کو کچھ نہیں کہا بس دیکھنے گئی تھی کہ تم نے مجھے ٹھکرا کر میری محبت کی دھجیاں اڑا کر کون سا خزانہ حاصل کر لیا ہے۔۔،، وہ بہت غصے سے بولی پر آنسوں نہیں روک سکی صحن میں کھڑے سمیر نے نظریں گھما کر کھڑکی پہ دیکھا تھا جہاں وہ کھڑی آنسوں صاف کر رہی تھی۔

پھر اس نے اپنا فون زمین پہ دے مارا اور ایک زور کا مکا دیوار اور کھڑکی میں مارتی واپس مڑی۔ سمیر

New Era Magazine

اس کی جنونیت دیکھ دنگ رہ گیا۔

کچھ بول نہیں سکا اور فون پینٹ کی جیب میں ڈالتا مار وا کے پاس چلا گیا وہ لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی پاس ملازمین بھی تھی ارشا اور ثناء بھی تھی۔

اسے دیکھ ثناء نے بے اختیار سر اٹھایا اور کن آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"اسلام علیکم!! آپی آپ نے بلوایا مجھے۔۔،، سمیر مؤدبانہ انداز میں بولا مار وا نے سر ہاں میں ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی

"بانو یہ شرارا صباء کے کمرے میں پہنچادو،، مار وا نے ایک شرارا بانو کو تھمایا سمیر کی نظر نیلے رنگ کے شرارے پہ بے اختیار اٹھی۔

"چلیں۔۔۔،، مار وا سنجیدگی سے بولتی چہرے کو چھورہی لیٹوں کو کان کے پیچھے کرتی لاؤنج سے نکل گئی۔

تائی اماں نے اور ان کی دونوں صاحبزادیوں نے منہ ناک چڑھایا۔

"تمہیں دادا حکم نے بلایا ہے،، مار وا سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولی۔

جبکہ سمیر کی بریک لگ گئی۔

"دادا حکم نے کیوں۔۔۔۔۔بلوایا۔۔۔م۔م۔مجھے آپی،، وہ گھبراتے ہوئے بولا اور مار وا کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

New Era Magazine

"پتا نہیں۔۔"، ماروا نے شہانے آچکائے تو وہ ایک طرف ہو گیا۔

"یااللہ بچالے مجھے یااللہ۔۔۔"، وہ ہاتھ جوڑے سیڑھیاں چڑھنے لگا پھر ماروا کے ساتھ لان سے ہوتے ہوئے پیچھلے احاطے کی طرف بڑھا۔

"مجھے تو ڈر لگ رہا ہے آپی۔۔۔"، سمیر منمنایا۔

"کیوں ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔۔۔"، ماروا نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔

"وہ۔۔۔۔"، اس سے پہلے وہ کچھ بولتا صباء پیچھلی سیڑھیاں اترتی نظر آئی صباء اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ شائد وہ تو کسی کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

"صباء۔۔۔۔بچے ہاتھ کو کیا ہوا۔۔۔"، ماروا گھبرا کر اس کی طرف بڑھی۔اس کا ہاتھ زخمی تھا ایک کٹ لگا اور خون بہنے لگا۔

جب کہ سمیر نے بے بس سی نظریں صباء پہ گاڑ دی۔

پھر آہستہ آہستہ چلتا ان کے پاس جا رکا۔

"سمیر میرے کمرے سے فرسٹ ایڈ بوکس لے آؤ پلیز تم یہاں بیٹھو صباء"، ماروا گھبرا کر بولی اور صباء کو پکڑ کر جھولے پہ بیٹھا دیا۔وہ بغیر حس و حرکت بیٹھ گئ۔ سمیر ایک نظر صباء کے بکھرے بکھرے وجود پہ ڈال بھاگتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

"صباء یہ کیا بچپنا ہے۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔"، ماروا نے اسے سینے سے لگا کر

New Era Magazine

اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

"مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔یہ تو بس ہاتھ کھڑکی میں لگا۔،،صباء ہوش میں آتے ہی اس سے جدا ہوتے ہوئے ہاتھ سے بہہ رہے خون کو دیکھ بولی۔

"بی بی جی۔اچھا ہوا آپ یہاں مل گئی۔۔دادا حکم آپ کو یاد فرما رہے ہیں کسی سے ملوانا ہیں۔۔وہ کہہ رہے ہیں ابھی آئیں۔۔،،ایک نوکر چھوٹی حویلی سے اندر داخل ہوا اور بولا۔

"صبی کوئی چوں چاں مت کرنا سمیر سے مرہم پٹی کروا لینا میں دادا حکم کے پاس جا رہی ہوں۔۔،،مارو انے کہا اور اٹھ کر چل دی جانا تو نہیں چاہتی تھی صباء کو چھوڑ کر پر دادا حکم کے حکم کی تکمیل ضروری تھی۔

"وہ کیا مرہم لگائے گا آپی جس نے خود اتنے گہرے زخم دیئے ہیں۔۔۔،،وہ بڑبڑائی۔

کچھ دیر بعد سمیر اس کے سامنے جن کی طرح حاضر ہوا

"تم پاگل ہو گئی ہو کیا صباء۔۔۔۔،، سمیر کرسی کھینچ جھولے کے نزدیک کر کے بیٹھ گیا اور فرسٹ ایڈ بوکس کھولنے لگا صباء نے ایک نظر اس کے سراپے پہ ڈالی دل پھر سے دھڑکا تھا اس کا ہاتھ بے اختیار دل پہ گیا۔۔وہ خوفگی سے آنکھیں میچ گئی۔

"صبی۔۔۔۔،، سمیر نے جھنجھلا کر اسے پکارا۔

New Era Magazine

صباء نے سر ہلا دیا۔

"تم میرا پیچھا کیوں کرتی ہو۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے سامنے ہاتھ کیا پر صباء نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینے کی بجائے فرسٹ ایڈ بوکس پکڑ لیا

"اب اتنا سا حق تو مجھے ہے ہی،، وہ اطمینان سے بولی۔ہاتھ یکدم سمیر کے ہاتھ سے ٹکرایا اس نے چونک کر اسے دیکھا

"تمہیں بخار کیوں ہوا۔۔۔،، وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔ جیسے وہ جانتا نہ ہو

"بخار اور عشق پوچھ کر نہیں سر پہ سوار ہوتے مسٹر جٹ ویسے۔۔۔،، وہ مرہم پٹی جھولے پر رکھ ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور مسکرائی۔

"شادی کی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔،، وہ بہت مدھم آواز میں بولی تھی۔ سمیر نے پہلے آس پاس چوروں کی طرح دیکھا اور پھر جھجکتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ہاتھ اس قدر گرم تھا کہ سمیر نے جھٹکے سے چھوڑا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آگ میں جلانا آسان ہوتا ہے جلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔،، صباء نے سر جھکا کر کہا سمیر اس کی بات سمجھ چکا

تھا بولنے کے لئے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ نظر سیڑھیاں اترتی ثناء پہ پڑی۔

"تم یہ پٹی کر لینا میں چلتا ہوں دادا حکم نے مجھے بلایا تھا۔۔،، وہ کہتا تیز قدم اٹھاتا چھوٹی

New Era Magazine

حویلی کی طرف بڑھ گیا۔

ثناء صباء کے پاس جا بیٹھی۔

"بخار کچھ کم ہوا صبی۔۔۔،،اس نے صباء کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر چیک کیا صباء نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔پھر ثناء نے اس کا ہاتھ پکڑا تو اپنا رنگ پھیکا پڑتا محسوس ہوا سفید و سرخ نرم و ملائم نازک سا صباء کا ہاتھ اس نے جلدی سے چھوڑ دیا۔

صباء نے کچھ محسوس نہیں کیا اس کی سوئی تو کہیں اور ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

****

"وہ سالہ ایم این اے کا صاحبزادہ ابھی تک نہیں ملا سر،،انسپکٹر شہزاد نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔

اسفار صبح صبح تھانے چکر لگا آیا تھا اور اب حویلی جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

وہ ہر سال کی پرانی یادوں کو تازہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ ہر کام سے امپورٹنٹ تھی۔۔

"چھپ گیا ہو گا کسی بل میں چوہے کی طرح۔۔۔۔۔فلحال اسے بھول جاؤ۔۔۔ایسا لگے جیسے وہ کیس بند ہو گیا ہے۔۔۔پھر وہ باہر نکلے گا اور ہمارے ہاتھوں بچ نہیں پائے گا۔۔۔،،وہ تیزی سے بولا اس وقت وہ بیڈ پر لیٹا آدھا سو رہا تھا کیونکہ رات کو نیند آئی نہیں تھی۔۔۔۔

New Era Magazine

کچھ دیر مزید گفتگو کے بعد وہ کال کاٹ کے فون سائڈ ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔چہرے پہ ہاتھ پھیرتے

سنگھار کے سامنے کھڑے ہو کے اس نے بورش اٹھایا اور بالوں میں چلانے لگا۔

"اسفر۔۔۔۔۔۔،،،وہ اس کی آواز پر مسکرایا اور چونک بھی گیا اور نظریں اٹھا کر مرر میں دیکھا وہ پیچھے کھڑی تھی۔

کمر سے نیچے جا رہے بالوں کو کھولا چھوڑے۔۔سفید چہرے پہ چمک۔موٹی موٹی کانچ جیسی آنکھوں میں شرارت۔گلابی ہونٹوں پہ گھائل کر دینے والی مسکراہٹ بدن پر سرمئی رنگ کی شلوار قمیض اور سرمئی ڈوپٹہ ایک شہانے سے نیچے جھول رہا تھا۔

اسفار ٹکٹکی باندھے اسے

دیکھ رہا تھا جانتا تھا چھونے کی خواہش کی تو وہ غائب ہو جائے گی۔

وہ اب چہرے پر جھول رہی لیٹ کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرائی اور اسفار کی طرف بڑھی۔۔

اسفار نے آنکھیں بند کر لی اور ہاتھوں کو ڈریسنگ سے ٹکا کر پیچھے ٹیک لگا لی۔

سفید تن پہ سفید بغیر بازوؤں والی بنائین جینز سیلکی بال ماتھے پہ گرائے آنکھوں کو مندے وہ بت بنا کھڑا تھا

"ہاہاہا۔۔۔کیا ہوا یار تم بھی نہ۔۔۔اچھا بتاؤ۔۔۔تم آج کیا پہنو گے۔۔۔حویلی جانا ہے نہ۔،،وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر کھلکھلائی اسفار نے آنکھیں کھول دی وہ اس سے دو قدم دور تھی۔

"روح جو تم کہو گی میں وہ ہی پہنوں گا بس ایک مرتبہ واپس آ جاؤ۔۔۔،،وہ التجاء کرنے لگا جب کہ روح اس سے ایک ایک قدم دور جا رہی تھی۔

"ہاہاہاہا پاگل۔۔۔۔اچھا سفید کرتا اور شلوار پہننا اوپر وہی شال جو میں نے تمہاری سالگرہ پہ دی تھی پر تم نے نہ کرتا پہنا نہ شال اوڑھی نہ پشاوری چپل پہنی۔آج وہ ہی پہننا میں دیکھنے آؤں گی تمہارے پاس ہی تو ہوں تمہارے دل میں۔۔،،وہ بالوں کو ایک ہاتھ سے سامنے ڈالتی تھوڑا سا جھکی اور آنکھ دبا کر کھلکھلائی اسفار بے بس ہو کر اس کی طرف بڑھا پر وہ غائب ہو چکی تھی۔

"روح۔۔۔۔،،وہ تڑپ اٹھا اور آنکھیں مند کے بیڈ پر بیٹھ گیا اب وہ گزرے کل میں تھا۔۔بہت پیچھے

محبت کی وادیوں میں

محبت کے ہمراہ

"روح۔۔۔کیا کر رہی ہو رہنے دو میرے پاس ہیں بہت ساری تصویریں ان میں سے

New Era Magazine

کچھ لے کر فوٹوٹری بنالینا۔۔۔،، من نے اسے ٹوکا اور سمارٹ فون کھینچ لیا۔

وہ دونوں اسفار کے فارم ہاؤس پہ اس کا پیچھا کرتے ہوئے آئی تھی۔

"افففف اوہ۔۔۔۔ من تم نہیں سمجھو گی میں اپنے اسف کو سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔۔ایسا ٹری بنانا چاہتی ہوں جس پہ بچپن سے اب تک کی ہر یاد کو سبز کیا جائے اب سیل دو مجھے۔۔۔،،روح نے غصے سے کہا اور شیشے کے پار دیکھنے لگی جہاں اسفار بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کچھ کر رہا تھا۔

"بے واقوف اس طرح تم نے اس کا پیچھا کیا۔۔۔اور مجھے بھی ساتھ لے آئی۔۔۔۔اور چھپ چھپ کر تصویریں کیوں بنا رہی ہو۔۔اس جو کر کو سامنے سے جا کر کہو کہ فوٹو دے۔۔۔،، من سرگوشی کرنے کے انداز میں بولی۔روح نے پہلے اپنی روشن پیشانی پیٹ لی اور پھر اس کے ہاتھوں سے فون پکڑ لیا۔

"تم نہیں سمجھو گی۔۔۔ عشق وشق کو۔۔۔ جاب اس کا دھیان بٹا۔۔۔میں فوٹو بنالوں گی۔،،روح نے غصے سے کہا۔

"لو بھلا میں کیوں جاؤں اور کیا کہوں گی اسے۔۔۔۔میں کیوں جاؤنہ بابا۔۔۔،، من نے خو فگی کا اظہار کیا اور کالے ریشمی دوپٹے کو شہانے پہ ٹکالیا۔

"ٹھیک ہے میں جاتی ہوں اس کے پوز بنواؤں گی اور تم پیکس کلیک کرنا۔۔۔اپنی پیاری

سی چھوٹی سی معصوم سی بہن کے لئے اور بچپن کے دو دوستوں کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔۔۔،،روح نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تو من کو اس پہ ترس آ گیا اور فون پکڑ لیا۔

"اموشنل بلیک میلر۔۔۔۔جاب۔،،وہ غصے سے بولی روح مدھم آواز میں قہقہہ لگا کر اندر داخل ہوئی من پردے کے پیچھے چھپ گئی۔

"۔۔اسفی آج تیری ایسی فوٹوز بناؤں گی بندر بھی شرما جائے گا ہاہاہا۔۔۔،،وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر خود کلامی کرنے لگی اور پھر فون سنبھال کر دیکھنے لگی۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔،،روح نے آداب سے مسکرا کر اسے سلام کیا۔۔

"ارے واہ۔۔۔وعلیکم السلام۔۔۔میں بھی تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔۔اور محترمہ خود ہی آ گئی۔۔۔سہی کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے تو ہونے والی مسز کو مجھ غریب کی یاد آ ہی گئی،،اسفار نے معصوم سی شکل مزید معصوم بنائی۔

اس کی آنکھیں اظہارِ محبت کر رہی تھی۔

"بھلا کیوں کال کرنے والے تھے آپ خیریت۔۔۔،،روح نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی طرف دیکھا۔

ریڈ ہلکے پھلکے کام والے سوٹ پہ سفید ڈوپٹہ گلے میں پھیلائے۔لمبے بالوں کو چوٹی ٹیل بنائے آگے چھوڑا ہوا تھا۔آنکھوں میں کاجل کی لہر کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس

New Era Magazine

سفید کلائیوں میں تھوڑی تھوڑی چوڑیاں گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ اسفار نے نظریں جھکالی۔وہ نہیں چاہتا تھا ہر بار کی طرح اب کی بار بھی وہ اسے نظر لگادے۔اسی لئے نظریں کم ہی اٹھاتا تھا۔

روح نے مڑ کر من کو انگوٹھا دیکھایا بدلے میں اس نے بھی دیکھایا

پھر روح کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

"میں کافی بنا کر لاتی ہوں کون سی کو گے۔۔۔،،وہ کہتی کیچن کا دروازہ عبور کر گئی۔

"سٹرونگ۔۔۔۔اور تم کس کے ساتھ آئی ہو روح۔۔۔،،اسفار نے اونچی آواز میں پوچھا اور سر صوفے کی پشت سے ٹکالیا من اس کی ہر حرکت کو کیمرے میں قید کر رہی تھی جس سے وہ بے خبر تھا۔

بلیک ہلف بازوؤں والی ٹی شرٹ اور سرمئی جینز میں ملبوس سیلکی بال جنہیں وہ بار بار پیچھے کرتا پر وہ دوبارہ ماتھے پہ گر جاتے کالی آنکھوں میں چمک تھی۔

"ڈرائیور چھوڑ کے ساتھ،،روح نے کیچن سے ہی کہا۔

"اجازت لے کر آئی ہو نہ شہر یا خود ہی بھاگی آئی۔۔۔،،اسفار نے خوفگی سے پوچھا۔

"تمہاری طرح تو بلکل بھی نہیں ہوں خان صاحب۔۔۔افکورس اجازت لے کر ہی

آئی ہوں۔۔۔،،وہ غصے سے بولی تھی

"جھوٹی۔۔۔اس نواب زادے کے لئے تھوڑی اجازت لی تھی شاپنگ اور آنٹی شہنیلا کے لئے لی تھی۔،، من بڑبڑائی اور پھر سے فوٹو بنانے لگی۔

اسی پل اسفار کی نظر اس پہ پڑی تو وہ ہڑبڑا گئی اور جلدی سے فون ڈوپٹے کے نیچے چھپا کر مڑی ریشمی بال شیشے کے دروازے پہ لگے اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی اسفار دروازہ کھول چکا تھا اور اس کو بازو سے پکڑ اندر کر کے دوبارہ دروازہ بند بھی کر چکا تھا۔

"یہ دیکھ جاسوس پکڑا گیا۔۔روح جلدی آ اسے باندھتے ہیں۔۔۔،،وہ چلایا تو من نے اس کے پاؤں پہ پاؤں مارا۔وہ کہراتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھا۔

"اوہیلو مینٹل کیس میں کوئی جاسوس نہیں ہوں۔۔،، من اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتے ہوئے بولی۔

"تو اور کیا۔۔۔مجھے اور میری ہونے والی بیوی کو چند پل ٹک کر بات تک نہیں کرنے دیتی۔۔۔ہر جگہ پہنچ جاتی ہو۔۔۔،،وہ کشیدہ پیشانی پہ بل ڈال کر بولا۔کیچن سے باہر نکل رہی روح کھلکھلا کر ہنس دی۔

"باڈی گارڈ باہر ہی کھڑا ہے بلاؤں۔؟۔۔،، من نے سینے پر ہاتھ باندھ کر دھمکانے والے انداز میں کہا۔

New Era Magazine

"نہیں نہیں اب تھوڑا سا تو رحم کرلو سالی صاحبہ۔۔۔،، اسفار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کیا

بھروسہ تھا کہ من

واقع ہی باڈی گارڈ کو بلا لیتی اور فیوچر ایس پی کی بینڈ بجا وادیتی

"اسف۔۔۔ میں آپ کے لئے کچھ لائی ہوں من۔۔۔ پلیز۔۔۔۔،، روح نے التجاء کی

تو وہ پاؤں پٹختی گاڑی کی طرف بڑھی جہاں ڈرائیور اور دو عدد باڈی گارڈ موجود تھے

اس نے دروازہ کھولا اور دو جوڑے باہر نکالے ایک پیکنگ شاپر میں شال تھی۔ پھر

گاڑی بند کرتی دوبارہ اندر گئی۔۔ روح چھوٹے صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ اسفار لمبے

صوفے پہ لیٹ چکا تھا۔

"یہ کس خوشی میں۔۔۔،، اسفار نے مسکرا کر سوال کیا۔

"ویسے ہی ہم دونوں شاپنگ کرنے گئی تھی تو تمہارے لئے میں نے یہ ڈریس پسند

کیا۔۔ آج پلیز یہ پہننا۔۔ اور ایک شہانے پہ یہ شال۔۔۔ رکھنا ہائے ہیر و لگو

گے۔۔،،، روح نے سفید ڈریس اسے تھما دیا اور پھر ایک کالی سیٹھوں والی مخملی چادر جو

خاص بنوائی جاتی تھی وہ بھی تھما کر تالی جائی

"کیا۔۔۔ روح میں شلوار قمیض نہیں پہنتا مجھے نہیں پسند اور چادر۔۔۔ تو بلکل بھی

نہیں۔۔۔۔،، اسفار نے خوفگی سے کہا تو وہ اسے گھورتی رہ گئی۔

New Era Magazine

"چلو من۔۔۔۔پہننا ہو پہن لینا نہیں تو پھینک دینا۔۔۔،، وہ غصے سے کہتی ناک کو انگوٹھے سے سہلاتی باہر نکل گئی۔

"ہاہاہا روح بات تو سن یار۔۔۔،،

"روح۔۔۔۔روح۔۔۔،، وہ ہوش میں آ چکا تھا۔

"روح۔۔۔۔میں وہی لباس پہنوں گا۔۔،، وہ بے بسی سے بولا

"اسفی بیٹا اٹھو تیار ہو جاؤ۔۔۔اب ہم دیر سے جائیں تو کیسے چلے گا۔۔،، شہنیلا نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ اٹھ کے ورڈروب کی طرف بڑھ گیا۔پہلے اس نے وہ فوٹو ٹری نکالا جو بڑی محنت اور محبت سے سجایا گیا تھا۔اور پھر کپڑے نکالنے لگا

تجھے میری انائیں مار دیں گی
کبھی ناراض ہو کر دیکھ لینا

ہماری چشم کی حیرانیوں میں
اداسی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

ہمیشہ ٹوٹتی ہے شام بن کر
محبت کے اسیروں پر قیامت

خوشی کو دیکھنے کی جستجو میں
کسی غم کا جنازہ پڑھ رہا ہوں

مرے خوابوں کو اکبر صفت کوئی
کسی دیوار میں چنوا گیا ہے

مجھے یہ چین غم کی ساعتوں میں
کسی دُکھ کے وسیلے سے ملا ہے

اب اس کے بعد اس کے رابطوں سے
ابھی تک رابطہ رکھا ہوا ہے

New Era Magazine

مہمان جمع ہونے لگے تھے۔ماروانے اپیل کلر کا شرارا اور مہرون کرتی پہن رکھی تھی۔
میک اپ کئے بغیر بالوں کو سائڈ رول بنائے پیچھے چوٹیا بنائی ہوئی تھی نام کی جویلری کے طور پر بس ایک لاکٹ گلے میں تھا جو وہ کبھی اتارتی نہیں تھی۔

وہ بھی موجی تھی جب دل کرتا تو بن سنور لیتی نہیں تو نہیں۔۔اور آج تو اس کا دل و دماغ صباء کی حالت میں الجھا ہوا تھا۔

دوسری طرف کبیر صبح سے غائب تھا تیسرا ارشا کے تانے بانے۔،

وہ اپنے کمرے سے نکل کے صباء کے کمرے کی طرف بڑھ گئی ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے وہ نہ جانے کن سوچوں میں غرق تھی۔

صباء تیار ہو چکی تھی پر بیڈ پہ لیٹی آنکھیں مندے ہوئے۔مارو دروازے میں ہی ٹھٹھک کر رک گئی۔

وہ نیلے شرارے اور گولڈن کرتی میں ملبوس تھی ریشمی دوپٹہ بیڈ سے نیچے لٹکا ہوا آدھا اس کے سینے پہ پھیلا ہوا تھا سیلکی بال بھی بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے کانوں میں جھمکے ہاتھوں میں کوئی چوڑیاں نہ تھی نہ کوئی شنگار کیا تھا ہونٹوں کو کاٹتے ہوئے انگلیوں کو آپس میں پٹختے ہوئے وہ ماروا کے پیروں تلے سے زمین سرکا گئی۔ایک وجود جو ماروا کی آنکھوں میں آنے لگا۔۔

New Era Magazine

"صبی۔۔۔،، ماروا بھاگ کر اس کے پاس گئی اور سر کے نیچے سے ہاتھ لے جا کر اس اپنے قریب کیا اور سینے سے لگا لیا۔

"صبی تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ صبی پلیز اپنی آپی کو یوں ستاؤ مت۔۔۔۔۔۔،، وہ صباء کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے روتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ہوا آپی بخار ہے یار تو اب ریسٹ تو کر سکتی ہوں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو آج کل خوامخواہ ٹینشن لیتی رہتی ہیں۔۔۔،، صباء نے اس کو خود سے دور کرتے ہوئے۔اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"صبی تم مسکراؤ تمہاری مسکراہٹ ہی تو میرے جینے کی وجہ ہے چندہ۔۔۔۔،، وہ دوبارہ اسے سینے سے لگا چکی تھی۔

آج کل وہ کچھ زیادہ ہی پریشان رہنے لگی تھی۔کیونکہ صباء پریشان تھی

"اب آپ اپنی اموشنل بلیک میلنگ بند کریں۔۔۔ میں مسکرا رہی ہوں دیکھیں پہلے سے بہت بہتر ہوں۔۔،، صباء اپنی ساری جان لگا کر مسکرائی تھی۔

ماروا نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے اور بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی وہ کسی کی پرچھائی تھی۔۔

وہ کسی کی کاپی تھی۔

New Era Magazine

وہ اب صباء نہیں کوئی اور تھی ماروا کے سامنے

ماروا نے دوبارہ اس چھوٹی سی گڑیا کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو وہ کھلکھلا دی۔دروازے میں کب سے کھڑی ثناء دونوں بہنوں کا پیار دیکھ کر رو دی

"کاش ارشا آپی بھی مجھے ماروا آپی کی طرح محبت کرتی۔۔۔کتنی محبت کرتی ہیں وہ صباء سے۔،،ثناء سوچتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"میری چھوٹی سی گڑیا چلو اب آنٹی شمنیلا آ چکے ہوں گے،،ماروا اٹھتے ہوئے بولی۔اور نیٹ کا کام دار دوپٹہ ٹھیک کرتی صباء کا ہاتھ تھام اٹھانے لگی

"اور اسفی بھائی بھی۔۔۔،،صباء نے چور نظروں سے اسے دیکھ کر کہا اور فینسی چپل میں پاؤں ڈالے۔

ماروا کے ہاتھ ایک پل کو رکے پھر وہ کرب سے آنکھوں کو میچ کے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی تھی۔اس نے مٹھیاں بھینچ لی۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ایم سوری آپی۔۔۔،،صباء گھبرا کر اس کے سامنے جا رکی۔

ماروا کے شفاف آنسو سنہری رخسار پہ لڑکھڑا گئے۔

"اچھا کوئی بات نہیں چندہ۔۔۔،،

"سوری آپی پلیز دوئیں مت۔۔۔،،صباء نے انگلیوں کے پوروں پہ اس کے شفاف

New Era Magazine

موتی جذب کئے۔

ماروا مسکرادی پھر اس کے ہمراہ باہر نکلی۔نیچے صحن میں رکھے میز کے گرد رکھی کرسیاں عورتوں سے بھر چکی تھی۔

"آپ چلیں میں زراشاء کو دیکھ لوں۔۔۔،،صباء نے کہا ماروا ہاں میں سر ہلاتی مخالف سمت چل دی۔

وہ اپنا شرارا سنبھالتی سیڑھیاں اترنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر سامنے پڑی۔ پاؤں شل ہو گئے آنکھیں پھیلنے کے ساتھ ساتھ بھر اگئی۔سنہری پیشانی پہ بل پڑ گئے۔مٹھیاں بھینچ گئی۔جبڑوں کی ساخت بھی سخت ہوئی۔

اس کے پاس اس وقت پسٹل ہوتا تو سامنے کھڑے انسان کے سفید کپڑے سرخ ضرور ہو جاتے۔

اسفار سفید کرتے شلوار اور دائیں شہانے پہ وہی شال تھی وہی کالی شال جو کسی نے بڑے ارمانوں سے بنوائی تھی۔محبت سے سجا کر اسے دی تھی۔

آج موسم بہتر تھا تو اس نے شال شہانے پہ ٹکائی۔

پر نہیں۔۔۔۔اس نے تو کسی کو منانے کے لئے لی تھی۔۔

کسی کو واپس بلانے کے لئے۔

New Era Magazine

اسفار کی نظر بھی اس پہ پڑ چکی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا سیڑ ھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ماروا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے یا وہ ہی وہاں سے چلا جائے پر کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا۔۔وہ سیڑ ھیاں چڑھ کر اس کے مقابل آ چکا تھا۔۔۔اور ہونٹوں کو بھینچے دیکھ رہا تھا۔

ماروا نے نظریں گھما

کر اسے بے یقینی سے دیکھا۔

غصے سے دیکھا

نفرت سے دیکھا

نظروں سے ہی اسفار کو مار دیا پر وہ کھڑا تھا سینہ تان کے۔

زندگی میں پہلی بار نہیں وہ شلوار قمیض پہن کر آیا تھا بلکہ اس لباس میں کوئی اور بات تھی

۔ماروا نے دانت پیس کر مٹھیاں بھینچ لی اور سیڑ ھیاں اترنے لگی۔

"میں کیسا لگ رہا ہوں بتاؤ گی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،وہ پیچھے سے بولا تھا۔ماروا کے قدم رکے پر وہ مڑی نہیں اسفار اپنے گلابی ہونٹوں کو کاٹتے رہ گیا۔

"آج تک پوچھنے کی ضرورت۔۔۔م۔محسوس نہیں۔ہہ

New Era Magazine

ہوئی جانتی ہونہ،،وہ اس کی پشت کو دیکھ سوچتا چھت پہ چڑھتا پیچھلی حویلی کی طرف بڑھ گیا جہاں مردوں کا انتظام تھا۔

لان میں جا کر اس کے قدم رک گئے جھولا ہل رہا تھا۔۔

اس نے نظریں گھما کر دیکھا۔وجود میں جان سی پڑ گئی جیسے سانس چلنے لگی ہو۔

وہ وہاں بیٹھی تھی لال شرارے میں ملبوس ہار سنگار کئے ہونٹوں پہ مسکراہٹ، بالوں کو ایک شہانے پہ ڈالے آنکھوں پہ مسکارا اور آئی لائنر پیروں میں کھسا پائل ایک لیٹ ہونٹوں کو چھو کر واپس گال پہ جا رہی تھی۔ماتھے پہ ماتھا پٹی

"روح میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔اچھا لگ رہا ہوں نہ بلکل ہیرو۔۔،،وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر مسکراتے ہوئے بولا اور آہستہ قدم اٹھاتا جھولے کے پاس جا رکا۔

روح جھولے سے اتری اور اس کے سامنے رکی۔پیروں میں پشاوری چپل اور شال تک اس کی پسند کا تھا۔

ہونٹوں کو سیٹی کی طرح گول کر کے دونوں ہاتھوں سے نظر اتاری اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔وہ نظر جھکا گیا

"بہت خوبصورت لگتے ہو مسکراتے رہا کرو۔خان۔۔۔،،روح نے اس کے شہانے پہ تھپکی دے کر کہا۔اور پھر ہنسنے لگی اسفار اسے دیکھتا رہا۔

پھر آنکھیں بند کر کے باہوں کو پھیلایا۔

"میں تمہارا ہوں روح۔۔۔۔ مرتے دم تک تمہارا رہوں گا۔۔۔۔بہت محبت کرتا ہے اسف اپنی روح سے۔۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں بولا جو سامنے کھڑی نازک لڑکی نے سن لی

"ہاہاہاہا۔۔۔۔جانتی ہوں ایس پی صاحب۔۔۔ میری محبت ہے ہی ایسی۔۔۔،،وہ شوخ آواز میں بولی اسفار نے آنکھیں کھولی تو وہ غائب ہو گئی۔اسفار کی نظر ادھر ادھر دوڑنے لگی۔جہاں وہ نہیں تھی وہ تو اس کے دل میں بستی تھی۔

پھر وہ سانس بحال کرتا لوہے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

****

تائی کے مائکے والوں سے ملنے کے بعد ماروا شہنیلا کے پاس چلی گئی وہ اپنی بہن (مسز جٹ) کے پاس بیٹھی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔،،ماروا نے سلام کیا تو وہ اٹھ کر مسکراتی اس کے گلے لگی۔

"کیسی ہو بچے۔۔۔،،انہوں نے ماروا کے ماتھے پر ہونٹ رکھ کر پوچھا۔

پھر اپنے پاس رکھی کرسی پر ہی بیٹھا لیا مسز جٹ سے ملنے کے بعد وہ ان دونوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

"ازما نظر نہیں آ رہی۔۔۔،،ماروا نے نظریں ادھر ادھر گھمائی۔

"وہ ارشا کے ساتھ ہے۔۔۔۔دونوں سہلیاں بن گئی ہیں وہ رہی،، مسز جٹ نے ایک طرف اشارہ کیا۔

ماروا نے مڑ کر دیکھا تو وہ دونوں اکیلی نہیں بلکہ لڑکیوں کا گروپ موجود تھا۔

وہ مسکرا کر پھر سے ان کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔

"بی بی جی وہ۔۔۔۔وہ سیٹھ صاحب آپ کو بلا رہے ہیں،، ایک ملازمہ نے آ کر کہا۔

"میں آتی ہوں آنٹی۔۔،،وہ اٹھتے ہوئے بولی اور دوپٹہ ٹھیک سے سر پہ ٹکاتی رعب سے چلتی ارشا لوگوں کی ٹیبل کے پاس سے گزری۔ان سب کی نظریں اس پہ ٹھہری تھی اس کی شخصیت میں ایسا مکنا طیسی اثر تھا جہاں سے گزرتی وہ دیکھتے رہ جاتے

"کون سے سیٹھ صاحب۔۔۔،،وہ بولی۔۔

"سیٹھ کبیر۔۔۔بی بی جی۔۔،، ملازمہ نے کہا تو وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔کسی اور کی نظریں بھی اٹھی تھی۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔،،ماروا کہتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔کبیر اس کے کمرے میں تلملاتا ٹہل رہا تھا۔

"کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔جلدی سے نئے فارم ہاؤس کی چابی دو۔۔۔۔باہر

دوست انتظار کر رہے ہیں۔۔۔،،وہ قدرے غصے سے بولا تھا۔ماروا نے سر سری سا اس کا جائزہ لیا چوڑی چھاتی پہ تنگ سفید کرتا بازوؤں کو تھوڑا سا فولڈ کیئے ہوئے بالوں کو پف سٹائل دیئے وہ چہرے پہ بے زاری لئے کھڑا تھا ماروا نے چابی نکال کر دے دی۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ صبح سے کہاں ہے پر پوچھ نہیں سکی۔کیوں پوچھتی۔

"منہ کے زاویے ٹھیک کر لو واپس کر دوں گا کھا نہیں جاؤں گا ہر وقت نخرے میں مت رہا کرو۔۔۔،،وہ چابی لیتے تیکھے لہجے میں بولا اور کمرے سے

نکل گیا۔

ماروا نفی میں سر ہلاتی واپس چل دی۔

اسے کبیر کی سمجھ نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کے دل میں ایسی کوئی خواہش تھی۔

****

صباء کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا اور وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تائی ماں کی بہن کو دینا تھا۔

اچانک کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔کچھ عجیب لگا۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا۔

وہی ظالم جاں تھا سرمئی رنگ کا شلوار قمیض زیب تن کئے بازوؤں کو فولڈ کئے وہ ساتھ چل رہی نقاب پوش لڑکی کو سنجیدگی سے کچھ بتا رہا تھا۔ضرور وہ ہی تھی۔۔۔

"تو یہ اب اسے یہاں لے آیا میرے سامنے مجھے مزید جلانے کے لئے،،

New Era Magazine

صباء کے ہاتھ سے جوس کا گلاس گرا اور چھن۔۔ چھن کرتا ٹوٹ گیا وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلاتی پیچھلے مڑنے لگی پر سیڑھی سے پاؤں ٹکرایا اور وہ زمین بوس ہوئی۔

صحن میں بیٹھے لوگوں نے ایک نظر اس کے دھواں ہوتے چہرے کو حیرانگی سے دیکھا۔

"صباء۔۔۔،،ماروا بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی پر وہ کانپتے ہوئے وجود کے ساتھ بھاگتی سیڑھیاں ایسے چڑھی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔ سمیر اپنی جگہ جامد کھڑا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی اور آخری نظر سمیر پہ ڈالی اور ٹھک سے دروازہ بند کر دیا۔

وہ عورت کو چھوڑ واپس چلا گیا۔

ماروا حیرانگی کی کیفیت میں دروازے کو تک رہی تھی۔

آج کل سب کچھ بگڑ کر رہ گیا تھا۔

وہ سب مہمانوں پہ ندامت سی نظر ڈال ایک طرف بڑھ گئی۔

"تم نے اچھا نہیں کیا سمیر۔۔۔۔۔بہت برا کیا۔۔۔۔سوچ رہی تھی تمہیں بخش دوں پر تم۔۔۔۔۔۔تم مجھے مزید توڑنے میں مصروف ہو۔۔۔کیوں سمیر۔۔،،وہ بیڈ پہ گر گئی تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سمیر کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کا بھی خون پی جائے۔پر وہ کچھ

نہیں کر سکتی تھی اسے کوئی حق نہ تھا۔۔

سمیر حد درجے کی لاپرواہی برتنے لگا تھا۔اور بے رخی بھی حد سے بڑھ کر تھی

"سمیر پلیز لوٹ آؤ یار پلیز پلیز۔۔۔۔میرے محرم بن جاؤ۔۔۔۔یااللہ۔کیا۔اس تھل میں عاشق پیدا ہوتے ہیں مرنے کے لئے۔۔۔؟؟

ہیر رانجھا، سسی پنوں،سب کی محبت میں کھوٹ تھی

کیوں کہ نکاح نہیں ہوا تھا بغیر نکاح کے ملتے تھے۔۔سراسر غلط تھا پر پھر بھی ان کی محبت سچی قرار دی جاتی ہے۔۔

میں تو ملنے کی خواہش نہیں کر رہی۔نہ محبوب مانگ رہی ہو میں تو محرم مانگ رہی ہوں۔۔۔تو جانتا ہے میرے خدایا تو میرا حال بہتر جانتا ہے۔یہ محبت اس تھل کی مٹی میں مت ملانا اس محبت کو منزل دینا اسے میرا محرم بنانا۔۔اگر وہ کسی اور کا ہے تو مجھے بھولنے میں مدد کر میرے ربا۔۔۔،،وہ گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ جوڑ گئی اور پھر تکیہ منہ پہ رکھ سسکیاں بند کرنے لگی۔

نہ جانے کب منظور ہونی تھی دعا۔۔

"غیر محرم کی محبت رولاتی ہے صباء۔۔،،ماروا کے جملے سماعت سے ٹکرائے تو اسے لگا ساری دعائیں ختم ہو گئی۔

New Era Magazine

تمہیں خبر ہے؟ تم آخری تھے!

سراب جیسا وصال دے کر

پلٹ گئے ہو۔۔۔

مجھے امیدوں سے تب بھی کوئی امید نا تھی

مجھے امیدوں سے اب بھی کوئی امید نا ہے

مگر جلن ہے۔۔۔

ہمارا سینہ تندور کر کے پلٹ گئے ہو!!

تمہارے سارے گناہ اپنے ہی سر لیے ہیں

تمہیں خبر ہے؟

میں زندگی بھر خطائیں کر کے

دعائیں کر کے نہ گڑگڑایا۔۔۔

تمہاری خاطر مجھے دعاؤں کی لَت لگی ہے!

جو تم سے پہلے کا واقعہ تھا

اسے تو بس سرسری لیا تھا۔۔۔

New Era Magazine

مگر مجھے یہ خبر کہاں تھی۔۔۔تم آخری ہو!

سواب تو آؤ اور آ کے دیکھو !

میں عشق تھل کا کوئی پُنّل ہوں

وجود کھاتی ہے ریت جس کا

مذاق اڑاتی ہے رات جس کا

تمہیں خبر ہے؟ تم آخری تھے!!

کہ جس کی معصوم سی وصالوں کی التجاؤں بھری دعاؤں نے مار ڈالا

سکھی پُنّل کو تری وفاؤں نے مار ڈالا۔۔۔!!!

****

صبح صبح صباء جلدی اٹھ گئی مار وا نے سحری تیار کی تایا جان، فراز، مار وا اور صباء کے سوا کسی نے روزہ نہیں رکھا کبیر تو تھا ہی غائب۔

نہ جانے کیا تھا صباء ہنستی مسکراتی یونیورسٹی کی تیاری کرنے لگی۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔

کبیر بھی دن چڑھے لوٹ آیا تھا پر مار وا کے سوا کسی کو علم نہیں ہوا تھا وہ اپنے کمرے سے

نکل رہی تھی جب وہ تیز قدم رعب سے رکھتا آستین فولڈ کرتا حویلی میں داخل ہوا اور ماروا واپس کمرے میں چلی گئی۔

دادا حکم کو علم ہوتا کہ وہ رات بھر باہر رہا ہے تو ساری انسٹیفیکیشن کروا کے حویلی میں داخل ہونے دیتے۔ تبھی شائد ماروا کسی سے اس کی عادتوں کے بارے میں بات نہیں کرتی تھی۔

اسے سب نظر آتا تھا پر فلحال وہ چپ تھی۔

"صبح بخیر دادا حکم،،سب کھانے کے میز پہ بیٹھے تھے۔سوائے تایا جان کے باقی تو کسی کا روزہ نہیں تھا۔صباء چہکتی ہوئی نیچے آئی۔اور دادا حکم کے کاندھے پہ سر ٹکا کر بولی۔دادا حکم مسکرا دیئے اور سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔

جبکہ ارشا اور تائی جان کا منہ پھول کر غبارہ بن گیا۔

"صبح بخیر بیٹا طبعیت کیسی ہے میری بچی،،

"طبعیت تو تب ٹھیک ہوگی جب وہ کدو آسمان سے اتر کر زمین پہ آئے گا۔۔۔،،وہ دانت پیس کر سوچنے لگی۔

"جی دادا حکم بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ بانو۔۔۔آپی کہاں ہیں،،وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

اور سب کو سلام کرنے کے بعد بولی۔

"جی چندہ۔۔،،ماور اڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

اس کے ہاتھوں میں ناشتہ تھا۔کبیر نے نظریں اٹھا کر ماروا کو دیکھا وہ لال پرینٹیڈ شلوار قمیض میں ملبوس تھی ریشمی ڈوپٹہ ایک کاندھے پہ تھا اور آدھا سر پہ نشیلی آنکھوں میں کاجل کی لہر سنہری چہرے پہ بلا کی چمک۔۔ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ جو کبھی کبھی ہی ہوتی تھی خاص طور پر صرف گھر میں ہوتے ہوئے اور وہ گھر میں صبح ،شام ہی نظر آتی تھی بلکل ڈاکٹر کی ہدایت کی گئی دوا کی طرح وہ مسکراتی تھی صبح اور شام۔۔کبیر نے ہونٹ بھیچ کر نظریں جھکا لی ماروا نے ناشتے کی پلیٹ ٹیبل پہ رکھ دی جو کہ ارشا کے لئے تھی۔

"دادا حکم احمد بھائی کی شادی میں کچھ دن باقی ہیں کیوں نہ ہم ہر روز رات کو سنگیت کا فنگشن رکھ لیں۔۔۔،،ارشا نے کہا تو دادا حکم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"کیوں نہیں۔۔رونقیں لگی رہیں گی ارشا ٹھیک کہ رہی ہے دادا حکم۔۔۔،،ماروا نے پراٹھا احمد کی تھالی میں رکھتے ہوئے کہا وہ ابھی سب کو کھانا سرو کر رہی تھی۔

"تھینک یو،،احمد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا اور مسکرایا

"ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی پر ذرا حد میں رہ کے ہو ماروا بچے،، حکم نے سنجید گی

New Era Magazine

سے کہا۔

"جی آپ فکر نہ کریں دادا حکم،،ماروا نے کہا

"دیکھا ماں میں نے بات کی تو دادا حکم گھورنے لگے اور ماروا نے کی تو فٹ سے مان گئے ،،ارشا نے ساتھ بیٹھی ماں کے کان میں گھس کر سرگوشی کی۔

"دادا حکم نے کون سا ساری عمر بیٹھے رہنا ہے اور تم سے کہا ہے نہ صبر رکھ،،،تائی نے بھی سرگرشی کی۔کبیر جو سامنے بیٹھا تھا اس نے محسوس کیا اور انہیں دیکھا تو وہ دونوں چپ ہو گئیں،اور کھانے میں مصروف ہو گئ۔

"سمیر تم بہت اونچے اڑ رہے ہو نہ بہت جلد تمہیں تمہاری اوقات یاد دلاؤں گی۔،،صباء نے سوچا اور آنکھ سے بہنے والے آنسو کو آنکھ میں ہی روک دیا،

"میں یونی ورسٹی جا رہی ہوں آپی آپ فراز بھائی کے ساتھ آ جانا،،وہ کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

"صباء تم اکیلی کیسے جاؤ گی؟؟،،دادا حکم نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"کیوں دادا حکم میں بچی نہیں ہوں اب۔۔اور آپ نے ہی تو سیکھایا ہے کہ عزت کا خیال رکھنا اور کسی سے ڈرنا نہیں۔۔۔،،صباء سینے پر ہاتھ باندھ کر مسکرائی۔

New Era Magazine

"پر بیٹا،، سلیمان نے اسے مخاطب کرنا چاہا

""""ٹھیک ہے بیٹا جاؤ پر پہلی بات یاد ہے نہ،، دادا حکم نے پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا دی۔

سفید ٹوپ اور سفید ہی شلوار اوپر بلیک کام والا ریشمی ڈوپٹہ جو گلے میں پھیلا رکھا تھا ایک ہاتھ میں بلیک چار چوڑیاں۔ایک ہاتھ میں گھڑی۔کمر تک آرہے بالوں کی کھجوری چٹیا کئے آگے ڈالا ہوا تھا اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹوپس بغیر میک اپ کے مسکارا اور آئی لائنر کی ہلکی سی کوٹ بنائے وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔

"یہ لو آج سے یہ گاڑی تمہاری ہوئی، تمہیں بہت پسند ہے نہ میری گاڑی،، مار وا جو بانو سے اپنی گاڑی کی چابی منگوا چکی تھی اسے پکڑا کر گلے لگا یا۔

"صباء میں نہیں جانتی تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے اور تم کیوں روتی ہو اور آج اکیلی کیوں جا رہی ہو۔پر اتنا جانتی ہوں اگر کچھ بھی تم نے غلط کیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔اس بار تو بلکل بھی نہیں کروں گی،، مار وا نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"نہیں آپی ایسی کوئی بات نہیں آپ یقین کریں ایسا کچھ نہیں،، صباء نے سرگوشی کی اور الگ ہو گئی۔

New Era Magazine

"ٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ دادا حکم ابا جان تایا ثناء،،وہ ہاتھ ہلاتی سر پہ دوپٹہ ٹکاتی ایک ہاتھ سے کاندھے پہ ڈالا بیگ اور ہاتھ میں فائل پکڑے بڑے اعتماد سے چلتی حویلی کے دوسرے دروازے سے نکل کر گراج میں داخل ہوئی جہاں سات آٹھ گاڑیاں اور ایک دو جیپ کھڑی تھی۔

اس نے بلیک گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئی گاڑی سٹارٹ کی تو دروازے پر کھڑے آدمی نے دروازہ کھولا۔

"سمیر آج تمہیں میں بتاؤں گی کہ میں کیا چیز ہوں۔۔۔آخر تم اس عورت کو یہاں لائے کیسے،،وہ اپنے فون سے نمبر ڈائل کرتے ہوئے دانت پیس کر بڑبڑائی۔

"کام ہو گیا،،وہ گاڑی کا سٹیرنگ گھماتے ہوئے بولی

"گڈ،،وہ گاؤں کی نوکر پہ پہنچ چکی تھی۔

اس نے یونیورسٹی کی بجائے سولنگ پہ گاڑی ڈال دی جوان کے فارم ہاؤس کی طرف جا رہا تھا۔

گاؤں سے پانچ کیلو میٹر کی دوری پہ ہی اس نے ایک خوبصورت، طریقے سلیکے سے بنے فارم کے سامنے گاڑی روک دی جو ٹیلوں کے درمیان واقع تھا۔ایک طرف اونچے اونچے ٹیلے جبکہ دوسری طرف ڈھیلونی جگہ

New Era Magazine

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور پھر دروازہ بند کر کے لاؤنج سے ہوتی سیڑھیاں چڑھتی اوپر کے کمرے میں چلی گئی۔

جہاں سمیر بیڈ پہ غصے میں لال پیلا بیٹھا تھا

"اسلام علیکم جٹ صاحب کیسے ہیں آپ،،وہ جلادینے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجا کر بولی

"یہ کیا بے واقوفی ہے صباء،،وہ اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میری۔۔۔،،اس نے اپنی طرف انگلی کر کے "میری پہ زور دیا۔۔

"نہیں تو۔۔۔میری تو بے واقوفی نہیں ہاں تمہاری ہے،،وہ مسکرا کر بولی۔جبکہ سمیر کا دماغ گھوم گیا۔

"تم گڈ نیپ ہو چکے ہو جٹ صاحب،واؤ ایک لڑکی نے جٹ کو اٹھالیا ہاہاہا،،صباء نے تالی بجائی،جبکہ سمیر نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

"صباء جانے دو مجھے پیچھے ہٹو اگر کسی نے دیکھ لیا تو،،

"سمیر تم گڈ نیپ ہو چکے ہو مزاق نہیں کر رہی میں چپ کر کے بیٹھ جاؤ ورنا،،صباء نے چوٹکی بجا کر انگلی دیکھائی۔ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں چھن چھن کرنے لگی۔

وہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

New Era Magazine

"ورنہ کیا کرو گی۔۔۔،، سمیر نے سینے پر ہاتھ باندھ کر غصے سے اسے گھورا

"میں نے ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہنی۔۔۔۔،،اس نے کلائی ہوا میں بلند کی تو ایک بار پھر سے چوڑیاں چھن چھن کرنے لگی۔ سمیر نے پہلے اس کی چوڑیوں کو گھورا پھر اسے۔جیسے کہ رہا ہو "یہ کیا ہے،،

"ہاں تو تم سمجھ لو کہ نہیں پہنی۔,,وہ ڈھٹائی سے بولی۔

"میں نے واقع ہی نہیں پہنی ہوئی۔۔ سمجھی تم،، سمیر نے شہادت کی انگلی اسے دیکھائی۔

"بہت شوق ہے چوڑیاں پہننے کا۔۔۔لو یہ لو پہن لو۔۔۔،،وہ اپنی چوڑیاں اتارنے لگی۔

"پر یہ تمہیں کہاں آنی ہیں اتنی موٹی کلائیاں ہیں۔۔،،وہ اطمینان سے بولی۔

سمیر نے مزید ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"دیکھو صباء میرے دماغ کی دہی مت کرو۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں دھاڑا۔

"تمہیں شوٹ کر دوں گی اور لاش ایسی جگہ چھپاؤں گی کوئی ڈھونڈ نہیں سکے گا سمجھے بغیر جنازے کے ہی زمین میں دفن ہو جاؤ گے چپ ہو کر بیٹھ جاؤ سمجھے،،صباء نے پرس سے پسٹل نکال کر بیگ پھینک دیا اور اس کے سینے پر

نشانہ تان لیا۔

وہ سمجھتا کیا تھا صباء کو آخر۔

"یہ کھلونا نہیں ہے ڈوپ دی پیسٹل صباء،، سمیر بیڈ پہ بیٹھ کر بولا۔

صباء آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔وہ خوفگی سے اسے دیکھ رہا تھا کیا بھروسہ تھا اس مینٹل کیس کا

"جانتی ہوں یہ کھلونا نہیں ہے زندگی کتنی پیاری ہے نہ تمہیں ایسے ہی مجھے میری زندگی۔۔یعنی تم مجھے بہت پیارے ہو جب تم میرے نہیں رہے میری زندگی تم نے مجھ سے چھین لی تو میں تمہیں کیوں جینے دوں۔۔۔کسی اور سے شادی کی تو کی کیسے۔۔۔کیوں کی،،وہ بے بسی سے دانت پیس کر بولی۔ سمیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں میں نمی تھی۔اور پھر سمیر نے منہ پھیر لیا۔

"تو جٹ صاحب آپ بد قسمتی سے ایک لڑکی کے ہاتھوں اگواہ ہو چکے ہیں تو چوں چاں مت کرنا،،صباء کرسی سے اٹھ کے کھڑی ہو گئی اور شہادت کی انگلی سے آنسوں کو رگڑا۔ سمیر نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"اللہ اٹھا لے مجھے کیا عزت رہ گی اگر کسی کو پتا چلا کہ جٹ سمیر کو ایک لڑکی نے گڈنیپ کر لیا،، سمیر نے ایک نظر نازک سی صباء پہ ڈالی جو خطرناک حد تک خوبصورت لگ رہی

New Era Magazine

تھی پر خوفناک بھی۔ سمیر نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"پانی پیئو گے،، صباء نے اطمینان سے پوچھا۔ تو وہ غصہ پی کر رہ گیا۔

"تمہارا خون پئیوں گا،، سمیر نے غصے سے کہا اور منہ موڑ لیا۔

"تم مچھر ہو کیا جو میرا خون پیو گے۔۔،، صباء نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔ سمیر کا غصہ اور بڑھ گیا۔

صباء کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی اسے غصہ دلانے کی۔

"شیٹ اپ،، سمیر نے انگلی دیکھا کر کہا تو وہ سر ہلا کر بیڈ کے ایک طرف ٹک گئ۔

"مجھے کیوں کڈنیپ کیا۔۔۔ کیا چاہتی ہو یار،، سمیر اٹھ کھڑا ہوا۔ صباء کچھ نہیں بولی

"میں پوچھ رہا ہوں مجھے کڈنیپ کیوں کر دیا۔۔،، سمیر اس کے سر پہ جا کھڑا ہوا صباء نے ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھا اور پھر بند کر لی۔

"میں کب سے بکواس کر دہا ہوں کچھ پلے پڑ رہا ہے کیا۔۔۔ بولو۔۔،، سمیر نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا

"تمہارا کوئی دین ایمان ہے، کبھی کہتے

ہو چپ کر جاؤ کبھی کہتے ہو بولو۔۔ ایک بار ڈیسائڈ کر لو کیا کروں۔۔،، صباء نے اس کے سینے پر پیسٹل رکھ کر کہا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"صباء میرا دماغ خراب مت کرو،، سمیر نے شہادت کی انگلی دوبارہ دیکھائی

"سارا دن یوں نہیں گزرے گا نہ۔۔۔ چلو تم بیٹھو اور یہ بتاؤ

۔۔۔ بیٹھو تو،، صباء نے اپنا دوپٹہ سینے پر پھیلا لیا اور پستول گھماتی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"کیوں کر رہی ہو تم یہ سب بدنام ہونے کا زیادہ شوق ہے۔۔۔،، سمیر نے سر تھام کر کہا

"ہاں۔۔پر میں نہیں تم بدنام ہو گے ایک لڑکی نے تمہیں گڈنیپ کر لیا ہاؤ وُوَوُ۔

ہاہاہاہا،، صباء ہنستے ہوئے بولی۔۔وہ مذاق کے موڑ میں تھی۔

"صباء پلیز مجھے جانے دو،، سمیر نے التجاء کی

"کس کے پاس جانا چاہتے ہو۔۔۔اپنی بیوی کے پاس،، وہ سنجیدگی سے بولی اور اس کی طرف مڑی۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔

"صباء میں پیار سے بات کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے ہاتھ اٹھانا نہیں آتا،،

"پیار سے بات ہاہاہاہاہاہا۔۔اٹھا لو ہاتھ یہ ہی تو کسر رہ گئی ہے سمیر۔۔۔ آخر اچانک سے اتنا۔۔اتنا بھی کوئی بدلتا ہے جیسے تم بدل گئے ہو۔۔۔،، وہ اس کی بات کے درمیان ہسنے

لگی ہنسی خطرناک تھی۔دو تین قدم دور کھڑے تھے پر کھڑکی سے پڑ رہی روشنی سے ان دونوں کے سائے سفید دیوار پہ ایک ساتھ تھے۔

"پیار سے بات اور مجھ سے،جٹ سمیر تم مجھے جیسا سمجھتے ہو ویسا بننے میں مجھے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا پر میں ویسی نہیں بنو گی مجھے کوئی شوق نہیں ہے ویسی عورت بننے کا۔۔۔ اور یہ لو مار دو مجھے میں جانتی ہوں تم کبھی میرے نہیں ہو سکتے۔۔۔،،اس نے سمیر کے ہاتھ میں پستول تھما دیا اور اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ہاتھ تھام کر نشانہ ماتھا پٹی پر تان دیا۔۔۔ سمیر کا رنگ اڑ گیا۔۔ہونٹ بھیج گئے وہ اسے کچھ کہنا چاہ رہا تھا پر ہمت نہیں ہو پائی۔۔

"اگر جانتی ہو کہ میں تمہارا نہیں ہو سکتا تو یہ ڈرامے کیوں کر رہی ہو جان چھوڑ دو میری،،وہ پستول بیڈ پہ پھینک کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا اور بے بسی سے بولا۔

صباء نے آنسوں سے بھری نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

سمیر کے حصاب ڈھیلے پڑے وہ صباء کی آنکھوں سے نکل رہے شعلوں کی تپش برداشت نہیں کر سکا۔

اسے دیکھ وہ نظریں جھکا گیا اور پھر دیوار کی طرف منہ موڑ کر خاموش ہو گیا بول تو صباء بھی کچھ نہیں رہی تھی۔

New Era Magazine

تنہائی اور خاموشی سب بول رہی تھی۔

مرے پہلو میں رہ کر بھی کہیں رُوپوش ہو جانا
مجھے پھر دیکھنا اور دیکھ کر خاموش ہو جانا

تجھے یہ شہر والے پھر مرے بارے میں پوچھیں گے
نظر سے مسکرانا اور پھر خاموش ہو جانا

****

تجھے اب تلک مری بے بسی کا ملال ہے
تجھے سچ کہوں مجھے اب بھی تیری ہی فکر ہے

تری خامشی مری الجھنوں کو بڑھا گئی
سو کبھی سکوت بھی توڑ دے کوئی بات کر

New Era Magazine

مجھے رات سے کسی اور طرح کا عشق ہے
مجھے دن میں رات کی عادتیں ہیں پڑی ہوئیں

مجھے مل بھی جاتا تو پھر زوال ہی جھیلتا
چلو اک طرح سے یہ ٹھیک ہے وہ ملا نہیں

مرے ساتھ مقتلِ غم میں جانے کی ضد نہ کر
مری بات سُن تجھے کون دے گا تسلیاں؟

ذرا ٹھیک سے تو سنا نہیں پہ یقین ہے
کہ تمہارے بارے میں بک رہی تھی ہوا کہیں

سفید شلوار قمیض زیب تن کئے ہوئے تھا وہ۔ جس میں وہ ظالم بے تحاشا پر کشش لگ رہا تھا سفید پیروں میں بلیک سینڈل بال بکھرے ہوئے آنکھوں میں غصہ یہ اس کا سمیر تھا

جو اس کا نہیں تھا۔

"جانے دو مجھے صباء۔۔۔،،کچھ دیر کی خاموشی کو اس کی آواز نے ختم کیا۔

"جاؤ میں نے روکا کب ہے،،صباء نے منہ موڑ لیا وہ ایک پل کو رکا اور پھر باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

"سنو سمیر کیا وہ تمہیں مجھ سے زیادہ چاہتی ہے۔۔،،صباء نے بھاگ کر اس کا راستہ روکا سمیر آگے بڑھنے لگا پر وہ سامنے سے نہ ہٹی

سمیر نے اسے بازو سے پکڑا ایک طرف کر دیا تو صباء توازن برقرار نہ رکھ سکی اور زمین بوس ہو گئی وہ حیرانگی سے سمیر کو دیکھنے لگی

"صباء،،۔۔۔آہ،،وہ دروازے سے واپس پلٹنے لگا پر صباء نے دروازہ بند کیا تو اس کا ہاتھ دروازے میں آ کر نکل گیا۔

"دفع ہو جاؤ سمیر اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دیکھنا نہیں تو تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔،،صباء چینخی تھی۔

اس نے ہاتھ دروازے پر رکھ کر آنکھیں مند لی۔

"تم چلے جاؤ سمیر چلے جاؤ نفرت ہے مجھے تم سے آئی ہیٹ یو سمیر آئی جسٹ ہیٹ یو۔۔۔،،وہ پھر سے چینخنے لگی تھی۔

New Era Magazine

وہ روتے ہوئے کر رہے ہیں نفرت کا اظہار

محبت "عشق" کا روپ دھار چکی معلوم ہوتا ہے

سمیر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔اور پھر فارم سے ہی نکل گیا۔

صباء کچھ دیر بیٹھی رہی۔اور پھر آنسو صاف کر کے بیگ اٹھا کر باہر نکلنے لگی پر پھر رکی اور مڑی دروازے میں ہاتھ دے کر بند کیا اور پھر کھینچ لیا۔ہونٹوں سے بے اختیار "سسس" نکلی اسی نازک ملائم ہاتھ پہ پہلے زخم مل چکا تھا ایک بار پھر۔۔۔۔۔

پر وہ زخم تو بہت گہرے تھے جو بچپن کی محبت چھن جانے کے تھے۔۔

"آہ۔۔۔اتنا درد اسے ہوا ہو گا،،اس نے آنکھیں بند کر کے سوچا اور بہتے خون کی پرواہ کیئے بغیر تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں اتر گئی اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر ایک بار پھر آنسوں کو رگڑا۔

"میں نے اسے اٹھوایا کیوں اپنی ہی امیج خراب کر لی اس کی نظروں میں۔۔۔۔۔۔،،وہ سٹیرنگ پہ سر ٹکا کر خود کو ملامت کرنے لگی اپنی بے واقوفی پہ خود سے الجھنے لگی۔اپنے پچپنے پہ کہرانے لگی۔

اور پھر گاڑی سٹارٹ کر لی۔گاڑی اب سولنگ پہ دوڑ رہی تھی۔

راستے میں وہ درختوں کے سائے میں چل رہا تھا۔صباء نے گاڑی اس کے پاس روکی اور گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔ نظر سولنگ پہ ہی تھی۔

اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا جس نے سٹیر نگ کو بھگا رکھا تھا۔

سمیر نے اسے دیکھا اور چلنے لگا صباء نے گہری سانس خارج کی اور پھر گاڑی اس کے پاس روک دی۔ سمیر نے بے بسی سے اس پاگل لڑکی کو دیکھا جو نہ جانے اتنی سادگی سے سنگین جرم کرنے پہ تلی ہوئی تھی۔

اور پھر آس پاس دیکھ دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا جانتا تھا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ تبھی اس کی نظر صباء کے ہاتھ پر پڑھی جہاں

سے خون بہہ کر سٹیر نگ کو بھگئے جا رہا تھا۔

پھر اس نے خفگی سے صباء کو دیکھا

اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا۔بس آنکھوں میں بہت سارے آنسوں کا ذخیرہ موجود تھا۔

"یہ کیا ہے،، سمیر نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"اس ہاتھ نے میرے سمیر کو درد دیا تو یہ سلامت رہتا۔۔۔،، صباء نے بغیر کسی تاثر

New Era Magazine

چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔

"صباء یہ کیا پاگل پن ہے یار۔۔۔۔کیوں تم ایسی حرکتیں کرنے لگی ہو۔۔نارمل کیوں نہیں ہو رہی۔۔۔بخار ابھی اترا نہیں اور یہ نیا ڈرامہ،، سمیر اس کی بے واقوفیوں کی وجہ تھک چکا تھا۔

"جو تم دیکھ رہے ہو۔۔اور تم نے ہی مجبور کیا ہے مجھے۔،،وہ سنجیدگی سے بولی۔ سمیر ایک بار پھر خاموش ہو کر رہ گیا

"دیکھو صباء،،

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا صباء نے منہ موڑ کر اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوا،، سمیر نے گردن گھمالی اور باہر دیکھنے لگا۔اس کی انگلی پہ ہلکی سی چوٹ آئی تھی جبکہ صباء بے واقوف نے تو ہاتھ ہی زخمی کر لیا تھا عجیب سا جنون سوار تھا اس پہ تو۔۔جو آج تک نظر نہیں آیا تھا

"گاڑی روکو،، سمیر نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور بولا پر اس نے گاڑی نہیں روکی۔

"صباء آئی سیڈ سٹاپ،، اس نے گاڑی کا کالا شیشہ چڑھا دیا۔اور غصے سے بولا۔صباء نے پاؤں بریک پہ رکھ دیا۔

"ہاتھ دیکھاؤ،، سمیر اس کی طرف مڑ کر بیٹھ گیا۔اور ہاتھ پکڑ کر رومال لپیٹ کر گرہ لگا

دیا۔

صباء اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے۔

"گاڑی چلاؤ صباء لوگ گزر رہے ہیں،، سمیر نے پھر سے نظریں چرالی تھی۔وہ نظریں ملا ہی نہیں پا رہا تھا۔

صباء نے باہر دیکھا لوگ گزر رہے تھے تو اس نے گاڑی سٹارٹ کرلی۔گاؤں کی بجائے شہر کی سڑک پہ گاڑی ڈال لی۔کیونکہ وہ بچارا شہر جاتے ہوئے اٹھوایا گیا تھا۔اور گاڑی کا ٹائر پینچر بھی کر دیا گیا تھا سو وہ خاموش رہا۔۔۔۔

"سمیر تمہیں کیسی لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔۔ویسی۔۔؟؟،،صباء نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔سمیر نے بھی اسے دیکھا۔

"تم۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ بولتا صباء نے اس کی بات کاٹ دی

"ہاں جانتی ہوں مجھ جیسی بلکل بھی نہیں،اوکے چھوڑو۔تم بہت اچھے ہو۔اسی لئے تو مجھ جیسی گھٹیا لڑکی بھی تمہارے خواب سجا بیٹھی۔۔۔ہاہاہا،،آخری بات اس نے اپنی روح تک کو زخمی کرتے ہوئے کہی،سمیر اسے دیکھ کر ہی رہ گیا۔وہ خود کو کیا کیا بول رہی تھی۔۔

"بائی پاس پر اتار دینا مجھے دوست کے

پاس جانا ہے،، سمیر ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کر باہر دیکھنے لگا۔صباء نے اسے نظر بھر کر دیکھا اور پھر گاڑی کو باریک لگا دی۔

سمیر نے اسے دیکھا جو روڈ پر دیکھ رہی تھی اترنے لگا تو صباء نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔پہلی بار اس نے ایسا کیا تھا پہلی بار۔۔۔۔سنگین جرم ہوا اس کے ہاتھوں

سمیر کے اندر تک ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی اس نے مڑ کر اسے نہیں دیکھا تو وہ طنزیہ مسکرائی اور ہاتھ چھوڑ دیا۔سمیر فٹ سے دروازہ کھول نکلا اور مردہ قدم اٹھاتا چل دیا

"تم بہت گر چکی ہو صباء اب سمیر تمہارا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔،، وہ اس کی پیٹھ کو دیکھنے لگی۔

"کتنے لوگوں نے تمہیں دیکھا سمیر کے ساتھ۔کیا عزت چھوڑی تم نے آپی کی دادا حکم کی۔۔۔۔۔۔تم کیا کرنے پہ تلی رہی۔۔۔۔کسی کے شوہر کو۔۔۔کسی کے ہونے والے باپ کو تم نے کیا سمجھ لیا۔۔۔آخر تم گر گئی۔۔۔۔آخر تم نے اپنی بہن کی بات نہ مانی۔۔۔آخر غیر محرم سے محبت کر کے پورے خاندان کو برباد کرنے چلی۔۔،، وہ خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔اور پھر سر سٹیرنگ پہ دے مارا۔

"ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا صباء اگر تم مر جاؤ تو کچھ بگڑے گا نہیں بس ایک ہی نیوز ہو گی نہ کہ دادا حکم کی پوتی روڈ ایکسڈنٹ میں ماری گئی مارو اسلیمان کی بہن روڈ ایکسڈنٹ میں

New Era Magazine

ماری گئ کوئی یہ تو نہیں کہ گا کہ عزت بر باد کر دی۔۔کوئی یہ تو نہیں کہ گا وہ دیکھو مار وا سلیمان کی بہن وہ دیکھو دادا حکم کی پوتی جو شادی شدہ مرد پہ۔۔۔،،اندر سے آواز سنائی دی تو اس نے سر اٹھایا اور آنسوں صاف کر کے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے سمیر کو دیکھا جو موڑ سے مڑنے لگا تھا۔

"شائد میری قسمت میں تم نہیں ہو شائد میں اس لائک نہیں۔مجھے معاف کر دینا آپی میں آپ کا سر نہیں جھکنے دے سکتی ایک پل کے لئے میں بھٹک گئ تھی۔۔۔آپ کی بہن نے غلط راستہ اختیار کیا اب سب ختم ہو چکا ہے آپی سب ختم۔۔۔۔میں نے آپ کی بات نہیں مانی غیر محرم سے محبت کر بیٹھی۔۔۔محبت تو میری سچی تھی پر میں نے جو کیا وہ غلط تھا۔۔۔۔مجھے معاف کر دینا آپی میں مزید نہیں جی سکتی۔۔۔،،وہ سوچتی آنسوں صاف کرتی گاڑی سٹارٹ کرنے لگی بے تاثر چہرہ لئے وہ گیر لگانے لگی اور فل سپیڈ سے گاڑی سمیر کے پاس سے گزری تو وہ رو کا اور جاتی گاڑی کو دیکھنے لگا۔

دل میں کچھ کھونے کے ڈر نے کنڈلی ماری دل گہرائیوں میں ڈوب گیا پر وہ سر نفی میں ہلاتا اپنی سوچوں کو جھٹکتا موڑ مڑنے لگا

پھر جیسے ہی مڑا ایک شور نے اس کی رگ رگ میں خوف بھر دیا

ایک پل کو پاؤں برف میں جم گئے

New Era Magazine

پھر وہ جلدی سے مڑا۔

ایک پل کو تو سانس ہی جیسے روک گیا

روح تڑپنے لگی

پیروں تلے سے زمین سرک گئی۔

سامنے سب ختم ہو چکا تھا۔۔

صباء کی گاڑی شیشم کے کئی سال پرانے بڑے درخت میں جا لگی تھی بہت سارے لوگ جمع ہو گئے تھے۔

"یہ کیا کیا تم نے بے واقوف لڑکی"، سمیر نے سر پکڑ لیا اور پھر سرپیٹ گاڑی کی طرف بھاگا۔

"ایکسکیوز می۔۔۔پلیز سائڈ پہ ہوں"، سمیر لوگوں کو پیچھے دھکیل کر گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا

دروازہ اندر سے بند تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے تو مکے مار مار شیشہ توڑ دیا اور اندر ہاتھ ڈال کر دروازہ کھولا۔

"صباء۔۔۔

"صباء پلیز آنکھیں کھولو"، صباء کے سر سے بہت سارا خون بہے رہا تھا۔منہ سے

New Era Magazine

بھی۔اور نہ جانے کہاں کہاں زخم لگے تھے

"صباء پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔،،اس نے صباء کی نبض چیک کی اور پھر شہ رگ، ہلکی ہلکی سانس باقی تھی سمیر کے دو آنسوں دائیں آنکھ سے نکل کر صباء کے ہونٹوں پہ گرے سمیر اس کی نبض چیک کرنے میں مصروف تھا

"ایمبولینس آگئی ہے بیٹا بچی کو اٹھاؤ۔۔۔ جلدی،،،ایک آدمی نے کہا تو وہ جلدی سے اسے اٹھانے لگا صباء کا سفید سوٹ لال ہو چکا تھا اور سمیر کا بھی یہ ہی حال تھا۔

میں نے سوچا ہاتھ تھام لینگے
مگر یہ کیا کر دیا آپ نے

ایمبولینس میں ڈال کر اسے ہوسپٹل لے جایا گیا۔پولیس اسٹیشن کال کی گئی انسپکٹر شہزاد وہاں پہنچے اور اسفار کو کال کی اور اسفار جب وہاں پہنچا مار وا کی گاڑی دیکھ خوف زدہ ہو گیا

"یہ۔۔۔کون سے ہ۔۔ہوسپٹل میں لے جایا گیا ہے۔۔اس لڑکی کو۔۔،،وہ جمع ہوئے افراد سے پوچھنے لگا ہوسپٹل کا نام جان وہ ہوا پہ سوار جب ہوسپٹل میں پہنچا تو وہاں سمیر بری حالت میں کھڑا تھا۔

New Era Magazine

"صبی۔۔۔صبی وہاں ہے بھائی۔۔۔،،وہ اسفار کو دیکھ غیر دماغی سے بولا۔

"صباءواٹ۔۔۔۔،،اسفار کی آنکھیں پھیل گئی اور وہ سر تھام کر سی پہ گر گیا۔

"یہ لڑکی کب سدھرے گی۔۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے سر میں ہاتھ چلانے لگا اور پھر

ہمت جمع کر کے حویلی کال کرنے لگا۔

نے حویلی میں کبیر کو۔

****

"ماروا صباء کا ایسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ آئی سی یو میں ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔۔،،کبیر تیز

رفتاری سے سیڑھیاں اترتے ہوئے بولا

ایک دفع تو حویلی میں سناٹا چھا گیا۔ارشا اور تائی نے ایک دوسرے کو دیکھا ثناء ہونٹوں پہ

ہاتھ رکھ کر چینخ کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔کچھ ہی دونوں میں صباء کی اس

سے کافی دوستی ہو گئی تھی ماروا جو دادا حکم کو روح افشا کا گلاس تھما رہی تھی حیرانگی سے

اسے دیکھتی زمین بوس ہو گئی

"ماروا بیٹی سمبھالو خود کو،،دادا حکم نے ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہا

"دادا حکم م۔۔میں میں نے اسے گاڑی دی۔۔نہیں دینی چاہئے تھی۔۔۔میں جا رہی

ہوں دادا حکم۔۔میں۔۔۔۔۔میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔نہیں دادا حکم اس بار اگر وہ۔۔۔نہیں وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔۔میں جا رہی ہوں دادا حکم۔

،،ماروا اٹھ کر لاؤنج سے بھاگی تھی

"تم اکیلی نہیں جاؤ گی ماروا۔۔میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔،،کبیر نے اس کو روک لیا۔اور دادا حکم کو دیکھا انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔اتنے میں بانو اس کی چادر لے آئی تو کبیر پکڑ کر ماروا کے پیچھے لپکا

"تم لے جاؤ ہم آ رہے ہیں،فراز گاڑی نکالو،،دادا حکم نے کہا تو ماروا پھر سے بھاگنے لگی یہ وہ ماروا نہیں تھی یہ تو کوئی اور ہی تھی جو اپنی بہن کی محبت میں یوں پاگل ہو کے بھاگ رہی تھی۔کبیر تیز قدم اٹھاتا گراج کی طرف گیا اور گاڑی حویلی کے دروازے کے سامنے لے آیا ماروا بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئ۔

"ماروا کچھ نہیں ہو گا صباء کو۔۔۔اللہ پہ بھروسہ رکھو۔۔۔،،کبیر نے اس کو دیکھ کر کہا اور چادر اس کے گرد لپیٹ دی۔پریشان تو وہ بھی تھا۔

****

"ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔،،ڈاکٹر ہاتھوں پہ گلوز پہنتے ہوئے روم کی طرف جا رہا تھا تو ماروا بھاگ کر ان کی طرف بڑھی۔۔۔

"مریض کے بچنے کے چانس بہت کم ہیں اتنی کم عمری میں اتنا خون بہنا۔۔۔خون اتنا بہے چکا ہے کہ۔۔۔،،ڈاکٹر پل بھر کے لئے رو کا ماروا لڑکھڑا گئی گرنے سے بچنے کے لئے دیوار کا سہارا لیا۔تایا جان فراز اسفار سب کے طوطے اڑ گئے تھے

"اللہ ہی بچانے والا ہے دادا حکم ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے آپ دعا کیجیے اور جلد از جلد اور خون کا بندوبست کریں۔۔۔،،ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا۔

سمیر جو دیوار کے سہارے کھڑا تھا حیرانگی سے دیکھنے لگا۔

کسی کا بھی اس کی طرف منہ نہیں تھا۔سوائے اسفار کے۔وہ اس کا ہی جائزہ لے رہا تھا۔

"میرا خون اے بی پوزٹیو ہے۔۔۔

"م۔۔میں میں دوں گی،،ماروا آنسو صاف کرتے ہوئے سنبھل کر بولی۔

"نہیں بیٹا تم نہیں۔۔۔روزہ ہے تمہارا،،عثمان صاحب نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"تایا جان میری بہن کی زندگی اہم ہے۔۔۔میں نہیں مروں گی کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔،،ماروا آنکھیں رگڑتی مخالفت سمت چلنے لگی۔سب نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی۔

"تم خون نہیں دو گی۔۔۔۔میں نے اپنے فرینڈ کو کال کی ہے وہ آتا ہی ہو گا۔۔۔،،اسفار ہوش میں آتے ہی بولا۔اور اس کے سامنے جار کا فل یونیفارم میں ملبوس تھا وہ ماروا نے

New Era Magazine

آنسوؤں سے بھری غصیلی نگاہ اس کے سراپے پہ ڈالی۔

ہوسپٹل میں وہ داخل ہوا تھا۔۔سفید کلف زادہ شلوار قمیض میں ملبوس رعب سے چلتا۔اور کسی کو ڈھونڈنے لگا جب مطلوبہ انسان نظر آیا تو وہ اس کی طرف بڑھا

"تم ہوتے کون ہو مجھے۔۔"

"اسفی۔۔۔۔۔"وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا اور ان کے قریب آنے لگا۔

مارواکی سانسیں تو پہلے ہی رکی تھی مذید بھی رک گئی اسفار ایک نظر اس کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اس طرف بڑھ گیا کچھ دیر وہ رکی اور پھر بجلی کی پھرتی سے مڑی پر اس وقت تک وہ اسفار کے ہمراہ مخالف سمت میں چلتا جا رہا تھا مارواکے قدم اٹھے ہی تھے کہ پھر وہی جم گئے۔

پھر سر جھٹک گئی اور کرسی پہ گر کر سر ہاتھوں میں گرا لیا کبیر دادا حکم کو سہارا دیئے کرسی پہ بیٹھا رہا تھا عثمان بھی ایک طرف پریشان کھڑا تھا اور سمیر وہ تو دیوار سے لگے پیچھے چھپے ہوئے غائب دماغی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"ایکسکیوز می یہ اوپریشن کے وقت اتاری گئی جویلری۔۔"ایک نرس نے سمیر کو مخاطب کیا سمیر نے غائب دماغی سے اسے دیکھا۔۔۔نرس عورت نے اس کے شہانے پہ تھپکی دی کیونکہ وہ نرس وہی تھی جس نے اس کی مدد کی تھی اور تبھی اس نے

جویلری اتاری تھی نرس نے اس کے ہاتھ پہ صباء کی جویلری رکھ دی۔جویلری کے طور پہ چوڑیاں جھمکے اور لاکٹ تھا

سمیر لڑکھڑاتا زمین بوس ہو گیا۔

"کیوں صباء۔۔۔۔میں نے تمہیں اتنا تو درد نہیں دیا جتنا تم مجھ دے رہی ہو۔۔۔،،وہ جویلری کو دیکھتے ہوئے بولا۔آنسوں آنکھوں کے کٹوروں سے نکلے تھے

"کبیر میں ابھی آتا ہوں،،اسفار نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو کبیر نے سر ہلا دیا۔وہ تیز قدم اٹھاتا کوریڈور سے دوسرے احاطے کی طرف گیا جہاں سمیر دیوار سے لگے جویلری دیکھ رہا تھا اور ہر آتا جاتا اس کی وہ حالت دیکھ رہا تھا

"سمیر تم ٹھیک ہو۔۔،،وہ تیزی سے سمیر کے پاس گیا اور اسے تھام لیا۔

"سب میری وجہ سے ہوا وہ مر جائے گی وہ مر جائے گی۔۔۔اسفی بھائی میں نے اس کو وحشی بنا دیا۔۔۔میں نے بھی غلطی کی۔۔۔وہی سنگین غلطی۔۔۔اور۔۔۔۔اور وہ۔۔۔اب،،وہ ہوش کھو چکا تھا۔آنکھوں سے آنسوں بہے رہے تھے۔

"سمیر ہوش کرو اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تم نے کچھ نہیں کیا۔۔کسی کے سامنے یہ بکواس مت کر دینا۔۔۔ورنا تم پہ کیس ہو سکتا ہے،،اسفار نے اسے شہانوں سے تھام لیا

New Era Magazine

پر وہ کہاں اس کی سن رہا تھا۔

"بھائی وہ مر جائے گی ڈاکٹر کہہ رہا تھا وہ۔۔۔میں نے اسے مار دیا۔۔۔میں مجرم ہوں میری۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا اسفار نے زور کا تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کر دیا۔ پاس سے گزر رہے دو ڈاکٹر اور لوگوں نے مڑ کر دیکھا ایس پی اسفار خان کو دیکھ وہ سمجھے شائد کوئی مجرم ہے جیسے وہ پیٹ رہا ہے

"بھائی ہے میرا یہ آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔،،اسفار نے سرد مہری سے کہا اور سمیر کو کھڑا کرنے لگا جانتا تھا پبلک ڈرامہ دیکھنے کو روکی تھی۔

"میری بات سنو ابھی تم میرے ساتھ گھر جا رہے ہو۔ سمجھے یہاں رہا تو کچھ نہ کچھ بکتا رہے چلو اسے جیب میں ڈالو،،اسفار نے اس سے جویلری لے کر اس کی پاکٹ میں ڈال دی اور ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا۔

"دادا حکم ہمیں اجازت دیں اس کو گھر لے جاؤں۔۔۔حالت خراب ہو رہی ہے اس کی یہاں رہا تو اس کو بھی اوپریشن تھیٹر پہنچانا پڑے گا،،اسفار مؤدبانہ انداز میں بولا۔ دادا حکم نے سر ہلا دیا جبکہ۔

ماروا نے سمیر کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔ تو کانپ گئی۔۔

"نہیں ایک بار پھر سے نہیں مولا۔۔۔نہیں۔۔۔،،ماروا کے دل سے بے اختیار نکلا

New Era Magazine

اسفار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے چلنا شروع کر دیا

"دادا حکم اگر سمیر نے۔۔،، کبیر نے کہنا چاہا تو دادا حکم نے اسے غصے سے گھورا۔

"گاؤں کا بچہ ہے ایسا نہیں ہے۔اسفار بتا رہا تھا نہ کہ اسے بائی پاس کے پاس ملی۔۔۔وہ تو سمیر بچہ پاس سے گزر رہا تھا تو۔۔۔اللہ کا شکر ہے۔،، دادا حکم نے سختی سے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔پر ماروا کا دل خوف سے بھر چکا تھا۔۔۔

اس بار بھی وہ بے بس سی نظریں جھکا گئی تھی۔

نہ جانے کیا ہونا تھا۔۔۔

پتا نہیں صباء کی زندگی کی ڈور لمبی ہونی تھی یا ٹوٹ جانی تھی۔۔۔یہ تو خدا بہتر جانتا تھا۔۔

****

ابھی جو وقت ہے ہنس کر گزار لو تم بھی
کہ بعدِ مرگ کبھی اشک چُن نہ پائیں گے
ہماری قبر پہ رونے کو مت چلے آنا

"سمیر یہ کیا بچپنا ہے تم مرد ہو ایسے کیسے کمزور پڑ سکتے ہو۔تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے

New Era Magazine

اور تم وہاں کیا بول رہے تھے تمہاری غلطی ہے اگر یہ کوئی سن لیتا تو کیا ہوتا جانتے ہو۔۔۔مجھے اپنے ہی ہاتھوں اپنے بھائی کو گرفتار کرنا پڑتا۔۔ عقل کے ناخن لو بے واقوف لڑکے،،

اسفار کو سمیر پہ رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔

"اسفی بھائی میں نے اسے بہت ہرٹ کیا ہے۔۔۔وہ مجھ سے محبت کرتی ہے اور میں نے اسے کیا دیا موت۔۔۔۔،،وہ خون سے لت پت کپڑوں میں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا صباء کی خوشبو حواسوں پہ طاری تھی اور وہ مسلسل رو رہا تھا فیضان اور مسز فیضان دونوں ہوسپٹل جا چکے تھے

"تو ہرٹ ہونے پہ لوگ سوسائڈ کر لیتے ہیں۔اور تو۔۔۔تو جب اس سے محبت کرتا تھا تو بے قار کا ڈرامہ کیوں کیا اب دیکھ وہ بے واقوف وہاں ہے جہاں کوئی پتا نہیں کب وہ مر جائے۔۔۔۔اب کی بار پتا نہیں مار وا تمہیں معاف کرے گی یا نہیں پہلے اس کی نظروں میں میرے لئے نفرت کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور اب تم نئے سرے سے شروع ہوئے۔۔۔۔،،اسفار نے اس کو غصے سے گھورا۔

"نہیں تو نے سوچا کیا ہاں کیا سوچا۔۔۔۔کیوں بے قار کا ڈرامہ کیا۔اب وہ مر گئی تو ۔۔؟؟،،

اسفار اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور سر تھام لیا۔

"بھائی ایسے تو مت کہیں اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔،، سمیر نے آنکھوں کو رگڑا۔

اسفار کو اب اس پہ رحم آنے لگا تھا۔

ایسا ہی "اک دیوانا تھا"

ایسی حالت

ایسی دیوانگی

پہلے بھی تھی

ہاں تھی۔۔۔

کسی دیوانے کی

جو تڑپا تھا، رویا تھا

پر وہی نصیب بنا جو بویا تھا

وہ اسے گلے لگانا چاہتا تھا پر خون کی بدولت وہ نہیں کر سکا

New Era Magazine

"اچھا اب چپ کرو اور یہ کپڑے چینج کرو اور اپنی حالت درست کرو اللہ نہ کرے اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔،،

"نہیں بھائی اسے کچھ نہیں ہو گا اگر ہو گیا تو میں بھی مر جاؤں گا۔۔۔ یہ اسفار جٹ نہیں یہ سمیر جٹ ہے بے واقوف سمیر جو اسے ہرٹ تو کر سکتا ہے پر موت کے گھاٹ اتار نہیں سکتا۔۔۔،، سمیر نے کہا اور پینٹ شرٹ اٹھا کر واش روم گھس گیا۔ جبکہ اسفار دم سادھے اسے دیکھتا رہا۔

"اور میں نے اس سے اس لئے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا کیونکہ وہ محلوں میں رہتی ہے میں۔۔۔۔

وہ پیار محبت کی چھاؤں میں پلی ہے اور میں۔۔۔۔،، وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر آنسوں صاف کرنے لگا

"کیسے وہ خوش رہتی میرے ساتھ۔۔۔۔نہ میں مخمل کا بستر دیتا نہ میں ماروا آپی، دادا حکم جیتنی محبت دیتا۔۔۔۔نہ میں اس کے اونچے اونچے خواب پورے کر سکتا۔۔۔۔،، سمیر نے دروازہ کھول کر کہا اور پھر زور سے دروازہ پٹخ دیا۔

"بے واقوف۔۔۔۔لڑکی کو محبت چاہئے ہوتی ہے عزت چاہئے ہوتی ہے دولت نہیں اب بھگتو۔۔،، اسفار نے ٹیبل

کو کیک ماری اور کمرے سے نکل گیا۔

"دماغ خراب ہے ان دونوں کا۔۔،،اسفار فرج سے پانی کی بوتل نکال پانی پینے لگا۔

"کیا ہوا ایس پی صاحب بہت غصے میں ہیں۔۔۔،،وہ اس کے سامنے کھڑی تھی بلکل سامنے اسفار نے گلاس نیچے میز پہ رکھ دیا۔اور اسے دیکھنے لگا

"روح۔۔۔میں اب کیا کروں۔۔۔۔،،وہ کئی پل اسے دیکھنے کے بعد التجاء آمیز انداز میں بولا

وہ اس کی طرف بڑھی تھی اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"ماروا سے بات کرنا مجھے یقین ہے وہ مان جائے گی۔۔۔۔۔ہر بار تو یہ ظلم نہیں ہو گا نہ اسف یہ تھل مزید محبت کرنے والوں کو نگل نہیں سکتا۔۔۔وعدہ کرو کہ تم محبت کا ساتھ دو گے۔۔۔،،روح کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو تر آئے تھے پر۔ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی خاکی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کو ایک شانے پہ ٹکائے۔

اسفار نے ہاں میں سر ہلا کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا پر وہ ہر بار کی طرح پھر غائب ہو گئی۔

وہ آنکھوں کو مند گیا۔

"پلیز روح۔۔۔۔۔لوٹ آؤ۔۔۔کتنی ضرورت ہے مجھے تمہاری کتنی چاہت ہے تم

جانتی ہو ہمشہ کے لئے لوٹ آؤ۔۔۔۔۔۔،،وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر کہرااٹھا درد تھا جو دل میں مزید بڑھتا جا رہا تھا۔اس نے شہادت کی انگلی سے آنکھوں کی نمی کو صاف کیا

اور کیچن میں جا کر لیموں پانی بنایا پھر کمرے میں لے گیا سمیر کپڑے چینج کر کے بیڈ پر بیٹھا صباء کی جویلری دیکھ رہا تھا۔

"سمیر یہ پیو اور چپ چاپ یہاں بیٹھے رہنا میں ہوسپٹل جا رہا ہوں۔۔۔۔

۔ریسٹ کرو تمہیں تمہاری محبت کی قسم تم اس گھر سے قدم باہر نہیں رکھو گے۔۔۔۔

جب تک میں واپس آ جاؤں گا چلے جانا،،

"اسفی بھائی وہ مر جائے گی،، سمیر اٹھ کر اسفار کے گلے لگ گیا۔اسفی نے اس کے گرد بازو حائل کر دیئے اور کمر پہ تھپکی دیتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا

"کچھ نہیں ہو گا اسے سمجھے چپ کر کے لیٹ جاؤ اور پلیز اب تم کوئی بے وقوفی مت کر لینا۔۔۔،،اسفار نے ہاتھ جوڑ کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

سمیر نے سر تھام لیا۔وہ کیا کرنا چاہتا تھا ہو کیا گیا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو انسان چاہتا ہے۔

"سمیر میں نے کبھی غلط نظر آپ پہ نہیں رکھی اور میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں

جن میں سے تم نے مجھے سمجھ لیا۔میری محبت کو تم نے اچھا نام دیا ہے ارے میں نے ایسا کیا کیا ہے تمہارے ساتھ۔میں نے کبھی تمہاری طرف قدم غلط ارادے سے نہیں اٹھائے

تمہیں پیار بھرے پیغامات بھیجے نہیں۔۔۔ تمہیں ملنے کو بلایا نہیں،،

"جانتی ہوں یہ کھلونا نہیں ہے زندگی کتنی پیاری ہے نہ تمہیں ایسے ہی مجھے میری زندگی یعنی تم مجھے بہت پیارے تھے جب تم میرے نہیں رہے میری زندگی تم نے مجھ سے چھین لی تو میں تمہیں کیوں جینے دوں"

"سنو سمیر کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ تمہیں چاہتی ہے،،

"سنو سمیر کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ تمہیں چاہتی ہے،،

"جانتی ہوں یہ کھلونا نہیں ہے زندگی کتنی پیاری ہے نہ تمہیں ایسے ہی مجھے میری زندگی یعنی تم مجھے بہت پیارے تھے جب تم میرے نہیں رہے میری زندگی تم نے مجھ سے چھین لی تو میں تمہیں کیوں جینے دوں،،

"ہاں جانتی ہوں مجھ جیسی بلکل بھی نہیں،اوکے چھوڑو۔تم بہت اچھے ہو۔اسی لئے تو مجھ جیسی گھٹیا لڑکی بھی تمہارے خواب سجا بیٹھی ہاہاہا،،

New Era Magazine

"اسی لئے مجھ جیسی گھٹیا لڑکی بھی تمہارے خواب سجا بیٹھی ہاہاہاہا،،

"اسی لئے مجھ جیسی گھٹیا لڑکی بھی تمہارے خواب سجا بیٹھی ہاہاہاہا،،

وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔

لفظ تھے یا زہر دل میں ہلچل مچا رہے تھے۔۔

"صباء پلیز مت جاؤ ورنہ میں کبھی خود کو معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔

پلیز یار،، سمیر نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لئے

"میں تمہیں محل سے زمین کا راستہ نہیں دیکھانا چاہتا تھا مجھے کیا پتہ تھا میری بے وجہ کی سوچ تمہیں زندگی اور موت کے درمیان لے جائے

گی۔۔۔ صبی۔۔۔۔۔۔،، آنکھیں تھی کہ برس برس کے تھک نہیں رہی تھی۔ سر درد کرنے لگا تو وہ بیڈ پہ ہی لیٹ گیا۔

دونوں ہاتھوں سے بالوں کو جکڑ لیا۔

"یا خدا۔۔۔۔۔۔،، وہ ڈھکے آسمان کو دیکھنے لگا ہونٹوں کے پٹ کھول کر وہ سانس لینے لگا۔

نہ ظاہر ہوئی تُم سے، نہ بیاں ہوئی ہم سے

New Era Magazine

بس سُلجھی ہوئی آنکھوں میں اُلجھی رہی محبت

****

ماروا کو لاکھ منع کرنے پہ بھی وہ نہ مانی اور خون نکلوا آئی۔

خون دے کر باہر آئی تھی کہ پہلی نظر اٹھتے ہی اسفار نظر آیا۔اس نے نظریں جھکا لی۔۔۔زیادہ دیر وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی اس ایک انسان کو۔

وہ لڑکھڑا کر چل رہی تھی دل میں کئی خیالات جنم لے رہے تھے۔اس نے ہتھیلی کی پشت سے آنسوں کو رگڑا۔۔۔

اور کوریڈور میں رکھے بینچ پہ بیٹھ گئی۔

۔کبیر اس کے لئے دودھ کا گلاس لے آیا۔دادا حکم اور عثمان کو فیضان اور شہنیلا لے گئے تھے۔

"ماروا یہ لیں،،کبیر نے اس کے سامنے گلاس کیا

ماروا نے گلاس پکڑ لیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔سامنے کھڑا اسفار ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کبیر دادا حکم۔۔دادا حکم کہاں ہیں،،ماروا کو یاد آیا تو وہ ادھر ادھر دیکھ بولی۔

"انہیں فیضان انکل اپنے گھر لے گئے ہیں پاپا بھی ساتھ گئے ہیں دادا حکم تھک گئے

چکے تھے۔۔،، کبیر کان پٹی مسلتے ہوئے بولا۔

اس کی آنکھیں چاروں اطراف کسی کو ڈھونڈ رہی تھی اور یہ غیر ارادہ طور پر تھا وہ بھی نہیں سمجھ سکی۔

اسفار نے حیرانگی سے اس کی آنکھوں کا پیچھا کیا۔

"ماروی دودھ پیئو۔۔۔۔،، کبیر نے کہا

"کبیر وہ جو شخص صباء کو خون دے کر گیا ہے وہ کہاں ہے۔۔۔۔،، وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"وہ چلے گئے ہیں۔۔۔۔،، اسفار نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور بولا۔ماروا نے سر جھکا ہی رکھا۔

"اور سمیر کیسا۔۔۔۔۔۔،،

"ماروا تمہاری پرو بلم کیا ہے یار۔۔۔،، اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی کبیر غصے سے دھاڑا اٹھا پاس سے گزر

رہے دو آدمیوں نے روک کر دیکھا اور سر ہلاتے چلے گئے

اسفار کی بھی حیرانگی کی انتہا نہیں تھی وہ دو انگلیوں سے کان پٹی مسلتا اور گہرا سانس لیتا کبیر کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"ریلکس کبیر،،

"ارے یار کیسے ریلکس ہو جاؤں یہ دو بوتلیں خون دے کے آگئی ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔،،کبیر کی آنکھ سے ایک آنسو لڑکھڑاتا زمین پہ گر گیا۔

"کبیر وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔،،اسفار گھبرا گیا تھا۔

اور اسے کاندھوں سے تھام لیا۔ماروا نظریں جھکا کر دودھ پی رہی تھی پر نظر کسی ایک نقطے پر تھی۔

صباء کی طرف۔۔صباء کی ہر ادا ہر بات کانوں پہ پڑ رہی تھی نظر آ رہی تھی۔

"ایم سوری مجھے آپ کی فکر ہے۔۔۔۔،،کبیر سامنے کھڑا ہو کر بولا تو ماروا نے سر اٹھایا اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔وہ اس کی دھاڑ نہیں سن سکی تھی وہ وہاں صرف جسمانی طور پر موجود تھی۔

"میں آتا ہوں۔۔۔،،وہ ایک اچٹتی نظر ماروا پہ ڈالتا کوریڈور سے نکل گیا۔

"تم جانتے ہو نہ صباء ایسی حالت میں کیوں ہے۔۔۔۔،،اسفار کے مڑتے ہوئے قدم روک گئے۔

"مجھے کیسے پتا ہو گے گاڑی درخت میں لگی تھی۔اور اب تم فالتو کی انسٹیفیکیشن مت کرنا سٹارٹ کر دینا ریسٹ کرو۔اللہ حافظ،،وہ کہتا چلا گیا۔

New Era Magazine

"میں جانتی ہوں یہ یوں ہی نہیں ہوا صباء کا جٹوں کے فارم ہاؤس سے روتے ہوئے واپس آنا۔۔وہاں کسی کا پایا جانا،اسے بخار ہونا۔اور پھر اس کا اکیلے جانا۔ایسیڈنٹ اور سمیر کا کھوئے ہوئے انداز۔کچھ تو ہے۔۔۔کیا صباء اور سمیر۔۔۔۔کیا ایک سال پہلے جو ہوا وہ قصہ دوبارہ سے دوہرایا جائے گا۔۔؟؟،،ماروا چہرے پہ ہاتھ رکھ کر سوچنے لگی۔صباء خطرے سے باہر تھی۔

شائد اسے مرنا نہیں تھا۔۔۔؟

****

صباء ستائس دن ہوسپٹل میں رہی پھر ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی۔

عید بھی یوں ہی گزر گئی۔۔۔سمیر اس کی ایک جھلک کو ترس گیا تھا پر اب اس کی سزا شروع تھی۔اس حادثے نے اسے بہت بدل دیا تھ۔

معمول کے مطابق سب کی زندگی چل رہی تھی بس سمیر اور صباء کی معمول سے ہٹ کر ہو گئی تھی۔

آج عید کے تیسرے دن احمد کی مہندی تھی تیاریاں عروج پہ تھی۔

"فراز بھائی یہ پھول ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔احمد بھائی ادھر آئیں۔۔۔،،ماروا پھولوں کے

New Era Magazine

ٹوکرے دیکھ رہی تھی۔پر اسے پھول پسند نہیں آرہے تھے۔

"احمد بھائی آپ انہیں پھول اور اپنی پسند کے کرٹن کا کلر بتا دیں، پلیز..."، ماروا نے سنجیدگی سے کہا تو احمد سر ہلا کر فراز سے بات کرنے لگا تو ماروا اپنے بالوں کو پیچھے کرتی جو ابھی نہانے کی وجہ سے گیلے تھے اور کھلے بھی تھے۔

وہ سیڑھیاں چڑھنے۔

"ارے بھائی ٹھیک سے کریں نہ یہاں ریڈ اور وائٹ پھول لگائیں۔۔۔"، کبیر کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا اوپر دیکھ کر ملازموں کو ہدایت دے رہا تھا۔

ماروا نے جھک کر نیچے دیکھا کبیر نے بھی اسی پل اوپر دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے پیاس کا اشارہ کیا۔

ان دونوں میں اسے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ کبیر کو اس میں کچھ خاص دلچسپی نہیں ہے۔۔۔پر وہ برا نہیں ہے۔۔ایک اچھا تایازاد ثابت ہو رہا تھا۔۔

پر شادی کیوں کر رہا تھا یہ وہ سمجھنے سے قاصر تھی اور سمجھنا کہاں چاہتی تھی وہ۔۔

اور پہلے والی حرکتیں نہ جانے وہ کیوں کرتا تھا۔۔۔؟؟

ماروا نے سر ہلا دیا

اور دوسری سیڑھیوں سے اتر کر کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے آموں کو کاٹا اور جوس بنانے لگی۔

"صباء اور ثناء کے لئے بھی بنا لیتی ہوں۔ بلکہ سب کے لئے، بانو میری مدد کرو۔۔،، وہ بالوں کو ڈھلا سا جوڑا بنا کر ڈوپٹے کو گلے میں پھیلتے ہوئے بولی۔

ایک لیٹ سامنے جھول گئی۔

جوس بنانے کے بعد وہ جگ میں بھر کر دو گلاس ساتھ رکھ کر باہر بڑھ گئی باقی سب کو دینے کی ہدایت بانو کو کر گئی۔ کبیر نے اسے دیکھ لیا تو چھت کی طرف اشارہ کر کے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ماروا کو اب اس سے کوفت نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ اب ویسی کوئی بھی حرکت نہیں کرتا تھا جو جائز نہ تھی اکثر بات ہوتی تو بزنس سے شروع اور بزنس پہ ختم یہ ہی ماروا کا پسندیدہ موضوع تھا۔

"ماروا مجھے بھی ایک گلاس جوس چاہئے۔۔،، ارشا نے رعب سے کہا

"بانو لا رہی ہے،، ماروا نے مسکرا کر کہا

"یہ کس کے لئے ہے۔۔،،

"صباء کے لئے،، وہ کہتی مسکراتی سیڑھیاں چڑھ گئی

۔اس ایک مہینے میں وہ یہ تو جان گئی تھی کہ تائی اور ارشا اسے پسند نہیں کرتیں۔ پر اسے بلکل بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔

New Era Magazine

وہ صباء کے کمرے میں گئی پر وہ واش روم میں تھی۔تو اس نے گہری سانس خارج کی اور چھت کی راہ پکڑی

وہ کرسی پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا۔ہاتھ میں فون کو پکڑے گھمارہا تھا۔ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائی ہوئی تھی۔

چوکلیٹ کلر کا کرتا جس کی آستینوں

کو فولڈ کرر کھا تھا۔کسی کا بھی دل دھڑک جاتا اسے دیکھ پر

مارواکا نہیں دھڑکا۔۔۔

مار وانے ٹرے میز پر رکھا اور گلاس میں جوس ڈال دیا۔کبیر نے گلاس اٹھالیا

وہ ایک گھونٹ بھر کر کھانسنے لگا۔

"کیا ہوا کبیر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔زیادہ ٹھنڈا تو نہیں۔۔،،وہ پریشان ہو کر بولی اور اٹھ کر اس کے پاس کھڑی ہوئی سر ہلانے کی وجہ سے جوڑا کھول کر سامنے جھول گیا۔

کبیر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"پکانہ۔۔۔،،ماروانے بالوں کو پیچھے کیا تو چوڑیاں چھن چھن کرنے لگی۔کبیر نے ہاں میں سر ہلا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ماروا آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہو،،کبیر نے اس کا جائزہ لیا۔

New Era Magazine

کھولے بال فریش چہرہ کانوں میں سیمپل سے جھمکے ہاتھوں کو چوڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔

"مجھے تعریفیں پسند نہیں ہیں سیٹھ صاحب اور لڑکوں کے منہ سے تو بلکل بھی نہیں

،،،،ماروا نے اسی سنجیدگی سے کہا۔اور دوبارہ بالوں کو جوڑا بنا کے ڈوپٹہ سر پہ ٹکا لیا۔۔

"ہاہاہاہا ٹھیک ہے میری تعریف واپس کرو کسی اور کی کروں گا تو اگلی خوش بھی ہو جائے گی،، کبیر وہی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجا کر بولا۔

ماروا نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ اس کو توان بے قار کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

"تمہارے بزنس میں تمہیں کتنا منافع ہو جاتا ہے مطلب۔۔۔ایک سال میں کتنے بینک اکاؤنٹ بھرتے ہیں۔۔۔،، آخری فقرہ وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔وہ اس کی قابلیت سے واقفیت حاصل کر چکا تھا

"اب یہ حساب کرنے بیٹھ جاؤں تو پھر ہو گیا کام تمام بزنس کا۔۔۔،،اس بار وہ مسکرائی تھی۔۔۔

اپنی عزت اور کارناموں کی بدولت اسے مسکرانا پڑا۔

کبیر نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"میں چلتی ہوں صباء کو جوس دے دوں۔۔۔،،وہ کبیر کا گلاس بھرتی جگ اور دوسرا

New Era Magazine

گلاس ٹرے میں رکھ کر سیڑھیاں اترنے لگی۔

****

صباء ٹیرس پہ کھڑی نیچے دیکھ رہی تھی جہاں ہر طرف خوشیوں کا ماحول تھا پر اس کے اندر تو خوشی تب ہی مر گئی تھی جب اس نے سمیر کو کسی اور کے ساتھ دیکھا اور اب وہ بچ گئی تھی۔۔کیوں بچی،؟؟۔

ان دونوں اس نے نے سمیر کو نہیں دیکھا تھا۔

"صباء۔۔۔،،ماروا نے اسے پکارا تو وہ اپنے آنسوں کا نشان مٹا کر مسکرا کر موڑی۔

"یہ جوس پی لو صحت کے لئے اچھا ہے چلو شاباش،،ماروا نے جوس کا گلاس اس کو تھما دیا

"اچھا یہ گلاس ثناء کو دے دینا۔۔میں چلتی ہوں نیچے کام ہیں،،ماروا اس کی رخسار کو تھپتھپاتی واپس مڑ گئی۔

صباء اپنے کمرے میں جا بیٹھی۔

ماروا کے سامنے وہ یوں ظاہر کرتی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

پر وہ بچی نہیں تھی صباء سے زیادہ زمانہ دیکھ چکی تھی۔۔پر اس نے فلحال خاموشی کو ٹھیک

قرار دیا۔

****

"صباء یار کتنے لوگ ہیں۔۔۔اتنے بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔مائیں ہی اتنی پیاری ہیں سوچو ان کے بیٹے کتنے ہینڈسم ہوں گے واؤ،، ثناء اچھلنے کودنے لگی۔

"پر مجھے یہ بلکل بھی پسند بات نہیں آئی کہ عورتیں یہاں اور مرد وہاں مردان میں ارے اکٹھے فنیکشن ہوتے ہیں۔۔۔،،وہ منہ بسور کر بولی صباء نے قہقہہ لگایا اور اس کا شہانا تھپتھپایا وہ صوفے پر بیٹھ گئی

صباء آہستہ آہستہ چلتی مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔اس نے پلکیں اٹھا کر خود کو آئینے میں دیکھا۔

سی گرین لہنگے پہ گولڈن کرتی سبز دوپٹہ ایک کاندھے پہ جھول رہا تھا کانوں میں جھمکے ماتھے پہ ماتھا پٹی ہاتھوں کو چوڑیوں سے بھرا ہوا تھا ہونٹوں پہ ہلکی ہلکی پینک لیپ اسٹک اور آنکھوں میں کاجل کی لہر مسکارا آئی لائنر ہلکے ہلکے میک اپ میں خوبصورت لگ رہی تھی۔قیامت ڈھا رہی تھی۔۔پر مسکراہٹ نہ آنکھوں میں تھی نہ ہونٹوں پہ۔

وہ ہونٹ کاٹ کر رہ گئی اور نظریں جھکا کر پھر سے اٹھائی اور مسکرانے کی کوشش کی تاکہ

New Era Magazine

ماروا پریشان نہ ہو۔۔۔

پھر بیڈ پہ بیٹھ فون اٹھا کر یوں ہی ہاتھ چلانے لگی۔

"چلو صباء جانا نہیں ہے کیا۔۔۔،، ثناء اسے بیٹھتے دیکھ بولی تو وہ سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی

"آپی کے ساتھ چلیں گے چلو ان کے کمرے میں چلتے ہیں۔۔۔،، پھر وہ دونوں ماروا کے کمرے میں داخل ہوئی

ماروا کے گرد پانچ چھ ملازمہ گھوم رہی تھی۔

وہ شاکنگ پینک اور گولڈن لہنگے میں ملبوس تھی۔

بالوں کو ایک طرف کھولا چھوڑا ہوا تھا۔ہاتھوں میں چوڑیاں جن کے آگے گلاب کے گجرے۔ماتھا پٹی اور گلے میں وہی لاکٹ یہ لاکٹ کچھ خاص تھا۔کچھ بات تھی جو وہ اتارتی نہیں تھی پر کیا۔۔۔؟؟

کانوں میں کچھ نہیں۔آنکھیں سنگھار شیشے میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔صباء اور ثناء کی موجودگی محسوس کر کے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی

"صباء ون ٹو ٹو والوں کو کال کرو،، ثناء نے شرارت سے کہا۔

"کیا ہوا۔۔۔،، صباء نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

New Era Magazine

"آج بہت سے لوگوں کو ہاٹ اٹیک ہونے والے ہیں۔ ہماری آپو اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ بھائی تو گئے آج۔۔۔۔،، ثناء نے شرارت سے کہا۔ جبکہ ماروا کا حیرانگی سے منہ کھول گیا

"ک۔ کک۔ کون بھائی،، ماروا نے حیرانگی سے پوچھا۔

"کبیر صاحب، کم اون آپی آج آپ انہیں جیسے پیار سے جوس پلا رہی تھی دوپہر میں اور ان کے لئے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہم بچے نہیں ہیں پتا نہیں بڑے کیوں نہیں دیکھ پا رہے آپ دونوں کے عشق کو۔۔،، ثناء نے ساری جان کاری دی۔

صباء نے خوفگی اور حیرانگی سے ماروا کو دیکھا ماروا بغیر تاثر چہرہ لئے اپنے سنہری ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہی تھی۔

"کبیر بھائی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں آپی بلاؤں۔۔،، ثناء نے شرارت سے کہا تو ماروا اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ دونوں خطرے کا الارم محسوس کر کے باہر بھاگی ماروا کمرے کے باہر تک ان کے پیچھے گئی تھی پر بدقسمتی سے سامنے سے آرہے کبیر سے ٹکرا گئی۔ اس سے پہلے کہ گرتی کبیر نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔ وہ ہڑبڑا گئی اور بجلی کی پھرتی سے اس سے جدا ہوئی۔

کبیر اسے بت بنا دیکھ رہا تھا۔

"جی کیا چاہیئے۔۔۔اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں مردان میں جائیں،، ماروا نے اس کو ہوش دلایا۔

"مجھے جو چاہیئے وہ تم دے نہیں سکتی۔۔۔،، کبیر نے شرارت سے کہا تو ماروا نے آس پاس دیکھا ملازمین ہنسی دبا کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

ماروا نے گلا صاف کیا

"اب آپ نیچے چلیں گی۔۔کچھ دوستوں سے ملوانا ہے،، کبیر نے ریسٹ واچ والا ہاتھ سے اشارہ باہر کی طرف کیا

وہ لائٹ گرین کرتے اور تنگ پینٹ ٹائپ شلوار میں ملبوس تھا۔۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے بازوؤں کو فولڈ کر رکھا تھا پسینہ بازوؤں پہ تھا۔اور سارے کرتے کو بھی بھگو رکھا تھان۔ جیسے بھنگڑا ڈالنے کی آخر کر دی ہو۔ سفید چہرے پہ مسکراہٹ سجائے کالی آنکھوں میں شرارت۔ خیر وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

پر ماروا میڈیم کو کہاں مردوں کی قدرتی خوبصورتی سے فرق پڑتا تھا۔وہ تو لڑکیوں والی حس سے ہی بے خبر تھی۔۔ منگتر کو دیکھ انڈیا کی فوج بن جاتی تھی۔

چند دوستوں سے ملوانے کے بعد وہ لوگ مردان کی طرف بڑھ گئے اور ماروا نیچے جانے لگی

"بانو گجروں والا تھال کہاں ہے،،ماروا کچھ یاد آنے پہ واپس مڑی۔اور کمرے میں جویلری سمیٹ رہی بانو کو دیکھا۔

"یہ لیں بی بی جان،،اس نے تانبے کی بڑی تھال اسے تھمادی۔

"تم تیار نہیں ہوئی،،ماروانے اس کا جائزہ لیتے ہوئے غصے سے کہا۔

"میں نے تمہیں جویلری اور کپڑے دیئے تھے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔کیوں اتنی دیر کرتی ہو۔۔۔۔،،ماروانے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھا اور ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی سیڑھیاں اترنے لگی۔

"بی بی جان کتنی اچھی ہیں نہ پتا نہیں اچھے لوگوں کو ہی مشکلات کیوں پیش آتی ہیں ۔۔۔،،بانو اسے جاتے ہوئے محبت سے دیکھ سوچنے لگی

ماروا نیچے لمبے برآمدے میں چلتی پہلے تائی جان کے پاس گئی ان کو گجرے دیئے پھر ارشا کو۔اس کے پاس ازما بیٹھی تھی اسے بھی دیئے اور پھر وہ صباء اور ثناء کے کمرے میں چلی گئی انہیں تھال تھما کر خود حال کی طرف چلی گئی۔یہ حویلی کا خاص رواج تھا خاص موقع پہ بڑی عورت ڈھیر سارے گجرے بناتی تھی اور ساری عورتوں کو پہناتی تھی پر یہاں بڑی تائی تھی جیسے یہ بلکل بھی پسند نہیں تھا کہ وہ کسی کے لئے کام کرے۔۔۔

*****

New Era Magazine

"صباء تم ریسٹ کرو میں نیچے جا رہی ہوں۔۔۔،، ثناء نے اس کو دیکھا تو صباء نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

اور آنکھیں مندلی۔اس کے سر میں چوٹیں بہت گہری لگی تھی پر بچ بچا ہو گیا۔

صباء نے آنکھیں مندلی اور سر تکئیے پہ ٹکا دیا۔۔

"سمیر۔۔۔،، دل اس کم بخت کو پکارنے لگا تو وہ ڈر کے بیڈ سے اٹھ بیٹھی اکثر ایسا ہونے لگا تھا۔دل میں آنکھوں میں وہ اس طرح بسا تھا کہ جانے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ حبس دل میں بڑھتی جا رہی تھی

مجھے خود اپنی نہیں اس کی فکر لاحق ہے
بچھڑنے والا بھی مجھ سا ہی بے سہارا تھا

"میں غلط تھی وہ صیح تھا۔ عشق پانے کو تھوڑی کہتے ہیں کچھ عشق ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پانا نہیں صرف کھونا ہوتا ہے جیسے میں نے اسے کھو دیا۔

کاش میں وحشیانہ حرکتیں نہ کرتی کاش۔۔۔کاش وہ کسی کا شوہر۔۔۔،، وہ سر تھام کر بیڈ پہ بیٹھ کر سوچنے لگی۔پر مزید نہیں سوچ سکی

New Era Magazine

اور پھر آنکھ سے گر رہے آنسو کو جذب کر کے اٹھ گئ

نیچے ڈھولی کی آوازیں سنائی دے رہی تھی مختلف خوشی کے گیت سنائی دے رہے تھے

وہ آہستہ آہستہ چلتی نیچے چلی گئی مارو امہمانوں کے پاس کھڑی تھی۔

وہ ثناء کو ڈھونڈنے لگی پر وہ ملی نہیں۔

صباء لان سے ہوتی پیچھلے لان کی طرف بڑھ گئ

صباء نے قہقہوں کی آوازوں پہ نظریں اٹھائی اور پھر ایک طرف نظر رک گئی سانسیں بھی چلنا بھول گئی۔

سمیر تھا وہ سفید کرتے میں ملبوس جس کے گلے پہ کڑھائی ہوئی تھی بازوؤں کو پیچھے کرے بالوں کو فلو سٹائل دیئے وہ چند لڑکوں کے ساتھ کھڑا منہ پھاڑے ہنس رہا تھا۔

صباء اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی

اسی پل اس نے بھی نظریں صباء پہ ڈالی اور اس کی ہسی کو بار یک لگ گئی۔آنکھیں ملی اور کئی شکوے آنکھوں نے کیئے۔صباء اس کی آنکھوں کی گفتگو سمجھ نہ پائی اور طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائی۔

"تمہیں کیا لگا میں مر جاؤں گی دیکھو نہ بہت ڈھیٹ ہوں۔۔۔،، صباء نے اشارے سے

ہی کہا سمیر ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکا گیا صباء کی آتش فشاں نظریں اسے گھائل کر گئی تھی۔

صباء بھی نظریں جھکا کر جلدی سے مڑ گئی۔

کچھ نفرتوں کی نذر ہوا میرا یہ وجود

باقی جو بچ گیا تھا محبت میں مر گیا

سمیر اسے روکنا چاہتا تھا پر لڑکوں کے ساتھ کھڑے وہ کیسے روکتا

کتنے دونوں بعد اسے دیکھ سمیر کے اندر یوں لگا جیسے روح پھونک دی گئی ہو۔

"صباء میں تم سے کیسے بات کروں یہاں تو کوئی اشارہ بھی نہیں کر سکتا کیسے یہ غلط فہمی دور کروں۔۔۔بے واقوف ہوں میں نہ جانے اب تم اپنے اس کدو کو معاف کرو گی یا نہیں بچپن میں تو میری ہر غلطی کو معاف کر دیتی تھی۔۔۔اس بار بھی کر دینا۔۔،، سمیر نے آنکھیں مند کر کھولی۔۔ایک لڑکے نے اس کے شہانے پہ تھپکی رسید کی تو وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

****

New Era Magazine

مہندی کا فنکشن جاری تھا عورتوں کی طرف سے تو ختم ہو چکا تھا پر مردان میں ابھی جاری تھا وقفے وقفے سے ہوائی فائرنگ کی آوازیں آنے لگی۔

ماروا کے سر میں درد اٹھا تھا تو وہ حال سے نکل کر برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔اور پھر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چھت کی طرف بڑھی جہاں چند لڑکیاں منڈر پہ جھک کر مردان میں چل رہے فنکشن کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ سب یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔،،ماروا کی آواز پہ وہ چونکی اور پھر نفی میں سر ہلاتی نیچے بھاگی وہ سب تائی کی رشتے دار لڑکیاں تھی۔

وہ گہری سانس خارج کرتی مڑی ہی تھی کہ لائٹ چلی گئی۔

"یہ ٹائم تو نہیں ہے لائٹ کے جانے کا۔۔جرنٹر بھی اون تھا۔۔۔،،اس کے قدم رک گئے اور وہ بڑبڑائی پھر نیچے چل دی۔

"باتوں کو تیری ہم بھلا نہ سکے
ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے
دل میں ہے زندہ ہر گھڑی تو کہیں
ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے،،

New Era Magazine

ماروا اپنے کمرے کا دروازہ کھولنے لگی کہ گنگنانے کی آواز سنائی دی جو وہ اکثر سن چکی تھی۔۔آواز اسے اپنی جانب کھینچنے لگی۔۔۔وہ بے اختیار لہنگا سنبھالتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

اور سانس اوپر جا کر لیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

"آخر ایسا کیا ہے اس آواز میں جو میں اس طرح پاگل ہو کے بھاگتی ہوں کیسی عجیب سی کیفیت ہے یہ۔۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔مجھے کیا جس کی بھی یہ آواز ہے۔،،وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر سوچنے لگی۔مڑنے لگی پر قدم فریز ہو گئے

"۔۔گ۔۔گ۔۔گنگنا کون رہا تھا۔،،وہ یکدم خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی پر کوئی اللہ کا بندہ وہاں موجود نہیں تھا۔

ایک بار پھر گنگنانے کی آواز سن کر وہ چونک گئی۔یہ آواز اس کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہی تھی۔

وہ اپنا لہنگا سنبھالتی پیچھلی سیڑھیاں بھاگ کر اترنے لگی

جھولا ہل رہا تھا۔شائد وہاں کوئی تھوڑی دیر پہلے موجود تھا پر کون۔۔۔۔؟؟

وہ کافی دیر وہاں روکی رہی اور پھر

اس دروازے کو دیکھنے لگی جو بند تھا جس کے پیچھے لڑکوں کا شور تھا۔اس نے دروازے کو آہستہ سے پش کیا تو وہ نہیں کھولا اندر سے بند تھا پھر وہ واپس جھولے کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"چھڈو جی کیا فایدہ دماغ کھپانے کا۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور سوچتی ایک بار پھر سے اسے آواز سنائی دینے لگی۔وہ خوفگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔اب کے بار آواز چھت سے آرہی تھی۔

وہ پھر سے سیڑھیاں ٹٹولتی اوپر چلی گئی۔

تبھی کسی سے ٹکرا گئی۔اور اگلے بندے نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔۔دھڑکنیں بے تاب ہوئی۔۔۔۔دل کے اندر ایک شور برپا ہوا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے والے کو ٹٹولا ہاتھ اس کے دل پہ گیا جہاں کچھ نہیں تھا کوئی دھڑکن کوئی بیٹ مس نہیں ہوئی وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ سامنے والے کو دیکھنے لگی۔کون تھا جو اس کی دھڑکنوں کو بے قرار کر سکتا تھا۔۔۔۔؟

کس میں اتنی ہمت تھی۔۔؟

اور مار واکا دل بھی دھڑک سکتا ہے۔۔؟

یا یہ ڈر تھا؟

وہ کچھ سمجھ نہیں پائی

"ک۔۔ ککک۔ کبیر،، ماروا نے کچھ سوچ کر سرگوشی کی

"کیا ہوا میں یہاں ہوں ماروا میرا فون نیچے بلال کے پاس ہے اسفار کو کال کر رہا ہے وہ آیا نہیں ہے نہ اسی لئے لائٹ نہیں جلا سکتا، تم کہاں ہو جہاں ہو وہاں رو کی رہنا۔۔۔ ابھی جرنیٹر چل جائے گا،،، کبیر کی آواز کافی فاصلے سے آ رہی تھی۔

"ت۔۔۔ تو یہ کون ہے۔ ک۔۔ کون ہو تم،، ماروا کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔

"کون مارو کیا ہوا تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔

ماروا۔۔۔،، کبیر نے فکر مندی سے اسے پکارا

ماروا اندھیرے میں اس انجان انسان کو ٹٹول رہی تھی ہاتھ ماتھے سے ہوتا ہو نٹوں پہ جب آیا تو اس انسان نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے توازن پہ نہیں تھی سو زمین بوس ہو گئی۔

"کبیر بچاؤ۔۔۔،، ماروا نے چینخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔

"مارو۔۔۔۔،، کبیر اندھرے میں اسے ٹٹولنے لگا۔ تبھی لائٹ بھی آ گئی

ماروا بے ہوش زمین پہ پڑھی تھی،

"مارو۔۔۔،، وہ اس کے پاس بھاگ کر پہنچا اور منہ تھپتھپانے لگا

پھر اسے اٹھایا اور کمرے میں لے گیا ملازمین اور صباء لوگ اس کے کمرے میں جمع ہو گئے۔ماروا کو ہوش آنے لگا۔

"آپی۔۔۔۔،،صباء بھاگ کر اس کے پاس بیٹھی اور ماروا کو گلے لگا لیا۔۔

"آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔،،صباء نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر سوال کیا۔۔

ماروا ہاں میں سر ہلا کر مسکرا دی۔

"چلو اب اسے ریسٹ کرنے دو۔۔۔۔،، مسز فیضان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر ماتھے پہ بوسا دے کر کہا پھر سب جانے لگے کبیر جو سینے پر ہاتھ باندھ کے دروازے کے پاس کھڑا تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ کے پاس پہنچا

"اکیلی ہوا کیا تھا۔۔۔تم بے ہوش کیوں ہوئی۔۔۔،،کبیر بیڈ کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

ماروا نے ساری بات سنا دی۔

"تو تمہارا کہنا ہے کوئی نہیں تھا پر گانے کی آواز تم سن پا رہی تھی۔کسی نے تمہیں باہوں میں لیا۔۔،،وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا ماروا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا وہم ہوگا مارو کافی تھکی ہوئی ہو ریسٹ کرو۔۔۔اور تمہیں کوئی ہاتھ لگا سکتا ہے

کسی کی اتنی ہمت ہے سہی؟۔۔،، کبیر نے آخری فقرہ شرارت سے کہا اور اے سی اون کر دیا۔

"کبیر۔۔۔،، مار وا نے اسے واپس بلایا۔

"اس۔ س۔۔۔اسفار واقع ہی نہیں آیا نہ۔۔۔،، مار وا کے سوال پر کبیر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔اور نفی میں سر ہلا دیا۔ کبیر دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے، میرا وہم کیسے ہو سکتا ہے مجھے کسی نے چھوا تھا۔۔۔انسان تھا وہ۔۔۔وہ کون تھا۔۔۔مجھے کیسے کوئی غیر محرم چھو سکتا ہے کیسے۔۔۔۔۔۔،، مار وا اٹھ کر بیٹھ گئی۔اور منہ پہ ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔

ابھی بھی اس کی باہوں کا لمس کمر پہ محسوس ہو رہا تھا۔۔ابھی بھی اپنے دل کا شور وہ سن پا رہی تھی جو پہلی دفع ہوا تھا۔اس انسان کی خوشبو مار وا کو اپنے حواس پہ طاری ہوتی محسوس ہوئی۔۔وہ بھاگ کر اٹھی اور واش روم جا کر سانس لیا

فریش ہونے کے بعد وہ لیپ ٹاپ اٹھا کر کام کرنے بیٹھ گئی۔۔یہ ہی تو اس کو ہر بات بھلا دیتا تھا سو اب وہ بھول گئی۔۔

****

آج بارات تھی مار وا ٹائم پہ ہی اٹھ گئی۔رات والا واقع بلکل بھی یاد نہیں تھا اسے اس

نے بھی اپنا وہم سمجھا اور بھلا دیا۔

فریش ہونے کے بعد وہ دادا حکم کو سلام کرنے چلی گئی۔

دادا حکم سو رہے تھے اور کبیر ان کی ٹانگیں دبا رہا تھا۔

ماروا کو دیکھ وہ مسکرا دیا۔

"بڑی خدمتیں ہو رہی ہیں،، ماروا نے مدھم آواز میں سرگوشی کی تا کہ دادا حکم بیدار نہ ہو جائیں۔

"تو اور کیا تمہیں جو مانگنا ہے ان سے میں سوچ رہا ہوں کہ احمد بھائی کے بعد میں بھی۔۔،، کبیر بات اُدھوری چھوڑ کر ماروا کو دیکھنے لگا۔ ماروا نے کوئی رسپانس نہیں دیا ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ تو وہ خاموش ہو گیا۔

****

"وہ اب مجھ سے کبھی نہیں بات کرے گی کیا،، سمیر ابھی تک بیڈ پہ ہی لیٹا ہوا تھا بغیر قمیض کے سفید بائنین سے چوڑی چھاتی نمایاں تھی۔ کہنے کو تو وہ انیس برس کا تھا پر وجود سے تو مرد تھا کیونکہ وہ جٹ تھا۔۔۔

دودھ مکھنوں کا پالا ہوا ماں کا لاڈلا۔

صباء نے اس کو نظروں سے ہی جلا دیا تھا۔ اور گرا بھی دیا تھا۔ رات دیر تک وہ حویلی میں

New Era Magazine

رہا شائد وہ نظر آئے پر نہیں آئی۔وہ تو چھپ چکی تھی۔۔

"سمیر اٹھ جاؤ اسفی نیچے آیا ہے بیٹا۔۔۔۔،،مسز جٹ کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ اپنا قمیص پہن کر واش روم گیا منہ دھو کر واپس بیڈ پہ بیٹھ گیا۔دل بے چین تھا۔

اتنے دونوں میں صباء نے اس سے بات نہیں کی تھی۔نہ ہی اسے دیکھا اور جب دیکھا تو اس کے وجود کو ہی چھلنی کر دیا۔ نظروں کی آگ سے اسے جلا دیا۔

"سمیر دروازہ کھولو،،اسفار نے دروازہ کھٹکھٹا کر کہا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر چہرے پہ ہاتھ پھیر تا دروازے کی طرف بڑھ گیا

"کیا ہوا ایسے کیوں منہ پھلائے بیٹھے ہو،،اسفار فریش لگ رہا تھا۔

پینٹ شرٹ میں ملبوس فریش چہرہ پف سے بال دو تین ماتھے پہ گرے تھے۔

سفید و سرخ ہاتھ میں پٹے والی ریسٹ واچ۔شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھولے جس سے سفید چھاتی نمایاں نظر آ رہی تھی۔

"شادی میں جانے کا پروگرام نہیں ہے کیا،،اسفار شیشے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور خود کا جائزہ لینے لگا۔

"رات کو آپ نہیں آئے تھے اب میں نہیں جا رہا۔وہ مجھے جلا رہی ہے بھائی اس کا یوں بدلنا مجھے پسند تو ہے کہ چلو اب وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی۔پر میرے دل میں تو آگ

لگ چکی ہے بھائی۔۔بے شک میں اسے محل میں نہ رکھتا پر خوش تو رکھ ہی سکتا تھا۔۔پر اس نے مجھے سمجھا ہی نہیں۔۔۔وہ پتا نہیں کیا کیا سمجھ گئی پر میری محبت نہ سمجھ سکی۔۔،، سمیر اس کے گلے سے لگ کر بولا۔

"سمیر تم اس سے بات تو کرو ایسے کیسے چلے گا وہ تم سے محبت کرتی ہے۔ایسے نہیں چلے گا بات کرو ایک دوسرے سے،اسے اپنی دولت سے نہیں تم سے محبت ہے۔۔۔ایک دفع تم لوگ یہ اپنا معاملہ نبٹا لو پھر میں مار واسے بات کروں گا،،اسفار نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا

"چلو اب ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔۔،،اسفار نے اسے خود سے جدا کر کے کہا

"اسفی بھائی۔۔۔

"کوئی اسفی بھائی نہیں تم بات کرو گے اس سے ٹھیک ہے۔۔۔،اسفار نے اس کے کاندھے پہ تھپکی دے کر کہا۔

"نہیں میں نہیں کروں گا۔۔۔میں ریڈی ہو جاتا ہوں آپ ویٹ کریں،،وہ جمائی کو روکتا آنکھوں کو رگڑتا واش روم گھس گیا۔

اسفار بند دروازے کو گھورتا رہا

"یہ جوانا ہے نہ یہ بہت بری چیز ہے سمیر بابو،،اسفار نے قدرے بلند آواز میں کہا۔

New Era Magazine

وہ جانتا تھا کہ مار وا کسی سے بات نہیں کرتی سنجیدہ رہتی ہے پر اس سے وہ کھار کھاتی تھی اکثر عجیب و غریب نظروں سے اسے دیکھتی تھی جیسے اسفار محسوس کر سکتا تھا۔

اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اسفار کو مار دے۔۔۔

پر کیوں۔۔۔؟؟

"کہاں کھو گئے بھائی،، سمیر نے اسے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے پر سوچ انداز میں بیٹھا دیکھ کر اس کے کاندھے پہ تھپکی دی تو وہ خوابوں کی دنیا سے باہر نکل آیا۔

"ہوں؟ تیار ہو۔۔۔،، اس نے سمیر کو دیکھا جو کالے کرتے شلوار میں ملبوس تھا ہاتھ میں کالی پٹے والی گھڑی۔ بالوں میں بورش چلاتے ہوئے وہ بازوؤں کو فولڈ کرتا اس کے پاس جا بیٹھا۔ اور سینڈل پہننے لگا۔

" چلیں،، اسفار اپنا فون ٹیبل سے اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ اور شرٹ کو ٹھیک کرنے لگا۔

چوڑی چھاتی پہ تنگ شرٹ قتل کرنے کی حد پار کر رہا تھا وہ۔

سمیر نے پروفیم سپرے کی اور خود پہ آخری نظر ڈالی۔

آنکھوں میں اداسی کا پہرہ تھا۔ چہرے پہ بے زاری تھی۔ خوش پوش ہوتے ہوئے بھی دل مضطرب تھا۔

گہری سانس لے کر رہ گیا اور اسفار کے ساتھ چل دیا۔

ہمیں پھنسا کے یہاں فاصلوں کے چکر میں
زمیں ضرور کہیں آسماں سے ملتی ہے

****

اب زخمی سے خوابوں کی تعبیریں کیا؟
کیوں نیندوں نے دھوکا کھایا، حیرت ہے!

دیواروں پر کچھ سائے چپ بیٹھے تھے
بادل میں چھپ چندا بولا، حیرت ہے!

عرصہ بیتا تم تو بالکل ویسے ہو
کیوں آنکھوں سے بادل برسا، حیرت ہے!

میری تحریریں بھی رویا کرتی ہیں
تم نے مجھ کو ہنستے دیکھا، حیرت ہے!

میں نے جب یہ پوچھا کس نے دستک دی

حیرت سے دروازہ بولا، حیرت ہے!

"نہیں نہیں۔۔۔ ثناء پلیز مت لگانا میں نے جان بوجھ کے نہیں لگائی یار۔۔۔،،صباء بے سود سیڑھیاں پھلانگ رہی تھی۔ مہمانوں کا منہ ان دونوں کی طرف ہی تھا ثناء اس کے پیچھے مہندی کا باؤل اٹھا کر بھاگ رہی تھی۔ رات کو بے خبر سوئی صباء کا مہندی والا ہاتھ ثناء کے چہرے پہ چھپ گیا تھا۔ جو کہ صبح اٹھ کر ثناء نے دیکھا تو وہ بے چاری منہ دھو کر نکلی تھی کہ ثناء نے مہندی کا باؤل اٹھا کر اسے خطرے کا الہام دیا۔

اور اب وہ مہندی گرانے کے لیے اس کے پیچھے تھی۔

"آپی بچا لیں اس چوڑیل سے،، وہ ماروا کے پیچھے چھپ گئی

"ثناء صباء۔۔۔ دھیان سے دادا حکم کے کپڑے ہیں میرے پاس۔۔،، ماروا نے نرمی سے کہا۔ صباء اس کے پیچھے سے بھاگ گئی اسے بھاگتا دیکھ ثناء بھی جلدی سے ماروا کو سوری بولتی چلی گئی ماروا نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔ اور دادا حکم کی سفید پوشاک کو سنبھالتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

New Era Magazine

"دیکھ ثناء میں نے جان بوجھ کر یہ نہیں کیا کبیر بھائی

دیکھیں روکیں اسے پلیز،، صباء کبیر کے پیچھے چھپی اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر بولی۔

"تم دونوں کیا کر رہی ہو بچیاں نہیں ہو سارے مہمان تم دونوں کو دیکھ رہے ہیں چھوڑو

اسے ثناء اور جاؤ اندر۔۔۔،، کبیر نے سختی سے کہا اور باؤل پکڑ کر پاس سے گزر رہی

ملازمہ کو دے دیا۔ صباء اور وہ دونوں منہ بسورتی کمرے کی طرف بڑھ گئ۔ صباء کے

قدم تھم گئے نظریں مڑ کر دروازے پہ گئی۔

سمیر حویلی کی دہلیز پار کر رہا تھا۔ صباء ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگی۔

"صباء وہ آگیا ہائے۔۔۔ آج میرے آنگن میں چاند آیا وہ بھی کالی پوشاک پہن،، ثناء

کی شوخ آواز سن کر وہ چونکی اور سر پہ دوپٹہ ٹکا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ وہ اپنی اس

حرکت پر خود ہی حیران تھی کہ ڈوپٹہ اس نے کیوں لیا۔۔۔

کیا سمیر کو دیکھانے کے لئے کہ وہ بھی اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔؟

یا اس سے چھپنے کے لئے،؟؟

"وہ تو رات کو بھی آیا تھا تم اب دیکھ رہی ہو،، صباء نے زخمی مسکراہٹ لا کر کہا۔

"اوہو تو تم بھی اسے دیکھتی ہو،، ثناء نے شرارت سے کہا۔

"جی نہیں میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ میں اسے دیکھوں،، صباء نے منہ الٹا

New Era Magazine

سیدھا کر کے کہا۔

"ہاہاہاہاہاہااس کے ساتھ والا تو اسفی بھائی ہے یہ یہاں کیا کر رہا ہے کیا یہ آپ لوگوں کے جاننے والے ہیں۔۔۔؟؟،، ثناء نے گہری نظروں سے ان دونوں کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے حال میں داخل ہو رہے تھے۔

"وہ اس کا کزن ہے اسفار بھائی۔۔۔۔۔،، وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"اسفار بھائی دادا حکم کے چہیتے ہیں۔۔۔۔ بچپن سے ہی۔۔،، وہ بات کو بدل گئی

"کیا۔۔۔ واقعی۔ تم لوگوں کے تعلقات اتنے پرانے ہیں،، ثناء نے حیرانگی سے سوال کیا تو صباء نے سرہاں میں ہلا دیا

صباء نے ریشمی گھونگٹ کی آڑ سے ایک بار پھر سمیر کو دیکھا اور اپنی اس حرکت پہ وہ خود ہی مسکراتی کمرے میں چلی گئی۔ سمیر اور اسفار لاؤنج میں بیٹھے دادا حکم کے پاس جا بیٹھے تھے۔

کئی لڑکیاں ان دونوں کو چوری چوری سیڑھیوں پہ آ کر دیکھ رہی تھی۔اس بات سے وہ دونوں انجان باتوں میں مصروف تھے۔

****

مار وا تیار ہو چکی تھی اور اب وہ کمرے سے ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی باہر جا رہی تھی اچانک

نظر اٹھی سیڑھیاں چڑھ رہے اسفار اور کبیر پہ پڑھی تو وہ روک گئی شائد کبیر اس کی طرف آرہا تھا۔۔۔

"ماروا بات سنو،اسفی تم چلو میں آتا ہوں،،کبیر اسے روکتا تیز تیز قدم اٹھاتا ماروا کے پاس جارکا اور کمرے کی طرف چلنے لگا ماروا نے بھی قدم کمرے کی طرف بڑھا دیئے۔۔اسفار نے دانتوں کو آپس میں رگڑا اور مٹھیاں بھینچ کر چلا گیا۔

"یہ لیں جیتنے چاہئے لے لیں،،ماروا نے لاکر کی چابی مسکرا کر اسے تھما دی۔

"ماروا آپ خود۔۔

"کبیر مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ مجھ سے کچھ مانگیں پلیز اور میں احمد بھائی کی شادی کے بعد دادا حکم سے بات کروں گی۔مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوتی ہے اب تک اتنی پروبلمز رہی اس بارے میں بات ہی نہیں کر سکی۔۔میں اگر چاہوں تو آپ کا اور احمد بھائی کا حصہ دے سکتی ہوں پر ابھی اللہ کے کرم سے دادا حکم سر پہ ہیں۔۔،،ماروا نے کہا

"ماروا آپ بہت اچھی ہیں۔اور یہ بار بار شرمندہ ہونا بند کریں،،کبیر نے خجل ہو کر کہا۔

حقیقت تو یہ تھی کبیر کو بھی اچھا نہیں لگتا تھا پر مجبوری تھی۔۔

پر نہ جانے کون سی۔۔۔؟؟

۔سفید لون کے شلوار قمیض اوپر سرخ ڈوپٹہ بغیر میک اپ بال کھولے جو گلے تھے جویلری نام کے طور پہ لاکٹ تھا۔۔وہ بارات کے ساتھ نہیں جارہی تھی سو تیار شیار ہونے کا کیا فایدہ۔

کبیر نے لاکر کھول دو تین دتھیاں نکال لی اور چابی مار وا کو تھمادی

"اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔،،مار وا نے کہا اور کمرے سے نکل گئ

بارات بلکل تیار کھڑی تھی۔مار وا چلتی ہوئی حال میں گئ جہاں احمد کو سہرا باندھا جارہا تھا اور بڑی بوڑھی عورتیں گیت گا رہی تھی۔

صباء بھی مار وا کے پاس جار وکی وہ بلیک شلوار قمیض اوپر بلیک ہی امبر وڈیڈر یشمی دوپٹہ سر پہ ٹکائے بالوں کو اپنا مخصوص سٹائل دیۓ۔ہاتھوں میں کالی پلین چوڑیاں کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس۔ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ چپ چاپ کھڑی دکھی مجسمہ لگ رہی تھی

سمیر جو حال سے باہر کھڑا فون پہ بات کررہا تھا تھم گیا اور صباء کو دیکھنے لگا۔

صباء اسے نہیں دیکھ رہی تھی اور دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی،

سارے رشتے دار اکٹھے تھے مار وا نے کتنے لوگوں سے اسے ملوایا پر اس کا دھیان کہیں اور ہی جگہ پر اٹک گیا تھا۔

New Era Magazine

ازما کی ارشا سے کافی حد تک دوستی ہو چکی تھی سو وہ اس کے اور اس کی کزنز کے ساتھ تھی۔

بارات نکلنے لگی تو صباء واپس کمرے میں چلی گئی۔

"مجھے نہیں جانا وہ وہاں ہو گا۔۔۔شائد اپنی بیوی کو بھی لے جائے۔۔۔۔،،صباء بیڈ پہ لیٹ گئی

"صباء جلدی کرو یار بارات نکل چکی ہے کبیر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔میں نہیں جا رہی تم تو جاؤ۔۔۔۔،،ماروا نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"آپی میرے سر میں درد ہے میں نہیں جا سکتی سب جا رہے ہیں میرے نہ جانے سے کیا ہو گا

میں نے نہیں جانا۔۔۔،،وہ سرہانے میں منہ دے کر بولی۔ماروا سمجھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے،،ماروا نے ملازمہ کو بھیج کر کبیر کو پیغام بھیجا کہ وہ چلا جائے۔

****

اسفار بارات کے نکلتے ہی تھانے چلا گیا تھا۔کل رات بھی اس کو ایک کیس ہینڈل کرنا تھا جس سلسلے میں وہ مہندی میں شرکت نہ کر سکا۔اور اب بھی وہ اسی سلسلے میں چلا گیا۔۔۔۔

ماروا نے ملازمین کو لگا کر پوری حویلی کی صفائی شروع کروا دی۔۔

صباء کے اور ماروا کے سوا حویلی میں ملازمین تھی۔

"بی بی جان وہ کمرہ سجانے والا آیا ہے۔ سمیر صاحب کے ساتھ نیچے لاونج میں ہیں۔۔،، ایک ملازمہ بھاگ کر آئی۔

"اچھا ٹھیک ہے، میں آ رہی ہوں۔۔،،، ماروا سوچ کر بولی۔ اس نے ہی سمیر کو کال کی تھی آج وہ اس مسئلے کو حل کرنے کی ٹھان چکی تھی۔ ملازمہ چلی گئی۔

سمیر صوفے پہ بیٹھا فون پہ انگلیاں گھمار ہا تھا۔ ماروا کو دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔

ماروا ٹھیک سے ڈوپٹہ لیتی صوفے پہ جا

بیٹھی۔ تو وہ بھی سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"آپی ڈیزائنر کو لے آیا ہوں۔۔۔،،، سمیر نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ ماروا نے نظر اٹھا کر تین لڑکوں کو دیکھ

"ٹھیک ہے آپ جاؤ سلما انہیں کمرہ دیکھا دو سمیر آپ بیٹھو کچھ بات کرنی ہے۔۔۔،، ماروا اسے بغیر دیکھے بولی

۔ سمیر تذبذب سا ہو کر بیٹھ گیا ماروا پہ ایک نظر ڈالی اور اس کے تاثرات دیکھنے لگا اور پھر نظریں جھکا لی

ماروا نے نظر اٹھا کر باہر دیکھا جہاں ملازمین کام کر رہی تھی پردے ایک مرتبہ پھر سے تبدیل کئے جا رہے تھے حویلی کے سنگ مرمر کے فرش کو رگڑ رگڑ کر چند ملازمین دھو رہی تھی اور کچھ دیواروں پہ لگی پینٹنگز،اور تصویروں وغیرہ کو صاف کرنے میں مصروف تھی ماروا نے گہری سانس خارج کی اور پھر اس نے نظریں گھما کر سمیر کو دیکھا جو ہاتھوں کو آپس میں جکڑے نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔

"میں بات کو نہیں گھماؤں گی۔۔ سمیر۔۔۔بس یہ پوچھنا۔تمہارے اور صباء کے درمیان ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔کہ وہ بیمار ہو گئی اور پھر اچانک ایکسڈنٹ اور پھر اس کا بدلنا۔۔۔کیا

وہ ایکسڈنٹ ہوا تھا یا اس کی حرکت تھی۔۔۔،،ماروا نے جانچتی نظروں سے سمیر کو دیکھا تو اس کے چہرے کے رنگ ہوا میں اڑنے لگا۔

"میں نہیں جانتا آپی۔۔،، سمیر نے سر جھکا کر ہی کہا۔

"۔میں جانتی ہوں تم سب جانتے ہو۔۔۔۔۔مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم دونوں کے درمیان کچھ ہے۔۔۔۔،،وہ پھر سے بولی سمیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

"۔وہ بغیر ماں کے بچی ہے سمیر تم جانتے ہو

دادا حکم نے ہمیں پلا ہے نادان ہے وہ جذباتی ہے۔۔ تم اسے بچپن سے جانتے ہو۔۔۔۔وہ شرارتی ہے پر بری نہیں غلط لڑکی نہیں ہے۔۔،،ماروا نے پر یقین لہجے میں کہا تو سمیر نے دکھ بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ جیسے کہنا چاہتا ہو اس نے کب اسے غلط سمجھا۔۔؟

"۔۔۔اب کی بار اس نے اگر ایسا کوئی قدم اٹھایا تو شاید ہم اسے کھو دیں۔۔۔ تم دونوں کی یہ عمر پڑھنے کی ہے۔۔۔اور تم دونوں کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔؟،،ماروا سانس بحال کرتے ہوئے بات کے اختتام پہ سوال چھوڑ گئی۔

"مجھے معاف کر دیجئے آپی میں کچھ نہیں جانتا،، سمیر نے سر جھکائے ہی کہا۔

"پر میں جانتا ہوں۔۔۔۔،،اسفار کی آواز پر وہ دونوں چونک گئے۔

"اسلام علیکم !!،،اسفار نے بلند آواز میں کہا تو

سمیر نے بے بسی سے نفی میں سر ہلا دیا اسفار اس کا کاندھا تھپتھپا کر صوفے پہ بیٹھ گیا اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر ہونٹ پہ انگلی رکھ کے ماروا کو دیکھنے لگا۔ وہ سیول میں تھا سمیر تیز رفتار سے رفو چکر ہوا جانتا تھا اب اس کے راز کھولنے ہیں نہ جانے ماروا کیا کرتی۔۔۔۔

"آپ کا کہنا ہے۔۔ کہ،،

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔،،ماروا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ماتھے پہ بل ڈال کر

New Era Magazine

سوال کیا۔

"آپ میرے معصوم سے بھائی کی کلاس لگا رہی تھی تو مجھے تو آنا ہی تھا۔،،اسفار نے اطمینان سے کہا۔مار وا نے نظریں گھمالی۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔۔۔چاہت کا مطلب سمجھتی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟،،اسفار دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑ کر تھوڑا سا جھکا۔

مار وا کی سانس رک گئی۔

"پر سمیر نہیں چاہتا کہ وہ محل سے زمین پہ آئے۔۔۔

صباء یہاں رہتی ہے شان سے زندگی بسر کرنے والی لڑکی اور وہ وہاں۔۔۔۔

یہاں صباء کے آگے دس ملازم ہیں تو وہاں ایک بھی نہیں کیسے رہے گی وہ وہاں تبھی سمیر نے اپنا راستہ بدلا اور اس نے سوسائڈ کرنے کی کوشش کی۔۔۔،،اسفار اٹھ کھڑا ہوا۔

مار وا نے چونک کر اسفار کو دیکھا۔

"یہ تو شکر ہو اوہ تم جیسا نہیں ہے۔۔مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے اور دادا حکم کو بھی نہیں ہو گا۔۔۔،،وہ کرخت لہجے میں بولی تھی

مار وا اس کے سامنے جا روکی۔اس کی آنکھوں میں آنگارے تھے اسفار نے طنزیہ

مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پہ سجالی۔

"جس دن تمہیں سچائی معلوم ہوئی نہ اس دن تم نے بہت پچھتانا ہے۔۔۔۔"،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا ماروا نظریں جھکا گئی

"خیر ہماری جنگ تو جاری رہے گی فلحال ان دونوں کے بارے میں پھر آنٹی سے بات کروں؟؟"،اسفار نے نظریں اٹھا کر اسے مسکرا کر دیکھا

"پہلے ان دونوں سے تو بات کر لیں، یہ نہ ہو دادا حکم کے سامنے میری ناک کٹوا دیں ناں بول کر۔۔۔۔"،،ماروا خوفگی سے بولتی صوفے پہ جا بیٹھی اسفار کے ہونٹوں پہ جان دار مسکراہٹ آگئی وہ مسکراہٹ دباتا اس کی طرف مڑا۔

"ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں اللہ حافظ آپ ان دونوں سے بات کر لینا"،اسفار نے کہا اور پھر لاؤنج سے نکل گیا۔

"کیا کہہ رہا تھا مجھے کیوں پچھتانا پڑے گا پچھتانا تو اسے چاہیئے۔۔۔۔۔"،،ماروا کے دماغ میں سوال ابھرا۔

"افف ماروتو زیادہ سوچا نہ کر، صباء سے چل کر بات کرتی ہوں۔۔"،،وہ خود کو ڈانٹ

لگاتی اٹھی اور ڈوپٹہ ایک کاندھے پہ ٹکا کر لاؤنچ سے نکل گئی

اور پہلے احمد کے کمرے کی طرف بڑھ گئی سیڑھیاں چڑھ کر تھرڈ فلور پہ لیفٹ سائڈ پہ

تیسرا کمرہ احمد کا تھا۔ سمیر آدمیوں کو ہدایت دے رہا تھا۔

"سمیر میرے ساتھ چلو کچھ کام ہے،،ماروا نے کمرے کا جائزہ لیا گلاب اور موتیئے کے

پھولوں سے کمرہ سجایا جارہا تھا۔

"جی آپی۔۔۔،، سمیر نے آداب سے کہا اور اس کے پیچھے چل دیا۔

"تم ٹھیک ہو نہ سمیر،،ماروا نے جانچتی نظروں سے سمیر کے چہرے کو دیکھا جہاں

سنجیدگی نے کبھی ڈیرہ نہیں ڈالا تھا اور آج کل مسکراہٹ نہیں تھی یہ ہی حال صباء کا تھا

وہ بچپن سے ان دونوں بچوں کو لڑتے جھگڑتے روٹھتے مناتے شرارتیں کرتے دیکھتے

آئی تھی۔۔اور اب اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"جی،،وہ پریشان تھا۔

"میری صباء کیسی لگتی ہے۔۔۔،،ماروا سیڑھیاں اترتے ہوئے بول رہی تھی۔ سمیر کے

قدم رک گئے۔

اور دل تیز دھڑکنے لگا۔

"کیا ہوا چلو،،ماروا نے مڑ کے اسے دیکھا تو وہ پھر چلنے لگا۔

New Era Magazine

"یا اللہ بچا لے مجھے۔۔،، سمیر نے آسمان کو دیکھا۔

"جب کوئی لڑکی کسی مرد سے محبت کرتی ہے تو وہ محبت بغیر کسی بھی لالچ کے ہوتی ہے۔۔۔اور تم اسے دو وقت کی روٹی دے سکتے ہو پہننے کے لئے کپڑے سونے کے لئے چھت اور دل بھرنے کے لئے محبت۔۔ تو پھر کیوں تم دونوں نے ایک دوسرے کو ٹھکرایا۔۔۔،،

"یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔۔۔آپی وہ میرے ساتھ کبھی خوش نہ رہتی۔۔۔اور ابھی تو میں اپنے پیروں پہ بھی کھڑا نہیں ہوا۔۔،، سمیر نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"وہ تمہارے ساتھ خوش رہے گی اب وہ خوش نہیں ہے تمہارے ساتھ وہ جیئے گی جبکہ اب وہ سانس لے رہی ہے۔۔۔اور تم دونوں بھی بے واقوف ہو کیا لگتا تھا ہم اتنی آسانی سے تم دونوں کی میرج کر دیں گے نہیں بیٹا ابھی تو تم دونوں کی منگنی کرنی ہے اور جب تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ اپنا اور اس کا پیٹ بھر سکو پھر شادی۔۔۔،، مار وا اطمینان سے بولتی صباء کے کمرے کے سامنے جار کی۔

"اور ویسے بھی تم دونوں کی عمر نہیں ہے یہ سب ڈرامے کرنے کی تم مشکل سے انیس کے ہو اور وہ اٹھارہ کی۔۔۔۔پر تمہارے بھائی کا کہنا ہے عشق عمر نہیں پوچھتا تو مان لیتی ہوں۔۔۔پر تم دونوں جو کرتے پھر رہے ہو یہ ہر گز ٹھیک نہیں ہے۔۔ تم دونوں کی

New Era Magazine

پڑھائی پہ منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔۔۔،،ماروا سنجیدگی سے بولی سمیر ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکائے کھڑا رہا۔

"میں اس سے بات کرتی ہوں کیا تم اسے خوشیاں دے سکتے ہو۔۔۔،، سمیر ہونٹ کاٹتا اسے دیکھنے لگا اور ہاں میں سر ہلا دیا

غیر ارادہ طور پہ سر ہاں میں ہلایا تھا۔

"شکریہ اب تم جاؤ میں اس سے بات کرتی ہوں پھر بھی تم سوچ لو، اگر دل مانے تو مجھے بتا دینا میں دادا حکم سے بات کروں گی۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔وہ دل سے مسکرائی تھی۔

سمیر سر ہلاتا تیز تیز قدم اٹھاتا احمد کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

دل تو خوشی سے جھوم رہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ماروا مان جائے گی۔وہ بھی اتنی جلدی۔۔۔۔ماروا صباء کو دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"صباء دروازہ کھولو،،ماروا نے دروازہ کھٹکھٹایا

دو تین بار ہی کھٹکھٹایا تھا کہ صباء نے دروازہ کھول دیا۔

"صباء مجھے تمہارے اور سمیر کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے،،

"پر مجھے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی،،صباء غصے سے بول کر کمرے سے

نکلنے لگی

"وہ عشق کرتا ہے تجھ سے۔۔۔۔،،ماروا نے اس کے پیروں کو باندھ دیا وہ روکی۔بغیر سانس لئے کھڑی رہی دھڑکن تیز ہو گئ،

"کیا کیا کہا آپی،،وہ یقین نہ آنے پہ بھاگ کر ماروا کے پاس گئ۔

"ہاں صباء پر وہ کہتا ہے تم اس کے ساتھ خوش نہیں رہو گی۔تم محل میں رہتی ہو نہ اسی لئے وہ یوں بی ہیو کرتا ہے اب وہ راضی ہو گیا ہے کیا میں دادا حکم سے بات کروں،،

صباء کچھ دیر کے لئے اسے دیکھتی رہی۔پھر ہاں میں سر ہلا دیا

"آپی کیا میں اسے مل سکتی ہوں،،صباء نے اس کو شہانوں سے تھام کر کہا وہ بہت خوش ہو گئی تھی۔

"صبی۔۔۔،،ماروا نے خو فگی سے اسے دیکھا۔

"آپی میں بس اسے چار پانچ لگانا چاہتی ہوں پلیز پلیز۔۔۔آپ کو ہم دونوں پہ یقین ہے نہ۔۔،،صباء اسے پکڑ کر گھمانے لگی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔احمد بھائی کے کمرے میں ہے،،ماروا اس کو یوں ہنستا دیکھ خوش ہو رہی تھی۔اور ڈر بھی رہی تھی۔

"اور سنو تھوڑا الحاظ کرنا،،ماروا نے مڑ کر کہا

"ایسا لحاظ کروں گی ساری زندگی یاد کرے گا،،صباء بازؤں کو پیچھے کرتی مار وا کو آنکھ مارتی کمرے سے نکل گئ۔

"کہا تھا میں نے کہ غیر محرم سے محبت مت کرنا۔۔۔۔پھر بھی۔۔۔۔۔نہ جانے اس بار کیا ہو گا۔۔۔۔۔یا اللہ سمیر ا گر نیک نہیں ہے تو اسے نیک بنا دے۔۔میری صباء کی عزت پہ داغ نہ لگائے وہ۔۔۔،،وہ ہار کر بیڈ پہ گر گئ اور سامنے لگی صباء کی قد آدم تصویر کو دیکھ سوچنے لگی۔

وہ صباء کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"کہاں ہے وہ بغیرت۔۔۔۔،،صباء نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دانت پیس کر کہا اور سمیر کو دیکھا۔

وہ کالے کرتے اور جینز میں ملبوس تھا سفید کپڑوں پہ شہر سے آتے ہوئے داغ لگ گئے تھے تو وہ چینج کر کے آ گیا تھا۔

"صباء صباء رو کو کیا کر رہی ہو،، سمیر اسے ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے اپنی طرف آتا دیکھ ڈر گیا اور خوف کے مارے چینخا۔

"آج تو تم چاہا کے بھی مجھے روک نہیں سکتے تیری ہڈیاں توڑ توڑ کے بعد میں ان کو اچھے سے پیس کے چڑیوں کو کھلا دوں گی،،وہ ڈوپٹہ سنبھالتی اس

New Era Magazine

کے پیچھے بھاگی وہ جلدی سے بیڈ کے پیچھے ہو گیا۔

"ارے چڑیاں ہڈیاں نہیں کھاتی بے واقوف لڑکی، آہ۔۔۔، سمیر نے اس کے ڈنڈے سے بچنے کے لئے ہاتھ کیا تو صبا نے ڈنڈا اس کے ہاتھ پہ دے مارا۔

"پر تیری ہڈیاں تو کھائیں گی بیٹا میں تجھے مار مار۔۔۔،، وہ سوچنے لگی۔

"مار مار کا کوروچ بنا دوں گی،، صباء اس پہ ڈنڈے برسانے لگی۔

"واٹ کا کوروچ تم پاگل ہو مجھے کا کوروچ نہیں بننا کچھ اور بنا دو،، وہ ادھر ادھر بھاگتا بولا۔

وہ بولا تو ایسے جیسے صباء اس کے لئے کھانا بنا رہی ہو۔۔

ڈیکوریشن کرنے والے ہنسنے لگے۔

"بتیس کیوں نکال رہے ہو تم سب کو بھی مار کھانی ہے کیا اپنا کام کرو کہاں گیا یہ،، صباء نے چاروں اطراف دیکھا تو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے پر پہنچ چکا تھا۔

"سمیر آج اگر تم حویلی سے باہر نکلے تو جان نکال دوں گی،، وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولی سمیر بھاگ کر چھت پہ چلا گیا اور پینجرے پیچھے بیٹھ گیا،

"یااللہ مجھ معصوم کی حفاظت فرما،، سمیر نے ہاتھ جوڑ کر معصومیت سے سوچا لیکن اتنی

معصومیت اس پہ سوٹ نہیں کرتی تھی۔

اس نے تھوڑا سا سر نکال کر دیکھا تو صباء نہیں تھی۔

"شکر ہے کہ وہ،، اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور خود کلامی کرتا کاندھے پہ تھپکی محسوس کر کے معصوم سی شکل بنا کر مڑا۔ صباء ڈوپٹہ باندھے ہاتھ میں ڈنڈا لئے جگاڈا کو سے کم خطر ناک نہیں لگ رہی تھی۔

"جٹ صاحب تم تو آج مر گئے،، سمیر نے دانتوں سے ناخنوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ اور معصومیت کی ہر حد پار کر کے صباء کو دیکھا۔

"تم۔۔۔۔۔تم

تم بہت برے ہو سمیر،، وہ ڈنڈا نیچے پھینک کر بولی واپس مڑنے لگی کہ ڈنڈے پہ پاؤں آیا اور گرنے ہی والی تھی سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کے دائیں بازو پہ گر گئی ۔صباء نے اسے بہت قریب سے دیکھا۔ چند پل دیکھنے کے بعد سمیر نے اسے سائڈ پہ کیا اور اٹھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ شرما گئی تھی اور گھبراہٹ بھی طاری ہو چکی تھی اس نے آہستہ سے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا ہاتھ سمیر کی طرف بڑھایا۔

اس کی انگلیاں سمیر کی انگلیوں کو

چھوتی انگوٹھے کے گرد حائل ہوئی تو سمیر نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ جس وجہ سے

صباء کا ہاتھ سمیر کے سینے پہ جا ٹکا

""""چانس مار رہی ہو،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"سوواٹ۔۔۔ویسے بھی تم پہ چانس کیوں ماروں گی شوہر تھوڑی ہو میرے جب بن جاؤ گے تو چانس ماروں گی،، صباء اس سے دور ہو کر اپنے کالے کرتے کو صاف کرنے لگی۔

"ایک بات کہوں وہ عشق ء کے بارے میں۔۔۔۔،، سمیر نے کہا تو صباء نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ سمیر نے اسے اے ٹو زیڈ ساری کہانی سنائی تو وہ شرمندہ ہو گئی۔

"ایم سوری۔۔۔۔میں نے عشاء کو بھی نہ جانے کیا کیا کہہ دیا۔۔۔،، وہ شرمندگی سے بولی

"کوئی بات نہیں۔ وہ برا نہیں مانتی ویسے بھی اسے معلوم ہے کہ تم سر پھری ہو اسے پہلے ہی پتا ہے تمہارے بارے میں۔۔۔۔،، سمیر سینے پر ہاتھ باندھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

صباء مسکراہٹ دبا کر اس کی طرف بڑھی۔۔

وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگا۔

تبھی وہ گھوم کر اس کے پیچھے گئی اور اپنے دوپٹے کی ایک سائیڈ سے اس کے کالے کپڑوں

پہ لگی مٹی صاف کرنے لگی۔

"جٹ صاحب ہمیں گنوارہ نہیں کہ آپ کا دامن داغ دار ہو۔۔۔،،وہ شرارت سے بولی۔ سمیر اس کی طرف گھوم گیا۔

"اور ہمیں بھی قبول نہیں کہ ہمارے داغ آپ کے دامن پہ آئیں۔۔۔،،اس نے صباء کا دوپٹہ پکڑ کر اس کے سر پہ دیا اور سیٹی بجا کر دیکھنے لگا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے بھوکا بریانی کو دیکھتا ہے،،صباء نے آنکھیں پھیلا کر کہا تو سمیر کا قہقہہ گونج اٹھا۔ تو صباء جھنپ گئی۔

"یہ ہی کہ میں شادی ابھی کر لوں یا انتظار کر سکتا ہوں۔۔۔؟،،وہ معنی خیز انداز میں بولا تو صباء کا منہ کھول گیا۔

"تمہارا کرتا گندہ ہو گیا، کسی نے پوچھا تو کیا کہو گے،،صباء نے بات بدلی۔ اور اپنا دوپٹہ انگلی پہ لپٹتے ہوئے سوال کیا۔

"یہ ہی کہ ایک جنگلی بلی نے چھپٹا مار لیا،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"ہاؤوُوُوُ۔۔۔ تم نے مجھے بلی کہا سمیر۔۔،،صباء سینے پر ہاتھ باندھ کر دوسری طرف منہ موڑ گئی۔

"اچھا سوری۔۔۔ فورا یوری تھنک۔۔،، سمیر ہاتھ جوڑ کے اس کے سامنے کھڑا ہو

گیا۔صباء نے آہستہ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔اور پھر اس کے سفید جوڑے ہوئے ہاتھوں کو۔۔

"یہ ہاتھ جوڑے اچھے نہیں لگتے ان میں کسی نازک سی لڑکی کے سفید سفید پیارے پیارے ہاتھ اچھے لگتے ہیں۔۔۔تو اس بارے میں کچھ سوچنا،،،،صباء نے اس کے ہاتھ کھول کر کہا۔سمیر ہونٹ کاٹتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔اب سنجیدگی تھی چہرے پہ۔

"کیا ہوا سمیر کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتے،،صباء نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔صباء کی آنکھوں میں آنسوں تر آئے۔۔۔

"نہیں نہیں پاگل پر۔۔۔۔،،سمیر نے کچھ کہنا چاہا پر صباء نے روک دیا۔

"پر ور کچھ نہیں جٹ صاحب آپ جہاں رہیں گے وہاں میں بھی رہوں گی،خیر اب تم اتنے غریب بھی نہیں ہو۔اور مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے جہاں کہو گے رہ لوں گی پر تم سے دور نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔،،صباء یکدم روہانسی ہو گئی تھی۔

سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آ گئی

"مطلب یو لو می۔۔،،صباء نے چہک کے پوچھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے،،سمیر نے دانتوں میں ہونٹوں کو دبا کے مسکراہٹ روکی۔

"ہاں یولومی۔۔آئی لویوٹو۔۔۔ سمی۔۔۔۔،وہ سمیر کو پکڑ کر گھومنے لگی۔ سمیر کا قہقہہ بلند ہوا۔

"میں جاؤں اب۔۔۔۔،، سمیر نے اس کو روک کر کہا۔

"ہوں جاؤ اور ہاں۔۔۔۔۔منڈے کو آپ مجھے ٹویشن پڑھانے آرہے ہیں آپ کی وجہ سے میرا اتنا نقصان ہوا اوکے،،وہ چہک کر بولی۔تو سمیر خوف زدہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ پر وہ صباء کی خوشی چھیننا نہیں چاہتا تھا۔اسی لئے ہاں میں سر ہلاتا چلا گیا۔صباء چھت پہ کھڑی گنگنانے لگی۔اور جھومنے لگی۔ سمیر بھی مسکراتا کمرے میں چلا گیا۔

سچی محبتیں بھی دنیا میں ہوتی ہیں۔۔۔۔

عشق کی انتہا بھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

غیر محرم کو محرم بنانے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔۔۔۔

****

جو نا منظور تھا جانا ہمارا

کبھی تو مانتے کہنا ہمارا

New Era Magazine

ہمیں یوں بھی ہے عادت ٹوٹنے کی
زیادہ دل نہیں رکھنا ہمارا

یہ آنسو بھی طبیعت کے نہیں تھے
ہمیں بھایا نہیں رونا ہمارا

اسی کے لفظ لکھے جا رہے ہیں
یہ کہنا بھی نہیں کہنا ہمارا

وہ پڑھ لیتا بھی تو خوش رہ نہ پاتا
اسے کب راس تھا لکھنا ہمارا

نجف والوں سے ہے نسبت ہماری
فلک والوں سے ہے ملنا ہمارا

New Era Magazine

بجا ہونے کی صورت دیکھ لی ہے

غلط نکلا غلط ہونا ہمارا

ہمیں افسوس ہے تو صرف یہ ہے

تو دیکھے گا نہیں جانا ہمارا

ترا ہنسنا سمجھ میں آرہا ہے

تجھے اچھا لگا گرنا ہمارا

ٹھکانے ہوش لگ جائیں تمہارے

کبھی سہنا ذرا، سہنا ہمارا

قریب آنے سے پہلے سوچنا تھا

کہ تم سے دور ہے، "رہنا" ہمارا

New Era Magazine

وہی توزین، دنیا کا ہوا ہے!

وہی اک شخص تھا اپنا ہمارا

وہ چہکتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی ماروا نے اسے اپنے کمرے میں بلوایا

"صباء ایک بات دھیان سے سن لو اور اپنے دماغ میں بیٹھا لو غلط راستہ کبھی اختیار مت کرنا۔۔۔

نا محرم پہ یقین نہیں کیا جا سکتا اپنی عزت اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔۔۔

سمیر بہت اچھا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ فرشتہ ہے۔۔۔۔۔

جب ایک مرد کسی عورت کے نزدیک حد سے زیادہ آجائے تو وہ اپنے اختیار کھو دیتا ہے۔۔۔

اسی لئے یہ یاد رکھنا کہ وہ غیر محرم ہے تمہارے بدن پہ اس کا حق نہیں۔۔۔۔۔،،وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بول رہی تھی جہاں اسے اس کی خوشیوں کی فکر تھی وہاں اس کی عزت کی فکر بھی تھی ایسا نہیں تھا کہ اسے سمیر پہ یقین نہیں تھا بلکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ دونوں بچپنے میں کچھ غلط نہ کر بیٹھیں۔

ماروا ماں ہونے کی ساری زمیداریاں پوری کر رہی تھی۔

New Era Magazine

اور صباء غور سے اس کی بات سن رہی تھی اور سمجھ رہی تھی

"تم ایک حدود قائم رکھنا۔۔۔حویلی کی عزت دادا حکم کی عزت ہمارے ہاتھوں میں ہے مرد تب تک نظر اٹھا کر چل سکتا ہے جب تک اس کی بہو بیٹی۔بہن پاک دامن رہتی ہے۔۔۔،،وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی۔

"۔ویسے مجھے سمیر پہ یقین ہے کہ وہ ایک نائس پرسن ہے۔۔۔پھر بھی جن پہ زیادہ یقین ہوتا ہے وہ ہی منہ کے بل پھینکتے ہیں۔۔۔۔،،ماروا نے آخری فقرہ بہت دور جا کر کہا تھا۔۔۔جہاں درد تھا کرب ہی کرب

"تم خود سمجھدار ہو پر میں تمہاری بڑی بہن ہوں سمجھانا میرا حق ہے۔۔۔ سمجھی،،،ماروا نے اسے اپنے سامنے بیٹھایا۔

وہ مسکرا رہی تھی۔

"آپی سمیر بہت اچھا ہے سچ میں آپی اور ہم دونوں نے ہی کبھی۔۔۔۔کبھی بھی غلط خیالات دل و دماغ میں نہیں رکھے۔۔۔۔اس کی محبت سچی ہے آج پہلی بار اس نے میرا ہاتھ پکڑا تھا زندگی میں پہلی دفع۔۔۔پر۔وہ بھی۔۔۔۔۔،،

"صباء۔۔۔۔۔۔،،ماروا تڑپ اٹھی اور بیڈ سے اتر کر اسے دیکھنے لگی۔پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اسے اتارا۔۔

New Era Magazine

"چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"وہ اسے گھسیٹتی آنسوں صاف کرتی کمرے سے نکلی۔صباء ہڑبڑا گئی تھی۔

ماروا اسے نیچے لے جانے لگی دوسرے فلور کے آخری کمرے کے سامنے جا کر وہ رکی اور پھر آنسوں صاف کرتی دروازہ کھولنے لگی۔صباء شرمندہ سی کھڑی تھی۔

"چلو اندر۔۔۔۔"وہ دروازہ کھول کر بولی صباء ہونٹ کاٹتی اندر داخل ہوئی ماروا نے لائٹس جلادی۔۔۔

بہت کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتی تھی۔۔۔

بے اختیار اس کا ہاتھ تصویر پہ گیا۔

"تم کہتی ہو نہ پہلی بار سمیر نے تمہارا ہاتھ پکڑا۔۔۔پھر وہ پہلی بار بہت کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔ہے تو مرد۔۔۔۔

۔اور غیر مرد کبھی کسی عورت کا نہیں ہوتا۔۔۔اور یاد رکھو صباء اگر ایسا ویسا کچھ ہوا تو اس بار میرے ہاتھوں دو گولیاں چلیں گی۔۔۔"ماروا دانت پیس کر بولی اور دو انگلیاں دیکھائی۔

"ایک سمیر اور ایک تمہارے سینے میں چھید کرے گی۔۔۔۔تو یہ بات کان کھول کر سن لو تمہاری عزت تمہارے ہاتھوں میں ہے۔۔۔۔"وہ آنسوں کو رگڑ کر خت لہجے

میں بولی۔۔

"۔شادی سے پہلے ایک دوسرے کو کچھ نہ سمجھنا۔۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔۔۔،،وہ سانس لینے کو رکی جیسے اگلی بات بہت بھاری ہو۔

"کیونکہ آج کل کی محبت۔۔۔۔۔کپڑے پھاڑنے سے شروع ہو کر بدن تک محدود ہو گئی ہے۔۔۔،،وہ کہتے ہی سامنے لگی تصویروں پہ نظر ڈالتی کمرے سے تقریباً بھاگنے والے انداز میں نکل گئی۔

صباء نے ہاتھ بڑھا کر دوپریوں کی ایک ساتھ کھلکھلاتی ہوئی تصویر اتار سینے سے لگالی۔

"آپی آپ نے سوچ بھی کیسے لیا میں غلط قدم اٹھاؤں گی۔۔۔۔۔۔میں وہی تو بتا رہی تھی کہ ہم دونوں نے کبھی ہنسی مذاق سے بڑھ کر کچھ نہیں سوچا اور نہ سوچیں گے وہ میرا اا جنبی ہے پر محرم بھی بنے گا۔۔۔ہر محبت غلط ہو ضروری تو نہیں نہ پہلی محبت بھی سچی تھی پھر آپ کیوں نہیں سمجھتی۔۔محبت سچی ہوتی ہے اسفی بھائی بے قصور تھے۔۔۔،،وہ روتے ہوئے ماروا سے شکوہ کر رہی تھی۔کچھ دیر وہ روتی رہی۔۔

"ایم سوری۔۔۔۔ایم سوری صبی۔۔۔۔،،ماروا دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کو سینے سے لگا لیا۔

"ایم سوری میری جان۔۔۔پر مجھے تمہاری فکر ہے۔۔۔۔مجھے فکر ہے۔۔۔کیسے

ظلم برداشت کرو گی اگر وہ وحشی ہو گیا تو۔۔اگر سمیر نے۔تمہاری عزت پہ داغ چھوڑ دیئے تو تم بھی جی نہیں سکو گی۔۔۔۔،،وہ اب ڈری ہوئی ہرن کی مانند لگ رہی تھی جس کے بچے کو شکاری لے جانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

"آپی۔۔۔۔،،سمیر کی آواز سن وہ دونوں چونکی اور دروازے کے سہارے کھڑے سمیر کو دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔بے یقینی خوفگی۔۔۔

"آپی۔۔۔۔میں اتنا ظالم نہیں ہوں۔۔۔۔مجھے صباء سے محبت ہے آپی میں کبھی وحشی نہیں بنوں گا۔۔۔وعدہ ہے میرا آپ سے اس کی عزت میری عزت ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ اس کی عزت کا خیال رکھوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،وہ چلتا ہوا ماروا کے پاس آیا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر بولا۔۔

"یقین کریں میں نے کبھی بھی دل میں غلط خیالات کو جنم نہیں لینے دیا۔۔۔میری محبت سچی ہے۔۔۔۔،،وہ ماروا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا صباء نظریں جھکائے کھڑی تھی۔نہ جانے وہ کب آیا تھا پر وہ ماروا کے اپنے لئے خیالات سن دھک سے رہ گیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کبھی آپ کو شکائت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔،،وہ آنکھ سے بہے رہے آنسو کو صاف کرتے ہوئے بولا لہجے سے اور آنکھوں سے اس کی سچائی جھلک رہی

New Era Magazine

تھی۔

ماروا نے اس کے ہاتھ پہ تھپکی دی اور مسکرا کر صباء کو دیکھا۔وہ سر جھکائے آنسوں پی رہی تھی۔

"ایم سوری صباء پر میرا حق بنتا ہے تمہیں سمجھانے کا سمیر ایم سوری بچے پر تم دونوں سمجھتے ہو۔۔۔نہ۔۔۔۔۔۔ایک منٹ،،وہ آنسوں رگڑتی ورڈروب کی طرف بڑھ گئ۔

سمیر اور صباء نے ایک دوسرے کو دیکھا

ایک مخملی ڈبی نکال کر وہ ان دونوں کے پاس جا رکی۔

"یہ انگوٹھی بہت مان سے بنوائی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔،،وہ انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔ایک آنسوں مخملی ڈبی کے اندر رکھی انگوٹھی پہ گرا وہ آنسوں صاف کرتی مسکرائی

ماروا نے صباء کا ہاتھ سمیر کے ہاتھ میں دے دیا۔سمیر اور صباء حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ اب تمہاری عزت بھی ہے۔۔۔میں جانتی ہوں منگنی کوئی مضبوط بندھن نہیں ہے۔۔۔نہ ہی کوئی جائز رشتہ ہے۔۔۔،،وہ گہری سانس خارج کر کے بولی۔

"پر یہ انگوٹھی کب سے کسی کے انتظار میں پڑی تھی۔۔۔سو۔۔۔۔،،وہ بہت پیچھے چلی

New Era Magazine

گئی۔جب یہ ایک سفید روشن انگلی کے لئے بنی تھی۔

سمیر اور صباء دونوں نے اس کو شہانوں سے پکڑ کر سہارا دیا تو اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔

"آج تم دونوں اتنے بڑے ہو گئے کہ مجھے سہارا دینے لگے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔کل کی بات ہے اسکول جاتے تھے۔۔اور آج ماشاءاللہ۔۔۔،،اس نے کہا تو وہ دونوں مسکرا دیئے۔

"یہ لو سمیر۔۔۔۔پہنا دو صباء کو۔۔۔۔۔،،ماروا نے انگوٹھی اس کے سامنے کی۔سمیر نے ایک نظر صباء پہ ڈالی اور پھر انگوٹھی پہ۔پھر ڈبی بند کر دی

"نہیں آپی۔۔۔۔میں یہ نہیں پہناؤں گا کیونکہ آپ نے ہی کہا ہے نہ یہ کوئی مضبوط بندھن نہیں ہے پھر کیا فائدہ۔۔۔بس آپ ہم پہ یقین رکھیں۔۔۔اب اپنے چھوٹے بھائی پہ تھوڑا سا تو یقین ہو گا۔۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا

"اب تم چھوٹے کہاں رہے ہو اتنے بڑے ہو گئے ہو۔۔۔اور یقین ہے مجھ تم پہ۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔،،وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی اور کرب سے آنکھیں مندلی سمیر اور صباء کی آنکھیں پھر چار ہوئی۔

"آپی۔۔۔۔۔اس بار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ہر بار محبت کے نام پہ دھبہ نہیں آئے گا۔۔۔اور وہ سب آپ کی غلط۔۔۔۔،،

New Era Magazine

"اوکے سمیر مجھے تم پہ یقین ہے پر میں یہ نہیں مان سکتی۔وہ جو ہوا تھا اس کے پیچھے اس کا ہاتھ نہیں تھا۔۔۔۔،،وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

سمیر اور صباء ہونٹ کاٹتے رہ گئے اور نظریں جھکا گئے۔۔

"چلو اب باہر چلو بارات آنے والی ہو گی۔۔،،وہ آنسوں صاف کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی ان دونوں نے ہاں میں سر ہلا دیا اور باہر نکل گئے مار وا ایک قد آدم تصویر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اس پہ ہاتھ چلانے لگی پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

دو پریاں کھلکھلاتی اسے روتا دیکھ رہی تھی

****

بارات کے بعد سب اپنی اپنی خواب گاہ میں تشریف لے گئے۔صباء کی خوشی کا ٹھیکانہ ہی نہیں تھا۔

"صباء آج بہت خوش ہو۔۔،،ثناء اور وہ بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی صباء بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے گنگنا رہی تھی۔

"ہاں ثناء آج میں بہت خوش ہوں دل کر رہا ہے ناچوں گنگناؤں،،وہ بیڈ پہ بچوں کی

طرح کودنے لگی۔

"پر کیوں خوش ہو، ہمیں بھی تو بتاؤ،، ثناء نے اسے پکڑ کر بیٹھا لیا۔

"کیوں کہ مجھے۔۔۔،، وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"نہیں ثناء کو ابھی نہیں بتانا، جب دادا حکم سے بات ہو گی تب بتاؤں گی۔۔،،، وہ سوچنے لگی

"مجھے وہ۔۔۔ہاں وہ کل یونیورسٹی جانا ہے نہ اتنے دونوں سے نہیں گئی۔۔، اچھا اب گڈ نائٹ۔۔،، وہ جلدی سے لیٹ گئی۔

ثناء اسے گھورتی رہی اور پھر شہانے آچکا کر خود بھی لیٹ گئی۔وہ آج اس کے ساتھ سوئی تھی کیونکہ اس کے کمرے میں اس کی خالہ کا پہرہ تھا۔

صباء ہونٹوں میں انگلی دبا کر کچھ سوچنے لگی اور پھر فون اٹھا کر ثناء کو دیکھا اور دبے قدم اٹھاتی چھت پہ چلی گئی

بالوں کو ایک طرف کرتے ہوئے ڈوپٹہ ٹھیک کرتی نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"اٹھا بھی لو کدو جی۔۔،، وہ کرسی پہ بیٹھ گئی۔دو تین بیل کے بعد کال اٹینڈ ہو گئی۔

سمیر سو چکا تھا پر اس کی کال نے اسے اٹھا دیا۔

New Era Magazine

"خیریت اتنی رات کو کیوں کال کی۔۔۔،،سلام دعا کے بعد سمیر نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں کر سکتی کیا تمہیں کال،،صباء نے غصے سے کہا۔

"نہیں نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔میرا مطلب تھا اس وقت رات کے بارہ بجے ۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔،،اس نے سامنے لگے کلاک کو دیکھا جو بارہ بجا رہا تھا۔

"ہاں کام تھا۔۔،،صباء اپنی ہنسی روکتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"کیا کام ہے۔۔۔،، سمیر تکیہ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا اور فون کان پہ رکھ کے آنکھیں مند لی۔

"مجھے تمہیں دیکھنا ہے،،صباء اپنی جھوٹنے والی ہنسی کو بڑی مشکل سے کنٹرول کرتے ہوئے رعب سے بولی۔دوسری طرف سمیر جس کے دل ودماغ میں مارواکی باتیں اچھے سے بیٹھ چکی تھی وہ بھکلا گیا۔

"واٹ،دماغ ٹھیکانے پہ تو ہے نہ۔۔۔،، سمیر کرنٹ کھا کر سیدھا ہو بیٹھا۔

"کیوں میں تمہیں دیکھ نہیں سکتی،،صباء مصنوعی دکھی انداز میں بولی۔۔

"تم نہ ہل گئی رہی ہو۔سمبھال جاؤ۔۔۔۔،،وہ خوفگی سے بولا تھا

"نہیں میں تو بلکل بھی نہیں ہل رہی اپنی جگہ پہ ہی ہوں۔۔۔،، معصومیت سے کہا گیا تو

سمیر کا قہقہہ بلند ہوا۔

"تم ایک نمبر کی چیکو ہو۔۔۔اس وقت دماغ چاٹنے کے لئے کال کی ہے۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"اور تم۔۔۔،،صباء کہتے کہتے رک گئی۔

"اور میں۔۔۔،،سمیر کی اب نیند ہوا ہو چکی تھی۔

وہ آنکھیں رگڑتا بالوں میں ہاتھ چلاتا کھڑکی کھول کے کھڑا ہو گیا۔

"اور تم۔۔۔۔بعد میں بتاؤں گی،،صباء نے فون منہ کے آگے کر کے سرگوشی کی۔

تو سمیر ہسنے لگا۔

"اوکے اب میں سونے جا رہی ہوں گڈ نائٹ،،

"سنو سنو،،سمیر نے کہا تو وہ مسکرا کر فون کو دیکھنے لگی۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔اور دروازے کھڑکیاں بند کر کے سویا کرو کل رات گاؤں میں ایک بہت خوبصورت خزانہ چوری ہو گیا ہے۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا تو وہ تپ گئی اور "اللہ حافظ" بول کر کال کاٹ دی اور واپس کمرے کی طرف چل دی۔

دوسری طرف سمیر بھی بستر پہ جا لیٹا اور مسکرانے لگا۔کب نیند آگئی اور وہ سو گیا۔

اچانک جب سب ٹھیک ٹھاک لگتا ہے تو اس ٹھیک ٹھاک کے پیچھے ضروری تو نہیں کوئی

طوفان ہو۔۔۔۔۔

****

فجر کی نماز پڑھ کر وہ پیچھلے لان میں جھولے پہ جا بیٹھی۔آج اس کے کمرے میں اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا پر سر جھٹک گئی۔

"اتنا برا خواب کہتے ہیں فجر کے وقت آئے خواب سچ ہوتے ہیں۔۔۔یااللہ،،اس کا وجود کانپ رہا تھا اس نے ہاتھ باندھ لیئے۔ابھی جائے نماز پہ بھی وہ رو رو کر دعا کرتی رہی تھی

دراصل خواب میں دادا حکم کا

ایکسڈنٹ دیکھ چکی تھی۔

وہ جلدی سے اٹھی سیڑھیاں چڑھی اور پھر اتری اور دادا حکم کے کمرے کی طرف بھاگی۔دروازہ کھول کے ڈوپٹہ ٹھیک کرتی دادا حکم کے قدموں کے پاس بیٹھ گئ

"دادا حکم۔۔۔،،اس نے آہستہ آواز میں پکارا۔

"جی بیٹا جی کیا ہوا اتنی صبح صبح آپ یہاں خیریت۔۔۔،،دادا حکم بیدار ہی تھے اٹھ کر بیٹھ گئے

New Era Magazine

"دادا حکم آپ ٹھیک ہیں نہ،،ماروا نے تشویش آمیز انداز میں پوچھا۔

"جی میں ٹھیک ہوں بلکل ٹھیک ہوں۔کیا ہوا ماروو کیوں رہی ہو،،دادا حکم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے بولے

"کچھ نہیں دادا حکم آپ آرام فرمائیں۔۔۔،،ماروا آنسوں صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ماروا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے بیٹھو۔۔۔۔،،دادا حکم تکیئے پہ بازو ٹکا کر بیٹھ گئے۔ماروا صوفے پہ بیٹھ کر ان کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

"مارو بیٹا میں نے ہمیشہ سلامت تو نہیں رہنا،،

"دادا حکم پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔۔۔،،ماروا پھر سے رونے لگی۔

"بیٹا جذباتی نہ ہوں میری بات سنو۔۔

تمہارا ہاتھ کسی بھروسہ مند انسان کے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں۔

جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا تمہاری اور صباء کی حفاظت کرے گا۔۔۔،،دادا حکم ٹھہر ٹھہر کر بولنے کے دوران ایک پل کو رکے ماروا سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگی

"پر دادا حکم سب ہمارے اپنے ساتھ ہیں ہمیں کیا خطرہ ہونا کسی سے آپ ہمیشہ مجھے اور صباء کو لے کے اتنے پریشان کیوں رہتے ہیں۔۔۔ہمارے پاپا بھی زندہ ہیں آپ بھی

New Era Magazine

پھر۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ بولتی دادا حکم نے بات کاٹ دی۔

"جن کو تم اپنا کہتی ہو کل کو وہ سب تمہارے دوشمن ہوں گے۔۔۔۔۔،جو باپ تمہارا ہے وہ تمہارا نہیں رہے گا۔۔۔۔،دادا حکم نے مر جانا ہے،تب وہ ایک مرد تمہارے ساتھ ہو گا جیسے میں نے تمہارے لئے چناہے۔۔۔۔،،دادا حکم کی بات سن کے ماروا کی سانس اٹک گئی۔وہ بغیر ملے انہیں دیکھنے لگی آج تک دادا حکم نے ایسی بات نہیں کی تھی۔۔۔پھر آج کیوں۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔کک۔کون ہے جیسے آپ نے میرے لئے چناہے۔۔،،ماروانے خوفگی سے سوال کیا کتنا ڈر تھا دل میں

"وہ جو تمہارے قابل ہے،وہ جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہ گا۔۔۔وہ جو صباء اور تمہارے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔۔،،وہ بولتے جارہے تھے اور ماروا کی دھڑکنیں بند ہوتی محسوس ہونے لگی۔

"کی۔۔۔کیانام ہے اس کا دادا حکم۔۔۔۔۔،،ایک چور دل میں گھر کر بیٹھا تھا۔اس نے خوفگی سے آنکھوں میں تر آئے آنسوں کو پیچھے دھکیلا۔

دادا حکم نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ فون بجا ماروا نے نظریں گھما کر میز کو دیکھا۔۔پاس کھڑے ملازم نے فون اٹھا کر دادا حکم کو تھمادیا۔

"اسلام علیکم دادا حکم۔۔۔۔،،وہ کال اٹینڈ ہوتے ہی بولا

"وعلیکم السلام۔۔۔میرے بچے،،دادا حکم نے مسکرا کر جواب دیا سامنے والے کی آواز ماروا سن پا رہی تھی۔دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑ کر وہ سانس روکے دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔

"دادا حکم۔۔۔میں نے آپ کی کہیں باتوں پہ غور کیا تھا دادا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔،،وہ گھبرایا تھا۔

"خان صاف صاف کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔،،دادا حکم کے دل میں خوفگی بھر گئی۔

"میں آپ میں یہ شادی نہیں کر سکتا۔۔۔میری تایازاد میرے ساتھ منسوب ہے۔۔،،وہ پھر سے جھجھکا تھا۔۔

دادا حکم نے چور نظروں سے ماروا کو دیکھا۔۔۔وہ بلکل مطمئن تھی جیسے اسے کچھ سنائی نہ دے رہا ہو۔

"ٹھیک ہے خان۔۔۔۔۔۔،،دادا حکم نے کال کاٹ دی۔

اور کچھ دیر خاموش رہے ماروا نے دوبارہ انہیں دیکھا کہ دوبارہ بولیں گے وہ سر جھکائے بیٹھے تھے۔

"وہ مرد ایس پی اسفار خان ہے۔۔۔۔،،دادا حکم نے سرے سے ہی بات بدلی اور شخص

بھی بدلا۔

ماروا کو لگا وہ زمین میں دھنس جائے گی۔

کرنٹ کھا کر وہ صوفے سے اٹھی۔

"نہیں دادا حکم۔۔۔۔۔۔،،وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ماروا وہ اچھا انسان ہے۔تمہارے۔۔۔۔،،

"دادا حکم میں اس سے ہر گز اپنا نام نہیں جوڑوں گی پہلے کیا ہوا۔۔۔کیا ہوا تھا ایک سال پہلے جانتے ہیں نہ آپ۔۔۔۔،،ماروا نے مدھم آواز میں کہا۔

"وہ لوگ آج آرہے ہیں دوپہر تک تو لوازمات تیار کرواؤ،،دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا۔

"دادا حکم میں اس انسان سے کیسے۔۔۔دادا حکم پلیز وہ نہیں۔۔۔وہ قاتل مجھے اس سے خون کی بو آتی ہے۔۔وہ منافق ہے دادا حکم۔۔مجھے اس کے ساتھ۔۔،،

"بس ماروا اب ایک لفظ اور نہیں۔۔،،دادا حکم نے سختی ٹوکا تو وہ دم سادھے کھڑی ہو گئی۔

"جاؤ اور جا کر تیاریاں شروع کرو۔۔۔۔۔تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔،،وہ اس بار نرمی سے بولے ماروا نے خوفگی سے انہیں دیکھا اور تیز قدم

New Era Magazine

اٹھاتی کمرے سے نکل گئی۔

"کوئی بھی۔۔۔کوئی بھی اس جگہ ہو پر وہ نہ ہو۔۔۔وہ نہ ہو۔۔۔۔،،وہ سوچتی کھولتے خون کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

"میں نے تمہارے لئے ہیرا چنا تھا مارو۔۔۔۔۔ایسا ہیرا جس کی چمک دنیا دیکھتی ہے۔۔۔۔

پر اسفار بھی ویسا ہی ہیرا ہے۔۔۔پر اس کی چمک دمک تمہاری نظروں سے چھپی ہوئی ہے۔۔۔۔

تمہاری نظروں میں وہ گر چکا ہے بہت جلد حقیقتوں سے واقف ہو جاؤ گی۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے سیدھے ہو گئے۔۔

****

"صباء ہم لوگ واک پہ جا رہے ہیں تم چلو گی،،صباء ابھی اٹھی تھی اور مار وا کو صبح بخیر کہنے جا رہی تھی کہ ثناء نے اسے پکارا۔۔

وہ مڑ کر نیچے دیکھنے لگی۔احمد اور وہ کھڑے تھے۔

صباء سر ہلاتی سبز ریشمی ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اور فون دوسرے ہاتھ میں سنبھالتی سیڑھیاں

اترنے لگی۔

بال ایک طرف کھولے جھول رہے تھے۔

"گڈ مارننگ ثنی احمد بھائیئیئیئ۔۔۔،،وہ ابھی مزید چلی ہی تھی کہ اس کا پاؤں کارپیٹ میں اٹکا احمد نے بھاگ کر اسے اٹھا ہی لیا تھا۔۔۔

وہ کن آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا یہ سیڑھیوں پہ کھڑی اس کی نئی نویلی دلہن اور اس کی بہنوں نے محسوس کر لیا تھا۔

"اوہ مائی اللہ تھینک یو بھائی،،وہ اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے بولی اور پھر الگ ہوئی۔۔۔

، "تمہیں لگی تو نہیں۔۔۔۔،،احمد نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔اور غلیظ نظروں سے اس کے مکھڑے کو تکنے لگا جس سے وہ بے خبر تھی۔

"نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔،،وہ بے واقوف جیسے سگا بھائی سمجھ رہی تھی وہ تو غلط خیالات کے کنویں میں گر چکا تھا۔

صباء آرام سے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکلوا کر ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ثناء کی طرف بڑھی۔احمد نے ایک نظر اپنی نئی نویلی دلہن پہ ڈالی وہ نفی میں سر ہلاتی جا چکی تھی

"چلیں بھائی۔۔۔۔۔،،نے ثناء نے کہا تو وہ ہوش میں آیا اور سر ہلاتا چل دیا پر نظر اس

New Era Magazine

کی کبھی صباء کے سفید دودھیا ہاتھوں پہ ہوتی تو کبھی اس کے مسکرا رہے چہرے پہ۔

صباء اس کے ارادوں سے ناواقف چل رہی تھی۔

واقفیت تو اسے بھی حاصل نہیں تھی کہ وہ جیسے دیکھ رہا ہے وہ اس کی ہی بہن ہے۔۔

وہ لوگ اب نوکر پہ پہنچ چکے تھے "جٹ ہاؤس" نام پلیٹ پڑھ کے صباء کی بے اختیار نظر اوپر اٹھی سمیر کمرے سے انگڑائی لیتے ہوئے نکل رہا تھا۔۔۔صباء کا منہ کھول گیا اور وہ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بار بار پلکیں جھپکا کے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ۔۔۔یہ سمیر ہے۔۔۔۔نہیں یہ وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔،،وہ دونوں ہاتھوں کو ہونٹوں پہ رکھ کر چینخ کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

اس نے ایک بار پھر سے آنکھوں کو رگڑا اور دیکھا۔

ہاں وہ سمیر تھا کالی تہمت اوپر کالا کرتا بازوؤں کو پیچھے کئے وہ دونوں ہاتھوں سے وہ بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے مخالف سمت فصلوں کو دیکھ آکسیجن حاصل کر رہا تھا۔

"سمیر تم نے چادر باندھی ہوئی ہے ہاؤؤؤؤ۔۔،،وہ چوسے ہوئے گنے کی طرح منہ کر کے بولی اسی پل سمیر نے اسے دیکھا اور پھر خود کو۔۔۔

اور پھر ایک جست میں وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"کمینہ کدو کتنا سوہنا لگ رہا تھا۔۔۔تہمت اسے کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔،،وہ

سوچتے ہوئے آخری نظر ٹیرس پہ ڈالتی چلنے لگی احمد اور ثناء بہت آگے نکل چکے تھے وہ ان دونوں تک بھاگتے ہوئے پہنچی۔۔

****

وہ ابھی اٹھا تھا اور فریش ہونے کے بعد ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بالوں میں برش چلا رہا تھا۔

ایک نظر خود پہ ڈالی اور پھر مردہ قدم اٹھاتا بیڈ تک گیا اور گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

ایک بار پھر سے گھڑی نے الٹا چکر کاٹا اور ماضی میں جا رکی۔

"اسفی۔۔۔اسفی۔۔۔۔۔۔"

"ثمر۔۔۔۔۔۔ثمر۔۔۔۔"

ہر طرف اس کے اور ثمر کے نام کے نعرے گونج رہے تھے وہ دونوں کوریڈور سے نکلتے ہوئے گراؤنڈ کی طرف آرہے تھے۔

"دیکھ ثمر تو آج پھر ہارنے والا ہے۔۔۔کیونکہ میرے ساتھ میرا لک میری روح ہے۔۔۔۔ابھی ہار مان جا۔۔۔"اسفار نے اپنے ساتھ چل رہے سنہری رنگت، نیلی شرٹ پہ بلیک جیکٹ پہنے بالوں کو فلو سٹائل دیئے ہوئے لڑکے سے کہا۔جو کہ اس کا

بہترین دوست تھا پر ریس کے درمیان خوب دو شمنی نبھائی جاتی تھی اور آج بھی یہ ہی ہو رہا تھا وہ دونوں دوستی بھول میدان میں اترے تھے۔

حالانکہ یونیورسٹی میں کرکٹ اور فٹبال ٹیم میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے تھے۔

پر پھر بھی کھیل کے اس میدان میں وہ ضرور اترتے۔۔

البتہ یونیورسٹی سے چھٹی ہو چکی تھی پر

ثمر اور اس کی ریس تھی تو سب وہاں موجود تھے۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔آج تمہیں روح سپورٹ نہیں کر رہی من کر رہی ہے۔۔۔روح مجھے کر رہی ہے۔۔۔دیکھ،، ثمر نے مسکراہٹ دبا کر اس کے شہانے پہ تھپکی دی اور مخالف سمت اشارہ کیا اسفار نے دیکھا تو وہ اس کے مخالف نعرے بازی کر رہی تھی۔اسفار غصے سے لال پیلا ہوتا اس کی طرف بڑھا۔ ثمر بھی مسکراہٹ دباتا ان دونوں کی طرف بڑھا۔

"روح وٹس رونگ ویدیو تم ثمر کی سائیڈ کیوں لے رہی ہو یہ تو غلط ہے نہ نہ۔۔۔۔۔۔،،وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے روہانسی ہوا بلیک شرٹ پہ لیدر کی براؤن جیکٹ نیلی اور سفید جینز پہنے سیلکی بال ماتھے پہ گرے جو کبھی سٹائل نہیں بن سکتے

تھے تو وہ بھی کوشش نہیں کرتا تھا۔ایک ہاتھ بینڈز سے بھرے دوسرے میں پڑے والی گھڑی سرخ وسفید چہرے پہ ہلکا سا غصہ لئے اسفار کھڑا تھا روح نے آنکھ دبائی

"واہ واہ غلط کیوں ہے۔۔۔میں بھی تو دیکھوں تمہاری میرے بغیر اوقات کیا ہے۔۔آج تو ثمر جیتے گا تم نہیں خان۔۔،،روح نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا اور جوڑے سے نکلی سفید رخسار کو چھو رہی بالوں کی لیٹ کو ایک انگلی سے پیچھے کیا۔

"اوہ ہو تو تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔۔؟،،اسفار نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکا کر اس کی طرف گردن جھکا کے سوال کیا

"افکورس خان۔۔۔۔۔،،وہ اب ڈوپٹہ شہانوں پہ ٹکاتے ہوئے بولی اسفار کی ٹیم میں کھڑی من ان تینوں کو ایک ساتھ وہ بھی ریس سے کچھ دیر پہلے دیکھ کر خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس کرنے لگی تو تیز قدم اٹھاتی ان تینوں کے پاس چلی گئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔،،اسفار روہانسی ہوئے جا رہا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔،،من نے تشویش آمیز انداز میں سوال کیا۔

"اس نے پارٹی بدل لی۔۔۔۔،،اسفار نے دکھ سے کہا ثمر اور روح مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"ہاں تو کیا ہو گیا پھر۔۔۔۔وہ کون سا تمہاری جگہ پہ بائیک چلاتی ہے۔۔۔،،من نے

New Era Magazine

خوفگی سے آنکھوں پھیلا کر کہا۔

"رائٹ۔ من۔۔پر۔۔۔۔۔،،اسفار زچ ہو کر روح کو دیکھنے لگا۔ابھی بھی دونوں کے نام گونج رہے تھے۔

"آج ثمر جیتنے والا ہے۔۔۔دیکھتے ہیں تم میرے بغیر جتتے کیسے ہو خان صاحب ۔۔۔،،روح نے مسکراہٹ دبا کر حد درجے کی سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے آج میں تمہیں جیت کر دیکھاؤں گا۔۔۔ چیلنج اکسیپٹڈ۔۔۔،،کچھ دیر وہ خاموش رہا پھر انگوٹھے سے ناک کی لو کو چھوتے ہوئے بولا۔یہ غصے میں اس کا مخصوص سٹائل تھا سنجیدگی میں کان پٹی مسلنا غصے میں ناک کی لو کو چھونا شرارت کے وقت ایک آنکھ مند کے ہونٹوں کو سیٹی سٹائل دینا یہ تھے اسفی کے اظہارِ سٹائل۔

"چلو من۔۔۔۔۔۔۔۔،،وہ من کو کہتا مخالفت سمت چل دیا۔

"بے واقوف ہو آپ دونوں روح کیوں اس سر پھرے کا دماغ خراب کر رہی ہے۔۔اور آپ ثمر بھائی۔،،وہ اب ثمر کی طرف گھوم گئی۔

"آپ جانتے ہیں نہ وہ ہار جائے گا ایسے۔۔۔۔،، من نے خوفگی سے سوال کیا۔

"ہاں جانتا ہوں اسی لئے تو۔۔۔اسی لئے تو روح کو اس کی سائڈ پہ نہیں جانے دیا گر وہ جیت جاتا تو مجھے بڑی پارٹی ٹھک جانی تھی اور مجھ غریب کے پاس ابھی پھوٹی کوڑی بھی

New Era Magazine

نہیں ہے۔۔۔،، ثمر نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"پر۔۔۔۔،،

"تم فکر نہ کرو من وہ میرے لئے جیت سکتا ہے تو ہار بھی سکتا ہے ویسے بھی ہمارا غریب ثمر بھوکا ہوا پڑا ہے اب کچھ تو لحاظ کرنا ہو گا مجھے،، روح نے کہا۔

"تم دونوں بے وقوف ہو گئے ہو تمہارے اس۔۔۔،، من نے ثمر کی طرف ہاتھ کر کے کہا۔

"غریب ثمر نے ہار تو اب بھی جانا ہے۔۔ کیونکہ وہ سر پھرا ہے اوپر سے تم نے چیلنج بھی کر دیا۔۔ اب تو ثمر صاحب جیب خالی کرنے کے بارے میں سوچیں۔۔،، من نے سر پیٹ لیا۔

"من ٹھیک کہہ رہی ہے روح وہ جیت جائے گا تم جانتی ہو نہ اسفی کو،، ان کی ایک دو دوستیں جو پاس کھڑی تھی بولی۔

"نہیں وہ ہارے گا۔۔۔ لگی بیٹ۔۔۔،، روح پر یقین انداز میں بولی اور سفید ہاتھ لمبی انگلیوں والا سامنے کیا

"لگی۔۔۔،، وہ تینوں چار وایک آواز میں بولی ثمر اور من چپ چاپ کھڑے تھے

"اوکے لیڈیز اب بس کرو وہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے کون جیتے گا اور کون ہارے گا اپنی

اپنی ٹیمز کی طرف جاؤ،، ثمر نے کہا

"من اسفی کو مت بتانا۔۔۔میں بھی تو دیکھوں وہ میری خوشی کے لئے ہارتا ہے یا نہیں۔۔۔۔،،روح نے کہا تو من روح کو گھورتی اسفار کی طرف بڑھ گئی۔

"ویسے طریقہ اچھا ہے۔جاننے کا کہ وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے۔مجھے لگتا ہے بے قار ہے وہ ہار جائے گا تمہاری خاطر۔۔۔،، ثمر نے پر یقین انداز میں کہا۔

"ہاں تو وہ ہی دیکھنا چاہتی ہوں چلیں اب آپ بھی بائیک سنبھالیں۔۔،،روح نے مسکرا کر کہا تو وہ گہری سانس خارج کرتے ہوئے اسفار کو دیکھنے لگا جو بائیک پر ریڈی بیٹھا تھا۔

"اسفی۔۔۔۔۔۔،، من اس کے پاس جا رکی۔

"ہوں۔۔۔۔۔،،وہ افسردہ تھا

"وہ میں کہنا چاہتی تھی کہ۔۔۔۔ کبھی کبھی ہارنا بھی صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے تو تم اس بار ہار جاؤ کیا ہو جائے گا۔۔۔۔۔،، من سوچتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بات کو گھما پھیرا کر بولی۔

"کیا کہا۔۔۔من یونیورسٹی میں سارے لڑکے لڑکیاں میرا مذاق بنائیں گے جانتی ہو نہ۔۔۔۔۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا۔من کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

اسے کہاں منظور تھا اس کی روح کسی اور کو سپورٹ بھی کرے۔

"پر کسی کی۔۔۔"

"من۔۔۔۔اسف کیا ڈسکشن ہو رہی ہے چلو۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی روح نے اس کو پکارا وہ جان چکی تھی کہ من اسے بتانے والی ہے۔اسفار نے بائیک سٹارٹ کی اور ثمر کے ساتھ کھڑی کی۔

"اسفار۔۔۔۔اسفار۔۔۔۔۔

ثمر۔۔۔۔ثمر۔۔۔۔"شور مزید بڑھ گیا تھا۔

"میں اس طرح نہیں اسے ہارانا چاہتی دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ خود ہارتا ہے یا نہیں۔۔۔"روح نے من کو ڈانٹا۔

"اس نے جیت جانا ہے اور تم نے پھر رورو کے حویلی سر پہ اٹھا لینی ہے۔۔۔۔" من نے اسے غصے سے گھورا۔

"نہیں نہ وہ ہارے گا۔۔۔۔۔"روح کہتی ہوئی ثمر کی طرف نعرے لگانے لگی۔

من ڈوپٹے کو انگلی پہ لپیٹتے ہوئے خوف زدہ سی ہو کر بینچ پہ بیٹھ گئی۔

دونوں نے بائیکس کو سٹارٹ کیا ریس دی اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا ایک لڑکے نے کپڑا گرایا تو بائیکس شاں۔۔۔۔کرتے ہوئے یونیورسٹی سے نکلتے گئے۔

سنسنان روڑ سے چکر لگا کر واپس یونیورسٹی آنا تھا۔۔۔

New Era Magazine

دو تین لڑکے آخری پوائنٹ جہاں سے ان کو واپس آنا تھا وہاں پہنچ چکے تھے۔

ادھر سے آخری پوائنٹ گراؤنڈ میں کھینچی گئی چونے کی لکیر تھی جو اس کو عبور کرتا وہ

ونیر ہونا تھا۔

خیر خیر کر کے دو گھنٹے کے مسلسل انتظار کے بعد ایک بائیک یونیورسٹی میں داخل ہوئی

اور اسی نے ہی چونے کی لکیر کو عبور کیا۔

من نے سر نفی میں ہلایا اور پھر روح کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اسفار کو ہیلمٹ

اتارتے دیکھ رہی تھی۔

وہ اب بائیک سے اتر کر سنجیدہ چہرہ لئے روح کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"روح تم تو چیلنج ہار گئی اب کب پیسے دے رہی ہو۔۔۔،، لڑکیوں کا ایک گروپ اس

کے پاس آیا روح چونکی اور مسکرائی اتنے میں من بھی وہاں پہنچ چکی تھی۔

روح نے اپنے بیگ سے ہرے ہرے نوٹ نکالے اور انہیں تھما دیئے۔

"مجھے پتا تھا تم جیتو گے۔۔۔۔،، وہ مسکرا کر بولی مسکراہٹ میں جان تھی۔

اسفار جو سنجیدہ کھڑا تھا اس کی مسکراہٹ دیکھ مسکرا دیا۔

"پارٹی چاہیے جو بھی ہو جتنا تو میرے اسف کو ہی ہوتا ہے۔۔۔روح تو اس کے دل میں

ہے۔۔،، روح نے آنکھ دبا کر کہا تو من آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔۔ پھر اسے

New Era Magazine

سب سمجھ آگیا کہ بچارے بھولے بھالے ثمر کا دھیان بھٹکانے کے لئے انہوں نے یہ سب ڈرامہ کیا۔

"تم دونوں پاگل ہو۔۔میں یوں ہی ہلقان ہو رہی تھی کہ اب پتا نہیں کیا ہو گا۔۔۔۔،،وہ غصے سے بولتی پیر پٹختی چلی گئی۔جبکہ روح اور اسفار کا قہقہہ گونجا۔

فون کی بل نے اسفار کو خیالات کی دنیا سے حال میں واپس لا کھڑا کیا وہ آنکھ سے نکلنے والے آنسو کو صاف کرتے ہوئے فون کو دیکھنے لگا اور پھر تنفس بحال کر کے کال اٹینڈ کرلی۔

"ایس پی مجھے تم سے ملنا ہے کہاں ہو تم،، غصیلی آواز سن اسفار اٹھ بیٹھا اور کلاک پہ نظر ڈالی جو صبح کے پانچ بجا رہا تھا پھر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں اندھیرا چھا چکا تھا۔

"خیریت،،

"مل کے بتاتی ہوں اپنے فارم ہاؤس پہ آجاؤ،،مار وا نے غصے سے فون آف کر کے پیچھلی سیٹ پر اچھال دیا۔

پیچھے سے ایک گاڑی نے ہارن بجایا تو مار وا نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

****

"خیریت تو تھی ایسی بھی کیا آفت آن پڑھی جو تم مجھ سے بات کرنے آئی

New Era Magazine

ہو۔۔۔،،اسفار لاؤنج میں داخل ہوتے ہی بولا۔

ماروا صوفے سے اٹھ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

پر پھر وہ مٹھی بھینچ کر سینے پر ہاتھ باندھ اسے دیکھنے لگی۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں سوچنے کی۔ایس پی۔۔۔میری بات کان کھول کر سن لو تم ایک انتہائی گرے ہوئے گھٹیا مطلب پرست انسان ہو۔۔۔تم جیسے لڑکے کو عورت کی قدر معلوم نہیں پھر شادی کیسے کر سکتے ہو۔۔،،

"جسٹ شیٹ اپ،،اسفار نے ماتھے پہ بل ڈال کر غصے سے کہا۔

"ایس پی آواز نیچی میں تم جیسے مردوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں جس مرد کو تن سے محبت ہو وہ کیا جانے محبت کیا ہے جانتے بھی تھے مجھے تم سے انتہا کی نفرت ہے۔۔۔اپنے گھر والوں کو روک دو وہ آج دوپہر میرا رشتہ مانگنے آرہے ہیں۔،،ماروا نے دانت پیس کر کہا۔

"واٹ میرے گھر والے دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تمہارا۔۔۔،،اسفار نے حیرانگی سے سوال کیا۔

""زیادہ بھولے مت بنو۔۔۔۔،،ماروا نے بھنورے سکوڑ کر کہا

New Era Magazine

"تمہاری قدر کرتا ہوں مطلب یہ نہیں کہ کچھ بھی بکواس سنتا جاؤں۔۔۔،،اسفار کا پارہ ہائی ہو چکا تھا

"گڈ اللہ حافظ ،،وہ مسکرائی اور اپنا بیگ اٹھاتی باہر چلی گئ۔

" سمجھتی کیا ہے خود کو انہوں۔۔۔،،اسفار نے شیشے کے میز کو پاؤں مارا تو وہ ٹوٹ کر کئ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا جس کی آواز سن ماروا مسکرائی اور گاڑی اسٹارٹ کرتی نکل گئ اسفار بھی چشمہ لگاتا نکل آیا اور گاڑی سٹارٹ کر لی سارے راہ دماغ میں ماروا کی باتیں دوڑتی رہی۔اور وہ سر جھٹکتا رہا۔

ہر وقت کی ماروا کی باتیں اسے زچ کر چکی تھی۔

****

"اسفی بیٹا دادا حکم کی کالز آ رہی ہیں تم آج ڈیوٹی پہ نہ جاؤ،،اسفار فریش ہو کے خاکی وردی زیب تن کئے شیشے کے سامنے جھک کر بورش کر رہا تھا۔چہرے پہ غصے کا پہرہ تھا

"انہیں کہ دیں کہ ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں اللہ حافظ ،،وہ ریسٹ واچ باندھ کر سن گلاسز لگاتا کمرے سے نکل گیا۔

"بیٹا کیا ہوا ایسے کیوں کہ رہے ہو،،مسز فیضان اپنے ہونہار،توانا بیٹے کے پیچھے بھاگی۔

مسٹر فیضان نے کچھ نہ کہا

"وجہ بتانا ضروری نہیں آپ انہیں انکار کر دیں۔اور ان سے کہیں پہلے گھر میں نظر ڈالیں لڑکا ان کے آس پاس ہی ہے،مار وا میڈیم کی شادی کروادیں،،وہ روکا مڑا بولا اور پھر تیز قدم اٹھاتا پولیس کی جیپ میں بیٹھ گیا۔دیکھتے ہی دیکھتے جیپ دھواں اڑاتی دور چلی گئی۔

"فیضان صاحب اب کیا کریں دادا حکم کو کس منہ سے جواب دیں اس لڑکے نے تو ناک کٹوادی۔۔،،مسز فیضان سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"فکر نہ کرو میں ان کو جواب دہ ہوں اب ہم اپنے بیٹے کی بھی بات ٹال نہیں سکتے۔۔۔ایک سال پہلے ہوئے حادثے کو وہ بھول نہیں سکا۔۔،،مسٹر فیضان نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"ارے کیا

بیٹے کی بات بیٹے میں دماغ نام کی چیز نہیں ہے۔۔۔کتنا اچھا رشتہ ہے ہمارا دادا حکم کے ساتھ یہ سب بگاڑنے پہ تلا ہوا ہے کیا کچھ نہیں کیا دادا حکم نے ہمارے لئے۔۔۔،،مسز فیضان سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"بیگم اب ہم ان کے احسانات یوں اپنے بیٹے کو سولی چڑھا کر اتاریں کیا،جب ہمارے بیٹے کو یہ شادی نہیں کرنی تو ہم کیوں فورس کریں نہ وہ بچی خوش رہے گی نہ یہ خود پھر کیا

New Era Magazine

فایدہ۔۔۔،، فیضان نے عقل مندی سے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ دادا حکم سے بات کریں۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے۔۔،، مسز فیضان بے دل سی ہوتی کمرے کی طرف چل دی۔

****

بے آسرا تھے بحر سے نہیں ڈرے
کہیں کسی بھی لہر سے نہیں ڈرے

ترے لئے تو کفر تک کو چھو لیا
کہ ہم خدا کے قہر سے نہیں ڈرے

گلی گلی کی چپ ہی کچھ عجیب تھی
ہم اپنے آپ شہر سے نہیں ڈرے

کھانے کے میز پہ سب چپ چاپ بیٹھے تھے۔

New Era Magazine

"ابا حکم آپ کے مہمان ابھی آئے نہیں،، سلیمان نے نوالہ منہ میں ڈال کر سوال کیا۔

"او کے گائس اللہ حافظ میں جا رہی ہوں۔۔۔،، صباء ہاتھ صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور سرمئی رنگ کا دوپٹہ ٹھیک سے سر پہ لے لیا۔ بالوں کو ایک طرف کر کے چوٹیا کی ہوئی تھی سفید چہرے پہ مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کون مہمان آنے والے تھے سو دلچسپی نہیں لی۔ خیر گھر میں بھی کسی کو معلوم نہیں تھا کہ مہمان کس لئے آرہے ہیں کون آرہے ہیں۔۔ یہ ہی تو اچھا کام ہوا۔۔

"رکو صباء اکیلی نہیں جاؤ گی،، ماروا نے اسے روکا

"آپی میں اکیلی جا سکتی ہوں،، صباء بے تابی سے بولی

"کہا نہ نہیں تو نہیں فراز بھائی چھوڑ آئیں اسے۔۔،، ماروا چلتی ہوئی اس کے پاس آرو کی اور اسے گلے لگا لیا۔

"بار بار مجھے کیوں سمجھنا پڑ رہا ہے تمہیں۔،، ماروا نے سرگوشی کی۔ تو صباء نے مسکرا کر سر ہلا دیا اور فراز کے ہمراہ چلنے لگی۔

"دادا حکم مہمان نہیں آرہے کیا،، ارشا نے پوچھا تو دادا حکم نے نفی میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر کمرے میں

چلے گئے۔ان کے چہرے پہ درد کے سائے نمایاں تھے۔

دو رشتوں نے ایک ہی دن انکار کر دیا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں؟؟؟وہ سوچتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ماروا کو ان کی پریشانی نے ڈسٹرب کر دیا۔وہ دکھی ہوئی تھی۔

۔"ایم سوری دادا حکم پر میں اس خونی کے ساتھ کبھی نہ رہ سکتی۔سب ایک دفع پھر سے ختم ہو جاتا۔۔۔،،وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچنے لگی۔۔

پھر کرسی پیچھے دھکیل اٹھ گئی تبھی کسی کا پاؤں سامنے آیا اور وہ گرنے لگی پر احمد نے اسے اپنے اوپر کھینچ لیا۔سب کے منہ ہی کھول گئے ماروا کا تو خون کھول گیا کبیر نے مٹھیاں بھینچ لی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا احمد ماروا کی طرف بڑھا جہاں احمد اسے چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا تھا

"تم ٹھیک ہو ماروی۔۔۔،،کبیر نے ماروا کو پکڑ کر اس سے دور کیا اور احمد کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

ماروا اپنی غلطی سمجھ رہی تھی تبھی سر جھکا کر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

"بھائی آپ کی بیوی کہاں ہے۔۔۔اچھا ہو گا کہ اس پہ دھیان دے ادھر ادھر منہ مارنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔،،کبیر نے دانت پیس کر مدھم آواز میں کہا۔۔اور

New Era Magazine

چلا گیا۔ وہ کچھ دیر پہلے بھی احمد کو صباء کے قریب دیکھ چکا تھا پر اپنا وہم سمجھ بھول گیا پر اب پھر سے وہ وہی کر رہا تھا مار وا کو چھونے کی کوشش کرنے میں لگا ہوا تھا۔

نزیت اور سلیمان کی نظریں ملی پر عثمان نزیت کو کن آنکھوں سے دیکھ رہا تھا یہ دیکھ وہ نظریں جھکا گئی۔

****

صباء یونی ورسٹی میں داخل ہوئی تو سامنے ہی سمیر نظر آ گیا۔

بیلو پیبٹ اور اوپر سرمئی کلر کی شرٹ بازوؤں کو فولڈ کئے ایک ہاتھ میں کتابیں اور دوسرے ہاتھ میں فون ساتھ جس پہ ٹائپنگ کے لئے انگلیاں چلا رہا تھا۔ صباء مسکراتی آہستہ قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اب وہ ساتھ کھڑے سہیل کی طرف متوجہ تھا

اچانک اس کی نظر بھی صباء پہ پڑھی۔

صباء مسکرا رہی تھی اور وہ جانتا تھا صبح اسے تمہت میں دیکھ چکی ہے اب اس کا مذاق اڑائے گی۔ پر نہیں وہ تو سمیر کی نظروں سے محفوظ ہو رہی تھی۔

صباء شرما کر نظریں جھکا چکی تھی۔ سمیر کو اس کے شرمانے کے انداز پہ ہنسی آ گئی

"چلو سمیر۔۔۔۔،، سہیل نے اس کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ چونکا اور وہاں میں سر ہلاتا کلاس

روم کی طرف بڑھ گیا۔

"کدو۔۔۔،، صباء نے منہ بسور کر سوچا اور کلاس کی طرف قدم بڑھادیئے فرسٹ بینچ پہ وہ بیٹھا تھا صباء نے منہ اڑھا تریچھا کر کے ناراضگی کا اظہار کیا اور دو بینچ چھوڑ کر بیٹھ گئی۔

سمیر نے مسکرا کر اسے کال کی صباء نے کاٹ دی اس نے پھر سے کی

"تم نے مجھے دیکھ راستہ کیوں بدلا،، وہ مصنوعی غصے سے میسج سینڈ کر چکی تھی۔

"اوہو۔۔۔۔یہ حادثہ کب ہوا،، سمیر نے نظریں گھما کر اس کو دیکھا اور میسج سینڈ کر دیا۔۔

صباء نے ریپلائی نہیں دیا تو سمیر نے کال کی

"کیا ہے اب کال کس خوشی میں کی۔،، صباء فون کان سے لگا کر اسے گھورتے ہوئے چلائی تو پوری کلاس جو شور مچا رہی تھی خاموش ہو کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"صباء بوائے فرینڈ پہ اتنا غصہ،، ساتھ بیٹھی اس کی دوست نے کہا۔

"تمہارا ہونے والا جیجا ہے کرو گی بات۔۔۔۔،، صباء نے سختی سے کہا۔ تو وہ تو چپ ہو گئی پر سمیر کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔ اور ساتھ بیٹھے سہیل کا بھی۔ پوری کلاس دوبارہ سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی تھی۔

New Era Magazine

"مجھے اگنور کرتا ہے روک جا۔ایک بار آجا تو شام کو پھر پوچھوں گی۔۔۔،،صباء نے لگے ڈاکو والا غصہ برقرار رکھتے ہوئے میسج سینڈ کیااور کتاب پہ جھک گئی۔

"اب بس کرو غصہ تھوک دو یار۔۔۔۔،، سمیر نے میسج کے آخر پہ سیڈ فیس ایموجیز سینڈ کیا تو صباء کو ہنسی آگئی۔

وہ فون دوبارہ بیگ میں رکھ کر پڑھنے لگی سمیر بھی سہیل لوگوں کے ساتھ ٹاپک ڈسکس کرنے لگا۔۔

صباء کا بچپنانہ جانے کب ختم ہونا تھا۔۔۔

****

مار وا فائلز چیک کر رہی تھی

پہلے پہل جب اس نے یونیورسٹی کو خیر آباد کہا تھا اور دادا حکم نے اس کے نام اپنی ساری جائیداد

کردی تو وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ کیوں کیا انہوں نے۔سلیمان کے ہوتے ہوئے دو

دو کزنز تایا کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے ماروا کو کیوں چنا۔

سوال کرنے پہ بھی کوئی جواب نہ ملتا۔

New Era Magazine

اب وہ دلچسپی سے اور ضمیداری سے سارے کام سمبھالتی تھی۔

"ماروا یہ چیک سائن کر دو۔۔۔۔،، کبیر نے چیک بک اس کے سامنے رکھ دی۔

اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

ماروا نے اسے دیکھا اور سائن کرنے لگی پر دادا حکم نے چیک بک پکڑ لی۔ ماروا اور کبیر ہڑبڑا کر کھڑے ہو گئے۔

دادا حکم نے چیک دیکھا، "بیس لاکھ "

"کیا کرنی ہے اتنی رقم۔۔۔،، دادا حکم نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئی ہی سوال کیا

"ماروا یہ سوال تمہارا ہونا چاہیئے تھا پر تم نے اس سے سوال کیوں نہیں کیا۔۔۔۔،، دادا حکم نے کرخت لہجے میں ماروا سے سوال کیا۔

"دادا حکم وہ۔۔۔۔،، کبیر کہنے لگا پر ماروا نے بات کاٹ دی

"دادا حکم۔۔۔ وہ جب تک کبیر اور احمد بھائی کا حصہ نہیں مل جاتا اس سے پہلے یہ اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہے۔۔۔،، ماروا نے سرے سے ہی پہلی دفع جھوٹ بولا وہ جانتی تھی اب کبیر کا کیا حال ہونا تھا۔۔

اور اگر وہ کہہ دیتا کہ عیاشی کرنی ہے تو پھر تو بچارا سرے سے ہی مر جانا تھا۔

دادا حکم نے اسے دیکھا اور چیک اسکی طرف بڑھا دیا۔ ماروا نے کانپتے ہاتھ کے ساتھ

New Era Magazine

چیک پکڑ کر ایک نظر کبیر پہ ڈالی اور سائن کر دیا۔

"انسان کو راستے سے بھٹکنے میں دیر نہیں لگتی۔اور واپس راستے پہ آنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔،،دادا حکم نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔مار وا سر جھکا کر ہونٹ کاٹنے لگی کبیر نے ایک نظر دادا حکم کو دیکھا اور پھر مار وا کو

"دادا حکم میں مار وا سے شادی کرنا چاہتا ہوں،، کبیر نے دادا حکم کے سامنے جا کر سر جھکا کر کہا۔

"کتنی غلط ٹائمنگ ہے تمہاری بات کرنے کی۔۔۔۔،،مار وا نے غصے سے اسے دیکھ سوچا۔۔

"خیر۔۔۔اسفار سے تو بیسٹ آپشن ہے۔۔۔۔،،وہ گہری سانس لے کر دادا حکم کو دیکھنے لگی۔

"کیوں۔۔۔۔،،دادا حکم نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"دادا حکم میں محبت کرتا ہوں وعدہ کرتا ہوں میں کبھی مار وا کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔اور یہ بھی مجھے چاہتی ہے پر کہہ نہیں پاتی۔اور یہ پیسے مجھے چاہئے میں بچوں کے لئے مدرسہ بنوانا چاہتا ہوں آپ فراز سے پوچھ سکتے ہیں۔مار وا کے سارے پیسے لٹا دوں گا جب مجھے لگا کہ میں اس قابل ہوں کہ بزنس چلا سکوں۔۔،، کبیر نے سنجیدگی سے بے جھجک کہا

New Era Magazine

نہ جانے وہ کیا چاہتا تھا۔۔؟؟

"ٹھیک ہے پہلے مدرسے کی تعمیر شروع کرواؤ پھر اس بارے میں سوچتا ہوں۔۔،،،دادا حکم سنجیدگی سے کہتے ماروا کو دیکھتے باہر چلے گئے۔

"اب مسز بننے کے لئے تیار ہو جائیں۔اور جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی بری بات۔۔،،کبیر نے منصوعی غصے سے کہا

"یہ مدرسہ کس جگہ بنوا رہے ہیں آپ،،ماروا نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"جہاں آپ چاہتی تھی۔۔۔لڑکوں کو کل ہی اس گراؤنڈ سے بڑے گراؤنڈ میں بھگا دیا ہے جہاں آپ چاہتی تھے کہ وہ چلے جائیں۔۔۔۔،،کبیر نے مسکرا کر بتایا۔

ماروا کو حیرانگی ہوئی۔

"پر آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔،،

"اپچھلی کل میں اور فراز چلتے چلتے ادھر جا نکلے تو اس نے بتایا کہ بی بی جی چاہتی ہیں لڑکے گاؤں سے باہر بنے گراؤنڈ میں کھیلیں اور یہاں بڑا مدرسہ بنوایا جائے جہاں بچوں کو بڑے بوڑھے جو قرآن نہیں پڑھے ہوئے۔ان کو اچھے حافظ اور حافظہ درس دیں۔۔،،وہ مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

"ہوں گڈ۔۔۔اور وہ زمین تو۔۔۔۔

"وہ میں نے خرید لی۔۔۔ایکسٹرا رقم ادا کر کے۔۔۔ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔۔"وہ اٹھتا چلا گیا۔

"اس ایس پی سے بہتر آپشن ہے۔۔۔"

ماروا نے تیز قدم اٹھاتے کبیر کو دیکھا۔فولادی وجود،اعتماد سے اٹھ رہے قدم، اس نے ایک نظر باہر ڈالی موسم بگڑ گیا تھا آسمان پہ آندھی کے سماں نظر آ رہے تھے یہ ہی تو تھل کی بڑی پرو بلم تھی۔

وہ سارے پیپرز اکٹھے کرتے ہوئے چلنے لگی اور پیپرز دیکھتی سیڑھیاں اترنے لگی آخری سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ کسی سے ٹکرا کے اس کی باہوں میں گر گئی۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے بر آمدے میں چلا گیا۔

سارے پیپرزرز ہوا میں اڑنے لگے۔ہر طرف سناٹا ہی سناٹا چھا گیا ماروا کا لون کا دوپٹہ اس کے چہرے پہ گرا۔سامنے کھڑا انسان سن گلاسز لگائے جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس حیرانگی سے اس ڈوپٹے کے نیچے چھپی لڑکی کو دیکھ رہا تھا ماروا بھی کوشش تو کر رہی تھی پر وہ نظر نہیں آیا عجیب سی بے بسی تھی وہ ہل نہیں سکی بے حس و حرکت وہ یہ سوچنے لگی کہ کیا کرے۔۔۔۔

"تھوڑا سا دھیان رکھا کریں۔۔۔ہر بار آپ گر جائیں گی تو میں سنبھالنے نہیں آؤں

گا۔۔،،وہ اس کے ڈوپٹے میں چھپے چہرے کو دیکھتے ہوئے شہید بر سانے لگا مار وا کے

وجود کو کاٹو تو خون نہ نکلے وہ یوں ہوئی کھڑی رہی۔

تم آؤ کام سبھی کل پہ ڈال دیتا ہوں

تمہارے واسطے فرصت نکال لی میں نے

نہیں تھا خواب میں بھی حوصلہ بچھڑنے کا

سو خواب سے تری فرقت نکال لی میں نے

وہ اسے کھڑا کرتے ہوئے مخالف سمت چل دیا۔۔

کچھ دیر وہ بغیر سانس لئے کھڑی رہی۔

"پرنس۔۔۔۔۔۔،،لب باہم ملے

پھر ایک آنسوں ٹوٹ کرر خسار پہ گرا

مزید کچھ دیر وہ اپنے حواس پہ قابو پاتی رہی اور پھر سر جھٹکتی پیپر ز جمع کرنے لگی۔

New Era Magazine

"ڈیر ہونے والی بھابھی دیکھنا میں کیسے تمہاری زندگی جہنم بناؤں گی۔ بڑا غرور ہے نہ تمہیں اس عہدے کا۔ایک دن نہ یہ تمہارے پاس ہوگا نہ کبیر اور نہ ہی میرا ایس پی اسفار افف بھابھی آپ تو برباد ہونے والی ہیں اپنے ہی ہاتھوں۔۔۔۔ ویسے یہ ہینڈ سم کون تھا۔۔۔ شائد تمہارا بوائے فرینڈ ہاہاہا کوئی نہ وہ بھی میرا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔"ارشا جو رائٹ سائڈ پہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔ سوچتی فون کو گھماتی دانت پیستی واپس کمرے میں چلی گئی۔

****

صباء چھت پہ کھڑی گنگناتے ہوئے سمیر کو میسج ٹائپ کر رہی تھی۔

"کدو ابھی پانچ منٹ میں تم حویلی نہیں آئے تو میں وہاں آکر تمہارا حشر نشر کر دوں گی سوچ لو اپنی عزت بچانی ہے یا نہیں آنا۔۔۔"وہ غصے سے ٹائپ کرتی فون کو میز پہ پٹختی کرسی پہ بیٹھ گئی

تقریباً دس منٹ بعد سمیر گھبراتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

"بیٹھو جٹ صاحب"صباء نے بغیر اسے دیکھے کہا۔

تو وہ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گیا۔

صباء ٹانگ پر ٹانگ رکھے اور کتاب کو گھٹنوں پر ٹکائے ڈوپٹہ ٹھیک سے سامنے پھیلائے

New Era Magazine

بیٹھی اسے مکمل اگنور کر رہی تھی۔ سمیر نے مسکراہٹ دبا کر نظریں جھکا کر اسے دیکھا

"کیا پڑھاؤں۔۔۔،، کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سمیر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تمھیں کچھ آتا بھی ہے۔۔۔،، صباء نے کتاب میز پہ پٹخ کر غصے سے کہا

"اللہ کا کرم ہے بہت کچھ آتا ہے۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمھیں کچھ بھی نہیں آتا سمیر قسم سے عشق کے معاملات میں تم بہت کمزور ہو۔۔۔،، صباء اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور افسودگی سے بولی

"میں یہاں عشق نہیں پڑھانے آیا۔۔۔،، سمیر نے سر جھکا کر سنجیدگی سے کہا

"بلکل آپ نے ٹھیک کہا آپ پڑھانے نہیں پڑھنے آئے ہیں۔۔۔،، صباء نے پینسل اس کی طرف کر کے کہا۔

"صباء۔۔۔،، وہ بے بسی سے بولا

"جی سمیر جی،، وہ شرارت سے بولی تو سمیر جھنپ گیا

"تم جٹ کہلوانے کے لائک ہی نہیں ہو۔۔،، صباء نے مسکراہٹ دبا کر مزید ٹانگ کھینچی۔۔

"کیوں۔۔،،

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

New Era Magazine

"اور تم مرد کہلوانے کے بھی قابل نہیں ہو۔۔۔،،صباء نے اسے زچ کرنے کی مہر لگائی۔

"کیوں۔۔۔،، سمیر قمیض ٹھیک کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔اور اس کے سر پہ جا کھڑا ہوا چھ فیٹ کی لمبائی،چوڑی چھاتی۔وجود پہ سفید لٹھے کی شلوار قمیض، قمیض کے گلے اور بازوؤں پر مشینی کھڑائی بالوں کو پف دیئے ایک طرف گرایا ہوا۔صباء نے نظریں جھکالی اور مسکرا کر گھوم گئی۔

"اب اگر غصہ اتر گیا ہو تو سٹڈی کریں۔۔۔،، سمیر اس کی مسکراہٹ اور گھبراہٹ دیکھ بولا تو وہ کتاب اٹھا کر بیٹھ گئی۔

"کیا مشکل لگتا ہے۔۔،، سمیر نے کتاب کھول کر پینسل ہونٹوں میں دبا کر سوال سنجیدگی سے سوال کیا۔

"تم سے دور جانا۔۔۔،،صباء نے شرارت سے کہا۔

"محترمہ میں چیپٹر کی بات کر رہا ہوں کتاب پہ دھیان دیں مجھ پہ کم ہی دھیان دیں تو آپ کے لئے بہتر رہے گا۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر ہی کہا۔اور کتاب کھول کر اس کے سامنے رکھ دی۔

"اب بتائیں میڈم یہ ناچیز آپ کو کون سا پوائنٹ سمجھائے۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی

New Era Magazine

سے سوال کیا۔پر وہ جانتا تھا صباء کی طرف سے اس بار بھی کوئی سیر یس جواب نہیں آنے والا اور وہ ہی ہوا

"جٹ صاحب آپ میری سمجھ سے باہر ہیں۔۔۔۔،،صباء نے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی سمیر نے میز پہ ایک ہاتھ ٹکایا ہوا تھا تو دوسرے میں پینسل جھول رہی تھی۔۔

"چلو شکر ہے اب پھر سٹڈی پہ فوکس کریں مس صباء۔۔۔۔۔۔،، سمیر نے دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم جیسا خوبصورت جٹ سامنے بیٹھا ہو تو کون کم بخت پڑھائی کرے گا۔۔۔کدو۔۔،،صباء نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا

"مجھ جیسا نہیں میں ہی سامنے بیٹھا ہوں اپنی آنکھوں کا چیک اپ کرواؤ۔۔۔۔،، سمیر نے پین سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو تم خوبصورت نہیں ہو کیا۔۔۔ویسے دھوتی میں بھی کافی اچھے لگتے ہو۔۔۔،،صباء نے دلچسپی سے کہا سمیر کا قہقہہ بے اختیار تھا

"تم مجھ پہ لائن مار رہی ہو۔۔۔،، سمیر نے تھوڑا آگے جھک کر آنکھوں کو سکوڑ کر کہا۔

"تم کون سا کاغذ ہو۔۔۔،،صباء بھی آگے کو جھکی سمیر اس سے جیت نہیں سکتا تھا وہ پیچھے

ہو گیا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر کتاب سامنے میز پہ رکھ دی۔

"او ہیلو کدو۔۔۔۔۔۔ پڑھاؤ مجھے،، صباء نے پینسل اسے دے ماری جو سمیر نے کیچ کر لی۔

"تمہارا موڈ نہیں پڑھنے کا۔۔۔ تو میں کیسے پڑھاؤں بچگانی حرکتیں تو سر انجام دے لو۔۔،، سمیر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔

"پڑھنے کا موڈ کبھی ہوتا ہی نہیں میرا مسٹر سمیر کدو۔۔۔۔۔،،وہ بھی اپنی کرسی سے سر ٹکا کر کتاب اور کاپی پھینک چکی تھی اور سمیر کے پین کو ہاتھ میں پکڑ کر گھمانے لگی۔

۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ثناء کافی کے تین مگ ٹرے میں لے کر اوپر آ گئی۔ سمیر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کتاب اٹھا لی۔

"اسلام علیکم! میں نے سوچا پڑھ پڑھ کے تھک گئے

ہوں گے تو کافی پیش کر دوں۔۔۔،، ثناء سمیر کو دیکھتے ہوئے بولی۔ سمیر سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"تھینک یو یہ لو سمیر۔۔۔،، صباء نے مسکرا کر دو مگ اٹھا لئے ایک مگ اس کی طرف بڑھا دیا اور ایک خود لے لیا۔

"صباء یہ جٹ صاحب تمہیں پڑھانے کیسے آ گئے۔۔،، ثناء گہری نظروں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی جو کہ وہ محسوس کر چکا تھا۔

"سمیر بیٹا خطرے کی گھنٹیاں سنائی دے رہی ہیں کیا؟، اگر سنائی دے رہی ہیں تو یہاں سے رفو چکر ہونے میں فایدہ ہے۔۔۔،، وہ سوچنے لگا اور پھر کافی کا آدھا مگ بچا چھوڑا اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا۔۔،، صباء نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں چلتا ہوں باقی خود پڑھ لینا۔۔،، سمیر نے نظروں سے ہی اسے سب سمجھا دیا۔ تو صباء نے چونک کر ثناء کو دیکھا جو ٹکٹکی باندھے کن آنکھوں سے سمیر کو گھور رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔،، صباء نے گہری سانس لی اور سنجیدگی سے کہا۔ تو سمیر قمیض کے بل ٹھیک کرتا جانے لگا۔

"سنو یہ تمہارا پین۔۔۔،،، ثناء بھاگ کر اس کے پیچھے گئی۔ سمیر دانت پیس کر رک گیا۔ جا بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ سر پہ پہنچ چکی تھی سمیر نے پین لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ ثناء ایک پل کو اسے دیکھتی رہی پھر جان بوجھ کے پاؤں کو مڑا اور سمیر کے سینے سے لگ گئی۔ صباء کرسی سے کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ حیرانگی سے اس کا منہ کھول گیا سمیر اپنی جگہ بکھلا گیا تھا اور خوفگی سے اس نے صباء کو دیکھا۔۔

"ایم سوری پاؤں مڑ گیا تھا یہ لو تمہارا پین،، ثناء کی آنکھوں میں عجیب سی خواہش تھی۔ سمیر نے اس کے ہاتھ کو دیکھا جس میں پین ایسے پکڑا تھا کہ وہ لیتا تو ہاتھ ضرور

New Era Magazine

ساتھ لگتا۔

"ثناء مجھے دے دو۔۔۔،،صباء اس کے پاس آ رکی اور ہاتھ آگے بڑھایا، تو ثناء دانت پیس کر رہ گئی۔ پین اسے دے کر وہ پھر سے سمیر کو دیکھنے لگی۔ سمیر آخری نظر صباء پہ ڈالتا سیڑھیاں اتر گیا

صباء سمیر کی ٹانگ کتنی بار کھینچ چکی تھی۔ کتنی بار تنگ کر چکی تھی سمیر کو پر کبھی اس نے یوں ایسی حرکتیں نہیں کی تھی کبھی حواس یا غلط طریقہ نہیں اپنایا تھا کبھی اس کے وجود کے ساتھ نہیں لگی تھی۔

عشق سچا تھا اس کا۔۔ سمیر گھبراتے ہوئے حویلی سے نکل گیا۔

****

اسفار ایک جگہ ناکہ بندی پہ تھا کہ دادا حکم نے اسے ابھی کے ابھی آنے کو کہا انسپکٹر شہزاد وہاں موجود تھا

رووہ وہاں سے نکل گیا آدھے گھنٹے میں وہ حویلی کے سامنے موجود تھا۔۔۔۔سورج غروب ہو چکا تھا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

"اسلام علیکم دادا حکم۔جی دادا حکم کیا حکم ہے۔۔"اسفار نے آداب سے انہیں سلام کہا۔ سر جھکایا تو دادا حکم نے اس کی پیٹ تھپتھپائی۔

"بس کرو اسفار اب اتنے میٹھے بھی نہ بنو بیٹھو۔۔"، دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ گہری سانس لے کر بیٹھ گیا۔

"دادا حکم آپ کی بات شروع کرنے سے پہلے ایک بات کہ دوں میں اس سر پھری سے کبھی شادی نہیں کروں گا۔ معاف کیجئے گا پر آپ کی پوتی کو بات کرنے کی تمیز نہیں اچھے برے کی پہچان نہیں تو میں کیا کروں۔۔۔"، اسفار کے لہجے میں غصہ بھر آیا تھا۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔۔اسفار میاں۔۔۔وہ سر پھری تھی۔۔۔۔۔پر اب تو نہیں ہے۔۔۔وہ اب وہ نہیں رہی یہ تم سے بہتر کون جانتا ہے اسفی پتر۔۔۔"، دادا حکم نے اسے اپنے پاس آنے کا کہا تو وہ صوفہ چھوڑ ان کے پاس آگیا۔ دادا حکم نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

"دادا حکم کبیر بہت محبت کرتا ہے اس سے۔ ہر انسان بھی ایک جیسا تو نہیں ہوتا نہ دادا حکم، وہ بہت اچھا لڑکا ہے میرا جگری دوست ہے۔۔۔ آپ جانتے ہیں نہ کہ میں روح کے سوا۔۔۔ کسی کو محبت نہیں کر سکتا میں مار وا کی زندگی عذاب نہیں بنا سکتا دادا حکم یہ بھی آپ جانتے ہیں"، اسفار نے اطمینان سے ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"پر خون تو اس کی ماں کا ہے نہ اس کی رگوں میں۔۔۔"

"دادا حکم باپ کا بھی تو ہے۔ وہ بہت اچھا ہے دادا حکم آپ ان دونوں کو ایک کر دیں

New Era Magazine

محبت گناہ نہیں ہے۔۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا تو دادا حکم اسے دیکھنے لگے۔

"اسفار تم نے کیوں اس رشتے سے انکار کیا۔۔وہ نہیں رہی تو کیا تم ساری عمر کنوارے رہو گے۔،،دادا حکم نے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔اور اس کی کالی کالی آنکھوں کو دیکھا اسفار ہونٹ کاٹتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"دادا حکم روح کے سوا کوئی نہیں۔۔۔روح پہ میری زندگی ختم ہوتی ہے کیونکہ شروع بھی اس سے ہی ہوئی تھی۔۔۔اور میں مار وا،کبیر کے درمیان کیوں آؤں,،،وہ سنجیدگی سے کہتا گیا،

"تم جانتے ہو مار وا کے مزاج کو وہ کبیر کو چاہتی نہیں ہے۔۔۔اور تم کیوں نہیں سمجھتے اب روح نہیں آئے گی واپس،،دادا حکم غصے سے بولے تھے۔

"میں مار وا کو پسند نہیں کرتا دادا حکم وہ اور کبیر ٹھیک رہیں گے اس بار بھی آپ کا فیصلہ غلط نہیں ہو گا کبیر اور مار وا کی شادی کروا دیں وہ اسے خوش رکھے گا۔۔۔میں کبھی اس کو خوش نہیں رکھ سکوں گا۔۔،،اسفار نے کہا

"اسفار یہ تم کہ رہے ہو تم چاہتے ہو میں اس کبیر کو اپنی پھول سی بچی دے دوں کیا پتا اس بار کیا کرنے آئی ہے نزیت۔۔،،دادا حکم کو جھٹکا لگا تھا

"جی دادا حکم۔۔۔,،اسفار نے سر جھکا کر کہا

New Era Magazine

"اسفار تمہیں سچائی معلوم نہیں ہے۔۔،،دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا۔اسفار نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"ایک وعدہ کرو مجھ سے،،دادا حکم نے اسے اپنے پاس بلایا۔

تو وہ شرٹ ٹھیک کرتا ایک بار پھر دادا حکم کے پاس جا بیٹھا۔

"وعدہ کرو کہ صباء اور مار وا کا ہمیشہ خیال رکھو گے۔۔۔میرے جانے کے بعد۔۔۔،،دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا اور اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اسفار کے سامنے کیا اسفار کئی پل دیکھتا رہا اور پھر ہاتھ تھام کر ہاں میں سر ہلا دیا

"دو دن بعد مار وا اور کبیر کی منگنی ہے ضرور آنا۔۔،،دادا حکم نے کہا اور اس کے شہانے پہ تھپکی دی

"جی ضرور دادا حکم،مجھے اجازت دیں۔۔،،وہ اٹھ کھڑا ہوا دادا حکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

باہر نکل کر وہ بغیر ادھر ادھر دیکھے گلاسز لگا کے لان سے گزرتا ہوا حویلی کا دروازہ عبور کر گیا۔

****/*******

New Era Magazine

صباءاپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔

"اس کدو کو تو بندہ زیبا کر کے ہانڈی میں ڈال دے۔۔۔۔۔اتنا سوہنا ہے کہ کوئی بھی دل پھینک دیتی ہے۔۔۔۔اور وہ بھی تو نواب بن کر آیا تھا۔۔۔انہوں۔۔۔،،صباء دانت پیس کر سوچتی مٹھیاں بھینچ گئی ثناءاس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اس کی طرف گھوم گئی

"ثناء یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔،،صباء نے غصے سے اسے گھورا

"کون سی۔۔۔،،ثناءاطمینان سے بولی

"تم سمیر کو اتنی عجیب نظر سے کیوں دیکھ رہی تھی،شرم آنی چاہئے تمہیں۔۔۔۔۔میں نے دیکھا تھا تم نے جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔۔۔کیوں۔۔،،صباء نے دانت پیس کر کہا۔

"ہاہاہا یار وہ اتنا ہوٹ ہے اسے دیکھ کے ہی ایمان ڈگمگا جاتا ہے کیا۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی صباء نے اسے اپنی طرف گھما کر ایک زور کا تھپڑ اس کی رخسار پہ دے مارا۔

"شرم کرو عورتوں کو تم جیسی عورتیں بدنام کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔آج مجھے پتا چل گیا کہ صرف مرد ہی نہیں کچھ تم جیسی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔۔۔وہ مرد ہو کے تمہاری

نظروں سے گھبرا رہا تھا اور تم۔۔۔،،صباء نے بات اُدھوری چھوڑ دی۔۔

"آئندہ اگر تم نے سمیر کو ایسی نظروں سے دیکھا تو سب کو بتا دوں گی تیری غلیظ ترین حرکتوں کے بارے میں سمجھی۔۔۔۔۔۔،،صباء انگلی دیکھاتی کمرے سے نکل گئی

"تمہیں اس کا حساب چکانا پڑے گا صباء اس تھپڑ کا منہ توڑ جواب میں ضرور دوں گی اور سمیر صرف میرا ہے۔۔۔ تم اسے بچا نہیں سکتی۔۔۔ مجھے اسے خریدنا بھی پڑے تو خریدوں گی۔۔۔،،ثناء نے ٹیبل پہ پڑا گلاس زمین پہ دے مارا اور کمرے سے نکل گئی۔

****

وہ رات گئے کام سے فارغ ہوا تھا اور واپس لوٹا کمرے میں داخل ہوا۔ ورڈروب سے کپڑے نکال وہ واش روم گھس گیا کچھ دیر ٹھنڈا شاور لینے کے بعد وہ باہر نکلا۔

ڈریسنگ کے سامنے جا کر اس نے برش اٹھایا اور سر میں چلانے لگا پر دوسرے ہی پل ہاتھ رک گیا اور اس کی نظریں دراز سے تھوڑے سے باہر جھلک رہی چین پہ پڑی وہ برش رکھ کر بیٹھ گیا اور دراز کھول چین نکالی چین کے درمیان میں دل تھا وہ لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

لاکٹ کے پیچ کھول وہ دیکھنے لگا۔

وہ دن اسے اچھی طرح یاد تھا جب اس ایک لاکٹ کی تین کاپیاں اس کے سامنے تھی۔

New Era Magazine

"اسف۔۔۔۔۔یہ دیکھو میں کیا لائی ہوں۔۔۔۔،،وہ اس وقت آموں کے پیڑ پہ چڑھا ہوا تھا اور من آم کے درخت کے نیچے کھڑی اس سے آم پکڑ رہی تھی روح ان کی طرف بھاگ کر آ رہی تھی۔

"وہ ہی چیز لاؤ گی جو اس کو پسند نہیں ہو گی پھر بعد میں دل چھوٹا کر کے بیٹھ جاؤ گی۔۔۔ اور میں تمہارے اس ہونے والے مجازی خدا اور اپنے جیجو کا کسی دن گلا دبا دوں گی۔۔،، من اس کے ہاتھ میں لاکٹ دیکھ بولی۔

"او ہیلو۔۔۔ تجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ مجھے ہاتھ بھی لگا سکو۔۔۔۔،،اسفار نے ایک آم من کو دے مارا جو اس کے سر پہ گرا۔

"اچھا یہ سب چھوڑو اسف تم نیچے اترو۔۔۔۔،،روح نے حکم جھاڑا تو وہ نیچے اترنے لگا۔

روح اور من بیچھی ہوئی چادر پہ بیٹھ گئی تھی اسفار اپنے ہاتھ صاف کرتا ٹی شرٹ کو ٹھیک کرتا ان کی طرف بڑھا اور کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"ان میں سے تم دونوں ایک ایک لاکٹ اٹھاؤ۔۔۔۔،،روح نے تینوں لاکٹ درمیان میں کپڑے پہ رکھ کر کہا۔

اسفار اور من نے ہاتھ بڑھا کر ایک ایک لاکٹ اٹھا لیا۔

"اب کھولو۔۔۔۔،،روح نے مسکرا کر کہا تو ان دونوں نے لاکٹ کھولا وہ کھول کر تین حصوں میں تقسیم ہو گیا۔

درمیان میں روح کی چھوٹی سی فوٹو اور اس کے دائیں بائیں اسفار اور من۔۔۔

"یہ کیا ہے پاگلی۔۔۔۔،،اسفار اپنے قہقہے پہ قابو پاتے ہوئے بولا جبکہ من روح کو گھور رہی تھی۔

"یہ ہماری دوستی ہے۔۔۔۔ کبھی نہ ٹوٹنے والی۔۔۔ چلو اب تم دونوں بھی میری طرح اسے اپنے گلے میں پہن لو کبھی نہ اتارنے کے لئے۔۔۔۔،،روح نے لاکٹ اپنے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔۔۔اور یہ لاکٹ کیوں پہنوں جس میں کسی اور کی بھی تصویر ہو۔۔۔۔

"کسی اور کی نہیں ہمارے اسف کی ہی ہے۔۔۔،،روح نے غصے سے کہا۔

"تمہارے اسف کی ہے میرے نہیں۔۔۔۔۔،،من نے منہ بسور کر کہا اسفار ان دونوں کی باتوں پہ مسکرا رہا تھا اور لاکٹ دیکھ رہا تھا

"یار پلیز دیکھو اتنی محبت سے بنوائے ہیں اور تم دونوں ہو کہ نخرے کر رہے ہو۔۔،،روح خفا ہو گئی اور منہ موڑ بیٹھی۔

من نے لاکٹ گلے میں پہن لیا۔

"ادھر دیکھ اموشنل بلیک میلر۔۔۔،، من نے غصے سے اسے پکارا تو وہ مڑی اور پھر من کو گلے لگا گیا۔۔

اسفار ابھی بھی لاکٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔روح ہمشہ ہی عجیب و غریب قسم کی سرگرمیاں سرانجام دیتی تھی۔اور یہ بھی انہی کا حصہ تھی۔

"اسف پہن لو کیا ہو جائے گا۔۔۔ایک لاکٹ ہی ہے۔۔۔،،روح نے التجاء کی تو اسفار نے پہن لیا

"ویسے من۔۔۔تم بھی مجھے تھوڑا تھوڑا اپنا سمجھ سکتی ہو روح کو برا نہیں لگے گا۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا تو من نے سامنے پڑا آم اس کے منہ پہ دے مارا جو ڈریکٹ ناک پہ لگا۔

"سمجھا کے رکھا کرو اپنے اس ہونے والے شوہر کو یہ مجھے مشکوک لگتا ہے۔۔۔،، من نے غصے سے کہا تو اسفار اور روح کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

"مجھے اس پہ یقین ہے۔۔۔ من۔۔۔۔کائنات میں موجود ہر انسان میں جھوٹ ہو سکتا ہے پر اللہ نے میرے اسف کو جھوٹ سے محفوظ رکھا ہے سراپا محبت۔۔۔سراپا سچ۔۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں شہید گھولتی بولی

New Era Magazine

اسفار نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر نظریں جھکا لی۔۔۔

"اور ہاں مرتے دم تک یہ لاکٹ نہیں اتارنا۔۔اور من تم اپنے دوستوں کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔،،روح نے اموشنل بلیک میل کرنے کی شروعات کی تو من نے ہاتھ جوڑ کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"اور تم۔۔۔۔اسف تم بھی مت اتارنا۔۔۔۔،،اسفار کو دیکھ وہ بولی تو اس نے بھی سر ہلا دیا۔

سنو! ہنسنا تھا یوں رونا نہیں تھا
تو پھر وہ حادثہ ہونا نہیں تھا

جو تُو ملتا تو تیرا دھیان رکھتے
تجھے ہم نے کبھی کھونا نہیں تھا

تری خاطر گرائیں سب فصیلیں
مرے دل میں کوئی کونا نہیں تھا

New Era Magazine

یہ کچی عمر اور اس پر محبت؟

ابھی سے بوجھ یہ ڈھونا نہیں تھا!

"روح۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دو میں۔۔۔۔میں اب اسے کبھی نہیں اتاروں گا

لوٹ آؤ۔۔۔۔،،وہ حال میں آتے ہی لاکٹ گلے میں ڈالتے ہوئے منمنایا۔

پھر کافی دیر سر ہاتھوں میں گرائے سسکیاں بھرتا رہا جب سر بوجھل ہونے لگا تو بیٹھے

بیٹھے ہی بیڈ پہ گرا اور نینداس پہ مہرباں ہوئی۔

****

سمیر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔رہ رہ کر اسے خود پہ غصہ آرہا تھا کہ وہ وہاں کیوں

گیا۔اور وہ غصے میں ہی تھا کہ صباء کی کال آنے لگی۔اس نے کاٹ دی۔کال پھر سے

آنے لگی تھی۔دو انگلیوں سے کان پٹی مسلتے ہوئے کال اٹینڈ کر لی

"جی کیا مسئلہ ہے۔۔۔،،وہ تحش میں آکر

بولا

"سمیر مجھ پہ غصہ کیوں ہو رہے ہو۔ایم سوری ثناء کی غلطی کے لئے میں معافی مانگتی

ہوں میری غلطی ہے ہمیں وہاں بیٹھ کر پڑھنا نہیں چاہئے تھا۔۔۔،،صباء کشن گود میں رکھے سنجیدگی سے بولی۔وہ تب سے اسے کالز کر رہی تھی پر وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔۔ اور اب جا کر بارہ بجے نواب نے کال اٹھائی تھی۔

"تم پڑھ رہی تھی نہیں تم بھی ٹائم پاس کر رہی تھی جیسے۔۔۔۔۔،،وہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔دوسری طرف صباء کا ایک آنسو لڑکھڑاتا گال پہ آ گیا۔

"جیسے۔۔۔۔،،صباء نے آنسوں میں غوطے کھاتی آواز میں دوہرایا۔

اور کال کاٹ دی۔اس نے ویسا کب کیا تھا۔۔۔؟

وہ تو اس سے دس قدم کے فاصلے پہ رہتی تھی۔۔پھر بھی سمیر نے اسے ثناء کے ساتھ کیوں ملایا۔۔۔

سمیر ہیلو ہیلو کرتا رہا پر دوسری طرف کال کاٹ دی گئی تھی۔

اپنی غلطی کا احساس اسے ہونے لگا تھا۔

"میں نے اسے پھر سے ہرٹ کر دیا اب وہ کیا کرے گی۔۔۔،، سمیر کو یکدم جھٹکا لگا تو وہ اٹھ کر کمرے سے نکلا اور بھاگتا سیڑھیاں اترنے لگا۔

"بھائی کہاں جا رہے ہیں۔۔۔،،ازما جو پانی لینے جا رہی تھی۔۔اس نے شرارت سے سوال کیا۔

وہ بغیر جواب دیئے دروازہ عبور کر گیا۔

"پلیز کال اٹھاؤ۔۔۔تم ہوش میں تو تھے اس نے تمہیں کیا کہ دیا تھا آج تک اس نے اپنی حد پار نہیں کی۔۔۔۔۔پھر بھی تم سمیر کد واسے ہرٹ کرتے ہو۔۔۔،، وہ کان سے فون لگاتے خود کو ڈانٹ رہا تھا۔دوسری طرف مکمل طور پر رابطہ کاٹا جارہا تھا۔

"ہیلو پلیز صباء میری بات سنو میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ ثناء کی وجہ سے مجھے غصہ آگیا تھا پلیز ایم سوری۔۔،،دوسری طرف کال اٹھالی گئی تو وہ چھوٹتے ہی بولا۔

"ہاہاہاہا کیا ہوا جٹ صاحب چچ چچ۔ میرا بھولا کدو۔۔۔۔،،صباء کی وہی شوخ آواز سن کر وہ سکون کے سمندر میں اترا

"ڈرا دیا تم نے پاگل لڑکی ایسے بھی کوئی کرتا ہے۔۔،، سمیر چلتا ہوا واپس گھر کی طرف مڑا

"میں ناراض نہیں ہوں بھلا تم سے ناراض ہوسکتی ہوں ہر گز نہیں مر نہ جاؤں۔۔،،ایک بار پھر وہ شرارت سے بولی۔

"تم بڑی فیلمی ہو۔۔،، سمیر نے قہقہہ لگا کر کہا

"ہاہاہاہا اور تم بہت بورنگ۔۔۔،،صباء نے ناک سکوڑ کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی

"ہاہاہاہا وقت آنے پہ پتا چل جائے گا۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا

"کیا مطلب۔۔،،وہ نا سمجھی سے بولی

وہ کمرے سے نکل کر چھت سے ہوتی جھولے پہ جا بیٹھی

"مطلب کچھ خاص نہیں بعد میں سمجھاؤں گا،ایک بات پوچھوں۔۔۔،، سمیر سڑک پہ چلتا ادھر سے ادھر جا رہا تھا۔

"جی ضرور پوچھئے۔۔۔،،صباء جوتا اتار کر جھولے پہ تقریباً لیٹ گئی

"تم بولتی بولتی تھکتی نہیں،،

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔،،صباء نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔جیسے وہ اس کے سامنے کھڑا ہو

"ہاہاہاہا ٹھیک ہے اب اللہ حافظ،،

"کیوں بیلنس نہیں ہے کیا کنجوسی کی حد ہوتی ہے کدو۔۔۔،،صباء نے سنجیدگی سے کہا

"او ہیلو بی بی جی بیلنس کی بات مت کرو اللہ کا کرم ہے اکاؤنٹ فل ہے۔بس یہ میاؤں میاؤں اور نہیں سن سکتا۔۔۔،، سمیر نے ہنسی دبا کر کہا

"تمہارا مطلب ہے میں میاؤں میاؤں کرتی ہوں۔۔۔،،صباء لڑائی والے انداز میں بولی۔

"ہاہاہا میرا مطلب کچھ نہیں تھا،،

New Era Magazine

"او کے اب کل بات ہو گی۔۔،،صباء کال کاٹتی سیٹی بجاتی لان میں ٹہلتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

****

فجر کے وقت مار وا نے اٹھ کر نماز ادا کی اور پھر ملازمین کو کام پہ لگا کر دادا حکم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ سو رہے تھے تو وہ واپس چلی گئی۔دل تھا کہ بے چین تھا۔
دو دن بعد منگنی تھی پر اسے کوئی خاص خوشی نہیں تھی۔۔
وہ چھت پہ چلی گئی آہستہ آہستہ ہوا چل رہی تھی اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور غیر ارادہ طور پہ گلی کی طرف بڑھ گئی۔دور دور تک نظر دوڑائی۔گلی میں چند افراد سست رفتار چلتے کاموں پہ جا رہے تھے۔
وہ واپس مڑ کے پنجرے سے پرندوں کو آزاد کر کے دانہ پانی ڈالنے لگی۔
"دل عجیب تار میں کیوں دھڑکنے لگا ہے۔۔۔۔۔،،وہ اپنے دل کی دھڑکن کو سن کے سوچتے ہوئے کرسی پہ جا بیٹھی۔
"یوں جیسے سب ٹھیک ہو کے بھی مجھے پسند نہیں،یا کوئی بچھڑنے والا ہو مرنے والا ہو تو۔۔۔،،بال ہوا سے اڑ
کر چہرے کو چھپا گئے۔اس نے شہادت کی انگلی سے بالوں کو پیچھے کیا اور پاؤں میز پہ ٹکا

New Era Magazine

کر گھٹنوں پر سر رکھ لیا۔

"کیوں دل کرتا کہ میں دھاڑیں مار مار روؤں۔۔،،۔وہ گلے میں پہنے لاکٹ پہ انگلیاں چلانے لگی اور سر کرسی کی پشت سے ٹکا لیا۔

"کیوں مجھے کچھ ہونے لگا ہے۔۔۔۔ عجیب سی بے چینی عجیب سی الجھن اور دل میں اٹھ رہے طوفانوں نے مجھے کیوں اتنا۔۔۔اتنا کمزور بنانے کی سازش رچائی ہے۔۔۔

،،وہ آنکھیں مند گئی بال ابھی بھی رقص کر رہے تھے اور اس کی انگلیاں گلے میں پہنے لاکٹ پہ رینگ رہی تھی۔

وہ گہرا سانس لے کر آیات پڑھنے لگی تاکہ دل کو سکون مل جائے اور ہوا بھی وہ ہی کافی دیر آیات پڑھنے کے بعد دل کو سکون مل گیا۔

جب بھی انسان اپنے آپ کو اور احساسات کو اللہ پہ چھوڑ دے تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے وہ پاک ذات ہے نہ کبھی کسی کو تنہا نہیں چھوڑتی۔۔۔۔

****

پولیس اسٹیشن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔باہر میڈیا والے۔۔اور اندر لوگ،۔پولیس والے۔۔

New Era Magazine

۔اسفار جیپ سے اترا گلاسز بیلٹ میں لگا کر وہ چلتا ہوا میڈیا کو ایکسکیوز کرتا آگے بڑھنے لگا۔

"ایس پی اسفار کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ ایم این اے کے بیٹے کو کیوں گرفتار کیا۔۔،،وہ ان کو نظر انداز کرتا

اندر داخل ہوا تو خاموشی چھا گئی۔اور سب نے اسے سلام ٹھوکا۔

"باہر میڈیا کیوں جمع ہے۔۔۔انہیں یہاں دعوت کس نے دے دی۔۔،،اسفار نے ایس ایچ او اور حرم سے پوچھا

"سر آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں۔رات والے اوپریشن کو لے کر۔۔۔انہیں بھی خبر مل گئی ہے۔۔۔،،،ایس ایچ او نے کہا۔

رات کو ہی اسفار نے ایم این اے کے صاحبزادے کو ریپ کیس میں اندر کر دیا تھا ایک مہینے کی محنت کے بعد وہ مل ہی گیا۔ایم این اے نے بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا بھی تک وہ جانتا تھا۔ایس پی اسفار اس کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

"ارحم یہ تمہارے ایم این اے ابھی تشریف نہیں لائے اس کو لے جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔،،

اسفار ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر مسکرا کر بولا۔

"کیا پتا سر پر وہ چپ تو بیٹھنے والے نہیں ہیں۔۔۔،،ایس ایچ او نے پر سوچ انداز میں

کہا۔اسفار اٹھ کر لاکپ کے دروازے کے پاس جا کھڑا ہوا

"اے۔۔۔ایس پی کبھی شیر کو باندھ کے نہیں رکھتے اندر آ کھول کے دیکھا تمہیں

مردانگی کا ثبوت دوں۔۔۔،،ایم این اے کا بیٹا دھاڑا

ایس ایچ او نے ایس پی اسفار کو دیکھا

اور نفی میں سر ہلا دیا۔

"مردانگی کیا ہوتی ہے جانتے ہو؟۔۔ایک عورت تمہارے پاس ہو اور تم اس کی

عزت پہ آنچ نہ آنے دو یہ مردانگی ہوتی ہے۔۔۔بھونکتے اور کاٹتے تو کتے بھی ہوتے

ہیں۔۔،،اسفار نے لوہے کی سلاخوں کو پکڑ کر اسے گھورا۔۔

"ہاہاہا اصلی مرد وہ ہوتا ہے جو عورت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔۔۔۔خیر تو کیا جانے

تمہارے ساتھ تو دو دو گھومتی تھی پر ہاتھ ایک کو بھی نہیں لگاتا تھا

۔۔۔اب اندر آ بتاتا ہوں تجھے۔۔۔،،وہ پھر سے دانت پیس کر بولا۔

۔اس سے پہلے کہ اسفار لاکپ کھولتا اس کا فون بجا۔

آئی جی غفار کی کال آ رہی تھی۔

"بعد میں تم سے ملاقات کرتا ہوں۔۔۔جگر اس کی اچھے سے خاطر داری

کرو۔۔۔،،اسفار نے اس کو گھور کر کہا اور واپس اپنی کرسی پر براجمان ہو گیا۔

آئی جی نے اسے کسی اوپریشن کی ڈسکس کے لئے بلایا تھا۔

جیسے ہی باہر نکلا میڈیا والے اس کے گرد جمع ہو گئے۔

"ایس پی اسفار کیا آپ اس لڑکی کو جانتے تھے۔۔۔؟؟ کیا رشتہ تھا آپ کا جو آپ نے ایم این اے کے بیٹے کو ہی پکڑ لیا۔؟؟۔۔،،

ایک میڈیا والے بندے نے اسفار کے بڑھتے قدموں کو روک دیا۔اس کا سن گلاسز لگاتا ہاتھ رک گیا اور وہ مڑا۔

"کیا نام ہے آپ کا۔۔۔،،اسفار نے اس کے گلے میں لٹ رہے کارڈ کو پکڑ کر نام پڑھا

"شکیل۔۔۔،،اسفار بڑبڑایا اور غیر ارادہ طور پہ آنگوٹھے کے پور سے ناک کی لو چھو کر بولا

"تو مسٹر شکیل۔۔،،اسفار دو قدم اس کے قریب ہو گیا وہ ہڑبڑا گیا۔

"اگر ہم پولیس والے بھی پبلک کی طرح سوچنے لگ جائیں کہ وہ ہمارا اپنا ہے اسے بچانا چاہئے وہ کوئی اور ہے اسے کیا ضرورت ہے بچانے کی۔۔تو سو لیا تم لوگوں نے چین سے آپ کا سوال بے بنیاد تھا۔۔۔پہلے سوالات اکٹھے کریں پھر آئیں میرے پاس۔۔۔میں۔ضرور جوابات دوں گا۔۔۔،،اسفار نے اس کے کاندھے پہ تھپکی

دی اور سن گلاسز لگا کر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

میڈیا والوں نے بھی رفو چکر ہونے میں پھر دیر نہیں لگائی۔اسفار جتنا بڑا بھی اوپریشن کامیابی سے فتح کرتا کبھی انٹرویو نہیں دیتا تھا کبھی میڈیا والوں کو جواب نہیں دیتا تھا۔ اپنی واہ واہی کے لئے تھوڑی وہ اس پوسٹ پہ آیا تھا۔کسی کی اور اپنی خوشی کے لئے وہ وہاں تک پہنچا تھا۔۔پر وہ نہیں تھی اب۔۔اسے وہ چاہ کر بھی بچا نہ سکا۔۔

راستے میں ہی اسے ماروا کی کال آنے لگی۔

"اب اس ہیٹلر کو کیا پرو بلم ہے۔۔،،وہ بڑبڑایا اور کال اٹینڈ کر لی۔

"اسلام علیکم!!،،اسفار نے سلام میں پہل کی۔

"سنڈے کو میری منگنی ہے تو آپ کو انوائیٹ کرنے کے لئے کال کی ہے ایس پی صاحب۔۔ضرور آئے گا۔۔۔،،ماروا بیڈ پہ ٹک گئی اور سامنے لگی تصویروں کو دیکھ تلخی سے بولی

"کیوں میں اگر نہ آیا تو آپ کبیر کو انگوٹھی نہیں پہنائیں گی۔۔۔،،اسفار نے سائڈ مرر سے روڈ دیکھ کر گاڑی گھماتے ہوئے سوال کیا

"وہ تو تم آؤ یا نہ آؤ میں اسے انگوٹھی پہنا دوں گی۔۔۔پر ہماری حفاظت کون کرے

گا۔۔اسی لئے تو آپ اپنی فوجوں کے ساتھ تشریف لائے گا۔۔،،اس بار وہ تلخی سے مسکرائی اور سامنے لگی قد آدم تصویر پہ ہاتھ چلانے لگی جس میں دو پریاں تھی بہت خوش مسکراتی ہوئی۔۔

"اوہو اتنا یقین کرتی ہو مجھ پہ تو شادی کر لو۔۔۔،،اسفار نے بلند ہونے والے قہقہے کا گلا گھونٹ کر کہا۔

"شکل دیکھی ہے اپنی۔۔ایس پی۔۔۔،،غصے سے بولا گیا تھا

"ہر روز صبح شام اور جب بھی دیکھتا ہوں بے اختیار ماشاءاللہ منہ سے نکلتا ہے۔۔،،ایس پی اسفار نے غیر ارادہ طور پر مڑ کر میں دیکھا سفید چہرے پہ سن گلاسز جچ رہے تھے۔

اس نے شرارت سے کہا۔

"ہاہاہاہا اچھی خوش فہمی۔تمہاری جو بیوی بنے گی نہ اس کی قسمت پہ رونا آ رہا ہے مجھے۔وہ تمہیں نہیں تمہارے افیئرز ہینڈل کرے گی۔۔ایس پی صاحب۔۔تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ پل پل مرے گی ایک کو تو تم پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار چکے ہو۔۔۔،،ماروا نے ایس پی پہ زور دے کر دکھ سے کہا اب اس کی آواز میں زہر تھا درد تھا۔

اسفار کچھ دیر کے لئے خاموش ہوا بلکل خاموش.

New Era Magazine

مرے دل میں ہے غالب

شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں

خدا وہ دن کرے

جو اس سے میں یہ بھی کہوں، وہ بھی

۔پر ہر بار وہ مار وا کے سامنے خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔

"ہاہاہاہا پھر یقیناً وہ آپ ہی ہوں گی۔۔،،اسفار کے جملے منہ میں ہی رہ گئے دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔

اس نے ٹائم دیکھا تیرہ منٹ بعد کال کاٹی گئی تھی

"آج کھڑوس بی بی جی کا موڈ بہت اچھا تھا۔ہونا بھی چاہیئے آخر بے چاری کی منگنی ہو رہی ہے۔۔،،اسفار نے سوچا اور تلخی سے مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آئی جی کے پاس تھا اور سب کچھ بھول کر اوپریشن کی ڈسکس کر رہا تھا

**** *****

ثناء صبح صبح ہی ارشا کے کمرے میں گھس گئی تھی۔

ارشا ابھی بھی نائٹ کریم میں بیٹھی تھی۔

"ارشا آپی آپ کو پتا ہے وہ سمیر جٹ کتنا ہوٹ ہے افففف۔۔۔،، ثناء نے ارشا کے پاس گرتے ہوئے کہا۔

"جیسے ایس پی اسفار جٹ، یہ جٹ ہوتے ہی گرم ہیں ہاہاہا۔۔۔،، وہ کمینگی سے ہنسی۔

"ہاں نہ میں تو اس کی دیوانی ہو گئی ہوں مجھے وہ ہی چاہئے بس وہ ہی چاہئے ارشا آپی تم ماما سے بات کرو پلیز مجھے بس وہ ہی چاہئے میں اس کو حاصل کر ہی رہوں گی۔۔۔۔،، وہ پاگلوں کی طرح ضد کرنے لگی۔ارشا ہونٹ پہ انگلی رکھ کچھ سوچنے لگی

"ریلکس بے بی کچھ سوچنے دو۔۔،، ارشا اٹھ کر بیٹھ گئی اور ادھر ادھر ٹہلنے لگی ثناء اسے زچ ہو کر دیکھنے لگی

"آئیڈیا۔۔۔،، ارشا چٹکی بجاتے ہوئے بولی۔

"کیا۔۔ جلدی بتاؤ۔۔،، ثناء اٹھ کر بیڈ پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی

"دو دن بعد مارواور کبیر کی انگیجمنٹ ہے سارے مہمان ادھر بیزی ہوں گے تم صباء کا سیل کسی طرح لے کر اسے میسج کر کے کمرے میں بلانا اور۔۔،، ارشا بات اُدھوری چھوڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

"واؤ نائس آئیڈیا اگر پکڑے بھی گئے تو کہہ دوں گی صباء نے مجھے پھنسادیا۔۔۔میسج بھی صباء کے موبائل میں ہو گا۔۔۔۔،،ثناء نے شیطانی سوچ کی حد پار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ میری بہن تو بہت انٹیلجنٹ ہے۔میں بھی اس ایس پی کو اپنی مٹھی میں کرنے کے بارے میں کچھ سوچتی ہوں۔۔۔۔،،ارشا
بیڈ پر بیٹھ گئی اور شیطانی دماغ دوڑانے لگی

"یہ لو کریم لگالو،کچھ چہرے پہ چمک آجائے گی دیکھا نہیں کتنا فیئر ہے وہ،اور صباء کو دیکھا کتنی نکھری نکھری ہے،تبھی تو سمیر اس پہ لٹو ہے۔۔۔،،
ارشانے کریم کی ڈبی اس کے ہاتھ میں تھما کر کہا۔

"نہیں یار وہ اس پہ لٹو نہیں ہے یہ ہی ہے پر کوئی نہیں دو دن بعد صباء تو اسے دیکھے گی بھی نہیں ہاہاہا۔۔،،ثناء سنگھار شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر کریم لگانے لگی۔

"مطلب۔۔اور کیا پلین ہے۔۔،،ارشانے نہ سمجھی سے سوال کیا۔

"یہ ہی کہ عورتوں کے دل میں غلط فہمیاں بہت جلدی گھر کرتی ہیں۔۔،،ثناء نے آنکھ دبا کر کہا اور باہر نکل گئی۔
صباء یونیورسٹی کے لیئے تیار ہو کر کمرے سے نکل رہی تھی
گولڈن کلر کی شلوار قمیض اوپر سرخ ڈوپٹہ جو گلے میں پھیلایا ہوا تھا کمر تک آرہے بالوں

New Era Magazine

کو کرلی کر کے آدھے آگے اور آدھے پیچھے چھوڑے ہوئے تھے کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں۔

ایک ہاتھ میں چھ سرخ چوڑیاں اور دوسرے ہاتھ میں گھڑی۔

گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ آنکھوں میں ایک کاجل کی لہر۔

"کیسی ہو ثناء سوری کل کے لئے۔۔۔،،صباء نے اس کو مخاطب کیا۔جو اس کا جائزہ لے رہی تھی

ثناء کا دل اندر تک جل گیا تھا صباء کی معصومیت دیکھ

اس کی نظر اب صباء کے پیروں پہ پڑھی۔کالے سٹائلش سینڈلز میں سفید و سرخ پاؤں نے ثناء کا دل اور جلا دیا۔

وہ ناک منہ چڑاتی صباء کے پاس سے گزر گئی۔

"عجیب لڑکی ہے غلطی بھی اپنی اور سوری پہ موڈ ٹھیک نہیں ہوا اچانک سے اتنا بدل گئی۔۔،صباء کتابوں کو ہاتھ میں سمبھالتی شہانے آچکا کر رائٹ سائڈ والی سیڑھیوں سے اترنے لگی اور مارواکے پاس لاؤنج میں چلی گئی جہاں وہ فائلز لئے بیٹھی تھی۔

"صبح بخیر آپی جان۔۔۔،،اس نے مارواکی رخسار پہ ہونٹ رکھ کر کہا تو ماروافائلز کو ٹیبل پر رکھ کر مسکرادی اور صباء کو گلے لگا کر ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیئے۔ناجانے کیوں

New Era Magazine

آنکھیں بھر آئی۔

"ہمیشہ خوش رہو میری شہزادی۔۔۔،،ماروا نے اس کی نظر اتاری

ماروا زرد رنگ کے لباس میں ملبوس تھی بالوں کو ڈھیلا سا جوڑا بنا کر چھوڑا ہوا تھا ایک شہانے پہ زرد ریشمی ڈوپٹہ بغیر میک اپ کے وہ ایسے گلاب کی طرح لگ رہی تھی جو شبنم سے بھگ کر نکھرا ہوتا ہے اور اسے توڑ لیا جائے۔اور وہ مرجھانے کے نزدیک ہو

"آپی آپ پریشان کیوں ہیں دو دن بعد آپ کی انگیجمنٹ ہے اور یہ اترا ہوا چہرہ اچھا نہیں لگتا اور آپ ان کاموں سے چھٹی لیں دو دن خود کو ٹائم دیں۔۔۔،،صباء نے فائلز بند کر کے میز پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شونا۔۔۔،،ماروا نے صباء کے ہاتھ تھام کر کہا۔

"آج میں بریک فاسٹ یونیورسٹی جا کے کروں گی آپی کیونکہ جلدی جانا ہے۔۔۔،،وہ جلدی سے بولی ماروا نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر جانے کی اجازت دی تو وہ مسکراتی لاؤنج سے نکل گئ۔

"فراز بھائی چلیں۔۔،،صباء دوپٹہ سر پہ ٹکاتے ہوئے بولی

"آرہا ہوں۔۔،،فراز تیز تیز قدم اٹھاتا گراج کی طرف بڑھ گیا اور حویلی کے دروازے

پہ گاڑی لے آیا۔

مارواکی نظروں نے صباء کی نظر اتاری۔۔۔

اور اسے لمبی عمر کی دعا دی۔

*****/******

یہ ہے اک کانچ کی گڑیا یہ گر کر ٹوٹ جاتی ہے

یہ اک لمبی مسافت سے کبھی جب لوٹ آئے تو

یہ بن کر آبلہ پاؤں کا اکثر پھوٹ جاتی ہے

تمہیں میں نے کہا بھی تھا اسے مت آزمانا تم

کہ ایسے آزمانے سے محبت روٹھ جاتی ہے

"من بچاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔اسف۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔۔یار پلیز بچالو مجھے پلیز۔۔۔۔۔،،وہ درندوں کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑ دو اسے۔۔۔۔اسفی۔۔۔۔۔اسفی،،وہ دروازے کو پیٹتے ہوئے چیخ رہی تھی۔

"نہیں پلیز اسے چھوڑ دو۔۔۔۔تم لوگ۔۔۔م مجھے لے جاؤ میری روح کو چھوڑ دو

اسے ہاتھ مت لگاؤ مم۔مجھے لے جاؤ پلیز۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔مت کرو۔۔۔،،وہ مسلسل کھڑکی سے دہائیاں دے رہی تھی پر اس کی بات کون سن رہا تھا سامنے کا منظر بھیانک تر بھیانک ہوتا جا رہا تھا۔۔اس نے کرب سے آنکھیں مند کر دیوار میں سر مارنے لگی۔

"چھوڑ دو روح کو پلیز چھوڑ دو۔۔۔،،وہ ہوش میں آئی تو آس پاس دیکھا وہ کہاں تھی جہاں روح نہیں تھی۔وہ آنسوں رگڑتی اپنے کمرے سے بھاگی اور دوسرے فلور کے آخری کمرے میں گھس گئی

"آج پھر سے بی بی جان کو روحہ بی بی جان یاد آ گئی ہیں۔۔۔۔،، بانو سبزیاں بناتی ہوئی بڑبڑائی۔

"بی بی جی کو ہوا کیا تھا سنا تھا بہت شوخ چنچل اور خوبصورت تھی۔۔کوئی ان کا ہاتھ دیکھ لیتا تو دیوانا ہو جاتا تھا۔۔،،ایک ملازمہ جو دوسرے گاؤں کی تھی بولی۔

"ہاں۔۔۔بہت خوبصورت تھی روحہ بی بی ماروابی بی اور وہ جوڑواں تھی ایک دوسرے میں دونوں کی جان بستی تھی۔ماروابی بی بھی بہت ہی شوخ چنچل تھی۔جب سے روحہ بی بی دنیا سے گئی انہوں نے خود کو کاروبار میں مصروف کر لیا

ایک دفع گئے تھے پہاڑی علاقوں کی طرف پھر وہ لوٹ کے نہیں آئی سنا تھا وہاں کوئی

New Era Magazine

طوفان آیا تھا اور وہ اس میں چل بسی۔۔"

بانو بتانے لگی۔

ارشا سیڑھیاں اترتے رک گئی۔

"تو پھر انہیں ڈھونڈا نہیں۔۔۔"

"بہت ڈھونڈا اسفار صاحب نے رات دن ایک کر دی۔

کیونکہ اسفار صاحب ان سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔۔بہت جلد دونوں کی شادی

ہونے والی تھی پر۔۔۔"وہ رونے لگی تھی۔۔

دوسری ملازمہ نے اس کو خاموش کروایا۔

ارشا منہ بسورتی سیڑھیاں دوبارہ چڑھ گئی۔

********///*********

"من وہ برا نہیں تھا۔۔۔۔۔اس کی غلطی نہیں ہے۔۔۔تم اسے معاف کر دو۔

۔۔۔میرے اسف کو معاف کر دو وہ ٹوٹ چکا ہے اسے سہارا دو۔۔۔اسے محبت کی

ضرورت ہے۔۔۔وہ بے وفا نہیں ہے اس دن اس کی غلطی نہیں تھی اس نے

ہمارے ساتھ کچھ غلط نہیں کرایا وہ بے قصور ہے من ۔۔۔میرا اسف بے قصور ہے۔۔۔۔۔۔،،ماروا تصویر کو دیکھ رہی تھی کہ اسے اپنے چاروں اطراف فریاد سنائی دی۔

"نہیں روح تم۔۔۔۔۔تم اسے کبھی سمجھی ہی نہیں۔۔۔۔۔تم نے اسے کبھی سمجھا نہیں وہ بے قصور نہیں تمہارا قاتل ہے۔۔۔۔۔اسے تو دردناک سزا ملنی چاہیئے روح۔۔۔تم کہ رہی ہو میں اسے سہارا دوں۔۔۔۔نہیں روح میں کبھی اسے دیکھ نہیں سکتی دیکھتی ہوں تو خون کھولنے لگتا ہے اور تم کہ رہی ہو میں اس قاتل کو اپنا ہمسفر بنا لوں جس نے میری بہن میرا وجود مجھ سے چھین لیا کبھی نہیں روحہ۔۔۔۔کبھی نہیں روحہ تمہارا خون اتنا سستا ترین نہیں تمہاری عزت بکاؤ نہیں تھی۔۔۔اگر آج وہ ظالم تڑپ رہا ہے تو زمیدار وہ خود ہے۔۔،،وہ پہلے بہت مضبوط جبکہ پھر ٹوٹے لہجے میں بولی۔۔۔اور بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔

"روحہ۔۔۔۔۔۔تمہارے جانے کے بعد میرا وجود ختم ہو گیا ہے تم میری روح تھی۔۔۔میرا ایک حصہ تھی۔۔۔۔جیسے اس درندے نے بڑی بے رحمی سے ختم کر دیا۔۔۔۔روحہ آئی لو یو۔۔۔کاش میں تمہیں روک سکتی اس دن کاش روحہ ۔۔۔۔۔،،وہ سائیڈ ٹیبل سے اس کی مسکراتی تصویر اٹھا کر گلے لگاتے ہوئے بلک بلک

New Era Magazine

روتے لگی کبیر جو اسے اس کے کمرے میں ڈھونڈ کر حویلی پوری چھان کر وہاں پہنچا تھا

اس کی آواز سن بھاگ کر کمرے میں گیا اور حیران رہ گیا۔۔

وہ کمرہ کس کا تھا۔۔۔۔۔؟

چاروں اطراف دیواروں پہ روحہ اور ماروا کی تصویریں ہی تھی۔

"یہ۔۔۔کون ہے۔۔۔۔۔۔،، کبیر نے حیرانگی سے سوال کیا اور قد آدم تصویر کے سامنے جا کھڑا ہوا جس میں ماروا اور روحہ تھی کھلکھلا کر ہنستی ہوئی

"میری روحہ۔۔۔میری ٹوئینز۔۔میری روح۔۔۔جو مجھے ایک سال پہلے چھوڑ کر چلی گئی ہمیشہ کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ گئی۔۔۔،، وہ دنیا جہاں سے بیگانی روحہ کی تصویر پہ ہونٹ رکھ رہی تھی تو کبھی اسے سینے سے لگا رہی تھی۔

"اوہ تو یہ روحہ ہے۔۔۔۔۔۔،، کبیر نے ہونٹ بھینچ کر بوجھے دل سے ماروا کو دیکھا جو رو رہی تھی۔

،، کبیر بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے اس کے پاس جا بیٹھا وہ تصویر سے سر اٹھا کر کبیر کو دیکھنے لگی۔

بیلو شلوار قمیض ہاتھوں کو مٹھی بنا کر ہونٹوں پہ رکھے جھک کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"مارو۔۔۔چپ ہو جاؤ جانے والے لوٹ کر نہیں آتے۔۔۔،، کبیر نے سر جھکا کر

New Era Magazine

کہا۔

ماروا کچھ دیر آنسوں بہاتی رہی پھر جب احساس ہوا کہ وہ کبیر کے سامنے ہی رو رہی ہے تو اٹھ کھڑی ہوئی۔

"م۔مم۔میں ریڈی ہو کے آتی ہوں،، وہ ڈوپٹے کے پلو سے آنسوں صاف کرتی فوٹو کو بیڈ پہ رکھ باہر بھاگی کبیر نے ایک نظر بیڈ پہ پڑی فوٹو پہ ڈالی۔

"روح یعنی روحہ۔۔۔۔۔اسفی کی منگیتر۔۔۔۔۔پہلی اور آخری محبت۔اور ماروا یعنی من۔۔۔۔۔ان تینوں کے درمیان ایسا کیا ہوا کہ روح کو سوسائڈ کرنا پڑی۔۔۔۔،،

کبیر نے سامنے لگی قد آدم تصویر میں کھڑی ماروا کو دیکھا۔

قیمتی لہنگے میں ملبوس ڈوپٹے کو تھامے گلے میں ہار ہاتھوں میں سونے کی چوڑیاں، ماتھا پٹی کانوں میں

بڑے بڑے جھمکے، سنہری چہرے پہ مسکراہٹ آنکھوں میں چمک، کبیر نے نظریں گھما کر دوسری دیوار کو دیکھا جہاں وہ اسفار اور روحہ دادا حکم اور سلمان کی تصویر تھی۔

پھر ماروا روحہ کی تصویر بلکل سیمپل سی کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔

"بچپن سے لے کر جوانی تک وہ لوگ ساتھ رہے۔۔۔۔یونی ورسٹی میں بھی تینوں ایک ساتھ تھے دادا حکم کا لاڈلے اسفی۔۔۔کے سپرد تھی دونوں۔پھر ایسا کیا ہوا جس کا

آج تک کسی کو پتا نہیں چلا۔۔۔ایک سال پہلے پہاڑی علاقے میں ایسا کیا ہوا۔۔۔کیا کچھ بہت غلط ہوا تھا جس نے من کی مسکراہٹ چھین لی روح کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور۔۔۔اسفی۔۔۔۔۔اسفی اور من کے درمیان دوستی کا رشتہ بھی ختم ہو گیا۔ کیا ہوا تھا؟۔۔،،وہ کڑیاں جوڑنے کی ناکام کوشش کرنے لگا پر یہ کڑیاں اتنی آسانی سے نہیں جوڑنے والی تھی۔یہ وہ بھی جانتا تھا

وہ مڑا اور دوسری دیوار پہ لگی قد آدم تصویر کے سامنے جا رکا۔

کالے رنگ کے کپڑے ہاتھوں میں کالی چوڑیاں ڈوپٹہ گلے میں۔ایک ہاتھ ہوا میں لہرایا ہوا تھا اور ایک ہاتھ پہ تتلی بیٹھی تھی۔ساتھ کھڑی لمبے بالوں والی روحہ جھک کر موٹی موٹی آنکھوں کو مزید موٹا کر کے تتلی کو چھو رہی تھی۔

کبیر نے ہاتھ بڑھا کر مارواکے رخسار پہ رکھا مسکراتی آنکھوں کو چھوا اور پھر اپنی اس حرکت پہ خفیف سا ہو کر کمرے سے نکل گیا اور لاؤنچ میں جا بیٹھا

"دیکھا بیٹا اس نے سارے گھر کو ہر چیز کو اپنا بنا رکھا ہے۔ان سب چیزوں پہ آپ دونوں بھائیوں کا حق ہے،،وہ لاؤنچ کی آسائش کو دیکھ بولی

"بس کریں ماما۔۔۔ہر وقت حق کی باتیں نہ کیا کریں۔،،وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا

"دیکھا ماں یہ تو ابھی سے اس کا مرید بن گیا ہے،،ارشا بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے

New Era Magazine

بولی۔۔

"دیکھ رہی ہوں بیٹا کچھ تو کرنا پڑے گا ورنہ ایک بار پھر سب کچھ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا،،وہ پر سوچ انداز میں بولی اور صوفے پہ بیٹھ گئی۔جہاں ماروا بیٹھتی تھی

"ایک دن یہ جگہ آپ کی ہو گی ماما یہ سب کچھ ہمارا ہو گا۔۔۔،،ارشا نے کہا۔تو تائی جان سوچ میں پڑھ گئی تھوڑی دیر تک ماروا لائٹ گرین شلوار قمیض زیب تن کر کے کالی بڑی چادر کاندھے پہ ٹکائے ہاتھ میں پرس پکڑے فون کان سے لگائے ہیل پہ ٹک ٹک کرتی نیچے آئی۔

"ٹھیک ہے گل انکل ہم نکلتے ہیں شکریہ اللہ حافظ۔۔۔،،ماروا فون پرس میں ڈالتی آگے جھول رہے سٹریٹ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئی۔

"تائی جان میں آپ کے ساتھ نہیں آسکتی میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔،،ماروا مسکرا کر بولی آنکھیں ابھی بھی سرخ تھی پر اس کی ہمت کی داد دینی پڑے گی۔۔اور پرس سے چار پانچ پیسوں کے دتھیاں نکال کر تائی کی طرف بڑھادی۔تائی کی آنکھیں پھٹنے پہ آگئی تھی۔

"یہ چار لاکھ ہیں ثناء اور ارشا کی شاپنگ تو ہو جائے گی نہ۔۔۔،،

ماروا نے نارمل انداز میں پوچھا۔

تائی کو غصہ آنے لگا پر ارشا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"جی بھابھی۔۔۔،،ارشا نے مسکرا کر کہا۔

ماروا مسکراتی لاؤنج سے نکل گئی اور دادا حکم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ اپنے تخت پہ بیٹھے پتا نہیں کن سوچوں میں گم تھے۔ سلیمان اور عثمان آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"دادا حکم۔۔۔۔،،ماروا نے انہیں مخاطب کیا اور چادر سر پہ اڑ کر دادا حکم کے پاس بیٹھ گئی۔تایا اور باپ کو سلام کرنے کے بعد وہ دادا حکم کی طرف متوجہ ہوئی۔

"دادا حکم آج آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے؟؟،،ماروا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔دادا حکم ایک پل اسے دیکھتے رہے پھر بولے

"نہیں بیٹا اب میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا،آپ بڑی ہو گئی ہیں۔۔،،دادا حکم نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

ماروا نے سر جھکا لیا۔ایک آنسو گرا تھا۔

اس نے دادا حکم کو قلبی چوٹ دی تھی کیا تھا۔تایا جان نے افسردگی سے ماروا کو دیکھا۔

سلیمان خاموش بیٹھے تھے بغیر تاثر کا چہرہ۔

"کبیر کو بلاؤ۔۔۔،،دادا حکم نے ملازم کو حکم دیا تو وہ فوراً باہر چلا گیا ماروا نے مزید سر جھکا

لیا۔

تھوڑی دیر بعد ملازم کبیر کے ساتھ واپس آیا۔

"جی دادا حکم،، کبیر نے سلام کے بعد مؤدبانہ انداز میں بولا

"کبیر ماروا کے ساتھ جاو۔۔۔،، دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے ماروا کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"دادا حکم پر میں وہاں کیا کروں گا فراز بھائی ساتھ جا رہے ہیں میں امی اور ارشا کو بازار لے جاتا ہوں۔۔۔،، کبیر نے کہا تو دادا حکم نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

"آج تم اکیلی چلی جاؤ۔۔۔اکیلے چلنے کی عادت ڈال لو تمہاری ماں کی بھی عادت تھی۔۔ہر پریشانی کا سامنا کرنے کی۔۔۔،، دادا حکم نے کرب سے کہا تو ماروا نے آنسوں سے بھری نظر اٹھا کر دادا حکم کو دیکھا عثمان صاحب کا تنفس رک گیا تھا وہ صوفے کو تھام سر جھکا گئے اور آنکھیں مندلی۔

سلیمان کے چہرے پہ ایک دفع بھی ندامت کے تاثرات نہیں آئے اس کا ضمیر سو چکا تھا۔۔

"جاؤ بیٹی۔۔۔۔۔۔۔،، دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ بوجھے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی اور حویلی سے نکل گراج کی طرف بڑھ گئی۔۔ کوئی نظر اور قدم اس کا پیچھا کر

New Era Magazine

رہے تھے وہ گراج میں داخل ہوئی۔

"فراز بھائی گاڑی نکالیں۔۔،،فون پر مصروف انداز میں وہ بغیر دیکھے بولی

"اپنا خیال رکھنا ویسے اگر میرے ساتھ بازار نہیں جانا چاہتی تھی تو پہلے بتا دیتی،،کبیر نے غصے سے اسے دیکھا۔

"کبیر گل صاحب کی کال آگئی تھی ضروری میٹنگ ہے اگر اٹینڈ نہ کی تو ہمیں کروڑوں کا نقصان ہو سکتا ہے۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولی۔

"مارو امیں جتنا تمہارے پاس آتا ہوں تم

اتنا ہی دور جاتی ہو کیوں۔۔۔کیا کوئی اور ہے جس سے تم محبت کرتی ہو۔۔۔،،کبیر نے اسے شہانوں سے دبوچ کر اپنے قریب کر لیا مارو احیرانگی سے اس کے اس روپ کو دیکھنے لگی

"چھوڑو مجھے،،مارو ااس کے ہاتھوں کو دھکیلنے لگی

"میرے جذبات کے ساتھ کیوں کھیلتی ہو۔میں تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا ہوں اور تم بزنس فائلز ہر کسی کی فکر کرتی ہو۔میری میری کیوں نہیں۔۔۔۔،،کبیر نے اپنے درمیان رہے سہے فاصلے کو بھی ختم کر کے اسے اپنی مضبوط باہوں میں جکڑ لیا۔مارو اکے ہاتھ سے فائلز گر گئی۔اور پرس بھی اس نے آنکھیں بند کر لی۔

New Era Magazine

"ماروا جواب دو، تمہارے لئے میں اہم ہوں یا یہ بزنس۔۔۔یا کوئی اور ہے بولو ماروا۔۔،،اس نے ماروا کے ہونٹوں تک آرہی بالوں کی لیٹ کو انگلی سے پیچھے کیا تو اس کی انگلی ماروا کے ہونٹوں پہ لگی وہ کرانٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔

پر زیادہ پیچھے نہ ہٹ سکی۔کبیر کی گرفت مضبوط ہوتی جارہی تھی وہ آج ہر سچ اس کے ہونٹوں سے سننا چاہتا تھا۔

"کبیر،،

"آج میں تمہارے ساتھ پورا دن گزارنا چاہتا تھا پر تم نے سب بگاڑ دیا۔۔۔یہ جو تم کرتی پھر رہی ہو نہ مضبوطی کا ڈرامہ یہ چھوڑ دو۔۔۔ورنہ برباد ہو جاؤ گی۔۔۔ہونٹوں پہ لے آؤ دل کی بات۔۔۔۔،،ماروا کچھ بولتی اس نے ماروا کو چھوڑا اور بغیر مڑے گاڑی میں بیٹھ گیا ماروا کی چادر قدموں میں آ گری۔

بے بسی سے آنسوں آنکھوں سے بہنے لگے۔۔

"کبیر ہونٹوں پہ کچھ باتیں نہ آئیں تو بہتر ہوتی ہیں۔۔۔،،

وہ سوچتے ہوئے نیچے بیٹھ گی اُور پیپر زاٹھانے لگی۔

"باتوں کو تیری ہم بھلا نہ سکے

ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے

دل میں ہے زندہ ہر گھڑی تو کہیں

ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے،،

ماروا بجلی کی پھرتی سے کھڑی ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"باتوں کو تیری ہم بھلا نہ سکے

ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے

دل میں ہے زندہ ہر گھڑی تو کہیں

ہو کے جدا نہ ہم جدا ہو سکے،،

آواز بہت قریب سے نہیں پر دور سے بھی نہیں آ رہی تھی وہ جلدی سے اپنی چادر اٹھاتی آواز کی سمت میں بھاگی۔کانوں پہ ہاتھ رکھ کر آآواز کو روکنا چاہا پر ناکام رہی

"ماروا چلیں۔۔،،فراز کی آوازا سے ہوش میں لے آئی اور آواز بھی اچانک ختم ہو گئی۔

"فراز بھائی آپ نے کچھ سنا۔۔،وہ پسینہ صاف کرتے ہوئے خوفگی سے بولی۔

New Era Magazine

"کیا ماروا۔۔،، فراز نے حیرانگی سے ماروا کو دیکھا۔

"وہ۔۔۔وہ آواز وہ گانا، وہ گا رہا تھا سنا آپ نے۔۔۔؟؟

"نہیں میں تو ابھی

گاڑی لے کر آیا ہوں۔۔۔اور یہاں کوئی بھی تو نہیں ہے،، فراز نے جانچتی نظروں سے ماروا کو دیکھا جس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔

"ہوں ٹھیک ہے میں پیپرز لے کر آتی ہوں،،

"آپ بیٹھیں میں لے آتا ہوں فراز کہتا گاڑی سے نکل گیا ماروا سر ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

کبیر کا تھوڑی دیر پہلے کیا ہوا سلوک وہ بھول کے اس۔آواز میں الجھ گئی تھی۔۔۔فراز فائلز اٹھا کر اس کی طرف بڑھا۔

"فراز بھائی کیا بھوت پریت واقع ہی میں ہوتے ہیں،، وہ فراز سے فائل پکڑتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"ہاہاہاہا ایسا کچھ نہیں ہوتا وہ بس لوگوں کی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔اور آپ کو یہ باتیں سوٹ نہیں کرتی ماروا۔۔،،، فراز نے بیک مرر سے ماروا کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"سب ٹھیک ہے کیا ہوا ہے۔۔۔کچھ بتائیں گی۔۔،، فراز نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

New Era Magazine

"ہوں چلیں۔۔۔۔،،ماروا نے سر ہلا کر کہا۔تو فراز نے اطمینان کا سانس لیا اور گاڑی سٹارٹ کر لی۔

"گاؤں سے باہر جو بابا بخشی ہے وہ جن بھوت واقع ہی قید کرتا ہے نہ۔۔،،ماروا نے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔فراز نے چونک کر بیک مرر میں ماروا کو دیکھا

"کوئی پریشانی ہے تو بتائیں،،فراز نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"فراز بھائی مجھے کسی لڑکے کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔جو۔۔۔جو ایسے لگتا ہے میرے حواس پہ چھا جاتی ہے۔۔۔اور۔۔۔۔اور کچھ دونوں سے تو دن دہاڑے بھی سنائی دیتی ہے۔۔۔،،وہ بولنے کے دوران خاموش ہوئی۔اور خوفگی سے فراز کو دیکھنے لگی۔

"I think he is Spirit,,

وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔اتنے دونوں سے وہ اس آواز کو اپنے بہت نزدیک سن چکی تھی جیسے کوئی سرگوشی کر رہا ہو آج بھی اُیسا ہی ہوا پر کوئی نہ تھا۔

" What,,

فراز کا پاؤں بریک پہ گیا۔

"ج۔۔جی بھائی س۔۔۔ سپیرٹ،،ماروا نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

فراز نے جلدی سے پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اسے تھما دیا۔

"ماروا بھوت وغیرہ کا کوئی وجود نہیں تمہارا شک ہو گا۔۔۔،، فراز نے منہ موڑ کر اسے دیکھا۔

"نہیں بھائی ایک بار ایسا ہو تو شک ہو بار بار جب بھی اکیلی ہوتی ہوں وہ آواز سنائی دیتی ہے اور اور آج۔۔۔۔،، وہ خوفگی سے بولی اور پھر بات اُدھوری چھوڑ خاموش ہو گئی۔

"ماروا کھول کر بتاؤ میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔۔،، فراز اس کی خاموشی سے ڈر کر بولا۔

"م۔۔۔ مم۔ میرے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ سلوٹیں تھی۔۔ جبکہ میں ص صرف ایک طرف سوتی ہوں اور میرے کمرے کی کھڑکیاں بند تھی دروازہ بند تھات۔۔ تو کیسے کوئی اندر آئے گا اور اگر ہوتا تو مجھے پتا چلتا پر مجھے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔ اور اس رات ج۔۔ جس دن بھائی احمد کی مہندی تھی اس رات بھی۔۔،، وہ صرف سوچ رہی تھی یہ بات وہ بتا نہیں سکتی تھی کہ اس کے بیڈ پہ کوئی تھا پر اسے معلوم نہیں۔۔۔ کیسے۔۔۔؟

کون؟ وہ خوف زدہ ہو کر رہ گئی پہلے تو اسے شک لگتا تھا پر اب اسے خوف آنے لگا تھا۔

۔ فراز اپنا ہاتھ سٹیرنگ پہ جمائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"بھائی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔،، ماروا کا ایک آنسوں دائیں آنکھ سے نکل کر چادر میں غائب ہو گیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔بس ریسٹ کریں ٹینشن کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے یا آپ کا پسندیدہ سونگ ہے شائد غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔بھوت پریت کچھ نہیں ہوتا۔۔۔،،فراز نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھائی پلیز بی لیو می مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔۔،،ماروا نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔وہ بے بس تھی سمجھا نہیں پا رہی تھی کہ چند دونوں میں اس کے ساتھ ایسی انہونی گھٹائیں گھٹ چکی ہیں۔آفس،گھر،کمرہ،ہر جگہ اسے یہ ایک آواز سنائی دیتی تھی۔

"تو یہ ہی وجہ تھی آپ کے سر درد کی۔۔۔،،فراز نے سن گلاسز لگاتے ہوئے بیک مرر میں دیکھ کر پوچھا۔ماروا سر جھکائے بیٹھی تھی اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"میں نے آپ کو اور صباء کو بہنیں مانا ہے ماروا مجھے دادا حکم کے ساتھ کیا وعدہ یاد ہے پر آپ کو شائد بھول گیا۔یوں خود ہی پریشان ہوتی رہی مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا،۔۔روحہ مجھے اپنا بھائی سمجھتی تھی پر تم نہیں۔۔۔،،فراز نے افسوس سے کہا

"نہیں فراز بھائی ایسی بات نہیں ہے۔مجھے لگتا تھا شائد آپ یقین نہ کریں،یا اس یونیورسٹی کے لڑکے کی طرح اس بھوت کو بھی ہوسپٹل پہنچا دیں،ویسے تب مجھے پتا چلا تھا کہ آپ بھی ایک روائتی بھائیوں میں سے ہیں ہاہاہاہا۔۔،،ماروا کو یاد آیا جب یونیورسٹی

کے باہر صباء کے ساتھ ایک لڑکے نے بد تمیزی کی تھی۔اور فراز جو گاڑی کے پاس کھڑا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ اسے مارنا شروع کر دیا ماروا صباء کے روکتے روکتے بھی فراز نے اس لڑکے کو بے ہوشی کی حد تک پہنچا دیا۔

"ہاہاہا یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے بی بی جی، ہمیشہ نبھاؤں گا آپ کی اور صباء کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے،، فراز نے مسکرا کر کہا۔

ماروا بھی مسکرا کر فائل

دیکھنے لگی۔۔پر دماغ اب ماؤف ہو چکا تھا وہ چاہ کر بھی ان باتوں کو جھٹلا نہیں سکتی تھی۔

فراز نے گہری سانس لے کر بیک مرر سے ماروا کو دیکھا اور پھر روڑ پہ دیکھنے لگا۔۔

*****//////********

پریڈ اینڈ ہوا تو سمیر سہیل لوگوں کے ہمراہ نکلا۔

"سمیر بات سنو۔۔۔۔۔،، صباء نے پیچھے سے آواز لگائی تو سہیل لوگ چلے گئے اور وہ اس کا انتظار کرنے لگا۔

"عشاء کیسی ہے۔۔۔۔،، صباء نے آتے ہی سوال کیا اور پھر چلنے لگی

"بلکل ٹھیک ہے۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر جواب دیا

"اچھا۔۔۔ سمیر تم سنڈے کو آرہے ہو نہ؟،، صباء نے اپنے ساتھ چل رہے سمیر کو دیکھا

New Era Magazine

جو بلیک شرٹ میں ملبوس تھا شرٹ کے اوپر کا ایک بٹن کھولا تھا بازوؤں کے کہنیوں تک فولڈ تھے ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں پینسل کو ٹک ٹوک ٹک ٹوک کر رہا تھا۔

"میں کیا کرنے آؤں گا،، سمیر نے ایک نظر اس پہ ڈال کر رائٹ سائڈ پہ دیکھا اور پھر لیفٹ سائیڈ پہ اپنے ساتھ چل رہی صباء کو دیکھا۔۔

"میرے لئے آؤ گے تم۔۔۔،،صباء نے شرارت سے کہا۔

"نہیں میں نہیں آؤں گا۔یار کل جو ہوا اس کے بعد تو بلکل بھی نہیں۔۔،، سمیر نے نفی میں سر ہلا کر خفگی سے کہا

"سمیر دادا حکم نے انکل اشرف کو کارڈ بھجوا دیا ہے تو تم آرہے ہو،،صباء فیصلہ کرتی تیزی سے آگے بڑھ گئ۔

"میں نہیں آسکتا صباء سمجھنے کی کوشش کرو, ثناء کے ارادے نیک نہیں ہیں وہ جن آنکھوں سے دیکھ رہی تھی تم نہیں جانتی کہ کیا غلاظت بھری ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔ کیا مطلب تھے تم بچی ہو صباء۔۔۔ تم نہیں سمجھو گی۔۔۔۔،، سمیر تیزی سے چلتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔اور پریشانی سے بولا۔

"امید ہے ایک تھپڑ کے بعد وہ اب کچھ نہیں کرے گی۔۔،،صباء نے مسکراہٹ دبا کر

کہا۔

"واٹ۔۔تم نے اسے تھپڑ جڑ دیا۔،، سمیر نے چونک کر اسے دیکھا اور سر تھام لیا۔

"جی مجھے گوارا نہیں کہ کوئی تمہیں ان نظروں سے دیکھے او کے اللہ حافظ۔۔۔،، صباء کہتی جلدی سے اس کے پاس سے ہٹ گئی۔کیونکہ وہ زیادہ دیر اس کے ساتھ رہ نہیں سکتی تھی۔کوئی حق نہیں تھا اور نہ ہی وہ گھر تھا۔

طرح طرح کی نظروں کا سامنا کرنا آسان نہیں ہوتا اور ایسی نظریں جن میں شک ہو۔ ایسی نظروں سے جن کے اٹھنے سے مار وا نے اسے روکا ہو۔۔

****

"میں کیا کروں۔۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔میرا وہم تو نہیں۔۔۔۔ہے وہم وہم کر کے میں نے اتنے دن گزار دیئے۔۔۔،، مار وا اپنے آفس میں ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

"۔وہ اتنا گرا ہوا تو نہیں تھا۔۔۔۔؟۔پرنس ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میرے کمرے میں نہیں آسکتا۔۔۔؟؟،، وہ انگلیاں پٹختی سوچنے لگی۔۔

آخر جب کچھ سمجھ نہ آیا تو سر براہی کرسی پر بیٹھ سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مند

New Era Magazine

لی۔

اتنے میں گھر سے کال آنے لگی اس نے فون کان سے لگا لیا۔

"ہ۔۔۔ہیلوم۔۔مم۔ماروا۔۔۔آپی۔وہ آپ کے کمرے سے عجیب وغریب قسم کی آوازیں سنائی دی۔۔۔۔وہ میں۔۔۔،،ثناء کی ہڑ بڑائی ہوئی آواز سن ماروا کرسی سے اٹھ بیٹھی اور خوفگی سے فون کو دیکھ دوبارہ کان سے لگایا۔

"ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گی۔۔۔۔،،وہ گھبرا گئی۔

"آپی آپ کے کمرے میں میں گئی تھی تو مجھے عجیب سی آوازیں سنائی دی کبھی گانے کی تو کبھی عجیب اور قسم سے وہاں کوئی موجود نہیں تھا،،ثناء گھبرا کر بولی ارشا پیچھے کھڑی ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا اپنی ہنسی کنٹرول کرتی رہی ثناء بھی یہ ہی کر رہی تھی۔

"آپی مجھے۔مم۔مجھے ڈر لگ رہا ہے بھ۔۔بھوت پریت کا سایہ۔۔۔۔سایہ نہ۔۔۔۔ہو ،،وہ مصنوعی خوفگی سے بولی جبکہ ماروا کو حیرانگی ہوئی۔۔

"گھر میں کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔،،ماروا سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں آپ جلدی آجائیں پلیز کچھ کریں آپی پلیز۔۔۔۔۔،،وہ گھبرا کر بولی اور ساتھ منصوعی رونا بھی روئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔،،ماروا نے کہا اور کال کاٹ دی جبکہ دوسری طرف ارشا اور تائی ماں

New Era Magazine

ثناء کا قہقہہ گونجا۔

"اب یہ ریکارڈنگ ہی اس کو پاگل بنائے گی۔۔۔وہ تو شکر ہے اس رات جب چھت پہ کوئی گا رہا تھا تو میں نے ریکارڈ کر لیا پھر پتا چلا کہ میری بھابھی جی اس کے ساتھ ہی پاگل ہو جائیں گی۔۔،،ارشا قہقہہ لگا کر بولی۔

"ایک بار بابا بخشی کے پاس جانے سے کیا ہو جائے گا۔۔پر یہ کیسے ہو سکتا ہے آئی ڈونٹ بی لیو دس کہ بھوت بھی ہوتا ہے میں کیا کروں۔۔،،وہ سوچنے لگی۔۔۔پر وہ مطمئن نہیں تھی۔۔۔

اس کے دل میں عجیب سا ڈر تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔ثناء تو بچی ہے۔۔۔اگر یہ کال ارشا نے کی ہوتی تو مجھے لگتا کہ جھوٹ ہے پر وہ تو بچی ہے،،ماروا سر تھام کرسی پہ گر گئی۔

****

گاؤں کی عورتوں سے سن چکی تھی کہ بابا بخشی جن بھوت کو نکالتا ہے اور دم درود کرتا ہے۔

تعویذ دیتا ہے۔

وہ آفس سے واپسی گاؤں کی باہر والی سڑک پہ تھی اور اب وہ بابا بخشی کے مکان کے

سامنے تھے وہ اپنا شک بھی دور کرنا چاہتی تھی اور بابا بخشی کی پہنچ کو ازمانا چاہتی تھی۔

فراز نے گاڑی بڑے شیشم کے درخت کے نیچے کھڑی کی اور مار وا کے ہمراہ چل دیا۔

بابا بخشی جائے نماز پہ بیٹھا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

"اسلام علیکم بابا جی۔۔،، فراز نے سلام کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا بابا جی نے خاموشی سے ہاتھ تھام لیا اور پھر پیچھے کھڑی ماروا کو دیکھا

"ارے ماروا بیٹی تم یہاں۔۔۔،، بابا جی نے مسکرا کر کہا۔

"اسلام علیکم بابا جی،، ماروا نے سر جھکایا تو بابا نے ہاتھ اس کے سر پہ رکھ دیا سامنے رکھی چارپائی کی طرف اشارہ کیا تو ماروا ایک طرف بیٹھ گئی اور فراز کھڑا رہا۔ بابا نے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ رائٹ طرف رکھی کرسی پہ ٹک گیا۔

"بابا جی آپ مجھے کیسے جانتے ہیں۔۔۔،، ماروا نے بابا کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

اتنے میں بابا کا فون بجا بابا نے فون اٹھایا اور دو منٹ کی بات کے بعد کاٹ دیا

فراز جانچتی نظروں سے بابا کو دیکھنے میں مصروف تھا

"جی بیٹی کیا بول رہی تھی،،

"میں کہہ رہی تھی کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں ماروا ہوں،، ماروا نے حیرانگی سے سوال کیا۔

New Era Magazine

"ہاہاہاہاہاہا بابا سب جانتا ہے وہ جائے نماز سے اٹھتے ہوئے بولے

ماروا نے ساری بات بتائی تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔

"یہ کوئی بھوت پریت ہی لگتا ہے میں دم کرتا ہوں تم یہاں سے ایک کیلو میٹر کے فاصلے پہ جو قبرستان ہے وہاں سے پانی لے کر آؤ۔۔۔،، بابا کی بات سن کر فراز نے حیرانگی سے بابا کو دیکھا اور پھر ماروا کو جو کھڑی ہو رہی تھی۔

فراز قمیض ٹھیک کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم بیٹھو یہ اکیلی جائے گی، کوئی بھی انسان ساتھ نہیں جا سکتا۔۔۔۔،، بابا جی نے کہا تو فراز نے ماتھے پہ بل ڈال کر بابا کو دیکھا۔ماروا نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا۔اور ماروا کو دیکھنے لگا۔ جیسے پوچھ رہا ہو جانا ضروری ہے کیا۔۔۔

ماروا بوتل لے کر چادر ٹھیک کرتی کو ٹھڑی سے نکل

کر فصلوں کے درمیان سے گزرتی قبرستان کی جانب بڑھ رہی تھی سہ پہر کا وقت تھا سورج سر پہ چمک رہا تھا۔آدمی نام کی چیز نہیں تھی۔ قبرستان پر سرار لگ رہا تھا وہ پسینہ صاف کرتی نلکا ڈھونڈنے لگی اتنے بڑے قبرستان میں ایک قبر کو دربار بنایا ہوا تھا وہ بغیر ڈرے ادھر ادھر دیکھتی نلکے کی طرف بڑھ گئی پانی بھرنے لگی۔

پانی بھرنے کے بعد اسے اپنے پیچھے قہقہوں کی آوازیں سنی۔پانی کی بوتل ہاتھ سے گر

New Era Magazine

گئی اور وہ خوف زدہ ہو کر مڑی وہ انسان تھے چار جیتے جاگتے مرد جو اسے حواس بھری نظروں سے دیکھ کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے وہ پیچھے ہٹنے لگی اور پھر بھاگنے ہی لگی تھی کہ اس کی چادر کسی نے پکڑ کر کھینچی تو چادر اتر گئی اور وہ زمین بوس ہو گئی

وہ چاروں ہنستے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے

آنکھوں کے پردے پہ ایک سال پہلے کا واقع چلنے لگا۔

اس نے آس پاس دیکھا پر کچھ نہ ملا پھر مٹھیاں ریت سے بھر کر ان پہ پھینکی اور بے سود بھاگی ابھی قبرستان کے درمیان میں پہنچی ہی تھی کہ وہ آدمی اس کے سر پہ پہنچ گئے۔

"پلیز ہیلپ می، کوئی ہے۔۔۔۔،،وہ اونچی اونچی چلانے لگی

"دادا حکم فراز بھائی، پلیز بچائیں مجھے،،وہ ایک بار پھر سے چلائی تھی پر ایک آدمی نے پیچھلے گلے سے ہاتھ ڈال کر کپڑے کھینچ دیئے۔

"نہیں۔۔۔،،وہ کمر کے بل اپنا تن چھپانے کے لئے گری۔ کہیں دور بھی عزت اچھالی گئی تھی۔ بلکل ایسے۔۔۔

آدمی قہقہے لگاتے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔وہ بغیر روتے بلکتے دونوں ہاتھوں سے سامنے کا قمیض کا حصہ پکڑے پیچھے ہٹ کر ایک قبر سے لگ گئی

خوف کے مارے حلق میں آواز اٹک گئی۔

بہت سارے سائے ایک دفع پھر اس کی آنکھوں میں اترے۔

کسی کی پکار۔۔۔

کسی کا تڑپنا۔۔

"من بچاؤ۔اسف۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،وہ چینخ و پکار ابھی بھی اس کے کانوں میں گونجتی تھی۔

گزرا کل ایک دفع پھر سے ویسا مگر مختلف روپ لئے اس کے سامنے تھا۔۔

ایک آدمی اس پہ جھکا تو ماروا نے خوف سے آنکھیں بند کر لی۔

ایک بار پھر سے۔۔۔

ایک بار پھر سے جوانی پہ داغ لگنا تھا۔۔

کیا پھر سے درندگی کی انتہا پار ہونی تھی۔۔۔

نہیں ہر بار نہیں۔

آدمی کا ہاتھ ماروا کے وجود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اتنے میں اس کے منہ پہ کسی نے زور کا مکا رسید کیا۔ماروا نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ مسلسل مار رہا تھا ان آدمیوں کو بے

New Era Magazine

رحمی سے وہ پیٹ رہا تھا۔۔

وہ جلدی سے اٹھی اور پیچھے ہٹنے لگی اور دربار کی طرح بنی قبر کا دروازہ کھول کر اندر جاکر ایک نوکر میں منہ گھٹنوں میں چھپا کر بیٹھ گئی۔

"من۔۔۔پلیز یار بچالو نہ اسف۔۔۔،،ایک بار پھر روح کی آواز اس کے وجود کو کاٹتے ہوئے گزر گئی۔

اسفار نے ان چاروں آدمیوں کو مار مار کر بے ہوش کر دیا اور جیپ میں ڈال کر مارو اکو ڈھونڈنے لگا۔

"من۔۔۔من۔۔۔۔کہاں ہو۔۔،،وہ بھاگتا ہوا ادھر سے ادھر جا رہا تھا پھر سسکیوں کی آواز سن کر وہ ٹھٹھک گیا۔۔

اس قبر کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ بیٹھی تھی

"من۔۔۔۔۔،،وہ بھاگتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا

"من سب ٹھیک ہے اٹھو۔۔میں ہوں نہ۔۔۔۔من۔۔۔۔،،وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگا۔

"ن۔۔نہیں اسفی وہ۔۔۔۔۔،،وہ پھر سے رونے لگی اسفار کی نظر اس کے کاندھے پہ

پڑھی تو وہ نظر جھکا کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا پھر جلدی سے اپنی خاکی شرٹ اتاری اور بغیر کچھ بولے شرٹ اس کے پیچھے پھیلائی اور پھر مارواکے بازوؤں کو پکڑ کر شرٹ کے بازو ڈالے پھر بٹن بند کر کے اس نے مارواکا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ ابھی بھی رو رہی تھی کانپ رہی تھی سہم گئی تھی چلنے کی ہمت باقی نہیں تھی۔۔۔وہ بہادر مارواکہیں چھپ گئی تھی۔۔۔یہ تو ٹوٹی بکھری سی من تھی۔

"اٹھو من۔۔۔۔۔۔،،اس نے پھر سے کہا پر وہ غیر دماغی سے اسے دیکھنے لگی اور یکدم اس کے سینے سے لگ کر بلک بلک کر رونے لگی۔

وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا۔

"اسفی میں بے لباس ہو گئی۔۔۔۔۔،،وہ سسکیوں کے درمیان میں بولی۔

"نہیں من مم۔۔ مم۔میں اب کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گا اور جس نے یہ کیا اور کر دیا ہے انہیں نہیں چھوڑوں گا سمبھالو خود کو اٹھو۔۔۔،،وہ اسے شہانوں سے تھام کر بولا۔

"ایک بار پ۔۔پھر سے۔۔۔۔روح۔۔۔روح بہت تڑپی تھی نہ۔۔۔روح تڑپی تھی۔۔۔اس۔۔۔اس کے ساتھ۔۔۔کیا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔وہ مجھے بلاتی رہی۔۔۔میں اسے بچا نہیں سکی۔۔۔تم نے تم نے بھی اسے نہیں بچایا۔۔۔۔،،وہ بلک بلک رونے لگی اسفار کی آنکھ سے ایک نہیں بے شمار آنسوں گرے

New Era Magazine

وہ کانپ رہی تھی اسفار نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔ماروا منہ چھپائے مسلسل آنسوں بہارہی تھی۔ نہیں وہ ماروا نہیں تھی وہ من تھی۔۔۔

"کیا ہوا ماروا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔،، فراز جو بھاگتا ہوا قبرستان میں داخل ہو رہا تھا سانس لئے بغیر بولا۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے فراز،، اسفار نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

فراز نے ساری بات سنادی

"تم نے اسے اکیلے آنے دیا اور یہ بے واقوف لڑکی اس بابا کی باتوں پہ یقین کر کے چل دی۔۔۔۔،، اسفار نے ماروا کو اٹھا کر گاڑی کی سیٹ پہ پھینکا۔

اور پیچھے جا کر ان آدمیوں کو دیکھا جو ابھی بے ہوش ہی تھے۔

"تم جاؤ گاڑی لے جاؤ میں اسے لے آتا ہوں چلنے کی حالت میں نہیں ہے۔۔،، اسفار فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے بولا سفید بنا ئین میں اس کے سرخ و سفید فولادی بازو جھلک رہے تھے فراز نے ہاں میں سر ہلادیا اور قبرستان سے ماروا کی چادر اٹھا کر لایا اسفار کو چادر تھما کر وہ واپس چلا گیا۔اسفار نے چادر ماروا پہ پھیلا دی۔

اور سن گلاسز لگا کر ماروا کو دیکھا جو اس کے ہاتھ کو زور سے دبائے ہوئے تھی اسفار نے

New Era Magazine

ہاتھ چھوڑونے کی کوشش نہیں کی۔اس کرب سے تو وہ بھی گزر رہا تھا یہ درد تو اس کے اندر بھی تھا۔

ڈھونڈتی پھرتی ہے دشت و بیاباں میں ہمیں
زندگی،ہم سے بچھڑ کر خود بھی پچھتائی بہت

اس نے گاڑی سٹارٹ کر لی سارا راستے وہ بے آواز روتی گئی۔حویلی کے دروازے کے سامنے گاڑی روکی تو بھی وہ ہوش میں نہیں آئی۔

اسفار نے اسے اٹھایا اور حویلی کے اندر داخل ہو گیا۔

حویلی میں کھلبلی مچ گئی ملازمین اور مکین سب روک کر دیکھنے لگے۔

"یہ کیا بغیرتی ہے ایس پی۔۔۔۔"،احمد غصے سے بولتا اس کی طرف بڑھا۔اور سلیمان بھی

اسفار نے کوئی جواب نہیں دیا اور چپ چاپ چلتا رہا۔

"ایک منٹ صبر کریں گے۔۔۔"،اسفار نے ان دونوں کو غصے سے گھورا اور سیڑھیاں چڑھ گیا۔

New Era Magazine

"دن دہاڑے کوئی مرد گھر کی لڑکی کو کمرے میں لے جا رہا ہے اپنی وردی کی شرٹ میں کوئی روکتا کیوں نہیں، دیکھ کبیر۔۔۔،،تائی نے کبیر کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔کبیر چپ کھڑا رہا پھر کچھ سوچنے لگا وہ ان دونوں سے کچھ اگلوانا چاہتا تھا۔

اسفار تیسری منزل کو جانے والی سیڑھیوں پر پہنچ چکا تھا۔

"کیا چل رہا ہے اس گھر میں کوئی بتائے گا۔۔۔،،کبیر دھاڑا تو ماروا نے چونک کر اسفار کو دیکھا۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اب اس کے کمرے کے دروازے کو پاؤں مار کر کھول چکا تھا۔

"تم نیچے نہیں آؤ گی چپ کر کے یہاں ہی بیٹھی رہنا۔۔۔،،اسفار نے اسے بیڈ پہ لٹا دیا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ایک زخمی نظر خوف زدہ ماروا پہ ڈالی وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔

حسرت بھری نظریں ترے چہرے پہ جمی ہیں
بھولے سے کبھی تُو بھی اِدھر دیکھ لیا کر

وہ دروازہ بند کر کے سیڑھیاں اترنے لگا سب جہاں کھڑے تھے وہاں ہی کھڑے

رہے۔

"تم سے یہ امید،،

"مجھ پہ یا ماروا پہ الظام لگانے سے پہلے باہر گاڑی میں موجود مجرموں کو دیکھ لو۔۔۔

،، کبیر کی بات پوری ہونے سے پہلے

ہی اسفار بولا اور کبیر کو کھینچ کر حویلی سے باہر لے گیا سب ان کے پیچھے گئے

اسفار نے سب کو گاڑی میں آدھے بے ہوش آدمیوں کا دیدار کروایا۔ارشا اور تائی نے

ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر احمد کو اس نے ہوں ٹ کاٹے

"یہ دیکھو،یہ اس کی عزت لوٹنے والے تھے وہ تو شکر ہے میں ٹائم پہ پہنچ گیا۔۔،،اسفار

نے دانت پیس کر کہا۔

کبیر نے سر تھام لیا۔

عثمان صاحب نے اسفار کے شہانے پہ تھپکی دی۔

پھر سب باری باری جانے لگے پر ارشا وہاں کھڑی رہی اور اسفار کو دیکھنے لگی۔

اسفار نے اسے نظر انداز کیا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے اوپر نظر اٹھا کر ماروا کے بند کمرے

کی کھڑکیوں کو دیکھا اور پھر گاڑی گھماتا چلا گیا۔

"ہائے میں مر جاؤں کیا باڈی ہے۔۔،،ارشا دل میں خوش ہوتی واپس مڑی

ماروا بیڈ پہ منہ چھپا کر رو رہی تھی۔

اب تو بھوت پریت بھی بھول گیا تھا اس بے چاری کو۔

فراز واپس چلا گیا تھا صباء کو لینے

کبیر بھی سب پھینک کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ دادا حکم اور سلیمان صاحب، عثمان بھی چلے گئے تائی اور احمد پریشانی کی کیفیت میں واپس چلے گئے

******//**********

"کیا ہوا بھائی اتنی خاموشی کیوں ہے گھر میں۔۔۔ دو دن بعد انگیجمنٹ ہے کوئی شور شرابہ نہیں ہے۔۔۔،، صباء صحن میں کھڑی ہو کر اونچی اونچی بولنے لگی۔ وہ ساری بات سے انجان تھی

"صباء اندر جاؤ یہ کیا طریقہ ہے لڑکی ہو تو سہم کر رہو۔۔۔،، سلیمان غصے سے بولے تو وہ ڈر کے ان کو دیکھنے لگی۔

"کیوں بچی کو ڈانٹ رہے ہو سلیمان۔۔۔۔،، دادا حکم کی بھاری اور غصیلی آواز سن کر وہ خاموش ہو گئے۔ دادا حکم ابھی چھوٹی حویلی سے سب خبر ملنے پہ آئے تھے۔

"اندر جاؤ صباء۔۔،، ارشا صوفے سے اٹھتی ہوئی بولی

"کیوں جاؤں میرا گھر ہے میں جو مرضی کروں تم سب ہوتے کون ہو مجھے اندر بھجنے

New Era Magazine

والے۔۔۔۔،،صباء غصے سے بولی

"صباء زبان کو لگام دو۔۔۔،،، سلیمان بھاگ کر صباء کو مارنے کے لئے بڑھے۔

"ابا جان رک جائیں۔۔،،ماروا جو کمرے میں بیٹھی سب سن رہی تھی جلدی سے بھاگ کر باہر نکلی اور سیڑھیاں اترنے لگی،اس سے پہلے
وہ پہنچتی سلیمان صباء کے سر پہ پہنچ گئے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک زور کا تھپڑ صباء کو رسید کر دیا۔وہ زمین پہ گر گئی۔اور ماتھے پہ چوٹ لگ گئی حیرانگی ہی حیرانگی چھا گئی۔۔
تائی ماں کی لگائی تیلی کام کر گئی تھی۔

"سلیمان تمہاری ہمت کیسے ہوئی بچی پہ ہاتھ اٹھانے کی۔۔،،،دادا حکم نے سختی سے کہا ماروا صباء کو زمین سے اٹھا کر سینے سے لگا چکی تھی۔

"میں تو ان دونوں کو جان سے ماردوں گا ابا حکم ماں جیسی نکلی ہیں دونوں۔۔۔کیسے یہ۔۔۔،،سلیمان نے ماروا کے بالوں کو نوچ لیا۔

"سلیمان چھوڑو بچی کو۔۔۔،،عثمان نے بھاگ کر بھائی کو پکڑنا چاہا پر اس نے عثمان کو دھکا دیا

"کیسے تو اس ایس پی کی باہوں میں تھی۔۔۔کیسے یہ شرٹ پہنی بول خبیث ماں کی طرح بنو گی،،انہوں نے ماروا کو ایک تھپڑ رسید کر دیا تھا

New Era Magazine

کبیر جو کمرے سے باہر آیا تھا بھاگ کر سلیمان کو پیچھے کیا صباء رونے لگی تھی مار وا نے جلدی سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔اور ہونٹ سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے باپ کو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

"پہلے ایک منہ کالا کر۔۔۔

"خبر دار۔۔۔

۔خبر دار جو میری روحہ کے بارے میں ایک لفظ بھی آپ نے ادا کیا بابا,,مار وا نے صباء کو ایک طرف کیا اور غصے سے تن فن کرتی سلیمان کے سامنے جا رکی۔

"خبیث۔۔۔،

"چاچو۔۔مار وا کو یا صباء کو ہاتھ بھی مت لگائے گا۔۔۔،، کبیر نے غصے سے کہا اور روتی ہوئی صباء کے سر پہ ہاتھ رکا وہ اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

"صباء کا بھائی ابھی زندہ سلامت ہے سمجھے آپ۔۔سب۔۔اور مار وا کو اکیلے سمجھ کر سازشوں کا شکار مت بنانا۔۔۔،، کبیر نے سلیمان احمد ماں اور ارشا کو گھور کر کہا عثمان نے سکون کا سانس لیا۔

"شکر ہے میرا خون تو بولا۔۔۔جو میں کبھی نہ کر سکا وہ تم نے کیا۔۔۔،، عثمان صاحب کبیر کو دیکھتے ہوئے بولے

New Era Magazine

"سلیمان دفع ہو جاؤ نہیں تو آج میرے ہاتھوں تم مر جاؤ گے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔،، دادا حکم اپنی لاٹھی سنبھالتے ہوئے بولے۔

"ماروا صباء کو اندر لے جاؤ۔۔،، کبیر نے ماروا کو دیکھا جو دانت پیسے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

ماروا نے اسے دیکھا کبیر کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔ شائد وہ روتا رہا تھا۔

ماروا کے تن پر ابھی بھی اسفار کی شرٹ تھی۔ جس میں سے اٹھ رہی خوشبو چاروں اطراف پھیل چکی تھی۔

وہ صباء کو کمرے میں لے گئی۔

*** *********

"آپی اگر دادا حکم چلے گئے تو۔۔۔ تو یہاں ہمارا کوئی نہیں رہ گا آپی ہم کیا کریں گی، اور بابا ماما کو گھٹیا کیوں بول رہے تھے ہماری ماما اچھی عورت تھی سب کہتے ہیں پھر ابا جان کیوں انہیں برا کہتے ہیں۔۔،، صباء ماروا کی گود میں سر رکھے رو رہی تھی ماروا کے آنسوں بھی روک نہیں رہے تھے۔ پر وہ مضبوط بنے بیٹھی تھی۔

"ہماری ماما عظمت خاتون تھی صبی اور یہ سب جانتے ہیں ابا کے کہنے پہ وہ بری نہیں ہو جائیں گی،، ماروا نے جھک کر اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ کر کہا۔ صباء نے آنکھیں بند کر

کے ہونٹوں کو دانتوں میں دبالیا۔

"کبیر بھائی اچھے ہیں پر اسفار بھائی بہت اچھے ہیں،، وہ بڑابڑئی

ماروانے آنکھیں مندلی

درد سینے میں اٹھنے لگا تھا۔

کئی یادیں تازہ ہونے لگی تھی

کئی صدائیں کئی پکاریں

سینے میں خنجر بن کر لگنے لگی تھی

****

"دیکھ لیا سلیمان۔۔۔۔اس نامراد کی بیٹیاں بھی اس کے جیسی نکلی اور مجھے تو سمجھ نہیں آتی کبیر کو کیا پڑی تھی اسے بچانے کی۔۔۔میں تو اسے اس لئے فورس کیا شادی کے لئے کہ کل کلاں کو وہ ہمارا ساتھ دے گا پر نہیں وہ تو باپ جیسا بے وفا نکلا۔۔۔۔،، نزہت بیگم سلیمان کے کمرے میں موجود تھی دروازے کھڑکیاں بند کئے وہ اسے سنانے میں مصروف تھی۔وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑے بیڈ پہ بیٹھے غصے میں تھے

"ارے اس ایس پی اسفار نے تو پہلے ہی اس حویلی کی لڑکی کو نگل لیا اب دوسری بھی۔۔۔ خدارا کچھ کرو سلیمان نہیں تو تمہیں۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔ سے۔۔۔ گل بانو کی طرف ان دونوں کو بھی۔۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں ہی قبر میں پہنچانا پڑے گا۔۔۔۔،، وہ چور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"بکواس بند کرو نزیت۔۔۔ تم جانتی ہو بھائی اور گل بے قصور تھے وہ ہمارے مطلب کی بلی چڑھی تھی۔۔۔۔،، وہ مدھم آواز میں دھاڑے۔

"ہاں تو چکر تو تھا نہ عشق وشق تو چل رہا تھا نہ۔۔۔ تمہارے ساتھ اور میرے ساتھ ناانصافی ہوئی تھی۔۔۔ اور وہ رات کیوں بھول جاتے ہو سلیمان جب وہ اپنے عشق کے چونچلے ایک بستر میں سرانجام دے رہے تھے۔۔۔ کیوں اس دن کو بھول رہے ہو۔۔۔ جب تمہاری بیوی اور میرا شوہر ہمیں دھوکہ دے رہے تھے۔۔۔۔، وہ اس کے ساتھ گر گئی اور سر تھام لیا۔۔ سلیمان کی رگ رگ میں آگ کی چنگاریاں دوڑنے لگی۔ انہیں نے اٹھ کر میز کو ٹھوکر ماری۔

"تو کیا غلط کر دیا۔۔۔۔۔ ہم سے تو زیادہ غلط نہیں کیا تھا نہ۔۔۔۔۔۔ نزیت ہم دونوں خونی ہیں۔۔۔۔۔۔،، وہ خوفگی سے آنکھیں پھیلا کر بولے۔

"ایک غیر مند مرد وہ ہی کرتا ہے جو تم نے کیا سمجھے۔۔۔ اور اب غصہ تھوک

دو۔۔۔دیکھو تمہاری پسندیدہ ڈیش بنائی ہے۔۔

۔مجھے تو آج بھی یاد ہے تمہاری پسند نہ پسند۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی اور مٹن کڑاہی کا ڈونگا کھول سلیمان کے مقابل کھڑی ہو گئ۔

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے تمہاری نہ پسند اور پسند بھول جائے۔۔۔۔،،وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گئے اور ایک مخملی ڈبی اسے تھما دی۔

وہ جلدی سے پکڑ کر کھولنے لگی سفید ہیروں سے جڑے دو کنگن اس کے سامنے تھے۔

"یہ تو۔۔ تمہاری۔۔۔اماں حکم نے گل بانو کے لئے بنوائے تھے۔۔۔اور مجھے کتنے پسند تھے پر مجھے کسی نے بنوا کر نہیں دیئے۔۔۔،،وہ منہ بسور کر بولی۔

"اب تو یہ تمہارے ہیں نہ۔۔۔ چلو پہن کے دیکھاؤ۔۔،،وہ مسکرا کر بولے اور ہاتھ بڑھا کر خود ہی کنگن پہنا دیئے۔

وہ مسکرانے لگی جیسے قلعہ فتح کر لیا ہو انہوں نے ایک نظر سلیمان پہ ڈالی۔

"تمہارے ہاتھوں سے ہی اس بار تمہاری دونوں بیٹوں کو موت کے منہ میں دھکیلوں گی۔۔۔پر اس سے پہلے اس ایس پی اور کبیر کا کچھ کرنا پڑے گا،،وہ سوچتے ہوئے کنگنوں پہ ہاتھ پھیرنے لگی۔ سلیمان نے اسے دیکھا تو وہ مسکرا دی۔

نہ جانے اب کون سی قیامت آنی تھی۔؟؟

New Era Magazine

گناہ نے اس بار کیا کرنا تھا؟؟

شیطان نے کتنی زندگیوں کو تباہ کرنا تھا؟؟

پر ہر بار بھی تو غلط کی جیت نہیں ہوتی؟؟

****

درد کی اپنی ریت وچھوڑا

آج گیا پھر جیت وچھوڑا

ساز پِیا کے سنگ گئے سب

رہ گیا لب پر گیت وچھوڑا

دے گئی مجھ کو ایک محبت

ایک مرا من میت وچھوڑا

قائم رہتی ہے سرشاری

غم کا ہے سنگیت وچھوڑا

New Era Magazine

بکھرا میں غم کے صحرا میں

کھا گیا میری پریت وچھوڑا

زین ہوا میں مہکی خوشبو

اب جائے گا بیت وچھوڑا

"ارے سر آپ کی شرٹ کہاں گئی۔۔۔۔"، ارحم نے دیکھتے ہی پوچھا۔

اسفار بغیر کوئی جواب دیئے گاڑی سے اترا اور پیچھے جا کر ان چاروں کو گھسٹ گھسٹ باہر نکالا۔

ارحم نے اور حولدار نے اس کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ خاموشی اختیار کر لی حولدار نے جا کر لاک اپ کھولا۔

"ڈنڈا۔۔۔۔۔"، اسفار نے کرخت لہجے میں ہاتھ حوالدار کی طرف کیا پر نظر ابھی تک ان چار آدمیوں پہ تھی جو ہوش میں آ رہے تھے اس کی آنکھیں خون برسا رہی تھی۔۔۔ وہ ہوش س ہواس کھو چکا تھا۔

New Era Magazine

حولدار نے ارحم کو دیکھا تو اس نے شہانے آ چکائے۔

"حوالدار۔۔۔۔،،اسفار دھاڑا تھا۔

"ج۔۔۔جی سر۔۔۔۔،،وہ بھاگ کر گیا اور ڈنڈا اٹھا لایا۔۔

"تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔،،وہ مسلسل انہیں جوتے کی نوک سے مار رہا تھا سفید و سرخ چہرہ مزید سرخ ہو چکا تھا آنکھیں خون برسانے لگی تھی پیشانی پہ بل تھے پر سیلکی بالوں نے چھپا دیئے تھے۔

حوالدار اچھا خاصا بریک بانس کا ڈنڈا لے آیا کیونکہ اسفار کے مطابق موٹے ڈنڈے سے مارا نہیں جاتا

پھر کیا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ اسفار نے ان چاروں کو بھیڑ بکرے سمجھ مارا تھانے میں ان چاروں کی چینخیں گونج گئی۔

"اس ہاتھ نے اسے بے لباس کرنے کی جرت کی نہ۔۔۔۔،،اسفار نے ایک آدمی کا ہاتھ پہ پاؤں رکھا اور پھر زور سے دبایا وہ آدمی چینخ اٹھا۔۔

کچھ دیر کی دھوبی پچھاڑ کے بعد جب چاروں آدمی ادھ مرے ہو گئے تو وہ ڈنڈا پھینک اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹاول سے پسینہ خشک کیا اور کرسی پہ گر گیا۔

"روح کتنا تڑپی ہو گی نہ اسفی۔۔۔۔وہ بہت تڑپی ہو گی۔۔۔۔۔،،کانوں میں مار واکے جملے گونجنے لگے۔

"کاش۔۔۔۔۔۔کاش میں تمہیں بچا سکتا روح۔۔۔۔کاش۔۔۔۔۔۔،،وہ کرب سے آنکھیں مند گیا اور سر کھینچ کر کرسی کی پشت میں مارا درد دل سے اشک بہنے لگے۔۔۔اس نے کرسی گھما کر دیوار کی طرف منہ کر لیا وہ نہیں چاہتا تھا اس کے جونیئر آفیسرز اس کو روتا دیکھیں۔

//***********//

کبیر صوفے پہ بے ترتیب انداز میں لیٹا ہوا تھا ایک ہاتھ میں سگریٹ ایک ٹانگ صوفے سے نیچے آنکھیں لال سرخ۔

سگریٹ کا دھواں پورے کمرے میں پھیل چکا تھا۔وہ حویلی سے کئی کلومیٹر دور شہر میں موجود تھا حویلی میں گھٹن محسوس ہوئی تو وہ وہاں سے نکل آیا۔

"کیوں بلایا مجھے یہاں۔اور۔۔۔،،وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی پر کبیر کی حالت دیکھ اس کے ہاتھ سے بیگ گر گیا سانس حلق میں اٹک گئی۔اور وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی

"کبیر۔۔۔۔۔۔۔کبیر کیا ہوا۔۔۔۔۔،،وہ نیچے بیٹھ اس کے بازو سے پکڑ جھنجھوڑنے لگی۔

رویا کریں گے آپ بھی پہروں اسی طرح
اٹکا کہیں جو آپکا دل بھی میری طرح

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں۔۔۔۔۔کیسے بتاؤں مارو کو کہ میں شادی شدہ ہوں کسی اور کا ہسبنڈ ہوں۔۔۔۔۔بہت بار کوشش کر چکا ہوں نہ جانے کیوں میں اسے کہ نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔تم بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔
ایک طرف تم ہو میری بیوی جس سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔
دوسری طرف میری ماں ہے جو مجھے فورس کرتی ہے اگر مارو اسے شادی نہ کی تو وہ اپنی جان دے دیں گی۔۔۔
۔تیسری طرف مارو ہے۔۔۔۔۔جو نہ جانے کیا چاہتی ہے۔۔۔۔۔
پر میں کسی کو دھوکہ کیسے دے سکتا ہوں۔۔۔،،وہ بے بس ہو کر سامنے بیٹھی لڑکی کو اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا اور پھر اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔اس نے کبیر کو

New Era Magazine

سہارا دیا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا کبیر۔۔۔۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔،،وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

کبیر نے مزید اس کو اپنے نزدیک کیا۔۔۔اور گرفت مضبوط کر دی۔۔

جیسے اگلے پل وہ اسے کھو دے گا۔

اگلے پل وہ کہیں چلی جائے گی

"تم مارو اسے منگنی کر لو۔۔۔تاکہ تمہاری ماں کو یقین ہو جائے پھر تم ہمت کر کے مارو اکو سب بتا دینا۔۔۔وہ جذباتی نہیں ہے سمجھ دار ہے سب سمجھ جائے گی۔۔۔اب بھی تم اسے بتا سکتے ہو۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔،،وہ دوبارہ بولی تھی کبیر نے آنکھیں مند لی

وہ کچھ بولنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

نہ ہی اس کی حالت تھی کہ وہ کچھ بولتا۔

"سیٹھ میری بات سنو۔۔۔۔۔،،وہ اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے کہیں میرے ہاتھوں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔،،وہ خوفگی سے بولا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

New Era Magazine

"تم اگر دوسری شادی بھی کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں سیٹھ۔۔۔" وہ اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔کبیر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا اور پھر اس کے نازک شہانے پہ سر رکھ دیا۔

"بس تم ماروا سے بات کر لینا۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پہ ہونٹ رکھ کر بولی۔کبیر نے آنکھیں مندلی۔

وہ اپنی دیوانی کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔؟

اپنی بیوی سے کیسے دور رہ سکتا تھا۔؟؟

*********،

چار بجنے کو تھے اور ماروا آج والا حادثہ بھولی نہیں تھی پر وہ مضبوط تھی سو کپڑے بدل اسفار کی شرٹ فراز کے ہاتھوں بھیج چکی تھی۔اور اب وہ نیچے گئی اور ملازمین کو کام سمجھا لیپ ٹاپ اٹھا کر جھولے پر بیٹھ کام کرنے لگی صباء اپنے کمرے میں بند سو رہی تھی ماروا نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا۔۔

پر وہ سو کہاں رہی تھی۔۔

"اسلام علیکم آپی۔۔،" سمیر کی آواز سن اس نے سر اٹھایا۔

"کیا ہوا آپی آپ روئی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔" وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں۔۔۔بانو صباء کو کہو کہ سمیر آیا ہے اٹھ جائے۔۔۔،، وہ سنجیدگی سے بولی

انگلیاں لیپ ٹاپ پہ تیزی سے چل رہی تھی۔

سمیر نے مزید کوئی بات نہیں کی اور چھت کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

جینز اور رو ئیل بیلوٹی شرٹ میں ملبوس تھا توانا گورے بازو آدھی آستینوں سے جھلک رہے تھے۔۔۔

پیروں میں سٹائلش سینڈلز ہاتھ میں ریسٹ واچ وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ سامنے سے ثناء آگئی سمیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر ماتھے پہ دو بل ڈال راستہ بدل لیا۔

"کب تک یوں ہی بچو گے۔۔۔جب تک بچ سکتے ہو بچ لو۔۔ہاہاہا،، وہ سوچتی نیچے اتر گئی۔

صباء اپنا اورنج ریشمی ڈوپٹہ سینے پہ پھیلاتی بکھرے بالوں کو بینڈ میں قید کرتی مڑ کر سامنے جا کھڑی ہوئی۔

ہونٹ کے نزدیک اور ماتھے پہ نیل پڑا ہوا تھا آنکھیں سرخ تھی دائیں رخسار پہ پنجا بھی تک چھپا ہوا تھا۔

"سمیر نے پوچھا تو کیا کہوں گی۔۔۔،،

وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچنے لگی۔

New Era Magazine

پھر ایک ترکیب سوجھی اس نے ڈوپٹہ سر پہ لے کر اس طرح چہرے پہ پھیلایا کہ ہونٹ اور رخسار چھپ گئی۔

وہ کتابیں اٹھا کے چھت کی طرف بڑھ گئی سمیر کرسی پہ بیٹھا سمارٹ فون پہ انگلیاں چلا رہا تھا اسے دیکھ حیرانگی سے کھڑا ہو گیا۔

صباء آنکھیں نہیں اٹھا رہی تھی۔

"بیٹھو سمیر۔۔۔۔۔مجھے آج والا لیکچر سمجھا دو،،وہ بولی تو آواز آنسوں سے لبریز تھی۔

"صباء کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔،،سمیر الجھ گیا تھا نیچے مار وار وئی ہوئی تھی اور اب صباء نے منہ چھپایا ہوا تھا اسے خطرے کا الہام ہوا۔

"ڈوپٹہ ہٹاؤ۔۔۔،،وہ کرسی پہ بیٹھتے ہوئے آہستگی سے بولا صباء نے آہستہ سے ڈوپٹہ پیچھے سرکا دیا

سمیر کا سانس حلق میں اٹک گیا۔

"بابا حکم نے مارا ہے مجھے۔۔۔۔،،وہ بچوں کی طرح شکائتی انداز میں بولی اور رونے لگی۔

سمیر نے سر تھام لیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا بھاری قدموں کی چھاپ چھت کی طرف آتی محسوس ہوئی اس نے جلدی سے کتاب کھول صباء کے سامنے رکھی اور اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ اسے چپ ہونے کو کہا خود بھی کاپی پکڑ لکھنے لگا۔

New Era Magazine

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔،، سیٹھ سلیمان کی غصیلی آواز سن وہ دونوں دم سادھ گئے۔

"سلیمان نیچے آؤ میں نے ہی اسے صباء کو پڑھانے کے لیے بلایا ہے۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتے دادا حکم پیچھلے احاطے سے بولے۔

"آئندہ تم اگر مجھے اس کے آس پاس نظر آئے تو تم دونوں کی چمڑی کھینچ لوں گا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔،، سلیمان نے مدھم آواز میں دھاڑ لگائی اور سیڑھیاں اتر گئے۔

صباء نے آنسوں سے بھری نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جیسے آخری بار وہ نظر آنا ہو۔ جیسے سب ختم ہونا ہو۔

"اللہ سب ٹھیک کر دے گا صباء صبر رکھو۔۔ رونے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا مضبوط بنو۔۔ آپی مارواکی طرح۔۔،، سمیر نے اس کی سرخی مائل آنکھوں کو دیکھ کہا اور جانے کے لئے مڑ گیا۔

صباء کرسی پہ بیٹھ اس جاتے دیکھتی رہی

"ہاں اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔،، وہ بڑبڑائی اور سمیر کے پین کو سینے سے لگا لیا۔ آنکھیں مندلی

"میرے ساتھ ماروا آپی دادا حکم ہیں کبیر بھائی اسفی بھائی سمیر تایا جان یہ سب تو ہیں نہ

پھر میں کیوں روؤں باباجان ہمارے نہیں تو کیا ہوا۔۔۔،،وہ آنسوں صاف کرتی خود کو مضبوط بناتی کتابیں اٹھا کر نیچے جا رہی سیڑھیاں اتر گئی۔

****

دو دن کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا

پرماروا کے دل میں ایک طوفان برپا تھا۔اور کبیر وہ تو کئی بار ماروا سے بات کرنے کی کوشش کی پر کوئی نہ کوئی آجاتا کبھی تائی تو کبھی ارشا کبھی ثناء تو کبھی احمد۔۔۔وہ خاموش ہو کر چلا جاتا۔۔دل تو اس کا بے قرار تھا کیسے وہ اپنی شریک حیات کو دھوکہ دے سکتا تھا۔۔۔؟

آج وہ کبیر کے نام کی انگوٹھی پہننے جا رہی تھی۔

ان سب باتوں پہ اس کو یقین تو نہ تھا پر پھر بھی مجبوری سامنے کھڑی تھی۔۔اور اب تو وہ ایک مضبوط مرد ثابت ہو رہا تھا۔

بیشک محبت نہیں تھی پر محبت کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔۔؟وہ یہ سوچ خود کو تیار کر چکی تھی۔

"اسفی تم خوش ہو نہ من کی منگنی سے۔۔۔۔۔۔دیکھو اسفی زندگی ایک جگہ نہیں

New Era Magazine

رکتی۔۔۔،،اسفار کپڑے نکال رہا تھا اسے پیچھے سے آواز سنائی دی وہ مڑا اور بیڈ کی طرف بڑھ گیا

"پر میری زندگی روح تھی۔۔۔اس سے شروع اس پہ ختم۔۔۔،،وہ آنکھیں بند کر کے بولا

"روح، من کے اندر زندہ ہے اسف۔۔۔اور میرے بعد تم پہ اگر کسی کا حق ہے تو وہ من ہے اسف۔۔۔تم دونوں مجھے بہت پیارے ہو پر میرے بغیر کیسے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے ہو ایک دوسرے کو سنبھالو اس کے دل میں تمہارے لئے جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دور کرو۔۔۔،،وہ دوبارہ سے بولی تھی اسفار نے نظریں اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا وہ نہیں تھی اسفار گہری سانس خارج کرتے ہوئے اٹھا اور ورڈروب کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اتنا بغیرت نہیں ہوں روح کہ تمہاری بہن کو اپنی ہمسفر بنالوں اور نہ ہی اتنا کمزور ہوں کہ اس کے سہارے کی ضرورت پڑے۔۔۔،،وہ پینٹ شرٹ نکال کر بڑبڑایا۔

"پر اسے تو تمہاری ضرورت ہے نہ۔۔۔۔،،دل سے آواز سنائی دی وہ خوف زدہ ہو گیا اور سر جھٹکتا واش روم گھس گیا۔

New Era Magazine

****

"آپی کیا آپ اس فیصلے سے خوش ہیں آئی مین اسفار بھائی بہت اچھے ہیں کبیر بھائی سے لاکھوں گنا اچھے روحہ آپی کے بعد ان پہ آپ کا حق ہے۔۔۔آپ انہیں جیسا سمجھتی ہیں وہ ویسے بلکل بھی نہیں ہیں۔۔۔

پھر آپ یہ انگیجمنٹ کیوں کر رہی ہیں۔۔،،صباء نے ماروا کے ہاتھوں میں چوڑیاں پہناتے ہوئے سوال کیا صباء امبر وڈیڈ ہرے شرارے اور لائٹ گرین کرتی جس کا دوپٹہ جو ایک کاندھے پہ ٹکا ہوا تھا۔

کانوں میں جھمکے،ایک ہاتھ میں سبز چوڑیاں اور بغیر میک اپ کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔پر ماتھے کی چوٹ بول بول کے کہ رہی تھی وہ اندر سے خوش نہیں ہے۔

"صباء میں خوش ہوں تم فکر نہ کرو۔۔،،ماروا نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر مسکرا کے کہا۔حالانکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ کیا کرے پر اسے اپنے جذبات کا تو کبھی پتا ہی نہیں چلا تھا

"کیا واقعی آپ خوش ہیں،مجھے کیوں نہیں وہ خوشی نظر آرہی۔۔۔،،صباء نے جانچتی نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں سنجیدگی تھی۔

"کیوں کہ روحہ نہیں ہے نہ تو اس کی یاد آگئی۔۔۔،،ماروا کی آنکھیں برسنے لگی تھی۔

"ارے میں ہوں نہ۔

خوش رہو، سو سال جیو۔ہاہاہاہا،، صباء نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو ماروا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ماروا آپی چلیں بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔،، ثناء ہستی ہوئی آئی۔

آج وہ خوش تھی کیونکہ نیچے سمیر اپنی فیملی کے ساتھ آ چکا تھا اور وہ اپنی چال چلنے والی تھی۔

صباء نے ماروا کے شرارے کو پکڑ کر ٹھیک کیا اور محبت بھری نظروں سے ماروا کو دیکھا جو گولڈن شرارے میں ملبوس تھی ساتھ میں میچنگ ہلکی پھلکی جیولری چوڑیوں سے بھری باہیں، کاجل سے بھری آنکھیں ایک دوپٹہ جو سر پہ پیچھے کر کے ٹکایا ہوا تھا اور ایک جو سٹائل سے ایک شہانے پہ تھا ایک انگلی میں انگوٹھی

"ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری بچی۔۔۔،، صباء نے شرارت سے کہا تو ماروا نے اس کے کاندھے پر تھپکی دی اور اس کے گلے لگ گئی کچھ پل وہ اپنی گھٹن کو دبانے کی غرض سے صباء کے گلے لگی رہی۔

پھر صباء اسے پکڑ کر نیچے لے جانے لگی ماروا نے نظر اٹھا کر دیکھا۔

ایس پی اسفار نے ہاتھ کا اشارہ ایک طرف کیا جہاں اس کی ساری فوج موجود تھی۔ماروا کے دل میں سناٹا چھا گیا تھا وہ مسکرا بھی نہیں سکی۔۔آخر مسکراتی بھی کیوں۔۔۔وہ ہونٹ کاٹتی نظریں جھکا گئی

"کاش آج روحہ زندہ ہوتی۔۔۔۔کاش تم نے اسے موت کے گھاٹ نہ اتارا ہوتا اسفار خان۔۔۔۔۔۔۔،،اس نے سوچتے ہوئے

ایک بار پھر اسے دیکھا۔دو دن پہلے ہی تو اسفار نے اس کی عزت بچائی پر کیا فایدہ۔۔۔وہ سوچتی یوں ہی اسے آگ برساتی نگاہوں سے دیکھتی سڑھیاں اتر رہی تھی۔

وہ زنک کلر کی شرٹ،بیلو جینز،شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کیا ہوا تھا اور ہاتھ میں فون گھما رہا تھا اسی ہاتھ میں سلور رنگ کی گھڑی،لائٹس سے چمک رہا ڈائل ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور کالی آنکھوں میں مسکراہٹ نہیں تھی یا ماروا کی غلط فہمی تھی۔

ماروا نے نظریں جھکا لی۔

"آپی آپ کا فرانسی وہاں نہیں ادھر ہے،،صباء نے ماروا کے کان میں گھس کر سرگوشی کی تو وہ بس اسے گھور سکی۔

"کیا وہ یہاں نہیں آئے گا۔۔۔؟،،دل نے سرگوشی کی تو وہ خوفگی سے اسے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔پر اسے کوئی انجان نظر نہیں آیا منگنی کا فنکشن ماروا کی بجائے کبیر کی

New Era Magazine

پسند کے مطابق رکھا گیا تھا۔ایک ہی جگہ پہ۔دادا حکم نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا وہ تو خاموش ہو چکے تھے۔

صباء نے آہستگی سے نظریں اٹھا کر ادھر ادھر سمیر کو تلاش کیا

اس پہ کرے خدا رحم گردشِ روزگار میں
اپنی تلاش چھوڑ کر جو ہے تلاشِ یار میں

۔پھر وہ حال میں داخل ہوتا نظر آیا۔اور اسفار کے ساتھ بیٹھ گیا

"یس میں جانتی تھی تم ضرور آؤ گے جٹ صاحب۔۔۔،،صباء نے دل سے مسکرا کر سوچا اس کی مسکراہٹ تب اور گہری ہوئی جب سمیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔

"تم مجھے گراؤ گی سمیر کو مت دیکھو مجھے پکڑو۔۔۔۔لحاظ کرو۔۔۔،،ماروا نے اسے کہنی ماری

تو وہ ہوش میں آئی اور ماروا کے بازو کو پکڑ لیا۔

New Era Magazine

صباء نے ماروا کو کبیر کے ساتھ بیٹھا دیا اور ایک طرف ہو گئی۔

ماروا نے آگ برساتی نظروں سے سامنے بیٹھے اسفار کو دیکھا۔

وہ جو بغیر پلک جھپکئے ماروا کو دیکھ رہا تھا۔ نظریں جھکا گیا اور اٹھ کے فون سننے کے بہانے حال سے ہی نکل گیا۔ماروا نے نظریں گھما کر کبیر کو دیکھا جو اپنے دوستوں کے ساتھ ہس ہس کے باتیں کر رہا تھا۔ سفید شیر وانی جس کے بازوؤں اور گلے پہ گولڈن کام ہوا تھا اس میں ملبوس تھا وہ بالوں کو سٹائل سے پیچھے کئے وہ ہاتھ ہلا ہلا کر کچھ ڈسکشن کرنے میں مصروف تھا ماروا نے نظریں جھکا لی۔ نہ جانے کیوں دلی خوشی نہیں تھی۔,؟

کیوں یہ وہ جان نہیں پا رہی تھی

حالانکہ وہ کبھی محبت وغیرہ کے چکروں میں نہیں پڑی تھی۔۔۔

پھر بھی اسے ایک انجان سی آواز پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔

****

صباء اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی ثناء نے نظر بچا کر اس کا پیچھا کیا وہ فون بیڈ پہ رکھ کر واش روم میں داخل ہوئی۔

ثناء دبے قدموں سے اندر داخل ہوئی۔ واش روم کو باہر سے کنڈی لگا دی اور جلدی

سے نمبر دیکھنے لگی۔

"تم گاؤں والے کچھ زیادہ ہی سیدھے ہوتے ہو پاسورڈ لگاتی تو آج تمہارا سمیر میرے ہاتھوں سے بچ جاتا۔۔۔،، ثناء سوچتے ہوئے میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"تم سے کچھ بات کرنی ہے آپی کے کمرے میں آؤ جلدی۔۔۔،، وہ میسج سینڈ کر کے انتظار کرنے لگی۔

"کیوں کیا ہوا،،

"آؤ تو بتاتی ہوں تمہیں میری قسم پلیز جلدی آؤ، نہیں تو میں اپنی کلائی پر چھری چلا لوں گی۔۔۔جانتے ہو نہ مجھے۔۔۔،، ثناء نے ہنسی دبا کر میسج لکھا۔

اسی وقت اوکے کا میسج آیا تو وہ جلدی سے فون رکھ کر باہر نکلی اور نیچے جھانکنے لگی سمیر اپنا قمیص ٹھیک کرتا فون ہاتھ میں سمبھالتا اٹھ رہا تھا۔وہ بھاگ کر ماروا کے کمرے میں گھس گئی لائٹس آف کر دی۔اور سمیر کا انتظار کرنے لگی۔دل دل ہی دل میں خوشی سے چینخنے لگی۔

****

رائٹ سائڈ سے بنی سیڑھیاں چڑھ کر وہ جیسے ہی صباء کے کمرے کے سامنے پہنچا تو اندر سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سن کر وہ چونک گیا

New Era Magazine

"دروازہ کھولو کس نے بند کیا۔۔۔،،صباء کی آواز سن کر وہ شو کڈ ہو گیا۔وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور تیزی سے واش روم کا دروازہ کھول دیا۔

"تھینک گاڈ تم آ گئے نہیں تو میرا تو دم گھٹ رہا تھا۔۔۔،،صباء ہاتھ سے ہوا لیتے ہوئے بولی۔

"تم یہاں بند کیوں تھی۔تم نے تو مجھے اوپر بلایا تھا نہ آپی کے کمرے میں۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"کیا۔۔۔ نہیں میرا دماغ خراب ہے کہ یوں بلاؤں وہ بھی کمرے میں۔۔۔۔۔،،صباء نے خفگی سے کہا۔

"یہ دیکھو میسج۔۔۔۔،، سمیر نے میسجز دیکھائے تو وہ حیران تو ہوئی اوپر سے غصہ بھی آ گیا

"سمیر تم نیچے جاؤ میں دیکھتی ہوں، یہ کون ہے میں اچھے سے جانتی ہوں۔اور تم بھی اتنے ڈفر ہو کہ چل دیئے آفرین ہے تم پہ سمیر۔۔۔۔،،صباء نے اس کی کلاس لینی شروع کر دی۔

"اب مجھے کیا پتا تھا مجھے لگا جناب کا دماغ پھر سے گھوم گیا۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے

New Era Magazine

کہا اور مسکرا دیا۔

"اتنا بھی خراب نہیں۔۔۔اچھا اب تم جاؤ پہلے ہی اس حویلی میں بہت فساد پھیلا ہوا ہے کسی نے ساتھ میں دیکھ لیا تو اوپر پہنچ جائیں گے۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا صباء نے گہری سانس لی اور کمرے سے نکل کر ماروا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر گئی ثناء نے اسے سمیر سمجھ کر بولی۔

"سمیر مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گے آخر ہم بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہیں۔۔۔،،ثناء کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ صباء نے لائٹ اون کر دی۔

صباء کی آنکھیں پھٹ گئی۔

سر سے ڈوپٹہ اتارے وہ کس حالت میں کھڑی تھی صرف۔۔سمیر کو ہتھیانے کے واسطے۔

"تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو یہاں سمیر نے آنا تھا تم کیوں آئی۔۔۔،،ثناء چلائی

"شرم کرو ثناء شرم کرو اتنا بھی مت گرو کہ اپنی نظروں میں ہی دوبارہ اٹھ نہ سکو۔۔۔یہ یہ کیا حالت بنا کر۔۔۔چھچھ۔۔۔،،صباء نے اس کا دوپٹہ زمین سے اٹھا کر اس کی عزت کو ڈھانپ دیا۔

New Era Magazine

"بکواس بند کرو تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی سمیر کہاں ہے۔۔،،وہ چلائی

"کون کہتا ہے مرد برے ہوتے ہیں کچھ تم جیسی عورتیں بھی گری ہوئی ہوتی ہیں، باز آ جاؤ ثناء آخری بار کہہ رہی ہوں۔۔،،صباء نے غصے سے انگلی دیکھا کر کہا۔

"تم نے اچھا نہیں کیا صباء میرے اور سمیر کے درمیان میں آکر میں سمیر کو اپنا بنا کر چھوڑوں گی اور تمہاری زندگی برباد کر کے۔۔۔ سمجھی تم۔۔،،ثناء اس کے قریب آ رکی۔اس کی چال الٹی پڑھ گئی تھی وہ جو سمیر کو بلا کر صباء کو پھنسا کر سمیر پہ الزامات لگانا چاہتی تھی سب الٹا ہو گیا تھا۔

"سمیر تم جیسی عورت کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا نفرت ہے اسے تم جیسی عورتوں سے عورت کے اس روپ سے نفرت ہے اسے، تو تم اپنے حربے کسی اور پہ آزماؤ،وہ جواب تو تمہیں اس دن ہی دے سکتا تھا جس دن تم نے وہ وہیات حرکت کی تھی پر وہ دادا حکم کی وجہ سے تمہیں بخش گیا۔۔۔اور بار بار اسے میرا میرا مت کہو۔۔۔وہ صرف اس کا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔۔۔،،صباء نے کہا اور دانت پیس واپس مڑی اور کمرے سے نکل گئی

"میں تم دونوں کو چھوڑوں گی نہیں صباء برباد نہ کر دوں تمہیں اور اس سمیر کو تو میرا نام

New Era Magazine

ثناء عثمان نہیں۔۔۔تم دونوں کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی وعدہ کرتی ہوں۔۔۔،،ثناء نے گلدان کو اٹھا کر زمین پر دے مارا اور کپڑے ٹھیک کرتی ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی بالوں کو کور کرتی کمرے سے نکل گئی

****

"آپی ابھی بھی ٹائم ہے سب آپ کے ہاتھ میں ہے روک جائیں۔اسفار بھائی کو اپنا لیں ۔۔۔۔،،صباء نے ماروا کے کان میں گھس کر کہا تو ماروا نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر کبیر کو جو ہاتھ میں انگوٹھی لئے ماروا کا انتظار کر رہا تھا۔

"یااللہ ماروا خود ہی ابھی اس گناہ کو روک دے۔۔۔پلیز ماروا میری آنکھوں کو پڑھو میری بے بسی کو محسوس کرو۔۔۔۔آخر تم میل پڑھنے کے باوجود کیسے یہ سب کر سکتی ہو۔۔۔۔۔،،کبیر نے دکھ سے سوچا۔وہ ایک دن پہلے اسے ای میل کر چکا تھا جس میں اس نے سب لکھا تھا پھر بھی ماروا اس سے رشتہ جوڑ رہی تھی۔؟؟

"کیا سوچ رہی ہیں ہاتھ دیں۔۔۔،،کبیر نے سنجیدگی زیادہ تلخی سے کہا تو ماروا نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"جی۔۔۔۔۔دادا سائیں۔۔۔۔۔میں ابھی نکل رہا ہوں۔۔آپ فکر نہ کریں دادا سائیں۔۔۔۔،،وہ شہید سی آواز اسے اپنے قریب سے سنائی دی ماروا نے نظریں اٹھا

New Era Magazine

کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر پیچھے مڑی

حال میں کوئی موجود تھا جس کی اس کی طرف پیٹھ تھی۔اس سے پہلے کہ وہ ان کی طرف مڑتا ماروا کو پیچھے سے کسی نے پکارا وہ پیچھے مڑی اور تھوڑا آگے بڑھ گئی۔

وہ کبیر کے پاس آ کر ایک نظر ماروا کی پیٹھ پہ ڈال وہ کبیر کی طرف متوجہ ہوا۔

شائد ان دونوں کی قسمت میں ایک دوسرے کا دیدار نہیں تھا۔

"یار ایم سوری مجھے جانا ہو گا۔۔۔,,وہ جلدی میں تھا

"ابھی تو تم آئے ہو یار۔۔۔،،کبیر نے غصے سے کہا۔

"ہاں میں بھی وہی کہہ رہا تھا۔۔۔۔،،اسفار نے بھی کہا

"یار اب تم سے مل لیا یہ تم دونوں کا گفٹ میری طرف سے بھابھی کو دے دینا۔۔۔مجھے بہت جلدی ہے،،وہ گفٹ اس کو تھماتے ہوئے بولا ماروا مجسمہ بنے سن رہی تھی۔اس نے ایک نظر پھر سے ماروا پہ ڈالی تھی جس کی ابھی تک اس کی طرف پیٹھ تھی۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی۔۔نہیں تو پھر۔۔،،وہ مسکرا کر بولا اور کبیر کے گلے لگ کر تھپکی رسید کی۔پھر وکٹری بنائی

"ٹھیک ہے آپ کی مرضی ہے۔۔،،کبیر مصافحہ لیتے ہوئے ناراضگی سے بولا۔

سامنے والے نے قہقہہ لگایا۔ماروا کے دل میں اتھل پتھل مچی وجود میں جان آئی تو وہ
بجلی کی پھرتی سے مڑی پر تب تک وہ فون کان سے لگائے جا رہا تھا۔
"ہاتھ دو کبیر کو ماروا۔۔۔۔۔،،ارشا نے کہا تو ماروا نے سنا نہیں۔۔۔
کیسی قسمت تھی اس کی؟؟
ارشا نے اس کا ہاتھ کبیر کے ہاتھ میں دے دیا۔۔اسفار نے ایک نظر ان دونوں پہ ڈالی
اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے
ابھی انگوٹھی نہیں پہنائی گئی تھی کہ گولی چلنے کی آواز ماحول میں ہلچل مچا گئی
گولی حویلی کے باہر چلی تھی۔
"پرنس۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔پرنس۔۔۔،،ماروا بڑبڑائی اور کبیر کے ہاتھ سے ہاتھ
نکالتی باہر کی جانب بھاگی۔
سارے مہمانوں کا منہ اس کی سمت ہو گیا جو بے سود شرارا سنبھالتی بھاگ رہی تھی۔
کبیر نے انگوٹھی کو دیکھا اور صوفے پہ بیٹھ گیا۔
اور نظریں اٹھا کر ماروا کو دیکھا اور ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ لیا۔دل میں ایک سکون دوڑا تھا۔
"اب یہ پرنس کون ہے۔۔۔۔۔کیا اسفار۔۔۔۔۔۔،،وہ سوچنے لگا۔
ماروا حویلی کا دروازہ عبور کر کے گلی میں پہنچی تو سامنے کھڑے اسفار سے ٹکرا گئی جو

New Era Magazine

ہوائی فائرنگ کر رہا تھا اسفار نے اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا ماروا کا ایک کاندھا اسفار کے سینے پر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور ہاتھ ایک فلادی بازو پہ تھا۔اسفار نے گن نیچے کی اور اسے دیکھنے لگا جو خوف اور ڈر سے زرد پڑ چکی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو میرے دوست کو یوں تنہا چھوڑ کر۔۔،،اسفار نے مسکرا کر سوال کیا۔ماروا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔اور پھر اندھیری گلی میں کھوجتی نظریں دوڑائی۔۔وہاں کوئی نہیں تھا۔

"پرنس کہیں نہیں ہے من۔۔۔تم پاگل مت بنو۔۔۔ایسی بے واقوفی تم نے کیسے کی لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔؟؟،،

وہ خود کو سمجھانے لگی۔

لوگ منتظر رھے کہ ھمیں ٹوٹا دیکھیں
ھم ضبط کرتے کرتے پتھر کے ھوگئے

ایک نظر پھر اسفار پہ ڈالی۔اور اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔اور جانے کو مڑی تو اسفار بولا تو وہ رک گئی

New Era Magazine

"مس ماروا ہمشہ وہ ہی کرنا چاہئے جو دل کہے۔۔۔دماغ کبھی غلط بھی فیصلے کرتا ہے۔اور امید ہے کبیر سے شادی کا فیصلہ آپ کا دلی فیصلہ ہے۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں جی بلکل ٹھیک کہا یہ میرا دلی فیصلہ ہے اور میں بہت خوش ہوں۔اور ہمشہ رہوں گی۔۔۔،،ماروا مڑے بغیر بولی اور حویلی کے اندر داخل ہو گئ۔

"تم نے کبھی کوئی فیصلہ دل سے نہیں لیا ماروا میڈیم ہمشہ دماغ سے سوچتی ہو۔پہلی بار تم نے دل کا استعمال کیا پر۔۔۔،،اسفار نے سوچا اور گن سنبھالتا حویلی میں داخل ہوا جہاں سب ماروا کو کن آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

کبیر صوفے پہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے چلو،،کبیر ماروا کو کھینچتا کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ تقریباً اس کے ساتھ بھاگ رہی تھی۔

اسفار روکنا چاہ رہا تھا پر داد حکم نے نفی میں سر ہلا دیا۔دادا حکم خاموش ہو چکے تھے بلکل خاموش

****

"ماروا تم مجھ سے منگنی کرنا

New Era Magazine

چاہتی بھی ہو یا نہیں،، کبیر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

"نہیں۔۔۔ہاں۔۔۔ میرا مطلب ہے ہاں ایسا کچھ نہیں ہے وہ میں۔۔۔۔۔،، ماروا کو پہلی بار اس سے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ماروا سچ سچ بتاؤ کیا تم اسفار سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔،، کبیر بات اُدھوری چھوڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"اگر ایسا کچھ ہے تو پلیز بتاؤ کیوں اتنی زندگیاں تباہ کرنے پہ تلی ہوئی ہو۔۔۔،، کبیر نے آنسوں میں ڈوبی آواز سے کہا۔اس کے سامنے بہت نازک سی لڑکی کا سایہ لہرایا تھا جیسے وہ اپنی شریک حیات بنا چکا تھا۔

ماروا کے اندر دکھ بھر گیا وہ کیسے کسی کا دل توڑ سکتی تھی۔۔۔

وہ کیا کرے۔۔۔؟

اسے کبیر کے آنسوں سمجھ میں نہیں آئے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے کبیر چلو رسم پوری کرتے ہیں۔،، ماروا نے ہمت کرکے بہت سارے آنسوں کو گلے میں ہی روکا اور اپنے اعتماد کو اپنے اندر بھرا وہ فیصلوں کی پکی تھی۔۔۔

۔یہ فیصلہ اس کا تھا تو وہ اپنے فیصلے سے مکر نہیں سکتی تھی۔جبکہ کبیر کا سانس رک گیا۔۔

"یااللہ۔۔۔۔،،وہ خوفگی سے آنکھیں میچ گیا۔

"چلیں،،ماروانے ہاتھ کا اشارہ باہر کی جانب کیا تو کبیر سر میں اٹھ رہے درد کو جھٹکتا اس کے پیچھے نکلا۔

"ماما انگوٹھی۔۔،،کبیر نے تلخ مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر ماروا کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

کبیر نے انگوٹھی پکڑ کر ماروا کے سامنے ہاتھ کیا تو ماروا نے اسے دیکھا اور ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

تیرے وعدے پر کہاں تک میرا دل فریب کھائے

کوئی ایسا کر بہانہ،میری آس ٹوٹ جائے

دونوں جگہ

دل کی دھڑکنوں نے شور مچایا

آنکھیں جل تھل ہوئی۔

پر وہ کیسے دل کو جیتنے دے سکتی تھی۔

"آپی آپ نے یہ فیصلہ ٹھیک نہیں کیا دماغ سے کیا ہے پتا نہیں اب کیا ہو گا،، صباء نے گہری سانس لے کر پہلے مار وا اور پھر اسفار کو دیکھا۔ دونوں کے چہروں پہ مسکراہٹ تھی پر بے جان سی۔

"کیا تھا جو اسفی بھائی اس جگہ ہوتے۔۔۔،، صباء نے اسفار اور کبیر کو دیکھا اور پھر پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تالی بجائی وہ کر بھی کیا سکتی تھی کچھ نہیں۔

اب کبیر مار وا کا منہ میٹھا کروا رہا تھا اور مار وا نے بھی دانت پیس اپنے آپ کو مضبوط بنایا اور ایک ٹکری برفی کی کبیر کے منہ میں ڈالی وہ بوجھل سر لئے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

صباء کا دل جلنے لگا تو وہ پیر پٹختی آخری خالی کرسیوں پہ جا بیٹھی

"کیا ہوا چھوٹی وائے آر یو خفا خفا،، لو منہ میٹھا کرو۔۔،، اسفار نے مسکرا کے مٹھائی کا ٹکڑا اس کو تھما کر کہا۔

"کوئی اتنا خوش کیسے ہو سکتا ہے جب اس کی محبت کسی اور کی ہو جائے آپ اور آپی یہ سب کیوں کر رہے ہیں اسفار بھائی۔ روحہ آپی کے بعد مار وا آپی ٹوٹ گئی اسے آپ سنبھل سکتے تھے پر آپ نے۔ ایسا کیوں کیا؟؟۔۔۔۔۔،، صباء حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔ اسفار گہری سانس لے کر مار وا اور کبیر کو دیکھنے لگا

"وہاں دیکھو کبیر اور باقی سب کتنے خوش ہیں اور۔۔۔،، اسفار نے ایک نظر مار وا پہ ڈالی

New Era Magazine

جو مسکرا رہی تھی۔

"اور وہ بھی،اس نے خود مجھے جا کر کہا تھا کہ وہ یہ رشتہ منظور نہیں کرتی تو میں درمیان میں ٹانگ کیوں اڑاتا۔

اور من صرف میری بہت اچھی دوست تھی محبت نہیں۔۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا۔

"محبت ایک انسان پہ نہیں رکتی روحہ آپی جا چکی ہیں تم دونوں اس بات کو تسلیم کر لو ۔۔۔ویسے بھی آپ بچپن میں ماروا آپی سے منسوب تھے پر آپ اور روحہ آپی کی محبت کے سامنے ماروا آپی نے آپ کی اور روحہ آپی کی منگنی کروائی۔۔۔پر وہ آپ سے محبت کرتی ہے۔

ایک گولی کی آواز سن کر وہ کیوں بھاگی۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ کبیر بھائی سے محبت کرتی ہیں وہ آپ سے محبت کرتی ہیں پر دل کی بات مان نہیں رہی اچانک سے گولی چلی تو وہ آپ کی جانب بھاگی کبیر بھائی سے ہاتھ چھوڑوا کے تم دونوں ہی دماغ سے فیصلہ کرتے ہو پر اس بار ماروا آپی بھی غلط ہے اور ایس پی صاحب آپ بھی فیل ہو،تو یہ لیں آپ منہ میٹھا کر

ماروا کی بربادی کے لئے کیوں کہ یہ جو لوگ ہیں نہ یہ سب مطلبی ہیں آپی جن کے لئے

پریشان ہو رہی ہے وہ سب مطلب پرست ہیں، مبارک ہو ایس پی صاحب آپ اپنے ہاتھوں سے اتنا اہم کیس ہار گئے۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو،، صباء نے اسفار کا ہاتھ پکڑ کر برفی کا ٹکڑا ہتھیلی پہ رکھا اور ہاتھ جھاڑتی چلی گئی۔ وہ جو سمجھ رہی تھی ٹھیک سمجھ رہی تھی پر سامنے والا انسان کوئی اور تھا۔ پر کچھ ایسا تھا بھی یا نہیں۔۔

"پاگل لڑکی یہ بھی نہیں جانتی کہ محبت میں ہار جیت نہیں ہوتی۔۔۔

پر میں تو کب کا ہار چکا ہوں خود کو بھی اور اپنی محبت کو بھی۔۔۔،، اسفار نے برفی کا ٹکڑا منہ میں دبا کر مسکرا کر خود کلامی کی اور پھر سے ماروا کو دیکھا۔

اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

ماروا کے پیچھے اسے روح کی پرچھائی نظر آئی سفید لباس میں ملبوس جو اسے دکھ بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اور پھر جا رہی تھی اس سے دور اسفار تڑپ اٹھا پر آنکھیں مند گیا۔

"ابھی بھی کچھ بگڑا نہیں ہے اسفی بھائی ماروا آپی بھی آپ کو ہی پسند کرتی ہیں۔ چھوٹی موٹی نوک جھوک تو ہو ہی جاتی ہے۔۔ غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہی ختم کرنے کے لئے ہیں ۔،، سمیر اس کے پاس بیٹھ کر بولا۔ اسفار نے اسے دیکھا اور مسکرا دیا

"اب تم دونوں مجھے سمجھاؤ گے،، اسفار نے دونوں پہ زور دیا۔

"تو ٹھیک ہی سمجھا رہے ہیں نہ اپنی زندگی خراب کریں نہ ہماری۔۔۔آپ دونوں کا کچھ ہوتا تو ہم دونوں کا بھی کچھ ہو جاتا۔۔۔ وہ نے "اپنی" اور "ہماری" پہ زور دے کر اس کے ہی انداز میں کہا۔

"ہاہاہا چلو اب ان کو گفٹ تو دے لیں میں اسے بالکل بھی تھوڑی سی بھی محبت نہیں کرتا۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کے مارو اور کبیر کی طرف بڑھ گیا۔

سمیر نے سیڑھیوں پہ کھڑی صباء کو دیکھا اور افسوس سے نفی میں سر ہلا دیا۔

صباء گہری سانس لے کر رہ گئی۔

****

میں جل جل ہجر میں راکھ ہوئی

میں کندن ہو کر خاک ہوئی

اب درشن دو، آزاد کرو

اب معاف کرو تقصیر پیا

تم سپنوں کی تعبیر پیا

منگنی کو دو دن بیت چکے تھے۔دادا حکم بے حد بیمار تھے۔نہ جانے انہیں کیا ہوتا جارہا تھا۔۔۔؟

"تم جو اس کی انگلی پہ ناچ رہے ہو کیا مل رہا ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟

وہ صرف تمہیں نچا رہی ہے۔

کوئی تمہارا حق نہیں لے کر دے گی سمجھے۔۔۔۔،،ماروا کے قدم رک گئے اور وہ دروازے کے پیچھے چھپ گئی اندر سے کبیر کا جواب سننا چاہتی تھی۔

"ماما پلیز مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔آپ ہر وقت کا فساد بند کریں۔چین سے جینے کیوں نہیں دیتی۔۔۔،،کبیر غصے سے بولا۔

"ارے واہ واہ اگر وہ تم سے محبت کرتی ہوتی تو یوں بھاگتی نہ اور تمہارا حق حق تمہیں دلاتی۔۔۔۔،،تائی نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں،آپ نے ہی فورس کیا تھا نہ اس منگنی کے لئے۔۔میں نے کہا تھا کہ میری منگنی کرواؤ اور مجھے پتا ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی محبت ضروری نہیں ہے۔۔۔،،

"میں کہنا یہ ہی چاہتی ہوں کہ یہ بھی اپنی ماں کی طرح تمہیں۔۔۔۔۔۔۔،تمہارے

New Era Magazine

باپ کی طرح انگلیوں پہ نچائے گی۔۔۔،،

ماروا کو لگا اس کے سانس بند ہو جائیں گے وہ مرنے کے نزدیک تھی کہ وہاں سے بھاگ نکلی اس کا رخ اپنے کمرے کی تھا۔وہ فلحال تائی کو کوئی جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

"میری ماما ایسی عورت نہیں تھی نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔تایا جان اور ماں۔۔۔ نہیں ۔۔،،وہ سر تھام بیٹھی۔۔۔۔

دادا حکم سے وہ بات کرنا چاہتی تھی پر وہ بولنے کی حالت میں نہیں تھے۔ماروا پہلے ہی پریشان تھی مزید تائی کی باتوں نے کر دیا۔

"ماروا تم جن کو اپنا سمجھتی ہو کل کو وہ تمہارے اپنے نہیں رہیں گے،،دادا حکم کے جملے کانوں سے ٹکرائے۔

"ماروا اتنی کمزور نہیں ہے۔۔۔کہ اس کا کوئی اپنا نہ رہے اور وہ ٹوٹ جائے۔۔۔،،وہ آنسوں صاف کرتی دوبارہ سے اپنے کام میں گھس گئی۔

صباء یونیورسٹی سے لوٹی تو اس کے پاس چلی آئی سفید شلوار قمیض میں وہ آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی

"آپی کیا ہوا،دادا حکم کیسے ہیں،،صباء بیگ رکھ کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

"صبح سے کچھ کھایا پیا نہیں انہوں نے،،وہ پریشانی سے بولی

New Era Magazine

"آپی پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا،،صباء نے ڈوپٹہ اتار کر بالوں کو کیچر سے آزاد کیا اور اس کے پاس لیٹ گئی۔

"آج کل آپ بہت پریشان رہتی ہیں آپی جان۔۔

سیمرن زندگی جینے کا نام ہے۔۔

جا جی لے اپنی زندگی۔۔۔،،صباء فیلمی انداز میں بولی تو ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"میں اب ریسٹ کر لوں۔پھر خود ہی پڑھنا ہے سمیر صاحب تو آنے نہیں آپ کی نند نے بچے کو ڈرا دیا۔۔رہی سہی کثر ابا حکم نے پوری کر دی۔۔۔،،صباء بے دلی سے بولی۔

"کیا مطلب کون سی نند نے۔۔۔،،ماروا کو کرنٹ لگا۔وہ پین رکھ خوفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ثناء۔۔۔،،صباء نے ساری بات بتا دی۔

ماروا دم سادھے اسے دیکھتی رہی۔

اور پھر فائلز بند کر باہر چلی گئی۔صباء لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔

ماروا اس کے لئے کھانا لائی تو وہ سو چکی تھی۔تو وہ دروازہ آہستہ سے بند کرتی واپس مڑ گئی۔کھانے کی تھالی ملازمہ کو پکڑا کے وہ کبیر کے کمرے کی طرف بڑھی۔

New Era Magazine

۔کبیر سگریٹ سلگا رہا تھا۔

"کبیر میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔،،ماروا نے اس کا دروازہ بجا کر کہا۔

تو کبیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں کہ لگ رہا تھا خون بہے نکلے گا۔۔ماروا نے گہری سانس خارج کی اور قدم اندر رکھا۔

"آؤنہ۔۔۔،،کبیر نے تلخی سے مسکرا کر اسے بلایا ماروا اس کی تلخی محسوس کر سکتی تھی۔

"آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔آپ اگر یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے تو ۔۔۔،،وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر غصے سے بولی۔

"کسی نے کہا میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ہاں پہلے نہیں بھی چاہتا تھا۔۔۔ پر اب ضرور کروں گا۔۔۔،،وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ماروا نے کھڑکی سے باہر دیکھا ہوا چل رہی تھی سورج غروب ہونے کو تھا۔آسمان لال تھا۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

"،تائی اماں کیا کہ رہی تھی۔پھر اور تم انہیں کیا کہ رہے تھے۔۔آپ کیا چاہتے ہیں یہ بتائیں،،وہ سنجیدگی سے اٹل لہجے میں بولی۔

"تم نے کبھی مجھے بتایا کہ تم کیا چاہتی ہو۔۔۔نہیں نہ۔۔تو پھر میں بھی کیوں

بتاؤں۔۔۔۔

تم کو مجھ سے شادی کرنی ہے نہ تو شوق سے کرو۔۔۔۔۔۔۔،، وہ بولتا دروازے کو ٹھوکر ماتا چلا گیا۔

ماروا کو اس کا ہر روز ایک نیا روپ نظر آتا تھا۔

اور وہ کوئی روپ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ گہری سانس لے کر واپس مڑی۔اور دادا حکم کے کمرے کی راہ لی۔

دن با دن پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

نہ جانے ختم کب ہونی تھی۔۔۔؟

*****//**********

"صباء تو کیا سمجھتی ہے میں یوں ہی تمہیں چھوڑ دوں گی بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ماما آنٹی کو کال کریں اور کہیں کہ سمیر کو بجھوائیں آج رات کو۔۔۔۔۔،،ثناء نے بے تابی سے کہا تو تائی اور ارشا نے اسے دیکھا اور مسکرائیں

"ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے صبر کر جا،،

"نہیں آپی اب اور صبر نہیں کر سکتی جب تک وہ بوڑھا ہوش میں نہیں آتا۔۔۔۔ تب تک ہمارے پاس ٹائم ہے۔۔۔

پھر وہ کہاں ان دونوں بہنوں کو ہاتھ لگانے دے گا۔۔اس صباء کو تو جان سے ہاتھ دھونا ہی ہو گا۔۔ سمیر صرف میرا ہے۔۔۔۔،،ثناء صوفے پہ گر گئی اور رونے لگی۔

"میری جان رونا بند کرو وہ تمہارا ہے ہم کچھ کرتے ہیں۔۔۔۔،،ارشا نے اس کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔اور تائی کو دیکھا۔

"میں خود بات کرتی ہوں۔۔اس نواب زادے کی ماں میری اچھی دوست ہے۔۔یہ بھی اپنے باپ کی طرح نخرے میں ہی رہتا ہے۔۔۔

جب۔۔۔صباء اور ماروا کے افئیرز کی لیسٹ اس کی ماں کے سامنے رکھی تو دیکھنا کیسے ان کا بھوت اترے گا کچھ کسر تو میں نے منگنی میں ہی نکال دی تھی۔اس کا برین واش اچھے سے کر کے۔ہاہاہا۔۔۔۔۔،،تائی نے سیب کا ٹکڑا منہ میں دبا کر کہا۔اور ہاتھ صاف کر کے فون اٹھا نمبر ملانے لگی۔

"چکر ہی لگا جاؤ یہاں تو ہر وقت وہ دونوں بہنیں فساد ہی ڈالتی رہتی ہیں۔۔۔ چھوڑ بہن میں تو یہاں آ کر تنگ آ گئی ہوں میری بیٹیوں کو بھی کہیں خراب نہ کر دیں ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے۔ماروا طرح طرح کے مردوں سے ملتی ہے سوچو بھلا مردوں سے ملے اور پاک صاف نہ ہو اور چھوٹی مردوں کے ساتھ پڑھتی ہے۔ہر وقت فون پر ہی لگی رہتی

New Era Magazine

ہے پتا نہیں کیسے کیسے لڑکوں سے میل جول ہے،،تائی سلام دعا کے بعد شروع ہو گئی تھی۔ثناء اور ارشا اپنی ہسی دبا کر سن رہی تھی

"سمیرا ازما کیسے ہیں۔۔۔سمیر بیٹے کو تھوڑی دیر تک بھیجنا مجھے لے جائے تم سے ملنے کو بہت دل چاہ رہا تھا۔۔۔،،تائی نے معصومیت کی حد پار کر کے کہا اور کال کاٹ کر ارشا اور ثناء کو دیکھا۔

"میں نے اپنا کام کر دیا باقی تم دونوں سنبھال لینا۔۔،،تائی ڈھٹائی سے بولی تو وہ دونوں بہنیں ہسنے لگی۔

****

کھانا کھانے کے بعد سب اپنی اپنی خواب گاہ میں چلے گئے۔

صباء ابھی سٹڈی کر رہی تھی فون سائلنٹ موڈ پہ تھا سمیر کالز کرتا رہا پر اسے علم ہی نہیں ہوا۔

"کون ہے۔۔۔،،دروازے پہ دستک سن کر وہ بغیر کتاب سے نظریں اٹھائے بولی کچھ ہی مہینوں تک ایگزامز تھے تو سمیر نے اسے پڑھنے کی ریکویسٹ کری جیسے وہ مان گئی اور آج کل وہ پڑھائی پہ توجہ دے رہی تھی۔

New Era Magazine

"میں ہوں ثناء۔۔۔،،صباء نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا

ثناء صباء کے کمرے میں نظریں جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"صباء مجھے معاف کر دو میں نے بہت غلط کیا۔مجھے نیند نہیں آتی۔میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کئے پہ ایم سوری۔۔۔۔،،وہ براسا منہ بنا کر بولی تھی۔

دل میں تو کوئی اور ہی پلیننگ چل رہی تھی۔

"اٹس اوکے ثناء مجھے بھی معاف کر دو وہ کیا ہے نہ کہ میں یہ نہیں چاہتی تھی تمہاری عزت لہلام ہو۔۔۔سمیر تو لڑکا ہے پر تم تو لڑکی ہو نہ۔۔۔۔گاؤں میں کیا عزت رہ جاتی۔۔۔،،صباء نے اس کے شہانے تھام کر کہا

"عزت تو اب تمہاری لہلام ہو گی صباء بی بی۔۔۔وہ بھی سمیر کے ساتھ افففف کتنا مزہ آنے والا ہے۔۔۔،،وہ دل میں سوچ کر مسکرائی اور صباء کے گلے لگ گئ۔

"صباء باہر چلیں موسم بہت اچھا ہو رہا ہے۔۔۔کیوں نہ لان میں بیٹھ کافی پی جائے۔۔۔۔،،ثناء نے چہک کر کہا صباء بے خبر اس کی پلیننگ سے ہاں میں سر ہلاتی اپنی کتاب اٹھا کر باہر نکل آئی۔اتنے میں لائٹس آف ہو گئی۔

"ویری گڈ آپی بلکل ٹائم پہ مین سوئچ اٹھایا ہے۔۔۔،،ثناء مسکرائی سوچ کر۔

"ارے یہ اچانک لائٹ کو کیا ہو گیا میرا فون پتا نہیں کہاں ہے۔۔۔۔،،صباء کو اچانک اپنا فون یاد آیا

"ارے یار کیا ہو گیا لائٹ ہی گئی ہے ویسے بھی پورا چاند ہے تم لاؤنج میں چل کر میرا انتظار کرو میں ابھی کچھ کھانے کے لئے لاتی ہوں۔۔۔،،ثناء سرگوشی کرتے ہوئے ایک طرف چلی گئی صباء تذبذب سی ہوتی لاؤنج کی طرف بڑھ گئی

۔ہر خطرے سے بے خبر گنگناتی وہ لاؤنج میں سیڑھیاں اتر داخل ہوئی ہی تھی کہ کسی سے ٹکرائی اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا صباء کو ساتھ لیتے ہوئے گر گیا۔

"کون ہے۔۔۔،،اس نے اندھیرے میں ٹٹولا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔،، سمیر گھبرا گیا خطرے کی گھنٹیاں اسے اپنے ارد گرد بجتی محسوس ہوئی اٹھنے کی کوشش کرنے لگا پر ناکام رہا

"سمیر ت۔ تم یہاں ک۔ک۔۔ کیا کر رہے ہو اٹھنے کی کوشش کر و لفی سے چپکا لیا ہے کیا خود کو زمین پہ۔۔۔،،،صباء خوف زدہ ہو کر بولی۔

اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کہ لائٹ آ گئی۔ہر طرف روشنی پھیل چکی تھی پر انکی زندگی میں اندھیروں نے آنا تھا۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

New Era Magazine

"دیکھو سلیمان میں نے کہا تھا نہ اب دیکھ لو اپنی آنکھوں سے، شکر ہے میری ثناء نے ٹائم پہ انہیں پکڑ لیا کیسے غیر مرد کے ساتھ چپکی ہوئی ہے۔۔۔۔۔،، تائی نے کہا۔

وہ سب سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ پلیننگ کے مطابق تائی پہلے ہی سلمیان کو بھڑکا چکی تھی نہ عثمان تھا نہ کبیر اور ماروا دادا حکم بھی نہیں تھے۔

صباء سمیر کی باہوں میں برف ہو چکی تھی تو وہاں سمیر بھی خوف زدہ ہو گیا تھا وہ ہوش میں آتے ہی جلدی سے اٹھا اور صباء کو بھی اٹھا کر خود سے جدا کیا۔ آنکھیں پھاڑے وہ ان سب کو دیکھ رہے تھے احمد اور سلیمان کے چہرے پہ حیوانیت کے آثار تھے۔

"ارے میں نے تو پہلے ہی کہا تھا لڑکی کے لچھن ٹھیک نہیں اور یہ لڑکا ہر روز اس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا ہے۔۔۔۔،، تائی نے دانت پیس کر غصے سے کہا۔

"نہیں ابا جان۔ تائی ماں۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔،،

صباء، سلیمان کی آنکھوں میں غصہ دیکھ پیچھے ہٹتی بولی

سلیمان نے اسے پکڑ لیا اور زمین بوس کر کے پیٹنے لگے صباء کی چینخیں اتنی بلند تھی کہ پوری حویلی گونج گئ

ماروا اٹھ کر نیچے بھاگی۔۔۔

"سیٹھ صاحب مجھے

New Era Magazine

تائی جان نے بلوایا ہے صباء نے نہیں۔۔۔ چھوڑیں اسے۔۔۔۔۔،، سمیر سلمان کو روکنا چاہا رہا تھا صباء سمیر کے پیچھے چھپ گئی اور اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھیج رونے لگی۔

سمیر مسلسل پیچھے ہٹ رہا تھا اور سلیمان آگے بڑھ رہا تھا۔

"چھوٹ بولتے ہو آج تو اس گندگی کو میں مار کے ہی دم لوں گا۔۔۔۔،، سلمیان نے صباء کو سمیر کے پیچھے سے نکالنا چاہا

"ابا جان رک جائیں کیا کر رہے ہیں آپ،۔۔،،، ماروا بھاگ کر سلیمان کے پاس پہنچی

اسے جلد ہی تمام سازشوں کا علم ہو گیا

انہوں نے اسے دھکا دے دیا۔

ماروا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور زمین بوس ہو گئی۔ سر زمین پہ لگا۔اور چوٹ ماتھے پہ لگی۔

سلیمان بھیڑیے کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگے جب اس کی نظر ڈنڈے پہ پڑی تو اٹھا کر صباء کی طرف لپکے۔ماروا کی اور سمیر کی آنکھیں پھٹ گئی ماروا بھاگ کر اٹھی

"نہیں ابا جان روک جائیں پلیز صباء بے قصور ہے وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔۔،، ماروا نے ڈنڈا پکڑ کر کھینچا۔ارشا تائی جان ثناء مسکرا رہی تھی۔احمد نے بھی لپک کر صباء کو پکڑنا چاہا

"آج اس کو مار دوں گا اور ساتھ میں اس خبیث کو بھی۔۔۔،، اس نے صباء اور سمیر کی

طرف اشارہ کیا اور ان کی طرف لپکا آؤ دیکھا نہ تاؤ انہوں نے ڈنڈے برسانے شروع کر دیئے جو سمیر کے بدن پہ لگ رہے تھے وہ صباء کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا پر اس کے باوجود صباء کے بدن پہ بھی گاہے بگاہے زخم ہو رہے تھے۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔،، ماروا احمد سے ہاتھ چھوڑوا رہی تھی۔

"میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔،، وہ غصے سے چلائی پر احمد نے اس کی پرواہ نہ کی۔

سلیمان بھوکے بھیڑیئے کی طرح انہیں مارتے ہوئے حال میں لے جا چکا تھا۔

وہ ڈنڈا اچھینک بھاگ کر کمرے کی طرف جانے لگے یقیناً وہ گن لینے جا رہے تھے۔ صباء سمیر کی باہوں میں بے ہوش ہونے کی کیفیت میں جھول رہی تھی۔

"صباء۔۔۔۔صباء،، سمیر نے بڑی مشکل سے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔۔۔ سمیر کا بدن مار سے جل رہا تھا

ماروا نے احمد کے ہاتھ پر زور سے دانت پیوست کئے اور بھاگ کر حال میں گئی۔

"سمیر صباء کو لے کر چلے جاوٗ۔۔۔ یہ سب ملے ہوئے ہیں تم دونوں بھاگ جاؤ نہیں تو ابا جان مار دیں گے پلیز سمیر صباء کو لے جاؤ۔۔۔ میں فلحال کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ میں صباء کو کھونا نہیں چاہتی۔۔۔،، ماروا نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ اور صباء کو سینے سے لگایا۔

New Era Magazine

محبت وہ نہیں جو دنیا کو دکھائی جائے

محبت تو وہ ہے جو دل و جان سے نبھائی جائے

"پر آپی آپ۔۔۔۔۔۔"،صباء نے اس کی روشن رخسار پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا

"میری فکر مت کرو مجھے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تم دونوں جاؤ۔۔۔ سمیر سمجھ لو صباء کی ماں تمہیں اپنی صباء دے رہی ہے شادی کر لینا تم دونوں۔۔۔ لے جاؤ اسے۔۔۔۔ میں اسفی سے رابطہ کروں گی جانتی ہوں یہ غلط ہے پر میری بچی تمہاری زندگی کا سوال ہے۔۔۔ تمہاری جان بچانے کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ مجھے پرواہ نہیں لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ میں یہاں سب سنبھال لوں گی۔۔۔"،ماروا نے مڑ کر دیکھا سلمیان اپنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا ماروا نے جلدی سے سونے کی چین اور چوڑیاں اتار کر صباء کو تھما دی۔اور صباء کا ہاتھ سمیر کے ہاتھ میں دے دیا

"خوش رہنا تمہیں میری قسم سمیر میری صباء کو خوش رکھنا۔۔۔ یہاں کے حالات ٹھیک ہو جائیں پھر میں تم دونوں کو واپس بلا لوں گی جاؤ۔۔۔۔۔۔"،ماروا نے ہونٹ صباء کے ماتھے پہ رکھ دیئے اور روتے ہوئے کہا پھر اپنا بڑا ڈوپٹہ اس کے سر پہ دے دیا کیونکہ صباء کے پاس باریک ریشمی ڈوپٹہ تھا۔

New Era Magazine

اتنے میں تائی نے صباء کو پکڑ تو سمیر نے انہیں دھکا دے کر صباء کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا

"چلو صباء۔۔۔آپی آپ فکر نہ کریں۔۔۔میرے پاس سیل ہے رابطے میں رہیں گے۔۔۔،، سمیر نے تیزی سے کہا اور حویلی سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"ماروا تم نے اچھا نہیں کیا ارے بھاگا دیا لڑکی کو۔۔۔،،تائی نے سلیمان کو دیکھتے ہی رونا پیٹنا شروع کر دیا تو وہ ماروا کی طرف بڑھے اور اسے جوتے کی نوک پہ رکھ مارنے لگے وہ ان کے قدموں میں ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔

وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی آج اس کی ساری طاقتیں ختم ہو گئی تھی۔۔۔

ماروا زور سے چلائی۔کبیر جیسے نیند کی گولیاں دی گئی تھی وہ چینخیں سن کر ہوش میں آیا اور دراز سے پیسٹل نکال لڑکھڑاتے ہوئے باہر بھاگا۔

"روک جاؤ چچا جان ایک بار اور

ہاتھ لگا یا تو میں گولی چکا دوں گا،، کبیر نم غوشی میں تھا ہاتھ میں پیسٹل لئے وہ بولا۔

سلیمان کے ہاتھ رک گئے سب کے چہرے پہ حیرانگی تھی۔۔

اور لڑکھڑاتے ہوئے سیڑھیاں اترتا صحن میں نیم بے ہوش پڑی ماروا کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔وہ درد سے نڈھال پڑھی تھی۔اس کو ہاتھ لگا تو وہ کہرا اٹھی۔

New Era Magazine

کچھ محبتوں کی نذر ہوا میرا یہ وجود

باقی جو بچ گیا تھا نفرت میں مر گیا

کبیر نے اسے اٹھایا اور لڑکھڑاتا اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور اسے بیڈ پہ ڈال کر خود بھی گر گیا۔ پھر جلدی سے آنکھوں کو رگڑ کر اٹھا اور فرسٹ ایڈ بوکس نکال کر بانو کو بلایا۔ وہ بامشکل آنکھوں کو کھول پا رہا تھا۔

وہ جیسے ہی کمرے میں واپس آیا تو ماروا کے ساتھ گر کے بے ہوش ہو گیا۔ اس کا ہاتھ ماروا کے ہاتھ پہ گرا تھا اور سر ماروا کے دوسرے بازو پہ۔

"بی بی جی۔۔۔۔۔۔ سیٹھ صاحب۔۔۔۔۔۔،، بانو نے ماروا کا چہرہ تھپتھپایا پھر جھک کر کبیر کو ہلایا پر دونوں بے ہوش تھے اس نے آہستگی سے کبیر کے سر کو ماروا کے بازو سے اٹھا کر پیچھے کیا اور ہاتھ بھی پیچھے کیا پھر ہمت کر کے ماروا کو اپنی طرف کھینچا۔۔

اس نے اٹھ کر ورڈروب سے گدا نکال کر بیڈ کے ساتھ بچھایا اور ماروا کو کھسکا کر اس پہ ڈال دیا۔ اب کوئی خطرہ نہیں تھا ماروا کی عزت کو

وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہوش آنے پہ ماروا کو خود سے نفرت ہو کہ وہ ساری رات کبیر کے

New Era Magazine

ساتھ تھی ایک نامحرم کے ساتھ

اک بار نہیں ہر بار گئی
میں رو رو جیون ہار گئی
مجھے تیری جدائی مار گئی
ہر سمت خموشی طاری ہوئی

"اکرام ڈھونڈوان دونوں کو اور جہاں نظر آئیں گولی مار دینا۔۔اس حویلی میں وہ لڑکی آئی تو تم سب کو جان سے مار دوں۔۔۔۔،،، سلیمان نے غصے سے کہا

"کیا کر رہے ہو سلیمان اپنی بیٹی کو ہی مروا دو گے۔۔،،اندر سے کوئی بولا تھا پر انہوں نے دل کی آواز کو دبا

چار آدمیوں کو جانے کا اشارہ کیا اور خود اندر چلے گیا۔

****

مجھے ایسے لگ گئے روگ بُرے
میں جان گئی سب جوگ بُرے

آسانول نگری پار چلیں

اس نگری کے سب لوگ بُرے

"سمیر مجھ سے اور نہیں بھاگا جائے گا۔۔۔۔،،صباء فصلوں کے درمیان گر گئی تھی۔

"ششششش۔۔۔۔،،سمیر نے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پہ رکھ دیا۔

"ڈھونڈو انہیں زندہ نہ بچ جائیں۔۔۔۔بہت رقم ملے گی۔اور اگر وہ دونوں بچ گئے تو ہماری گردن اڑے گی۔۔۔،،ایک آدمی کی آواز سن کر وہ خوف زدہ ہو گئی۔۔

"صباء ہمارا اس گاؤں میں رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔۔،،سمیر نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"سمیر ہم شادی کر لیتے ہیں اور کہیں دور چلے جاتے ہیں۔آپی نے اجازت دی ہے یہ بھی دیا ہے۔۔۔۔،،صباء نے جویلری دیکھائی سمیر کچھ دیر اسے چاند کی روشنی میں دیکھتا رہا۔

"میں اپنے ماں باپ کو کیسے چھوڑ دوں صباء۔۔۔؟؟،،سمیر نے خوفگی سے سوال کیا۔

صباء چندپل ہونٹ کاٹتے ہوئے چاند کی روشنی میں سمیر کے چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔

New Era Magazine

"تم جاؤ یہ تمہارے گھر کی پیچھلی سائڈ ہے نہ جاؤ سمیر میں اکیلی بھاگتی ہوں۔۔۔ویسے بھی زندگی کا بھروسہ نہیں جب اپنے ہی مارنے پہ تُل جائیں۔۔پتا نہیں آپی کے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔"

"شیٹ اپ صباء میں تمہیں ہر گز اکیلا نہیں چھوڑوں گا زیادہ اوور سمارٹ مت بنو۔۔۔آپی نے تمہاری ریسپونسبلٹی مجھے دی ہے۔۔اور آپی بہت طاقتور ہیں انہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔" سمیر نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر ہاتھ پکڑ لیا۔

"چلو اب۔۔۔" سمیر نے تھوڑا سا سر اوپر کر کے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ہم ایک فکر کے پیکر ہیں اک خیال کے پھول
ترا وجود نہیں ہے تو میرا سایا نہیں

دروازے پہ دوسری دستک کے بعد اشرف نے دروازہ کھول دیا۔ان دونوں کو دیکھ وہ دھک سے رہ گئے صباء کے ماتھے اور ناک سے خون بہہ کر ختم ہو چکا تھا اور سمیر کے بال بکھرے شرٹ پہ داغ۔چہرے پہ زخم

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔ سمیر سیٹھ صاحب کے آدمی تم دونوں کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔،،اشرف نے خوفگی سے سوال کیا۔وہ پہلے بھاگ کر اندر داخل ہوا

"ہم دونوں کو پھنسایا گیا ہے ڈیڈ۔۔،، سمیر نے ساری بات بتادی۔

"سیٹھ صاحب اسے مارنے والے تھے میں اسے لے آیا ہوں ڈیڈ میں شادی کرنا چاہتا ہوں صباء سے،،

"ہر گز نہیں اس جیسی لڑکی کو میں اپنے گھر کی بہو ہر گز نہیں بناؤں گی۔ جس کا پتا نہیں کتنے مردوں کے ساتھ ناجائز رشتہ ہے۔۔۔،، سمیر کی ماں بھڑک اٹھی صباء خوفگی سے انہیں دیکھنے لگی اور پھر سمیر سے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرنے لگی پر اس نے نہیں چھوڑا۔۔مزید مضبوطی سے تھام لیا۔اور جلدی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا صباء بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

"تم یہاں بیٹھو۔۔۔،، سمیر نے اسے بڑے آرام سے بیڈ پہ ایسے بیٹھایا جیسے وہ بہت قیمتی کانچ کی چیز ہو اور چھوتے ہی ٹوٹ جائے۔

"ریلکس میں ہوں نہ میرے ہوتے ہوئے تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔،،وہ اس کی رخسار تھپتھپا کر بولا۔

"میں ابھی حویلی فون کرتی ہوں کہ اس کچرے کو لے جائیں،،

New Era Magazine

"ماں یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔،، سمیر باہر نکل کر بولا

"تم اگر اس گھر میں رہنا چاہتے ہو تو اکیلے رہ سکتے اور کسی کی یہاں جگہ نہیں ہے۔ اگر اس کو یہاں رکھنا ہے تو تم بھی یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔،، وہ تحش میں آکر بولتی گئی۔

سمیر دنگ کھڑا اماں کو دیکھتا رہا پھر سڑک پہ ادھر ادھر نظریں گھمائی آدمی نہیں تھے۔

"سمیر تم مجھے جانے دو میں نہیں چاہتی میری وجہ سے تمہارے ماں باپ تمہیں چھوڑ دیں۔۔۔،،، صباء اٹھ کھڑی ہوئی اور التجاء کرنے لگی اس سے پہلے کہ سمیر کچھ کہتا اشرف صاحب اور ازما اندر داخل ہوئے۔

"بیٹا تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ یہاں تم دونوں کو خطرہ ہے۔ سمیر صباء کو لے تو آئے ہو اب اس کی حفاظت بھی کرنا۔ تمہاری ماں ہوش میں نہیں ہے جاؤ بیٹا۔۔۔۔اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ غرور ہے کہ تم میرے بیٹے ہو کسی کی جان بچانا بہت بڑی بات ہے۔۔۔،، اشرف صاحب نے سمیر کے شہانے پہ تھپکی دے کر کہا۔ ازما نے صباء کو سہارا دیا۔

"دو منٹ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔،، ازما کہتی جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

سمیر وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ فرسٹ ایڈ بوکس اور کچھ پیسے جو تھے انہیں نکال کر

New Era Magazine

کالج بیگ میں ڈالا۔راستے میں کوئی حادثہ بھی در پیش آسکتا تھا۔

"یہ لو کچھ پیسے ہیں اور جب یہ معملات ٹھیک ہوں گے واپس آجانا۔۔۔،،اشرف صاحب نے کہا اور دونوں کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"سمیر یہ کپڑے رکھ لو ضرورت پڑے گی۔،،ازمانے استری شدہ تین چار اپنے سوٹ اور تین سمیر کے سوٹ جلدی سے بیگ میں ڈال دیئے۔سمیر نے اسے گلے لگا یا۔

"اپنا خیال رکھنا سمیر اور صباء بھابھی کا بھی۔۔،،ازمانے اپنے باپ کو دیکھا انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

"تم شادی کر لینا سمیر۔۔۔تمہارے باپ نے اجازت دی۔۔۔ایک پاک بندھن ضروری ہے ایسے سفر میں۔۔،،وہ اس کے شہانے پہ تھپکی دے کر بولے۔

سمیر صباء کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکل گیا۔صباء کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا تھا۔

"سمیر ایک بات کان کھول کر سن لو

اگر جانا چاہتے ہو تو دوبارہ اس دہلیز پہ قدم مت رکھنا۔۔۔،،مسز اشرف غصے سے بولی۔

سمیر نے پیچھے کھڑے باپ کو دیکھا تو انہوں نے جانے کا اشارہ کیا۔

"چلو صباء۔۔۔،،سمیر نے صباء کو دیکھا ہاتھ پہ مضبوطی بڑھائی اور تیزسے دروازے

New Era Magazine

کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر پیچھلی طرف بھاگا۔ پیچھے سے نکل رہی سڑک پہ وہ دونوں بھاگ رہے تھے۔

تھوڑی دور جا کر وہ درختوں کی آڑ میں سانس لینے کو رو کے تو صباء نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"ہاؤ فنی تمہیں اس حال میں بھی ہنسنے کی پڑی ہے۔۔۔،، سمیر نے منہ بسور کر کہا۔اور نیچے بیٹھ گیا

"ہاہاہاسمیر ویسے سوچا نہیں تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو گا کہ ہمیں بھاگنا پڑے گا۔۔۔،،صباء اس کے ساتھ بیٹھ گئی وہ اسے دیکھنے لگا اور پھر ہنسنے لگے۔

"سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا اچھا ایک بات بتاؤ۔۔،، سمیر نے ناک اور ہونٹ سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے گردن گھما کے اسے دیکھا۔

"مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔،،

"وہ تو پہلے بھی کرنی تھی کوئی نئی بات کرو۔۔۔،، وہ ہنستے ہوئے بولی تو سمیر اسے گھورنے لگا۔

"ایک وعدہ کرو تو شادی کروں گی۔۔۔،،صباء نے دائیں ہاتھ اس کے سامنے کیا اور بالوں کو پیچھے کیا

New Era Magazine

سمیر نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"وعدہ کرو کہ شادی کے بعد بھی مجھے چاہو گے یوں ہی۔۔۔۔،،صباء نے دوسرے ہاتھ کا مکا بنا تھوڑی نیچے ٹکا لیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا ہمیشہ تم سے بے انتہا محبت کرتا رہوں گا۔۔۔مرتے دم تک وفا نبھاؤں گا۔۔،،وہ تھوڑا پیچھے ہو کر گردن جھکائے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

پھر صباء کا ہاتھ چھوڑ چاند کو دیکھنے لگا۔۔۔

صباء نے ایک نظر اس پہ ڈالی اسی پل سمیر نے دیکھ۔۔

اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔

"مجھ سے شادی کروگی۔۔۔دیکھو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔۔

باپ کی کمائی پہ عیش کر رہا ہوں۔۔پر بہت جلد پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اچھی سی جاب کروں گا۔۔ تقریباً بیس سال میری عمر ہے۔۔۔اور۔۔،،وہ رکا۔۔

"اور تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔،،

سمیر نے محبت سے اس کے چہرے کو چاند کی روشنی میں دیکھا۔صباء اسے دیکھتی رہی اور پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہم مسجد سے تھوڑا آگے آ چکے ہیں چلیں واپس۔۔۔۔"، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"چلو۔۔۔"، صباء اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ فصلوں میں سے ہوتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے مسجد کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

مسجد کا امام مسجد میں موجود تھا اور چند افراد اور فراز بھی موجود تھے۔ جو نماز ادا کرنے آیا تھا ہر بات سے انجان تھا۔

"سمیر صباء یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔۔"، وہ گھبرا کر بولا

سمیر نے ساری داستان سنا دی۔ فراز دنگ کھڑا دیکھتا رہا۔

"ماروا نے ٹھیک کہا ہے تم دونوں شادی کر لو ہم گواہ بنیں گے۔۔۔"، فراز نے صباء کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

تو مولوی نے انہیں وضو کرنے کو کہا اور مسجد کے ساتھ بنے اپنے گھر بھیجا تھوڑی دیر بعد وہ چند آدمیوں کے سامنے ایک دوسرے کے ساتھ ایک پاک رشتے میں باندھ رہے تھے۔

****

عشق تیرے سوا کسی سے نہیں

New Era Magazine

اب کوئی شکوہ بھی زندگی سے نہیں

"صباء اب ہم کہاں جائیں۔۔۔،، سمیر نے صباء کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پہ چلتے ہوئے کہا۔

"آسماں کے پرے
ایک جہاں ہے کہیں
چھوٹ سچ کا وہاں قائدہ ہی نہیں
روشنی میں وہاں کی
الگ نور ہے
سائے جسموں سے آگے جہاں جاتے ہیں
چل وہاں جاتے ہیں
چل وہاں جاتے ہیں،،

صباء نے اپنا سر سمیر کے کاندھے سے ٹکا کر گانا گنگنایا تو سمیر ہنسنے لگا۔

"تم بہت فیلمی ہو۔۔۔،، سمیر نے صباء

New Era Magazine

کے ہاتھ پہ پکڑ مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم۔۔۔اوہ سوری آپ میرے شوہر۔۔۔،،صباء نے شرمانے کی ایکٹنگ کی۔اور دوپٹے کا گھونگھٹ کر گئی۔ سمیر نے بیگ شہانے پہ ٹکایا اور ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ اٹھایا صباء نے شرمانے کی بجائے آنکھ دبائی وہ تھوڑا منصوعی شرمایا۔

"ہاہاہا بہت ہی اچھی بیوی ثابت ہو گی تم۔۔،، سمیر نے شہانا مار کر کہا۔

اتنے میں ایک گاڑی کی لائٹ دیکھ وہ جلدی سے بھاگنے لگے ادھر ادھر کوئی چھپنے کی جگہ نہیں تھی۔

سمیر نے صباء کا ہاتھ چھوڑا نہیں

"صباء وہ دیکھو،، سمیر نے دائیں جانب اشارہ کیا

"واٹ میں ج۔۔ج۔ جنگل نہیں جاؤں گی اگر وہاں کے سردار شیر کو میں پسند آ گئی تو۔۔۔،،صباء نے خوفگی سے کہا۔

"تو میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔،،، سمیر ریت میں بھاگتے ہوئے بولا۔

گاڑی نزدیک آتی جا رہی تھی پر وہ سڑک سے اتر چکے تھے۔

گولی چلنے کی آواز آئی تو صباء گر گئی۔

"صباء کیا ہوا۔۔،،وہ خوفگی اور ڈر سے بولا

New Era Magazine

"گولی تو بلکل بھی نہیں لگی۔۔ہاہاہا۔۔،،صباء نے شرارت سے کہا سمیر نے گاڑی کو دیکھا اور پھر اسے جلدی سے اٹھالیا اور گھنے جنگل میں داخل ہو گیا۔بہت بڑے درخت کے نیچے اسے بیٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا صباء اسے محبت سے دیکھنے لگی۔

چوکلیٹ کلر کی شرٹ اور بلیو پینٹ میں وہ ملبوس تھا چہرے پر جگہ جگہ زخم شرٹ بھی پھٹی ہوئی تھی۔

"صباء تم یہاں ہی بیٹھی رہنا میں آتا ہوں،ہلنا بھی مت۔۔۔،، سمیر نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھام کر کہا۔اور بیگ اسے تھمادیا

"سمیر تم کہاں جارہے ہو۔۔،،صباء نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

"میں ابھی آتا ہوں پلیز یہاں سے ہلنا بھی مت کوئی بھی آواز آئے یہاں سے اٹھنا مت پلیز صباء۔۔۔،، سمیر نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ کر کہا اور ہاتھ چھوڑوا کے ایک طرف بھاگ گیا۔

"یااللہ میرے شوہر کی حفاظت کرنا۔ابھی تو اس پاک احساس کو محسوس کیا ہے اس رشتے میں بندھے ہیں ابھی اس رشتے سے جدا نہ کر دینا رحم میرے مولا رحم کرو۔۔۔،، وہ ڈر گئی اور صرف ایک خدا ہی تھا جو اس کی پکار سن سکتا تھا اور تو کوئی رشتہ ناطہ بچا نہیں تھا۔

New Era Magazine

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنی طرف بھاگ کر آتے قدموں کی چھاپ سنی تو وہ سمیر کے بیگ کو گلے لگا

کر خود میں سمیٹ گئی۔

"صباء چلو جلدی۔۔۔،، سمیر نے بیگ اٹھالیا اور صباء کا ہاتھ تھام لیا۔

صباء سانس روکے اس کی شرٹ پھٹی دیکھتی رہی۔۔۔ سمیر نے اسے اٹھایا اور جنگل سے نکلنے کے راستے پر بھاگا صباء اس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔ بغیر سانس لئے۔

"وہ آدمی کہاں گئے اور۔۔۔اور یہ کیسے پھٹی چہرے پہ مزید زخم کیسے یہ گاڑی۔۔۔ ،، سمیر نے اسے جیپ میں بیٹھایا تو صباء نے سوال کیا سمیر جلدی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کر لی۔

درد سے نڈھال ہو رہا تھا پر وہ ابھی ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا۔

"وہ چاروں بے ہوش پڑے ہیں ان کے ہوش میں آنے سے پہلے ہمیں نکلنا ہو گا۔۔،، سمیر نے کہا اور گاڑی کو گھمائے بغیر سیدھی جارہی سڑک پہ ڈال دی۔ جو ٹیلوں کی طرف جارہی تھی۔

"سمیر ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔،، صباء نے آس پاس دیکھ کر پوچھا۔ اور جیسے ہی ہاتھ سمیر کے کاندھے پہ رکھا وہ تڑپ گیا۔

New Era Magazine

"کیا ہوا۔۔۔۔"

"کچھ نہیں تھوڑی سی چوٹ لگ گئی ہے، اور ہم وہاں جا رہے ہیں جہاں ہم دونوں ہوں گے آسماں سے پرے۔۔۔۔۔" سمیر نے رومینٹک انداز میں کہا تو صباء نے قہقہہ لگا دیا۔

وہ دونوں اتنی مصیبتوں کے باوجود مسکرا رہے تھے۔ کر بھی ٹھیک رہے تھے آخر زندگی کتنی ہوتی ہے۔ کیوں نہ اس زندگی کو جی بھر کے جیتے۔

سکوں ہی سکوں ہے

خوشی ہی خوشی ہے

تو رہے سلامت

مجھے کیا کمی ہے

****

"کبیر کیا ہوا تمہیں اٹھو کبیر۔۔۔" ابھی رات کا ایک ہی بجا تھا کہ ماروا ہوش میں آئی خود کو بیڈ سے نیچے اور کبیر کو بیڈ کے اوپر دیکھ ہڑ بڑا گئی۔ اور اٹھ کر اس کا چہرہ تھپتھپانے

New Era Magazine

لگی۔

کبیر نے کوئی حرکت نہ کی تو وہ پریشان ہو کر صوفے پہ جا بیٹھی۔

"لگتا ہے تائی لوگوں نے اسے سلیپنگ ٹیبلیٹ دی ہیں تبھی تو اس وقت لڑکھڑا کر چل رہا تھا۔۔کتنے گر چکے ہیں یہ لوگ آئی ڈونٹ بی لیو دس۔۔۔،،ماروا نے اسے دیکھا اور اٹھ کے کمرے سے نکل گئی۔

"ابھی تک کچھ پتا کیوں نہیں چلا کہاں رہ گئے آپ کے آدمی چچا۔۔۔،،احمد غصے سے بول رہا تھا۔

"ان دونوں کو تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا،کال کرتا ہوں اور آدمیوں کو بھیجتا ہوں،، سلیمان بھی غصے سے بولے

"یااللہ میری بہن کی حفاظت فرمانا اور سمیر کی بھی۔۔۔،،ماروا کا دل کانپنے لگا وہ جلدی سے چھت پہ چلی گئی۔اور ٹہلنے لگی۔

"میں کیا کروں،،وہ ادھر ادھر ٹہلتے فکر مندی سے سوچنے لگی۔

"اسفار سے بات کرتی ہوں۔۔،،وہ جلدی سے فون اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"نہیں اب ماروا اس قدر بھی کمزور نہیں کہ کسی کی مدد لے گی۔۔،،وہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے سوچنے لگی۔پھر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"کل سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ اپنے آدمیوں کے ساتھ حویلی پہنچ جائے گا۔۔،، سلام دعا کے بعد وہ بولی دوسری طرف سے جواب جو بھی ملا تھا اس کے حق میں تھا۔۔

"بس بہت ہو گیا۔۔۔ بہت کر لی عزت۔ یہ لوگ جیسے ہیں نہ ان کے ساتھ ویسا ہی بننا ہو گا۔۔۔ پھر یہ سکون کریں گے۔۔،، وہ ماتھے پہ بل ڈال ناک سے بہے رہے خون کو صاف کرتی بڑبڑائی اور بالوں کو جوڑا بنا لیا۔

کچھ دیر وہ ادھر ادھر ٹہلتی رہی پھر سیڑھیاں اترنے لگی۔

لاؤنج میں سلیمان اور احمد سرگوشیاں کرتے ہوئے اوپر آرہے تھے۔ مار وا نے مٹھیاں بھینچ لی۔۔

مار وا ان کے راستے میں یوں حائل ہوئی کہ وہ رک گئے۔

"تو سیٹھ سلیمان اور سیٹھ احمد صاحب۔۔۔ اپنی اوقات دیکھنے پہ آ گئے تم لوگ۔۔۔۔ ایک بات کان کھول کر سن لو قسم خدا کی اگر میری بہن کو مزید کچھ بھی ہوا نہ تو سمجھ لو تم سب کی قبریں اسی حویلی میں بنیں گی۔۔۔ انڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔،، وہ چٹکی بجاتے ہوئے ماتھے پہ بل ڈال کر بولی غصہ تو پہلے ہی اس میں بھرا پڑا تھا۔ وہ ان دونوں پہ نکالتی سیڑھیاں اتر گئی۔

"کیا کر لو گی تم۔۔۔گھر کی بیٹی بھاگ گئی ہے ہم عزت دار مرد ہیں۔۔۔اور تم اپنی زبان پہ لگامیں کسو،،احمد تحش میں آکر بولا۔مار وار کی اور طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے نفی میں سر ہلاتی مڑی۔

"تم عزت دار مرد ہو۔۔۔حیرت ہے۔۔۔

ویسے تمہاری سوچ ہے سیٹھ احمد کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔اور اپنے چاچا جی سے پوچھ لو کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔خیر فلحال گڈ نائٹ امید ہے وارننگ یاد رہے گی۔۔سوٹیک کیئر۔۔۔۔۔،،وہ دانت پیس کر آنکھوں کے ساتھ لفظوں سے بھی آگ برساتی چلی گئی احمد مٹھیاں بھینچ گیا سلیمان ہونٹوں کو کاٹتے سیڑھیاں چڑھ گئے۔

"بہت جلد تجھے میں بتاؤں گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔۔۔۔،،وہ غصے سے پاؤں پٹختا سیڑھیاں چڑھ گیا

آخر وہ دن آن ٹھہرا

جس دن اپنے اپنوں کو اپنے ہاتھوں سے سولی چڑھائیں گے۔

****

New Era Magazine

کچھ بھی ہو سکتے تھے، تسخیر نہیں ہونا تھا!
ہم کو یوں درد کی تصویر نہیں ہونا تھا!

وہ تو تم آئے تو تھوڑا سا یقیں پختہ ہوا
ہم نے تو قائلِ تقدیر نہیں ہونا تھا!

حوصلہ ہار کے جینا بھی کوئی جینا ہے
گر ہی پڑنا تھا تو تعمیر نہیں ہونا تھا!

پاگلا! دیکھتے رہنا تھا روانی کو فقط
ایسے، دریا سے بغلگیر نہیں ہونا تھا!

چاہتے ہم تو تجھے روک ہی لیتے لیکن
بس ترے پائوں کی زنجیر نہیں ہونا تھا!

New Era Magazine

میں جو رانجھا نہ ہوا اس پہ گلہ کیوں لوگو

اُس نے ویسے بھی مری ہیر نہیں ہونا تھا

"سمیر گاڑی روکو۔۔۔،،صباء نے چلا کر کہا تو سمیر نے باریک پہ پاؤں رکھ دیا۔

صباء بھاگ کر گاڑی سے اتری چاند کی روشنی سے منظر نمایاں تھا

سڑک کے ارد گرد اونچے اونچے ٹیلے تھے۔

"آج رات ہم یہاں گزاریں گے۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر باہیں پھیلائے جھوم کر کہا

"ہاہاہاہا تم واقع ہی پاگل ہو دور دور تک کوئی انسان نہیں اور تم یہاں رہو گی۔۔۔۔،، سمیر ہاتھ سٹیرنگ پہ جما کر تھوڑا سا جھک اسے دیکھنے لگا۔

"تو کیا ہوا چلو اترو نہ۔۔۔،،وہ گاڑی کے آگے سے گھوم کر اس کا بازو کھینچنے لگی۔

"اوکے اوکے ایک منٹ۔۔۔،، سمیر نے گاڑی کو لاک لگایا اور اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"چلو وہاں چلتے ہیں۔بیگ اٹھاؤ۔۔،،صباء نے اونچے چاند کی روشنی میں نظر آرہے سفید ٹیلے کی چوٹی کی طرف اشارہ کیا۔

"سانپ نے ڈس لیا تو مجھے مت کہنا پھر۔۔،، سمیر اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے

بولا۔

"وہ بعد کا مسئلہ ہے فلحال چلو۔۔۔۔،،صباء نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر دس منٹ کی محنت کے بعد وہ دونوں ٹیلے کی چوٹی پر تھے۔صباء کا سانس پھول چکا تھا۔

سمیر نے بیگ میں رکھی پانی کی بوتل اسے تھما

دی۔جو مسجد سے بھری تھی۔

تھوڑا سا پانی پینے کے بعد اس کا سانس بحال ہوا۔

"صباء تم یہاں زمین پہ سو جاؤ گی۔۔۔۔،، سمیر نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

صباء اسے دیکھنے لگی۔

"سمیر جہاں آپ وہاں میں ویسے بھی مٹی کتنی اچھی ہے ایک منٹ۔۔،،صباء نے اٹھ کر اپنی چادر جو ماروا نے دی تھی نیچے بچھانے لگی سمیر اسے ادھر ادھر پھدکتے دیکھتا مسکراتا رہا۔

"جی تو جٹ صاحب یہ ہمارا بیڈ اور نیلا آسمان ہماری چھت یہ درخت ہمارا پنکھا اور۔۔۔،،وہ اس کے بازو کو تھام مسکرائی۔

"اور یہ میرا تکیہ۔۔۔تو کیسا لگا ہمارا بیڈ روم۔۔۔۔،،صباء نے اس کا بازو چھوڑ باہیں پھیلا کر جان دار مسکراہٹ سے کہا۔پینک لون کے پرنٹیڈ شلوار قمیض اور پر ریشمی ڈوپٹہ

New Era Magazine

لئے جھوٹے جھوٹے ٹاپس اور سٹریٹ بال آدھر سامنے اور آدھے پیچھے جھول رہے تھے۔

"ہاہاہاہا بہت اچھا ہے۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ کر کہا اور بیگ چادر کے ایک کونے پہ رکھ دیا۔

"تم لیٹ جاؤ میں یہاں بیٹھا ہوں۔۔۔،، سمیر زمین پہ بیٹھ گیا۔اور صباء کو چادر پہ لیٹنے کو کہا۔

"اٹھو۔۔۔،میں نے کہا اٹھو،،صباء بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی چوٹکی بجا کر بولی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہاں آؤ۔۔۔،،صبا جوتا اتار کر چادر پہ کھڑی ہو کے بولی۔اور نیچے ڈھک رہے ڈوپٹے کو شہانے پہ ٹھیک کیا۔

اور اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

وہ سینڈل سے پیرؤں کو آزاد کرتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا دونوں یوں قریب کھڑے تھے جیسے دو انگلیاں اکٹھی کھڑی ہوں سمیر نے اس دوری کو بھی ختم کیا اور صباء کو سینے سے لگا لیا۔

New Era Magazine

عشق دشوار تو نہیں لیکن

بس ذرا سا حوصلہ کرے کوئی

"ایم سوری صباء میری وجہ سے تم۔۔،،

"تمہاری وجہ سے مجھے اتنا اچھا، ہینڈ سم، طاقتوار اور جٹ منڈا شوہر کی شکل میں مل گیا اور یہ سوری وری مت کرو۔۔ میری منہ دیکھائی نکالو۔۔۔۔،، صباء نے اس کے ہونٹ پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ سمیر نے ادھر ادھر دیکھا پھر نظر ٹیلے کے دائیں جانب نیچے گئی۔

"ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں۔۔ تم یہاں بیٹھو۔۔،، وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا اور اسے وہاں بیٹھا کر جلدی سے نیچے اترنے لگا صباء چادر پہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی۔ تھوڑا بہت ڈر لگا تو اس نے بیگ کو دونوں باہوں میں لے کر آنکھیں مندلی بیگ سے اٹھ رہی خوشبو سمیر کی تھی جو اسے ہر ڈر سے آزاد کرتی گئی تھکان وجود پہ تاری ہونے لگی تو

وہ بیگ کو سر کے نیچے رکھ

ٹانگے لمبی کر کے لیٹ گئی۔

تقریباً بیس منٹ بعد سمیر واپس لوٹا وہ اپنے پیچھے کچھ چھپائے ہوئے تھا

"آنکھیں بند کرو۔۔۔،، صباء اٹھ کر بیٹھی تو اس نے کہا۔

صباء ایک آنکھ بند اور ایک کھول کر دیکھنے لگی

"دونوں بند کرو نو چیٹنگ۔۔۔اور دوسری طرف گھوم جاؤ۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ سر ہلا کر آنکھیں بند کر گئی اور دوسری طرف منہ کر گئی۔ سمیر اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔

سمیر گلاب کے پھولوں کی ٹہنیوں سے کانٹے اتارنے لگا اور کچھ پھولوں کی پتیاں پھولوں سے الگ کر دی۔

صباء خوشبو سونگھ کر مسکرائی اور سر جھکا گئی

"سمیر اور کتنی دیر بند رکھوں آنکھیں۔۔۔،، صباء نے کہا۔

"بس دو منٹ اور۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

اب اسے ایک لوہے کی تار کی ضرورت تھی۔اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر صباء سے بیگ پکڑا اس میں سے ایک لوہے کی تار کھینچ کر گلاب کے پھولوں کو اس میں پرونے لگا۔

چند منٹ بعد اس نے صباء کو اپنی طرف گھمایا اور اس کے جھکے سر کو دیکھ محفوظ ہوا۔۔۔ تھوڑی کو انگلیوں سے اوپر اٹھایا

"ہیپی نیو لائف مسز جٹ۔۔۔،، سمیر نے اس کے ہاتھ میں پھولوں کا گجرا پہناتے ہوئے کہا۔

ایک پھول کو انگوٹھی کی شکل دی گئی تھی انگلی میں پہنانے لگا۔صباء کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے اور وہ بے اختیار سمیر کے سینے سے لگ گئی۔ سمیر کے زخموں پہ درد ہوا تھا پر وہ

۔اس کے گرد بازو حائل کر گیا

"ارے ارے رو کیوں رہی ہو۔۔۔،، سمیر نے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا۔وہ کچھ نہ بولی بس اس کے سینے پر آنسوں گراتی رہی۔ سمیر نے اسے الگ کیا اور آنسوں صاف کئے۔

"میری جان کی آنکھوں میں آنسوں بلکل بھی اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا تو وہ برستی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"آپی کی یاد آرہی ہے سمیر۔۔۔۔،، وہ ہچکیوں کے درمیان میں بولی۔۔

سمیر نے اسے اپنے سامنے کیا۔

"صبی یوں ہمت ہارنا اچھی بات نہیں۔۔آپی سے ہم بہت جلد ملیں گے۔۔۔میں بات کرواتا ہوں۔۔۔،، وہ تھوڑا پیچھے کو جھک جینز کی جیب سے سیل نکالنے لگا۔

"سگنل نہیں ہیں۔۔۔،، وہ صباء کے سامنے سیل لہراتے ہوئے بولا صباء براسا منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

New Era Magazine

"صباء۔۔۔بچے نہ نہ رونا نہیں۔۔۔۔دیکھو کدو ہے نہ۔۔۔،،وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولا تو صباء کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

کچھ دیر کی باتوں کے بعد سمیر اسے بہلانے میں کامیاب ہو گیا۔

"تمہاری شرٹ پھٹ چکی ہے اس درخت کے پیچھے جا کر کپڑے چینج کر لو ایسے اتنے کوجے لگ رہے ہو،،صباء نے بیگ کھولا اور اس کی استری شدہ جینز اور بلیک شرٹ اسے تھمائی اور خود دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گئی چند منٹ بعد سمیر واپس اس کے سامنے جا بیٹھا۔

"بھوک لگی ہو گی یہ لو امرود کھاؤ منہ دکھائی میں اور میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں،۔۔، سمیر نے اپنی شرٹ کے ساتھ امرود صاف کر کے اس کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے اور کچھ چاہیئے بھی نہیں آپ چاہیئے جو مل گئے۔۔۔،،صباء ڈوپٹے پہ پڑے پھول اٹھا کر سمیر پہ پھینکتے ہوئے بولی۔

وہ ایک پاؤں زمین پہ جمائے اسی ٹانگ کے گھٹنے پہ ہاتھ ٹکائے اور ایک ٹانگ دوہری کر رکھی تھی ہاتھ زمین پہ ٹکائے بیٹھا تھا۔

"اور آپ نے جو مجھے منہ دیکھائی دی ہے دنیا میں آج تک کسی شوہر نے اپنی بیوی کو نہیں دی ہو۔۔گی۔اتنی محنت سے محبت سے اپنے ہاتھوں سے بنا کر۔۔،،صباء امرود

New Era Magazine

کھاتے ہوئے ڈوپٹے پہ پڑھے پھول مسلسل سمیر پہ پھینک رہی تھی وہ آنکھیں بند کر گیا اور مسکرانے لگا۔

"ویسے میری منہ دیکھائی کہاں ہے۔۔۔،، سمیر نے بدلے میں ڈوپٹے سے پھول اٹھا کر اس پہ پھینکتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگی۔

"لڑکے منہ دیکھائی نہیں لیتے بے واقوف۔۔۔،،وہ اس کے سر پہ چپت رسید کرتے ہوئے بولی۔

"کیوں لڑکیاں پھر کیوں منہ دیکھائی لیتی ہیں۔۔۔۔،،وہ دلچسپی سے سوال کرتے ہوئے مسکرایا۔

"اللہ ہی جانے۔۔

"اچھا۔۔۔تمہارا ان دو امرودوں سے کیا بنے گا سمیر یہ بھی لے لیں میں رج گئی۔۔۔،،صباء نے اپنے آگے پڑھے دو امرود سمیر کے سامنے رکھ دیئے۔

"میں بھی رج گیا تمہیں دیکھ کے۔۔،،وہ شرارت سے بولا تو صباء نے نظریں جھکالی۔

"اب بتاؤ میں فٹو ہوں۔۔،، سمیر باقی کے امرودوں کو بیگ میں ڈالتے ہوئے بولا

"ہاہاہا بڑی باتیں یاد رہتی ہیں تمہیں۔۔۔،،صباء نے اس سے بیگ پکڑ کر رکھ لیا اور سمیر کے لئے جگہ چھوڑ کر لیٹ گئی۔

"تم ٹھیک ہو کے لیٹ جاؤ میں ٹھیک ہوں بیٹھا ہی۔۔۔،، سمیر نے کہا۔

"کیوں آپ میرے شوہر نہیں ہیں؟؟۔۔۔اور کافی تھک گئے ہیں ڈیر مجازی خدا۔۔۔

،،صباء اٹھ کر بیٹھ گئی اور غصے سے اسے گھورنے لگی

"وہ تو میں ہوں،، سمیر نے کالر جھاڑا اور شوخی دیکھائی۔

"تو پھر میرے ساتھ کانٹے لگے ہوئے ہیں یا میں نے بم باندھا ہوا ہے جو تم لیٹ گئے تو پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔،،صباء نے اسے کلر سے پکڑ کر تھوڑا نزدیک کر کے کہا۔

"تم خود ہی بم ہو۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر خوفگی سے کہا۔

"اور تم،،صباء نے اس کے شہانے پہ تھپڑ رسید کیا تو وہ کہرا گیا۔

صباء نے غصے سے اسے دیکھا اور پھر بیگ سے فرسٹ ایڈ بوکس نکال کر اس کا ہاتھ پکڑ اٹھی

"یہاں لیٹو۔۔۔۔۔،،وہ اسے اپنی جگہ پہ لیٹنے کو بولی۔

سمیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

"ایسے مت دیکھو چپ چاپ لیٹ جاؤ۔۔،،وہ کھڑی کھڑی ہی بولی

"سمیر ہم دونوں یہاں اکیلے ہیں ایک دوسرے کی فکر کریں گے۔اور ہم دونوں ایک دوسرے کی مدد ہی کریں گے نہ۔اور میں تمہاری بیوی ہوں مت بھولو شاباش لیٹ

New Era Magazine

جاؤ۔۔،،آخری بات اس نے غصے سے کہی۔تو سمیر ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر معصوم سی شکل بنا کر بیگ پہ سر رکھ لیٹ گیا۔صباء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئ

"شرٹ اتارو۔۔،،صباء مسکراہٹ دبا کر بولی۔تو سمیر کرنٹ کھا کر اٹھا۔

"کیا کہا۔۔۔شرم کرو۔۔،،وہ خفیف ہوا

"اوور ایکٹنگ بند کرو۔۔میں تمہاری بیوی ہوں سمجھے اور اب چوں چاں مت کرنا۔۔،،وہ اس کے پاس بیٹھ گئ اور دوبارہ سے لیٹا کر فرسٹ ایڈ بوکس کھولنے لگی۔ ڈاکٹری روئی اور ڈیٹول نکال اس نے سمیر کو دیکھا جو ہونٹ کاٹتے ہوئے اسے خوفگی سے دیکھ رہا تھا۔

"تم بچے نہیں ہو سمیر ڈرنا بند کرو۔۔۔،،اس نے سختی سے کہا اور تھوڑا آگے جھک کر اس کے چہرے پہ لگے زخموں پہ مرہم لگانے لگی۔

"اووووُوُووماں۔۔۔سسس،،وہ ایکٹنگ کرتے ہوئے چلا یا صباء نے غصے سے اسے گھورا تو وہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ منہ بھی بند کر گیا صباء بڑے پیار سے اس کے زخموں پہ مرہم لگا رہی تھی۔

چہرے کے زخموں پہ مرہم لگانے کے بعد وہ مسکراہٹ دباتی آنکھیں مند کے اس کی

شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔ سمیر نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔

"بچے کی جان لو گی کیا،، وہ مصنوعی خوفگی سے بولا۔

"شیٹ اپ۔۔ سمیر اتنا بڑا۔۔۔ زخم۔۔۔، رائٹ شہانے سے تھوڑا سا نیچے ایسے لگ رہا تھا جیسے کچھ اندر تک پیوست کیا گیا ہو صباء آنکھیں مند گئی۔

"تم میرا ہاتھ پکڑ کر زخم پہ رکھو مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا،، وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تو سمیر اٹھ کر بیٹھ گیا اور خود ہی مرہم لگانے لگا

پھر وہ کمر تک ہاتھ لے جانے کی کوشش کر رہا تھا صباء نے آنکھیں کھولی اور اٹھ کر اس کے پیچھے بیٹھ جیسے ہی مرہم لگانے لگی مرہم ہاتھ سے گر گئی۔

"سسس۔ سمیر یہاں کوئی زخم تو نہیں ہے،، وہ خوفگی سے بولی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے کیونکہ اس کا سفید شہانہ سرخ پڑ چکا تھا اور بھی گاہے بگاہے ڈنڈوں کے نشانات تھے جو وہ صباء کو بچانے کے چکر میں اپنے تن پہ لے گیا تھا

"وہ سیٹھ صاحب نے اس شہانے پہ ڈنڈا مارا اور ایک آدمی نے اٹھا کر درخت میں دے مارا لگتا ہے اندرونی چوٹ۔۔۔،، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا صباء نے شرٹ اوپر کر کے اس کی پیٹھ سے سر ٹکا دیا

"سمیر میری وجہ سے آپ کو اتنی تکلیفیں اٹھانی پڑ رہی ہیں ایم سوری۔۔ میں اچھی

بیوی نہیں ہوں۔۔۔،،وہ پھر سے رونے لگی تھی۔ سمیر نے اس کی طرف منہ کر کے اس کے آنسوں صاف کئے اور نفی میں سر ہلا دیا۔

"ایک دفع کہا نہ کہ میری بیوی روتی ہوئی اچھی نہیں لگتی،اور تب تم بیوی نہیں تھی اب ہو اسی لئے تو بیویوں والے فرائض سرانجام دے رہی ہو تم ایک اچھی بیوی ہو،،

صباء پھر سے مسکرانے لگی۔

"چلو اب سو جاؤ دن یہاں سے نکلنا ہے یہ علاقہ بھی آپ کے بابا کی ریاست میں آتا ہے،،

"باپ نہیں بہن۔۔۔،،صباء نے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

سمیر نے بیگ سر کے نیچے رکھ کر اپنا سر اس پہ ٹکا دیا اور باہوں کا تکیہ صباء کے لیئے بچھا دیا۔

صباء نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا اور اس کے بازو پہ سر رکھ دیا۔

صباء نے گہرا سانس لیا اور نظریں گھما کر سمیر کو دیکھا سمیر نے بھی اسی پل اسے دیکھا اور صباء کا ہاتھ تھام لیا۔

بیت چلی ہے رات سجن

دے ہاتھوں میں ہاتھ سجن

تو ہی ہار سنگھار مرا

تو ہی میری ذات سجن

کر نینوں سے بات سجن

****

صبح کا سورج طلوع ہوا تو اسفار حویلی پہنچ تھا۔ماروا جھولے پہ لیٹی ہوئی تھی۔ڈوپٹہ نیچے پڑھا تھا ایک ہاتھ اس کا نیچے تھا اسفار کو پریشانی بھی اور حیرانگی بھی ہوئی وہ براؤن پجامہ کرتے میں ملبوس تھا بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں داخل ہوا۔

"ماروا،،

"ماروا،،اسفار نے اس کے سر پہ پہنچ کر پکارا۔ماروا کے آنسوؤں نے آنکھوں سے بہے بہے کر نشان چھوڑ گئے تھے۔اسفار کا سانس ایک دفع حلق میں ہی اٹک گیا۔

ماروا کا یہ حال۔۔۔۔

"ماروا،،اسفار نے تیسری مرتبہ اسے پکارا تو ماروا جلدی سے اٹھی اور جھولے سے گرنے لگی تھی کہ اسفار نے بازوؤں سے پکڑ لیا ماروا کا سر اس کے کاندھے پہ گر گیا۔

"لو یہ دیکھو اب اس کی کرتوتوں کو دیکھ لو سلیمان نیچے آ،ان دونوں بہنوں کو تو کوٹھے پر۔۔۔۔،،

"جسٹ شیٹ اپ آپ بڑی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ کچھ بھی بولتی جائیں گی۔اب ایک لفظ نہیں سنو گا ماروا یا صباء کے بارے میں۔۔۔،،اسفار نے ماروا کو کھڑا کیا اور ڈوپٹہ اٹھا کر اس کے گلے میں ڈال تائی کی طرف گھوما دانت پیس انگلی دیکھا کر سختی سے بولا۔

"کبیر نیچے آؤ۔،،اسفار زور سے چینخا

"ایس پی آواز نیچی رکھو یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے۔۔،،سلیمان سیڑھیاں اترتے ہوئے بولا۔

ماروا نفی میں سر ہلاتی چہرے پہ ہاتھ چلاتے ہوئے جھولے پر بیٹھ گئی بانو اس کے پاس آ کر کچھ بولنے لگی پر ماروا نے ہاتھ کے اشارے سے چپ ہونے کو کہا۔ایک نظر اسفار پہ ڈالی کرتا پجامہ پہنے رعب دار شخصیت لئے سفید ماتھے پہ سلکی بال بکھیرے کھڑا تھا جس کی خواہش تھی وہ زندہ نہیں تھی ماروا کے سر میں درد اٹھا تھا اس نے سر کو دبانا

شروع کیا۔

"میں نے کہا کبیر باہر آؤ۔۔۔،،اسفار دوبارہ دھاڑا سب خاموش ہو چکے تھے۔

"کیا ہوا اسفار۔۔۔۔،، کبیر سر دونوں ہاتھوں میں گرائے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگا دو تین بار وہ لڑکھڑایا اور نیچے اتر آیا۔

اسفار نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

ماروانے بھی سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔،،

"نہیں یار سر چکرا رہا ہے میرا۔پتا نہیں رات کو جوس پیا اور پھر ہوش نہیں رہا۔۔،، کبیر سر پکڑ کر جھولے کی طرف بڑھا مارواوہاں سے اٹھ گئی۔۔

"صباء،صباء کہاں ہے؟؟ماروات۔تم ٹھیک ہو۔ایم سوری مجھے ہوش نہیں رہا۔۔۔ شائد۔۔۔مجھے کچھ ہو گیا تھا۔۔،، کبیر نے یکدم سر اٹھا کر مارواکو دیکھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھی۔اسفار کبھی مارواکو تو کبھی کبیر کو دیکھ رہا تھا۔

تائی نظریں جھکا گئی جیسے چوری پکڑی گئی ہو جلدی سے کمرے میں چلی گئی۔

"ایس پی اسفار خان۔۔۔مجھے میری بہن اور بہنوئی کی حفاظت چاہئے۔۔۔ان دونوں کی حفاظت تمہارا کام ہے۔۔ قانون ہونہ میں بھی تو دیکھوں کتنے لمبے ہاتھ ہیں۔۔،، وہ

New Era Magazine

سینے پر ہاتھ باندھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"واٹ سمیر اور صباء نے۔۔ش۔۔شادی کر لی۔۔۔،،ارشا سیڑھیاں اترتے ہوئے چلائی۔کبیر اسفار اور ماروا نے بیک وقت اسے دیکھا باقی سب جا چکے تھے۔

"تمہیں کیا مسلئہ ہے بی بی صبر کر کے بیٹھو۔۔تمہاری بھی ہو جائے گی۔۔۔۔اور یہ کون سا طریقہ ہے کسی کی باتوں میں مداخلت کرنے کا۔۔۔۔،،ماروا کا پارہ ہائی تھا وہ کسی کو نہیں بخش رہی تھی۔

"اور ہاں ایس پی۔۔۔۔یہ نہ ہو مخالفت پارٹی کے ساتھ مل کر میری بہن اور بہنوئی کو مروادو۔۔۔۔تو احتیاط برتنا سمجھے۔۔۔۔۔،،وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے پھر ارشا کو دیکھتی بولی۔ارشا وہاں سے منہ بسورتی چلی گئی۔

"تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔۔۔وہ تمہاری بہن نہیں میری بھی ہے۔۔اور سمیر میرا چھوٹا بھائی ہے۔۔تم نہ من پاگل ہو گئی ہو جا کر اپنا علاج کرواؤ۔۔۔،،وہ کان پٹی پہ تین انگلیاں مارتے ہوئے دانت پیس کر بولا ماروا سینے پر ہاتھ باندھ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"کبیر میں تم دونوں کے ساتھ ہوں اور میں نے پولیس کے دو آدمیوں کو یہاں ماروا کی سیفٹی کے لئے چھوڑا ہے۔فکر مت کرو ماروا صباء اور سمیر کو میں ٹھیک ٹھاک واپس لاؤں گا،،

اسفار نے کبیر کے شہانے پہ تھپکی دے کر کہا۔

"میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں۔۔۔۔،،وہ غصے سے بولی اتنے میں اس کا فون بجا۔وہ جھولے سے فون اٹھا کے لاونج کی طرف بڑھ گئ

"میں یہاں ہوں اسفی تم اپنی ساری فورس باہر لگاؤ صباء کو ڈھونڈنے کے لئے۔کاش رات کو میں ہوش میں ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔،،کبیر نے سنجیدگی سے کہا

"ٹھیک ہے کبیر ماروا کا دھیان رکھنا،،اسفار نے کبیر کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا اور سن گلاسز لگاتا ماروا کی پیٹھ پہ ایک نظر ڈالتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"ارشا میری میڈیسن اور ناشتہ ریڈی کرو۔۔۔،،وہ سر میں ہاتھ مارتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ماروا لاونج سے نکل رہی تھی اس کی نظر حویلی کے دروازے پہ گئ

نہ جانے کیوں اسفار نے مڑ کر دیکھا تھا۔

"کاش روح تم زندہ ہوتی۔۔۔،،وہ بغیر سن گلاسز اتارے اسے دیکھ سوچنے لگا۔

"۔۔۔روح بھی چلی گئی۔میری صباء بھی نہ جانے کہاں تم تو مت جاؤ اسفی ہر کوئی مجھے ہی چھوڑ کر کیوں جا رہا ہے۔۔۔،،دل سے بے اختیار آواز آئی تھی جو آنکھوں نے بھی بیان کی تھی

"نہیں ماروا یہ تمھیں پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔تم نے روح کے ساتھ ساتھ اسفی کو بھی

کھو دیا اور فکر نہ کرو صبی کو میں لے کر آؤں گا یہاں کوئی کچھ نہیں کر سکے گا۔۔۔،،اسفار اس کی آنکھوں کی بات پڑھ کر دل ہی دل میں بولا اور تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

ماروا نے خود کو نفی کی اور دوبارہ فون پہ بیزی ہوئی۔

********,******

تیز بارش میں کبھی سرد ہواؤں میں رہا
اک تراذ کر تھا جو میری صداؤں میں رہا

کتنے لوگوں سے مرے گہرے مراسم تھے مگر
تیرا چہرہ ہی فقط میری دعاؤں میں رہا

اچھی لگتی تھی تجھے موسموں کی تبدیلی
اور یہ رنگ سدا تیری اداؤں میں رہا

New Era Magazine

مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ ٹھہرنا کیا ہے
خشک پتوں کی طرح میں تو ہواؤں میں رہا

اس کے ڈسنے سے محبت کا بدن نیلا ہوا
بے وفائی کا وہ لمحہ جو وفاؤں میں رہا

اس نے کچھ دیر کو چہرے سے اٹھایا تھا نقاب
اور کچھ دیر تلک چاند گھٹاؤں میں رہا

ماروا فریش ہو کر سر پہ اچھے سے ڈوپٹہ ٹکائے مردان خانے چل دی دادا حکم کے کمرے کی طرف بڑھی آہستہ سے دروازہ کھول اندر داخل ہوئی پر وہ سو رہے تھے وہ اسی خاموشی سے لوٹ آئی۔

"ماروا۔۔۔ سیکیورٹی کا انتظار ہو گیا ہے۔۔ ادیب۔۔ بھی ساتھ ہی ہے۔۔۔،، فراز اسے دیکھتے اس تک آیا

"ٹھیک ہے فراز بھائی انہیں اب پوزیشن آپ بتادیں میں ذرا آج کی میٹنگ کی فائلز

New Era Magazine

دیکھ لوں جانتے تو ہیں سیکرٹری کوئی نہ کوئی غلطی کر جاتی ہے۔۔۔۔،،وہ فون کو گھماتے ہوئے سنجیدگی سے بول رہی تھی

"ہاہاہاہا۔۔اسی لئے تو ایک دن پہلے ہی فائلز تیار ہو جاتی ہیں۔۔اب اتنی سخت بوس ہو تو معصوم سی سکریٹری کو تو ڈرنا ہی ہو گا۔۔۔،،وہ اسے ہنسانا چاہتے تھے پر وہ مسکرائی بھی نہیں۔

"میں نے ادیب اور اس کے ساتھ دو ایک آدمی کو تمہاری سکیورٹی کے لئے چنا ہے۔۔اور باقی سب کو بھی پوزیشن بتادی ہے۔۔۔،،وہ اسے ڈیٹیل بتاتے ہوئے بولے

"ٹھیک ہے

آپ دادا حکم کے ڈاکٹر کو بھی لے آئے گا۔۔۔ان کی طعبیت ٹھیک نہیں ہے اور ہاں یہ سیٹھ احمد اور سیٹھ سلیمان پہ خاص نظر رکھوائیں۔۔۔ان کو چین نہیں ملے گا جلد جب تک کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیں گے۔۔،،وہ سنجیدگی سے سوچ سوچ کر بولتی ہوئی آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی۔

وہ سر ہلاتا چلا گیا اور مار واحویلی کا چکر لگانے لگی۔

وہ کمزور نہیں تھی۔

بہت مضبوط تھی۔

ایک مضبوط عورت بہت چوٹیں کھا کھا کر ہوتی ہے۔اور اسے تو ایک گہری چوٹیں لگی تھی

****

تھل کا اصل مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ رات کے وقت اور صبح سویرے بہت ہی پیارا اور ٹھنڈا موسم ہوتا ہے اور دوپہر کے وقت یوں سورج مٹی کو گرم کرتا ہے ننگے پاؤں کوئی چلے تو آگے پہ چلنے کی مانند لگتا ہے۔

دھوپ کی شدت کی وجہ سے سمیر کی آنکھیں کھولی۔۔وہ آنکھیں ملتا مندی مندی آنکھوں سے چاروں اطراف دیکھنے لگا گہری سانس خارج کر اپنی دائیں طرف نظر صباء پہ ڈالی جس کا ایک بازو اس کے سینے پر تھا وہ اس کی طرف منہ کئے۔

چہرے پہ بلا کا حسن

تازگی

پاکیزگی۔

اور معصومیت لئے اس کی زوجہ محترمہ بغل میں سو رہی تھی۔

سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔اس نے صباء کے چہرے پہ آرہے چند بالوں کو انگلیوں سے پیچھے کیا اور ہونٹ ماتھے پہ رکھ دیئے۔

"صباء اٹھو نکلنا ہے یہاں سے۔۔سیٹھ صاحب کے آدمی آتے ہوں گے۔۔،، سمیر نے صباء کے بالوں میں ہاتھ چلایا۔صباء کسمسائی مسکرائی اور آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"گڈ مارننگ میرے پیارے مجازی خدا۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا تو سمیر کے ہونٹوں پہ بھی مسکراہٹ سج گئی۔

"اور یہ سیٹھ صاحب کیا لگا رکھا ہے۔سسر جی بولو۔۔۔،،صبا اٹھ کر بیٹھ بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔

۔رات کا پہنا ہوا پھولوں کا گجرا ابھی بھی اس کی کلائی میں تھا بس آدھی پتیاں گر چکی تھی گلابی کلر کے شلوار قمیض میں وہ بھی گلابی گلابی لگ رہی تھی۔بال جو سٹریٹ تھے ویسے ہی سامنے جھول رہے تھے۔

"ہاہاہاہا ٹھیک ہے اب میرے سسر کی بیٹی جلدی اٹھو نہیں تو تمہارے بھائی آجائیں گے۔۔،، سمیر پانی کی بوتل سے تھوڑا سا منہ پہ گرا کر بوتل کو دوبارہ اندر رکھتے ہوئے بولا اور بیگ کی زپ بند کر کے شہانے پہ ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

New Era Magazine

صباء نے اٹھ کے چادر جھاڑی اور تہہ لگائی پھر ہاتھ پہ ڈال لی۔

"تم بہت بڑے وہ ہو۔۔۔،،

"اب۔۔وہ کیا۔۔،، سمیر نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔

"خود تو منہ دھولیا اور میں یوں ہی۔۔۔۔ نکالو پانی کی بوتل۔۔۔۔۔،، صباء نے انگلی سے بیگ کو اتارنے کا اشارہ کیا۔

تو وہ مسکراتے ہوئے بیگ اتارنے لگا اور پھر پانی کی بوتل نکال کر اس کے ہاتھ پر پانی ڈالا

"ویسے سب کتنا رومینٹک ہے نہ۔۔۔

ہم تم ایک صحرا میں ہوں۔۔۔

اور راستہ کھو جائے۔۔۔،، صباء منہ صاف کر کے بالوں میں ہاتھ چلا کر بازوؤں کو پھیلا کے جھومنے لگی۔

"تمہارا فلمی ڈرامہ پھر شروع ہو گیا۔۔۔،، سمیر نے اس کے سر میں تھپکی رسید کی۔

"آؤچ۔۔تم اپنی

بیوی پہ ہاتھ اٹھاؤ گے کتنے ظالم ہو نہ تم سمیر۔۔۔،، صباء نے اسے گھورا۔اور سر سہلایا۔

"اللہ معاف کرے مجھ پہ الظامات مت لگاؤ۔۔۔،، سمیر نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

"چلو آج تمہیں بخش دیا۔۔۔ڈیر ہسبینڈ،، وہ اس کے بازو پہ لگی مٹی جھاڑنے لگی

New Era Magazine

"کیا بات ہے۔۔اتنی فرمابرداری ظاہر ہو رہی ہے،، سمیر نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا

صباء نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

اور پھر وہ صباء کا ہاتھ تھام کر ٹیلے سے اترنے لگا۔

"صباء کتنے دن ہم یوں ہی بھٹکیں گے کوئی ٹھیکانا تو ڈھونڈھنا ہو گا۔۔۔،، سمیر گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔صباء نے اسے پریشانی سے دیکھا

"سمیر کہاں جائیں گے۔۔۔،،صباء نے دانتوں کو ہونٹوں میں دبا کر کہا

"ارے شہر چلتے ہیں اسفار بھائی کے پاس۔۔ایک منٹ میں انہیں کال کرتا ہوں۔۔۔،، سمیر نے فون نکلا۔پر بدقسمتی سے فون آف ہو چکا تھا۔

وہ جھنجھلا گیا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

"پھر واپس گھماؤ گاڑی،،

"او مس یونیورس ایک وہ ہی سڑک شہر کو نہیں جاتی۔۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ ہنس دی۔

"سمیر ان پہ بوجھ بننا ٹھیک رہے گا کیا؟۔۔،،صباء نے سمجھداری سے سوال کیا

"فلحال تو ہمارے پاس پیسے ہیں اور میری سٹیڈی۔۔۔،،وہ سٹیڈی غیر ارادہ طور پہ کہ گیا تھا۔صباء نے اسے دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

"میں کوئی جاب کر لوں گا،اس طرح تم بھی سیور ہو گی۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر بالوں

New Era Magazine

میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔پر صباء کے چہرے پہ مسکراہٹ نہیں آئی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں تمہاری اسٹڈیز کتنی پیاری ہیں۔میں تمہارے خوابوں کے درمیان آنہیں سکتی،تم نے میرا ساتھ دیا میں بھی آپ کا ساتھ دوں گی۔۔۔"صباء نے سوچا اور مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔سمیر نے بھی اپنے ہاتھ کی گرفت اس کے ہاتھ پہ مضبوط کر دی۔

****

اسفار ابھی ان چاروں آدمیوں کے سامنے کھڑا تھا اور ان آدمیوں کو بے رحمی سے پیٹ رہا تھا۔

"کس نے بھیجا تھا تم لوگوں کو۔۔۔۔"اسفار ایک کو مکا اور ایک کو ٹانگ سے زمین پر گراتے ہوئے کرخت لہجے میں بولا۔اس کی شرٹ باہر کرسی پہ تھی تن پہ خاکی پینٹ اور سفید بغیر بازوؤں والی بانیان سے سفید و سرخ بازو جھلک رہے تھے۔۔۔

اور بانیان پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔

"لگتا ہے سر بہت غصے میں ہیں،۔۔اتنے دن سے ان چاروں کو مار رہے اور یہ بھی نہیں بتا رہے۔۔۔"حولدار نے ایس ایچ او کے کان میں گھس کر کہا۔

"ایک بات بتاؤ اکبر اگر تمہاری ہونے والی بیوی کو کوئی چھونے کی کوشش کرے تو تم

New Era Magazine

کیا

کرو گے۔۔۔۔،،ارحم نے حوالدار کے شہانے پہ بازو ٹکا کر پوچھا

"ارے کیسی باتیں کرتے ہیں میرے دو بچے ہیں اب ہونے والی کہاں سے لاؤں۔۔،،وہ خو فگی سے بولا۔تو ایس ایچ او نے سر پیٹ لیا اور اسے جانے کو بولا آپس میں تھوڑی بہت نہیں بہت زیادہ بے تکلفی تھی۔سارے ڈیپارٹمنٹ کی۔

"زبان کھولو نہیں تو تم سب کی چمڑی ادھیڑ دوں گا۔۔۔۔،،

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں صاحب۔۔۔وہ ایک میڈم کا فون آیا تھا کہ قبرستان میں ایک لڑکی ملے گی اس کی عزت۔۔۔۔،،اسفار کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا تو وہ اٹکا

"عزت لوٹ لینی اور کپڑے پھاڑ دینا مجھے نہیں پتا وہ کون تھی۔۔۔،،آدمی اپنی تھوڑی سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے بولا۔

اسفار نے اسے ٹھوکر ماری اور لاپک بند کر کے باہر چلا گیا۔

کرسی پہ رکھی اپنی شرٹ پہن کر وہ کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"سر اب وہ عورت کیسے ملے گی۔۔۔،،ایس ایچ او نے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔

"مجھے پتا ہے وہ کون ہیں۔۔۔،،اسفار نے ہاتھ میز پہ ٹکا کر سر کرسی کی پشت سے ٹکا لیا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں،ٹی منگواؤں۔۔۔،،ایس ایچ او نے فکر مندی سے کہا

New Era Magazine

"نہیں ایم فائن۔۔۔،،اسفار نے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑا اور اٹھ کھڑا ہوا۔آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔وہی حال کانوں کا تھا۔

****

دادا حکم کو ہوش آیا تو انہوں نے ماروا کو اپنے پاس بلایا۔تایا جان بھی ان کے پاس تھے

"بیٹھو بیٹی۔۔،،دادا حکم بڑی مشکل سے بیٹھ رہے تھے۔ماروا نے انہیں سہارا دیا۔

"دادا حکم کیسے ہیں آپ۔۔۔،،ماروا ان کے پاس بیٹھ کر بولی۔

"ٹھیک ہوں میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔،،دادا حکم نے سنجیدگی سے کہا۔ماروا دادا حکم کو ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگی۔۔تایا حکم نے سر جھکا لیا۔

"تمہاری ماں ایک بہت اچھی عورت تھی۔،،وہ رکے

"پر تمہاری تائی جان۔۔۔اس نے تمہاری ماں کی زندگی برباد کر دی سلیمان اور تمہاری تائی کے ناجائز تعلقات تھے۔جب تمہاری ماں کو پتا چلا تو وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی

فراز کا باپ

اور تمہاری پھوپھو تینوں اس گاڑی میں تھے

وہ تینوں

دنیا سے رخصت ہو گئے۔جب ہمیں معلوم ہوا تو عثمان کو گھر سے نکال دیا۔۔۔ہم

New Era Magazine

سے سنگین جرم ہوا تمہاری معصوم ماں کو سلیمان کے رحم و کرم پہ چھوڑ دیا۔۔۔اور اس کی موت کے بعد تمہارے ننھیال کے ساتھ ہمارا رشتہ ناطہ ختم ہو گیا تمہارا نانا میرا بہترین دوست بھی مجھ سے جھوٹ گیا۔۔۔۔،،دادا حکم نے سر جھکا کر ساری بات سنا دی عثمان صاحب کرب سے آنکھیں مند گئے مار وا کرنٹ کھا کر اٹھی اور منہ پہ ہاتھ رکھ چینخ رو کنے لگی۔

چہرے کا رنگ اڑ گیا

"میں تمہیں دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ تم اپنے باپ سے نفرت کرو پر اب مجھے جینے کی امید نہیں بچی اپنا اور صباء کا دھیان رکھنا۔۔۔تمہارا تایا تمہار سر پہ ہے۔۔باپ سمجھو مر گیا۔۔۔اور تمہارے لئے میں۔۔ن۔۔نے جو مر د چنا تھا۔۔۔وہ۔۔۔،،دادا سے کچھ نہ بولا گیا اور کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔

"،دادا حکم ہوش کریں دادا حکم آپ کے بغیر ہمارا کوئی نہیں دادا حکم ہمیں چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔تایا جان دیکھیں انہیں کیا ہو گا۔۔۔،،مار وا بھاگ کر دادا حکم کے پاس گئی اور ان کو جھنجھوڑنے لگی۔عثمان صاحب صوفے پہ ہی گرے ہوئے تھے ان میں ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔

آخر ایک اور اپنا نہیں چھوڑ گیا۔۔۔؟

New Era Magazine

"کبیر، دادا حکم کو کچھ ہو گیا فراز بھائی۔۔۔تایا جان۔۔،، ماروا دھاڑیں مارتے ہوئے بولی۔

دادا حکم کے پر نور چہرے کو تھپتھپانے لگی۔ پھر پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھتی نیچے گر گئی۔

"من کو سب چھوڑ گئے۔۔ من تنہا رہ گئی۔۔۔دادا حکم آپ کی من اکیلی رہ گئی۔۔۔دادا حکم اٹھیں دادا حکم۔۔۔،،وہ دوبارہ سے ان کے پاس گئی اور ان کے سینے سے لگ دھاڑیں مارنے لگی۔ عثمان صاحب اٹھ اور اسے سہارا دیا۔

"حوصلہ رکھو میری بچی۔۔۔۔،، وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے۔۔

پورے گاؤں میں یہ بات آگ کی طرح پھیل گئی۔۔

تھوڑی دیر میں سب جمع ہو گئے۔

دادا حکم جا چکے تھے۔

ماروا خاموش ہو چکی تھی۔

خالی ہاتھ

خالی دامن

رشتے ناطوں سے

New Era Magazine

خالی دامن

تنہا۔۔۔

****

حال میں دریاں بچھائی جا چکی تھی۔

کچھ عورتیں پارے پڑھ رہی تھی اور کچھ تسبیح۔ماروا ایک ایک لفظ کے ساتھ سو سو آنسوں گرا رہی تھی۔

آنسوں کو دیکھ ہی پتا چل رہا تھا کہ اس میں جان ہے۔

"ایک دن یہ دادا حکم نہیں رہے گا۔۔۔،،

"ہاہاہا من روح بچے بس کرو دادا حکم اب بڑھے ہو گئے ہیں اور نہیں گھوم سکتے۔۔،،وہ دونوں دادا حکم کو پکڑ کر گول گول گھوم رہی تھی

اسے دادا حکم کی ہر بات یاد آ رہی تھی۔

اس کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔

بانو نے اسے پانی پلانے کی کوشش کی پر اس نے انکار کر دیا

بانو نے اس سے پارا لے لیا اور چھوٹی میز پہ رکھ دیا۔

اور فرشی پنکھا اس کی طرف کر کے چلا دیا پنکھے کی ہوا سے سفید ڈوپٹہ اڑتا ہوا اس کے

New Era Magazine

چہرے کو چھپا گیا۔۔۔

وہ بغیر کوئی حرکت کئے بیٹھی رہی۔

تھوڑی دیر بعد دادا حکم کے کفن میں لپٹے وجود کو درمیان میں سے اٹھانے آدمی آ گئے۔

"مار وا بیٹا دادا حکم کا آخری بار چہرہ دیکھ لو۔۔۔۔،، شہنیلا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔وہ غائب دماغی سے ان کے سہارے چلتی رہی

اور پھر بھاگ کر دادا حکم کے منہ سے کفن ہٹایا۔اور حیرانگی سے دیکھنے لگی۔اسفار اس کے ڈوپٹے کے پیچھے چھپے چہرے کو دیکھ رہا تھا

"دادا حکم۔۔۔۔۔دادا حکم پلیز آنکھیں کھولیں ص۔۔۔صباء۔۔۔صباء صباء۔۔۔۔صباء کو بلاؤ ۔۔۔دادا حکم کو وہ اٹھائے گی۔۔۔دادا حکم ایک دفع ایک دفع اٹھ جائیں۔۔صباء واپس آئی تو وہ۔۔۔وہ مجھ سے ناراض ہو گی۔۔۔۔دیکھیں روح بھی چلی گئی تھی اب آپ بھی من کو چھوڑ جا رہے ہیں۔۔۔۔،، وہ پتھریلی چٹانوں سی آواز میں فریاد کر رہی تھی اور اس کی فریاد کتنے ہی لوگوں کو رولا رہی تھی۔اسفار نے ایک آنسوں سے بھری نظر پھر سے اس پہ ڈالی۔

ایک نظر حیرانگی والی اس کی طرف اٹھی تھی۔

"مار وا دادا حکم کو لے جانے کا وقت آ گیا ہے جانے دو۔۔،، کبیر نے اسے پیچھے کیا اور

کفن منہ پہ دے دیا۔

"نہیں کبیر۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"وہ بغیر چہرے سے ڈوپٹہ ہٹائے چلائی اور دادا حکم کے چہرے سے کفن اتار اپر کبیر نے اسے شہانوں سے تھام پیچھے کیا اور پھر آدمی آگے بڑھے۔

ماروا پیچھے ہٹتی گرنے لگی کہ کسی مضبوط سہارے نے اسے نرمی سے تھام لیا۔

"ہمت رکھیں سنہری۔۔۔جانے والے لوٹ کر نہیں آتے۔۔ صبر کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مدھم آواز میں بولا۔اور گہری سانس خارج کرتا ایک طرف سے نکل کر جنازے کے ساتھ مل گیا ماروا کی ڈوپٹے میں چھپی نظروں نے اس کے فولادی وجود کو دیکھا۔

وہ آج بھی اسے یاد تھی بھولا نہیں تھا پر کیوں۔۔۔؟؟؟

پر ماروا کو آج اس کی آواز نے نہیں چونکایا۔

مرد حضرات جنازہ لے جا رہے تھے ماروا ہوش میں آتے ہی پیچھے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی شہنیلا بیگم اور بانو قدسیہ وغیرہ اسے پکڑے کھڑی تھی۔

"میری وجہ سے دادا حکم چلے گئے میری وجہ سے روح چلی گئی میری وجہ سے صباء چلی گئی۔۔

دادا حکم۔۔۔۔میں نے ان کا

ایک فیصلہ نہیں مانا تو وہ ناراض ہو گئے اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔،،ماروا شہنیلا بیگم کے سینے سے لگ کر رونے لگی انہوں نے اس کے بالوں کو سہلانے لگی۔

"بس میری بچی ایک دن سب نے جانا ہے۔۔۔تم تو سمجھ دار بچی ہو۔۔۔صباء آجائے گی۔۔۔صبر رکھ میری بچی۔۔۔،،انہوں نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھا تمہاری بہن کیسے اس لوز کریکٹر کو پیار کر رہی ہ۔۔۔ہے،،تائی نے سمیر کی ماں کے کان میں گھس کر کہا۔

"مجھے تو اس لڑکی سے نفرت ہے میرے بیٹے کو مجھ سے جدا کرنے والی یہ دونوں بہنیں ہیں پتا نہیں کس حال میں ہو گا میرا لال۔۔۔،،وہ پریشانی سے بولی۔جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ازمانے اپنی ماں کو گھور افسوس سے نفی میں سر ہلایا

****

صباء اور سمیر فیضان ہاؤس کے دروازے کو تالا لگا دیکھ مایوس ہو گئے۔دادا حکم کی موت سے بے خبر تھے وہ دونوں۔

"یہ کہاں گئے۔۔۔،،سمیر نے خود کلامی کی۔

"تم رو کو میں اکرام بھائی سے پتا کرتا ہوں۔۔،،وہ ایک طرف کریانہ سٹور کی طرف

بڑھ گیا۔

"اسلام و علیکم اکرام بھائی۔۔۔،، سمیر نے دوکاندار کو سلام کیا تو وہ پہلے اسے اور پھر چاروں اطراف دیکھنے لگا۔

"سمیر تم یہاں کیا کر رہے ہو، وہ لڑکی کہاں ہے۔۔۔،،اکرام نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا سمیر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"پر بھائی آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔،، سمیر نے حیرانگی سے آہستگی سے سوال کیا

"یہ دیکھو جو تم دونوں کو سیٹھ سلیمان کے حوالے کرے گا اسے پچاس لاکھ روپے انعام دیئے جائیں گے۔ کوئی کیوں نہیں کرے گا ایسا۔۔ تم دنوں کہیں دور چلے جاؤ۔۔۔ اسفار صاحب تو اپنی فیملی کے ساتھ کہیں گئے ہیں۔۔۔،،اکرام کی بات سن کر اور اخبار پہ اشتہار دیکھ سمیر کے اوسان خطا ہو گئے۔

"اکرام بھائی شکریہ اسفار بھائی آئیں انہی بتائے گا کہ میں آیا تھا۔۔۔انہیں کہیے گا کسی طرح بھی رابطہ کریں۔۔۔۔،، سمیر اخبار اٹھا کر تقریباً بھاگ کر صباء کے پاس پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف بھاگا۔

"کیا ہوا سمیر۔۔۔۔،،وہ گھبرا کر بولی

"صباء گاڑی میں بیٹھو راستے میں بتاتا ہوں۔۔،، سمیر نے جلدی سے اسے گاڑی میں

بیٹھایا اور گاڑی اسٹارٹ کرلی

"یہ دیکھو۔۔۔،، سمیر نے اخبار

اسے تھمادی۔

صباء نے اخبار پڑھ کر خوف زدہ ہو کر سمیر کو دیکھا

"سمیر اب ہم کیا کیا کریں گے۔۔۔۔،،صباء سر کو ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گئی۔

"کوئی باپ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے بیٹی پہ یقین نہیں کیا۔۔۔۔اور تائی ماں کو کیا ملا ثناء کو کیا ملا یہ سب کر کے یار۔نہ جانے میری بہن کا کیا حال ہو رہا ہو گا۔۔۔،،صباء نے رخسار پہ بہے رہے آنسو کو رگڑ کر صاف کیا

"صباء پریشان نہ ہوں میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔اور وہاں اسفی بھائی ہیں وہ کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔،، سمیر نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

"صباء ہمیں اس شہر سے دور جانا ہو گا کسی ایسے علاقے میں جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا ہو۔۔۔،، سمیر نے نظر گھما کر صباء کو دیکھا جو بے آواز رو رہی تھی۔

"صباء پلیز ایسے ہمت تو مت ہارو میری شیرنی ہو نہ۔۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"چلو اب ہنس دو نہ میری فیلمی وائف۔۔۔۔،، سمیر نے اس کی ناک دبا کر کہا۔

صباء نے آنسوں صاف کر کے اسے دیکھا۔

پر آنسوں روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"سمیر۔۔۔۔۔۔"، صباء نے اس کے شہانے پہ سر ٹکا دیا۔

"صباء مجھے پتا ہے تم کس بات سے خوف زدہ ہو۔ دیکھو موت تب تک نہیں آتی جب تک ہماری قسمت میں نہ ہو اور میرا اسسر جتنی مرضی کوشش کر لے کچھ نہیں کر سکے گا اور اگر ایسے مرنا نصیب میں ہوا تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔ تو خوشی خوشی جیئں نہ پر ابھی ہمیں اپنی حفاظت خود کرنی ہے ہمت نہیں ہارنی۔۔۔"، سمیر ایک ہاتھ سے سٹیرنگ گھما رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسوں صاف کر رہا تھا۔

صباء گہری سانس لے کر ڈوپٹہ سر پہ ٹکا کر اسے دیکھنے لگی۔

"میرا دل بے چین ہو رہا ہے سمیر کچھ غلط ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے۔۔ بار بار آپی کی طرف خیال جا رہا ہے۔۔۔۔"، صباء نے خوفگی سے آنکھیں بند کر لی۔

"صباء کچھ نہیں ہو گا ریلیکس۔ تم ڈر گئی ہو

یہ لو پانی پیو، اور امرود کھا لو بارہ بج رہے ہیں اور تم نے کچھ کھایا بھی نہیں۔۔۔"، سمیر نے بیگ اس کی گود میں رکھ دیا۔ صباء نے امرود نکال کر تھوڑا کھا کر سمیر کو دیکھا۔

اور اس کی طرف بڑھا دیا۔

"بیوی کے ہاتھ سے کھانے کا ذائقہ ہی اپنا ہے۔۔،، سمیر نے آنکھ دبا کر کہا تو صباء ہنسنے لگی

"نوٹنکی۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"کیا میں نوٹنکی ہوں بس اب تمہیں میں نوٹنکی ہی لگوں گی پہلے تو فیلمی لگتی تھی اب نوٹنکی بھی۔ تم پتا ہے کیا ہو۔۔۔۔،،صباء نے مصنوعی غصے سے کہنا شروع کیا۔

"آج بتا دو نہ کہ میں کیا ہوں۔۔۔،، سمیر نے رومنٹک انداز میں کہا۔

"ڈرائیونگ پہ دھیان دو نہیں تو اباجی سے پہلے خود ہی مر ور جائیں گے،،صباء خفیف ہو کر بولی

"نہیں ابھی مرنا نہیں ہے ابھی تو میرے بچے بھی پیدا نہیں ہوئے۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا صباء شرم سے لال ہو گئی

"تم کس قدر کھسک چکے ہو نہ جٹ صاحب۔۔۔،،صباء اس کی طرف مڑ کر بیٹھ گئی

"بس تمہاری سنگت کا اثر ہو رہا ہے۔۔۔،، سمیر نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر بھنورے آچکا کر کہا۔ تو صباء نے اس کے شہانے پہ تھپکی رسید کی۔اور پھر وہ دونوں ہنسنے لگے۔

New Era Magazine

ہم کو کمال حاصل ہے

غم سے خوشیاں نچوڑ لیتے ہیں

****/******

سائیاں تیرا روگ محبت

سائیاں تیرا جوگ محبت

سائیاں میرے دریا سوکھے

سائیاں لہجے پھیکے روکھے

سائیاں کرلے من کی باتیں

سائیاں بیت نہ جائیں راتیں

سائیاں دیکھ میں ایک اِکلّی

سائیاں تیری کملی، جھلّی

ماروا پیچھلے لان میں رکھی کرسی پہ بیٹھی نظریں زمین پہ گاڑھے ہوئے تھی۔

جیسے کچھ کھو گیا ہو اور وہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہو۔

New Era Magazine

دائیں بائیں دو باڈی گارڈز بڑی بڑی بندوقیں پکڑے کھڑے تھے جو اس کی حفاظت کر سکتے تھے۔

وہ جو کل یہ ٹھان چکی تھی مزید مضبوط بنے گی آج دادا حکم کی جدائی نے اسے کمزور بنا دیا تھا۔

دونوں بہنیں دور ہو گئی دادا حکم بھی چلے گئے۔

"اسفار مار وا کا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے بیٹ۔۔۔باپ تو اس کا اپنی بھابھی کی انگلی پہ ناچتا ہے۔۔۔اور کبیر وہ اب تک کچھ نہیں کر سکا تو آگے کیا کرے گا۔۔۔مجھے تو اس کی نیت میں بھی کھوٹ نظر آتی ہے۔۔۔،،شہنیلا اور اسفار چھت پہ کھڑے تھے شہنیلا کے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ تھی۔۔

اسفار سینے پر ہاتھ باندھے کچھ سوچ رہا تھا۔

"یہ کھانا لے جاؤ بچی صبح سے بھوکی ہے کسی کو احساس نہیں۔۔شائد تمہارا کہنا مان جائے۔۔۔،،مسز فیضان نے کھانے کی پلیٹ اسفار کو تھما دی۔

"بٹ ماما۔۔۔،،اسفار نے کچھ کہنا چاہا پر مسز فیضان نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور جانے کو کہا۔وہ خود چھت سے چلی گئی۔

New Era Magazine

"کیا سوچ رہے ہو۔۔۔اب تم اتنے پتھر دل کیسے ہو سکتے ہو۔۔،،روح کی آواز سن وہ مڑا وہ اس کے بلکل پیچھے کھڑی تھی۔

"میں پاس گیا تو وہ کاٹ کھائے گی۔۔۔،،اسفار نے نظریں جھکا کر شکائت کی

"تم اس کی حالت نہیں دیکھ رہے کیا۔جاؤ اسف۔۔۔،،روح نے اس کے شہانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا

۔اسفار گہرا سانس لے کر سیڑھیاں اترنے لگا۔

اس نے باڈی گارڈز کو جانے کا اشارہ کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔بولنے کے لئے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ وہ بول پڑی۔

"میری وجہ سے دادا حکم چلے گئے۔میں نے کتنا غلط کیا نہ کاش میں ان کی بات مان لیتی وہ کہتے تھے تم وہ مرد ہو جو میرے ساتھ رہو گئے جب سب چھوڑ جائیں گے۔۔۔پر انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مہر تم پہ کسی اور کے نام کیوں لگائی وہ کوئی اور تھا وہ تم نہیں تھے۔۔۔۔۔،،وہ غائب دماغی سے بول رہی تھی۔اسفار کی طرف بیٹھ تھی پھر بھی وہ اس کو پہچان گئی تھی

"ایس پی اسفار میرے ساتھ آج کوئی بھی نہیں ہے دادا حکم چلے گئے روح چلی گئی۔ میری جان صباء پتا نہیں کس حال میں ہو گی۔میرا باپ قاتل ہے۔اور کبیر مجھ سے

جھوٹ بولتا ہے میں کہاں جاؤں ہر راستہ میرا بند ہو گیا ہے۔۔۔۔،، وہ زمین پہ نگاہیں دوڑاتے ہوئے بول رہی تھی اسفار کے دل میں کھینچ پیدا ہوئی۔۔وہ جھولے پہ کھانا رکھ کے اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"ماروا اٹھو کھانا کھالو دادا حکم جا چکے ہیں وہ واپس نہیں آئیں گے۔۔،، اسفار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا ماروا نے اسی پل اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا

"ہاں میں بھی تو یہ ہی کہ رہی ہوں جو لوگ میرے اپنے تھے وہ چلے گئے۔۔۔۔،، ماروا مسکرا کر بولی اسفار کو اس کی مسکراہٹ سے خوف محسوس ہوا۔

" دیکھنا اب میں کیسے چن چن کے ان سب سے بدلے لیتی ہوں۔۔۔۔،، وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دانت پیس کے بولی۔

اسفار کو حیرانگی ہوئی ماروا کے منہ سے یہ بات سن۔

"اور تم یہاں ہمدردی کیوں جتانے آئے ہو۔۔۔۔میری بہن کے تم اسی طرح قاتل ہو جس طرح میرا باپ میری ماں کا۔۔۔۔۔

تم مرد اتنے گرے ہوئے کیوں ہوتے ہو یار۔۔۔۔،، وہ ڈوپٹہ شہانوں پہ پھیلا کر بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے نفرت سے بولی۔

"تم۔۔۔ کھانا کھاؤ تمہاری طعبیت خراب ہو جائے گی۔،، وہ اس کی باتوں کو اگنور

کرتے ہوئے آگے بڑھا اور ہاتھ پکڑ جھولے کی طرف بڑھا۔

"شیٹ اپ دفع ہو جاؤ یہاں سے ایس پی۔۔ تمہارے پاس سے مجھے روح کے خون کی خوشبو آتی ہے چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔اور ان لوگوں کو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ تم بھی ان کے ساتھ مت مل جانا نہیں تو انجام برا ہو گا۔۔۔۔،، وہ ہاتھ چھڑوا کر چلائی۔۔

"تم۔۔۔تم پاگل ہو گئی ہو من۔۔۔۔ میں کتنی بار کہہ چکا ہوں میں نے اسے نہیں مارا۔۔۔

اور تم کچھ غلط نہیں کرو گی۔۔۔کسی کے ساتھ بھی۔

تم۔۔۔۔تم۔۔،، وہ اس کو بازو سے دبوچ کر اپنی طرف کھینچ کر بولا۔

"تم کیوں ایسی ہو گئی ہو من۔۔۔۔۔۔مجھے یہ ماروا بلکل بھی پسند نہیں۔۔۔،، وہ بولا تو آنکھوں میں آنسو تھے

"سوواٹ کین آئی ڈو۔۔۔۔

تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا فرق پڑتا ہے اور یہ جو بار بار میرے نزدیک آتے ہو نہ آئندہ ایسا کیا تو سمجھ لینا تم اس دنیا سے اٹھ گئے۔۔۔،، وہ اسے دھکیلتی بولی۔اس چکر میں اس کا دوپٹہ دونوں باہوں میں آ گرا ریشمی بال سنہری چہرے کو چھپا گئے۔

اسفار کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا ماروا نے بالوں کو نوچ لیا

New Era Magazine

اور شیشے کے گلاس کو دیوار میں دے مارا۔

دل میں طوفان برپا تھا

"سیٹھ سلیمان تم کو اور تمہاری بھاوج کو ایسی سزادوں گی روح کانپ جائے گی تم دونوں کی۔۔"، وہ دانت پیس کر بڑبڑائی۔ہوش میں نہیں تھی وہ۔۔

بیڈ نما جھولے پہ گر گئی۔

دل میں درد اٹھا تھا

وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبا گئی سر ہاتھوں میں گرالیا۔۔سارے بال چہرے کو چھپا گئے تھے۔

کچھ دیر بعد جب سر اٹھایا تو آنکھوں سے آنسوں ٹپکے۔وہ یوں ہی نظریں ادھر ادھر گھمانے لگی من سے وہ نظریں چرانا چاہ رہی تھی۔آنسوں روکنا چاہ رہی تھی۔

پر کیسے ممکن تھا۔۔

****

"ماما، دادا حکم اور صباء تو چلے گئے اب اس مارواا کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔"، ارشا کمرے میں ٹہل رہی تھی تائی اور ثناء سموسے کھا رہی تھی ابھی دادا حکم کو ایک دن نہیں ہوا تھا۔پر۔۔ان کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

New Era Magazine

"کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔اور مسز فیضان اور اس کا بیٹا ایس پی بھی اس کے آگے پیچھے گھومتے ہیں کبیر بھی اس کی انگلی پہ ناچتا ہے مار وا کو ان پہ بہت یقین ہے اس یقین کو توڑنا ہو گا۔۔۔اسفار کے دل میں مار و کے لئے بہت بڑی دیوار حائل کرنی ہو گی۔۔۔۔،،

"میں چاہتی ہوں میری پیاری بھابھی خود جائے اسفی کے لئے میرا رشتہ لے کر۔۔۔۔

،،ارشا سوچتے ہوئے بولی۔

"واہ واہ آپی کتنی مطلبی ہو تم۔۔۔

میرے سمیر کو تو بھاگا دیا اور تم کیسے کر لو گی اسفار سے شادی میں بھی دیکھتی ہوں۔۔۔ میرا سمیر نہیں ہوا تو تمہارا بھی اسفار نہیں ہو گا۔۔۔،،ثناء نے ماتھے پہ بل ڈال کر غصے سے کہا۔تائی نے سر پکڑ لیا

"ارے میری جھلی بہن ایک بار میری شادی ایس پی سے ہو جائے تو تمہارا سمیر بھی تمہیں مل جائے گا وہ دونوں بھاگے ہیں واپس بھی تو آ ہی جائیں گے۔۔۔،،ارشا نے اس کی رخسار تھپتھپائی۔

"مطلب۔۔۔،،ثناء نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"مطلب یہ کہ میری بھولی بہن ایس پی سمیر کا کزن ہے اور سمیر اس کی ہر بات مانتا ہے تو سوچو جب میں اسفار کی بیوی بن گئی تو اسے اپنے اشاروں پہ نچاؤں گی۔جو میں کہوں

گی وہ کرے گا سمجھی۔۔۔۔۔،،ارشا ٹہلتے ہوئے بولی۔

تائی نے اسے فخر سے دیکھا

جیسے وہ قلعہ فتح کرنے والی ہو،

"اب یہ ہو گا کیسے تمہارا وہ بھائی تو اس کا غلام بنا بیٹھا ہے۔۔۔۔،،تائی نے غصے سے کہا اور تکئے سے سر ٹکا لیا۔

"آپ بھائی کو جانتی نہیں ہیں ماما تو وہ مار وکیسے جانے گی۔۔۔۔مرد کتنا کمینہ ہوتا ہے سوچ ہے آپ کی۔۔۔۔۔۔بس ایک چنگاری لگائی نہیں کہ جنگل میں آگ لگی۔۔۔۔،،ارشا نے کمنگی سے مسکرا کر کہا۔ تو تائی اور ثناء بھی مسکرا دی

"لگتا ہے تمہارے دماغ میں ضرور کچھ چل رہا ہے،،تائی نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ مسکرائی اور ہاں میں سر ہلا دیا۔

"کیا چل رہا ہے ہمیں بھی تو بتاؤ۔

پہلا تمہارا پلین تو فیل ہو گیا وہ آدمی تو تمہارے فیوچر شوہر کی ریاست میں ہیں تمہارے شوہر نے اسے بچا لیا، نیکسٹ پلین بھی ایسے ہی کام کرے گا۔۔۔۔،،ثناء غصے سے لال پیلی ہوتی بولی۔

"کچھ دن ٹھہر جائیں میرا شوہر میرا ہو گا اور مار وسے بہت دور۔ پھر ہماری شادی اور کبیر

New Era Magazine

کرے گا مار واسے شادی اور پھر یہ سب ہمارا۔۔۔۔

ایکچلی پلین کیا ہے وہ بعد میں بتاؤں گی۔۔۔۔،،وہ شیمپئن گلاسز میں ڈالتے ہوئے بولی اور سوچنے لگی۔

"تمہاری یہ سرداری یہ سب جو تمہارے آگے پیچھے گھومتے ہیں میرے آگے پیچھے گھومیں گے۔نفرت ہے مجھے تم سے اس دن سے جب میں نے اس حویلی میں قدم رکھا اور جب جب تمہارے لئے اسفی کی آنکھوں میں ہمدردی دوستی اور بہت کچھ دیکھتی ہوں ہر انسان کو ہر تمہارے کو تم سے چھین لوں گی۔۔۔،،ارشا نے سوچا اور مسکرا دی۔

جب عورت ایسا روپ دھار لیتی ہے تو اللہ کو بھول جاتی یہ نہیں سوچتی کہ اس نے مرنا بھی ہے آخرت میں حساب کتاب کا وقت بھی آنا ہے،

"مار وا۔۔۔،،کبیر اس کے

کمرے کے سامنے سے گزر رہا تھا دو باڈی گارڈز دائیں بائیں دروازے کے باہر کھڑے تھے۔

وہ صوفے پہ تقریباً سو رہی تھی۔رائٹ ہاتھ میں پینسل تقریباً گرنے پہ تھی۔

سامنے میز پہ رکھے کچھ پیپرز پنکھے کی ہوا سے پھڑ پھڑا رہے تھے جو شائد وہ چیک کرنے

New Era Magazine

کے لئے بیٹھی تھی پر نیند آ گئی۔کبیر کی

آواز سن کر بھی وہ نہیں جاگی۔

کبیر پیپرز اٹھا کر دیکھنے لگا۔

"مارواہیں تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا بہت جلد ہر پریشانی سے آپ کو نجات دلاؤں

گا۔۔سکون کی زندگی آپ کی منتظر ہے یہ بے وجہ کی زمیداریاں ختم ہو جائیں

گی۔۔۔۔سنت میں چار بیویوں کی اجازت ہے میں دو کو تو سنبھال ہی لوں گا۔۔۔۔،،

کبیر نے خود کلامی کی۔

وہ جانے لگا تھا کہ مارواا ٹھی "سسسس "کی آواز سن

کبیر نے مڑ کر ماروا کو دیکھا۔

ماروا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔جیسے پوچھ رہی ہو آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔

وہ مہرون شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس تھا بالوں کو سٹائل دے کر چھوڑ رکھا تھا۔

"تم ٹھیک ہو نہ مارو،، کبیر گہری نظروں سے اسے دیکھا جو آہستہ آہستہ سر سہلا رہی

تھی۔

ماروا کچھ سوچنے لگی اور سر جھکا گئی۔

"کیا ہوا دیکھو ماروا دادا حکم واپس نہیں آنے والے میں آپ کے ساتھ ہوں نہ،، کبیر

New Era Magazine

کان پٹی مسلتے ہوئے بولا۔

"وہ میں۔۔۔،،ماروا گھبرا کر بولی

"ریلکس۔۔،میں اب چلتا ہوں،،کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔وہ جان گیا تھا ماروا کو اس کی موجودگی پریشان کر رہی ہے۔

ماروا کی آنکھیں سرخ تھی۔

وہ سر پکڑ دوبارہ صوفے پہ گر گئی۔

آنکھیں بند کی۔۔

ایک چہرہ سامنے آیا۔۔۔۔

کالے کرتے پجامے میں ملبوس پیروں میں سٹائلش سینڈلز چہرے کو لال اور سرخ لائنوں والے رومال میں چھپائے سبز وادیوں کے درمیان سرخ کی روشنی اس کے سنہری بالوں کو روشنی بخش رہی تھی۔وہ مڑا تو آنکھوں کی روشن بہت زیادہ تھی

ماروا نے پٹ سے آنکھیں کھول دی۔

پھر ہونٹ کاٹتے ہوئے چھت کو دیکھنے لگی دونوں آنکھوں سے موتی نکل بالوں میں جا چھپے۔

نہ کوئی وعدہ نہ کوئی یقیں نہ کوئی امید

مگر ہمیں تو ترا انتظار کرنا ہے

****

"کیا ہوا صباء تم ٹھیک ہو۔۔۔؟،،صباء کا رنگ پیلا پڑنے لگا تھا اور وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے پیٹ پہ ہاتھ رکھے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے درد برداشت کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ صبح سے شام

ہوگئی تھی وہ اپنے شہر سے بہت دور نکل چکے تھے پر کوئی ٹھیکانا نہیں ملا تھا۔

صبح سے وہ پانی اور نمکو بسکٹ پہ گزارا کر رہے تھے جو ایک پٹرول پمپ کی ٹاک شاک سے خریدے تھے۔

"سمیر میرے پیٹ میں بہت شدید درد ہو رہا ہے۔ کہیں گاڑی روکو پلیز مجھ سے بیٹھا نہیں جا رہا۔۔۔،،صباء نے اس کے شہانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ سمیر نے ادھر ادھر دیکھا ایک کچی سڑک کہیں جا رہی تھی۔

"شائد یہ سڑک کسی گاؤں کی طرف جا رہی ہو یا کسی گھر کی طرف۔۔۔،، سمیر نے بریک لگائی اور گاڑی گھما کر کچی سڑک پہ ڈال دی۔

"صباء ابھی روکتا ہوں تھوڑی دیر برداشت کر لو۔۔۔"، سمیر نے فکر مندی سے کہا۔

"سمیر میری جان نکل رہی ہے پلیز سٹاپ۔۔۔"، صباء تڑپ کر بولی سمیر نے گاڑی وہی روک دی اور بے بسی سے آس پاس دیکھا سڑک کے دائیں جانب کچھ فاصلے پہ باغیچہ تھا۔ سمیر گاڑی سے جھلانگ لگا کر اترا اور بھاگ کے صباء کی طرف والا دروازہ کھول کر اسے اٹھالیا۔ جلدی سے باغیچے میں داخل ہوا اور ایک درخت کے نیچے لٹادیا۔

باغیچہ کافی بڑا تھا ہر طرح کا پھول ہر ایک درخت وہاں موجود تھا ایک جھیل تھی جس میں بطخیں تیر رہی تھی جھیل کے چاروں اطراف سبزا اور پھول تھے ایک لکڑی کا بینچ بھی پڑا تھا۔ جو کافی اسٹائلش تھا اور دائیں جانب بڑے درخت کی لکڑیوں سے بنائے گی بڑی دو کرسیاں۔

ایک بڑے درخت پہ بڑا سا بیڈ کی مانند جھولا لوہے کی زنجیروں سے باندھا ہوا تھا۔

ایسا معلوم ہو رہا تھا کیسی جاگیدار کا علاقہ ہو۔ پر ان دونوں نے دھیان نہیں دیا سمیر کا دھیان صباء پہ تھا اور صباء کا درد کی طرف۔

"صباء تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔"، سمیر اس کے پاس نیچے بیٹھ کر بولا۔

"سمیر پلیز کچھ کرو بہت زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔"، صباء نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور تڑپ کر بولی

New Era Magazine

"صباء ریلکس میں کچھ کرتا ہوں۔۔،، سمیر نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلایا اور پھر اٹھ کر باغیچے میں لگے پھلوں کے درخت سے پھل توڑ لایا۔

"صباء یہ پھل کھاؤ شائد بھوک کی وجہ سے ہو۔۔۔،، سمیر نے آم صاف کر کے اسے اس کی طرف بڑھائے اس کا سر اپنی گود میں رکھ وہ اسے دیکھنے لگا۔

دل کی ہر بات نگاہوں سے بیاں ہوتی ہے
یہ خاموش دل کش کتنی محبت کی زباں ہوتی ہے

"تم بھی کھاؤ نہ۔۔،، صباء نے آڑو اٹھا کر اوپر دیکھ اس کے منہ کی طرف کیا۔

سمیر نے پکڑ لیا

کھانے کے بعد سمیر نے فرسٹ ایڈ بوکس سے ایک میڈسن اسے دی۔

سمیر بیگ بند کر کے ایک طرف رکھ گھاس پہ اس کے پاس لیٹ گیا۔صباء نے سر اس کے بازو پہ ٹکا دیا۔

،"سمیر سب کتنا رومینٹک ہے واؤ میری شادی بہت بیسٹ ہے اور ہنی مون کمال کا ہے۔۔،، وہ چہکتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"ہنی مون کب گئے ہم۔۔۔،، سمیر نے نظریں گھما کر اسے دیکھا اور اپنے سینے پہ رکھے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ ہنی مون ہی ہے۔۔۔،،وہ شرمانے کی ایکٹنگ کرنے لگی

"ویسے ہنی مون کیا ہوتا ہے۔۔۔،، سمیر نے ڈھٹائی سے سوال کیا صباء سوچنے لگی۔

"ہاں۔۔۔دوسروں کا تو پتا نہیں پر ہمارے ہنی مون میں۔۔۔تم ہنی اور میں مون۔۔۔ہوں۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے اٹھ بیٹھی اور چٹکی بجاتے ہوئے بولی سمیر کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

"سمیر آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔۔،،صباء نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو سمیر مسکرا دیا

"زیادہ تعریفیں مت کرو مسز جٹ بگڑ جاؤں گا۔۔،، سمیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور مسکرا کر اسے لیٹاتے ہوئے۔بولا

"پہلے کون سا سدھرے ہوئے ہو۔۔،،صباء نے سرگوشی کی تو سمیر اس کے تھوڑا قریب ہو گیا۔صباء پیچھے کو سرک گئی

"بگڑا ہوا تو میں بہت ہوں مسز جٹ وہ جٹ ہی کیا جو بگڑا ہوا نہ ہو۔۔۔،، سمیر نے اس کے کان میں گھس کر سرگوشی کی تو صباء جھنپ گئی۔

"آج کی رات ہم یہاں ہی گزاریں گے دیکھو تو کتنا خوبصورت باغیچہ ہے، واؤ جھولا بھی ہے۔۔۔،،صباء اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے بات تبدیل کرتے ہوئے بولی اور آس پاس دیکھنے لگی۔

"تمہاری طعبیت کیسی ہے۔۔۔،،

"پہلے سے بہتر ہے چلو سمیر جھولے پہ چلیں۔۔۔،،صباء ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

سمیر نے آس پاس کا جائزہ لیا۔

"نہیں صباء یہ باغیچہ جتنا بڑا لگ رہا ہے اس کے مالک بھی اتنے ہی سخت ہوں گے ہمیں یہاں سے نکلنا چاہئے۔۔۔۔یہ نہ ہو لینے کے دینے پڑ جائیں۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے کہا

"دیکھو سورج ڈوب گیا ہے۔تو ہمیں یہاں روک جانا چاہیے کل صبح ہی یہاں سے نکل جائیں گے۔۔۔،،صباء نے دونوں باہوں کو اس کی گردن کے گرد حائل کر کے پیچھے سے ہاتھ باندھ لئے، سمیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا.

"اور ایسا ویسا کچھ بھی ہوا تو اس کی زمیداری میری چلو اب۔۔،،صباء نے سختی سے کہا اور اس کے ہاتھ کو تھام لیا اور کاندھے سے سر ٹکا کر چلنے لگی۔ سمیر بالوں میں بورش کے

انداز میں ہاتھ چلاتے ہوئے کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھنے لگا۔

"کچھ دن اس وقت کہاں تھے اور اب کہاں ہیں قسمت کے کیا عجیب کھیل ہیں۔۔۔۔،، سمیر نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک کہا کچھ دن پہلے تم میرے شوہر نہیں تھے، ہم ساتھ نہیں تھے، اور اب ہم ساتھ ہیں اکیلی مجھے یہ دن اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔،،صباء نے سر اس کے شانے سے ہٹا کر اسے دیکھ کہا

"اور میں چاہتی ہوں یہ لمحے یہاں ہی روک جائیں آپ میرے ساتھ رہو،،صباء نے مسکرا کر کہا

"بے واقوف لڑکی خدا کا خوف کرو دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے اور ہم واپس چلے جائیں پھر بھی تو تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے اب تو ساری زندگی۔۔،، سمیر نے ہاتھوں کے پیالے میں اس کے چہرے کو بھر کے کہا۔

"پھر تو یہ ہی رہ جائے گا اے جی سنتے ہو بچوں کو اسکول چھوڑ آؤ, سبزی لے آؤ، وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اب تم ہی بتاؤ یہ پل واپس آئیں گے۔۔؟

نہیں نہ

New Era Magazine

توہم ان پلوں کو جی بھر کے جیتے ہیں۔کسی بات کی فکر کئے بغیر۔۔۔،،صباء آہستہ آہستہ چلتی بول رہی تھی۔

سمیر کو کسی کی آنکھوں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا پر کوئی نہیں تھا۔وہ سر جھٹک کر پھر سے صباء کی طرف متوجہ ہوا۔

"ایکچلی تم جتنی پاگل دیکھتی ہو اتنی ہو نہیں۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو صباء اسے گھورنے لگی۔

"کیا کہا روک جاؤ ابھی بتاتی ہوں،،

صباء اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی پھر ایک چھڑی نظر آئی تو وہ اٹھا کر سمیر کی طرف بھاگی

"نہیں نہیں صباء اب تم اپنے شوہر پہ ہاتھ اٹھاؤ گی۔۔۔۔،، سمیر بھاگتے ہوئے بولا۔

"میں فلحال تمہیں اپنا شوہر نہیں سمجھ رہی۔۔،،صباء اس کے پیچھے بھاگنے لگی۔

"اسی مار سے بچنے کے لئے میں نے تم سے نکاح کیا تھا پر۔۔۔۔،، سمیر جھولے کے ارد گرد بھاگتے ہوئے بولا۔پھر سے بچوں کی طرح وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے باگ رہے تھے۔

"ریلی۔۔۔۔

مطلب تمہیں مجھ سے عشق و شق نہیں ہے جھوٹا۔۔۔اب بیٹا تو زندہ نہیں بچتا۔۔۔،،صباء دانت پیس کر بولی

"نہیں نہیں میرا وہ مطلب نہیں ہے یار۔۔۔،، سمیر نے دہائیاں دی صباء کے بال چہرے پہ آئے وہ انہیں پیچھے کرنے لگی تھی۔اور سمیر موقع غنیمت جانتے ہوئے ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا۔

"سمیرا ابھی ڈھونڈ لوں گی تم کو۔۔امی جی۔۔،،

صباء ابھی بھاگ ہی رہی تھی کہ ایک طاقتور پتھریلے بدن سے ٹکرا کر زمین بوس ہو گئی۔

اور حیرانگی سے سامنے والے شخص کو دیکھنے لگی

****

مرا چین پیا، مری جان پیا

مری جندڑی کا سلطان پیا

ترے باجھ حرام ہے جگ سارا

مجھے قسم رسول، قرآن پیا

تری راہ تکتے ہیں نین مرے

کبھی دل کا بن مہمان پیا

مرا ہیرا، لوءلوء، موتی تُو

یاقوت مرا، مرجان پیا

مرا تیور تُو، مرا کومل تُو

مرا بھیرو، شُدھ کلیان پیا

صباء کی پہلی نظر اس شخص کے پیروں پہ پڑی سٹائلش براؤن سینڈلز میں سنہری پاؤں قید تھے۔

بلیک پجامہ تنگ کرتا

صباء نے پھر نظر اٹھا کر اسے دیکھا

New Era Magazine

کالے بالوں کو فلو سٹائل دے کر پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔کچھ بالوں یوں ہی دائیں طرف ماتھے پہ گرے ہوئے تھے گندمی رنگت جو چاند کی روشنی میں چمک رہی تھی۔

ہلکی ہلکی سی سٹائلش برائڈ چہرے پہ..ہونٹوں کو بھیجے

ہاتھوں کو پیچھے باندھے ماتھے پہ دو بل لئے وہ غصے سے صباء کو گھور رہا تھا۔

"who are you------،،

ماتھے پہ بل ڈال کر پوچھا گیا تھا۔سمیر مردانی آواز سن کر جلدی سے درخت کے پیچھے سے نکل کر سامنے آیا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔۔،،صباء اٹھتے ہوئے بولی تو سمیر نے سر پیٹ گیا۔

"میں نے پوچھا کون ہو تم۔۔۔،،وہ دوبارہ بولا تھا سمیر نے بولنے کے لئے ہونٹ کھولے تو اس نے روک دیا۔

"ہر مسلمان بھائی بھائی ہوتے ہیں سمیر آپ کا بھائی اور میں آپ کی بھاوج۔۔۔،،وہ پہلے سمیر کی طرف اور پھر اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔سمیر نے اسے پیچھے کیا اور سامنے کھڑے شخص کی طرف بڑھا

"کیسے ہیں بھائی۔۔۔،،وہ مسکرا کر اس کے گلے لگا سامنے والا شخص بھی گرم جوشی سے ملا۔۔صباء کا منہ کھول گیا۔

New Era Magazine

"کیسے ہو جھوٹے۔۔۔،،وہ اس کے شہانے پہ تھپکی رسید کرتے ہوئے بولا۔صباء کو ایک اور جھٹکا لگا۔

"میں ٹھیک ہوں بس میری بیوی کی طعبیت خراب تھی تو یہاں ٹھہر گئے۔آئی تھینک یہ آپ کا ہی باغیچہ ہے۔۔۔، سمیر نے کہا

"تمہاری بیوی۔۔۔۔کسی اینگل سے بیمار تو نہیں لگتی،،وہ جانچتی ہوئی نظروں سے صباء کو گھورنے لگا۔حالانکہ اسے حیران ہونا چاہیئے تھا پر وہ حیران نہیں ہوا

"آپ کون ہوتے ہو یہ کہنے والے میں بیمار ہوں یا نہ ہوں آپ کو کیا پرو بلم ہے۔۔۔،،صباء نے انگلی دیکھا کر کہا۔

تو وہ لڑکا آنکھیں سکوڑ کر صباء کو گھورنے لگا

"سمیر یہ مجھے گھور رہا ہے تمہاری وائف کو گھور رہا ہے اور تم چپ چاپ دیکھ رہے ہو۔۔،،صباء نے سمیر کے شہانے پہ تھپکی رسید کر کے کہا تو وہ اشارے اشارے میں صباء کو چپ ہونے کو کہنے لگا۔

"یہ میرا باغیچہ ہے محترمہ تو میں جو مرضی کروں آپ کو کیا مطلب اس سے۔۔،،وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر بولا۔

"مجھے مت گھورو سمجھے میرے شوہر کو گھورو یہ لایا تھا مجھے تمہاری ملکیت

New Era Magazine

میں۔۔۔،،صباء سمیر کو آگے کرتی خود پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

سمیر نے مڑ کر اسے گھورا۔

"کہتی تھی ہر مصیبت میں ساتھ دوں گی۔اب کیا ہوا کہاں گیا وہ ساتھ دینے والا جذبہ۔۔۔،، سمیر اس کے کان میں سر گوشی کرنے لگا جو کہ وہ نوجوان بھی سن چکا تھا وہ اپنی ہنسی دبا کر دونوں کو دیکھنے لگا۔

"ایکسکیوزمی تم دونوں لڑائی جھگڑا بعد

میں کر لینا پہلے یہ بتاؤ، سمیر یہ لڑکی کون ہے۔۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا۔

"میں مسز جٹ اور یہ ان کو تو جانتے ہی ہوں گے مسٹر سمیر جٹ میرے شوہر اور ہم یہاں رات گزارنے کو روکے ہیں۔اب آپ جائیں یہاں سے۔۔

ہمیں ڈسٹرب نہ کریں،۔۔۔،،صباء نے کہا اور سمیر کا ہاتھ پکڑ کر چل دی۔

"صباء ایسے کون بات کرتا ہے روکو میں بات کرتا ہوں تم اب چپ رہنا تھوڑی دیر کے لئے۔۔،، سمیر نے اس سے بازو چھوڑوا کر اسے روکے رہنے کا اشارہ کیا اور خود اس نوجوان کی طرف بڑھ گیا

"کھڑوس سمجھتا پتا نہیں کیا ہے خود کو۔ایک باغیچہ ہی ہے اور دل کتنا چھوٹا ہے۔۔ ہمارے تو پتا نہیں کتنے باغات ہیں پر ہم تو ایسی اکڑ نہیں دیکھاتے انہوں۔۔۔۔،،وہ منہ

New Era Magazine

بسور کر کھڑی ہو گئی۔ سمیر اس لڑکے سے بات کر رہا تھا۔پر اس لڑکے کی نظریں صباء کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

"بھیا چلیں نہ مجھے پھول چاہئے اتار کر دیں نہ۔۔،، بچی کی آواز سن کر صباء نے چونک کر ایک طرف دیکھا تین چھوٹی چھوٹی اور دو بڑی لڑکیاں جھیل سے کچھ فاصلے پہ پھولوں کے پاس کھڑی تھی بڑی لڑکیوں کا منہ دوسری طرف جبکہ چھوٹی لڑکیاں جھوم رہی تھی۔صباء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی وہ روح اور ماروا بھی بچپن میں یوں ہی جھوما کرتی تھی فراز اور اسفار سے خواہشات کیا کرتی تھی۔

"آرہا ہوں چھوٹی۔۔،، وہ نوجوان کہتا سمیر سے گلے مل کر مسکرایا اور ان لڑکیوں کی طرف بڑھ گیا۔

سمیر مسکراتا ہوا صباء کی طرف آرہا تھا۔

"بہت مسکرایا جارہا ہے۔۔۔،، صباء نے بھنورے سکوڑ کر پوچھا

"میں تم سے بات نہیں کرتا میں تو اپنے دوست کے ساتھ جارہا ہوں اس کے ہاں تم جانا چاہو تو آجاؤ۔۔۔،، سمیر مصنوعی ناراضگی سے بولا۔

"جاؤ رہو ناراض، میں بھی تمہارے اس کھڑوس دوست کے گھر نہیں جاؤں گی۔۔۔ارے سمجھتا کیا ہے وہ خود کو۔۔۔،، صباء کون سا کم تھی وہ بھی اسی کے انداز میں

بولی تو سمیر نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکرا کر بیگ اٹھانے چلا گیا۔صباء تھوڑا آگے جھک کر ان سب کو دیکھنے لگی جو آپس میں باتیں کر رہی تھیں دو بچیاں سنڈریلا فراک کو گھما رہی تھی ایک نوجوان کے شہانے پہ بیٹھی تھی اور بڑی لڑکیوں سے وہ سنجید گی سے کچھ گفتگو کر رہا تھا۔

"چلو گی یا یہاں رہو گی۔۔۔۔،، سمیر اس کے پاس آکر مصنوعی ناراضگی سے بولا

اتنے میں وہ نوجوان چلتا ہوا ان کے پاس آگیا۔

"چلیں سمیر۔۔۔،،وہ نوجوان خوش اخلاقی سے بولا۔

"آپ کشور لوگوں کے ہمراہ "روشن محل" آجائیں۔۔۔،،وہ نوجوان حکم جھاڑتا چابی گھماتے ہوئے چل دیا۔

"سمیر۔۔۔،،صباء نے بے بسی اسے پکارا اور ہاتھ پکڑ لیا۔سمیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور دو قدم پیچھے کی طرف بڑھائے

اس سے بڑھ کے اور کیا ہو گا ثبوتِ زندگی

میرے سارے جسم و جاں میں کارفرما آپ ہیں

New Era Magazine

"مذاق کر رہا تھا یار تم سیریس ہو گئی ان لوگوں کے ساتھ آ جاؤ میں بتاؤں گا کہ یہ لوگ کون ہیں۔۔۔،، سمیر نے اس کی گال تھپتھپائی اور مسکرایا، صباء نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا۔ اگر تھوڑی دیر سمیر ناراضگی ظاہر کرتا تو صباء رو دیتی۔ اور سمیر کبھی یہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

صباء ڈوپٹا ٹھیک کرتی سفید چہرے پہ ہاتھ چلاتی بالوں کو پیچھے جھٹکا دیتی ان لڑکیوں کی طرف بڑھ گئی جو اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"اسلام علیکم!!،، صباء نے مسکرا کر کہا

"وعلیکم السلام۔۔،، چھوٹی تین بچیاں ایک ساتھ بولی۔ اور پھر پھولوں کی ٹوکریاں اٹھا کر چلنے لگی۔

"وعلیکم السلام،، بڑی دو لڑکیوں نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔ صباء نے سب کا جائزہ لیا۔ وہ دونوں بڑی لڑکیاں لون کے پرینٹیڈ ایک جیسے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔ چھوٹی بچیاں سنڈریلا فراکز میں ملبوس تھی۔ تینوں کی آنکھوں کا رنگ الگ الگ تھا ایک کی آنکھیں براؤن ایک کی نیلی اور ایک کی کالی۔ اور اب وہ تینوں بچیاں جھوم جھوم کر چل رہی تھی کچھ انگلش میں گنگنا رہی تھی۔

دو بڑی لڑکیاں ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھی۔

صباء ابھی بھی ان تینوں بچیوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔کیونکہ اسے اپنا بچپن یاد آرہا تھا۔

"تعارف ہو جائے۔۔،،صباء نے مسکرا کر تینوں بچیوں کو مخاطب کیا۔

"میں سنڈریلا۔۔۔،،نیلی آنکھوں والی لڑکی جھک کر بولی۔

"نہیں میں سنڈریلا ہوں،یہ سوفیا ہے۔۔،،براؤن آنکھوں والی لڑکی بولی۔

"جی نہیں یہ سعدیہ،سوفیا اور میں سنڈریلا۔۔۔،،بلیک بالوں والی لڑکی بولی۔صباء چہرے پہ مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھنے لگی۔

"ہاہاہا اوکے تم تینوں سنڈریلا ہو۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا۔

"میں کشور اور یہ عالیہ میری کزن۔۔۔،،کشور نے مسکرا کر کہا۔

"اور وہ کھڑوس کون ہے۔۔،،صباء نے منہ اڑھا ترچھا کر کے کہا تو کشور اور عالیہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔

"وہ میرے بھائی ہیں ثمر دنیا کے بیسٹ بھائی۔۔۔،،سوفیا نے دونوں ہاتھوں کو سینے پہ باندھ کر کہا

"وہ کھڑوس نہیں ہیں بس تھوڑے سخت مزاج ہیں۔۔،،کشور نے سنجیدگی سے

New Era Magazine

کہا۔ان کو صباء کا کھڑوس کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"آپ کا بھی بھائی ہے،،

"نہیں صرف سوفیا اور عالیہ کا ہمارا خالہ زاد ہے۔۔۔،، کشور نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کے شوہر تو بہت خوبصورت ہیں اور آپ بھی۔۔،، عالیہ نے شرارت سے کہا تو وہ شرما کر سر جھکا گئی۔

"کب ہوا تھا آپ کا نکاح۔۔،، کشور نے مسکرا کر پوچھا

"کل رات ہوا،، صباء نے مسکرا کر کہا۔

"تو آپ ہنی مون یہاں منانے آئے ہیں۔۔۔،، عالیہ شرارت سے بولی تو صباء جھنپ گئی۔

"ہائے یہ شرمانا۔۔۔۔،، عالیہ نے اسے کہنی ماری تو وہ ہنسنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اونچی دیواروں والے محل نما "روشن محل" کی طرف جا رہی راہداری پہ تھیں۔

راہداری پتھر سے بنی تھی دونوں طرف لکڑی کی باڑ تھی جس پہ لائٹس لگائی ہوئی تھی۔اور دونوں اطراف پھولوں کی کیاریاں تھی۔اور دور دور تک سبزہ ہی سبزہ تھا۔خوبصورت انداز میں سجائی گئی وہ حویلی رات کے اندھیرے میں بھی چمک دمک رہی تھی۔ سجی ہوئی تھی۔

"کوئی شادی ہے کیا۔۔۔،،صباء نے پوچھا

"جی ہمارے بڑے بھائی کی شادی ہے، آج رات ان کی مہندی ہے ہم باغیچے سے گجرے بنانے کے لئے ہی پھول لینے گئے تھے۔۔۔،،عالیہ نے مسکرا کر کہا تو صباء سر ہلا کر پھر سے "روشن محل" کا جائزہ لینے لگی۔

ابھی کافی فاصلہ تھا تقریباً دو کلو میٹر تو راہداری ہی تھی۔۔

****

تم سے بچھڑوں تو موت آجائے مجھے

دل کی گہرائیوں سے دعا دو مجھے

"احمد ان دونوں کا پتا چلا کیا،، سلیمان کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا۔ باہر اندھیرا چھا چکا تھا۔

"نہیں چچا جان، آدمی ڈھونڈ رہے ہیں، پتا نہیں انہیں زمین نگل گئی یا آسمان۔۔۔۔،،احمد غصے سے بولا۔

New Era Magazine

"واہ واہ بھائی بڑا غصہ آ رہا ہے، مت بھولو کہ میں تم سب کو یہاں لائی ہوں اگر چاہوں تو ایک منٹ میں باہر نکال دوں۔۔۔،، ماروا غصے سے بولتی ان کے سامنے جا رکی۔ اس کے ساتھ دو باڈی گارڈز موجود تھے مہندی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس ڈوپٹے کو اچھے سے سر پہ ٹکائے۔ سنہری چہرے پہ غصہ لئے وہ اپنی رعب دار پرسنلٹی کے ساتھ کھڑی تھی۔

۔احمد غصے سے لال پیلا ہو گیا

"تمہاری ہمت۔۔۔۔،،

"چلاؤ مت سیٹھ احمد مت بھولو اس گھر کی مالکن کے ساتھ بات کر رہے ہو، اور میری بہن کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی مت کرنا سمجھے ورنا۔۔۔،، ماروا نے چٹکی بجا کر اسے دیکھائی

"بکواس بند کرو ورنا کیا کر لو گی۔۔۔،، احمد غصے سے بولا

"ورنہ میرا ہاتھ اٹھنے میں میں دیر نہیں لگے گی۔

اور مجھے یہ بھی بھولنے میں دیر نہیں لگے گی کہ تم میرے بھائی ہو۔ کل دادا حکم کی قل خوانی ہے اس حویلی میں مجھے کوئی فساد نہیں چاہئے۔۔۔۔،، کبیر غصے سے بولتا ماروا کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔ ماروا نے نظریں گھما کر اسے دیکھا تو کبیر نے بھی اسے دیکھا

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔،،اس نے آنکھوں سے ہی کہا۔ماروا نے نظریں دوبارہ سلیمان اور احمد پہ گاڑھ دی۔

احمد غصے سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

سلیمان نے بھی کھا جانے والی نظروں سے ماروا کو دیکھنے لگا۔

"ڈیڈ سوری۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔

سیٹھ سلیمان مجھے تم سے نفرت۔۔ہے۔۔

بہت جلد آپ اپنے اصل مقام تک پہنچ جائیں گے تب آپ کو پچھتاوا ہو گا کہ آپ نے اب تک ایسا کیوں کیا،کیوں پروردگار کو بھول گئے۔آپ ایک خونی ہیں سیٹھ صاحب ۔۔۔،،تایا جی کے کمرے میں داخل ہوتے قدم تھم گئے۔

سلیمان نے حیرانگی سے ماروا کو دیکھا۔

"تمہاری ماں ایک گھٹیا،۔۔۔۔

"میری ماں کے بارے میں کچھ بھی مت بولنا سیٹھ سلیمان۔۔۔۔۔۔،،سلیمان کی بات منہ میں تھی کہ ماروا چینخی۔

آج وہ سر سے پاؤں تک بدل کر سلیمان کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم خونی ہو تین لوگوں کو تم نے مارا ہے میری ماں کو موت کے گھاٹ تم نے اتارا

New Era Magazine

میری پھوپھو کو، فراز بھائی کے پاپا کو۔۔۔،،

ماروا سر تھام کر بولی۔

"تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔مارو۔۔،وہ مدھم آواز میں بولے

"وہ بھی بہت جلد مل جائیں گے۔،،ماروا گہری سانس خارج کرتے ہوئے دانت پیس بولی۔

"اگر میرے باپ نہ ہوتے تو آج تمہیں میں جان سے ماردیتی۔۔۔پر باپ ہو کچھ کہ نہیں سکتی۔،،

ضبط سے ماروا کے آنسوں بہنے لگے۔

نفرتوں کے تمام نشتر
میری رگوں میں اتار کر
وقت بڑی محبت سے پوچھتا ہے
تمھاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے

"اب میری بہن کو بھی مارنا چاہتے ہیں،،

New Era Magazine

"ہاں مرد جیتنا مرضی غلط ہو۔

پر عورت کو کوئی حق نہیں کسی اور مرد کے بستر سے ملے۔کسی غیر کی باہوں سے ملے

۔۔۔،،سلمیان نے تھپڑ مارنا چاہا پر کبیر نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"نہیں چچا جان یہ غلطی کبھی مت کرنا۔۔۔۔،،کبیر نے غصے سے کہا اور ان کے ہاتھ کو جھٹکا دیا

"میری ماں بری نہیں تھی تم برے ہو سیٹھ سلیمان ایک دن احساس ہو گا تمہیں پر تب بہت دیر ہو جائے گی۔۔۔معافی نہیں ملے گی تمہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔،،ماروا نے دانت پیس کر کہا۔

"فراز بھائی۔۔۔۔۔،،ماروا سلیمان اور احمد کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے چلائی۔

چند منٹ بعد وہ سامنے تھا۔

"سیٹھ احمد اور سیٹھ سلیمان کا ہر اکاؤنٹ بند کروا دو میری پراپرٹی سے انہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملنی چاہیے۔

دیکھتی ہوں کیسے اشتیار دیتے ہیں۔۔۔،،وہ سختی سے بولی

"جی بی بی۔جی،،فراز نے کہا۔

New Era Magazine

"اور آپ دونوں ان دونوں حضرات پہ نظر رکھیں گے ہر ایکٹیویٹی پہ نظر رکھیں گے۔۔۔اور اگر ان کو عزت کی ضرورت پڑے تو خوب کیجئے گا۔۔۔،،ماروا نے باڈی گارڈز کو دیکھ کہا تو وہ سر ہلا کر دروازے پہ جا کھڑے ہوئے

ماروا کھا جانے والی نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی واپس مڑی اس کے پیچھے اس کے دونوں باڈی گارڈز بھی چل دیئے۔

"آپ لوگوں نے ایک عورت کی ہمت کو للکارا ہے۔۔۔۔پیچھے ہٹ جائیں نہیں تو انجام کے ضمیدار آپ خود ہوں گے۔۔۔،،کبیر غصے سے کہتا چلا گیا فراز بھی چلا گیا۔

۔احمد اور سلیمان کئی پل ساکت کھڑے رہے۔تایا جان بھی گہرا سانس لیا اور واپس چلا گئے۔

سلیمان جام کے گلاسوں کو ہاتھوں سے گراتا باہر چلا گیا۔

"کبیر کی غیرت مر گئی ہے گھر کی لڑکی بھاگ گئی ہے اور وہ اس ماروا کا ساتھ دے رہا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا۔۔۔،،احمد فون کان سے لگا کر بڑبڑایا۔

"ہیلو ہاں اسلم! وہ دونوں جہاں ملیں جان سے مار دینا۔۔۔،،احمد کونے میں جا کر کھڑا ہوا اور سرگوشی میں بات کرنے لگا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ماروا کے غصے نے اسے اور سلیمان کو اندر تک ہلا دیا تھا۔

وہاں تایا جان کو خوشی بھی ہوئی تھی۔

****

اسفار ابھی تھانے سے واپس آیا تھا اور فریش ہو کر آئینے کے سامنے جا رو کا اور بالوں میں بورش چلانے لگا۔

شرٹ کے کف اور اوپر کے تین بٹن ابھی کھولے ہی تھے وہ کف فولڈ کرتے ہوئے دراز سے کچھ ڈھونڈ ھنے لگا دراز بند کرنے لگا کہ ہاتھ روک گئے۔اس نے لاکٹ اٹھا لیا۔

"چند سال پہلے من ایسی نہیں تھی اسف۔۔وہ ٹوٹ گئی ہے اور اس نے اپنا سہارا غصے کو بنالیا۔۔۔،،اسفار نے لاکٹ کھولا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔روح اس کے قریب تھی۔اس نے نظریں گھما کر دیکھا۔وہ کچھ فاصلے پہ بیٹھی جھک کر اسفار کو دیکھ رہی تھی۔

تم نے کیسا یہ محبتوں میں رابطہ رکھا

نہ ملتے ہو نہ ہم سے کچھ فاصلہ رکھا

New Era Magazine

"کیا سوچ رہے ہو اسف۔۔۔۔میں تم دونوں کے درمیان آٹھہری تھی پر اب میں چلی گئی ہوں۔۔۔۔تم اسے تھام لو۔۔۔۔بکھرنے مت دو یار۔۔۔،،وہ بولی تھی کہ اسفار تڑپ اٹھا۔

"شیٹ اپ روح تم ہمارے درمیان نہیں آئی تھی۔۔

اور نہ ہی ہمارے درمیان ایسا کچھ تھا تم جانتی ہو ہم اچھے دوست تھے۔۔۔۔,,وہ غصے سے بولا۔روح مسکرادی لال ریشمی ڈوپٹہ اس نے ٹھیک کیا لمبے سیلکی بالوں کو پیچھے کیا چہرے کو چھو رہی لیٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔اسفار بت بنا دیکھ رہا تھا پھر اس نے آنکھیں مندلی۔

میں محبت کے صلے میں تم سے
تم کو مانگوں تو شکایت کرنا

"وہ کہتی تھی۔۔۔ایک لڑکا اور لڑکی دوست نہیں ہوتے پھر سوچو تم اس کے کیسے دوست تھے۔۔۔۔،،وہ بولی اور غائب ہو گئی اسفار ہونٹوں کو بھیجے اپنی من اور روح کی مسکراتی تصویریں دیکھتا رہا۔اتنے میں فون بجا

"اسلام علیکم !!,،وہ لاکٹ کو دیکھنے کے دوران بول رہا تھا۔

"وعلیکم السلام سر صباء اور سمیر کا کچھ پتا نہیں۔۔۔آخری بار شہر کے آخری پٹرولیم پمپ پہ دیکھا گیا تھا۔۔۔،،ایس ایچ او نے تفصیل سے بتایا اور کال کاٹ دی،

"نہ جانے کیسا رشتہ ہے ہمارا من۔۔۔۔؟

۔روح ہمیں چھوڑ نہ جانے کیوں چلی گئ

کاش وہ نہ جاتی کاش

تم اس قدر بے رحم نہ ہوتی۔۔۔،،وہ گہری سانس خارج کرتے ہوئے لاکٹ کو دراز میں رکھ کسی کو کال کرتے ہوئے کر باہر نکل گیا۔

****

ان کے مسکرانے پر سانس ڈول جاتی ہے

اور یاد آنے پر سانس ڈول جاتی ہے

ان کی آنکھ سے نکلے تیر مار دیتے ہیں

New Era Magazine

ان کے ہر نشانے پر سانس ڈول جاتی ہے

چاند سا کوئی چہرہ بام پر اترتا ہے
جس کے لوٹ جانے پر سانس ڈول جاتی ہے

آرزو تو آٹھہری آبرو کے زنداں میں
آرزو دکھانے پر سانس ڈول جاتی ہے

شہر کو سنا کر تو کچھ اثر نہیں ہوتا
اک تجھے سنانے پر سانس ڈول جاتی ہے

روشن محل باہر سے جتنا خوبصورت تھا اندر سے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا
ثمر کی دو بہنیں اور تین بھائی تھے
بڑے دونوں شادی شدہ اور تیسرے نمبر والے کی شادی تھی۔
ان کے علاؤہ ماں اور دادی تھی دادا وفات پا چکے تھے اور ثمر کا باپ فوج میں تھا

New Era Magazine

بیٹے کی شادی میں بھی شرکت نہیں کر سکا تھا۔

سب سے ملنے کے بعد صباء کو عالیہ ان کے کمرے میں لے گئی۔

"یہ تمہارے ڈریس اور ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔۔،،عالیہ جو یلری اور ڈریس اسے تھماتے ہوئے بولی۔

"نن۔نہیں شکریہ۔۔۔،،صباء نے خوفگی سے اسے واپس کئے۔

"یار یہ نیو ہیں ایکچلی ہوا یہ تھا کہ میرے لئے مہندی کے دو ڈریس لائے گئے تھے جن میں سے ایک یہ ہے تم پہن سکتی ہو جانتی ہوں سیٹھانی صاحبہ اب کسی کے پہنے کپڑے تھوڑی پہنیں گی۔۔،،وہ بولی

"نہیں نہیں وہ بات نہیں ہے اچھا دیں میں پہن لوں گی۔۔،،وہ خجل سی ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر کپڑے پکڑ لئے۔

"عالیہ پلیز سمیر کو بھیج دیں کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا۔

"اوکے میں کیسی کو بھیجوا کے بلواتی ہوں وہ باہر ہیں۔۔آپ ریڈی ہو جائیں مہندی فنکشن اٹینڈ کرنا ہے نہ۔۔۔،،عالیہ مسکرا کر بولی صباء چپ چاپ کھڑی رہی۔عالیہ اجازت مانگ کر واپس چلی گئی۔صباء ڈوپٹہ بیڈ پہ ڈال

کمرے کا جائزہ لینے لگی دیواروں کو پینٹنگز سے سجایا ہوا تھا ایک جہازی سائز بیڈ ایک

صوفہ نیچے مہرون قالین،وہ ابھی جائزہ لے رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی

"سمیر اندر آجاؤ اب تمہیں میرے پاس آنے کے لئے دستک دینے کی ضرورت پڑ۔۔

،،صباء دروازے کی طرف گھمی تو وہاں سمیر کی بجائے ثمر کھڑا تھا۔

صباء نے جلدی سے بیڈ پر پڑا اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر سر پہ لیا اور منہ موڑ کر کھڑی ہو گئ۔۔۔

"عجیب بندہ ہے۔۔۔شرم ہی نہیں آئی منہ اٹھا کر چلا آیا دیکھ بھی رہا تھا میں نے ڈوپٹہ نہیں لیا ہوا تو واپس چلا جاتا نہوں۔۔۔،،وہ بڑبڑائی

دو منٹ تک ثمر باہر کھڑا رہا۔

"ایم سوری مجھے لگا کشور یہاں ہوں گی یہ ان کا کمرہ تھا۔۔۔،، ثمر کہ کے واپس مڑ گیا۔

وہ گہرا سانس لے کر بیڈ پہ ٹک گئ جب سمیر اندر داخل ہوا۔

"سمیر دروازہ بند کروا دیں ہی کوئی بھی آجائے گا۔۔۔،،صباء نے سنجیدگی سے کہا تو سمیر دروازہ بند کر کے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

صباء اسے دیکھنے لگی

سفید دلکش چہرے کے ساتھ ساتھ کالے تل پہ بھی پریشانی نمایاں نظر آ رہی تھی کالی گہری آنکھوں میں بلا کی محبت بھر کے وہ صباء کو دیکھ رہا تھا پر صباء اس محبت کے پیچھے چھپی اداسی بھی دیکھ رہی تھی۔

صباء کا ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلا۔

سمیر نے جلدی سے اس کا نام و نشان مٹا دیا اور صباء کے تھوڑا قریب ہو کر اسے سینے سے لگا لیا۔

"سمیر میں آپ کے بغیر ایک منٹ بھی سانس نہیں لے سکتی یہ آدھا گھنٹہ مجھے موت لگتا رہا ہے پلیز میرے پاس رہو پلیز۔۔۔،، صباء اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے تڑپ کر بولی۔ وہ نہیں جانتی تھی اب کتنے سانس باقی ہے جانتی تو پہلے بھی نہیں تھی پر اب تو خطرہ سر پہ تھا۔

سمیر کا ایک آنسو نکلتا صباء کے بالوں میں جذب ہو گیا۔

"اے پاگل اتنی محبت مت کرو مجھ نہ چیز سے۔۔،، سمیر نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلانا شروع کر دیا۔ صباء کچھ نہیں بولی بس سکون کو اپنے اندر اتارتی رہی۔

"اچھا اب رو کیوں رہی ہو میں ہوں نہ تمہارے پاس تمہارے ساتھ پھر بھی رو رہی ہو مارو آپی کی یاد آ رہی ہے نہ۔۔۔،، سمیر اسے خود سے جدا کرتے ہوئے بولا اور اس کے چہرے پہ آ رہے بالوں کو پیچھے کیا۔ صباء نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"یہ لو سیل چارج پہ لگا دو پھر تم آپی سے بات کر لینا میں زرا فریش ہو لوں۔۔،، سمیر اپنے کپڑے تھماتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف منہ کر کے شرٹ کے بٹن

New Era Magazine

کھولنے لگا۔

کاندھے کو جیسے ہی پیچھے کیا تو اس کے منہ سے آہ نکل گئی صباء فون رکھ کر بھاگ کے اس کے پاس آئی۔اور شہانے کو دیکھنے لگی

"سمیر تمہارا شہانا نیلا ہو چکا ہے۔۔۔،،صباء کے ہاتھ کانپنے لگے وہ لرز گئی تھی۔

ہم بے بس، ہم مجبور پیا

مت ہم سے ہونا دُور پیا

"کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گا ڈونٹ وری۔۔۔،، سمیر نے شرٹ ٹھیک کی اور مڑ کر اس کے ہاتھ پکڑ لئے۔

"کل ڈاکٹر کے پاس جاؤں گا ثمر بھائی کے ساتھ تم ٹینشن نہ لو۔۔۔،،سمیر کہتے ہوئے بیڈ پہ پڑے کپڑے اٹھانے لگا

"ویسے یہ لوگ کون ہیں سمیر،،

صباء نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"اسفار بھائی کا فرینڈ ہے۔وہ دونوں ایک کالج میں پڑھتے تھے پھر یونی میں بھی ایک

New Era Magazine

ساتھ۔۔۔

کافی بار ہماری ملاقات ہوئی تو ہماری بھی دوستی ہو گئی،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا یہ وہی ثمر ہے جس کا اکثر من روح آپی اور اسفی بھائی ذکر کرتے تھے۔۔۔

نہ کر یار۔۔۔

وہ تو اتنے اچھے تھے مزاحیہ اور یہ سڑے بھوجے ہوئے۔۔۔،، وہ منہ کے آڑھے ترچھے زاویے بناتے ہوئے بولی۔

"یہ سب ہی بدل گئے ہیں یار۔۔۔

اب اسفی بھائی اور من آپی کو دیکھ لو روح آپی کے بعد کیسے ایک دوسرے کے دوشمن ہو گئے ہیں۔۔،، وہ افسردگی سے بولا۔

"پر ان کے درمیان کچھ ہو سکتا ہے سمی۔۔۔۔

محبت ہو سکتی ہے

ان کا نکاح ہو سکتا ہے۔۔۔،، وہ چہک کر بولی

"ہو سکتا ہے پر وہ نہیں کریں گے۔۔ خیر تم ریڈی ہو جاؤ۔۔۔،، وہ افسوس سے بولا

"سمیر تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں مہندی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔

شائد کوئی پہچان کے حویلی فون کر دے تو۔۔۔،، صباء خوفگی سے سمیر کو دیکھنے لگی۔

New Era Magazine

"صباء بات تو تمہاری ٹھیک ہے پر اگر مہندی میں شرکت نہ کی تو ثمر بھائی کو کیا جواب دوں گا۔۔۔ویسے بھی اسفار بھائی نے مجھے میسج کیا تھا کہ میں ثمر کے ہاں چلا جاؤں اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی ان دونوں کی بات بھی ہوئی ہے تم فکر نہ کرو۔۔ ثمر بھائی سی آئی ڈی آفیسر ہیں۔۔،، سمیر نے تفصیل سے بتایا۔

صباء سوچ میں پڑھ گئی۔۔

"ایک آئیڈیا ہے،،صباء چٹکی بجا کر بولی۔

"تم مہندی میں جانا چاہتے ہو۔۔۔،،صباء نے سمیر سے سوال کیا تو اس نے شہانے آچکا دیئے۔۔"

"ہم سو جاتے ہیں ویسے بھی تھکے ہوئے ہیں نہ تو کل کو آپ اپنے کھڑوس دوست سے معزرت کر لینا کہ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آگئی۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا۔

سمیر کپڑے بیڈ پہ پھینک کے مسکراتا اس کے پاس آگیا اور دونوں باہیں اس کے کاندھے کے گرد پھیلا دی۔

"ویسے تم بہت وہ ہو۔۔۔،،سمیر نے اسی کے انداز میں کہا

"وہ کیا،،

"بہت سمجھ دار ہو نہ۔،،

New Era Magazine

سمیر نے مسکراہٹ دبا کر اس کی ٹانگ کینچھی۔

صباء نے اس کو کہنی ماری تو وہ ہنستا ہوا بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"اچھا نہیں لگتا مسز جٹ وہ لوگ کیا سوچیں گے ثمر بھائی کیا سوچے گا۔

اور ایسا ویسا کچھ بھی ہوا تو بعد میں دیکھ لیں گے۔

اب ریڈی ہو جاؤ میں بھی فریش ہو لوں،، سمیر کپڑے اٹھا کر کھڑا ہو گیا صباء نے سر ہلا دیا۔

سمیر واش روم گھس گیا اور صباء بھی کپڑے اٹھا کر دوسرے واش روم گھس گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلی اور سنگھار شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی،

نظر اٹھا کر دیکھا سی گرین شرارے میں وہ نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں مسز جٹ۔۔۔۔،، سمیر آستینوں کو فولڈ کرتے ہوئے اس کے پیچھے آ رو کا صباء

نے نظریں اٹھا کر سمیر کو دیکھا۔

دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت اور پرفیکٹ لگ رہے تھے۔

"اور آپ بھی بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں۔۔ ذرا دھیان سے پاؤں جمائے گا بابو۔۔

کوئی مرور نہ جائے۔۔،، صباء مڑ کر شرٹ کے اوپر کے تین بٹنوں میں سے ایک بٹن بند

New Era Magazine

کرتے ہوئے بولی۔ سمیر کا قہقہہ بلند ہوا

"روایتی بیوی لگ رہی ہو۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا

صباء آنکھوں سے ہی اس کی نظر اتار کر مسکرا کر مڑی اور بیڈ پر رکھی جویلری اٹھا کر پھر سے سنگھار کے سامنے جا رکی۔

سمیر سر میں بورش چلاتے ہوئے شرارتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

جو کہ صباء محسوس کرتے ہوئے محفوظ ہو رہی تھی۔

صباء نے ہلکا ہلکا میک اپ کیا آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پہ لپ اسٹک لگائی، اور جویلری پہننے لگی سمیر صوفے پہ بیٹھ رخسار پہ ہاتھ رکھ کر ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجا کر اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

صباء نے کانوں میں جھمکے ڈالے اور آخری نظر خود پہ ڈالی۔

سمیر نے سیٹی بجانے والے انداز میں ہونٹوں کو سکوڑا۔

تمہیں دل کے آئینے میں بسا کے اے جانِ تمنا

ہم کیسے کہیں، ہمیں کوئی اور اچھا لگے

پھر وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور سینڈلز کے سٹیپل بند کرنے لگی۔

"چاند کو آنچل میں چھپا لو

ہم ابھی گستاخی نہیں کرنا چاہتے۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر شرارت سے کہا

"کیوں آپ کو چاند کی روشنی پسند نہیں ہے کیا ڈیر شوہر۔۔۔،،صباء نے نظریں گھما کر اسے دیکھا، سمیر اس کے بہت قریب بیٹھا تھا۔

وہ شرما کر اٹھنے لگی کہ سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔اور اٹھ کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونکے سمیر صباء کا ہاتھ چھوڑ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے پہ ثمر تھا

"اندر آجاؤ ثمر بھائی۔۔،،، سمیر نے مسکرا کر دروازہ کھول دیا

"نہیں اب تم چلو میرے ساتھ فنکشن شروع ہو چکا ہے۔۔۔،،ثمر نے غیر ارادہ طور نظر صباء پہ ڈالی اور پھر سمیر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"صباء چلیں۔۔،،، سمیر نے مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ آہستہ آہستہ چلتی ان تک آئی۔

سمیر کے ساتھ چلتی ہوئی وہ سیڑھیاں اترنے لگی ثمر،اور سمیر ایک دوسرے سے باتیں

کررہے تھے لگا۔

"اسفی سے تو آج کل زیادہ بات ہی نہیں ہوتی۔بہت بیزی ہو گیا ہے۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

"جی اور جناب آپ تو ایسے بیزی ہیں کہ ہم سے رابطے ہی نہیں رکھے۔۔۔،، سمیر نے شکوہ آمیز انداز میں کہا۔

"بس ٹائم ہی نہیں ملتا تھا۔۔۔ٹف ڈیوٹی،، ثمر نے سمیر کو دیکھا تو ساتھ چل رہی صباء پہ نظر پڑ گئی جو بے زاری سے سیڑھیاں اتر رہی تھی اور آس پاس کا جائزہ لے رہی تھی۔

"یہ کہاں سے ملی۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر سمیر کے کان میں گھس کر کہا۔جو کہ صباء نے سن لیا اور وہ ثمر کو گھورنے لگی جبکہ سمیر کا قہقہہ گونجا۔

"یہ میرے سسر سیٹھ سلیمان کی صابزادی ہیں۔آپ کے فرینڈ اسفی من اور روح کی سب سے چھوٹی ضدی لاڈلی بہن ہے۔۔۔۔،، سمیر کے کہنے کے انداز پہ ثمر کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"مطلب تم نے واقع ہی سیٹھ صاحب کی بیٹی سے شادی کر لی واہ،ایک بات بتاؤں صباء ۔۔۔،، ثمر پھیلنے لگا تھا۔صباء اور سمیر مسکرا کر ثمر کو دیکھنے لگے

"یہ نہ کہتا تھا کہ یہ سیٹھوں کا جوائی بنے گا۔لو آج پھر بن گیا،ویری گڈ اور یہ بھی وہ ہی

New Era Magazine

ہے نہ۔۔۔ بچپن کی محبت۔۔روح من کی چھوٹی بہن۔۔۔ ویسے اب تو بہت بڑی ہو گئی ہیں آپ۔۔۔۔۔،، ثمر نے سمیر کو کہنی مار کر کہا تو سمیر نے اسے گھورا اور ہاں میں سر ہلا دیا

"مطلب تم پہلے سے ہی مجھ پہ لٹو تھے پھر اتنے بھاؤ کیوں دیکھاتے تھے۔۔۔،، وہ سیڑھیوں سے اتر کر حال میں داخل ہو چکے تھے۔ تو صباء نے دانت پیس کر سمیر کے کان میں سرگوشی کی۔

اس سے پہلے سمیر کچھ کہتا تینوں سنڈریلائیں لوگ بھاگتی صباء کے پاس آئی۔

"آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔،، سوفیا اور سعدیہ نے صباء کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

"آرام سے بیٹا آپی گر جائیں گی۔۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

اور پھر سمیر کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے چل دیا۔

مہندی کا فنکشن جاری ہوا۔

اونچے سٹیج کے دونوں اطراف سٹیج بنائے گئے تھے ایک پہ چند عورتیں ڈھولکی لے کر بیٹھی تھی۔

صباء عالیہ اور کشور کے ساتھ باتوں میں مگن چلتی ہوئی کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ

New Era Magazine

نظر سمیر پہ پڑی وہ کچھ لڑکوں کے ساتھ ہنس ہنس کے باتیں کر رہا تھا آنکھیں اور ان کے پاس بنا تل بھی مسکرا رہا تھا۔ بال جو ماتھے پہ بکھر چکے تھے۔ صباء کی نظریں جھکنا بھول گئی وہ اسے دیکھتے ہی چلتی رہی تبھی سامنے سے آرہے ثمر نے اس کے قدم روک دیئے۔ وہ دونوں ہڑبڑا گئے تھے۔

"ایکسکیوزمی آنکھوں میں بٹن فیٹ کر رکھے ہیں کیا آپ نے۔۔۔"، صباء نے غصے سے ثمر کو دیکھا تو وہ ہنسنے لگا۔

"بتیسی کیوں نکال رہے ہیں۔۔۔"، صباء نے بھنورے سکوڑ کر کہا

"سمیر آپ کو ہینڈل کیسے کرتا ہے۔۔۔"، وہ مسکراہٹ دبائے بولا

"کیا مطلب"، صباء نے خفگی سے اسے دیکھا۔ وہ سفید شلوار قمیض زیب تن کئے ہوئے تھا آستینوں کو کہنیوں سے اوپر تک فولڈ کئے دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑے کھڑا تھا۔

"مطلب کچھ خاص نہیں تھا۔

اور آپ اگر کہیں تو سمیر کو روم میں بھیجوں جی بھر کے دیکھ لیجئے گا۔۔۔"، ثمر نے شرارت سے کہا اور سمیر کو دیکھا صباء نے بھی نظر گھما کر سمیر کو دیکھا۔

"آپ کے دوست کو جیتنا بھی دیکھ لوں جی نہیں بھرے گا تو آپ تکلیف نہ

New Era Magazine

کریں۔۔۔۔،،صباء نے مسکراہٹ دبا کر کہا اور مڑتی کشور لوگوں کی طرف بڑھ گئی۔

ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی

"روح کی کاپی ہے بے جھجک کچھ بھی بول دیتی ہے،،وہ سوچتا سمیر کی طرف بڑھ گیا۔

"سمیر تم نے تو اس بے چاری لڑکی کو پاگل کر رکھا ہے۔۔۔ ویسے روح کی کاپی ہے۔۔۔،،ثمر نے شرارت سے کہا تو سمیر نے نظریں گھما کر صباء کو دیکھا۔جو کشور لوگوں کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر باتیں کرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی

"ہاہاہا ویسے تو۔۔ تم بڑے بھولے دیکھتے ہو۔۔،،ایک دوست نے ہلکا سا پنچ بنا کر اس کے شولڈر پہ مارا۔

"ارے آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی ہے۔۔۔،،ایک دوست نے اس کی نگاہوں کا پیچھا کیا جو صباء کے چہرے کا طواف کرتی لوٹ رہی تھی۔

اتنے سالوں بعد وہ اپنے پرانے دوستوں کے درمیان بری طرح پھنس گیا تھا۔

وہ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ایک ہاتھ بالوں میں چلا رہا تھا۔ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے خجل سا ہو رہا تھا

****

نہیں ہوتا تو چھوڑ دے اسے

عشق کوئی بات نہیں جو ہر کسی سے ہو جائے

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا ماروا کی آنکھ کھولی۔

وہ اپنے کمرے سے نکلی اس نے دونوں اطراف دیکھا تو سیکورٹی گارڈز کرسیوں پہ بیٹھے سو رہے تھے۔وہ کچھ آگے گئی ہی تھی کہ اسے ارشا کے کمرے سے مرد کی آواز سنائی دی دروازہ بند تھا کھڑکی البتہ کھولی تھی۔

"رات کے اس پہر کون ہو سکتا۔۔۔ہے۔۔۔،،ماروا آہستہ آہستہ چلتی بالوں کو ایک انگلی سے پیچھے کرتی جمائی روکتی۔کمرے کی کھڑکی پہ پہنچ گئی اندر زیرو واٹ کے بلب نے ہلکی ہلکی روشنی پھیلا

رکھی تھی بیڈ پہ کوئی آدمی لیٹا ہوا تھا اور ارشا اس کے سینے پر ایسے سر رکھے لیٹی تھی کہ آدمی کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ماروا کی آنکھیں پھٹ گئی۔

"یہ آدمی آیا کیسے۔۔۔،،وہ سوچنے لگی

"ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ ایس پی اسفی میرا اتنا دیوانہ ہے

رات کے اس پہر چلا آئے گا مجھ سے ملنے۔کتنی بے واقوف ہے نہ میری بھابھی جو

New Era Magazine

ہمارے اسفی کو اپنا سمجھتی ہے۔۔۔۔،،ارشا اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اس پہ جھکی بیٹھی تھی۔اسفار کا ہلکا سا قہقہہ بلند ہوا

ماروا کو لگا کسی نے اس کی گردن پکڑ لی ہو

اور وہ سانس نہیں لے سکے گی۔۔۔

"اچھا کیا جو اس منحوس روح کو مار دیا۔۔۔،،وہ دوبارہ بولی

کچھ لوگ اتنے بھوکے ہوتے ہیں کہ

دوسروں کی خوشیوں کو کھا جاتے ہیں

ماروا نے بلند ہونے والی چیخ کو روکنے کے لئے منہ پہ ہاتھ رکھا اور بے سود بھاگی۔

کتنے ہی سانس الجھے تھے کتنی دھڑکنیں رکی تھی۔

انجانے میں وہ کبیر کے کمرے میں گھس گئی اور اندر سے کنڈی لگا لی۔

"ماروا کیا ہوا۔۔،،شور کی وجہ سے کبیر نیند سے بیدار ہو گیا اور اس کی طرف لپکا۔

وہ کئی پل کبیر کو دیکھتی رہی اور پھر خوفگی سے کمرے کو دیکھنے لگی۔

"ماروا کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں۔۔،،کبیر نے اس کو شہانے سے پکڑ کر ہلا یا۔۔۔

New Era Magazine

"ک کک کچھ نہیں سوری میں غلطی سے رائٹ کی بجائے لفٹ آگئی۔۔"وہ پسینہ صاف کرتے ہوئے مڑی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔اب آپ جا کر سو جائیں۔۔۔"کبیر نے کہا اور پلٹ گیا ماروہ کمرے سے باہر نکلی اور مرے مرے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا پتا وہ اسفارنہ ہو پر ارشا کو کون سا پتا تھا۔۔۔کہ وہاں کیا ہوا تھا۔۔۔۔کوئی نہیں جانتا وہ کیسے جان گئی۔؟

اور یہ بھی تو نہیں پتا تھا کہ میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔"ابھی بھی وہ سوچتی ارشا کے کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی کہ ایک بار پھر سے آوازیں سنائی دی

"او کے کل پھر تمہارے فارم پہ ملاقات ہو گی۔۔۔"دروازہ بند تھا کھڑکیاں بھی بند ہو چکی تھی۔

ماروا سب کو بلا کر دیکھانا چاہتی تھی پر پھر کئی سوچیں دماغ میں آئی اور وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"تھوڑا بہت یقین تھا اب وہ بھی نہیں رہا تم پہ ایس پی۔۔۔تم اتنے گرے ہوئے نکلو گے یہ تو کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔پہلے لگتا تھا مجھے شک ہے پر آج تو پک ہو گیا۔۔۔

"ماروا

دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر گر گئی۔

"اللہ۔۔۔،،زبان سے نہیں دل سے پکارا گیا تھا

"میری روح کا قاتل

اسے سکون کیسے مل رہا ہے۔؟؟۔۔میرے چاروں اطراف خونی پھر رہے ہیں اور میں کچھ نہیں کر پا رہی۔۔۔،،وہ سر دروازے میں مارتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

شائدا ابھی وقت نہیں تھا

شائدا ابھی اور بہت کچھ ہونا تھا

اور ٹھیک وقت پر فیصلہ ہونا لکھا تھا۔

عشق میں ہمارے ہو رہا ہے اضافہ اور بھی

اسے کھو بیوائی کرے مگر اتنی وفا سے تو نہیں

****

بے دِلی کیا یونہی دن گزر جائیں گے

صرف زندہ رہے ہم تو مر جائیں گے

رقص ہے رنگ پر رنگ ہم رقص ہیں
سب بچھڑ جائیں گے سب بکھر جائیں گے

یہ خراباتیانِ خرد باختہ
صبح ہوتے ہی سب کام پر جائیں گے

کتنی دلکش ہو تم کتنا دل جُو ہوں میں
کیا ستم ہے کہ ہم لوگ مر جائیں گے

ہے غنیمت کہ اسرار ہستی سے ہم
بے خبر آئے ہیں بے خبر جائیں گے

قل خوانی کے بعد وہ مردان کی طرف بڑھ گئی جہاں ملازمین صفائی کر رہے تھے پورا

New Era Magazine

صحن چاولوں کے دانوں سے بھرا ہوا تھا وہ۔ وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے دادا حکم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

آہستہ سے دروازہ دھکیل وہ اندر داخل ہوئی۔ کمرے

ہر ایک چیز ماتم کر رہی تھی ہر چیز پہ اندھیرا چھا گیا تھا

دادا حکم کا تخت سناپڑا تھا۔

"تم دیکھ رہی ہو نہ یہ تخت کیسے سنا پڑا ہے۔ اسے ایک سربراہ کی ضرورت ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔"اپنے پیچھے احمد کی آواز سن وہ چونکی نہیں تھی۔

"ٹھیک کہتے ہو تم۔۔۔"وہ مدھم آواز میں بولی تو احمد کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"پر اس تخت کو آباد کرنے والا ابھی مجھے نظر نہیں آیا۔۔۔۔"وہ مکمل طور پہ اس کی طرف گھوم گئی تھی اور سینے پہ ہاتھ باندھ ماتھے پہ بل ڈال وہ اسے دیکھ رہی تھی احمد کی رگ رگ میں غصہ دوڑ گیا۔

"تو تم اپنی گندی نظر اس تخت پہ نہ ہی رکھو تو بہتر رہے گا۔۔۔"وہ کہتی جانے لگی تھی جب احمد نے اسے پکڑا اپنے نزدیک کیا بس یہ ہی پل تھا کہ مارواکا ہاتھ اٹھا اور اس کی رخسار پہ چھاپ چھوڑ گیا پھر ماروا نے بڑی پھرتی سے یوں چکر لگایا کہ اس کے دونوں

ہاتھ مڑ گئے اور ماروا اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔۔

"عورت کو کمزور مت سمجھنا سیٹھ صاحب،،وہ دوپٹہ شہانے سے اٹھا سر پہ اوڑھتے ہوئے بولی جبکہ احمد حقابقا کھڑا رہ گیا اسے تو سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ ہوا کیا۔۔

دروازے پہ کھڑے کبیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

اور وہ واپس مڑ گیا۔

وہ چھت پہ کھڑا تھا جب ماروا مردان خانے میں داخل ہوئی اور پیچھے احمد بھی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے داخل ہوا کبیر مٹھیاں بھینچ تیز قدم اٹھاتا مردان خانے کی طرف آیا وہاں پہنچ اس نے جو دیکھا وہ اس کے لئے بہت انوکھی بات تھی۔

"تم لوگ یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو ماروا میم کی سکیورٹی کی ضمیداری ہے نہ تم لوگوں کے سر پہ یا گپیں ہانکنے کی،،وہ آم کے نیچے کھڑے دو سکیورٹی گارڈز کو ڈانٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا اور وہ دونوں بھاگتے ہوئے مردان خانے کی طرف بڑھ گئے

"تم خود کو سمجھتی کیا۔۔۔۔،،

"اسے یہاں سے لے جاؤ۔۔۔،،اس سے پہلے کہ احمد کچھ اور بولتا ماروا صوفے پہ بیٹھ دروازے میں کھڑے سیکورٹی گارڈز کو دیکھ بولی۔اس سے پہلے وہ دونوں احمد کی طرف

بڑھتے وہ خود ہی چلا گیا۔

"نہ جانے وہ کون ہے جس کے بارے میں دادا حکم کہتے تھے کہ اس حویلی کو اس کا انتظار ہے جس کے آنے سے میں ان سب ضمیداریوں سے آزاد ہوں گی۔ جس کے آنے سے حویلی کو ایک مضبوط وارث ملے گا آخر وہ کون ہے۔۔۔

دادا حکم آپ نے مجھے کبھی کچھ نہیں بتایا۔۔

نہ میرے ننھیال کے بارے میں نہ میری ماں کے بارے میں۔۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔؟،، وہ سر تھام سوچنے لگی۔ کچھ دیر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ وہاں سے باہر نکلی ملازمین آدھے صحن کی صفائی ستھرائی کر چکی تھی۔ وہ ہر کام پہ نظر ڈالتی مردان خانے سے نکل گئی۔

****

"اگر سچ جاننا ہے تو مجھے ارشا کا پیچھا کرنا چاہئے۔۔۔۔،، ماروا اسے اکیلی گاڑی نکالتے دیکھ سوچتے ہوئے جلدی جلدی سیڑھیاں اتری اور تقریباً بھاگ کر گراج سے اپنی گاڑی نکالی۔

ماروا کے پلین کے مطابق سیکورٹی گارڈز نے ارشا کو روکا ٹوکا نہیں تھا۔ اور وہ خود بھی

New Era Magazine

سیکورٹی گارڈز کو ساتھ لے کر نہیں جا رہی تھی۔

ارشا کی گاڑی فارم ہاؤس پہ رکی تھی۔

ماروا اپنی گاڑی فارم کی پیچھلی سڑک پہ لے گئی اور فارم سے کچھ فاصلے پہ گاڑی روک کر وہ فارم کی طرف بڑھ گئی۔۔ پیچھلے دروازے تک پہنچنے سے پہلے۔اچانک اس کے قدم رک گئے وہ جلدی سے کھڑکی کے پیچھے چھپ گئی۔اور تھوڑا سا جھک کر اندر دیکھنے لگی۔

ہلق میں سانس اٹک گیا وہ وائٹ ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس اسفار تھا

ارشا کو باہوں میں لئے وہ کھڑا تھا۔

ماروا کا ہاتھ اٹھا اور اپنے ہی ہونٹوں پہ ٹک گیا آنکھیں حیرانگی سے پھٹ گئی

سارے شک وشبہ دور ہو گئے۔

مُخلِص ہونا جُرم ہُوا ہے،،

ہر منزِل پہ دھوکا، لِکھیئے...

"اسفی۔۔۔۔،،ارشا نے اس کے گرد باہوں کو کستے ہوئے نیم مدہوشی میں بولی۔۔ماروا کا ایک آنسوں لڑ کھڑا کر رخسار سے ہوتا زمین پہ جا گرا وجود کپکپا گیا۔۔

New Era Magazine

"ہوں۔۔۔،،اسفار نے اسے شہانوں سے تھام لیا تھا۔ماروا کی ہمت جواب دے گئی لڑکھڑا کے وہ پیچھے ہٹی تھی۔اور وہ بغیر پیچھے دیکھے بھاگی۔اور گاڑی میں بیٹھ کر سانس لیا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

"من تم جانتی ہو خان مجھ سے کس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔۔،،روحہ کے بہت پہلے کہے جملے ا تھوڑے برسانے لگے

"من وہ دنیا میں موجود ہر مرد سے مختلف ہے۔۔،،

"روحہ تم اسے کبھی سمجھ نہیں پائی۔۔۔۔۔وہ کل بھی بے وفا تھا اور آج بھی وہ تمہیں کل بھی دھوکہ دے رہا تھا اور آج بھی۔۔۔۔نہ جانے اب وہ میری بہن میری صباء کو ڈھونڈ مروانہ دے۔۔۔۔نہیں میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گی ایک کو مار چکا ہے اب نہیں۔۔۔۔،،وہ سر سٹیرنگ سے اٹھا آنسوں رگڑنے لگی دور سے بھی گلاس ونڈو سے وہ دونوں ایک ساتھ صوفے پہ نزدیک بیٹھے نظر آرہے تھے۔

وہ آنسوں صاف کرتی گاڑی چلانے لگی اور سیدھی دادا کی قبر پہ چلی گئی۔

"دادا حکم آپ کا پسند کیا گیا مرد،مرد نہیں نکلا وہ دھوکے باز ہے۔۔۔اوہ سوری میرے لئے تو آپ نے کسی اور کو پسند کیا تھا نہ۔۔۔۔۔،،دادا کی قبر پہ ہاتھ چلاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی آنسوں بہنے روک گئے تھے۔۔۔یا بہے بہے کے ختم ہو چکے تھے۔وہ

New Era Magazine

قبر کے ستون سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی اور آیات وغیرہ پڑھنے لگی۔

"یا اللہ میری صباء کو کچھ مت کرنا یا اللہ وہ مجھے لوٹا دو۔۔۔،، وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

درد جتنا شدید ہوتا ہے سائیں
عشق اتنا مزید ہوتا ہے

ایک اور گاڑی اس کی گاڑی کے پاس رکی تھی

دروازہ کھول ایک پاؤں باہر نکلا سفید کلف زادہ پجامہ سفید پیروں میں پشاوری چپل۔ سفید ہاتھ گاڑی کے دروازے پہ رکھا گیا تھا درمیان والی انگلی میں ایک کالے نگ والی مردانی انگوٹھی اور ہاتھ میں برینڈیڈ ریسٹ واچ۔ وہ پھر پورا باہر نکلا سفید کلف زادہ کرتے کو ٹھیک کیا فلو کے سٹائل میں بنائے گئے بال کشیدہ پیشانی پہ سورج کی روشنی کی وجہ سے پسینہ چمکا تھا ہونٹوں کو آپس میں بند کیا ہوا تھا وہ پھولوں کا شاپر اٹھا کر گلاسز اتار گاڑی کا شیشہ بند کرتا قبرستان میں داخل ہوا۔۔

"دادا حکم۔۔۔،، وہ یکدم کچھ یاد آنے پہ ستون سے سر اٹھا قبر کی طرف مڑ گئی۔

New Era Magazine

"آپ کیوں چلے گئے۔۔۔سب کیوں مجھے چھوڑ کر جاتے ہیں۔۔۔۔،،وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے سوال کرنے لگی انجان اس بات سے کوئی وہاں موجود ہے۔۔وہ نوجوان اس کی آواز سن رک گیا۔

"سنہری۔۔۔۔۔۔تم تو بہت مضبوط اور خوش دل تھی ہر طوفان سے لڑنے کی ہمت تھی۔۔۔جنگ میں تو تم ماہر تھی نہ۔۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں بولا۔ماروا کے کانوں میں اس کی میٹھی آواز گونجی پر اب وہ اسے نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔

جب قسمت میں ہی نہ ہو تو کیوں دیکھنا۔۔۔؟

اتنا شدید غم ہے کہ احساسِ غم نہیں
کیسے کہوں کہ مجھ پہ تمہارا کرم نہیں

"پرنس کبھی کبھی انسان چاہ کر بھی ہمت ہار جاتا ہے۔۔اور۔۔۔،،وہ گہری سانس خارج کر کے دوبارہ بولی۔

"اور جو جنگ دماغ سے دل پہ جار کے اس میں ہار نصیب بنتی ہے۔اور دل کی جیت ہوتی ہے۔۔۔

New Era Magazine

پر جو جنگ دماغ سے شروع اور اسی پہ ختم کر دی جائے اس میں شکست کبھی نہیں مقدار بنتی۔۔۔،،وہ تھک کر دونوں گھٹنوں پہ سر ٹکا گئی۔۔وہ ہونٹ کاٹتے رہ گیا۔

"وہ پھولوں پہ ایک نظر ڈال دو قدم آگے بڑھا پر ابھی بہت قدموں کی دوری تھی۔

"ایک بات بتائیں۔۔۔پرنس آخر میں آپ کو ابھی تک یاد کیوں ہوں ایک سال کافی نہیں ہوتا کسی اجنبی کو بھولنے کے لئے۔۔۔،،وہ سر جھکائے بیٹھی بولی۔اس شخص نے گہری سانس خارج کی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے جواب درختوں پہ لگا ہو۔

"بھولی تو تم بھی نہیں۔۔۔کیا ایک ملاقات کافی ہوتی ہے کسی کو یاد رکھنے میں۔۔۔؟؟،،آخر اسے سوال مل گیا۔ماروا کے ہونٹوں پہ زخمی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

وہ بغیر کچھ بولے اٹھی اتنے میں وہ دائیں جانب سے گھومتے ہوئے سامنے آنے لگا وہ چادر سے چہرے کو چھپا کر مڑ گئی۔

"ایک بات کہوں دادا حکم مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں سنہری۔۔۔،،وہ پھول قبر پہ ڈالتے ہوئے بولا۔ماروا کے قدم رک گئے۔

وہ بغیر مڑے کھڑی رہی دل نے خواہش کی مڑ کر دیکھے اسے دیکھے اور وہ مڑی بھی تھی پر وہ دعا کے انداز میں ہاتھوں کو چہرے پہ رکھے بیٹھا تھا۔

New Era Magazine

وہ واپس سے گھوم گئی۔

"مجھے انہوں نے اپنی کسی پوتی سے نکاح کے لئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔پر۔۔،،وہ رکا

"۔پر میں کسی سے محبت کرتا ہوں میری تایازاد ہے وہ۔۔۔،،

"میں پھر کیسے کرلیتا ان کی پوتی سے نکاح۔۔۔تم ہی بتاؤ۔۔۔،،وہ رک رک کر بول رہا تھا مار وا بس سن رہی تھی۔

عشق سمجھے تھے جس کو وہ شاید

تھا بس اک نارسائی کا رشتہ

میرے اور اُس کے درمیاں نکلا

عمر بھر کی جدائی کا رشتہ

"تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کرتا جب اس لڑکی کو محبت نہ دے پاتا۔۔تو،،وہ اس کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک کہا تم نے پرنس۔۔۔۔،،وہ گھونگھٹ سے ہی ادھر ادھر نظریں دوڑاتی گاڑی کی طرف تقریباً تیز قدم اٹھاتی بڑھی وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔

پھر گہری سانس لی اور سر جھٹک باقی کے پھولوں کو گھوم کر دوسری قبروں پہ ڈالنے لگا

ماروا نے ایک نظر اس کی پیٹھ پہ ڈالی اور زن سے گاڑی بھگا لے گئی۔

****

اپنوں پہ رکھتے ہیں
کم کم اعتبار تبھی تو
سازشوں کے جال بھی کٹ جاتے ہیں۔

وہ گھر پہنچی تو کبیر کے علاوہ سب اس کا انتظار کر رہے تھے ارشا واپس لوٹ آئی تھی

"کہاں گئی تھی ماہ رانی، کس کے ساتھ منہ کالا کرنے گئی تھی صبح صبح اس ایس پی کے ساتھ۔۔۔،،تائی کی

بات سن کر بھی اس نے کوئی ری ایکشن دینا ضروری نہیں سمجھا۔

"بانو میرا ناشتہ اوپر پہنچا دو۔۔۔،،وہ آہستہ آہستہ چلتی ہینڈ بیگ سے فون نکالتے ہوئے

بولی۔ سلیمان اور احمد کی آنکھوں سے چنگاریاں اڑ رہی تھی۔ ارشا اور ثناء ایک

دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"دیکھ سلیمان۔۔۔

New Era Magazine

"کیوں وہ کیوں دیکھیں آپ دیکھ نہیں سکتی۔۔۔۔،،اس سے پہلے کہ تائی جان کچھ کہتی وہ صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ بیٹھ اطمینان سے بولی تائی جان کو آگ لگی۔

اتنے میں دو گارڈز اس کے دائیں بائیں حاضر ہو گئے۔

اس سے

"اے لڑکی تو بے لگام نہ ہوتی جا۔۔،،

"آپ پہلے خود کی اور اپنی بیٹیوں کی تو لگامیں کس لیں۔۔،،وہ پھر سے اطمینان سے بولی تھی جبکہ وہاں موجود تایا جان کے علاوہ ہر ایک کے بدن میں آگ لگ گئی۔تایا جان کی تو نظریں ہی جھک گئی تھی۔

اتنے میں فراز لاؤنج میں پیپرز لے کر داخل ہوا ساتھ ادیب بھی تھا۔۔۔جو کہ اس کا اور روح کا پرانا باڈی گارڈ تھا پہلوانوں جیسی باڈی والا وہ شخص ان کا سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔۔

"ادیب بھائی۔۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر صوفہ چھوڑ اس کے سامنے سر جھکایا۔

"کیسی ہو چھوٹی۔۔۔۔،،

"میں بلکل ٹھیک پر آپ تو بڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔

ادیب شلوار قمیض میں دہشت رکھتی پر سنلٹی کے ساتھ لاؤنج میں موجود تھا۔اس سے

پہلے ان تینوں کی کوئی گفتگو شروع ہوتی سلیمان کا خون کھول گیا اور وہ دھاڑے۔

"ان دونوں کے ساتھ کب سے تمہارا چکر چل رہا ہے۔۔۔؟؟اور تم فراز جس تھالی میں کھاتے ہو اسی میں چھید کر رہے ہو۔۔۔،،سلمیان نے تحش میں آکر کہا

ماروا پہ جیسے کسی نے بجلی گرائی تھی۔اور فراز ادیب کا بھی یہ ہی حال تھا تایا حکم بھی بجلی کی پھرتی سے کھڑے ہوئے تھے۔

"سلیمان تم پاگل ہو چکے ہو۔۔۔کچھ نظر نہیں آرہا تمہیں۔۔۔،،عثمان کا دماغ خراب ہو چکا تھا۔

وہ لڑکھڑا کر زمین پہ گرنے لگی تھی کہ ادیب نے اس کو صوفے پہ بیٹھا دیا۔

فراز پھٹی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیٹھ سلیمان کو دیکھ رہا تھا جو پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا۔

"بس کرو سیٹھ صاحب۔ماروا میری چھوٹی بہن ہیں آپ کو شرم آنی چاہیۓ،،فراز غصے سے بولا۔

"بکواس بند کرو فراز نوکر ہو نوکر کی حد تک رہو۔۔۔۔،،تائی نے بات بگڑتی دیکھ کہا تو ماروا نے فراز کو جانے کا اشارہ۔

اس سے پہلے سلیمان کچھ بولتا ادیب ان کی طرف بڑھا۔

New Era Magazine

"وہ جو لڑکی ہے نہ وہ میری بہن ہے۔۔۔۔۔۔۔ سیٹھ سلیمان۔۔۔اور تم جیسا گرا ہوا انسان کہاں بہن بھائیوں کے رشتے کو سمجھ سکا۔۔۔،،ادیب نے ہاتھ اٹھانا چاہا پر ماروا نے روک دیا۔

"اب تو تم لوگ یوں ہی کہو گے۔۔۔میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔اکیلے میں مردان خانے میں دروازے بند کر۔۔۔،،اس سے پہلے کہ احمد کچھ بولتا ادیب نے ایک تھپڑ رسید کیا پھر دوسرا اور پھر تیسرا ماروا چپ چاپ بیٹھی سینے پر ہاتھ باندھے دیکھتی رہی جیسے سامنے کسی فیلم کی شوٹنگ چل رہی ہو خیر اگر یہاں صباء یا روحہ ہوتی تو خوب ہوٹینگ ہونی تھی۔پر ارشا تائی جان ثناء سب کے چہرے پہ خوف تھا

"چلیں اب ان کو چھوڑ دیں۔۔۔۔۔میرے پاس فالتو کے پیسے نہیں ہیں جو ان کے علاج پہ لگاؤں۔۔۔،،ماروا بیگ اور چادر بانو کو پکڑا کر سیڑھاں چڑھ گئی اس کے دو باڈی گارڈز پیچھے بھاگے۔

"آئندہ ہماری بہن کے کریکٹر پہ انگلی اٹھائی تو جان سے مار دوں گا۔۔۔۔،،ادیب نے احمد کو چھوڑ غصے سے کہا تایا جان بڑے آرام سے کپڑے ٹھیک کرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

"ابھی تو شروعات ہے ماروتیری تو سانسیں اکھڑنی باقی ہیں۔۔،،ارشا سوچتی دانت

پیستی چلی گئی

****

ناشتہ کر کے وہ فریش ہوئی اور بیڈ پہ لیٹ آنکھیں مندلی۔

"تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کرتا جب اس لڑکی کو محبت نہ دے پاتا۔،،

"۔پر میں کسی سے محبت کرتا ہوں میری تایا زاد ہے وہ۔۔۔،،

پرنس کی آواز چاروں اطراف گونجی تو وہ

بجلی کی پھرتی سے اٹھ بیٹھی۔۔

لمبے لمبے سانس لے اس نے سر بیڈ کی پشت سے ٹکا لیا فون بجنے لگا تھا۔

اس کی سکریٹری کی کال تھی۔

اس نے آنکھوں کو رگڑا اور کال اٹھالی۔

اتنے میں دروازہ کھولا اور ارشا اندر داخل ہوئی۔

"ایمان تم بھائی فراز سے ساری ڈیٹیلز لے لو۔۔۔،،ماروا غصبناک آنکھوں سے ارشا

کو دیکھتے ہوئے بولی۔اور فون بیڈ پہ اچھال گلا صاف کرنے لگی

"جی محترمہ کس خاطر آپ یہاں بغیر ناک کئے گھس آئی ہیں۔۔۔،،ماروا نے اطمینان

New Era Magazine

برقرار رکھا اور سامنے پڑھے لیپ ٹاپ پہ نظریں گھاڑ دی جیسے سامنے والی شخصیت اس کے لئے امپورٹنڈ نہ ہو

"زیادہ نخرہ بھی اچھا نہیں ہوتا ہونے والی بھابھی جی۔۔ خیر اب میں آپ کی نند ہوں آپ کو کچھ بتانے آئی ہوں۔۔ اور دیکھانے بھی۔۔۔،، وہ فون پہ انگلیاں چلانے لگی پھر اس کے سامنے جا بیٹھی۔

اور فون اس کی طرف بڑھا دیا۔

"میں چاہتی ہوں۔۔ نہیں سوری ہم چاہتے ہیں میں اور اسف۔۔۔ کہ تم میرا رشتہ وہاں لے کر جاؤ۔ نہیں تو یہ ویڈیو پوری دنیا میں ایک کلک سے پھیل جائے گی۔۔۔،، وہ بولتے ہوئے ویڈیو پلے کرنے لگی۔

"یہ میں نہیں اسفی نے کہا ہے خیر تم دیکھو نہ بہت ہی کمال کی ہے افففف۔۔۔،، وہ عجیب سی شکل اور لہجے میں بولی تھی اور ساتھ ہی ویڈیو پلے کر دی۔

ماروا کے ہاتھوں کے ساتھ وجود بھی کانپ گیا۔۔۔ فون ہاتھوں سے گر گیا۔۔۔ وہ خوفگی سے ارشا کو دیکھنے لگی جو اسے دیکھ رہی تھی مسکرا رہی تھی

"چچ چچ۔۔۔ کیا ہوا یہ تو ٹریکر تھا جان مووی تو باقی ہے ارے دس منٹ کی ہے سوچو جب یہ دنیا کا ہر بندہ دیکھے گا۔ تو۔۔،،

"نہیں۔۔۔۔۔تم لوگوں کو کیا ملے گا یہ سب کر کے۔۔،،

"ہمیں تو کچھ بھی نہیں ملے گا پر اس حویلی کی عزت خوب اچھلے گی۔،،وہ نہایت اطمینان سے بولی۔

"کیا چاہئے اپنی قیمت بولو اور یہ مجھے دو اس کی ہر کاپی ڈیلیٹ کرو۔۔۔۔۔،،مار وا کا رنگ سفید پڑھ گیا تھا۔اس نے فون پکڑنا چاہا پر ارشا نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"پلیز میں۔۔۔میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں اسے۔۔۔۔اسے ڈیلٹ کرو ہر کاپی ڈیلٹ کرو۔۔،،ماروا کے آنسوں جاری ہو گئے تھے۔

روح تک کانپ گئی تھی۔

"کر دوں گی ابھی کر دوں گی۔۔۔پر سب سے پہلے تم میرا رشتہ میرے اسفی کی طرف لے چلو۔۔بس پھر یہ ویڈیو ڈلیٹ سمجھو۔۔۔،،

"میں میں لے جاؤں گی۔۔۔۔پر پہلے تم یہ ڈلیٹ کرو۔۔۔۔،،وہ کمزور پڑھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پہلے یہ کام تو کر لو پھر یہ بھی میں کر دوں گی۔۔۔،،وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے میں جاؤں گی۔۔،،وہ کانپتی آواز میں بولی۔۔

"ویری گڈ بھابھی جلدی سے تیار ہو جاؤ،ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔،،ارشا نخرے سے

New Era Magazine

کہتی چلی گئی۔

"یہ کیا کر دیا تم نے اسفی۔۔۔۔۔ تم نے کیوں کیا آخر کیا ملا۔۔۔،،وہ دیوار میں مکے برسانے لگی۔۔۔۔

پھر جب ہاتھ کی انگلیاں ٹوٹنے پہ آ گئی تو وہ بیڈ پہ گر گئی۔

آج صبح صبح ہی ایک قیامت اس پہ گزر گئی تھی۔

مرے وجود کو پرچھائیوں نے توڑ دیا

میں اک حصار تھا تنہائیوں نے توڑ دیا

**********,

صباء نے انگڑائی لی اور رائٹ سائڈ پہ لیٹے سمیر کے بازو پہ سر ٹکا گئی۔

اور سلکی بال سمیر کے چہرے پہ گرے تو اس کی آنکھ کھولی اپنے چہرے سے صباء کے بال ہٹا کر اس نے سامنے لگے کلاک پہ نظر ڈالی۔

گیارہ بج گئے تھے۔

وہ صباء کا سر سرہانے پہ ٹکا کر اٹھ گیا۔

رات کا لگا ہوا فون چارج ہو چکا تھا۔۔

اس نے اون

کیا اور فون رکھ کر صوفے سے اپنی شرٹ اٹھا کے واش روم گھس گیا۔کچھ دیر بعد

باہر آ کر پہلی نظر صباء پہ پڑی ہونٹوں پہ مسکراہٹ خود با خود نمودار ہوئی

ترا وجود گواہی ہے میرے ہونے کی

میں اپنی ذات سے انکار کس طرح کرتا

"سلیپنگ بیوٹی۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر سوچا اور بڑی آہستگی سے ہونٹ اس کے

ماتھے پہ رکھ فون اٹھا لیا۔

"اسلام علیکم آپی ہم ٹھیک ہیں اور میں اپنا نمبر آف کرنے لگا ہوں آپ فکر نہ کریں صباء

کے ساتھ میں ہوں ثمر بھائی کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی سب ٹھیک ہو گا ہم

واپس آ جائیں گے صباء ابھی سو رہی ہے مس کرتی ہے آپ کو اپنا خیال رکھئے گا اللہ

حافظ۔۔۔۔،، سمیر نے وئیز میسج سینڈ کیا ایسا ہی ایک اسفار کو سینڈ کیا اور سیم توڑ کر

New Era Magazine

باسکٹ میں پھینک باہر چلا گیا

باہر تھوڑی بہت چہل پہل تھی

"اٹھ گیا نیا نویلا دولہا۔۔،، ثمر نے اسے دیکھتے ہی ٹانگ کھینچی۔

" تین دن ہو گئے اب کہاں نیا نویلا رہا۔۔،، سمیر شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے بولا اور چلتا ہوا اس کے پاس جا رو کا۔ وہ سامان گاڑی میں رکھوا رہا تھا۔

"ویسے اب تم نے تو بھاگ کر شادی کر ہی لی۔ یہ بتاؤ بھاگنے کے لئے کتنی سپیڈ رکھی تھی۔۔۔،، ثمر کرسی پہ بیٹھتے ہوئے شرارت سے بولا۔

"ہاہاہاہا ایک گاڑی اور ہمت چاہیے ہوتی ہے کیوں بھائی کنوارے آپ بھاگنا چاہتے ہیں کیا۔۔؟؟،، سمیر نے کنوارے پہ زور دے کے کہا

اور چائے کا کپ اٹھا کیا۔

"کیا پتا بھاگنا پڑ جائے۔۔اور اب تم نے مجھے کنوارا کہا تو بتیسی توڑ دوں گا۔۔۔پہلے اسفی کیا کم تھا جو تو بھی شروع ہو گیا،، ثمر نے منصوعی غصے اور خو فگی سے کہا۔ سمیر کا ہلکا سا قہقہہ گونجا

"ویری گڈ۔۔ویسے کنوارے کو کنوارا ہی کہیں گے۔۔،، سمیر نے اس کے شہانے پہ تھپکی دے کر داد دی۔

دونو کر اسے اور کبھی نیوز پیپر کو دیکھ رہے تھے، سمیر کی نظر ان پہ پڑی تو چونکا نا ہو گیا۔ سمجھ گیا کیا مسئلہ ہے

" ثمر بھائی لگتا ہے آپ ملازمین کو پتا چل گیا ہے کہ ہم کون ہے آپ سنبھال لیں پلیز اگر میرے سسر کو انھوں نے بتا دیا تو۔۔۔۔،،

"ڈونٹ وری یار کچھ نہیں ہو گا تم اور صباء۔۔۔ یہاں بلکل سیو ہو۔۔۔۔،، ثمر نے اس کے شہانے پہ تھپکی دے کر کہا تو وہ سر ہلا کے رہ گیا۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ اب کیا ہو گا معلوم تھا تو یہ کہ صباء کو کچھ نہیں ہونے دینا۔۔

****

وہ سنگھار کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھنے

میں مصروف نہیں تھی بلکہ کسی اور ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں رو رو سرخ تھی چہرہ پھیکا پڑھ چکا تھا دل میں سکون نام کی چیز کا علم نہیں تھا۔ شربتی رنگ کا لون کا پرینٹیڈ سوٹ پہنے ساتھ ریشمی ڈوپٹہ شہانے پہ کم زمین پہ زیادہ پڑا تھا۔ نہ میک اپ نہ جویلری۔ پھر بھی وہ سنہری گڑیا لگ رہی تھی سنہری رنگ دمک رہا تھا لائٹ پینک ہونٹوں پہ مسکراہٹ نہیں تھی سمیر کے میسج کے بعد وہ صباء کی طرف سے مطمئن تھی پر دل میں سکون نہیں تھا ہوتا بھی کیسے اتنی بار تو یقین ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

اوراب جاکر قیامت جھیلنا باقی تھی جس کی شروعات ہوچکی تھی۔

"ماروا تم۔۔۔،، کبیر شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ماروا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور دیکھتی ہی گئی۔کبیر اس کے یوں دیکھنے سے عجیب سی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا۔

یوں تو ہر شام امیدوں میں گزر جاتی ہے

آج کچھ بات ہے جو شام پہ رونا آیا

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔اور یہ سب کیا ہے۔۔،، کبیر اس کے پاس جا کھڑا ہو گیا۔

"اپنی قسمت کی لکیروں کو ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔،،ماروا اس کے چہرے پہ نظریں جما کر بولی۔وہ کچھ دیر اس کی حالت کو دیکھتا رہا۔

"قسمت کی لکیریں نظر نہیں آتی تم جو کرنے جا رہی ہو وہ تو کہیں بھی نہیں لکھا گیا تھا ماروہ۔۔۔۔۔،، کبیر نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر کہا پر وہ نظر جھکا گئی

"کچھ چیزیں کبھی کبھی ہوتی ہیں خیر آپ ریڈی ہو جائیں۔۔۔،،وہ گہری سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔اور اٹھ کھڑی ہوئی کبیر نے اسے شانوں سے پکڑ لیا۔

New Era Magazine

"جب اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو کیوں نہیں تم یہ سب روک دیتی۔۔،، وہ بے بسی سے بولا۔

"ریڈی ہو جائیں،، وہ اس کے ہاتھ جھٹکتی مڑ گئی۔

کچھ دیر وہ اسے دیکھتا رہا پھر بجلی کی پھرتی سے کمرے سے نکل گیا۔

وہ جو ہر بار کی طرح اس سے بات کرنے آیا تھا مارواکی سرد مہری اور روئی ہوئی آنکھوں نے روک دیا نہ جانے وہ کتنی پریشان تھی تو وہ مزید اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مری مجبوریوں نے نازکی کا خون کرڈالا
ہر اک گو بھی بدن کو گل بدن لکھنا پڑا مجھ کو

****

صباء ابھی تک بھی سو رہی تھی سمیر کمرے میں داخل ہوا اور اسے سوتا دیکھ شرارت سوجھی وہ دبے قدموں سے چلتا ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا صباء کے اوپر گرانے لگا۔ وہ ہڑبڑا گئی اور گہری گہری سانس لیتی جلدی سے اٹھ بیٹھی۔

"ہاہاہاہارات کو بھنگ پی کر سوئی تھی کیا۔۔۔،، سمیر ہاتھ جھاڑ کر بولا۔ صباء نے غصے سے

اسے گھورا

"دیکھ بیٹا اب تو میرے ہاتھوں سے شہد کیسے ہوتا ہے۔۔۔۔،،صباء بیڈ سے اٹھی اور اس سے پہلے کہ وہ جوتا پہنتی سمیر باہر کی طرف لپکا۔

"بھاگ لے جتنا بھاگنا ہے بچنے والا تو نہیں۔۔۔۔،،وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی بالوں کو پیچھے کرتی تیزی سے باہر کی طرف بڑھی۔ سمیر کو ڈھونڈتی وہ لان کی طرف بڑھ گئی۔ وہ ثمر کے پاس کھڑا کچھ گفتگو کر رہا تھا۔

"صباء بہت غصے میں ادھر ہی آ رہی ہے۔۔،، ثمر نے سمیر کے شہانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا

۔

"بھائی بچا لے مجھے۔ یہ جھانسے کی رانی میری آج جان لے لے گی۔۔۔،، سمیر، ثمر کے پیچھے چھپ گیا۔

"تو تمہیں کیا ضرورت تھی مرزا بننے کی اب اپنی صاحبہ کو سنبھالو۔۔،، ثمر نے اس کی گال تھپتھپائی۔اور مسکراہٹ دبا کر بولی۔

"آپ درمیان میں مت آؤ آج اس سمیر کے بچے کو تو ہلاق کر کے ہی دم لوں گی۔۔ ،،صباء غصے سے انگلی دیکھا کر بولی۔

"شیور! آپ اپنا کام کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔،، ثمر مسکراہٹ دبا کر ایک

طرف ہو گیا اور سینے پر ہاتھ باندھ کر ان دونوں کو مسکرا کر دیکھنے لگا۔

"ارے کیسے بھائی ہو تم اس ظالم لڑکی کے حوالے کر رہے ہو یار۔۔،،وہ بے بسی سے بولا تو ثمر کا قہقہہ گونجا۔

"ٹھیک ہے مار لو تم دونوں مل کر مار لو بچارا معصوم سا بچہ کیا کہہ سکتا ہے۔۔۔،،، سمیر صباء کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور معصومیت سے بولا۔

"ڈرامے باز۔۔،،صباء واپس مڑنے لگی تھی کہ پاؤں پھسلا

سمیر نے جلدی سے اسے تھام لیا۔دونوں نے ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھام لیا تھا

دونوں دنیا جہاں سے بیگانے ہو کر ایک دوسرے میں کھو چکے تھے۔

ثمر نے ایک نظر ان دونوں پہ ڈالی اور مسکرا کر منظر عام سے ہٹ گیا۔

"بے شرم لڑکے کچھ تو خیال رکھا کرو وہ بے چارا شرما گیا۔۔،،صباء نے ہوش میں آتے ہی سمیر کے شہانے پہ تھپکی دے کر کہا تو وہ مسکرا دیا اور ثمر کو دیکھنے لگا جو ان کی طرف پیٹھ کر کے کرسی پہ بیٹھا تھا

"باقی سب کہاں ہیں بارات چلی گئی کیا۔۔۔،،صباء بالوں کو جوڑا بنا کر ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"جی! بھائی بھی ہماری وجہ سے نہیں جا سکا بھائی کی بارات کے ساتھ چلو اسے کمپنی دیتے ہیں۔۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی سمیر کے ساتھ چل دی۔

"کون جیتا جنگ۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا۔ سمیر نے اشارہ صباء کی طرف کیا اور صباء کے لئے کرسی کھینچی اور پھر اپنے لئے۔

"یہ ایسے تھوڑی جیت جاتی ہیں

اپنے نینوں کے تیر چلاتی ہیں ن۔۔،، سمیر نے مسکرا کر خوفگی سے کہا۔ ثمر ان دونوں کے لئے چائے بنانے لگا۔

"عشق اور جنگ میں سب جائز ہے جٹ صاحب۔۔۔ کیوں ہیں نہ بھائی۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور سمیر کو دیکھا۔ پھر ثمر کو دیکھ بولی۔

"بلکل ٹھیک فرمایا لگتا ہے تم دونوں نے عشق میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔۔۔،، ثمر نے دونوں کی طرف چائے کا کپ بڑھا کر کہا۔

"اور ایک یہ ہیں کنوارے۔۔۔۔پن سے تو انہیں محبوبہ والا عشق ہے،،

سمیر نے کپ تھام کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

صباء چائے پکڑنے لگی تھی کہ اس کی انگلی ثمر کی انگلی سے ٹکرائی اور اس نے ہاتھ کھینچ لیا تبھی ثمر نے چائے کا کپ چھوڑا اور گرم چائے صباء کے ہاتھوں کے علاوہ ثمر اور سمیر پہ

New Era Magazine

بھی جاپڑی پر وہ دونوں تھوڑا پیچھے بیٹھے تھے تو بچ بچا ہو گیا۔صباء "آہ" کر کے رہ گئی۔ سمیر چائے رکھ کر جلدی سے صباء کے گرد ہو گیا ثمر بھی اٹھ کھڑا ہوا

"صباء کیا ہوا تم ٹھیک ہو دیکھاؤ مجھے۔۔۔،، سمیر نے جلدی سے اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"ایم سوری مجھے لگا آپ نے چائے پکڑ لی،آپاں فرسٹ ایڈ بوکس لائیں۔۔۔،، ثمر گھبرا کر چلایا۔

"میں ٹھیک ہوں تھوڑا سا جلا ہے اتنا اوور ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں آپ دونوں۔۔۔ ،،صباء نے ان دونوں کو دیکھا اور ہاتھ سامنے کیا۔ان دونوں نے سکون کا سانس لیا۔

"ہاہاہاڈرامہ کوین۔۔۔،، سمیر نے اس کے سر پہ چپت رسید کر کہا اور کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"میں ابھی آتا ہوں۔وہ۔۔۔۔،، ثمر مسکرا کر اپنا فون اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔

"تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔،، سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پھونک مارتے ہوئے پوچھا۔

"جی میں ٹھیک ہوں میرے پیارے تل والے مجازی خدا۔۔۔،،صباء نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر شوخ لہجے میں کہا تو وہ کھلکھلا دیا۔

اور وہ دوبارہ چائے بنانے لگی۔

سمیر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

کبھی جیسے وہ پانے کے لئے دعائیں مانگتا تھا فائنلی وہ اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

****

اک جنازے کا حال دیکھا ہے
بین کرتی تھیں حسرتیں ایسے
جانے والا کہیں نہ لوٹ آئے

کبیر، ماروا، ثناء اور تائی کو دروازے پہ دیکھ اسفار حیران ہوا پر پھر جلد ہی سنبھل گیا۔ماروا نے ایک اچٹتی ہ نظر اس کے وجود پہ ڈالی اور پھر نظریں جھکا لی۔

"کتنے دوگلے انسان ہو تم ایس پی۔۔۔میری بہن کی زندگی برباد کر دی اسے موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔۔ تمہیں میں کیسے معاف کر دوں؟؟۔۔۔" ماروا دانت پیس کر سوچنے لگی۔پھر آنکھیں بند کر ایک گہری سانس لی اور خود کو ریلکس کیا۔

اسفار بیلو ٹی شرٹ اور کریم کلر جینز میں ملبوس تھا بالوں کو ماتھے پہ گرار کھا تھا جو شائد بے ترتیب انداز میں خود ہی ماتھے پہ آ کر سٹائل بنا گئے تھے۔

وہ ایک طرف ہو گیا اور انہیں اندار آنے کا راستہ دیا کبیر سے وہ ملا گرم جوشی سے ملا تھا پر

New Era Magazine

دوسری طرف ویسی گرم جوشی نہیں تھی۔

ماروا اندر داخل ہوتے ہوئے پھر سے نظریں اٹھا کر اسفار کو دیکھنے لگی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دیکھ کیا گھور رہا تھا۔۔۔

"آخر تمہیں کیا ملا اسفار۔۔

بس ایک یقین کیا تھا بس یقین جیسے تم نے۔۔۔۔ توڑ دیا میری معصوم سی بہن جس نے تجھے دل وجان سے چاہا اسے مار دیا کیوں اسفی۔۔۔۔؟،، آنکھوں سے ہی سوال کیا گیا تھا اسفار کبھی اس کی چمکتی آنکھوں کو دیکھتا تو کبھی ہاتھوں کو جو وہ آپس میں رگڑ رہی تھی۔

"اس بار کون سا دھماکہ کرنے آئی ہے چل ایس پی تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔،، وہ سوچتا لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔

"ماشاءاللہ سادگی میں بھی خوبصورتی کا پیکر لگ رہی ہو۔۔ کبیر بہت خوش قسمت ہو ،، مسز فیضان نے ماروا کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیے۔ اور ایک غصیلی نگاہ اسفار پہ ڈالی جو ماروا کو گھور رہا تھا جیسے مجرم کو دیکھتے ہیں۔

وہ پھیکی سا مسکرا دی تھی اور ان کے ساتھ ہی ٹیک گئی۔

"ارے بیٹا یہ ہاتھ پہ پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے۔۔،، مسز فیضان نے اس کا ہاتھ تھام کے کہا تو اسفار اور کبیر کی نظر ایک ساتھ اٹھی تھی۔

New Era Magazine

تائی اور ثناء نے ایک دوسرے کو دیکھا اور تائی نے ثناء کو اشارہ کیا۔

"آنٹی واش روم کس طرف ہے۔۔،، ثناء اٹھتے ہوئے بولی تو مسز فیضان نے ایک نظر ماروا کے چہرے پہ ڈالی جہاں خوف تھا ڈر تھا غصہ تھا۔

"رائٹ سائڈ پہ۔۔اچھا سنو
۔۔۔ماروا بیٹا ذرا کیچن میں جا کے دیکھنا کہ شناز نے کچھ کیا ہے یا نہیں تمہارا اپنا گھر ہے اس طرح کیوں بیٹھو اٹھو اور جس طرح تم اور روحہ ایک سال پہلے اس گھر میں آتی تھی۔۔۔،، انہوں نے ماروا کو کہا اور اسفار کو کچھ اشارہ کیا اور پھر ثناء کو ساتھ لے کر ایک طرف چلی گئی۔

"ایک سال پہلے جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔۔۔۔،، وہ اٹھتے ہوئے سوچنے لگی
"میں ابھی آتی ہوں،، ماروا نے مسکرانے کی صحیح کوشش کی تھی۔
وہ کیچن کی طرف بڑھ گئی۔ سامان دیکھنے کے بعد اس نے فریج کھولی۔

اچانک اس کی آنکھوں میں نمی آ ٹھہری۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر چیلی سورس اٹھائی۔

اور ہونٹ کاٹنے لگی۔

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں

"اسفی من تم دونوں کو کھانے بنانے کا بہت شوق ہے نہ۔۔۔۔،، روحہ لمبے بالوں کی ٹیل پونی بنائے لیمن کلر کے دوپٹے کو شہانے پہ ٹکاتے فرج کھول رہی تھی۔ جبکہ اسفی سینک پہ بیٹھا چیلی سورس کھا رہا تھا۔

"اسے دیکھو یہ بنا نہیں رہا کھا رہا ہے تمہارا ہونے والا شوہر ہے آخر تم پہ ہی گیا ہے۔۔۔اب تم دونوں مجھے ذلیل مت کرواور باہر دفع ہو جاؤ۔۔۔،، من نے ڈھیلی ڈھالی چوٹیا بنائے ہوئے تھی جامنی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔

"تم جلتی کیوں رہتی ہو یہ لو کھاؤ تم بھی کھاؤ کھاؤ۔۔،، اسفار نے کہتے ہی روح کو آنکھ دبائی تو وہ چیلی سورس کس پیکٹ اٹھالائی من نے ان دونوں کو خفگی سے ترکیب سوجھی سے دیکھا۔ پھر ادھر ادھر

"ارے چوہا وہ دیکھو روح چوہا۔۔۔۔،، اس نے ڈرتے ہوئے کہا اور روح جھلانگ لگا کر اسفار کے پیچھے جا چھپی پر کوئی فائدہ نہ ہوا تھا من کے جھوٹ کا اسفار نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

New Era Magazine

وہ خوف زدہ ہو گئی تھی اسفار نے جلدی سے اس کا بازو چھوڑ دیا۔۔اور من نے اس کے پاؤں پہ پاؤں مارا تو کیچپ کا پیکٹ اسفار کے کپڑے برباد کر گیا۔ من اور روحہ کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔۔

ہم اپنی محبت آزمارہے ہیں
در تک آکر واپس جارہے ہیں۔۔۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔۔بی بی جی۔،،شناز کی آواز سے چونکا گئی۔

"شناز۔۔۔۔انڈے لے آؤ، ختم ہیں،،وہ آنکھوں کی نمی صاف کرتی کیچپ کا پیکٹ فریج میں رکھ واپس مڑی شناز باہر چلی گئی وہ سینک پہ ہاتھ ٹکا کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ کبھی کبھی ماضی روح تک کو زخمی کر دیتا ہے

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔،،اسفار کی آواز پر وہ مڑی

"تمہارے لئے پرپوزل لائی ہوں۔۔۔۔اپنی نند اور تمہاری۔۔۔۔۔ نئ لور۔۔۔۔ارشا کا۔۔۔۔۔۔،،وہ اطمینان سے بولی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔،،اسفار غصے سے بولا۔

New Era Magazine

"ہاہاہاہا ایکٹنگ اچھی کرتے ہو۔۔ایس پی۔۔۔،،

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔من۔۔۔کیوں مجھے چین سے جینے نہیں دے

رہی۔۔۔۔۔،،اسفار نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔

یااللہ

کتنے ڈرامے باز ہو تم۔

خیر۔۔۔تمہارے گناہ پہ پردہ ڈال رہی ہوں ایس پی

۔۔۔۔۔،،ماروا نے گہرا سانس لیا۔

"میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔تم کر رہی ہو تم غلط راستے پہ چل پڑی ہو۔

بے گناہوں کو سزا دے رہی ہو۔۔۔

ارشا ٹھیک کہتی ہے تم بہت ظالم ہو چکی ہو۔۔۔۔،،اسفار نے دانت پیس کر کہا۔

"میری بات سنو ایس پی نیچے جب میں رشتے کی بات کروں تو مان جانا۔۔۔۔۔،،ماروا

نے چھوری دیکھا کر کہا

اسفار کمر پہ دونوں ہاتھ ٹکا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ پتھر کی طرح سخت چٹانوں کی مضبوطی سے قدم ٹکائے اسے گھور رہی تھی۔

New Era Magazine

"اور اگر نہ مانوں تو۔۔۔،،اسفار ماتھے پہ بل ڈال کر بولا۔اور ایک قدم اس کی طرف بڑھا۔

"تو میں اپنی جان دے دوں گی یہ چھوری میری کلائی پہ چل جائے گی۔۔اور ساتھ ساتھ تمہاری ارشا کی جان بھی لے لوں گی۔۔۔،،ماروا نے غصے سے اسفار کو دیکھا اور چھوری کلائی پہ رکھ دی جبکہ آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔۔۔اسفار چند پل اسے دیکھتا رہا۔۔

"تم نہ۔۔۔۔بہت ہی خود غرض لڑکی ہو ماروا۔۔۔۔۔،،اسفار دانت پیس کر بولا۔

"تم سے تو کم ہی ہوں جو اپنی عیاشی کے لئے اتنی عورتوں کی لائف ڈسٹرائے کر سکتا ہے۔۔۔۔ خیر جانے دو تم جیسے دوغلے انسان کا کوئی بھروسہ تو ہے نہیں۔۔۔۔۔،،ماروا نے بھی دانت پیس کر کہا اور آنکھوں کو رگڑا۔

"کیوں تم ایسی ہو گئی ہو،،

"تم بھی تو ویسے نہیں رہے پر سوری۔۔۔۔سوری تم تو ہمشہ سے ایک ہی تھے۔۔۔پر اب نقاب۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی اسفار نے اسے بازوؤں سے پکڑ اپنی طرف کھینچ اسی وقت پیچھے دھکیل دیا اور پیر پٹختا چلا گیا۔

ماروا چھوری پھینک کر بلک بلک کر رونے لگی۔

"روح تم کیوں اس دھکے باز کی باتوں میں آگئی تھی میں بھی کچھ نہ کر سکی۔۔۔،،
وہ سوچتے ہوئے نل اون کر کے چہرے پہ پانی کے چند قطرے گرانے لگی۔

عرض نیاز عشق کہ قابل نہیں رہا
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

****

کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ لاؤنج میں جا بیٹھے اسفار بھی کبیر کے ساتھ ٹیک گیا۔کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہی۔پھر ماروا نے بہت سارے آنسوں اپنے دل میں اتارے۔۔۔۔
جس انسان سے اس کی بہن محبت کرتی تھی اسی کا نام کسی اور سے جوڑنا آسان نہیں تھا
آخر وہ ہمت جمع کر کے بولنے لگی۔
"میں اسفار کے لئے ارشا کا پرپوزل لائی ہوں دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں شادی کرنا چاہتے ہیں،تو ہم نے سوچا کیوں نہ بات پکی کر لی جائے۔۔۔۔،،ماروا اسفار کو طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی اسفار کے چہرے پہ غصے کے علاوہ کوئی تاثر نہیں

New Era Magazine

تھا۔

مسز فیضان کو شاکڈ لگا۔کبیر نے آنکھیں پھیلا کر ماروا کو دیکھا۔

"پر بیٹا۔۔۔۔۔۔"

"مجھے منظور ہے تمہارا یہ پرپوزل، پر اس میں مجھے کیا فایدہ ہو گا۔۔۔؟؟"اس سے پہلے کہ مسز فیضان کچھ بولتی اسفار بول پڑا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟"ماروا نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں جو چاہتا ہوں دے سکو گی۔۔۔؟؟"اسفار ہاتھوں کو آپس میں جکڑ کر ا نہیں گھٹنوں پر ٹکا کے آگے کو جھکا۔

کبیر نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر ماروا کو۔

"جی بلکل مانگ کے تو دیکھیں۔۔۔"ماروا مسکرائی اور گھبراتے ہوئے بولی۔۔

"کبیر اور احمد کے حصے کی جائداد ان کے نام کر دو۔۔۔اور یہ جو سیکورٹی گارڈز کا ڈرامہ آج کل چل رہا ہے وہ بند کرو۔۔۔۔۔تم حویلی سے باہر نہیں نکلو گی۔۔۔۔۔"اسفار نے سوچ کر کہہ رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف ماروا پہلے تو پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتی رہی پھر اس کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

New Era Magazine

تائی اور ثناء کے علاوہ باقی سب حیران کن آنکھوں سے اسفار کو دیکھ رہے تھے۔فیضان نے کچھ کہنا چاہا پر خاموشی اختیار کر گئے۔

"ٹھیک ہے جس دن تم ارشا سے منگنی کرو گے۔۔۔ منگنی کیا نکاح کرو گے اس دن یہ کام بھی ہو جائے گا اور کچھ۔۔،،مار وا اطمینان سے بولی اسے یہ رشتہ ہر حال میں کروانا تھا۔

"میں فلحال منگنی کرنا چاہتا ہوں نہ کہ نکاح۔۔،،اسفار نے غصے سے کہا آج ان دونوں کے درمیان کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا۔

اسفار کا فون بجنے لگا۔

"تین دن تک کا وقت ہے

تمہارے پاس پیپرز ریڈی کرواؤ اور تین دن بعد ہماری منگنی بھی ہو گی۔۔۔۔،،وہ کھڑا ہو کر بولا اور تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

ماروا نے ایک نظر اس کی پیٹھ پر ڈالی اور پھر سے نظریں جھکالی۔

کچھ غلط بھی تو نہیں تھا میرا تنہا ھونا

آتش و آب کا ممکن نہیں یکجا ھونا

New Era Magazine

"ماروا ایسا کیوں کر رہی ہے کچھ تو بتاؤ۔۔۔،، مسز فیضان نے بغور ماروا کا جائزہ لیا جو ہونٹوں کو بھیجے بیٹھی تھی۔

"چلیں۔۔،، کبیر نے خاموش کے پہرے کو توڑا۔

سب اٹھ کھڑے ہوئے لاؤنچ سے سب نکلنے لگے تو مسز فیضان نے ماروا کو روک لیا اور اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی۔

"ماروا تمہیں میری قسم سچ سچ بتاؤ بات کیا ہے۔۔۔،، مسز فیضان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھ کر کہا تو ماروا خوف زدہ ہو گئی۔

"وہ روح کے بعد ارشا کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے۔۔اسی لئے میں یہاں آئی ہوں۔۔۔

جب اپنے خون کے رشتوں میں اتنا زہر بھرا ہو تو پرائے لوگ کہاں کام آتے ہیں۔۔۔،، ماروا نے بات کے اختتام پر گہرا سانس لیا اور آنکھیں مندلی اور پھر کھول کر مسز فیضان کو دیکھا جو حیرانگی کے عالم میں کھڑی تھی۔

"تمہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے ماروا اسفی نے تو روح کے بعد جینا ہی چھوڑ دیا ہے من۔۔۔وہ رفتا رفتا ختم ہو رہا مر رہا وہ میری آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔،، مسز فیضان

New Era Magazine

نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

ماروا چند پل تو ٹھہر گئی۔

"اچھا چھوڑیں کیا فرق پڑتا ہے روحہ تو مر گئی نہ۔۔۔،،وہ زخمی مسکراہٹ لئے بولی پھر ان کے گلے لگ باہر نکل گئی جبکہ شہنیلا وہاں ہی کھڑی رہ گئی۔

,*,****

وہ تھانے میں داخل ہوا تو چہرے پہ غصے کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی تھا۔۔

"سلام صاحب۔۔۔،،حوالدار نے گھبرا کر سلام کیا۔

ارحم بھی گھبرا رہا تھا۔اسفار نے سن گلاسز اتار ان دونوں کا جائزہ لیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا دروازہ دھکیلتے ہی اسے اپنی کرسی پہ ایم این اے کا بھائی جو کہ گنڈا گردی میں بلند مقام رکھتا تھا اسفار پل بھر کو رکا ماتھے پہ بے شمار بل پڑ گئے۔پھر وہ مسکرایا۔۔

"ارے مگسی صاحب۔۔کیسے آنا ہوا۔۔۔،،اسفار وش اخلاقی سے بولا۔

"زیادہ شہد مت برساؤ میرے بھتیجے کو چھوڑ دو۔۔ایس پی انجام برا ہو گا،،وہ غصے سے بولا

"ارے میں نے کب پکڑا ہے جیل میں پڑا ہے لے جاؤ،،وہ اطمینان سے بولا۔

"اپنی قیمت بول۔۔۔،،وہ ٹیبل پہ ہاتھ مار کھڑا ہوا۔اسفار نے فائل میز پہ پٹخی اور اس کی

New Era Magazine

طرف بڑھا۔۔

پھر کیا تھا ایس پی کا ہاتھ نہیں پاؤں اٹھا تھا اور سامنے والا بندہ زمین بوس ہوا اور پھر پھرتی سے اٹھا اور اپنی جیب سے پیسٹل نکال نشانہ تان دیا۔

"اوہ ہو۔۔یہ کیا کر رہے ہو اون ڈیوٹی پولیس والے پہ گولی چلاؤ گے۔۔۔،،اسفار نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔اور کرسی پہ گرتے ہوئے اپنی ریوالور نکال کر منصوعی مٹی جھاڑنے لگا۔

"یہ کھلونا نہیں ہے اور مجھ سے تو کوئی حساب بھی نہیں لے گا جتنی مرضی گولیاں چلا دوں تو مگسی کیوں تم اپنے یہ بچوں والے کھیل میرے ساتھ مت کھیلو۔۔،،اسفار پہلے اطمینان سے بولا اور پھر سامنے پڑھا ڈنڈا اٹھا کر پھینکا ایک منٹ میں سامنے والے کے ہاتھ خالی ہوئے اور اسفار اسی پھرتی سے اس کے سامنے حاضر ہوا۔

"اگر تم پیار سے بات کرتے تو شائد شائد پانچ پرسنٹ بات بن جاتی پر اب نہیں اور تمہارا بھائی کیوں چھپ گیا ہے۔۔۔،،وہ غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے بولا تھا۔

سامنے والے نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی۔

"حوالدار ذرا اسے اندر کرو چربی کچھ زیادہ ہی چڑ گئی ہے۔۔۔ایک اون ڈیوٹی پولیس والے پہ ہاتھ اٹھانے کی جرات کیسے ہوئی پولیس کو تم لوگوں نے اپنا مال سمجھ لیا ہے

کیا۔۔،،اسفار نے اسے دھکا مار اپنے کمرے سے نکل دیا اور کرسی پہ جا گرا۔کچھ دیر سانس بحال کرنے کے بعد اس نے اپنا وائلٹ نکالا۔

"روح۔۔۔،،سامنے لگی پاسپورٹ سائز تصویر میں روح تھی جیسے وہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

کرسی کو دیوار کی طرف گھما کر اس نے تصویر کو سینے سے لگا لیا۔

ایک سال پہلے جو دیوانگی تھی آج بھی باقی تھی۔۔

تیرے دور ہونے سے

بدنامیاں لگی تنہائیاں بڑھی

**************,

سمیر بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے۔

کسی اور ہی دنیا میں گم تھا صباء دروازہ بند کر کے اس پہ نظر ڈالتی واش روم چلی گئی وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا بے حس و حرکت۔۔۔۔کپڑے چینج کرنے کے بعد وہ آئی تو سمیر ویسے ہی لیٹا اسی ایک جگہ پہ ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پتا ہے سمیر آپ کیوں پریشان ہے اور اس کا حل بھی میرے پاس ہے۔۔۔۔،،وہ فکر مندی سے اسے دیکھ کر سوچنے لگی۔ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے صوفے سے ڈوپٹہ اٹھا شہانے پہ ٹکاتے ہوئے وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"سمیر کیا ہوا۔۔،،صباء نے اس کے چہرے کے سامنے ہاتھ لہریا تو وہ چونکا اور اسے دیکھنے لگا۔۔

"کچھ نہیں سوچ رہا تھا آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے کہا اور صباء کو دیکھنے لگا اور پھر ہنسنے لگا۔ کیونکہ صباء کی تھوڑی کے نیچے صابن ابھی بھی لگا ہوا تھا۔

"صباء تمہاری داڑھی بہت خوبصورت ہے ہاہاہاہا۔۔۔،،وہ شرارتی انداز میں بولا

"کیا میری داڑھی،،صباء نے غیر ارادہ طور پہ ہاتھ دونوں رخساروں پر رکھا کر محسوس کیا۔پر رخساریں ملائم تھی سمیر کا قہقہہ گونجا۔

"روکو ایک منٹ۔۔۔۔،،وہ گود سے کوشن اٹھا کر ایک طرف رکھا اور سیدھا ہو کر اس کی طرف جھکا اور ہاتھ بڑھا کر صابن صاف کرنے لگا صباء اسے قریب سے دیکھنے لگی۔

"لو اب ٹھیک ہے۔۔بلکہ بہت خوبصورت،، سمیر پیچھے ہٹ کر شرارت بھرے انداز میں بولا تو وہ چونکی اور شرمائی۔

"اب بہت شرم آتی ہے پہلے تم کتنی منہ پھاڑ تھی۔ن،، سمیر نے

مسکراہٹ دبا کر خو فگی سے کہا۔

"کیا میں منہ پھاڑ تھی اور تم ایک نمبر کے لوزر تھے۔۔۔۔۔"، صباء بیڈ پہ دونوں پاؤں رکھ کر اس کے قریب ہو کے دانت پیس کر آنکھیں سکوڑ کر بولی۔ سمیر اس کے چہرے پہ نظریں دوڑاتا رہا لمبی پلکیں گلابی ہونٹوں دہکتی رخساریں سمیر نے ہاتھ بڑھا کر اس کی رخسار کو چھوا۔

صباء اس کے بہکے بہکے انداز دیکھ خفیف سی ہو گئی

"اور اب تو میں لوزر بلکل بھی نہیں ہوں م۔۔"، سمیر نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تو وہ اس کے سینے پر جا گری۔ سمیر نے ہاتھ اس کے گرد باندھنے چاہیئے ہی تھے کہ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تو وہ جلدی سے سیدھی ہو کر ایک طرف ٹیک گئی۔ دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھی اور شرم کی لالی رخساروں کو چھو گئی وہ سر جھکا کر مسکرائی۔

"آجائیں۔۔۔"، سمیر شرٹ ٹھیک کر کے بولا۔

"صباء آپ چلیں گی ہم سب باغیچے میں ٹہلنے جا رہی ہیں۔۔۔"، عالیہ نے مسکرا کر پوچھا۔ صباء سمیر کو دیکھنے لگی۔

"مجھے کیوں دیکھ رہی ہو جاؤ۔۔"، سمیر نے مسکرا کر کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا کر بیڈ سے اتر گئی۔

New Era Magazine

"میں سونے لگا ہوں دروازہ بند کرتی جانا۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا تو صباء سر ہلا کے باہر چلی گئی۔اور ایک نظر اس پہ ڈالی وہ اسے دیکھ رہا تھا لیمن کلر کی شرٹ اور کریم کلر کی جینز پہنے ایک ہاتھ گھٹنوں پر ٹکائے دوسرے سے اسے جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔

بال ماتھے پہ گرے ہوئے تھے لائٹ براؤن آنکھوں میں مسکراہٹ کے ساتھ تل بھی مسکرا رہا تھا ہونٹ بھی یہاں سے وہاں تک گئے تھے۔

"میں ابھی آتی ہوں عالیہ تم چلو۔۔۔،، وہ اپنے لہجے کو استوار کرتی اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کرتی تقریباً سمیر تک بھاگ کر پہنچی اور اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

"سمیر میں۔۔۔۔آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔۔۔

ساری زندگی تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے نہ۔۔۔،، وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی سمیر ہڑبڑا گیا تھا۔اس نے اپنی مضبوط گرفت میں اسے لے کر بیڈ پہ کیا اور پھر اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے آنسوں صاف کئے۔

"سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔۔،، سمیر نے اس کی پیشانی چوم کر کہا تو وہ دوبارہ سے اس کے سینے سے جا لگی۔

"ارے بے واقوف بیگم اتنی محبت نہ دو میں مر گیا تو ساری عمر جوگن بنی رہو گی۔۔ہاہاہاہا،، وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

"اگر مرنا نصیب ہوا تو۔۔۔،،صباء نے اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لے لیا۔

"تو یہ تمہاری بیگم صباء بھی تمہارے ساتھ جائے گی۔۔،،صباء نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا اپنے ہاتھ پہ ہی ہونٹ رکھے۔

"اتنی کنجوسی کس خوشی میں۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے ہاتھ کو ہٹا کر اسے گھورنے لگا۔

"کیونکہ۔۔۔ابھی تم بچے ہو نہ،،وہ شریر انداز میں بولی اور ڈوپٹہ ٹھیک کرتی بیڈ سے اتری۔

"ایک بات بتاؤ یہ تم سمرین کی طرح بھاگ کر کیوں آئی تھی بیگم،، سمیر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بھنورے آچکا کر بولا تو وہ تھوڑی خجل ہوئی۔

"نہ جانے کیوں میرے دل نے کہا کہ تیری راہ اس طرف ہے سمرین تمہارے راج کی طرف۔۔۔۔،،وہ فیلمی انداز میں بولی تو سمیر نے قہقہہ لگایا۔

"اب راج س۔س۔سونا چاہتا س۔۔۔س۔۔س۔۔۔ سمرین،،وہ شاہرخ کے سٹائل میں بولا ہی نہیں معصوم شکل بھی ویسی بنائی تو صباء کا زوردار قہقہہ گونجا اور وہ ایک نظر اس پہ ڈال باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

****

وہ باہر نکلی تو

New Era Magazine

کشور لوگ اس کا انتظار کر رہی تھی اس کے علاوہ لاؤنج میں بہت مہمان بیٹھے تھے اس نے ڈوپٹہ اچھے سے سر پہ سیٹ کیا اور کشور لوگوں کے ہمراہ چل دی آج ان کی اور بھی کزنز ان کے ساتھ تھی روشن محل سے باہر نکلی تو موسم کی خرابی کا اندازہ ہوا۔

باہر کا موسم خراب تھا آسمان پہ تارے اور چاند بادلوں میں چھپ چکے تھے کالے بادلوں نے سایہ کر رکھا تھا۔صباء نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا تو مارواکا چہرہ سامنے آگیا جب روح زندہ تھی تو وہ تینوں بہنیں مل کر بارش میں بھیگتی بھی تھی اور ساتھ ساتھ نغمے بھی گنگناتی تھی۔

اچانک آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر بہنے لگے۔

"آپی آئی مس یو،،صباء نے گلے میں پہنے لاکٹ کو پکڑ لیا۔یہ لاکٹ حویلی کے ہر مکین کے پاس تھا کیونکہ یہ روج تھا پیدا ہونے کے بعد دادا حکم سونے کی چین پہناتے تھے جس پہ خاص طور پہ بچے کا نام لکھا جاتا تھا

پر صباء نے اس میں نام نکلوا کر اپنی اور مارواکی فوٹو حال ہی میں ڈلوائی تھی۔

"موسم خراب ہے واپس چلیں اور باغیچے میں تو اندھیرا بھی ہو گا نہ۔۔۔؟؟،،صباء ہوش میں آتے ہی آنسوں صاف کرتے ہوئے لہجہ استوار کر کے بولی۔

"آپ چلیں تو باغیچہ بھی روشن ہو جائے گا اور موسم تو بہت رومنٹک ہو رہا

ہے۔۔۔،، کشور نے شرارت سے مسکرا کر کہا تو لڑکیوں کے گروپ کا قہقہہ گونجا۔

"اسی لئے تو واپس جانا چاہتی ہے ہاہاہاہا،، ایک لڑکی نے اسے چھیڑا تو وہ شرما سی گئی۔

وہ لوگ کافی مذاق وغیرہ کرتی رہی تھی۔

جیسے ہی وہ لوگ باغیچے میں داخل ہوئے ہر طرف روشنی ہی روشنی ہو گئی سوفیا لوگ کھیلنے کودنے لگی۔صباء منہ کھولے چاروں اطراف دیکھنے لگی۔

"واؤ یہ تو میجک ہی ہو گیا۔کیسے کیا۔۔،، صباء حیرانگی سے بولی۔اور چاروں اطراف نظر گھمائی۔

"میجک بتاتے نہیں۔۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا صباء نے چونک کر پیچھے دیکھا تو وہ ایک درخت پہ لگی لائٹس کی وائر کسی وائر سے کنیکٹ کرتے ہوئے مصروف نظر آرہا تھا یکدم سے درخت کے گرد لپٹی لائٹس جلی تو ثمر کا چہرہ روشن ہوا۔صباء نے شہانے آ چکا دیئے

اور وہ جھیل کے کنارے رکھے بینچ پہ ان کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا اور فون نکال کر چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

"آنکھ مچولی کھیلیں۔۔۔،، عالیہ چٹکی بجاتے ہوئے بولی تو سب سر ہلا کر اس طرف چلی گئی جدھر خالی گھاس تھا کوئی درخت نہیں تھا۔

New Era Magazine

"تمہیں پتا ہے صباء ہم جب چھوٹے ہوا کرتے تھے تو سب مل کر آنکھ مچولی کھیلا کرتے تھے بہت مزہ آتا تھا۔۔۔،، کشور نے چہک کر کہا تو صباء مسکرادی

"ہم بھی کھیلیں گے،، سوفیا لوگ بھاگ کر آئی۔

اب وہ سات آٹھ لڑکیوں پہ مشتمل گروپ ٹاسک کر رہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ میں نہیں دوبارہ ٹاسک کرو عالیہ تمنے چیٹنگ کی ہے،، کشور ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر بولی۔

"ہاہاہاہا نہ جی نہ یہ تو بچپن سے ہی تمہارا ڈرامہ چل رہا ہے۔۔۔۔،، عالیہ نے کالی پٹی اس کی آنکھوں پہ باندھ دی۔اور سب کو اشارہ کیا کہ دور دور ہو جائیں.

"صباء، عالیہ، تبسم کہاں ہو۔۔۔،، کشور ہاتھ سامنے پھیلا کر بولی اور ادھر ادھر چلنے لگی

صباء نے ڈوپٹہ ٹھیک کرنے کے لئے ہاتھ اوپر کیا تو لال اور کالی چوڑیاں شور مچانے لگی

اس نے بالوں کو جوڑا بنایا جس میں سے کچھ بال چہرے پہ آگئے وہ بغیر پرواہ کئے ڈوپٹے کو گلے میں ڈالنے لگی۔

اور پھر سے ایک طرف ہو گئی۔

کچھ دیر یوں ہی گیم چلتا رہا پھر صباء پھنس گئی۔

"صباء اس باغیچے میں کالے سانپ بھی ہیں پاؤں سنبھال کر رکھنا۔۔۔،، عالیہ نے خوفگی

New Era Magazine

سے کہا

"تم مجھے ڈرا رہی ہو آلو

۔۔"،صباء نے دونوں ہاتھوں کو کمر پہ ٹکا کر لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔

"نہیں سچ بتا رہی ہوں ثمر بھائی سے پوچھ لیں۔۔۔۔"،عالیہ نے اس کو دیکھا اور کشور کو آنکھ دبا کر ثمر کی طرف متوجہ ہوئی۔

"بھائی یہاں کالا ناگ ناگن کا کپل رہتا ہے نہ۔۔۔"، ثمر عالیہ کی آواز سن کر ہاتھ بینچ پہ رکھ کے گردن کو گھما کر انہیں دیکھنے لگا۔

"نہیں یہاں کوئی ناگ ناگن نہیں۔۔۔"،ثمر نے سنجیدگی سے کہا تو صباء کی جان میں جان آئی۔

"بھائی کیا یار اچھی بھلی بچی ڈر گئی تھی۔۔۔"،عالیہ منہ بسور کر بوریت سے بولی صباء نے تھپکی رسید کی تو وہ ہنسنے لگی اور صباء کی آنکھوں پہ پٹی باندھ دی۔صباء ادھر ادھر چلنے لگی اور ہاتھ ہلانے لگی ثمر گردن گھما کر اسے دیکھ رہا تھا ثمر کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہو چکی تھی جو گہری ہوتی جا رہی تھی اس نے سر اپنے بازو پہ ٹکا دیا۔

وہ چلتی پھرتی گڑیا کی طرح ادھر سے ادھر جا رہی تھی اور ثمر کی آنکھوں کے پردے پہ وہی چھوٹی سی صباء تھی جو اکثر اسفار کے ساتھ ہوتی تھی اور ثمر کے ساتھ کئی گھنٹوں

تک باتیں کرتی تھی۔ ثمر نظریں فون پر جمادی تھی۔

"یااللہ!

سب مر گئی ہو کیا؟ کچھ تو بول دو کوئی اشارہ تو دے دو یار۔۔۔۔،،وہ گھبرا کر بولی۔عالیہ لوگ منہ پہ ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ دبا گئی۔

بادل گرجنے لگے تھے۔

عالیہ نے سب کو اشارہ کرکے روشن محل کی سڑک پہ نکلنے کو کہا تو وہ سب دبے قدموں سے نکلتی باغیچے کی راہداری تک چلی گئی۔

"عالیہ کہاں ہو یار اشارہ تو دے دو دیکھو میں ایمانداری سے کھیل رہی ہوں۔۔،،وہ پھر سے بولی تھی۔پر کوئی جواب نہ پا کر وہ ایک جگہ کھڑی ہو گئی۔سانس بحال کرنے کے بعد پھر سے چلنے لگی

تھوڑی دیر بعد اس کی چینخ بلند ہوئی اور وہ آنکھوں سے پٹی کھول کر بے سود بھاگی۔ ثمر بینچ سے پھرتی سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا وہ بھاگتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور آنکھوں کو زور سے بند کرکے وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا۔

"س۔۔۔س

سمیر وہ سانپ۔۔۔۔،،وہ ڈر کے مارے نہیں یہ تو جنونیت تھی جو اسے سمیر بول

گئی۔ جبکہ ثمر ہڑبڑا کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگا آخر ہوا کیا۔

بارش جو چند ایک بوندیں گر رہی تھی اب تیز ہو چکی تھی

"صباء ریلکس وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔،، ثمر نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔ صباء بھاگ کے بینچ پہ چڑ کر بیٹھ گئی۔

"وہاں تھا بھائی میرے پاؤں کے نیچے آیا تھا ایی اووووو۔۔۔،، وہ اپنے پاؤں پر ابھی بھی کسی نرم چیز کا لمس محسوس کر کے

ڈر رہی تھی۔ ثمر بھاگ کر اسی جگہ پر گیا جہاں وہ کچھ دیر پہلے کھڑی تھی اور جھک کر دیکھنے لگا گھاس اور بارش کی وجہ سے کچھ سوراخ نہیں تھا پھر اچانک سے کچھ فاصلے پہ پھولوں کے جھنڈ میں کچھ پھڑ پھڑایا وہ آگے بڑھنے لگا تھا پر صباء کی پکار نے اسے روک دیا

"بھائی۔۔۔ ک کک کاٹ لے گا سانپ واپس آئیں۔۔،، وہ گھبرا کر بولی تو ثمر بھاگ کر اس کے پاس آرکا۔

"یو آر رائٹ وہاں سانپ ہی تھا اب شائد بل میں گھس گیا چلیں اب آپ بھی چلیں۔۔،، ثمر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔ صباء پاؤں نیچے رکھنے لگی کہ ڈر کے مارے پاؤں پھسلا ثمر نے جھپٹا مار کر اسے پکڑا۔ صباء کا لیفٹ ہینڈ اس کے دل پہ رکھا

گیا۔ ثمر کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اگر بارش نہ برس رہی ہوتی تو آواز ہاتھ سے کانوں تک پہنچ جاتی۔صباء نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور بجلی کی پھرتی سے پیچھے ہوئی۔ اور ڈر کے مارے بھاگتی ہوئی باغیچے سے باہر نکلنے لگی

"عالیہ لوگ مجھے چھوڑ کر بھاگ گئی بتاتی ہوں انہیں جا کر۔۔۔۔،،وہ راہداری کی طرف تقریباً بھاگ رہی تھی۔یکدم لائٹس آف ہو گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ صباء کے قدم پتھر سے بنی راہداری کے آغاز پہ ہی ڈگمگا گئے۔پر وہ واپس نہیں مڑی۔اور ایک دفع پھر بادل گرجے اور چمکے اس روشنی میں صباء کو سامنے سے بھاگ کر آرہا سمیر نظر آیا تو وہ بے سود بھاگی اور اس کے سینے سے جا لگی۔نہ جانے کیوں وہ بلک بلک کے رو رہی تھی۔ سمیر نے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی۔

"صباء ٹھیک ہو نہ تم۔۔۔،، سمیر نے اسے روتا دیکھ فکرمندی سے پوچھا۔پر وہ کچھ نہ بولی۔ سمیر نے بھی دوبارہ کوئی سوال نہیں کیا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا۔بادل ایک بار پھر گرجے اور چمکے صباء نے آنکھیں زور سے میچ کر سر سمیر کے سینے سے ٹکا لیا اس نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا تھا۔

ثمر راہداری کے آغاز پہ کھڑا ان دونوں کو واپس جاتا دیکھتا رہا اور پھر خود بھی راہداری پہ قدم جما دیئے۔

New Era Magazine

****

مارواکی آنکھ تیز چلنے والی ہوا سے پھڑ پھڑا

رہے پردوں اور زور زور سے بجنے والی کھڑکیوں نے کھول دی وہ خوف زدہ سی ہو کر باہر

دیکھنے لگی بادل اتنی زور سے گرجتے وہ کئی پل یوں ہی بیڈ پہ بیٹھی غائب دماغی سے باہر

دیکھتی رہی پھر اٹھ کر باہر گئی۔

برآمدے کے پردے کھولے تھے جو اڑ رہے تھے وہ ننگے پاؤں چلنے لگی۔

"ہاہاہاہا اسفی یہ چیٹنگ ہے۔۔۔"،وہ آواز سن کر رک گئی اور مڑ کر دیکھنے لگی۔

سولہ سترہ برس کا اسفار اور روح ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

اور پھر اس کے پاس سے بھاگ کر پردوں میں غائب ہو گئے وہ جلدی سے انہیں

ڈھونڈھنے لگی پر ناکام رہی۔

آنسوں رخساروں سے ہوتے زمین پہ گرنے لگے تھے۔

وہ آسمان کو دیکھنے لگی اور برآمدے سے نکل کر صحن میں جا کھڑی ہوئی باہیں پھیلا کر اس

نے بارش کو اپنے اوپر گرایا۔

"مارو ایہاں کیا کر رہی ہیں اندر جائیں بارش بہت تیز ہے۔۔۔"،فراز سٹور روم میں

سامان رکھ کر واپس جا رہا تھا مارو ا کو بھیگتے دیکھ دور سے ہی بولا اور جلدی سے جانے

گیا۔وہ نہیں چاہتا تھا کوئی ہنگامہ برپا ہو۔

گنگنانے کی آواز سن کر وہ ہڑبڑا گئی اور چاروں اطراف دیکھنے لگی۔

"کون ہو تم آخر کیوں مجھے یہ آواز سنائی دیتی ہے یااللہ،،وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ کر سوچنے لگی۔پر آواز ابھی بھی سنائی دے رہی تھی۔

وہ سر تھام کر رہ گئی اور پھر ادھر ادھر دیکھتی بغیر سوچے سمجھے رائٹ سائڈ کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

اور اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر کے اسی کے ساتھ ٹک گئی۔

دل پسلیاں توڑ کر نکلنے کو تھا۔

یکدم نظر بیڈ پہ گئی تو وہ خوف زدہ ہو کر دیکھنے لگی۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہے،،وہ بھاگ کر بیڈ تک گئی چادر آدھی زمین پہ پڑی تھی،اور بیڈ پہ اس سائڈ پہ سلوٹیں تھی جس پہ وہ نہیں سوئی تھی سلوٹیں کیا آدھی بیڈ شیٹ زمین پہ تھی۔۔یکدم تیز آندھی سے کھڑکی کھولی اور وہ چونک کر مڑی وہاں کوئی تھا جو کھڑکی سے باہر کھڑا تھا۔

"روکو کون ہو تم۔۔۔۔،،وہ

بھاگنے لگی پر پاؤں چادر میں اٹکا اور وہ بیڈ پہ منہ کے بل جا گری۔لیکن جلد ہی سنبھل کر

جب وہ دروازے سے باہر نکلی تو لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پائی پر پیروں کی چھاپ سن کر وہ بھاگی۔

اچانک سیڑھیوں پہ پہنچ کر چھاپ غائب ہو گئی۔

ماروا کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔

یکدم بادل گرجے آسمانی بجلی چمکی تو اس نے آس پاس نظر گھمائی پر وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

"یہ۔۔۔یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔،، بارش میں بھی اس کو اپنے وجود پہ آرہا پسینہ محسوس ہو رہا تھا۔

وہ وہاں ہی بیٹھ گئی اور سر کو گھٹنوں میں چھپا لیا۔

عجیب سی کیفیت چھا چکی تھی جیسے وہ نہ ڈر کا نام دے رہی تھی نہ غلط فہمی کا

****

رُتِ مضمحل کی اساس میں نہ ملا کرو

میں ہوں تشنہ خود، مجھے پیاس میں نہ ملا کرو

مرے دل پہ پہلے ہی کتنے صدموں کا بوجھ ہے
مجھے تم تو شامِ اداس میں نہ ملا کرو

کبھی اب یقین کی منزلوں پہ ملو ذرا
مجھے تم گماں و قیاس میں نہ ملا کرو

مجھے بکھرے بکھرے سے بال یوں بھی پسند ہیں
مجھے ماتمی سے لباس میں نہ ملا کرو

یہ جو غم کو مجھ سے لگاوٹیں ہیں مُدام ہیں
مگر آپ حالتِ یاس میں نہ ملا کرو

کہیں تجھ سے مل کے یہ زخم پھر سے نہ کھل اٹھیں
مجھے شہرِ درد شناس میں نہ ملا کرو

New Era Magazine

"صباء کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔۔۔،،صباء کپڑے چینج کرنے کے بعد بیڈ پہ بیٹھ کر رو رہی تھی سمیر بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

اور اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا اتنی گرمی میں بھی وہ کپکپا رہی تھی۔

وہ کچھ دیر سمیر کو دیکھتی رہی۔پھر نفی میں سر ہلاتی ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا اس کے سینے سے لگ کے رونے لگی

وہ کبھی نکاح سے پہلے سمیر کے قریب بھی نہیں گئی تھی اور اب وہ اس کا مجازی خدا تھا لیکن ثمر کے دل کی بے ترتیب دھڑکنیں صباء کو پریشان کر گئی تھی اسے رہ رہ کے خود پہ غصہ آرہا تھا اور دل خوف خدا سے کانپ رہا تھا۔

جب وہ بچی تھی تب وہ اسفار کے ساتھ جب بھی کہیں جاتی تھی تو ثمر ساتھ ہی ہوتا تھا تب وہ اس کے دل کی دھڑکنوں کو بڑی دلچسپی سے سنتی تھی پر آج وہ خود کو الزام دے رہی تھی آخر اب وہ بچی نہیں رہی تھی شادی شدہ تھی۔۔

"صباء کیا ہوا کیوں رو رہی ہو لیٹ جاؤ۔۔۔،، سمیر نے اسے شہانوں سے پکڑ کر سرہانے پہ لٹا دیا اور چادر اس پہ اوڑھ کے وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا۔کھڑکیاں بند کرنے کے بعد صباء کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

صباء کے وجود میں سردی کی لہر دوڑ رہی تھی جو شائد ڈر اور خوف کی وجہ سے تھی۔۔

New Era Magazine

نہ جانے کیسا ڈر؟؟

وہ شل ہو چکی تھی وجود تھر تھر کانپنے لگا تھا اور ہونٹ بھی کپکپا رہے تھے

"صباء کیا ہوا۔۔صباء۔۔،، سمیر کی پریشانی بڑھنے لگی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ رو کیوں رہی ہے۔

"س۔۔۔سمیر ب۔۔باغیچے میں س۔۔سانپ تھا۔۔،،وہ کپکپاہٹ سے بولی

صباء اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبائے ہوئے تھی۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے صباء کو سینے سے لگا لیا اور چادر اوپر کھینچ لیا۔

"ریلیکس صباء میں ہوں نہ۔۔،،،وہ اس کا سر تھپتھپانے لگا تھا اور نہ جانے کب دونوں سو چکے تھے۔یہاں کوئی محبوب کے پہلوں میں سکون فرما رہا تھا وہاں ہی ہمارے ایس پی بہت ہی اہم کیس میں پھنسے ہوئے تھے۔۔

****

"اتنی زور و شور کی بارش برس رہی ہے سر یہ اوپریشن پھر کبھی کر لیں گے۔۔۔،،ایس ایچ او ارحم اپنے ہاتھ سہلاتے ہوئے بے زاری سے بولا۔اسفار نے نظریں گھما کر اسے دیکھا اور ٹارچ کی روشنی سے اسے دیکھا۔اور پھر ٹارچ سامنے ڈالی جنگل میں اندھیرا چھا

چکا تھا۔

"تمہارا کام کیا ہے،،اسفار نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"سر اس کا کام کھانا ہے بس،،اے سی عامر نے ارحم کی ٹانگ کھینچی۔

"اوئے چپ کر سر ہمارا کام پاکستان کی حفاظت کرنا ہے۔۔،،ایس ایچ او فخر سے بولا۔اسفار کے گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"بیٹا پہلے یہ کام تو پورا کر لو اگر یہاں سے بچ نکلا تو پھر باقی کے پاکستان کی حفاظت کر لینا۔۔۔،،اے سی عامر نے پھر سے اس کی ٹانگ کھینچی۔

"اب کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا سر۔۔۔،،انسپکٹر نے بھی حصہ لیا۔

"بہت اتفاق معلوم ہو رہا آپ سب میں اگر اسی اتفاق کو آپ سب اوپریشن میں استعمال کریں تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔۔۔۔،،اسفار سانس لینے کو روک کر سب کو اندھیرے میں دیکھنے کے دوران بولا

"سر یہ کامیابی کون خاتون ہیں۔۔۔،،شہزاد نے شرارت سے پوچھا۔تو ارحم اور عامر کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

"شش۔۔۔۔،،اسفار نے ہونٹ پہ انگلی رکھ کر سب کو چپ کروایا اور آواز کی طرف اشارہ کیا۔

New Era Magazine

"چلو۔۔،،اسفار نے دو انگلیوں سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

وہ عبدالسلام کے ان_ لیگل کام یعنی لڑکیوں کی ٹرانسپورٹ کے ٹرکوں پہ حملہ کرنے والے تھے۔

"سر پلیز بی کیئر فل آپ کی زندگی ہمارے لئے بہت امپورٹڈ ہے۔۔۔،،ارحم نے اسفار کو تیز قدم اٹھاتا دیکھ سرگوشی میں بولا۔

"ہاں جی بلکل پہلی بار ارحم نے کام کی بات کی ہے۔۔۔،،انسپکٹر شہزاد نے سرگوشی کی۔

"اور میرے لئے یہ اوپریشن امپورٹڈ ہے ڈونٹ وری کام پہ دھیان دو۔۔۔،،اسفار نے سختی سے ان سب کو کہا۔

"آج کل سر کچھ زیادہ ہی کھڑوس ہوتے جارہے ہیں۔۔۔،،ایس ایچ او نے عامر کے کان میں گھس کر کہا۔تو وہ گھورنے لگا ارحم گھنسا اور آگے بڑھ گیا۔

"ٹارچ آف،،مائنڈ اور فیز کلی ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔،،اسفار ریوالور نکال کر بولا تو سب نے اسفار کا حکم مانا اور بیک وقت میں آہستہ "یس سر" بول کے ایک ساتھ ٹارچ آف کی اور گنز،پیسٹل ریڈی کر لئے ٹرکز نزدیک آتے جارہے تھے۔

سب کو اسفار کی فکر تھی جو ایسے کیسز میں بغیر جان کی پرواہ کئے کود پڑتا تھا۔اور اکثر چوٹوں کا شکار ہوتا تھا۔

New Era Magazine

"جن کا انکاونٹر ہو ہونے دیناویسے بھی ایسے لوگوں کو جینے کا حق نہیں اور جو بچیں بچنے دینا انہیں مرنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔۔۔"، اسفار نے اندھیرے میں سب کو دیکھا۔

ٹرکز نزدیک آتے جا رہے تھے وہ سب الگ الگ ہو کر اپنی پوزیشن سنبھال بیٹھے۔

اور اسفار کے اشارے کا انتظار کرنے لگے۔

"آج یہاں سے زندہ نکل جاؤں پھر مصباح کو پرپوز کر کے شادی کر لوں گا۔۔۔"، عامر بڑبڑایا تھوڑے فاصلے پہ بیٹھے ارحم نے اس کی سرگوشی سن کر منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسی روکی۔

بارش روک چکی تھی پر ہوا ابھی بھی بہت تیز تھی درخت جھوم رہے تھے۔

اسفار نے اپنی ریسٹ واچ پہ نظر ڈالی

اور گہرا سانس لیا اور ہیڈ اتار کر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے سڑک پہ دیکھا۔ٹرک نزدیک آچکے تھے

اسفار نے ٹارچ اون کر کے اوف کی یہ اشارہ تھا۔

پھر پورے دس بارہ منٹ کی فائرنگ ہوئی دونوں طرف بھرپور مقابلہ جاری رہا آخر جیت سچ کی ہوئی۔۔۔

"لائف از ٹو شارٹ۔۔۔۔"، انسپکٹر نے ون ون ٹو ٹو پہ کال کرتے ہوئے چند مرے

New Era Magazine

پڑے آدمیوں کو دیکھا اور بڑبڑایا۔اسفار کورٹ اتار کر ہاتھ پہ ڈالتا عامر اور ارحم کی طرف بڑھ گیا۔اس کو اس بار چوٹیں کم آئی تھی۔

"تم دونوں ٹھیک ہو۔۔۔۔،،اسفار نے دونوں کا جائزہ لیا انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا

"ٹھیک انسپکٹر شہزاد جو لوگ زندہ بچ گئے انہیں گرفتار کر لو۔۔۔اور جو زخمی ہیں انہیں پہنچاؤ ہوسپٹل،،وہ کہتا اس ایک ٹرک کی طرف بڑھ گیا۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا پندرہ سولہ لڑکیاں ڈری سہمی سی بیٹھی تھی۔اسفار کے چہرے پہ غصے کے آثار نمودار ہو گئے۔

"ڈونٹ وری آپ سب save ہیں۔۔۔۔،،اسفار نے اطمینان سے کہا

"آپ سب کو آپ کی فیملیز کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔۔۔۔،،اسفار نے پھر سے کہا

"کون رکھے گا ہمیں۔۔۔۔کیسی پولیس ہے ہماری جب سب تباہ ہو جاتا ہے تب پہنچتی ہے اس سے تو اچھا تھا کہ ہم مر جاتی۔۔۔،،ایک لڑکی چینختی ہوئی اسفار کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"دیکھیں مس جب ہمیں معلوم ہوا تب ہی پہنچنا تھا اب ہم سپر مین کی طرح اڑ تو سکتے نہیں۔۔۔،،اسفار ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔

اور واپس عامر اور ارحم کے پاس جا کھڑا ہوا جو اب بڑے سے پتھر پہ بیٹھے خوش گپیوں

New Era Magazine

میں مصروف تھے۔

"یہاں انجوائے کرنے آئے ہو؟؟"،اسفار فون نکال کر ماتھے پہ بل ڈال بولا۔

"سر اب کامیابی تو ہمارے قدم چوم چکی ہے اب تھوڑا سا انجوائے کرنے دیں کیا خوبصورت شام ہے۔۔۔"،ارحم نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک، تم لوگ انجوائے کرو باقی سب میں سمبھال لیتا ہوں کیری اون۔۔۔"،اسفار سنجیدگی سے کہتا سر ہلاتا واپس مڑا۔

عامر اور ارحم بھی انجوائے کا ارادہ کینسل کر کے اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیئے۔وہ جانتے تھے اسفار مذاق اور کام کو الگ رکھتا ہے۔

"اے ایس پی۔۔۔ہماری عزت واپس لا سکتے ہو۔۔۔"،وہ لڑکی دوبارہ سے اس کے سامنے آ رکی تھی۔

"مصباح۔۔۔۔۔"،عامر کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ خوفگی سے اسے دیکھنے لگا۔

ارحم اور اسفار نے بیک وقت چونک کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ مصباح کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بڑھ رہا تھا

"تم یہاں۔۔۔۔۔"

"انہوں نے میری زندگی برباد کر دی عامر میں تمہارے قابل نہیں۔۔۔"

New Era Magazine

"ششششش۔۔۔۔تم کل بھی میری تھی اور آج بھی۔۔۔۔تمہاری روح میری ہے جیسے کوئی چھو نہیں سکتا مصباح کیا مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔۔،،عامر نے کانپتے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام لیا تو وہ روتے ہوئے اس کی باہوں میں چھپ کر رونے لگی تھی۔۔

ارحم نے ہوٹینگ کی اور تالیاں بجائی تو سب نے اس کا ساتھ دیا اسفار مسکرا دیا اور عامر کا شہانا تھپتھپاتے ہوئے آگے بڑھ گیا

"سر ان سب کا کیا کریں گے،،ارحم نے باقی لڑکیوں کو دیکھ کر خوفگی سے پوچھا۔

"کیا مطلب ارحم تم تو پاکستان کی حفاظت کرتے ہو نہ پھر ان چند لڑکیوں کو دیکھ کر کیا ہو گیا۔۔۔،،اسفار نے اس کو اس کی کہی بات یاد دلوائی۔

"بوائز ٹائم پاس کرنا بند کرو۔۔۔کام پہ لگ جاؤ اے سی عامر آپ کی شادی نہیں ہوئی ابھی مجھے کسی نے کہا تھا ایک غیر مرد کا عورت پہ کوئی حق نہیں ہوتا نکاح کر لو ان سے۔۔۔پھر یہ سب جائز ہو گا۔۔۔،،اسفار نے ایک بار پھر ان دونوں کو ڈانٹا تو وہ سیریس ہو گئے۔عامر نے اپنا کورٹ مصباح کو تھامیا۔نوجوانوں ارحم اور اسفار کی طرف بڑھ گئے۔

ہونے کی وجہ سے وہ آپس میں کافی ہنسی مذاق کرتے تھے۔پر آج کل اسفار ان کی انجوارمنٹ میں حصہ نہیں لیتا تھا سیریس رہنے لگا تھا جیسے ان سب نے بھی نوٹ کیا

تھا۔

****

صباء کی آنکھ کھولی تو اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سمیر کو جو اس کے بہت قریب سو رہا تھا۔

صباء کا سر اس کے بازو پہ تھا اور سمیر کا دوسرا ہاتھ صباء کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ وہ ایک مضبوط سہارے میں تھی مضبوط خول میں لپٹی ہوئی تھی

جس نے صباء کے لئے سب چھوڑ دیا تھا۔۔پڑھائی ماں باپ دوست احباب۔

صباء نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور سمیر کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیا جس کا لمس وہ محسوس کرتے بیدار ہو گیا۔

سمیر نے مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

"گڈ مارننگ میری پیاری بیوی۔۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا

"آج بہت جلد اٹھ گئی خیریت۔۔۔۔،،وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اٹھا اور دوسری طرف منہ کر کے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا یہ اس کی عادت تھی کمرے میں شرٹ کے بٹن کھول واش روم میں داخل ہوتا تھا۔

"بس یوں ہی،،وہ شرمانے آچکا کر منہ موڑ گئی اور وہ کلاک پہ نظر ڈالتا واش روم گھس

گیا

صباء بھی سنگھار کے سامنے بیٹھی بالوں میں بورش چلاتے ہوئے خود کو دیکھ رہی تھی پر وہ کہیں اور جگہ پہ تھی اسے اپنے ہاتھوں پہ کسی کی ہارٹ بیٹ محسوس ہوئی تو وہ خوف زدہ ہوگئی بورش پھینک وہ ہاتھوں کو آپس میں رگڑنے لگی۔ پھر تھک ہار آئینہ دیکھنے لگی۔

"اب میں بڑی ہوگئی ہوں اسی لئے مجھے عجیب سا لگا بھائی کا دل تو ہر وقت ہی دھڑکتا رہتا تھا

"کیا ہوا مرر توڑنے کا ارادہ ہے کیا۔۔" سمیر اس کے پیچھے کھڑا ہو کر بولا صباء نے چونک کر نظر اٹھا کے مرر میں خود کو اور سمیر کو دیکھا وہ بلیک کرتے اور بلیک شلوار میں ملبوس تھا جن کے بازو فولڈ کر رکھے تھے۔

صباء لال رنگ کے شلوار قمیض زیب تن کئے ہوئے تھی بغیر میک اپ کئے اس کے چہرے پہ ایک الگ سی چمک تھی۔ایک نور تھا۔

"رات کو۔۔۔۔۔کیا ہوا تھا تمہیں۔۔"

سمیر صوفے پہ بیٹھ کے سینڈلز پیروں میں ڈالتے ہوئے بولا

"نہ جانے مجھے اتنا دکھ کیوں ہو رہا ہے حالانکہ میں اچانک سے۔۔۔" وہ سوچنے لگی سمیر

New Era Magazine

پہ نظر ڈالی تو نمی آنکھوں میں تر آئی۔

"جو بھی ہو میں ایک عورت ہوں اور شادی شدہ اور ثمر بھائی بھی میرا سگا بھائی تو نہیں ہے نہ۔۔۔میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا،،وہ فکر مند تھی۔۔

وہ ایسی غلطی کیسے کر سکتی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔کہاں کھو گئی۔۔۔۔،، سمیر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"صباء تمہیں تمہارا بخار بڑھ رہا ہے یار ادھر آؤ۔۔۔،، سمیر فکر مندی سے بولا اور اسے پکڑ کر بیڈ پہ لے جا کر لیٹا دیا۔

"یہاں چپ چاپ لیٹی رہنا میں ابھی آتا ہوں۔۔۔،، سمیر نے حکم دیا تو وہ مسکرا دی اور ہاں میں سر ہلا کر لیٹ گئی۔

"یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔پر میں نے جان بوجھ کر تو۔۔۔،، آگے وہ سوچ نہیں سکی

صباء نے آنکھیں بند کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

تھوڑی دیر بعد سمیر کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ناشتے کا ٹرے تھا۔

جو بنا کر وہ خود ہی لایا تھا تنی صبح ثمر کے علاوہ کوئی اٹھا ہی نہیں ہوا تھا۔

صباء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ
نمودار ہو گئی اور وہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اٹھنے لگی۔
سمیر نے چادر ہٹا کر ٹرے رکھا اور دروازے بند کرنے چلا گیا۔
مینگو جوس کے دو گلاس ایک پانی کا گلاس اور سینڈوچز اور ایک سرخ گلاب
صباء نے مسکرا کر سمیر کو دیکھا جو اب اس کے سامنے بیٹھ چکا تھا
"تو کیسا لگا چھوٹا سا ہمارا نذرانہ۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔
"بہت ہی اچھا آپ بہت اچھے شوہر ثابت ہو رہے ہیں جٹ صاحب۔۔۔،،صباء مسکرا
کر بولی اور ایک سینڈوچ اٹھا کر اس کے منہ کی طرف کیا
سمیر نے ایک بائٹ لی اور پھر اس کی طرف کیا۔
ناشتہ کے بعد سمیر اسے ٹیبلیٹ دے کر صوفے پہ بیٹھا ہی تھا کہ اچانک دروازے پہ
دستک ہوئی۔صباء نے چونک کر آنکھیں کھول لی اور ہونٹ کاٹنے لگی۔
"آجاؤ ثمر بھائی باہر کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔،، سمیر مسکرا کر ایک طرف ہو گیا ثمر سر
جھکا کر اندر داخل ہوا
سفید شلوار قمیض زیب تن کئے وہ پریشانی کی کیفیت میں کھڑا ہوا تھا۔صباء اس سے بھی
نظریں نہیں ملا پائی اور آنکھیں مندلی۔

New Era Magazine

"وہ میں ذرا سیٹی تک جا رہا ہوں تم چلو گے یا کچھ منگوانا ہو۔۔۔" ثمر صباء کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا تھا وہ بھی شرمندہ تھا۔

"نہیں یار صباء کو بخار ہے اور حالات کیسے ہیں تم جانتے ہو کسی نے دیکھ لیا تو گڑبڑ ہو جائے گی۔۔،، سمیر کی بات سمجھ کر وہ ہاں میں سر ہلا کر جانے لگا

"ب۔۔۔ب۔۔بھائی مجھے کچھ منگوانا ہے۔۔،،صباء کی آواز پہ وہ دروازے میں جا کر روکا

صباء جلدی سے اٹھی اور دوپٹہ اچھے سے سر پہ ٹکا کر سمیر سے سرگوشی میں پیسے مانگے،اس نے جو پیسے تھے صباء کو پکڑائے اور صوفے پہ جا بیٹھا صباء اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی

"وہ مجھے سمیر کے لئے بکس منگوانی ہیں تو لیتے آئے گا۔۔،،صباء سر جھکا کر پیسے ایک کنارے سے پکڑ کھڑی اس کی طرف بڑھا دیئے

"اس کی ضرورت نہیں میں لے آؤں گا۔۔۔،، ثمر نے نظریں ادھر ادھر گھما کر کہا

"پلیز آپ یہ رکھ لیں مجھے کوئی بحث نہیں چاہیے۔۔۔ کھا بھی مفت کا رہے ہیں پر اپنی ضروریات نہیں آپ سے نکلوا سکتے۔۔۔،،صباء جھنجھلاہٹ میں بولی۔

ثمر نے ایک نظر اس پہ ڈالی جو بے زاری سے کھڑی تھی بخار کی وجہ سے چہرہ سرخ تھا۔ ثمر نے ہاتھ بڑھا کر ایک طرف سے پیسے پکڑ لئے صباء تیزی سے اس کے پاس سے گزر کر کمرے میں داخل ہو گئی۔

وہ شرمندہ تھی۔۔۔

اور دل ہی دل میں خود سے خفا بھی

وہ ہونٹ دانتوں تلے دباتا چلا گیا۔

خوف زدہ تو وہ بھی تھا۔۔

****

"کل تمہاری منگنی ہے اور تم ہو کہ کیس میں پھنسے ہوئے ہو۔ایک دو دن کی چھٹی لے لو ارشا کو شاپنگ لے جاؤ۔۔۔آخر عشق کرتے ہو نواب زادے۔۔۔۔۔،، مسز فیضان نے طنزیہ انداز میں کہاان چند دونوں میں پہلی بار اس نے اسفار سے بات کی تھی۔

فیضان نے ایک نظر اسفار اور دوسری مسز فیضان پہ ڈال وہ دوبارہ چہرے کے سامنے اخبار پھیلا چکے تھے۔

"میرے لئے میری ڈیوٹی امپورٹنڈ ہے ماما۔۔۔۔۔،، اسفار صوفے پہ گرتے ہوئے بولا

New Era Magazine

وہ ابھی تھانے سے لوٹا تھا اور اب فریش ہو کے باہر آیا تو مسز فیضان نے اسے غصے سے بھری نظروں سے دیکھا۔

"مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میرا بیٹا اتنا کیسے گر گیا تم ایک پولیس والے ہو اسفار تم ایسے کیسے کر سکتے ہو۔۔۔وہ بچی تنہا ہے ہمارے سوا اس کا کوئی نہیں اگر روح کے بعد کسی کا ہاتھ تھامنا چاہئے تھا تو وہ من تھی اسفی فار گاڈ سیک تم مجھے پاگل کر رہے ہو۔۔۔،، مسز فیضان اس کے پاس جا بیٹھی اور تقریباً رونے کے ساتھ چلائی

"ماما میں کیسے بتاؤں کہ یہ سب کیوں کر رہا ہوں۔۔۔میری محبت روح ہے تھی رہے گی من دوست ہے میری روح کی بہن ہے اسے میں کبھی اکیلا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔،، اسفار نے فکرمندی سے مسز فیضان کو دیکھ سوچا۔

"میں کچھ غلط نہیں کر رہا ماما۔۔ویسے بھی من اور کبیر ایک ساتھ خوش رہیں گے۔۔۔،، اسفار نے نظریں فون پر گاڑھ دی۔وہ نظریں نہیں ملانا چاہتا تھا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا

کون کیا چاہتا ہے

کون کیا کر رہا ہے۔۔نہ مجھے اس کبیر کی سمجھ آ رہی ہے۔نہ اس نزیت کی بیٹی کی اور نہ تیری۔۔پر ماروا کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو۔۔۔تم نے دادا حکم سے وعدہ کیا تھا۔دادا حکم

نے تجھ پہ یقین کیا ہے اسفی۔۔۔،، مسز فیضان کے آنسوں جاری ہو گئے وہ ماروا کو اپنی بیٹی مان چکی تھی اور اب وہ اکیلی تھی۔

"ماما مجھے یاد ہے پر ماروا نے مجھے نہیں کبیر کو چنا ہے اور ارشا بتا رہی تھی کہ وہ اس کا ساتھ دیتا ہے۔ آپ بے فکر ہو جائیں میں اب تھوڑا سا آرام کر لوں پھر واپس ڈیوٹی پہ جانا ہے۔۔۔،، وہ اپنی آنکھوں کو رگڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور سیلکی بالوں میں ہاتھ چلاتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹھیک کہتی ہیں آپ ماں یہاں ہر کوئی دماغ سے کھیل رہا ہے۔۔۔۔

پر جیت تو صرف محبت کی ہو گی۔۔۔،، وہ سوچتا چل دیا ایک آنسوں رخسار پہ گرا تھا جیسے اس نے بے رحمی سے رگڑا۔

"تو ماروا ٹھیک کہہ رہی تھی یہ ارشا سے ملتا ہے یا اللہ یہ لڑکا کیا کرتا پھر رہا ہے میری تو سمجھ سے باہر ہے پر ربا میرے بیٹے کے ہاتھوں کچھ غلط نہ کروا دینا آج تک اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا اب بھی اسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔،، مسز فیضان دل میں دعا کرتی کیچن میں گھس گئی۔

اسفار کمرے میں جا کر ورڈروب کا دراز کھول کے اس میں سے ایک ٹوکری نکالی جو مختلف گفٹز سے بھری ہوئی تھی۔ دروازہ بند کر وہ بیڈ پہ جا بیٹھا۔۔۔اس نے ایک پین

New Era Magazine

اٹھالیااور گزرے کل میں کھو گیا۔

"ہاہاہاویسے ایس پی صاحب آپ کوایس پی کس نے بنادیااس عمر میں۔۔،،وہ سفید شلوار قمیض زیب تن کئے سر پہ اچھے سے ڈوپٹہ ٹکائے جھولے پہ دونوں ٹانگیں اوپر رکھے بیٹھی تھی۔

"عمر نہیں ٹیلینٹ دیکھا جاتا ویسے بھوکھڑ میری پہلی کامیابی پہ تم مجھے گیفٹ نہیں دو گی ،،اسفار لوہے کی کرسی پہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا

"ہاں ٹھیک کہا تم نے اسف نکال ہمارے گفٹ۔۔۔۔،،روح بھی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

سورج کی روشنی اس کے سفید چہرے کو سرخ کرنے میں مصروف تھی۔

"اوہ ایک منٹ۔۔،،وہ جھولے سے اتری اور چھت پر جارہی سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔

"کہاں جارہی ہو من۔۔۔،،اسفار نے پکارا تو وہ ہاتھ کے اشارے سے دو منٹ بول کر سیڑھیاں چڑھ گئی اسفار مسکرا کر اٹھا اور جھولے پہ جا بیٹھا اور دلچسپ نظروں سے روح کو دیکھنے لگا۔وہ بدلے میں مسکراہٹ دبائے اسے گھورنے لگی۔

"سنو تم مجھے کچھ نہیں دوگی۔۔۔،،وہ باؤل اٹھا کے لیز کھانے لگا۔

"میں بھوکھڑ پولیس والوں کے منہ نہیں لگتی

جو گفٹ بھی خود مانگیں۔۔۔،،وہ منہ چڑھا کر بولی۔

"ہاہاہاپر مجھے مانگنے کی عادت ہے صرف تم تینوں سے کیا کروں غریب بندہ

ہوں۔۔۔،،وہ منہ بسور کر بولا تو روح کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

"تم اور غریب خدا سے ڈرتے کیوں نہیں ہو جھوٹ بولنے سے پہلے۔۔۔،،

"کیونکہ بعد میں ڈر لیتا ہوں نہ،،وہ اطمینان سے بولا تھا تو روح کا قہقہہ گونجا۔

کچھ دیر بعد من ہاتھ میں کچھ چھپاتی واپس آئی تھی۔

ہونٹوں پہ مسکراہٹ آنکھوں میں شرارت

"کیا چھپا رہی ہو۔۔۔،،اسفار نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"پہلے تم دونوں آنکھیں بند کرو۔۔،،ماروا نے شرارت سے کہا تو وہ تذبذب سا ہوا پر

آنکھیں بند کر لی روح نے بھی کر لی۔۔

"کھول لو۔۔،،ماروا نے ان دونوں کو دیکھ کہا تو انہوں نے آنکھیں کھول لی۔ماروا

دونوں ہاتھوں میں پین لئے کھڑی تھی جس پہ ربن سے بنا پھول لگا تھا۔

"یہ ہے آپ کی پہلی کامیابی کا چھوٹا سا تحفہ ہماری طرف سے۔۔،،ماروا نے پین اس کی

طرف بڑھا دیا۔پھر روح کی طرف بھی بڑھایا

اسفار نے پین کو الٹا سیدھا کر کے دیکھا اور حیران رہ گیا پین کے ٹیب پہ چھوٹا سا کیمرہ لگا ہوا تھا۔

"حیران کیوں ہو رہے ہو ہمارے ایس پی کے لئے گیفٹ بھی تو ان کی طرح ڈیسنٹ ہونا چاہیے۔۔۔،،وہ چہک کر بولی۔اور روح کو آنکھ دبائی۔

"کیا کہا"ہمارے"۔۔۔،،اسفار نے اس کی بات پکڑ منصوعی خو فگی سے کہا روح مسکراہٹ دبا کر پین دیکھ رہی تھی

"میرا مطلب تھا ہمارا مطلب سب کا۔گڑ مائنڈ۔۔،،مار وا نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

"تم کھانا کھاؤ گے یا نہیں۔۔۔،،مسز فیضان کی غصیلی آواز اور دروازے کی دستک نے اسے چونکا دیا اور وہ جلدی سے پین ٹوکری میں رکھ کے ٹوکری کو ورڈروب میں دوبارہ رکھ سرخ آنکھوں پہ پانی کے چھینٹے مارنے واش روم گھس گیا۔

"جی ماما مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔،،وہ مسلسل بج رہے دروازے کو کھول آنکھ سے گر رہے ایک آنسوں کو صاف کرتے واپس پلٹتے ہوئے بیڈ پہ جا لیٹا اور گہری سانس لے کے

New Era Magazine

آنکھیں مندلی۔

"وہ کچھ بھی کر سکتی ہے پر روح کی محبت کسی کو نہیں دے سکتی۔۔۔آخر وہ کیوں کر رہی ہے یہ سب ؟؟؟،،

ایس پی اسفار اس کیس کو جیت نہیں پا رہا تھا

"خیر مجھے اپنے پلین پہ کنسنٹریٹ کرنا چاہیئے وہ تو پاگل ہو چکی ہے۔۔۔،،وہ کروٹ بدلتے ہوئے بڑبڑایا اور پیلو پہ منہ چھپالیا۔

۔کچھ دیر کی نیند کے بعد وہ بیدار ہوا تو اپنی عادت کے مطابق فون اٹھا کر دیکھنے لگا

"ارشا کی کالز۔۔۔،،وہ بڑبڑایا اور آنکھیں رگڑ کر اسے بیک کال کرنے لگا دو تین رنگ کے بعد اس نے کال اٹھالی۔

"کیا ہوا خیریت تو ہے۔۔۔،،سلام دعا کے بعد اسفار نے پریشانی سے پوچھا

"جی وہ ماما چاہتی ہیں کہ آپ مجھے شاپنگ پہ لے جائیں دیکھئے انکار مت کریئے گا۔۔۔،،

اسفار ہونٹ بھینچ گیا۔

"یو کین ڈو دس اسفی،،وہ خود کو ہمت دیتے ہوئے سنگھار کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"آپ اگر نہیں جانا چاہتے تو۔۔۔۔،،

"میں آرہا ہوں آدھے گھنٹے تک۔۔۔،،اسفار نے جھنجھلا کر کال کاٹی اور فون بیڈ پہ

پھینک دیا۔

"ماروا تم نے مجھے کہاں پھنسا دیا۔۔۔مجھے لگا تھا تم اپنی فورس یوز کرو گی خیر تم نے میرا کام مزید آسان کر دیا ہے۔۔۔،،وہ مسکرایا

پھر وہ واقعی ہی آدھے گھنٹے میں حویلی کے سامنے تھا۔

"چل بیٹا ہیٹلر کی نظروں کا سامنا کرنے کو ریڈی ہو جا۔۔۔،،وہ شرٹ ٹھیک کرتا حویلی میں داخل ہوا۔

پہلا ہی جھٹکا لگا یہ دیکھ کہ حویلی میں تیاریاں شروع تھی اس کے پاؤں روک گئے۔

کیوں کہ سامنے ماروا ساری تیاریاں اپنی نگرانی میں کروا رہی تھی۔

کبیر اس کے ساتھ کھڑا ہاتھ میں جوس کا گلاس لیئے وہ ماروا کو پینے کا بول رہا تھا پر وہ منع کر رہی تھی۔پر اس نے زبردستی تھما دیا اور پھولوں کی ٹوکری اٹھا کر اس کے چاروں طرف گھوم کر کچھ بولتے ہوئے پھول اس پہ برسانے لگا۔نہ جانے کبیر نے کیا کہا تھا؟ کہ

وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔ایک سال میں پہلی بار وہ صباء کے علاوہ کسی کے ساتھ مسکرائی تھی۔

اور اب یہ کیا تھا۔؟؟

"آئی تھینک دس از بیسٹ کپل۔۔۔۔،،اسفار نے مسکرا کر سوچا اور ان دونوں کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"ثناء جلدی کر آج تو اس ایس پی کی باہوں میں گرنے کا من ہے۔۔۔،،ارشا جو سیڑھیوں کے اوپر کھڑی تھی بولی اور نیچے کی طرف ہنستی ہوئی بھاگی۔

"آپی پلیز سنبھال کر جوس گرا ہوا ہے سیڑھیوں پہ۔۔،،ثناء کی آواز سن کے اسفار نے چونک کر رائٹ سائڈ پہ بنی سیڑھیوں کی طرف دیکھا چند قدم کا فاصلہ اس نے دو منٹ میں تہہ کیا اور ارشا کو تیسری سیڑھی سے گرنے لگی پر اس نے تھام لیا۔

"ہائے میں مر جاؤں میرا ایس پی

بچارا۔۔،،ارشا نے اس کے گرد بازو حائل کر دیئے اور مصنوعی آنسوں بہانے لگی۔

پھر ایک زہریلی مسکراہٹ سے ماروا کو دیکھا۔

"فراز بھائی رو کیں آپ سے کچھ کام ہے۔۔،،ماروا نے فراز کو دیکھا تو بولی اور اس کی طرف بڑھ گئی۔

"ڈونٹ وری ارشا سب ٹھیک ہے گھبراؤ نہیں،،اسفار نے بیزاری سے کہا اور اسے خود سے جدا کرتا کبیر کی طرف بڑھ گیا

وہ تلخی سے کچھ سوچتا کبیر سے

New Era Magazine

گلے ملنے کے بعد وہ دونوں لاؤنج میں جا بیٹھے۔

****

"ماروا کہاں جانا ہے۔۔۔۔،، فراز نے بغیر بیک مرر میں دیکھے پوچھا سلیمان کے لگائے الزامات ابھی تک اسے یاد تھے وہ ماروا سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا بہن بھائی کے رشتے کو سلیمان نے کیسے بدل دیا تھا۔

"جہاں سکون ہو کبیر، ارشا، تائی، ابا جان اور اسفار کوئی نہ ہو ایسی کون سی جگہ ہے جہاں کوئی نہ ہو میں ہوں صرف میں ایسی کوئی جگہ ہے فراز بھائی۔۔۔؟،، وہ غائب دماغی سے بول رہی تھی۔ فراز نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر سامنے سڑک پہ دیکھنے لگا۔

"ماروا آپ کب تک یوں ہی۔۔۔ درد دل میں دبائے بھاگتی رہیں گی۔۔۔ نارمل زندگی کیوں نہیں گزارتی۔۔۔ دیکھو ماروا انسان اکیلا ہار جاتا ہے۔۔۔۔،،

"پر میں نہیں ہارنا چاہتی فراز بھائی۔۔۔ اب مجھے ہار سے ڈر لگتا ہے میں اس ہر انسان کو سزا دلوانا چاہتی ہوں جو میرے آس پاس گناہ گار ہیں۔۔۔،، وہ ہاتھ کی مٹھی بنا ہونٹوں پر رکھے دانت پیس کر بولی اور پھر گلا سز لگا کے آنسوں کو چھپایا۔

"جب میری روح چلی گئی دادا حکم چلے گئے۔۔۔ باپ قاتل ہے میرے گھر میں ہر ایک کے دماغ میں دولت لوٹنے کی پلیننگ چل رہی ہے اور اوپر سے اب ایس پی اسفار کی

خواہشات۔۔۔۔،،وہ سر پکڑ سوچنے لگی۔

"میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر پا رہا ماروا مجھے معاف کرئے گا میری وجہ سے۔۔۔،،فراز نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں فراز بھائی آپ کی غلطی نہیں ہے آپ معافی نہ مانگیں۔۔میرا تو باپ ہی گرا ہوا انسان ہے۔۔ماں میری کو مار دیا بے بنیاد الظامات لگا کے۔۔،،وہ باہر سبزے کو دیکھتے ہوئے بولی

"وکیل صاحب کے پاس جانا ہے فراز بھائی پیپرز ریڈی ہونے کے لئے دیئے ہیں کل مجھے ان سب سے چھوٹ مل جائے گی۔۔۔،،ماروا نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مندلی۔

"کیا مطلب آپ ان کے نام یہ سب نہ کریئے دادا حکم نے کتنی محنت سے یہ سب بنایا ہے وہ لوگ ہر چیز تباہ و برباد کر دیں گے۔۔۔۔،،فراز نے خوفگی سے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں میں اتنی بھی بے واقوف نہیں ہوں۔۔۔،،ماروا نے بغیر آنکھیں کھولے کہا تو فراز سر ہلا کر رہ گیا۔

"کیا سوچتے ہو تم لوگ ماروا کو ہار ادو گے۔میری ماں اور بہن کے قاتلوں کو کیسے بخش دوں۔۔۔۔۔۔

New Era Magazine

اب یہ جنگ میرے دماغ سے شروع ہو کے دماغ تک ہی محدود رہے گی۔۔۔۔،،وہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔

****

"صباء آپ کا سمیر کہاں ہیں۔۔۔،،عالیہ اسے چائے کا کپ تھما کر بولی وہ عالیہ اور کشور لوگوں کے پاس جا بیٹھی اور شرارت سے بولی۔

"وہ کمرے میں ہی ہیں۔۔۔،،صباء چائے کے مگ پہ انگلی چلاتی بولی۔

"کیوں وہ اعتکاف پہ بیٹھ گیا ہے،،کشور نے بھی چھیڑا۔

"ارے نہیں وہ اس کا انتظار کر رہا ہے تم لوگ بھی نہ۔۔۔۔،،ایک اور لڑکی کا تبصرہ سن وہ سب کو گھورنے لگی۔

تبھی اس کی نظر میز پہ رکھی اخبار پہ پڑی۔آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئی۔

"ابھی تک یہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہے پتا نہیں دادا حکم روک کیوں نہیں رہے۔۔،،وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور اخبار اٹھا کے پڑھنے لگی۔

"ایک کروڑ۔۔۔۔۔،،اس کی آنکھیں پھٹ گئی ان کی رقم بڑھا دی گئی تھی۔

پر کیسے ماروا نے تو روکا تھا؟؟

"م۔میں ابھی آتی ہوں۔۔۔،،وہ اخبار فولڈ کر کے سیدھے ہاتھ میں تھماتی بھاگی۔سب

حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے اس نے سانس کمرے میں لیا۔

"سمیری۔۔یہ دیکھو۔۔۔۔،،وہ اس کے پاس بیڈ پر جا گری بخار کی وجہ سے پہلے ہی وہ کچھ کمزور ہو گئی تھی۔

سمیر نے ہڑبڑا کر اپنے پہلوں میں گری صباء کو دیکھا اور اخبار پکڑ کر پڑھنے لگا اور پھر صباء کو جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

"سمیر کوئی ایک کروڑ کیوں نہیں لینا چاہئے گا۔سمیر اب ہم کہاں جائیں گے وہ ہمیں مار دیں گے سمیر۔۔۔آپی اور دادا حکم یہ سب کیسے ہونے دے رہے ہیں۔۔۔۔،،صباء خوفگی سے بولی۔

"نہیں صباء میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔،،سمیر نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

پھر اس نے اخبار دیکھی نمبر نہ جانے کس کا تھا۔۔۔پر حویلی کا نہیں تھا۔۔

"میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔۔،،ثمر جلد بازی میں بولا۔سمیر نے ہاں میں سر ہلا دیا ثمر جلدی سے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے نیلا بیگ صوفے پہ رکھتا ان کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا ثمر بھائی آپ گھبرائے ہوئے کیوں سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔،،سمیر بیڈ سے اتر

New Era Magazine

کے اس کے پاس جا کھڑا ہوا صباء بھی کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی اور۔دوپٹے کو انگلی پہ فولڈ کرنے لگی۔آنکھیں آنسوں سے بھر چکی تھی۔

"سمیر شہر میں میرا ٹکراؤ سیٹھ احمد کے آدمیوں سے ہوا وہ جگہ جگہ تم دونوں کی تصویر دیکھا کر پوچھ رہے تھے اور انعام کے بارے میں بتا رہے تھے ایک۔۔۔ایک کروڑ روپے کے لئے کوئی کچھ بھی کر سکتا ہے تم دونوں یہاں ہی رہو گے رات کو ولیمہ ہے پر مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ تم اس تقریب میں شرکت نہیں کرو گے۔۔۔مار وا کا نمبر مجھے دو۔۔۔۔میں اس سے رابطہ کرتی ہوں کچھ تو غلط ہے،، ثمر نے سمیر کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو اس نے سر ہلا دیا اور نمبر لکھوانے لگا۔

ثمر نے ایک نظر اس پہ ڈالی جو ڈری سہمی سی سمیر کو دیکھ رہی تھی اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

سمیر بیڈ پہ بیٹھ گیا اور صباء کو دیکھنے لگا۔

"سمیر اگر اس گھر میں سے کسی نوکر وغیرہ نے لالچ میں آ کر کال کر دی تو تو ہم کیا کریں گے سمیر ابھی تو میں نے آپی اور آپ کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے کتنے خواب دیکھے ہیں کیا سب ایک منٹ میں اجڑ۔۔۔،،

"نہیں صباء میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گا تم پہ آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔اور

تمہارے شوہر یعنی اپنی حفاظت بھی کروں گا۔۔۔،، سمیر نے آخری فقرہ شرارت سے کہااور ہاتھ صباء کے مسکراتے ہونٹوں سے اٹھالیا

صباء کی نظر صوفے پہ پڑی تواٹھ کر بیگ اٹھاکے دیکھنے لگی۔

پھر مسکرا کر سمیر کی طرف مڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ آپ کے لئے۔۔۔،،صباء منہ پہ گر رہے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولی اور بیگ سمیر کی طرف بڑھادیا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ کیاہے۔۔۔۔،،

"خود دیکھ لو۔۔،،صباء مسکرا کر شہانے آنچل کے بولی۔ سمیر نے بیگ کی زیپ کھولی اور پھر صباء کو حیرانگی سے دیکھا۔

"صباءاس کی اب کیاضرورت۔۔۔۔،،

"ضرورت ہے،آپ اپنی پڑھائی جاری رکھیں ابھی ایگزامز میں کافی ٹائم ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ کے سارے خواب پورے ہوں،،صباء نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا

"اب میرے سارے خواب تم سے جوڑے ہیں،، سمیر نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر پریقین انداز میں کہا۔

"جب تک آپ پڑھو گے نہیں تب تک کچھ بنو گے نہیں۔ پھر ہم اپنی الگ دنیا کیسے

بنائیں گے اور ہم کب تک یوں کسی کے پاس بیٹھیں گے پتا نہیں یہ معملات کب درست ہوں گے۔۔۔،،

"ٹھیک ہے میں سٹڈیز کو ٹائم دوں گا اور کوئی حکم۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"اب تم ریسٹ کرو میں سٹڈی کرتا ہوں،، سمیر جان دار مسکراہٹ سے بولا اور بیڈ سے اتر کر صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

صباء پاؤں بیڈ پر دھر کے چادر کھینچ گئی

"صباء،، سمیر نے مسکرا کر اسے پکارا تو وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"شکریہ۔۔میری زندگی میں آنے کے لئے۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر کہا۔

صباء بھی بدلے میں مسکرا دی اور نفی میں سر ہلا کر لیٹ گئی بخار پہلے سے کم ہو چکا تھا۔

"سمیر آپ ریگولرز خموں پہ مرہم لگا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟،، وہ چادر ہٹا کر بولی تو سمیر نے سر ہلا دیا اور وہ دوبارہ چادر اوڑھ سونے لگی

****

New Era Magazine

جس دن کے تم گئے ہو
اپنے ہی آپ کا میں
انکار ہو گیا ہوں
اک ضبط ہی کا چہرہ
یوں دیکھ کر مسلسل
بیزار ہو گیا ہوں
آجا مرے مسیحا
مدت گزر گئی ہے
بے درد ہے جدائی
بے ربط ہے اداسی
بیمار ہو گیا ہوں
جس دن کے تم گئے ہو

وکیل سے پیپرز لینے کے بعد وہ لوگ نکلے ہی تھے کہ ماروا کا سر پھٹنے لگا۔۔۔ فراز گاڑی

New Era Magazine

ایک طرف روک کر پانی اور میڈیسن لینے سامنے کے کلینک کی طرف بڑھ گیا۔ماروا آہستہ آہستہ سر دبانے لگی۔اچانک نظر روڈ پہ پڑی اسفار اور ارشا ہنستے ہوئے ایک ساتھ چل رہے تھے۔ارشا کوئی بات کر کے کھلکھلائی اور ہاتھ اسفار کے شہانے پہ رکھا تو وہ دونوں پھر سے ہنسے،

ماروا نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں بند کر لی

۔

"ہاہاہاہا تم بھی نہ بہت فنی ہو۔۔۔۔"، سردیوں کی ایک شام روحہ وہ صباء اور اسفار شاپنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔

گاڑی روڈ کے ایک طرف روک کے وہ گول گپے لے رہے تھے جب پاس سے ایک ینگ کپل ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اور قہقہے لگاتے گزرے۔

"ان ہیر رانجھا کی خبر لے کے آتا ہوں۔ان جیسے لوگوں کی وجہ سے پبلک خراب ہوتی ہے۔۔۔"،اسفار فرنٹ سیٹ سے اترا۔

"اسف بھائی آج تو سنڈے ہے رہنے دیں انجوائے کرنے دیں۔۔"، روح مسکراہٹ دبا کر بولی

New Era Magazine

"روح پولیس کے لئے کوئی سنڈے نہیں اگر ہم بھی سنڈے کی چھوٹی کریں تو پاکستان کا کیا ہو گا ویسے بھی یہ انجوار منٹ نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ یہ دونوں شادی شدہ نہیں ہیں ان کی کرتوتوں سے صاف ظاہر ہے۔۔۔،، اسفار شیشے پہ جھکا

اور باری باری ان دونوں کو دیکھا۔ اسفار نیلی جینز سفید بٹنوں والی شرٹ اور اوپر بلیک جیکٹ پہنے بالوں کو پف بنایا ہوا تھا سفید چہرے پہ سنجید گی اور بلیک آنکھوں میں بلا کی چمک

روح نے حیرانگی سے دیکھا جبکہ مار وا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔ ایسے کاموں میں من اسفی کا ساتھ دیتی تھی

"میں ابھی آتا ہوں۔۔،، وہ دونوں ہاتھوں کو جینز کی جیبوں میں ڈالے اس کپل کے پاس

جا روکا۔۔

"یہ لیں۔۔۔،، فراز کی آواز کر مار وا نے آنکھیں کھولی اور حال میں لوٹ آئی۔

"تمہارے دوغلے پن کی وجہ سے مجھے نفرت ہے تم سے ایس پی صاحب۔۔۔ جو کل تمہیں غلط لگتا تھا آج وہ خود سر انجام دے رہے ہو آخر اتنا کیوں بدل

گئے۔۔۔کیوں۔۔۔،،،،ماروا نے سوچا اور دو گولیاں نکال کر منہ میں ڈال لی اور پانی کی بوتل منہ سے لگالی

"آپ ڈاکٹر کو چیک کروائیں خدانک خواستہ ایسے بڑا مسلہ ہو گیا تو۔۔۔،،فراز گاڑی سمبھالتے ہوئے بولا۔وہ خاموش رہی کوئی جواب نہ پاکر فراز نے دوبارہ کوئی گفتگو نہیں چھیڑی،

راستہ خاموشی رہی تھی۔

****

"کہاں گئی تھی،،وہ لاؤنج میں صوفے پہ گری بالوں کو کیچر سے آزاد کئے سر صوفے کی پشت سے ٹکائے آنکھیں مندے ہوئے تھی تائی سر پہ کھڑی سختی سے بولی۔

"شہر گئی تھی وکیل کے پاس۔۔۔اور میری وقالت مت کریں۔۔،،وہ سیدھی ویسے ہی بیٹھی رہی دوپہر کے کھانے کا وقت تھا ملازمین سکیورٹی گارڈز سب کھانا کھانے گئے تھے اسی موقع کا فایدہ تائی اٹھا رہی تھی۔

"اس فراز کے ساتھ رنگ رلیاں منانے گئی تھی یا کسی اور آدمی۔

"بس کریں تائی جان کیوں مجھ پہ ایسے وہیات الزامات لگا رہی ہیں۔۔۔اب ایک اور لفظ برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔،،ماروا دانت پیس کر بولی۔

New Era Magazine

"تو اب تم مجھ سے اس طرح بات کرو گی ایک تو غلط کرتی ہو اوپر سے اکڑتی ہو دیکھ بہن تو میرے بیٹے کی ہونے والی بیوی ہے ایسے چال چلن ختم کرو۔۔،،

"ذرا اپنی بیٹی کو تو سنبھال لیں۔۔اور چل چلن کن کا غلط ہے میں بھی جانتی ہوں اور آپ بھی۔۔۔،،ماروا اطمینان سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

تائی سیڑھیاں اتر گھڑی باندھتے کبیر کو دیکھ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اپنے منہ پہ خود ہی زور سے تھپڑ رسید کر لیا۔جس کی آواز سن کر کبیر تیز سیڑھاں اتران کے پاس پہنچا۔

"ماروا میں صرف تمہیں سمجھا رہی تھی اور تم نے مجھے۔۔۔۔،،تائی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر دکھ بھرے لہجے میں بولی۔ماروا خوفگی سے انہیں دیکھنے لگی اور پھر کبیر کو جو اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔

وہ کس حد تک گر گئی تھی۔۔

اپنی انٹرٹینمنٹ کے لئے وہ کیا کیا کر رہی تھی۔

کتنی زہر بھری تھی ان میں۔

"ن۔۔نن۔نہیں کبیر یہ جھوٹ بول رہی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔،،ماروا کا سانس حلق میں اٹک گیا۔

اتنے میں احمد، ثناء اور سلیمان بھی لاؤنج میں داخل ہو گئے۔

"تو میں جھوٹ بول رہی ہوں کبیر بیٹا تم نے آواز سنی تھی نہ اس نے مجھے مارا سلیمان آج تمہاری بیٹی یہاں تک پہنچ گئی ہے۔۔۔،،تائی روتے ہوئے صوفے پہ گر گئی۔

"نہیں ابا جان بھائی میں نے کچھ نہیں کیا میں کیوں تائی پہ ہاتھ اٹھاؤں گی کبیر پلیز بی لیو می۔۔،،وہ باری باری سب کو نہ جانے کیوں صفائی دے رہی تھی پر سب اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"کبیر میں نے نہیں مارا انہوں نے خود مارا ہے مجھ پہ الزام لگا رہی۔۔۔۔،،وہ کبیر کے سامنے کھڑی نہ جانے کیوں صفائی دے رہی تھی جو حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری موم پہ ہاتھ اٹھانے کی۔۔،،اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی احمد نے اسے پکڑ کر زور کا تھپڑ رسید کیا۔۔۔

نہیں پر۔۔۔۔۔

میجک ہوا

کبیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

ماروا حیرانگی سے کبیر کو دیکھنے لگی جو غصے سے احمد کو دیکھ رہا تھا

New Era Magazine

اور پھر ان دونوں کی ہاتھ درازی شروع ہوئی ماروا حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی احمد نے کبیر کو پھینک دیا تھا۔

اور وہ صوفے پہ گرا تھا ماروا منہ پہ ہاتھ رکھ خوفلگی سے کبیر کو دیکھ رہی تھی۔

"روک جاؤ۔۔۔،،اسفار جو لاؤنج میں داخل ہو رہا تھا احمد کو ماروا کی طرف بڑھتا دیکھ غصے سے بولا۔

اس کی گرج نے احمد کے قدموں کو بریک لگا دی۔

"کیا ہوا ماما آپ رو کیوں رہی ہو۔۔۔،،ارشا شاپنگ بیگ رکھ کر نزیت کی طرف بڑھ گئی۔

"دیکھ نہ بیٹا اس عمر میں یہ لڑکی مجھ پہ ہاتھ اٹھا رہی ہے میں نے تو بس یہ ہی پوچھا کہاں گئی تھی تو۔۔۔،،تائی جان بات اُدھوری چھوڑ رونے لگی۔اسفار نے حیرانگی سے ماروا کو دیکھا اور پھر تائی کی سرخ رخسار کو۔

"دیکھ لیا ایس پی صاحب اب اگر ہم اس کے خلاف رپورٹ درج کروائیں تو پھر ہم ہی برے یہ من مرضیاں کرتی رہے۔رات رات بھر باہر رہتی ہے۔اور پھر آج تو اس نے حد کر دی بہن اس کی بھاگ گئی ہے تمہارے

کزن کے ساتھ بھگا یا کس نے اس لڑکی نے۔۔ارے اگر یہاں رہتی تو حفاظت ہو سکتی

New Era Magazine

تھی تب سکیورٹی گارڈز کو ہائیر کر لیتی۔۔ایک بہن کو موت کے گھاٹ اتار چکی ہے۔۔
،،احمد غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔شائد یہ ان کا ہی پلین تھا سیکورٹی گارڈز کو دوسری
طرف رکھنے کا۔
"اور یہ ہے کبیر ہماری باتوں پہ یقین نہیں کرتا دیکھ لے اب کبیر اگر تھوڑی سی بھی
غیرت باقی ہے۔۔۔،،
"بس کریں بھائی۔۔۔،،کبیر ہوش میں آیا تھا اور شرٹ ٹھیک کرتے بولا۔مار وانے
ایک نظر اسفار پہ ڈالی اور فون نکال گہری سانس خارج کرتے ہوئے سر صوفے کی
پشت سے ٹکا لیا۔
جیسے کچھ دیر پہلے کچھ نہ ہوا ہو
"اب یہ کیا کرے گی۔اور یہ کسی بھی حد تک جاسکتی ہے پر کسی پہ ہاتھ کیسے اٹھا سکتی ہے
کیا ہو گیا ہے تمہیں من۔۔۔۔،،اسفار نے خو فگی سے اسے دیکھا۔
جو اسفار کے سامنے دلائل پیش کی جا رہی تھی اس سے لگ رہا تھا وہ مجرم ہے۔
"ابھی اسی وقت حویلی میں بھیجوان مفت خوروں کو۔۔۔،،وہ فون پہ گرجی تھی۔
احمد بولنے ہی لگا تھا کہ اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔
"ٹھیک ہے بھیج دیں۔۔،،وہ کال کاٹ کر اپنا سانس بحال کرتی ان سب کو دیکھنے لگے

New Era Magazine

اسفار سینے پر ہاتھ باندھ ایسے کھڑا تھا جیسے سامنے فیلم چل رہی ہو۔

اپنے میں آٹھ ہٹے کٹے پہلوان گن اٹھائے لاؤنج میں داخل ہوئے۔

"آج سے آپ ان کی حفاظت کرو گے۔۔۔،، ماروا کا اشارہ کبیر کی طرف تھا۔ کبیر کی آنکھیں پھیل گئی تھی وہ ہونٹ سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔

"آپی یہ لڑکا کتنا خوبصورت ہے نہ۔۔۔،، ثناء جو اس نوجوان کا جائزہ لے رہی تھی جو ماروا کو سلام کر کے اب پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

ارشا نے اسے کہنی ماری تو وہ چپ ہو گئی

"خیر مجھے سکیورٹی کی ضرورت نہیں ہے۔۔،، اس نے ایک اچٹتی نگاہ ارشا پہ ڈالی جو کہ اسفار نے نوٹ کی۔۔ کچھ دیر بعد وہ وہاں سے چلا گیا

"بہت پچھتاؤ گی تم۔۔۔،، احمد انگلی دیکھا کر گھورایا

"اسے اس کے کمرے کا راستہ دیکھائیں۔۔۔،، ماروا نے پیچھے کھڑے لڑکے کو اشارہ کیا تو وہ جی میم بولتا احمد کو پکڑنے لگا۔ سب حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"اے میں چلا جاؤں گا۔۔،، وہ پیر پٹختا چلا گیا سلمیان بھی اسے گھورتا چلا گیا۔

"یہ تو جھانسے کی رانی بن گئی ستایاناس ساری پلیننگ غلط ہو گئی۔۔۔،، تائی خود کو کوستی

چلی گئی ثناء بھی پیچھے پیچھے چلی گئی۔

ارشا نے اسے گھورا اور پھر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

اتنے میں فون بجا اس نے کال اٹھائی دوسری طرف ثمر تھا۔

"وعلیکم اسلام ثمر بھائی۔۔۔کیسے ہیں آپ۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی تھی۔

"بلکل ٹھیک تم کیسی ہو۔۔۔اور دادا حکم۔۔۔حویلی میں سب ٹھیک ہیں۔۔۔؟،، ثمر کے سوال پہ ماروا کے چہرے پہ دکھ کے آثار نمایاں نظر آئے تھے کبیر صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھا تھا۔۔ماروا نے ملازمہ کو اشارہ کیا تو وہ کبیر کے لئے پانی لینے چلی گئی۔

"ثمر بھائی دادا حکم بھی ہمیں چھوڑ گئے۔۔۔پر پلیز یہ بات صباء کو مت بتائے گا وہ دونوں پہلے ہی اتنی ٹینشن میں ہیں،، دوسری طرف ثمر کچھ دیر کے لئے خاموش ہوا۔

"ماروا آپ نے آج کا نیوز پیپر پڑھا۔۔آپ یہ سب رکواتی کیوں نہیں؟۔،، ثمر نے کہا تو اس نے نیوز پیپر اٹھا کر دیکھا پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اس نے کال کاٹ دی۔ غصے سے چہرہ لال ہونے لگا تھا۔

"فراز بھائی کو بلاؤ،،وہ مٹھیاں بھینچے بولی۔

"فراز بھائی سمیر اور صباء کی فوٹو مجھے دوبارہ اخبار پہ نظر نہ آئے۔۔۔۔۔،،ماروا نے

سامنے صوفے پہ بیٹھے فراز کو دیکھا۔

"جی پر۔۔۔یہ یہاں سے نہیں کوئی اور کر رہا ہے بی کاز میں نے احمد سیٹھ اور سلیمان کے سارے آکاونٹ بند کروا دیئے ہیں ہاں اگر احمد کے آفس سے ہو رہا ہے تو میں دیکھتا ہوں

۔۔۔۔اور کوئی حکم۔۔۔،،فراز نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"کل کوئی میٹنگ ہو تو کینسل کر دیں کل ایس پی کی انگیجمنٹ ہے اور ہاں ایک میسج سینڈ کر دیا ہے ریڈ کر لیجیے گا۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا

"جی۔۔۔۔۔،،فراز نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کبیر آپ سونے گئے نہیں۔۔۔۔،،ماروا اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی

"تم بھی تو ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔،،وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں مند کے بولا۔

"میں تو کام کر رہی ہوں جناب۔۔۔۔،،وہ تلخی سے مسکرائی۔

کبیر کچھ بولنے لگا تھا کہ اس کا فون بجا وہ ملازمہ سے جوس پکڑ کال اٹینڈ کر سیل کان سے لگا لیا۔ماروا بھی سیڑھیاں چڑھ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

****

ماروا بستر پہ لیٹی ہی تھی کہ اس کا فون بجا۔

"تایا جان کالنگ،، وہ سیدھی ہو بیٹھی۔ بکھرے سیلکی بالوں کو ایک طرف کیا اور سر بیڈ کی پشت سے ٹکا بیٹھی۔

"اسلام علیکم! تایا جان،،

"وعلیکم السلام! بیٹا کیسی ہیں سب ٹھیک سے نبٹ گیا نہ کوئی پروبلم تو نہیں ہوئی۔۔۔،، تایا جان کی فکر مند آواز ابھری۔

"جی تایا جان بہت شکریہ میرا ساتھ دینے کے لئے۔۔۔،،

"بیٹا میں پہلے کچھ نہیں کر سکا تمہاری ماں کو نہیں بچا سکا پر تم لوگوں کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میرا بھائی اور بیوی بچے۔۔۔،، تایا کی آواز میں درد تھا۔

"آپ کی غلطی نہیں تایا جان اچھے لوگوں کے ساتھ ہمشہ برا ہی کرتی ہے یہ دنیا۔۔۔۔،، ماروا کے آنسوں بہنے لگے تھے۔

"پر میں کوشش کروں گا اب کی بار کچھ برا نہ ہو۔ میں زیادہ کچھ نہیں کر سکوں گا آج کل سلیمان پہ پھر سے خون سوار ہے اپنا خیال رکھنا اور ہماری گفتگو فون پہ ہی ہوا کرے گی آمنے سامنے ہم ان جان ہیں۔۔۔ تم اپنے باپ کے غلیظ دماغ کو جانتی ہو۔۔،، تایا جان

New Era Magazine

نے کہا۔

"جی تایا جان آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔،،مار وا نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔

"میری ماں کون تھی۔۔۔۔

،،اس نے سوال کیا دوسری طرف مکمل خاموشی تھی اور وہ کال کاٹ کر لیٹ گئی۔

تھوڑی دیر بعد پھر فون بجا۔

"مجھے پتا تھا ایس پی تم ضرور کال کرو گے۔۔۔۔،،مار وا کے ہونٹوں پہ تلخ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے سیل آف کر دیا

"میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ تمہاری فالتو کی باتیں سنو ایس پی تمہارا لیکچر کوئی بھی سن سکتا ہے پر اب مار وا نہیں کیونکہ وہ تمہارا اصلی چہرہ دیکھ چکی ہے۔۔۔۔،،مار وا نے سرہانے کو منہ پہ رکھ لیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں مند لی۔

"میں اپنی تایا زاد سے محبت کرتا ہوں سنہری۔۔۔۔،،اس بار وہ میٹھی آواز کانوں میں زہر گھول کر غائب ہوئی۔

وہ بند آنکھوں کو مزید بند کر گئی

/*********

"بہت افسوس ہو رہا ہے ماروا یہ دیکھ کہ انسان ایسے بھی بدلتے ہیں وہ غلط ہی سہی پر بڑی ہیں تو تم نے کیوں ہاتھ اٹھایا۔۔ خیر مجھے کیا میرے پاس اتنا بھی ٹائم نہیں کہ تمہارے بارے میں سوچوں،، وہ غصے سے سوچتا وارڈروب کی طرف بڑھ گیا اپنی یونیفارم نکال کر واش روم گھس گیا خاکی وردی زیب تن کر کے وہ شیشے کے سامنے جا رو کا چھ فٹ کی ہائٹ کی بدولت تو اسے آئینے میں خود کو دیکھنے کے لئے جھکنا پڑتا تھا۔ وہ جھکا بالوں میں برش چلایا پرفیوم سپرے کی پھر گھڑی لگا کر صوفے پہ جا بیٹھا اور شوز پہن کر بالوں میں ہاتھ چلاتا سیٹی بجاتا کمرے سے نکل گیا۔ کچھ دیر پہلے وہ جو ہنگامہ دیکھ چکا تھا اس سے وہ چاہ کر بھی رہائی نہیں پا سکا تبھی سیٹی بجانے لگا۔

"اسفی یہ کیا ہے میں نے کہا بھی تھا ایک دو دن رہنے دو آج شام کو منگنی ہے تمہاری۔ پر تمہارا تو بس نہیں چلتا ہر وقت ہی یونیفارم پہنے رکھو۔۔۔،، مسز فیضان خفیف سا ہو کر بولی

"ہاہاہاہا ماما میری زندگی کا پہلا مقصد اپنی ڈیوٹی ایمانداری سے نبھانا اور دوسرا۔۔۔،، وہ بات اُدھوری چھوڑ گیا۔

"اور دوسرا۔۔،، مسز فیضان نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا تو وہ نظریں چرا گیا۔

"پھر کبھی بتاؤں گا فلحال تو آپ اپنے خوبصورت اور ہونہار بیٹے کی منگنی کی تیاریاں کریں میں ذرا اپنا فرض نبھا کر آیا۔۔۔،،اسفار نے ان کے گرد بازو حائل کر کے کہا اور پھر چلا گیا۔

"میں مطمئن کیوں نہیں ہوں جبکہ اسفی خود یہ منگنی کرنا چاہتا ہے۔۔،، مسز فیضان نے گھر کی دہلیز پار کرتے اسفار کو دیکھا اور پھر گہرا سانس لے کر بوتل پانی والی نکال کر کمرے کی طرف بڑھ گئی

/****

"دیکھا ماہ رانی کا تیور۔ تمہاری وہ ویڈیو کس کام آئی۔۔۔۔،،تائی پاؤں جلی بلی کی طرح ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔

"وہ بھی کام آئے گی۔۔۔ صبر رکھیں،،ارشا سوچتے ہوئے بولی۔

"یہ سب نہ ماں تیری

وجہ سے ہوا ہے اگر تم اپنی زبان پہ لگام دیتی تو وہ یہ سب نہ کرتی تھوڑا صبر نہیں کر سکتی تھی کیا ایک دفع پراپرٹی ہمارے نام ہو جاتی تو اسے جیسے چاہتے زلیل کرتے پر تم بہت جلدی تھی اب بھگتو میڈم چار چار باڈی گارڈز کے آئی ہے،،صباء بد تمیزی کی ہر حد پار

New Era Magazine

کر گئی تھی۔

"ماں سے ایسے بات کرتے ہیں تمیز نام کی چیز ہے تجھے۔۔۔،،تائی غصے سے بولی۔

"اب کیا کریں گے یہ سوچیں بدلے میں لڑائی کر رہی ہیں۔۔،،ثناء سختی سے بولی۔

"اسے جان سے ہی مار دیتے ہیں،نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔۔،،تائی جان نے دانت پیس کر کہا۔

"ماں دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمہارا ایسے مار دیا تو شک ہم پہ ہی جائے گا دماغ سے کام لینا ہو گا۔۔،،ارشا سوچتے ہوئے ٹہلنے لگی۔

"کل منگنی تو ہو رہی ہے کچھ تو کرنا ہو گا جس سے اسفار اس سے اور زیادہ نفرت کرنے لگے آج میں نے دیکھا تھا کبیر تو نہیں اسفار کی آنکھوں میں اس کے لئے شک تھا۔کچھ سوچنا پڑے گا جس سے وہ میرے اور قریب ہو جائے۔۔۔خیر مار وا ہماری مٹھی میں ہے۔۔۔،،ارشا ٹہلتے ہوئے ہنستے ہوئے سوچنے لگی۔

"تمہیں تو صرف اپنی ہی فکر ہے پر مجھے یہ بھی سوچنا ہے کہ تمہارے بھائیوں کو یہ سب کچھ دلانا ہے وہ کبیر تو کسی کام کا نہیں پر احمد تو ہمارے ساتھ ہے۔۔۔،،

"ماں آپ کی سوچ کتنی چھوٹی ہے دیکھو اگر اسفار کو اس سے نفرت ہو گئی اس پہ یقین نہ رہا تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہو گا مطلب پولیس سپورٹ ہمارے ساتھ ہو گی تو سوچو اس

New Era Magazine

کے ساتھ کون ہو گا صرف کبیر، لمبی سوچا کرو ماما چلواب میں چلتی ہوں۔۔۔اور کچھ سوچتی ہوں۔۔،،ارشا فخر سے سر اٹھا کر چلتی کمرے سے نکل گئی۔

"یہ تو میری ہی بیٹی ہے کچھ سیکھو بہن سے تم۔۔،،تائی نے فخریہ انداز میں کہا اور ثناء کے سر پہ چپت رسید کی۔

وہ منہ پھلائے باہر چلی گئی،

****

سارا دن پھر سے تیاریوں میں گزر گیا تھا۔اور کبیر کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کر چکا تھا پر کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر وہ ٹال دیتی تھی۔

اور آخر وہ تھک ہار حویلی سے ہی نکل گیا۔

منگنی کی رسم میں ایک گھنٹہ باقی رہتا تھا۔

ماروا نے نیلی پیروں تک آ رہی امبر وڈیڈ فراک زیب تن کر رکھی تھی جس کا گلا گردن تک تھا۔ہلکا ہلکا میک اپ بالوں کو جوڑا بنا رکھا تھا ایک لیٹ جو چہرے پہ جھول رہی تھی کانوں میں جھمکے پہنے دوپٹہ ایک شہانے پہ ٹکائے وہ سج سج چلتی

ساری تیاریاں دیکھ رہی تھی یہ اس کا فرض تھا۔چار باڈی گارڈز جو اس کی حفاظت کے لئے حویلی میں موجود تھے اس کے پیچھے تھے۔

""""فراز بھائی یہ پھول تو مرجھا گئے ہیں نئے لگوائیں۔۔،،وہ سٹیج پہ ڈیکوریشن دیکھنے گئی تو وہاں لگے پھول مرجھا چکے تھے۔

"ماروا میری بات سنو پلیز،،کبیر اس کے پاس آکر بولا۔وہ صبح سے نکلا اب واپس آیا تھا۔

"جی بولیں میں سن رہی ہوں۔۔،،ماروا ٹیبل پہ رکھے کینڈلز سٹینڈ میں کینڈلز لگاتے ہوئے بولی۔

"آخر مسئلہ کیا ہے ماروا تم میرے ساتھ ایسا بی ہیور کیوں کر رہی ہو مجھے یہ باڈی گارڈز نہیں چاہئے یار۔۔،،کبیر سفید شلوار اور سفید کرتے پہ بلیک واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔،،ماروا صوفے کے کشن ٹھیک کرتے ہوئے بولی کریم کلر کا صوفہ تھا جس پہ سرخ کوشن رکھے تھے دونوں طرف چھوٹے میز تھے جن پہ تازہ پھولوں کے گلدستے تھے۔ سٹیج پہ لال کارپٹ اور سارا سٹیج پھولوں اور لائٹوں سے جگمگا رہا تھا آخر ماروا کے ہاتھ لگے تھے۔۔۔

"مہربانی۔۔۔میں کال لے کے آتا ہوں۔۔۔،،کبیر کا فون بجا تو وہ کہ کے ایک طرف بڑھ گیا۔

ماروا نے نظر گھما کے باڈی گارڈز کو دیکھا جو اس سے دس بارہ قدم کے فاصلے پہ اس کے

پیچھے کھڑے تھے۔پھر

اس نے نظریں گھما کر سیڑھیاں اتر رہی ثناء اور اس کی کزنز کو پھر ساری تیاریوں کو

لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔۔

ماروا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی مہمانوں کی طرف بڑھ گئی۔

باڈی گارڈز بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

"آپ سب یہاں ہی رو کیں۔۔۔،،ماروا کے حکم پہ وہ چاروں روک گئے۔

"تم دونوں حال کے داخلی دروازے پہ جا کر کھڑے ہو جاؤ۔میں اور اکبر یہاں رہیں گے۔۔،،ایک لڑکے نے آس پاس نظر گھمائی اور ماروا سے دس بارہ قدم کے فاصلے پہ کھڑے ہو گئے۔

****

"لو لڑکے والے آ گئے ارے۔۔۔یہ تو ایس پی اسفار ہے نہ سلیمان کی بیٹی روحہ کا منگیتر تھا نہ۔۔۔،،ایک عورت کی آواز سن کے ماروا نے مڑ کر حال کے داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔

گرے پینٹ کورٹ بلیک بٹنوں والی شرٹ،بالوں کو فلو سٹائل دے رکھا تھا سفید

New Era Magazine

چہرے پہ بلا کی چمک گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ اپنے ساتھ چل رہے ارحم ،عامر کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف چل رہا تھا۔ماروا نے گہرا سانس لیا۔

اور بانو کو اشارہ کیا تو وہ باقی کی ملازمین کے ساتھ پھولوں کے بڑے بڑے تھال اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں،اور اسفار پہ پھول برسانے لگیں۔

اسفار نے مسکراتی نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا ماروا سینے پہ ہاتھ باندھے مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

مسکراہٹ طنزیہ تھی اسفار نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھ مسکرایا۔

"سر آپ کی ہونے والی بیوی تو پھول برسا رہی ہیں۔۔۔،،ارحم نے کان میں گھس کر کہا۔اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوگئ۔

"ارحم تمہیں پتا نہیں کہ پہلے سب ہی پھول برساتی ہیں بعد میں جوتوں کی برسات ہوتی ہے۔۔،،عامر نے خوفگی سے کہا۔اسفار مسکرادیا۔

اسے سٹیج پہ بیٹھا دیا گیا۔

کبیر اور احمد اس سے ملنے گئے اور پھر تائی تایا۔

"ہائے جیجا جی بس تھوڑا سا اور صبر کرلیں۔۔۔،،ثناء سٹیج پہ جا کھڑی ہوئی۔ماروا نے نظریں گھمالی۔

"تو آپ ہیں ہمارے سر کی سالی۔۔۔،، ارحم نے دلچسپی سے کہا۔

ثناء نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تو ہمارے لئے بیٹھنے کی جگہ کہاں ہے۔۔۔،، شہزاد نے تجسّس سے پوچھا۔

"سٹیج سے نیچے۔۔،، ثناء نے نزاکت سے کہا۔

اسفار نے مسکرا کر سامنے دیکھا ماروا سٹیج سے نیچے کھڑی ملازمین کو آرڈر دے رہی تھی۔

اور اس کے باڈی گارڈز صوفے کے ساتھ کی کرسیاں اٹھا کر لا رہے تھے

"یہاں رکھ دو۔۔۔،، ماروا ان کو ہدایت دینے کے لئے سٹیج پہ گئی۔۔

اسفار نے نظریں ٹیڑھی کر کے ماروا کے سنہری چہرے کو دیکھا اسی پل ماروا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں میں ناراضگی تھی۔۔ وہ اسی پل سر جھکا گئی۔

"اسلام علیکم! پلیز سیٹ۔۔۔،، ماروا نے مسکرا کر کہا۔ وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی اسفار نے بھی نظر گھما لی تھی

"وعلیکم السلام شکریہ۔۔۔،، ارحم اور عامر دونوں بیٹھتے ہوئے بولے۔

اور نظر ماروا کے پیچھے کھڑے باڈی گارڈز پہ پڑی۔

"یہ باڈی گارڈز ایک پولیس والے کی حفاظت کے لئے ہیں ہاہاہاہا۔۔،، عامر نے مسکرا کر

New Era Magazine

پوچھا

"نہیں یہ پولیس والے "سے "حفاظت کے لئے ہیں۔۔۔،،ماروا جو سٹیج سے اتر رہی تھی ان کی بات سن کر بغیر مڑے بولی اسفار نے حیرانگی سے اس کی پیٹھ کو دیکھا۔

"کیسے ہمارے جوائی پہ ڈورے ڈال رہی ہے،اب تو ایس پی ہماری ارشا کا ہے ہاہاہاہا۔۔۔،، سٹیج کے رائٹ سائڈ پہ رکھے میز پہ بیٹھی تائی اور اس کی دوستوں کا قہقہہ اور طنزیہ جملہ گونجا جو سٹیج پہ بھی گیا تھا ماروا کے پاؤں ایک منٹ کو روکے پھر وہ تیز قدم اٹھاتی ایک طرف غائب ہو گئی۔ارحم،عامر نے اسفار کو دیکھا جو اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔

پر دل میں تو طوفان برپا تھا جہاں کبھی روح بیٹھی تھی وہاں کوئی اور کیسے۔۔۔

دل رو رہا تھا۔۔۔

تڑپ رہا تھا۔۔

****

"تمہیں یاد ہے نہ شرط۔۔۔،،ماروا کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی۔

"ہاں یاد ہے تمہیں بھی یاد ہونی چاہیئے۔۔،،ارشا فون ہلاتے ہوئے بولی تو ماروا اسے دیکھتی باہر نکل گئی۔

New Era Magazine

"اس لڑکی پہ کسی بھی طور پہ یقین نہیں کیا جا سکتا۔۔۔کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔،،وہ سوچنے لگی۔

دماغ میں ترکیبوں نے قطار باندھ لی اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"کیا ہوا اسفی تم نے اپنے راستے بہت دور کر دیئے پر میں اپنی مرحوم بہن کی عزت لہلام نہیں ہونے دوں گی،،وہ سوچتی سیڑھیاں اترنے لگی۔

پھر گہری سانس خارج کرتے ہوئے کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

"بس ایک بار میں اس ویڈیو کا نام و نشان ختم کر لوں پھر مجھے کسی بات کا ڈر نہیں ہو گا۔۔۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے انگلیاں پٹختی حال سے گزرتی حویلی کے دروازے کی طرف بڑھی اسفار گرد گھمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

********/******

"سن ثناء ابھی تھوڑی دیر میں جب رسم ہو جائے تو تم یہ جوس بھیجنا اور کہنا کہ ماروا نے بھیجا ہے اور یہ ڈال دینا۔۔۔۔،،ارشا نے ایک دو گولیاں اس کو دے دی۔

"آپی اگر آپ مر گئی تو۔۔۔،،

"ارے نہیں مرتی ڈونٹ وری میرا ایس پی ہے نہ وہ مجھے بچا لے گا۔۔۔اسے حاصل کرنے کے لئے اپنی جان جوکھے میں ڈالنی پڑھے گی۔۔،،ارشا نے اس کے شہانے پہ

New Era Magazine

ہاتھ رکھ کر کہا تو ثناء نے سر ہلا دیا اور اسے پکڑ کر نیچے چلنے لگی۔

"ایک اور پلین بھی ہے اس کی کمر دیکھو۔۔۔۔۔"ارشا سیڑھیاں اترتے ہوئے ماروا کی پیٹھ کو دیکھا۔

"ہاں تو۔۔"ثناء نے ارشا کی لمبی گولڈن فراک جس پہ سرخ کام ہوا تھا اس کو ٹھیک کرتے ہوئے پرسوچ انداز میں بولی۔

"اب ذرا میری خالہ جان کو دیکھو۔پھر ایک نظر سٹیج پہ ڈالو۔۔"ارشا مسکرا کر سرگوشی کرنے لگی۔بلکہ سسپنس پھیلانے لگی۔

"ہاں تو جلدی بتاؤنہ کرنا کیا ہے۔۔"

"مجھے اسفار کے قریب بیٹھانے کے بعد لائٹس آف ہوں گی اور پھر اسی وقت اون اور ماروا کی بیک سائیڈ پہ لگی زیپ کھولی ہو گی اور، باقی جو ہو گا تمہیں معلوم ہے۔۔۔"ارشا نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو ثناء کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

اور وہ سر ہلاتی ہوئی اسے لے کر سٹیج کی طرف بڑھ گئی۔

اسے بیٹھا کر وہ اپنی کزنز کے ہجوم میں چلی گئی۔

"اسفی آپ بہت خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔۔۔"ارشا نے مسکرا کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

اس نے نظر گھما کر ارشا کو دیکھا وہ اس کے بلکل پاس بیٹھی تھی۔

البتہ وہ مارواسے زیادہ فیر تھی اور آج تو اور بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔خوبصورتی کا پیکر پر روح سے بہت کم خوبصورتی کی حامل تھی۔

اسفار نے نظریں جھکالی۔

"اور تم بھی بہت خوبصورت ہو۔۔۔،،اسفار نے اس کے نزدیک ہو کے سرگوشی کی۔تو وہ شرما گئی۔مارواکی نظر غیر ارادہ طور پہ سٹیج پہ پڑی تھی۔وہ اندر تک سلگ گئی ایک ایسا ہی منظر کچھ سال پہلے تھا۔

"اسلام علیکم آپی کیسی ہیں۔۔۔۔،،ارشا کی ایک کزن اس کے پاس آرکی۔

اتنے میں لائٹ چلی گئی

تھوڑی بہت کھلبلی سی مچ گئی۔

مارواکواپنی کمر پہ کوئی ہاتھ محسوس ہوا اور پھر زیپ کھول گئی وہ بھاگنے لگی پر کسی سے ٹکرائی اور اس کی ہی باہوں میں گر گئی

"بار بار تمہیں بچانے کی مجھے عادت ہو گئی ہے اور سنہری محترمہ آپ کو گرنے کی۔۔۔،،وہ مدھم آواز میں بولا تھا

پر اسے کیسے پتا چلا۔۔۔؟

New Era Magazine

کیا خوشبو سے یا؟

احساس سے؟

جب ہاتھ غیر ارادہ طور پہ ماروا کی کمر پہ گیا تو وہ خوف زدہ ہو گیا اور اگلے ایک سینکڈ میں

سب ٹھیک ہو گیا تھا۔

وہ ماروا کا دوپٹہ بھی ٹھیک کر چکا تھا اور اس کی عزت بھی ڈھانپ چکا تھا

"پرنس۔۔۔،،ماروا کے ہونٹ پھڑ پھڑائے۔۔اتنے میں لائٹ آئی۔۔ماروا نے نظریں

ادھر ادھر گھمائی اور پھر اپنا پسینہ صاف کرنے لگی

ارشا اور اس کی کزنز کی آنکھیں پھٹ گئی

اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے۔

ان کا پلین فلاپ کیسے ہو سکتا تھا۔

"اگلا پلین کامیاب ہو گا،،ارشا دانت پیس ثناء کو دیکھنے لگی ثناء نے اپنی کزن کو دیکھا اس

نے شہانے آچکا ئے۔

تھوڑی دیر بعد منگنی کی رسم ادا کی گئی۔اسفار نے دل پہ پتھر رکھ کر ارشا کو انگوٹھی

پہنانے کی کوشش کی۔

دل میں کتنا کچھ نہیں بکھرا تھا۔۔

کیا کچھ ختم ہوا تھا

دل دہائیاں دے رہا تھا۔

پر اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ارشا کو انگوٹھی پہنائی۔

"بی بی جی۔۔یہ جوس وہ مم۔۔ماروا بی۔بی نے بھیجا ہے۔۔"،ایک ملازمہ نے جوس کا گلاس ارشا کی طرف بڑھایا۔

"کتنا خیال رکھتی ہے نہ وہ میرا۔۔۔"،ارشا نے مسکرا کر جوس کا گلاس اٹھالیا

اسفار مسکرا کر نظریں گھما گیا۔کچھ ہی دیر بعد ارشا کہرانے لگی۔

"آہ"،ارشا نے اسفار کا ہاتھ پکڑ لیا اس کا رنگ اڑنے لگا تھا اپنی لی ہوئی زہر کا اثر ہو گیا تھا۔

"ارشا کیا ہوا۔۔۔"،اسفار پھرتی سے اس کی طرف گھوم گیا حال میں ایک شور سا برپا ہو گیا تھا جس کی آواز سن ماروا سٹیج پہ بھاگ کر آئی۔

پہلی نظر اس کی ارشا کے کلچ پہ پڑی سب اس کی طرف مصروف تھے ماروا نے اپنے پیچھے کھڑے باڈی گارڈ کو اشارہ کیا کہ پرس اٹھائے۔

"ٹھیک ارشا۔۔تم نے ہمارا کام آسان کر دیا۔۔۔۔۔"،ماروا کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

وہ فون نکال میسج ٹائپ کرنے لگی۔

پھر میسج ڈیلیٹ کر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"ارشا کیا ہوا ارشا۔۔۔،،تائی بھی سٹیج کی طرف بھاگی۔اسفار اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر بیٹھا تھا۔ماروا نے عجیب نظروں سے اسفار کو دیکھا۔

"تم نے تم نے یہ جوس بھیجا تھا نہ کیا ملایا تھا اس میں۔۔۔۔،،تائی ماروا کی طرف بڑھنے لگی تو سیکورٹی گارڈز سامنے آ گئے۔

"میں نے نہیں بھیجا۔۔،،ماروا نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا اور زمین پر گری ارشا کو دیکھا اور پھر اسفار کو۔سیکورٹی گارڈز کو ایک

کرتے ہوئے وہ ارشا کی طرف بڑھی،

"ماما پلیز ماروا پہ ہر وقت الزامات مت لگایا کریں۔۔۔،،کبیر جو شائد باہر گیا ہوا تھا ابھی واپس آیا تھا۔

"پوچھ اس سے بیٹا اسے بتا جوس کس نے بھیجا تھا۔۔۔،،تائی نے اسی نوکرانی کو سامنے کیا۔

"ماروا بی بی نے جوس کا کہا تھا۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس میں کچھ ہے۔۔۔،،

New Era Magazine

"تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو۔۔"

"انسپکٹر شہزاد آدھے گھنٹے میں یہ لڑکی مجھے جیل کے اندر چاہیے۔۔۔۔"،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی اسفار کی بات سن وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

کتنی ہی بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

ماروا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

وہی مسز فیضان نے اپنا سر تھام لیا

"اسفی تم۔۔۔"،ماروا مرے مرے قدم اٹھاتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔اسے نہیں لگتا تھا کہ اسفار کچھ ایسا کرے گا یہ تو اس کے پلین کا حصہ نہیں تھا۔۔؟

"جسٹ شیٹ اپ۔۔۔"،وہ غصے سے دھاڑا اور ارشا کو اٹھا کر حال سے باہر نکل گیا۔اور پولیس والے بھی چلے گئے

""تم نے ایسا کیوں کیا۔۔"،ماروا نوکرانی کے پاس جا کر سختی سے بولی۔

"تم اب اسے دھمکا رہی ہو کہ کیوں بتایا۔میں سمجھتا تھا تم معصوم ہو پر نہیں۔۔"،کبیر نے آنکھوں سے آنگارے برسائے۔

"میں نے کچھ نہیں کیا کبیر۔۔۔"،ماروا نے نہ جانے کیوں کو صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔۔اسے نہیں معلوم تھا جوس اس کے نام کا کہ کر پلایا گیا تھا۔۔

New Era Magazine

"تو یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔۔مانا کہ یہ سب غلط ہیں پر تم ان کی جان لے لو۔۔۔،، کبیر نے افسوس سے اسے دیکھا۔

ماروا خاموش ہو چکی تھی۔

اور کرسی پہ بیٹھ گئی۔

یہ تو نہیں تھا پلین کہیں بھی۔۔۔؟

وہ تو بس وہ ویڈیو نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

"میری خیر ہے روح کی حفاظت تو کر لی میں نے۔۔۔،، وہ مسکرائی اور باڈی گارڈز کو دیکھا جن میں سے ایک جا چکا تھا۔

"بس اب ثمر بھائی اپنا کام کر دیں۔۔۔ایک بار وہ ویڈیو ڈیلیٹ ہو جائیں۔۔۔،، وہ سوچنے لگی۔

"ارے منگنی تو تم نے خود کروائی نہ پھر کیوں میری بیٹی کی روشمن بن گئی۔۔۔،، تائی جان ماتم کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

****

آدھے گھنٹے کے اندر اندر انسپکٹر شہزاد یونیفارم پہنے یعنی اون ڈیوٹی سامنے آیا۔۔۔وہ وہاں ہی بیٹھی تھی۔

"آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا مس ماروا۔۔۔"انسپیکٹر شہزاد نے لہجے کو استوار بناتے ہوئے کہا تو۔

ماروا بغیر کچھ بولے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں چلتی ہوں بس مجھے پانچ منٹ دیجئے۔۔۔"ماروا بولی تو شہزاد نے ہاں میں سر ہلا دیا وہ تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ گئی پھر چند منٹ بعد وہ واپس آئی۔ سر پہ اچھے سے چادر لئے

"چلیں۔۔"سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"تم لوگ جا سکتے ہو تمہاری ڈیوٹی ختم ہوئی۔۔۔۔"ماروا نے کہا اور پولیس والوں کے ساتھ چل دی۔ باہر دو پولیس موبائل موجود تھی

"انسپکٹر سعدیہ انہیں گاڑی میں بیٹھائیں۔۔۔"شہزاد نے کہا اور آگے کھڑی موبائل کی ڈرائیو کے ساتھ والی سیٹ سنبھال لی۔

سعدیہ نے اسے پکڑ کر پیچھے پھینکنے والے انداز میں بیٹھایا تھا۔

New Era Magazine

"آہ،،ماروا گری تھی اور سر پہ چوٹ لگ گئی۔

"یہ نخرے اب جیل میں جا کر دیکھانا۔۔۔۔،،انسپکٹر سعدیہ نے سختی سے کہا اور اس کے پاس پیچھے ہی بیٹھ گئی۔

ماروا نے سر جھکا لیا

سارے راستے وہ بغیر بولے سر جھکائے بیٹھی گئی۔

پولیس اسٹیشن کے باہر ہی میڈیا کی ایک فوج تیار تھی جیسے دیکھ اس کے ہوش اڑ گئے

عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی دل کی۔۔

کوئی مددگار نہیں۔۔

وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔

اور پھر سوالات کی بوچھاڑ وہ خوف زدہ سی کیفیت میں مبتلا ہو چکی تھی۔

جو بھی تھا اپنی مرحوم بہن کی عزت بچا چکی تھی۔۔۔

بڑی مشکل سے اسے میڈیا والوں سے بچا اندر داخل ہوئے تھے میڈیا والے بہت ساری باتیں بنا رہے تھے کچھ خود سے مسالہ لگا کر پیش کر رہے تھے۔۔

"ماہ رانی یہ ساری جویلری اتار کے دو۔۔۔۔،،جیل میں ڈالنے سے پہلے سعدیہ سختی سے بولی۔وہ عورتوں والی جیل میں تھی۔

ماروا نے ساری جویلری اتار دی بس گلے میں پہنا ہوا لاکٹ نہیں اتارا

"یہ بھی اتار۔۔۔،،

"نہیں پلیز میں یہ لاکٹ نہیں اتار سکتی پلیز۔۔۔،، وہ خوفگی سے بولی۔

"او مہارانی یہ تمہارا گھر نہیں جیل ہے اتار شاباش۔۔،، وہ دوبارہ بولی

ماروا نے لاکٹ پہ ہاتھ پھیرا۔

"جب تم یہاں سے نکلو گی تو لے لینا ابھی یہ دے دو۔۔۔،، انسپکٹر اس بار نرم لہجے میں بولی۔

"باقی کچھ نہیں بس یہ لوٹا دیجئے گا۔۔۔،، اس نے لاکٹ اتار کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا

اس کے چہرے پہ کرب تھا۔درد تھا۔

اور اس کے ساتھ چل دی۔

پتا نہیں کیا لکھا تھا اس کی قسمت میں کہتے ہیں نہ ایک راستہ بند ہو تو ہزاروں کھول جاتے ہیں۔۔

تو یہ وہی راستہ تھا۔

"یہ ٹی وی اون کریں پلیز۔۔۔،، وہ رکتے ہوئے بولی اور مڑی

ساتھ چل رہی انسپکٹر نے غصے سے اسے دیکھا پر ماروا کے چہرے کے زاویے اور غصے

نے اسے ٹھنڈا کر دیا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹی وی اون کیا۔۔

"ریموٹ دیکھائیں،،ماروا نے انسپکٹر سعدیہ کے ہاتھ سے ریمورٹ پکڑ چینل بدلے ہاتھ لرز رہے تھے پر یہ کیا۔۔۔۔

وہاں تو کہیں بھی اس کی نیوز نہیں چل رہی تھی۔۔وہ حیرانگی کی کیفیت میں بینچ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی اور آنکھیں پھیلائے ٹی وی دیکھتی رہ گئی پھر اٹھ سعدیہ کے ساتھ چل دی

وہ جو سوچ رہی تھی کہ اب دنیا بھر میں مشہور بزنس و مین سیٹھ انڈسٹری کی مالکن کی عزت کو لہلام کیا جائے ویسا کچھ نہیں ہوا تھا

****

وہ صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ دھرے بیٹھا تھا۔۔

کٹی پھٹی نیلی جینز پہ ڈھیلی ڈھالی سفید برینڈیڈ سٹائلش فل آستینوں والی ٹی شرٹ پہنے ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑ رکھی تھی بالوں کو پف سٹائل دیئے چمکتی دمکتی رنگت جو زیرو واٹ بلب کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ نین نقش تو نہیں واضح تھے پر اندھیرے میں بھی اس کی خوبصورتی اور کلون کی خوشبو ماحول کو بوجھل بنا رہی تھی۔اس کا فون بجا جیسے اس نے اٹھایا۔

"یس۔۔۔۔،، کرخت اور مضبوط لہجے میں بولا۔

"سر۔۔۔آپ کا کام ہو گیا۔۔۔۔،،

یہ فقرے سن اس کے ہونٹ یہاں سے وہاں تک پھیلے۔

"وری گڈ۔۔۔آپ کے پیسے بہت جلد مل جائیں گے،، پھر ایسی ہی کالز تین چار جگہوں سے آئی۔

اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی

"کم ان۔۔۔۔۔،، وہ ایک لمبا کش لیتے ہوئے بولا۔

"سر ماروا میم نے یہ بھجوایا ہے۔۔۔۔آپ ثمر صاحب ہیں۔۔۔۔،، باڈی گارڈ نے پوچھا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا باڈی کی طرف پیٹھ تھی اس کی۔

"Ak-------،،

وہ مدھم آواز میں بولا۔اور اس کی طرف گھوما۔۔۔

. Ak"---

کا کیا مطلب،، وہ اسے فون تھماتے ہوئے بولا۔

"تو جوان اب میرا ڈیٹا نکالو گے۔۔۔ہاہاہا،، وہ اس کے سامنے جا رکا۔

"نہیں سر بس وہ تو یوں ہی پوچھ لیا انجلی میم نے ثمر سر کو یہ دینے کو کہا تھا۔،، وہ اسے

New Era Magazine

کے کو فون الٹ پلٹ کرتے دیکھ بولا۔۔

"ٹھیک ہے اب آپ جا سکتے ہیں ثمر۔۔،،وہ بولا اور واپس جا کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔

وہ واپس چلا گیا۔

کچھ دیر بعد اس نے پاسورڈ کھول لیا تھا اور ویڈیو بغیر پلے کئے ڈیلیٹ کر دی۔۔

اور اٹھ کر کمرے سے نکلتا جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ایک کوٹھری نما کمرے کی طرف بڑھا۔۔اندر جا اس نے دروازہ بند کر لیا۔

"مجھے اب چھوڑ دو بتا تو دیا ہے اور کوئی ویڈیو نہیں ہے اللہ کی قسم کسی کی بھی قسم اٹھا والو۔۔۔،،سامنے آدھ مرے آدمی نے کہراتے ہوئے کہا۔

"سوچوں گا۔۔۔خیر یہ کھانا کھالو۔۔۔۔،،وہ دوبارہ باہر نکلا۔

"ثمر میں نکل رہا ہوں اب تمہاری بھابھی میرا ویٹ کر رہی ہو گی۔۔۔،،اسے کے شرارت سے بولا تو دونوں رخساروں کو داڑھی کے درمیان ڈمپل نے چھو لیا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔نہیں یار میں واپس پشاور جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔،،کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ مزید ایک سگریٹ سلگاتا باہر نکل گیا۔

****

"سمیر میرے دل میں اتھل پتھل مچی ہوئی ہے بار بار دھیان آپی کی طرف جا رہا ہے۔
بہت دل کر رہا ہے آپی سے بات کرواؤ نہ پلیز۔،، سمیر باغیچے میں بینچ پہ بیٹھا پڑھ رہا تھا
کہ وہ اس کے پاس چلی گئی۔

"صباء کیسے بات کرواؤں۔۔،، سمیر کتابیں رکھ کر ایک ٹانگ کو بینچ پہ رکھ کر اس کی
طرف گھوما۔

"ایک منٹ میں ابھی آیا۔۔،، سمیر نے دور سے ثمر کو تیز قدم اٹھاتے اپنی گاڑی کی
طرف جاتے دیکھا تو اس کی طرف بڑھ گیا

"ثمر،، سمیر تیز قدم اٹھاتا راہداری
سے گزر کر اس کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے،، ثمر نے مسکرا کر پوچھا

"صباء گھر بات کرنا چاہتی ہے آپ اپنے فون سے کروا سکتے ہیں۔۔،، سمیر کہا تو ثمر کے
چہرے کے رنگ اڑ گئے۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات یہ لو۔۔،، ثمر نے سیل اس کو تھما دیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا انہیں
کچھ بھی پتا چلے

"تھینک یو یار،، سمیر نے کہا اور واپس بھاگا۔

New Era Magazine

چند منٹ میں وہ صباء کے پاس تھا سانس بحال کر کے اس نے صباء کو فون دے دیا تو وہ خوشی سے چینخنے لگی۔

پر جب دو تین کالز کے بعد بھی مار وا نے کال نہ اٹھائی تو وہ پریشان ہو گئی مار وا کا فون گھر ہی رہ گیا تھا۔

"سمیر آپی کال نہیں اٹھا رہیں۔۔"، صباء کی آنکھوں میں آنسوں تر آئے۔

"بھائی اسفی کو کال کرتے ہیں"، سمیر نے فون لے کر اسفار کا نمبر ڈائل کیا وہ ہوسپٹل میں تھا تو اس نے بھی کال نہیں اٹھائی۔

"ڈونٹ وری صباء، بیزی ہوں گے ہم پھر کبھی کر لیں گے وہ ٹھیک ہوں گے سب دادا حکم ہیں نہ اب تو وہ تندرست ہو چکے ہوں گے"، سمیر نے اس کی گال تھپتھپائی تو وہ مسکرا دی اور بینچ پہ بیٹھ گئی اور سمیر کو دیکھنے لگی جو گرے کلر کے شلوار اور کرتے میں ملبوس تھا ثمر اور وہ جسامت قد کاٹھ میں ایک جیسے تھے اسی لئے ثمر نے اپنے نئے کپڑے جو اپنے بھائی کی شادی کے لیے بنوائے تھے سمیر کے لاکھ روکنے کے باوجود وارڈروب میں رکھوا دیئے تھے۔

"ہیلو کہاں کھوئی ہوئی ہو"، سمیر نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو وہ چونک گئی اور مسکرا کر نظریں جھکا گئی۔

New Era Magazine

"ایک بات بتاؤ،، سمیر نے کتاب بند کر دی اور اس کی طرف متوجہ ہو گیا

"آج کل تم شرماتی کچھ زیادہ ہی ہو۔۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا۔

"بلکل بھی نہیں،، وہ ہوا سے اڑ رہے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرائی

"بس بس میں اب اتنا بچہ بھی نہیں ہوں،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔ کچھ دیر وہ دونوں خوش گپیوں میں مصروف رہے۔

"اچھا اب آپ سٹڈی کریں میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں،، صباء نے مسکرا کر

اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"اچھا سنو! یہ ثمر بھائی کو دے دینا شاید انہیں ضرورت ہو۔۔،، سمیر نے ثمر کا فون اس کی طرف بڑھا دیا۔

"پر وہ جا چکے ہیں،، صباء نے دور اس کی گاڑی کی غیر موجودگی دیکھتی تو بولی۔/ سمیر نے سیل پکڑ لیا تو وہ واپس روشن محل جانے لگی۔

****

ارشا کا اوپریشن کامیاب ہو گیا تھا اب وہ ہوش میں تھی۔

"اسفی، مار وا کیسی ہے کسی نے اسے کچھ کہا تو نہیں اس نے جان بوجھ کر تو زہر نہیں دی

New Era Magazine

ہو گی مجھے۔۔،،ارشانے اسفار کو دیکھا جو اس کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھا فکر مند تھا

اسفار نے اس کی بات سن کر دو انگلیوں سے کان پٹی مسلی اور

آنکھیں مندلی،

"اس کی اوور ایکٹنگ کب تک جھیلنی پڑے گی۔۔۔،،وہ دل ہی دل میں مچلا۔

"یہ ہوئی نہ بات،،ارشا دل ہی دل میں مسکرائی اسے لگا اس کا پلین کام کر گیا

"اسفی پلیز بتاؤ,

"ارشا تم ریسٹ کرو اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔،،اسفار نے اس کے

ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر کہا اور اٹھنے لگا۔

"نہیں ابھی بتاؤ اسے بلاؤ شائد وہ یہ رشتہ منظور نہیں کر پائی اسی لئے تو،،

"وہ جیل میں ہے اور اس کے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا اب ریسٹ

کرو۔۔،،اسفار اس کی بات کاٹ کر سختی سے بولا۔

"ارے واہ آج اس کا عاشق ہی اسے جیل لے گیا کیا بریلینٹ پلین تھا گڈ جاب ارشا،پر

اب اسے جیل سے نکلوانا ہو گا نہیں تو سارے پلین بگڑ جائیں گے۔۔،،وہ سوچنے لگی

"اسفی تم نے اچھا نہیں کیا وہ ایسی نہیں ہے،،ارشا رونے کی ایکٹنگ کے دوران بولی۔

"میں چلتا ہوں،،وہ اس کی کسی بات کا جواب دیئے بغیر چلا گیا۔

New Era Magazine

"میں نے اسے سیف کیا ہے پر کیا میں نے یہ طریقہ ٹھیک اپنایا۔۔۔پر غلط تو وہ بھی ہے۔۔۔۔غلط تو وہ بھی کر رہی۔۔۔اسے ان سب سے روکنا ہوگا نہیں تو وہ حیوان بن جائے گی۔۔۔۔!!؟،،وہ سوچتا لمبے قدم اٹھاتا ہوسپٹل سے نکل گیا۔

****

"من تم اتنی کیسے بدل گئی مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ تم یہ تم ہو جو کسی کی جان لے رہی ہو شیم اون یو۔۔۔۔۔مجھے تو یقین نہیں ہو رہا من کہ تم۔۔۔۔۔کیا کہوں میں اب تمہیں۔۔۔کیا کہوں۔۔۔،،اسفار اس کے پاس کھڑا تھا وہ ابھی اسی لباس میں ملبوس تھا البتہ کوٹ اتار رکھا تھا۔

شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھولے تھے بازوؤں کو فولڈ کرر کھا تھا۔اور سفید چہرے پر غصے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ماروا سینے پہ ہاتھ باندھے دیوار کو گھور رہی تھی۔

جیل کا دروازہ بند تھا۔

"کیا چاہئے کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔،،ماروا نے اسے بغیر دیکھے سنجیدگی سے سوال کیا

"او ماہ رانی یہ تمہارا گھر نہیں جیل ہے سمجھی اور یہ اپنے نخرے

یہاں مت دیکھانا اور اس بار تو تمہیں چھوڑ رہے ہیں اگلی بار ایسی کوئی کوشش بھی مت کرنا۔۔،،اسفار نے اسے غصے سے دیکھا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا دونوں طرف

New Era Magazine

ہاتھ رکھ وہ اس پہ جھکا۔

ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

اسفار نے اس کی مسکراہٹ کو حیرانگی سے دیکھا

"میری بہن کی موت کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا نہ تم پہ۔۔۔تب ایسی جنونیت کیوں نہیں دیکھائی ایس پی اسفار خان۔۔۔تب بھی تو مجرموں کو جیل میں ڈالتے اب بڑی جلدی ہوش میں آئے ہو۔۔۔اوا چھا میری بہن کی عزت اور زندگی بھی تو تم نے اس ارشا کے لئے۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی ایک زور کا تھپڑ اس کی رخسار پہ رسید ہوا۔۔

"تم خود کو کیا سمجھ بیٹھی ہو۔۔تم مجھے جانتی ہو۔۔۔تم تو روح سے بھی بہتر جانتی تھی ہمارا رشتہ محبت کا بے شک نہ تھا پر پھر بھی ایک رشتہ تھا۔۔۔پھر کیوں تم کیوں تم بدگمانی کا شکار ہو من۔۔۔کیوں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں رہی۔۔

۔اور انسان اتنی بھی کسی سے نفرت نہ کرے مانا کہ وہ لوگ غلط ہیں پر تم ایسے تو نہ کرو۔۔۔۔۔۔کیوں مجھے مجبور کرتی ہو۔۔۔۔۔۔،،وہ اسے شہانوں سے دبوچتے ہوئے بولا۔۔

"ماروا نے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی پر وہ مرد تھا۔

،"بدگمانیاں تو تمہاری بھی عروج پہ ہیں مسٹر اسفار خان۔۔۔چھوڑو مجھے،،وہ دبی دبی

آواز میں چلائی تھی۔

"سب کہتے ہیں روح کے بعد تم پہ صرف میرا حق ہے تو کیا خیال ہے پھر۔۔۔،،وہ شرارت سے اس کے کان میں بولا مارِوا

کی سانسیں رک گئی

ایسے لگا جیسے کسی نے اسے موت کی خبر سنائی ہو۔

"اسی عذاب سے بچنے کے لئے ہی تو کبیر سے منگنی کی تھی۔۔۔،،وہ سوچنے لگی اسفار کا ہاتھ اس کی پیشانی پہ ٹھہر گیا تھا وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ اٹھو۔

"چ۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میں۔۔ میں اتنی گری ہوئی نہیں کہ اپنی بہن کی محبت اور اس کے خونی سے شادی رچالوں تجھ میں ہمت ہو گی پر مجھ میں نہیں۔۔ میں تم سے صرف نفرت کرتی ہوں۔۔ صرف نفرت،،وہ ہر لفظ چبا چبا کر بولی اور آنسوں سے بھری نظریں اسفار کے چہرے پہ گاڑھ کے اسے خود سے دور کرنے لگی۔

"تم ایک خونی ہو،،وہ وحشت سے بولی۔

اسفار نے اسے چھوڑ دیا اور بوجھل قدموں سے پیچھے ہٹنے لگا۔

اور دروازہ کھول کے باہر چلا گیا۔کچھ دیر بعد ایک سپاہی نے دروازہ کھول کر اسے باہر نکالا تو وہ انسپکٹر سعدیہ کے پاس چلی گئ۔

New Era Magazine

سائن کرنے کے بعد اس نے اپنا لاکٹ مانگا۔

سعدیہ نے لاکٹ اور باقی کی چیزیں اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"شکریہ،، ماروا مسکرائی اور لاکٹ گلے میں ڈال لیا اور پھر باہر نکل گئی۔

"عجیب لڑکی ہے،، سعدیہ کو اس کی مسکراہٹ میں کچھ محسوس ضرور ہوا تھا۔

پھر وہ سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

وہ پیدل چلتی ہوئی سڑک پہ نکل گئی ہر طرف اندھیرا تھا پر وقفے وقفے سے گزرتی گاڑیوں کی روشنی اس پہ پڑتی تھی۔

"بیٹھو۔۔۔،، اسفار نے فرنٹ ڈور کھول کر کہا تو وہ سوچنے لگی۔

"اب اتنا بھی برا نہیں کہ تمہیں اکیلے چھوڑ دوں۔۔ تھوڑی دیر کے لئے مجھے خونی نہ سمجھو تو بہتر ہو گا۔۔۔۔،، اسفار نکل کر اس کے پاس آ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا فرنٹ ڈور کھول اسے بیٹھا دیا اور پھر خود فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

"من میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا۔۔۔ تمہاری غلط فہمیاں۔،،

"وکیل کے پاس چلیں پیپرز لینے ہیں۔۔۔۔،، اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا ماروا نے سنجیدگی سے کہا۔

"من۔۔۔ میں تھک چکا ہوں۔۔،، وہ جھنجھلا کر بولا۔

New Era Magazine

وہ واقع ہی تھک چکا تھا۔

"اتنے لوگوں کے ساتھ ہوتے بھی تھک گئے اور میں۔۔۔۔۔۔،،وہ سوچ کر رہ گئی اور اس کی بات کا جواب دیئے بغیر باہر دیکھنے لگی دو آنسوں کی لڑی رخساروں پہ جھلکی تھی۔۔

"روح کیوں چلی گئی تم۔۔مجھے اتنی تلخیاں سونپ کر۔۔۔۔۔۔،،وہ آنکھیں مند سوچنے لگی۔

****

کیا مرے دکھ کی دوا لکھو گے
چارہ گر ضبط کو کیا لکھو گے

سامنا بھی تو نہیں ہو سکتا
تم مجھے خط بھی کہاں لکھو گے

لفظ میرے ہی مری ہستی ہیں

New Era Magazine

میں ہی اتروں گا جہاں لکھو گے

گاڑی حویلی کے بڑے دروازے کے سامنے رکی۔اسفار نے نرمی بھر کے آنکھوں میں گردن گھما کر ماروا کو دیکھا وہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کر نظریں گھما اسے دیکھنے لگی۔

"تم جانتی ہو میں روح۔۔۔,,وہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا اور نظریں جھکا گیا۔

ماروا نے تھوڑا سا جھک اس کا چہرا دیکھا۔

"اسفی کیا ہوا بولو۔۔۔،،ماروا تھوڑا سا اس کی طرف گھوم گئی۔

"ایم سوری شائد تمہیں برا لگتا ہو گا کہ۔۔۔میں ابھی تک کسی اور۔۔۔۔۔،،

"اسفی وہ میری بہن تھی۔۔۔اور میں تم دونوں کی محبت سے واقف ہوں۔۔۔تم دل میں کوئی بات نہ رکھنا میں برا نہیں محسوس کروں گی۔۔۔،،وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر بولی اور دروازہ کھولا۔

"اور ہاں میں بیوفائی ہر گز برداشت نہیں کروں گی یہ ارشاوالا معاملہ جلد رفع دفع کرو نہیں تو مجھے بتاؤ میں کر لوں گی۔۔،،وہ دروازے پہ ہاتھ ٹکا ذرا کی ذرا مڑی اور سخت لہجے میں بولی اسفار کے ہونٹ یہاں سے وہاں تک پھیل گئے۔۔

New Era Magazine

پھر وہ چلتی حویلی میں داخل ہو گئی اسفار بھی اس کے پیچھے چلتا گیا مار وا نے نظریں گھما کر دیکھا تو وہ بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتے چل رہا تھا وہ خجل سی ہو کر سیڑھاں چڑھ گئی۔

اسفار بھی کسی ریموٹ کی مانند اس کے پیچھے چل رہا تھا۔اوپر

کا منظر دیکھ مار وا کے اوسان خطا ہونے لگے۔

کبیر سب کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔اس نے اپنے سارے کپڑے پھاڑ لئے تھے۔

اور جو ہاتھ میں آتا پھینک دیتا۔

ازما اسے پکڑنے کے چکروں میں اپنے ہاتھ اور پاؤں زخمی کر چکی تھی۔۔

"کبیر۔۔۔،،مار وا نے اپنے گرنے والے ایک آنسوں کو صاف کرتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں پکارا۔

یہ وہ ہی کبیر تھا جس نے اس کا صباء کا ساتھ دیا۔۔اب وہ بھلا کیسے اسے تنہا چھوڑ دیتی۔

"مجھے مارتے ہیں۔۔۔،،،وہ بچے کی طرح منمنایا۔اور مار وا کے گلے لگ گیا مار وا نے اسفار، مسز فیضان اور ازما کو دیکھا۔اسفار نے آنکھوں سے اسے اجازت دی کہ وہ سنبھلے

"کبیر بات سنو۔۔۔ادھر بیٹھو۔۔۔،،مار وا نے نرمی سے اسے خود سے دور کیا اور صوفے پہ بٹھایا تا کہ وہ پھر سے قیامت برپا نہ کر دے۔

New Era Magazine

آنکھوں کے گرد حلقے نمایاں ہو چکے تھے۔آنکھیں سرخ بال بکھرے ہوئے آج تک ماروا نے اس کو ایک شرٹ میں دو دن نہیں دیکھا تھا۔اور آج وہ کس حالت میں تھا۔

"یہ دن بھی دیکھنے تھے ہمارا داماد کسی اور سے قابو میں آتا ہے۔وہ بھی ہماری ہونے والی بہو سے۔۔۔۔دیکھا شہنیلا کیسے اس نے میری پھول جیسی بچی کو زخمی کر دیا کیسے رہنے دوں میں اپنی بچی کو یہاں۔۔۔۔۔۔،،وہ غصے سے بولی مسز فیضان پریشانی کے عالم میں کھڑی تھی۔اسفار کی پیشانی پہ بیشمار بل پڑ گئے۔

"معاف کیجئے گا آنٹی جی۔۔پر مجھے یہ کہنے میں بلکل بھی برا نہیں لگے کہ ان کی یہ حالت آپ کی وجہ سے ہے۔۔۔آپ کی بیٹی کی وجہ سے اس کی اپنی ماں کی وجہ سے ہے۔۔آپ لوگ کس قدر گر گئے اپنی ہی بیٹی کے شوہر کو اس حال میں پہنچا دیا۔۔۔آپ کو ذرا بھی خدا کا خوف نہ آیا۔۔۔،،ماروا کو غصہ آنے لگا تھا۔وہ اٹھ کر ان کی طرف گھوم گئی

"ماروا پلیز۔۔،،اسفار نے التجاء کی۔

"کیا اسفی۔۔۔۔کیا میں انہیں کچھ نہ کہوں جتنی قصوروار تائی تھی اتنی یہ بھی تھی۔ انہیں لگا وہ میرے پیچھے پاگل ہے تو ان سب کو کیک_آؤٹ کر دے گا۔پر وہ بھی تو کسی حد تک اس گیم کا حصہ تھا پر وجہ یہ تھی وہ۔۔۔،،ماروا نے دانت پیس کر کہا ماتھے پہ گئی

لکیریں پڑی" وہ مجبور تھا۔۔۔جو کہ آپ کی بیٹی جانتی تھی پھر بھی اسے یقین نہیں تھا
کبیر پہ کہ کہیں وہ واقع ہی مجھ سے محبت نہ کرنے لگے اور تم لوگوں نے اس پہ کالا جادو
تعویذ اور نہ جانے کیا کیا کروا دیا ڈیسکسٹنگ۔۔۔۔استغفار۔۔۔،،مار وا ایک ایک لفظ چبا
کر کہ رہی تھی۔ مسز فیضان اور اسفار خاموش رہے مسز جٹ کے چہرے پہ کئی رنگ آ
کر چلے گئے اور وہ ادھر ادھر نظریں گھمانے لگی۔

سمیر اور صباء کمرے میں داخل ہو رہے تھے وہی رک گئے۔ان دونوں کو نہیں بتایا گیا
تھا پر اب پتا چل چکا تھا کہ کبیر کی یہ حالت کیسے ہوئی۔

"ماما۔۔۔،، سمیر کی آواز کسی کویں سے ابھر رہی تھی۔سب نے بیک وقت مڑ کر
دروازے کی طرف دیکھا۔

"آئی کانٹ بلیو دس ماما آپ اس حد تک جا چکی تھی اور ازما۔۔۔ایک بار تو یہ گھٹیا
کاموں کو سرانجام دینے سے پہلے سوچ لیتی۔۔۔۔،،صباء غصے سے بولی تھی جبکہ سمیر
حیرانگی سے فریز ہو چکا تھا۔

"بکواس بند رکھ لڑکی زیادہ زبان نہ چلاؤ حد میں رہو ایک منٹ بھی نہیں لگے گا تمہیں
گھر سے نکالنے میں۔۔۔۔،،وہ غصے سے بولی۔

اس سے پہلے کہ مسز جٹ صباء کو تھپڑ رسید کرتی سمیر نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا

New Era Magazine

"میری بیوی پہ ہاتھ بھی مت اٹھایئے گا ماما۔۔۔وہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔،، سمیر نے ان کا ہاتھ جھٹکا۔سب حیران کن نگاہوں سے سمیر کو دیکھ رہے تھے۔

"ایک بات سچ سچ بتائیں۔۔۔۔میری۔۔۔
میری۔۔۔بیوی پہ تو کوئی جادو ٹونہ نہیں کروائے گا۔۔۔۔؟۔،، سمیر نے قدرے اطمینان سے پر چبا چبا کر کر خنگی سے سوال کیا اس کی آنکھیں آنگارے برسا رہی تھی۔
صباء نے چونک کر سمیر کو دیکھا کچھ بولنے لگی پر سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
"سمیر۔۔۔۔،، مسز جٹ حیرانگی سے بولی
"البتہ اب میں آپ کے گھر میں نہیں رہوں گا اور نہ اپنی بیوی کو رہنے دوں گا۔۔۔۔
جب کبیر بھائی کا یہ حال کر دیا ہے تو کیا پتا آپ میری صباء کے ساتھ کیا کریں۔۔۔،اسے بھی تو آپ پسند نہیں کرتی۔۔۔
سچ سچ بتائیں کہیں آپ اس پہ یا مجھ پہ تو کچھ جادو وغیرہ نہیں کروا رہی۔۔۔۔،، سمیر خفگی سے بولا۔ایک بار پھر سے ان کا چہرہ دھواں ہو گیا۔اسفار مسز فیضان اور ماروا خاموش تھے۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا تم میرے بیٹے ہو۔۔۔اور میں صباء پہ کیوں۔۔۔،،

"از ما آپی بھی تو تمہاری بیٹی تھی۔۔۔۔،،

"ہاں اسی کے بھلے کے لئے یہ سب کیا۔۔۔پر مجھے کیا پتا تھا سب الٹا ہو جائے گا ہم تو اس کو راستے سے ہٹانا چاہتے تھے اس منحوس کو اس کی تائی نے ہی کہا تھا کہ ایسا کرنے سے اس کا دماغ اڑ جائے گا اور کبیر آزاد ہو جائے گا۔۔۔،، وہ یکدم پھوٹ پڑی تھی۔

اسفار کی آنکھیں پھیل گئی صباء نے بے یقینی سے تائی کو دیکھا۔۔جب کہ ماروا نے آنکھیں بند کر کے بہت سارے آنسوں لڑ کھڑا کر رخساروں پہ آ گئے۔۔۔

"پر میں تمہاری خوشیاں کیوں اجاڑوں گی۔۔۔،، وہ سمیر کے رخسار پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔

"نہیں ماما میں اپنی بیوی کو اس جہنم میں نہیں رکھوں گا۔جہاں نہ جانے آپ اس کے ساتھ کیا کریں کیا پتا آپ مجھے صبی سے دور کرنے کے لئے کچھ کریں۔۔۔نہیں ماما میں ایسا نہیں ہونے دوں گا صبی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔، چلو صباء۔۔۔،، سمیر صباء کے ہاتھ کو نرمی پر مضبوطی سے پکڑتا کمرے سے نکل گیا صباء نے مڑ کر روتی ماروا کو دیکھا۔

"رک جاؤ بیٹا میں تمہاری ماں ہوں۔۔میری بات تو سن لو۔۔۔۔،، مسز جٹ سمیر کے پیچھے بھاگی۔

"ہمت رکھو میری جان۔۔۔۔،، مسز فیضان نے ماروا کو سینے سے لگا لیا ماروا اب کی بار

بلک بلک کر رونے لگی کچھ دیر رونے کے بعد وہ ان سے الگ ہوئی تو وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتی چلی گئی۔

ازما تو کب کی جا چکی تھی کمرے میں صرف تین افراد بچے تھے

ماروا نے نظریں گھما کر کبیر کو دیکھا جو انگلیوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ پھر ماروا نے اسفار کو دیکھا جو ماروا کو کب سے ہی ٹکٹکی باندھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسفار آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کے آنکھوں سے لگائے ماروا کا دل اس کے ہاتھوں میں زور و شور سے دھڑکنیں لگا تھا۔

اسفار کی یہ گستاخی اس کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔

پر وہ ان طوفانوں کو کوئی نام نہ دے سکی۔

"ماروا ایم سو سوری۔۔۔اینڈ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ سمیر جیسے صباء کے ساتھ کھڑا ہے میں بھی اب سے تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔۔۔،،وہ محبت سے بولا تو ماروا نے سر جھکا لیا اسفار نے اس کی تھوڑی سے منہ اوپر کیا اور انگوٹھے سے آنسو صاف کئے۔

"تم کچھ دیر یہاں رہو اس کے پاس ضرورت ہے اسے تمہاری۔۔۔۔۔،،اسفار نے کہا

"جانتی ہوں میری وجہ سے ہی تو آج یہ اس پوزیشن میں ہیں۔۔۔۔،،ماروا نے پھر سے گردن گھما کبیر کو دیکھا اب وہ کبھی بیڈ پہ لیٹتا تو کبھی ہنسنے لگتا ماروا کی پھر سے آنکھیں بھر آئی اسفار کا وہاں کھڑے ہونے مشکل ہونے لگا تھا کبیر کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی تو وہ ماروا کی رخسار تھپتھپاتے باہر چلا گیا ماروا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کبیر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اسے دیکھنے لگی وہ کیا تھا اور کیا بن گیا تھا۔

کبیر اس کی نظروں کی تپش محسوس نہیں کر رہا تھا۔۔سارے احساسات مر چکے تھے۔محسوس کرنے کی حس ہی سو چکی تھی۔

ماروا جب تک اس کو دیکھتی نہیں تھی اطمینان سے سانس لیتی تھی جب اس کی یہ حالت دیکھتی تو آنسوں خود بخود رخساروں کو بھگو دیتے۔اور دل چاہتا کہ زور زور سے چینخیں مارے۔آج اس کی وجہ سے کوئی وہاں تھا جہاں اس کو ہونا چاہئے تھا۔

"آج اگر یہ میرا حال ہوتا تو۔۔۔۔۔،،ماروا بیڈ کے پاس نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے دکھ سے چور نظروں سے دیکھنے لگی جو نہ جانے انگلی سے بیڈ شیٹ پہ کچھ لکھ رہا تھا۔کچھ بناتا اور پھر مٹا دیتا۔

"کبیر کیا لکھ رہے ہو۔۔۔،،ماروا آنسوں صاف کرتی بڑی مشکل سے مسکرا کر بولی تھی

"تم دیکھو نہ خود دیکھو۔۔میں نے وہ بنائی ہے۔۔،،کبیر آنکھوں کو رگڑتے ہوئے ماروا

New Era Magazine

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ماروااٹھ کر اس کے پاس جا کھڑی ہوئی

"بہت پیاری بنائی ہے اب تم سو جاؤ چلو شاباش۔۔۔گڈ بوائے ہو نہ۔۔۔،،وہ اس کو اب یوں اور حرکتیں کرتے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

تو تکیہ ٹھیک کر کے کبیر کو شانوں سے تھام کر لٹا دیا۔

"ماروتم چلی جاؤ گی۔۔؟،،کبیر نے معصومیت سے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا کر کرسی پہ بیٹھ گئی۔کبیر آہستہ آہستہ آنکھیں مندے جا رہا تھا مار وا کی نظریں اس کے بالوں میں تھی جو کبھی بہت فریش ہوا کرتے تھے جن کو وہ ہمیشہ جیل سے سیٹ رکھتا تھا اور آج وہ کس قدر میلے ہو چکے تھے مار وا نے دونوں ہاتھوں کو ہونٹوں پہ رکھ آنکھیں مندلی۔

"یا اللہ میری وجہ سے یہ شخص اس حال میں ہے میرے اللہ اسے ٹھیک کر دے۔۔،،وہ دعا کرنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ازما لڑکھڑاتی کمرے میں داخل ہوئی۔

"دھیان سے ازما۔۔۔،،ماروا نے بھاگ کے اسے پکڑا اور صوفے تک لے گئی۔لاکھ چاہتے ہوئے بھی وہ ازما کے لئے دل میں کوئی نفرت کا جذبہ پیدا نہ کر سکی تھی۔

"مجھے معاف کر دو ماروا۔۔۔۔مجھے معاف کر دو میں تمہارے پاؤں پکڑتی ہوں مجھے

معاف کر دو۔۔۔مجھے ان سب لوگوں نے فورس کیا تھا خدا کی قسم۔۔۔۔،،ازما لڑکھڑاتی اس کے قدموں میں گر گئی ماروا نے جلدی سے اسے اٹھا کر صوفے پہ بیٹھا دیا۔

"جادو ٹونے سے اپنا ہی برا ہوتا ہے دیکھو نہ آج تمہاری محبت کہاں ہے۔۔۔اگر تم یہ سب نہ ہونے دیتی تو کبیر آج ٹھیک ہوتا۔۔ تمہیں پتا ہے اس نے صرف تم سے محبت کی ہے۔۔۔۔،،ماروا اس کے الجھے ہوئے بالوں کو سنوارتے ہوئے پیار سے بولی۔

"پر اب وہ تم سے محبت کرنے لگا ہے۔اسی لئے تمہیں پکارتا ہے،ماروا مجھے کبیر سے محبت ہے بہت محبت میں اس کے بغیر جی نہیں سکتی میں بہت بری ہوں تبھی یہ میرے ساتھ

ہو رہا ہے۔۔،،

"وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا اسے میرا نام یاد ہے۔۔۔۔کبیر بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔پر تمہیں اب دن رات اپنے لئے اور کبیر کے لئے اللہ سے دعا کرنی ہو گی اور معافی مانگنی ہو گی۔۔۔ازما تم تو پڑھی لکھی ہو پھر کیوں ان بیکار کی باتوں پہ یقین لے آئی کیوں تم نے کبیر کی محبت پہ یقین نہ کیا۔۔۔،،ماروا نے اس کو سینے سے لگا لیا۔وہ بلک بلک کر رو دی۔

آخر محبوب شوہر اس کا کس حالت میں تھا۔۔جو کہ اس کی وجہ سے تھا۔

"تم بہت غلط تھی ازما بہت غلط تم جانتی ہو میں نے اپنے پیاروں کے بغیر یہ ماہ و سال کیسے گزارے۔۔۔۔۔۔مر مر کے تڑپ تڑپ کے۔۔

۔اب تو لگتا ہے جیسے جیسے واقع ہی مر گئی ہوں۔۔۔۔۔،،مار وا کے آنسوں بہنے لگے تھے۔

****

وہ چھت پہ ٹہل رہا تھا یہاں سے وہاں پر دل و دماغ کبیر کی حالت میں الجھا ہوا تھا۔

دوست تھا وہ اس کا اور آج وہ اسے پہچان بھی نہیں رہا تھا۔

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے فون پہ میسج آیا۔اس نے جینز کی جیب سے فون نکال انباکس کھولا انجان نمبر تھا۔

"ایس پی اگر اپنی بیوی کو بچا سکتے ہو تو بچا لو۔۔۔وعدہ کرتا ہوں تمہارے خاندان کو اس قدر رلاؤں گا۔۔۔۔تڑپ تڑپ کر مر وگے۔۔۔۔،،اسفار میسج پڑھ کر حیرانگی سے سوچنے لگا کون ہو سکتا ہے۔اسی وقت فون بجا۔انسپکٹر شہزاد کی کال تھی۔

"اسلام علیکم ! سر احمد بھاگ گیا ہے ہم اس کو لے جا رہے تھے کہ وہ ہاتھا پائی کرتے بھاگ گیا اور دو پولیس والوں کو بھی مار دیا ہے اس نے اور وہ میم مار وا اور صباء۔۔۔۔

New Era Magazine

،،شہزاد کی آواز گونجی۔

"واٹ۔۔۔۔،،اسفار نے غصے سے بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم لوگ کیا کر رہے تھے اتنا بھی نہیں پتا اس جیسے مجرم کو یوں نہیں چھوڑتے۔۔۔،،اسفار غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔اب اس کی سمجھ میں آیا یہ کس کا میسج تھا۔

"مار وا کو پریشان نہیں کر سکتا۔بلکہ کسی کو بھی نہیں۔۔۔،،وہ سوچتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شہزاد ایسا کرو دس بارہ نہیں بیس اکیس سپاہی بھیجو حویلی ابھی خود بھی آ جاؤ جلدی۔احمد شائز حویلی آئے یا کچھ بھی ایسا کرے گا۔۔،،اس نے فون کر کے حکم جھاڑا تو وہ "یس سر" کہتا کال کاٹ گیا

تقریباً بیس تیس منٹ بعد سیول میں پولیس آ گئی

"تم سب مہمانوں میں گم ہو جاؤ۔۔۔،،اسفار جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کھڑا آدھے سپاہیوں کو حکم دے رہا تھا۔

"اور تم چار و مین گیٹ پہ جاؤ۔۔اور آپ چاروں وہاں ان دونوں کمروں کے سامنے چلو۔۔دو وہاں گراج والے دروازے پہ اور دو پیچھلی حویلی کے دروازے پہ۔۔ہیری

New Era Magazine

اپ آفیسرز۔۔۔،،اسفار مدھم آواز میں بول رہا تھا سب پھرتی سے اپنی اپنی پوزیشن سنبھال گئے۔

"تم سب الرٹ رہنا کوئی بھی آدمی یا کچھ بھی ایسا حویلی میں نہ آئے جس پہ شک ہو۔ہر ایک آدمی کی چیکنگ کرنی ہے۔۔،،اسفار نے دروازے پر کھڑے سپاہیوں کو کہا۔تو وہ سر ہلا گئے۔

"کیا مصیبت ہے یار آج مہندی تھی اور آج ہی اس کمینے سالے کو بھاگنا تھا کل کی رات کیسے گزاروں گا حد ہے ویسے اتنی بھی کیا دشمنی جو میری فرسٹ نائٹ خراب کرنے پہ تل گیا وہ کمنہ۔۔۔گولڈن نائٹ کو تو گولڈن رہنے دیتا سالا سپیا۔۔۔،،وہ شہزاد سے موبائل پکڑتا واپس جاتا جھنجلا کے بڑبڑایا جو شہزاد نے سن لیا وہ مسکراہٹ دبا کے اس کے پیچھے چل دیا۔

****

شدت، مرے جنون سے، تم کیوں چلے گئے؟

گھبرا کے پھر دروں سے، تم کیوں چلے گئے؟

مشکل نہیں تھا سانس بھی لینا مرے بغیر؟

پھر اس قدر سکون سے، تم کیوں چلے گئے؟

"ایک سال پہلے"

یہ بہار کے موسم کا اختتام اور موسم سرما کا آغاز تھا۔۔۔

روحہ اور اسفار کی انگیجمنٹ ہو چکی تھی۔

اسفار کی خالہ سب سے چھوٹی خالہ جن سے تمام بچوں کی بنتی تھی اس نے بہت فورس

کیا تو وہ پشاور جانے والے تھے۔۔

پر اسفار کہاں اکیلے جانے کا عادی تھا۔۔ بچپن سے لڑکھپن اور لڑکھپن سے جوانی تک

روحہ اور وہ دونوں ساتھ رہے تھے اور ماروا ان دونوں کے ساتھ۔۔۔

ماروا روحہ سے کس قدر محبت کرتی تھی یہ تو سب ہی جانتے تھے۔۔

اور روحہ تو جوان ہو کر بھی بچی تھی ماروا صرف پانچ سیکنڈ بڑی ہونے کے ساتھ ساتھ

روحہ کی گائیڈ بھی تھی۔۔

پر جب بھی کوئی شرارت وغیرہ کرنی ہوتی تو روحہ بچاری ماروا کو بھی اپنے ساتھ

New Era Magazine

گھسیٹ لیتی۔

اور اس دن بھی وہ مارواکو اموشنل بلیک میل کر کے پشاور لے گئی تھی۔

جہاں اس کی زندگی کا اختتام ہونا تھا

جہاں سب کچھ ختم ہونا تھا۔

جہاں اسفی اور من کی زندگی بدلنی تھی۔

پر وہ کہاں جانتے تھے یہ سب

****

تقریباً نو دس بجے ہی وہ لوگ پشاور پہنچے تھے۔وہاں کی وادیاں اونچی اونچی پہاڑیاں دیکھ

روحہ صباء سمیر نے تو شور مچانا شروع کر دیا تھا۔

جبکہ مارو ابس مسکراتی رہی تھی۔

تب تو وہ بہت اونچی چلائی تھی جب اس نے خالہ کا گھر دیکھا جو پہاڑیوں کے درمیان

میں ایک علاقہ میں تھا۔۔

انہیں خالو جی پک کرنے گئے تھے۔۔

"من۔۔۔۔ہم شام کو گھومنے چلیں گے۔۔۔،،

New Era Magazine

روحہ بیڈ پہ گرتے ہوئے بولی ماروا کپڑے ورڈروب میں رکھ رہی تھی صباء اور سمیر تو خالہ کے چھوٹے سے روئی جیسے بچے کے ساتھ آتے ہی بزی ہو گئے تھے۔

"بے واقوف آج ریسٹ کریں گے۔۔۔ سات دن کافی ہیں تمہارے گھومنے پھرنے کے لئے۔۔۔۔" وہ کمبل میں گھستے ہوئے بے زاری سے بولی۔ یہاں ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔

"اللہ کرے تجھے یہاں کے کسی شہزادے سے محبت ہو اور ساری زندگی سردی میں مرتی رہے۔۔ آمین۔۔۔" روحہ نے جل بھن کر دعا کی۔

جبکہ ماروا غصے سے لال سرخ ہو گئی۔

"روح تو نہ بندی بن جا کیوں مجھ معصوم کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے قلفی بننے کا ہر گز شوق نہیں ہے اب سونے دے۔۔۔ اور ہاں صباء کو کہہ دینا کھانا کھا کر سو جائے۔۔۔

تم بھی تمیز میں رہنا۔ کوئی شرارت نہیں۔ اوکے۔۔" وہ روزمرہ کی تقریر جھاڑ کمبل میں گھسنے لگی کہ اسفار بغیر دستک دیئے اندر داخل ہوا۔

"او ہیلو ہونے بغیر ناک کئے اندر کیوں گھسے آرہے ہیں۔۔۔۔۔" ماروا نے غصے سے گھور کر پوچھا۔

"چپ کر جاؤ میاؤں میاؤں۔۔۔ کبھی تو۔۔۔ کبھی تو یہ عمران خان کی بہن نہ بنا کرو۔۔ خدارا سو جاؤ تم۔۔۔۔،،وہ دوسرا۔کمبل اس پہ پھینکتے ہوئے بولا اور آگے بڑھ ایک پیلو اٹھا اس کے چہرے پہ رکھ کر ہاتھوں سے منصوعی مٹی جھاڑتا صوفے پہ جا ٹکا۔۔

"تجھے تمیز چھو کر بھی نہیں گزری اسفی لڑکیوں کے کمرے میں ایسے کون گھس آتا ہے۔۔؟۔،،وہ کمبل ہٹاتی منہ پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتی پھر بولی۔

"روحہ۔۔۔۔پلیز تم نہ شادی کے بعد۔۔۔۔،،وہ روکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔جیسے اگلی بات پہ مار وا کی ہوائی چپل منہ پہ بجنی ہو۔

"شادی کے بعد اسے اپنے ساتھ مت لانا خدارا۔۔۔،،وہ کہتے ہی کمرے سے بھاگ نکلا ۔روحہ تو ہنس ہنس پاگل ہو رہی تھی۔۔۔اسے مار وا کی ٹانگ کھینچنے میں بہت مزہ آتا تھا یہ من خود بھی بخوبی جانتی تھی۔۔

"مجھے یہ لڑکا تو مشکوک لگتا ہے۔۔۔،،مار وا اس کی باتوں سے خوف زدہ ہو کر لیٹ گئی۔

"ہاہاہایار تم جانتی تو ہو اسے۔۔بس مذاق کرتا ہے خیر اب اٹھ بھی جاؤ۔۔۔۔۔،،روحہ اسے جھنجھوڑنے لگی تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھ گئی۔

"روح تو میرے ہاتھوں شہید ہو گی اور ساتھ تمہارا ایس پی بھی گھومنے پھرنے سے فرصت ہی نہیں ملتی مجھے ساتھ کیوں گھسیٹتے ہو تم دونوں پھر۔۔ابھی تو آئے ہیں اور

New Era Magazine

ابھی گھومنے۔۔۔۔،،وہ کمبل پھینکتی غصے سے بولتی ورڈروب کی طرف بڑھ گئی جبکہ

روحہ اپنی بے اختیار ہنسی پہ بند باندھنے کی کوشش کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں باہر نکلی تھی۔۔

روحہ نے کمر سے نیچے تک جا رہے گھنے اور چمکدار بالوں کو کھولا چھوڑ رکھا تھا

سرمئی شلوار قمیض پہ لیدر کا کوٹ پہن سر پہ گرم ٹوپی اور شال کو شہانوں کے گرد لپیٹے

گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے

موٹی موٹی آنکھوں میں چمک لئے کھانے کے میز کی طرف بڑھی۔

ماروا نے لمبی قمیض پہ لونگ کوٹ اور چادر کو اچھے سے اوپر لئے بے نیاز تھی خود سے اور

نظر بھی آتی تھی۔۔۔

دل کی مالک تھی دل کرتا تو سج دھج لیتی۔

دل کرتا تو منہ بھی نہ دھوتی۔روحہ کرسی کھینچ بیٹھ گئی سامنے بیٹھے اسفار نے نظریں اٹھا

کر اسے دیکھا اور پھر بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔خالو فیضان صاحب اور مسز

فیضان کچھ فاصلے پہ صوفے پہ بیٹھے باتوں میں مگن تھے سمیر صباء چھوٹے سنی کو کھیلانے

کے درمیان بہت اتفاق ظاہر کر رہے تھے جو ان میں ذرا برابر نہیں تھا۔

"بس کرو اسف کوئی دیکھ لے گا۔۔۔۔صباء سمیر آجاؤ۔۔،،وہ محفوظ ہوئی اور دو چمچ

اٹھا کر ساؤنڈ بنانے لگی۔

"واپس جاتے ہی ہماری شادی ہو گی روح بس اور یہ صبر مجھ سے نہیں ہوتا۔۔۔،،وہ دانت پیس کر بولا اور ناک کی لو کو چھوا روح نے منہ کھول اسے دیکھا۔

سفید چہرے پہ بلا کی چمک شرارت کھڑی ستون مغرور ناک۔۔کالی کالی موٹی آنکھیں۔۔

اور گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ۔

کالی جیکٹ جینز اور سفید شرٹ وہ اس کے دل کو دھڑکنے پہ مجبور کر گیا تھا۔

"آپی میں کیا کہہ رہی تھی۔۔چونٹی بڑی ہوتی ہے یا مکھی اور بڑی ہوتی ہے تو کیوں اور چونٹی مکھی آپس میں دوستی کر سکتی ہیں اگر کر سکیں گی تو ایک دوسرے کی زبان کیسے سمجھیں گی۔۔۔۔۔،،صباء اور سمیر بھاگتے ہوئے ڈائنگ ٹیبل پہ آئے اور کھڑے ہوئے۔

اسفار اور روحہ نے چونک کر ان کا منہ دیکھا۔صوفے پہ بیٹھے مسٹر اینڈ مسز فیضان نے بھی توجہ ان دونوں کی طرف کی۔مار وا خالہ کے ساتھ کیچن میں بزی تھی۔

"یہ تو ایس پی اسفار خان سے پوچھیں کہتا ہیں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔۔۔،،ماروا سالن کا ڈونگا ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔اسفار نے نظریں گھما کر اسے غصے سے گھورا اور

ہنسنے لگا ماروا فخر سے کھڑی رہی کہ ابھی وہ برا سامنہ بنا دے گا اور وہ اس کی ٹانگ کھینچے گی۔پر ایسا ہوا نہیں

"چونٹی اور مکھی میں سے بڑی کوئی بھی ہو سکتی ہے ایک دوسرے دوستی کرتی ہیں اور بولتی ہیں جیسے وہ لوگ عام طور پر بولتے ہیں ضروری نہیں کہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھتی ہوں دوستی تو انمول ہوتی ہے بغیر کسی مطلب۔۔

۔پر یہاں کچھ لوگ ہیں جو دوستی کے نام پہ دوسرے ملک کی فوج ہے۔۔،،اسفار بات گھما پھیرا گیا تو صباء اور سمیرا انھیں گھورتے رہ گئے جبکہ روحہ کا قہقہہ بلند ہوا اور ماروا تپ کر رہ گئی باقی سب بھی ہنسے تھے۔

****

رات کو کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

سارا دن ہی سیر کرتے ہوئے روحہ تھک گئی تھی جبکہ ماروا تو زیادہ دور گئی ہی نہیں تھی۔آدھے راستے سے ہی خالو جی کے ساتھ واپس لوٹ آئی تھی۔اس علاقے میں آبادی نہ زیادہ تھی اور نہ کم کیونکہ پہاڑیوں کے درمیان میں پایا جاتا یہ قصبہ بے حد حسین تھا۔

روحہ تو جیسے ہی گری سو گئی۔

New Era Magazine

اور وہ پہلے تو لیٹی رہی پھر کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی کیونکہ نئی جگہ تھی اسے نیند نہیں آرہی تھی۔

اچانک سے گنگنانے کی آوازیں سماعت سے ٹکرائی جو تاریک رات کے سناٹے میں ٹھنڈک کی بارش میں بھی واضح تھی۔۔۔

اس نے کھڑکی سے تھوڑا سا سر نکال کر باہر دیکھا

آواز بہت مدھم تھی جیسے دور سے آرہی ہو۔آواز میں سوز تھا۔۔

لگن تھی۔۔تڑپ تھی۔پر سمجھ نہیں آیا کہ گنگنایا کیا جارہا ہے۔۔

"اب اس سردی میں کون عاشق بنا بیٹھا ہے۔۔۔کہیں یہ ایس پی تو نہیں اسے بھی دورے پڑھ جاتے ہیں۔۔،،وہ سوچتی چادر ٹھیک کرنے لگی۔۔

اور پھر کھڑکی سے ہی باہر نکل گئی۔چادر کو ایک بار پھر سے اس نے شہانوں پہ مضبوط کیا۔

ایک پل کے لئے آواز رکی تھی من دبے قدم اٹھاتی اسی طرف دیکھتی چل رہی تھی۔

جہاں سے آواز آرہی تھی بہت ہی مدھم۔

یہ پہلی بار ہوا تھا

وہ چلتی جارہی تھی۔آخر گھر کی پیچھلی طرف جاتے ہوئے وہ رک گئی تھوڑا فاصلے پہ بنی

New Era Magazine

پہاڑی پہ کوئی بیٹھا تھا جس کی اس کی طرف پیٹھ تھی مار وا جلدی سے دیوار کے پیچھے چھپ ایک آنکھ دیوار سے نکال دیکھنے لگی دل عجیب سی کیفیت برپا کر رہا تھا۔۔ جیسے اس نے ڈر سمجھ جھٹلایا۔

"تصور کے حسین لمحے تیرا احساس کرتے ہیں۔

تیرا جب ذکر آتا ہے ملنے کو تڑپتے ہیں۔۔۔

ہمارا حال نہ پوچھو کہ دنیا بھول بیٹھے ہیں۔۔۔

چلے آؤ تمہارے بن نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں۔۔

سنو اچھا نہیں ہوتا کسی کو ایسے تڑپانا

محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانا،،

"یار اب اور کتنا سناؤں مانا۔۔۔اب ساری رات یہاں کھڑا تمہیں گانا سناتا جاؤں مجھے اب نیند آرہی ہے یار۔۔اور بھائی لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔،،وہ شہد گھول رہا تھا اس کے غصے سے بولنے میں بھی مٹھاس ہی مٹھاس تھی۔

وہ جھنجھلا کر کال کاٹ چکا تھا۔کالے کرتے پجامے پہ بادامی گرم شال لئے وہ اس کی

New Era Magazine

طرف پیٹھ کئے بیٹھا تھا۔

اب دونوں ہاتھ پیچھے ٹکائے وہ آسمان میں چمک رہے چاند کو دیکھ رہا تھا مار وا نے اس کی گردن کا پیچھا کیا اور آسمان پہ ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔

"ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی لوگ چاند کو کیوں گھورتے ہیں۔۔ جیسے اس نے کسی کا قرض دینا ہو۔۔۔،،وہ جھنجھلا کر سوچنے لگی

اچانک اس شخص نے کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی اور گردن گھمائی مار وا جلدی سے پیچھے ہٹی اور بھاگتی کمرے کی طرف گئی کھڑکیاں بند کر کے بیڈ پہ گرتے ہوئے اس نے سانس لیا پر مجال ہے جو دل کی دھک دھک بند ہوئی ہو۔

خوف زدہ ہو کر اس کی آنکھیں پھیل گئی اور وہ کانپتے ہوئے ہاتھ کو سینے پہ رکھ گئی اور آنکھیں مند لی۔

"ایک تو میں خوامخواہ ڈر گئی تھی،،وہ ایک نظر بے خبر سوئیں ہوئی صباء اور روحہ پہ ڈال آنکھیں مند گئی۔

آج تک اس نے کبھی گانے اتنے غور نہیں سنے تھے نہ ہی اسے کچھ خاص پسند تھے پر آج

آج الگ ہی کچھ ہوا تھا۔۔۔

پہلی بار اس کی دھڑکنیں بے تاب ہوئی تھی۔

اس آواز نے مکنا طیس کی طرح اسے پکڑ اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔

اور وہ خوف زدہ ہو گئی

اسے ڈر کا نام دے کے وہ منہ پہ تکیہ رکھ سو گئی۔

پر دل کتنی ہی دیر اس سے لڑتا رہا اور وہ سو گئی۔

پشاور آتے ہی یہاں کی وادیوں نے اسے یہ حسین تحفہ پیش کیا تھا

**********/

"کدو پلیز مجھے دو۔۔۔۔،،صباء نے ہاتھ بڑھا کر ننھے منے بچے کو پکڑنا چاہا۔

"نہ۔۔۔،، سمیر منہ ناک چڑھاتے ہوئے اٹھ گیا اور پھر صباء نے شور ڈالنا شروع کر دیا۔۔

جیسے صبح کا الارم سمجھ ماروا روحہ چونک کر اٹھی۔اور سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ہوا کیا ہے۔

"سمیر کمینے سنی مجھے دو،،صباء فل آواز میں چلائی۔

"اوہ شیٹ۔۔۔۔یہ دونوں پھر سے لڑائی کر رہے ہیں۔۔،، من بجلی کی پھرتی سے بیڈ سے اتری بالوں کو جوڑا بنایا اور شال اٹھالی۔۔

"دروازہ بند کرتی جانا مجھے نیند آئی ہوئی ہے۔۔۔،،روحہ دوبارہ کمبل کھینچ بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔۔،،وہ تیز قدم اٹھاتی باہر نکلی اور تقریباً بھاگتی ہوئی لاونج میں گئی جہاں انڈیا اور پاکستان کی جنگ عروج پہ تھی۔

دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی۔

"خالہ آپ جائیں میں دیکھتی ہوں،، من نے کمرے سے نکل رہی خالہ کو کہا تو وہ سر ہلاتی دوبارہ اندر چلی گئی۔

"تم کیا سمجھتے ہو خود کو۔۔۔،،صباء نے بچے کو کھینچ لیا تھا۔اور غصے سے بولی

"تم کیا سمجھتی ہو میں جلدی سنی کے لئے اٹھا ہوں دو مجھے۔۔۔،، سمیر نے غصے سے کہا اور سنی کو کھینچ لیا۔غصے سے اس کا کالا تل بھی غصے میں آچکا تھا اور ماتھے پہ بل پڑے جو سیلکی بالوں نے چھپا دیئے۔

"ارے کیا۔۔۔۔،،

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔،،اس سے پہلے کہ من کچھ اور بولتی صباء نے دوبارہ اونچی آواز میں کہا اور بچے کو سمیر سے کھینچا۔مار وا سر تھام کھڑی ہوئی وہ بولنے کی کوشش کرنے لگتی تو وہ سنتے ہی نہ۔

اور ان کی ادھر سے ادھر کھینچنے کی وجہ سے سنی رونے لگا۔۔

New Era Magazine

"ارے کیا ہو گیا صبح صبح ہی کیوں اذانیں دینے لگ گیا سارا خاندان۔۔۔۔،، اسفار مارننگ واک سے واپس آیا تھا۔ جھنجھلا کر بولا اور صوفے پر گر گیا۔

"ادھر دو دیکھو اس بچارے کو رولا دیا دفع ہو جاؤ تم دونوں یہاں سے۔۔۔،،

ماروا نے آگے بڑھ کر چھوٹے سنی کو گود میں اٹھالیا اور غصے سے بولی۔

"آپی۔۔۔۔۔،، وہ دونوں منمنائے۔

"کیا آپی۔۔۔۔اپنی لڑائی میں اس بچارے کو کیوں ایڈ کر لیا بڑے سو رہے ہیں شرم تو نہیں آتی۔۔۔۔،، ماروا سنی کو تھپتھپانے لگی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورتے چلے گئے۔

"شرط کے مطابق تم ہار گئے تھے کدو کے منہ والے۔۔۔،، صباء تمام تر غصے سے بولتی باہر نکل رہی تھی۔

"صبی۔۔۔۔۔،، ماروا نے اسے ڈانٹنے والے انداز میں پکارا تو خاموش ہو گئی۔

اور وہ دونوں منہ چڑھاتے کوٹ ٹھیک کرتے باہر چلے گئے اب باہر جا کر انہیں جھگڑا شروع کرنا تھا۔

"چپ ہو جاؤ سنی۔۔۔۔۔۔نہ بچے رونا نہیں۔۔ماما اٹھ جائیں گی میری جان۔۔،، وہ اسے سینے سے لگائے تھپتھپاتی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔اسفار صوفے پہ لیٹا فون پہ کسی

سے بات کر رہا تھا۔۔

"روحہ نہیں اٹھی۔۔۔،،وہ کال کاٹ کیچن کی طرف بڑھ گیا۔

"نہیں رات دیر سے سوئی تھی تو تھکی ہوئی ہے ویسے بھی ان دونوں نے جگا دیا اچھا بھلا بندہ سو رہا تھا۔۔،،وہ دودھ گرم کرتے ہوئے بولی۔

"یہ مجھے دو دیکھنا کیسے چپ کرتا۔۔۔۔۔،،وہ آگے بڑھا اور سنی کو اٹھا لیا۔ماروا نے چادر ٹھیک کی اور فیڈر اٹھا لائی

"اوئے چپ کر جا۔۔۔۔۔،،اسفار اسے ہوا میں اچھالتے ہوئے بولا تو ماروا نے جلدی سے فیڈر سینک پہ رکھا اس سے سنی کو پکڑ لیا۔

"ایس پی صاحب یہ مجرم نہیں ہے بچہ ہے۔۔کل کو اپنے بچوں کے ساتھ بھی ایسے ہی کرنا۔۔،،وہ غصے سے بولی۔

"ہاہاہاہا نہ سالی صاحبہ میرے بچے مجھے بہت پیارے ہونے ہیں۔۔۔،،وہ سینک کے ساتھ ٹیک لگا کھڑا ہو گیا۔

"اچھا مجھے کافی تو بنا دو یار۔۔۔۔،،اسفار نے معصوم سی شکل بنا کر التجاء کی۔

"میں کیوں بنا کر دوں۔۔۔خود بنا لو،،وہ فیڈر میں دودھ ڈالتے ہوئے بولی۔

سنی اب خاموش ہو چکا تھا۔

New Era Magazine

"میں روحہ کو اٹھا دیتا ہوں پھر۔۔۔،،وہ دھمکانے والے انداز میں بولا۔

"دفع ہو جاؤ اسفی بنا دیتی ہوں پکڑو اسے۔۔۔،،ماروا

نے شدید غصے سے فیڈر اس کے ہاتھ میں تھمایا اور پھر سنی۔

"تھینک یو۔۔۔تم دنیا کی بیسٹ بیسٹ سالی ہو۔۔۔،،وہ تعریف کرتا باہر نکل گیا۔وہ

اسے گھورتی نفی میں سر ہلا کر اپنے کام میں مصروف ہوئی۔

"اب دو کپ بنا لیتی ہوں اپنے کے لئے بھی۔۔۔،،وہ بڑبڑائی اور کافی کا سامان دیکھنے

لگی۔

کافی بنا کر باہر نکلی تو سامنے روحہ بڑے صوفے پر بیٹھی تھی اور اسفار دوسرے صوفے

پہ بیٹھا بچے کے ساتھ بزی تھے

جو روحہ کی گود میں مسکرا رہا تھا۔اس کے لمبے بالوں کو کبھی پکڑتا تو کبھی سرخ و سفید

رخساروں کو چھوتا۔ماروا نے ایک مگ اسفار کو تھمایا اور جو اپنے لئے بنایا تھا وہ روحہ کے

سامنے میز پر رکھ دیا۔۔

"اوئے میری ہونے والی بیوی پہ لائین مار رہے ہو۔۔۔،،اسفار نے سنی کو غصے سے

گھورا تو وہ رونے کے لئے گیئر لگانے لگا۔

"اوئے اوئے یار رونا نہیں سوری سوری۔۔،،اسفار نے ڈر کے کہا تو ماروا روحہ کے

ساتھ ساتھ آنٹی کا بھی قہقہہ بلند ہوا جو فریش ہو کے باہر آ رہی تھی۔

اسفار نے ایک محبت بھری نظر مسکراتی روحہ پہ ڈالی اور مسکرا کر کافی کا مگ ہونٹوں سے لگا گیا۔

"ساری زندگی میں تمہیں بغیر پلکیں جھپکائے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔روح۔۔اپنے پہلو میں بیٹھا کے تمہارا اسف دیوانا ہے تمہارا۔۔،،وہ دل میں شریر انداز میں مخالف ہوا تھا پر روحہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور پھر شرمیلی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی۔اسفار اپنا سر کھجاتا سر جھکا گیا۔

اسے کیا معلوم تھا ان حسین وادیوں میں اس کی روحہ کھو جانی ہے۔۔

ہمشہ کے لئے۔۔۔

زندگی بدل

ایک الگ موڑ آنے والا ہے۔

*******/*******

ضبط بے حال ہوا

درد بے چین ہوا

New Era Magazine

آگ سلگانے لگی

راکھ بھی اڑنے لگی

زخم ناسور ہوئے

جانے کو بیتاب ہوئے

آرزو ڈسنے لگی ہے ہم کو

حسرتیں ہنسنے

لگیں ہیں ہم پر

اتنی شدت سے اداسی نے کوئی وار کیا

جیسے نیزہ سا کوئی روح میں پیوست ہوا

اور کچھ اس طرح پیوست ہوا

روح کو بھی کوئی اب

راہ نہیں ملتی نکلنے کے لیے

اس قدر کرب کا عالم ہے

تمہیں کیسے کہیں

تو کہاں ہے؟

New Era Magazine

اے مرے ہوش رُبا!

"آنٹی آپ سب بھی چلیں نہ۔۔۔۔"

صباء ٹائٹس پہ گرے شرٹ پہنے اوپر لیدر کا کوٹ سر پہ گرم ٹوپی اور گرم سٹالر گردن کے گرد مفلر کی طرح لپیٹے

بغیر میک اپ کے لالگی چہرے پہ لئے۔۔۔

گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے شہنیلا کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں بیٹا اب ہم بڑے بوڑھے کیسے پہاڑیوں پہ چڑھیں گے۔۔۔ آپ بچے سب گھوموں پھیرو۔۔۔۔"انہوں نے پیار سے ہاتھ اس کی رخسار پہ رکھ کر کہا۔

سمیر اور اسفار بھی چینج کر کے لاؤنج میں آ چکے تھے۔

اسفار بلیک جینز ریڈ ہائی نیک پہ بلیک کوٹ پہنے بالوں کو سٹائل دیا تھا پر سٹائل بنا نہیں اور بال ہمشہ کی طرح ماتھے پہ بکھر گئے۔

ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ ننھے سنی کے کاٹ پہ جھکا ہوا تھا۔

سمیر مہندی کلر کی شرٹ پہ براؤن جیکٹ۔ مفلر گردن کے گرد لپیٹے بیلو جینز بالوں کو پف سٹائل دیئے جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے ہوئے تھا۔

New Era Magazine

"اب یہ لیڈیز کب باہر نکلیں گی۔۔۔"،اسفار نے کوٹ کا بازو پیچھے کر ٹائم دیکھا۔

"روح، من بیٹا جلدی کر لیں۔۔۔۔"، مسز فیضان نے اونچی آواز میں پکارا۔

"آ گئے آ گئے۔۔۔۔"،روحہ بھاگتی کوٹ پہنتی آئی

سکائی کلر کی پشاوری کرتی اور سفید ٹائٹس پہ بلیک کوٹ لمبے بالوں کو کیچر میں قید کر رکھا تھا۔

سفید چہرہ اور اس پہ سرخ ہوئی ناک اور رخسار یں موٹی موٹی آنکھوں میں کاجل کی لہریں لئے ہمیشہ کی طرح اسفار کی نظریں تھم گئی۔

"اب چلیں۔۔۔آنٹی آپ تو چلیں گی نہ۔۔۔"، من گرم مہرون شال شہانوں کے گرد ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

وہ لمبی فراک پہ اون کی بنائی سٹائلش جیکٹ پہنے بالوں کو ایک طرف ڈھیلی ڈھالی پونی کئے ہاتھوں کو سینے پہ باندھے لاؤنج میں داخل ہوئی۔

"نہیں بیٹا سنی کو ہلکی ہلکی سی حرارت ہے اس لئے آج آپ لوگ جاؤ۔۔۔"،آنٹی نے سنی کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا

"آپی آپ نے کیمرہ لیا۔۔۔؟"، سمیر نے پوچھا۔

"اوہ وہ تو بھول گئی میرے بیگ میں ہے صبی جا کر نکال لو۔۔"،وہ سر پہ چپت رسید

کرتے ہوئے بولی۔

"اب تو بھولنا ہی ہے۔۔۔،،روحہ نے اسے شہانا

مار کہا۔

مارواِ نے رات والی بات اس کو بتا دی تھی کیونکہ دونوں کی عادت تھی ہر بات ایک

دوسرے سے شئیر کرنے کی۔

"روح پلیز سٹاپ اٹ۔۔ایسی ویسی کوئی بات نہیں۔۔۔اب میں اتنی بے واقوف

بھی نہیں ایک انجان آدمی نا محرم سے محبت کر لوں جو میرا لگتا بھی کچھ نہیں۔۔نووے

روح۔۔۔،، من نے اس کے کان میں گھس کر سختی سے کہا۔

"دیکھو تو یہ ہی تو محبت ہے شونا۔۔۔کیسے بلش کر رہی ہو۔۔۔اور تم ایک ایسی لڑکی

جیسے سامنے کھڑا کوئی مرد ایمپریس نہیں کر سکتا اور وہاں ایک مرد کی آواز شہد ہو

گئی۔۔۔واہ واہ۔۔اب بن مت مان جا،۔۔۔،،روح نے پھر سے سرگوشی کی۔

"کیا گھسر پھسر چل رہی ہے وہاں۔۔چلنا نہیں کیا۔۔؟،،اس سے پہلے کہ من کچھ کہتی

اسفار گلاسز لگاتے ہوئے بولا

تو وہ دونوں خاموش ہو گئی۔

مارواِ نے شال اچھے سے سر پہ ٹکالی۔

New Era Magazine

/*//****

وہ لوگ اس وقت پہاڑیوں پہ تھے۔

سمیر صباء خوبصورت منظروں کو کیمرے میں قید کر رہے تھے۔

ماروا سینے پر ہاتھ لپیٹے کبھی ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی تو کبھی گہری سانس خارج کرتی یہاں کی آب وہوا میں کافی حد تک سردی اور ٹھنڈک تھی۔

اسفار اور روح ایک دوسرے سے کافی فاصلے پہ چلتے ہوئے باتوں میں مصروف تھے

اچانک بادل گرجنے لگے تو من کے قدم رک گئے اور وہ آسمان کو دیکھنے لگی۔ ہر طرف بادل بھاگ کر ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

"واؤ کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے۔۔۔،، روح نے دونوں باہوں کو پھیلا کر کہا۔

اسفار نے شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھا تو روح نے اس کے شہانے پہ تھپکی رسید کی تو وہ ہنسنے لگا۔

"کہاں سے موسم خوبصورت ہے یہاں اگر بارش آئی تو ہم سب مر سکتے ہیں۔۔۔ کتنی اونچائی پہ ہیں جانتے ہو تم لوگ چلو واپس۔۔۔۔،، من نے سنجیدگی سے کہا۔

"من اسف ساتھ ہے نہ۔۔۔۔۔۔،، روح نے مڑ کر اسے دیکھا تو من نے فکر مند نگاہ پہلے ان دونوں پہ ڈالی پھر پیچھے مڑ کر صباء اور سمیر کو

New Era Magazine

دیکھا جو ایک دوسرے کی فوٹو بنا رہے تھے۔

"کیا ہوا من ڈونٹ وری۔۔۔ یہاں موسم ہمشہ خراب رہتا ہے میں ہوں نہ کچھ نہیں ہو گا کسی کو بھی چلو اب۔۔۔،، اسفار جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کھڑا تھا۔

من کا سانس حلق میں ہی اٹکا ہوا تھا۔اس نے سڑک پہ نظر دوڑائی دور دور تک ٹریفک نہیں تھی کچھ دیر پہلے وہ لوگ ایک جگہ گاڑی روک پہاڑی پہ چڑھے تھے۔اور اس وقت وہ لوگ گھر سے کافی دور والی پہاڑی پہ تھے۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر من کی طرف بڑھے۔

"چلو۔۔۔،، دونوں نے اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑ کھینچا تو وہ ہڑ بڑا کر رہ گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے مجھے چھوڑو۔۔صباء سمیر ہمارے ساتھ آؤ۔۔۔،، وہ پیچھے گردن گھما کر بولی۔

"چلو سمیر۔۔،، صباء نے اسے کیمرہ تھما کر قدم بڑھایا ہی تھا کہ اکھڑے پتھر سے پاؤں ٹکرایا اس سے پہلے کہ وہ گرتی سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ اپنی طرف کھینچا وہ چیخ پڑھی تھی۔سمیر نے اسے اپنے سامنے کیا

"کیا ہوا۔۔۔،، مار والو گوں نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوا آپی پاؤں پھسلا تھا۔۔،، صباء نے کہا تو وہ تینوں رک کر ان کا انتظار کرنے

لگے۔

"دھیان سے چلو نہ چھوٹی۔۔۔۔،،اسفار نے کہا تو وہ سر ہلا گئی

"سمیر میرا ہاتھ پکڑ لو میں گر جاؤں گی،،وہ خوف زدہ ہو کر بولی اور خود ہی سمیر کا ہاتھ پکڑ لیا۔اس نے سر ہلا دیا۔

بچپنا تھا ایسا ویسا کوئی جذبہ نہیں تھا ان دونوں کے درمیان۔۔

"اب دھیان سے چلنا چڑیل،، سمیر نے اس کا ہاتھ دبا کر کہا تو صباء نے غصے سے اسے گھورا اور ہاتھ چھوڑوا کے مار وا کا ہاتھ تھام لیا اور گردن گھما کر زبان دیکھائی۔

"اسفی میں تو کہتی ہوں واپس چلتے ہیں۔۔،،مار وا نے ایک بار پھر آسمان پہ نظر ڈالی اب وہ لوگ پہاڑی کے اس حصہ پہ تھے جہاں ڈھیلوئی جگہ تھی۔

بادل گرجنے لگے تھے۔

"ایسے کرتے ہیں ہم دو گروپ بنا لیتے ہیں صباء تم میرے ساتھ آؤ میں ان دونوں کو سنبھال لیتا ہوں اور سمیر تم اپنی بہن کو سنبھال لو۔۔ کہیں گم ہی نہ ہو جائے۔۔،،اسفار نے مذاق اڑایا۔

"اسف پلیز مذاق نہ کریں،،روح پریشانی سے بولی۔

"میں مذاق نہیں کر رہا سمیر کو راستہ معلوم ہے اور ویسے بھی ہم نے دور نہیں رہنا بس

ایک دوسرے کو سہارا دینا ہے۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا۔

صباء نے بھاگ کر اسفار کو بازو سے پکڑ لیا۔

"بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز واپس چلیں۔۔۔،،وہ ڈرتے ہوئے بولی اور اسفار کو واپس کھینچنے لگی۔

"ٹھیک ہے ڈرو نہیں چھوٹی۔۔اب واپس جانے کا فائدہ نہیں ہے بہت آگے آ چکے ہیں۔

آگے جا کے ایک

ایک راستہ نیچے کی طرف جاتا ہے۔۔تیز تیز نہیں چلو بس نارمل رفتار رکھو۔۔۔روح اپنا ہاتھ دو،،اسفار نے جینز کی جیب سے دوسرا ہاتھ نکال کر روح کے سامنے کیا تو اس نے اپنا ہاتھ اسفار کے ہاتھ میں دے دیا۔اور پریشانی سے اسے دیکھا۔

صباء اور روح بہت ڈر چکی تھی اسفار نے آنکھوں سے ہی اسے یقین دلایا کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔

"من سمیر دھیان سے چلنا۔۔۔،،اسفار چلتے ہوئے بولا۔۔

"یہ سب نہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے اسفی۔۔۔میں کہ بھی رہی تھی واپس چلتے ہیں پر نہیں اب بھگتو۔۔۔۔،،ماروا غصے سے بولی۔

New Era Magazine

"اچھا من ڈونٹ وری اسف ہے نہ۔۔۔،، روح نے اونچی آواز میں کہا۔۔

"ہے تو ہی پرو بلمز ہوتی ہیں۔۔ تم کہاں رہ گئے سمی ساتھ آؤ۔۔۔،، وہ چڑ کر بولی سمیر اس کے ساتھ چلنے لگا۔

۔کچھ دیر بعد بارش برسنے لگی صباء تو رونے ہی لگی تھی روح نے بھی اسفار کا بازو زور سے پکڑ لیا جبکہ من نے ایک غصیلی نگاہ اسفار پہ ڈالی۔

۔وہ لوگ نیچے کی راہ اتر رہے تھے کہ بارش زور و شور سے برسنے لگی۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔مجھے کہیں نہیں جانا یہاں ہی رہنا ہے میں گر جاؤں گی۔۔۔۔،، صباء روتے بولی۔اور نفی میں سر ہلانے لگی۔سمیر تو ہنس ہنس پاگل ہو رہا تھا۔

"کدو چپ کر جا تیری جان لے لوں گی۔۔بھائی پلیز ہم کہیں نہیں جائیں گے یہاں رہ جاتے ہیں پلیز۔۔،، صباء سمیر کو سنا کر پھر سے اسفار سے التجاء کرنے لگی۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔بیٹا میں ہوں نہ۔۔،، اسفار نے اس کے شہانوں کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا اور روح کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

صباء خوف زدہ ہو کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"من سمیر تم دونوں پیچھے کیوں ہو ہمارے ساتھ چلو گروپ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم دونوں پیچھے رہ جاؤ۔۔۔،، اسفار نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ماروا آہستہ آہستہ چلتی آرہی

تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم لوگ چلو۔پاؤں میں پتھر لگ گیا۔۔سمیر کو راستہ معلوم ہے ہم آجائیں گے۔۔۔صباء کو ٹھنڈ لگ گئی تو بہت دیر تک بخار رہے گا اور روح کی طبیعت بھی بہت جلد خراب ہو جاتی ہے۔۔۔ہماری فکر نہ کرو۔۔۔،،وہ آہستہ آہستہ چلتی بے بسی سے بولی۔

"آپی ٹھیک کہ رہی ہے آپ لوگ جلدی نیچے جائیں اور کوئی ٹھکانہ ڈھونڈ آپی لوگوں کو بیٹھا ہمیں لے جائے گا۔۔،،سمیر نے مار وا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں اسفار تم صباء اور روح کو اکیلے مت چھوڑنا۔۔میرے ساتھ سمیر ہے۔۔ڈونٹ وری۔۔۔،،ماروا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ سختی سے بولی تھی ایسے علاقے میں دو جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو اکیلے چھوڑنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے دھیان سے چلنا اور سمیر ہم لوگ نیچے سے رائٹ سائڈ پہ جائیں گے دوسری سڑک سے اوکے۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے کہا تو سمیر نے اوکے کہا۔

****

بارش تیز ہو چکی تھی اس قدر کے دور سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

New Era Magazine

گھر سب پریشان تھے۔اور یہاں وہ سب عجیب مصیبت میں پھنس کر رہ گئے تھے۔

جب وہ گھر سے نکلے تھے تو موسم خوشگوار تھا اور جب وہ لوگ یہاں پہاڑیوں پہ آئے تو بھی موسم خوشگوار تھا پر اچانک سے بادل گرجے اور پھر بارش شروع۔

"تم دونوں یہاں بیٹھو میں سمیر اور من کو لے کر آتا ہوں گھبرانا نہیں۔۔۔"،اسفار ان دونوں کو نیچے لے آیا تھا اور اب ایک چھوٹی سی دکان پہ پہنچ چکے تھے۔

"بھائی آپ ہمیں یہاں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ سمیر آپی کے ساتھ ہے اگر آپ ہمیں یہاں چھوڑ کر گئے تو آپی ناراض ہو جائیں گی۔۔"،صباء کارونا ختم نہیں ہو رہا تھا وہ تینوں بے حد بھگ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ریلکس چھوٹی اب ہم نیچے ہیں۔۔کچھ نہیں ہو گا۔بارش رکتی ہے تو ہم واپس جائیں گے گاڑی بھی دوسری طرف ہے۔۔۔من ٹھیک کہ رہی تھی ہمیں واپس چلے جانا چاہئے تھا۔۔"،وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر ان دونوں کے ساتھ بینچ پہ بیٹھ گیا۔

"صاحب چائے۔۔۔۔"،ایک چھوٹا بچہ تین ماہ چائے لایا۔

"روح ڈونٹ وری من ٹھیک ہو گی۔۔۔۔وہ دونوں ٹھیک ہوں گے ڈونٹ وری یہ لو چائے پیو"،اسفار اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ بولا اور اس کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"اسف مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ ہمیں نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اور ہمیں کیا معلوم تھا کہ ایسا ہو گا"اسفار نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"چھوٹے بات سنو"وہ پاس سے گزر رہے ملازم کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا یہاں سے کمبل وغیرہ مل سکتا ہے۔۔۔"

"جی صاحب میں ابھی رضائی لاتا ہوں"وہ بچہ صباء اور روح پہ نظر ڈالتا چلا گیا

"شکریہ۔۔۔"اسفار نے مسکرا کر کہا اور بینچ پہ بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد بچہ رضائی لے آیا اسفار نے روح اور صباء پہ اچھی طرح رضائی ڈال دی۔

"صاحب آپ یہ چادر لے لیں۔۔۔"دکان والے نے ایک چادر اسے تھمائی وہ ایک طرف پڑی کرسی کھینچ بیٹھ گیا تھا۔

چھوٹی سی دکان میں آگ کے جلنے کی وجہ سے حرارت تھی۔صباء روح کے شہانے پہ سر ٹکائے کانپ رہی تھی۔اور روح آہستہ آہستہ اس کی رخسار تھپتھپا رہی تھی۔دھیان تو مارو ا کی طرف اٹکا ہوا تھا۔

****

ماروا اور سمیر پہاڑی سے نیچے تو اتر آئے تھے۔۔پر کس طرف آ گئے تھے نہیں جانتے

تھے۔

کہیں دور دور تک کوئی خاص آبادی نہ تھی

"سمیر تم راستہ بھول گئے ہو نہ،،ماروا نے سنجیدگی سے ادھر ادھر دیکھنے کے دوران کہا تو وہ جو اسی کشمکش میں تھا کہ یہ بات کیسے بتائے شرمندہ سا ہو سر ہلا گیا۔

"آپی کافی ٹائم ہو گیا ہے نہ آئے اسی لئے،،وہ شرمندہ سا ہو کر بولا

"کوئی بات نہیں تم جا کر راستہ ڈھونڈو مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔مجھے لگتا ہے ان درختوں کے دوسری طرف سڑک ہے۔۔۔،،وہ ایک بڑے پتھر پہ بیٹھ چکی تھی۔اور سنجیدگی سے بولی۔

"پر آپ۔۔

"مجھے کچھ نہیں ہوتا پلیز راستہ ڈھونڈو۔۔ٹھنڈ بہت ہے۔۔اور تم بھی بھگ چکے ہو۔۔،،وہ کانپتے ہوئے بولی۔کہاں اسے اپنی فکر ہوتی تھی۔۔

ہمیشہ دوسروں کی فکر میں لگی رہتی تھی۔

سمیر سر ہلا کر تیز قدم اٹھاتا کچی سڑک اور آدھی پتھروں سے چھپی سڑک سے نیچے اوتر سیدھا چل دیا۔۔۔

پوری طرح بھگی شال کو اس نے اپنے گرد مضبوط کر لیا۔

New Era Magazine

اب پچھتا رہی تھی رہ رہ کے اسفار پہ غصہ آرہا تھا۔

پر اسفار کا قصور بھی تو نہیں تھا پہاڑی علاقے میں بارش کا اچانک برسنا تو عام بات

ہے۔۔

وہ شال کو اچھے سے سر پہ ٹکا کے نقاب بھی کر چکی تھی ٹھنڈ تو ویسے ہی اسے راس نہیں

آتی تھی۔

ہونٹ نیلے ہونے لگے تھے۔

ہاتھ پاؤں شل ہو چکے تھے پیر پہ لگی جوٹ کی درد اب محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔

اچانک اس کا سر گھومنے لگا تھا۔

اس نے آس پاس دیکھا پر کوئی اللہ کا بنایا بندہ نظر نہیں آیا۔۔

سر گھوم رہا تھا

وجود شل ہو چکا تھا۔

دماغ تھم گیا تھا کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رہی تھی اور وہ گرنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔آپ کو۔۔۔ٹھیک ہیں نہ۔۔،، کوئی بولا تھا اور اس کو شہانوں سے تھاما بھی

تھا کسی نے۔۔پر وہ آنکھیں نہیں کھول سکی۔

اتنے دن کے بعد تو آیا ہے آج

سوچتا ہوں کس طرح تجھ سے ملوں

"یا اللہ میری حفاظت فرمانا۔۔۔،،وہ خوف زدہ دل میں دعا کرتے ہوئے ہوش کھو بیٹھی۔

وہ جس بات سے ڈر رہی تھی کہ صباء اور روح کے ساتھ کچھ غلط نہ

اب نہ جانے خود کہاں جانا تھا اسے؟

کون تھا وہ انسان یا حیوان نہ جانے کیا ہونا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

****

مری تھم تھم جاوے سانس پیا

مری آنکھ کو ساون راس پیا

تجھے سن سن دل میں ہوک اٹھے

ترا لہجہ بہت اداس پیا

New Era Magazine

ترے پیر کی خاک بنا ڈالوں

مرے تن پر جتنا ماس پیا

تُو ظاہر بھی، تُو باطن بھی

ترا ہر جانب احساس پیا

تری نگری کتنی دور سجن

مری جندڑی بہت اداس پیا

میں چاکر تیری ازلوں سے

تُو افضل، خاص الخاص پیا

مجھے سارے درد قبول سجن

مجھے تیری ہستی راس پیا

New Era Magazine

"اسف وہ دونوں کہاں ہوں گے۔۔۔۔

تم جاؤ پلیز میں صباء کے پاس ہوں۔مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔،،روح تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

"اب تو بارش بھی تھمنے جا رہی ہے۔۔۔کیا پتا پھر سے برس پڑے۔۔۔،،روح کا تو دل بیٹھے جا رہا تھا۔

"۔۔۔۔تم فکر نہ کرو۔۔شائد وہ دونوں گھر چلے گئے ہوں۔ سمیر کو راستہ معلوم ہے۔۔۔،،وہ اپنے سرخ ہوتے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"پھر بھی تم ایک دفع باہر نکل کر دیکھ تو لو سمیر کو کال کرو۔۔۔کچھ کرو اسف۔۔۔۔،،

"تم ٹینشن نہ لو میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔،،وہ اس کے گھٹنوں پر رکھے ہاتھ پہ تھپکی دیتے ہوئے بولا وہ بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ کرے کیا ان دونوں کو اکیلا چھوڑ جائے یا نہ جائے۔۔آخر کچھ دیر ادھر ادھر ٹہلنے کے بعد وہ دکان سے باہر نکلا۔۔پر دل روح اور صباء میں اٹکا تھا جو اکیلی تھی۔

"آپی، سمی ٹھیک ہوں گے نہ۔روح آپی۔۔۔،،صباء سوں سوں کرتے ہوئے بولی روح نے ہاں میں سر ہلا کر اسے خود میں بھیج لیا۔اور ماتھے پہ بوسہ دیا۔

New Era Magazine

اسفار باہر نکلا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"کہاں جاؤں میں کس راستے۔۔۔۔۔پتا نہیں وہ دونوں کہاں ہوں۔۔روح اور صباء کو کیسے اکیلا چھوڑ دوں۔۔۔۔،،وہ جھنجلا کے چوراہے پہ جا کھڑا ہوا اور اس دکان کی طرف دیکھنے لگا جس میں روح اور صباء تھیں۔

"من تو سامنے والے کی دھجیاں بھی اڑا سکتی ہے۔۔۔روح اور صباء تو پہلے ہی ڈری ہوئی ہیں۔۔۔من کے ساتھ سمیر ہے۔۔مجھے واپس چلنا چاہیئے۔۔وہ لوگ آ جائیں گے۔۔۔،،آخر وہ مطمئن نہیں ہوا صباء اور روح کو اکیلا چھوڑ کہیں جانے کے لئے وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے واپس چل دیا۔

دل نہیں مان رہا تھا کہ دو لڑکیوں کو اکیلے چھوڑ وہ کیسے جا سکتا تھا۔۔۔؟

"اسفی بھائی۔۔۔اسفی بھائی۔۔،،اس کے قدم رک گئے اس نے مڑ کر دیکھا سمیر دوسری سڑک سے بھاگتا اس کی طرف آ رہا تھا۔۔بارش ایک بار پھر سے تیز ہو چکی تھی۔بادل گرجنے لگے تھے سمیر کے ہونٹ کالے ہو رہے تھے۔

"سمیر من کہاں ہے۔۔۔۔۔تم دونوں ٹھیک ہو۔،،اسفار اس کی طرف بڑھا۔

"شکر ہے آپ مل گئے میں کب سے راستہ ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔،،وہ سانس لینے کے لئے رکا وہ کانپ رہا تھا۔اسفار نے اپنی شال اسے دی جو آدھی سے زیادہ بھیگ چکی

تھی۔

"من کہاں ہے یار۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے اسے کہاں چھوڑ آئے۔۔۔،،اسفار گھبرا گیا تھا۔

"وہ ان درختوں کی پیچھلی سڑک کے کنارے بیٹھی ہیں۔۔مجھے انہوں نے کہا راستہ ڈھونڈوں۔۔۔،،

"واٹ۔۔۔۔تم پاگل ہو اب جاؤ وہ تیسری شاپ پہ روح اور صباء بیٹھی ہیں میں جاتا ہوں من کو لینے۔۔۔،،وہ تیز قدم اٹھاتا اس طرف چل دیا جہاں سے سمیر آیا تھا سمیر اس طرف چل دیا جدھر سے اسفار آیا تھا۔

****

اس کی آنکھ کھولی

وہ پہلے تو غائب دماغی سے چھت کو گھورتی رہی۔۔

پھر اسے نرم و ملائم بستر محسوس ہوا آنکھیں یہاں سے وہاں تک پوری پھیلتی گئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔بال چہرے پہ بکھرے تھے۔وہ چاروں اطراف دیکھنے لگی وجود میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی۔

ہاتھ پاؤں یہ دیکھ

کانپ گئے وہ کسی اور لباس میں تھی۔۔اس نے ایک اچٹتی سی نظر اپنے وجود پہ ڈالی بال خوش تھے اور آدھے گیلے

"م۔۔میں کہاں ہوں۔۔۔۔ک۔۔کیا ہوا تھام۔۔میرے ساتھ۔۔میرے کپڑے کس نے بدلے۔۔۔،،وہ جلدی سے کمبل اپنے وجود پہ کھینچ خوف زدہ ہو کمرے کو ایک بار پھر دیکھنے لگی آسائش سے لدا ہوا کمرہ نہ جانے کس کا تھا۔۔!؟

نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔؟

وہ پاس پڑی پشاور شال سر پہ لیتی آنسو صاف کرتے ہوئے غصے سے بھری اپنے اوپر سے کمبل کھینچ نیچے اتری۔۔

"بیگم جان آپ اٹھ گیا۔۔۔،،ایک ملازمہ گھونگھٹ اوڑھے ہوئے ہاتھوں میں ٹرے تھامے جس میں گرم دودھ تھا اندر داخل ہوئی۔

"مجھے یہاں کون لایا۔۔۔میرے ساتھ کیا کیا تم لوگوں نے۔۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں

بولو کیا کیا میرے ساتھ۔۔۔،،وہ چلائی تھی۔۔۔پوری قوت سے۔۔۔

"بیگم جان ہمارا صاحب لائے تھا۔۔۔باخدا وہ یہاں تمہارے کو کمرے میں چھوڑ باہر چلے گیا۔۔۔یہ آپ کا کپڑا بھگ چکا تھا ہم نے بدلا۔۔۔وہ بھی بتی (لائٹ) بند کر کے

New Era Magazine

خدا قسم بیگم جان۔۔۔ہمارا صاحب بہت نیک آدمی ہے۔۔۔وہ ایسا نہیں ہے۔

آپ کا تو چہرہ بھی انہوں نے نہیں دیکھا بیگم جان۔۔۔،،وہ گھونگھٹ ہٹاتے ہوئے نظریں جھکا بولی ماروا تھم کر اسے دیکھنے لگی اس کے چہرے اور لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"ت۔ت۔تم سچ کہہ رہی ہو نہ۔۔۔،ماروا نے ماتھے پہ بل ڈال کر سختی سے پوچھا۔

"جی جی بیگم جان۔۔۔وہ تم بے ہوس (بے ہوش) ہو گیا تھا نہ تو صاحب تم کو یہاں لے آیا۔۔۔

پر انہوں نے تمہارا چادر تک کو نہیں اتار چہرہ بھی نہ دیکھا۔سیدھا یہاں لایا ہم کو کہ گیا کہ تم کو دیکھ لے۔۔۔،،وہ تفصیل سے بتا رہی تھی۔ماروا کی جان میں جان آئی پر وہ حیران تھی۔۔۔۔

بہت حیران کہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔؟

کوئی فرشتہ اسے مل سکتا ہے۔؟

جو اتنی آسانی سے اس کی عزت بچا گیا

اگر وہ وہاں رہتی اور کوئی درندہ اٹھا لے جاتا تو کیا کرتی ہو۔۔؟

وہ سوچتے ہوئے اس کی سانسیں تھم سی گئی۔

New Era Magazine

"تمہارا صاحب کہاں ہیں؟؟؟،،

"وہ تو جی اسی وقت باہر نکل گئے تھا جی کچھ دیر تک لوٹ آئے گا۔۔۔،، وہ پشتو لب و لہجہ ماروا کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

"آپ جی یہ دودھ پی لیں۔۔۔،، اس نے ماروا کے سامنے گرم دودھ کیا

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔،، وہ مسکرانے کی صحیح کوشش کرتے ہوئے بولی اور کمبل میں گھس گئی

"نہ جانے سب کتنا پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔روح صباء سمیر۔۔۔اور اس اسفی کو تو گھر جا کر پوچھوں گی۔۔۔۔،، وہ فکر مند تھی۔اسفار پہ رہ رہ کے غصہ آ رہا تھا۔

یہ تو بچپن سے ہی چلتا آ رہا تھا اس کی چھوٹی سی غلطی پہ بھی من کی طرف سے بڑی سزا سنائی جاتی تھی۔

"اچھا سنو تمہارے صاحب کا کیا۔۔۔،، وہ چہرے سے کمبل ہٹاتے ہوئے بولی پر ملازمہ جا چکی تھی تو وہ خاموش ہوتی دوبارہ کانپتی بستر میں گھس گئی۔۔

کچھ دیر بعد دروازے پہ گاڑی رکی اور ہارن بجا۔۔۔

نہ جانے کیوں اس کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔

ڈر تھا؟

نہ جانے کون ہو گا۔۔۔؟

پر وہ لیٹی رہی۔ کمبل میں آنکھیں پھیلائے ناخن چباتے ہوئے سوچتی رہی۔

"بیگم جان صاحب بلارہاہے۔کیاآپ چل سکتاہے۔۔۔۔انہوں نے کہاہے آپ جا سکا تو ہم بلائے۔۔۔ا۔،،وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی۔

"اور پردہ کر کے آنے کا بولتاہے صاحب۔۔،،وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

"کیوں تمہارے صاحب کو عورتوں کو دیکھنے سے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے کیا،،وہ تپ کر بولی

"نہیں جی کیسی باتیں کرتاہے۔۔۔،،وہ خوفگی سے بولی۔۔

ماروا کچھ دیر لیٹی سوچتی رہی پھر اٹھ کر پشاوری شال سے نقاب کر لیا۔۔۔

وہ نہ جانے کون تھا

دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے وہ چل رہی تھی کمرے سے باہر نکلی تو ادھر ادھر دیکھنے لگی ہر چیز قیمتی تھی حال سے نکل گیلری کا بڑا دروازہ ملازمہ نے کھولا وہ کوریڈور میں داخل ہو لیفٹ سائیڈ چلنے لگی۔

پردوں سے لے کے دیوار پہ لگی پینٹنگ تک ہر ایک چیز بول بول اپنی قیمت بتارہی تھی۔۔

ایک کمرہ جس کا شیشے کا دروازہ تھا۔ملازمہ نے کھولا وہ اندر داخل ہوئی اور ملازمہ دروازے سے ہی واپس چلی گئی۔۔یہ کمرہ اس کوٹھی نما گھر کی باہر کی طرف تھا۔
سامنے صوفے پہ کوئی بیٹھا تھا جس کا منہ دوسری طرف تھا بس ایک سفید ہاتھ ہی نظر آ رہا تھا۔
جس میں ریسٹ واچ اور درمیان والی انگلی میں کالے رنگ کے نگ والی انگوٹھی تھی
"کون ہیں آپ۔۔۔اور مجھ پہ اتنی کرم نوازی کیوں کی۔۔۔۔،،ماروا مضبوط لہجے میں بولی تھی۔
"میں اللہ کا بندہ ہوں اور میڈیم شکریہ تھینک یو کا رواج ہے یا نہیں۔۔۔۔،،وہ بولا تو ماروا چونک گئی یہ وہی تھا۔۔جس کی آواز نے اسے پشاور میں خوش آمدید کہا تھا۔۔
جس کی آواز میں میٹھاس تو نچوڑ نچوڑ اللہ نے ڈالی تھی۔
وہ بت بنی اس کے سر کو جو اونچے صوفے کی پشت سے نظر آ رہا تھا۔اور ہاتھ کو دیکھتی رہی۔
اب وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔
سکائی کلر کے کرتا پجامہ پہ براؤن شال لئے کسرتی بدن اور دراز قد کاٹھ۔وہ کمرے میں صرف وہ ہی چھایا ہوا تھا ہر ایک کمرے کی

چیز اس کے اٹھنے سے خاموش ہوئی ہو

"آپ کا نام کیا ہے؟

اور آپ کون ہیں۔۔وہ ملازمہ تو پٹھان ہے اور آپ۔۔۔۔،،وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

"میں بھی پٹھان ہوں۔۔۔۔،،سامنے والے نے اس کی جھیجھک محسوس کر لی تھی

تبھی شرارت آمیز انداز میں کہا گیا تھا۔

ماروا خوف زدہ ہو کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔اسفار سے سن چکی تھی کہ پٹھان بہت

بے رحم ہوتے ہیں۔پشاور آتے ہوئے بھی اس نے نصیحت کی تھی کہ دھیان سے

رہنا۔احتیاط برتنے کو بھی کہا تھا۔

حالانکہ اسفار خود بھی پٹھان تھا پر وہ ظالم نہیں تھا جو اس پرست انسان نہیں تھا۔

نہ جانے یہ کیسا پٹھان تھا کون تھا۔۔؟

"پ۔۔پٹھان۔۔اچھے والے یا برے والے۔۔۔,،وہ بڑی مدھم آواز میں بولی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔۔؟؟،،الٹا بڑی دلچسپی سے سوال کیا گیا تھا۔۔

وہ گھبراہٹ بھی محسوس کر رہی تھی۔

"اچھے والے ہی ہوں گے۔اور شکریہ کیا نام ہے آپ کا۔۔۔،،وہ دونوں ہاتھوں کو

آپس میں رگڑتے ہوئے بولی۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔جن کو اپنی ماں اور بہن کی عزت کا خیال ہوتا ہے وہ دوسروں کی ماں بہنوں کی بھی عزت کرتے ہیں۔۔ہر پٹھان غلط نہیں ہوتا محترمہ،،وہ نرم لہجے میں بولا۔

"آپ اپنا نام کیوں نہیں بتا رہے۔۔۔،،وہ جھنجلا کر بولی تھی۔

"آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی نہ یہاں۔۔،،وہ اطمینان سے بولا تھا۔

ماروا کو غصہ آنے لگا۔

آخر بندہ نام کیوں نہیں بتا رہا۔۔؟

وہ پیٹلر موٹ میں آتے ہوئے

اس کی طرف بڑھی اور سامنے جاتی اس سے پہلے اس شخص نے چادر اس طرح سے کی کہ ناک سے نیچے سارا منہ چھپ گیا۔

آدھی سفید رخسار اور چمک دار آنکھیں بال کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا.

"اب یہ کیا ہے۔۔۔،،ماروا جھنجلا کر بولی تھی نہ جانے کیوں دل شدت سے وہ چہرہ دیکھنے کی ضد کر رہا تھا۔

"جیسے آپ اپنا چہرہ غیر مرد کو نہیں دیکھا سکتی ویسے ہم بھی نہیں دیکھا۔۔۔،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا اسے چھینک آئی۔ماروا نے بھنورے آچکا کر اسے دیکھا۔

"فلو ہے مجھے اس ٹھنڈ سے تو میری جان جاتی ہے۔۔۔"وہ ابھی بھی سریس نہیں تھا۔۔

"میں تو عورت ہوں۔۔۔اسی لئے۔۔۔۔"ماروا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی واپس اپنی جگہ پہ چلی گئی۔

"میں پتا ہے کون ہوں۔۔۔؟۔۔"وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

ماروا نے نظریں گھما کر صوفے کی پشت کو گھورا۔

"میں ایک ڈاکو ہوں اسی لئے تو چہرہ چھپاتا ہوں۔۔۔"وہ اس بار بولا تو سنجیدگی سے تھا پر شرارت لہجے سے جھلک رہی تھی۔

"میرے پاس کچھ نہیں ہے سوائے اس لاکٹ کے جو میں دوں گی نہیں۔۔"ماروا غصے سے بولی اور پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی۔

"ارے۔۔۔کیوں نہیں دیں گی۔۔ایک ڈاکو کو اکڑ دیکھائیں گی۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا اور مڑ کے دروازے کو دیکھا پھر تیز قدم اٹھاتا باہر نکلا۔

"سنو۔۔۔تم اپنا نام تو بتا سکتی ہو نہ۔۔۔۔"وہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولا۔۔

"بھلا میں کیوں بتاؤں ایک تو تم مجھے اٹھا کے یہاں لے آئے اوپر سے خود کو چھپا رہے ہو

New Era Magazine

ڈرا بھی رہے ہو۔۔۔نام بھی نہیں بتا رہے

مجھے واپس جانا ہے۔۔،،مار وا غصے سے بولی اور پاؤں پٹختی رک گئی اور غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

یکدم وہ ٹھٹھک گئی اس شخص کے ماتھے پہ جلے کا داغ تھا۔

مار وا کی آنکھیں پھٹ گئی غصہ غائب ہو گیا۔

تو اس شخص کو اس کی نظریں ماتھے پہ محسوس ہوئی تو اس نے جلدی سے سنہری بال ماتھے پہ گرا لئے۔۔اور نظریں جھکا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

مار وا نے بھی نظریں جھکا کر واپس مڑی اور نقاب ٹھیک کرتی سینے پر بازو لپیٹ چل دی۔

"آپ۔۔۔ک۔کو کیا ہوا۔۔۔۔،،وہ جو کسی کا درد نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اب وہ محسوس کر رہی تھی اگر اس کے ساتھ یہ حادثہ ہوتا تو کتنی اذیت کا شکار ہو کر رہ جاتی تھی۔وہ تو ہر ایک کے درد کو خود محسوس کرتی تھی شائد یہ اس کی صاف دلی تھی۔ یا انسانیت۔

ہم شب بھر آہیں بھر بھر کے
تجھے کرتے ہیں محسوس پیا

New Era Magazine

وہ پہلے ماروا کے چہرے پہ کچھ ڈھونڈتا رہا پر جب ہمدردی کے سوا کچھ نہ ملا تو نظریں جھکا گیا۔

"کچھ خاص نہیں بس ایک ایکسڈنٹ اور یہ سب۔۔اسی لئے ہی میں چہرہ دیکھا نہیں رہا تھا۔۔،، وہ ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے بولا۔

ماروا نے دکھ بھری نظر اس پہ ڈالی اور پھر سے چل دی۔

"بارش تیز ہوتی جارہی ہے سگنل بھی نہیں ہیں آپ بے فکر ہو جائیں یہاں آپ سیف ہیں۔۔

میں ایک نہایت ہی بگڑا ہوا پٹھان تو۔۔ بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔،، آخری فقرہ شرارت سے بول وہ سینے پہ ہاتھ لپیٹ گیا تھا۔ماروا نے گیلری کے دروازے میں جا کے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکالی۔

"میں فرح کو بلاتا ہوں وہ اپنے کوارٹر میں چلی گئی ہے۔۔آپ کو شائد بھوک لگی ہو۔۔۔،، وہ فکرمندی سے بولا اور مخالف سمت چل دیا۔

"ارے نہیں رہنے دیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔باہر بارش بہت تیز ہے۔،، وہ کوریڈور سے نکلنے لگا تو ماروا نے کہا تو

New Era Magazine

وہ وہی روک گیا اور واپس مڑا۔۔

"آپ نے دودھ کیوں نہیں پیا تھا۔۔۔،،وہ فون جیب سے نکالتے ہوئے بولا۔

ماروا کی نظر اس کے سفید و سرخ ہاتھوں پہ ٹکی تھی

ہاتھوں سے معلوم پڑ رہا تھا کہ چہرہ کس قدر حسین ہو سکتا تھا۔کیا سارا چہرہ جل گیا ہو گا

؟؟ث

"وہ تب مجھے بھوک نہیں تھی ویسے بھی مجھے گرم دودھ کچھ خاص پسند نہیں ہے،،ماروا

نے دروازہ دھیکل کر اندر قدم رکھا

اسے سامنے والے سے ڈر نہیں لگ رہا تھا۔

نہ جانے کیوں۔۔؟

شائد اس لئے کہ اسے اس پہ یقین ہونے لگا تھا۔۔؟

یا کچھ اور۔

دل کا یا کوئی اور رشتہ یقین پہ آمادہ کر رہا تھا۔؟

"ریلی گرم دودھ سے مجھے بھی الرجی ہے،،وہ تھوڑا حیران ہو کر بولا۔ماروا دونوں

ہاتھوں کو آپس میں جکڑے ہوئے چل رہی تھی گیلری سے چلتے ہوئے وہ دونوں حال

میں پہنچ گئے تھے۔

"پھر آپ کیچن میں جا کے اپنے لئے اور میرے لئے کچھ بنا لیں مجھے تو بہت بھوک لگی ہے۔۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا اور سیل جیب میں ڈال لیا۔۔حالانکہ وہ سراسر جھوٹ بول رہا تھا اسے بھوک تو نہیں تھی

"ٹھیک ہے۔۔،،ماروا کچھ دیر سوچتی رہی اور پھر مدھم آواز میں بولتی چل دی۔

"اوپر کیچن ہے

میں باہر جا رہا ہوں کچھ دیر تک آ جاؤں گا۔۔۔،،وہ کہتا چلا گیا اور ماروا اس کی پیٹھ دیکھتی رہی۔ گیلری سے نکلتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ماروا کو دیکھتا پا وہ رک گیا ماروا نے ہڑبڑا کر جلدی سے نظریں گھمائی اور تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔

میں تیرے بن بے جان بہت

مری تجھ بن سانسیں سردیپا

"اگر وہ چلا گیا تو کوئی آ گیا پھر۔۔۔؟

۔ہر کوئی اس جیسا فرشتہ نہیں ہوتا من بی بی،،دل نے سرگوشی کی

خوف سے رنگ پیلا پڑ گیا۔۔

نہ جانے کیوں وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔

پر وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اپنی اس کیفیت کو۔

وہ واپس سیڑھیاں اترنے لگی۔

نیچے پہنچی تو وہ صوفے پہ براجمان تھا۔ٹانگ پہ ٹانگ جمائے فون پہ مصرف

"ایک تو لیڈیز ڈرتی بہت ہیں۔۔۔،،اس کی آواز میں مسکراہٹ تھی۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا نہیں تھا

ماروا نے سکون کا سانس لیا۔

پر وہ خود بھی نہیں سمجھی کہ ایک انجان شخص پہ اسے یقین کیسے ہے۔

"ڈونٹ وری میں یہاں ہی ہوں آپ بے فکر رہیں اپنا ہی گھر سمجھیں۔۔میرا گھر نہ سمجھئے گا۔۔،،وہ فون پر مکمل طور پہ بزی تھا۔

ماروا سکون کا سانس لیتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

جہاں وہ مطمئن تھی

وہاں پریشان بھی تھی کہ سب اسے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔۔۔

کہ اسے کیسے وہ کسی پہ یقین کر گئی۔اِ سی کئی الجھنیں لئے وہ کیچن میں داخل ہوئی۔

****

New Era Magazine

غموں کی خوشی مار ڈالے گی اک دن
یہ دیوانگی مار ڈالے گی اک دن

میں سوچوں نہ سوچوں، میں چاہوں نہ چاہوں
یہی بے بسی مار ڈالے گی اک دن

جو بچتا رہا موت سے ہر قدم پر
اسے زندگی مار ڈالے گی اک دن

مری زندگی میں تمہاری کمی ہے
مجھے یہ کمی مار ڈالے گی اک دن

جسے تپتے سورج سے ٹھنڈک ملی ہے
اسے چاندنی مار ڈالے گی اک دن

New Era Magazine

اسی ڈر سے میں بولتا جا رہا ہوں

مجھے خامشی مار ڈالے گی اک دن

"فار گاڈ سیک سمیر تم من کو وہاں اکیلا چھوڑ کر آ گئے۔۔۔نہ جانے کہاں چلی گئی ہو گی۔۔۔اسف تم جاؤ ڈھونڈ واسے۔۔۔اسے کچھ ہو گیا۔۔۔تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔،،اسفار خجل ہو واپس آ چکا تھا اسے من کہیں نہیں ملی تھی اور اب روح رو رو ہلقان ہو رہی تھی۔

"میں جاتا ہوں تم فکر نہ کرو۔۔وہ ٹھیک ہو گی میں جاتا ہوں۔۔ سمیر تم اب پلیز یہاں سے مت ہلنا۔۔۔،،اسفار سر تھام کر بولا۔۔

"صاحب سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔،،دکان دار فکر مندی سے بولا۔

"جی چاچا کیا آپ کے پاس چھتری ہو گی مجھے ابھی باہر جانا ہے۔۔میں اب مزید بھگ نہیں سکتا۔۔۔ہمارا ایک ساتھی کہیں کھو گیا ہے۔۔،،وہ پوری طرح دکان دار کی طرف گھوم گیا

"جی صاحب چھاتہ (چھتری) مل جائے گا۔۔۔یہاں کا موسم کب خراب ہو جاتا کچھ پتہ

نہ چلتا اسی لئے ہم لے کے آتا چھوٹو چھاتہ لاؤنج پچھلے کمرے میں رکھا ہے۔۔،، وہ خلوص سے بولا۔

"جب تک من نہ ملے واپس مت آنا اسف نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔،، روح انگلی دیکھا کر دھمکانے والے انداز میں بولی۔صباء تو سوں سوں کر رہی تھی۔ سمیر بھی ایک طرف شرمندہ سا کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو میں اسے لے کر آؤں گا۔۔۔۔ میرا فون۔۔،، وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولا اور جیبوں کو ٹٹولنے لگا فون نکالا تو اس کا کور پوری طرح بھیگ چکا تھا پر فون بچ گیا تھا۔

"سمیر خیال رکھنا میں آتا ہوں۔۔۔اور تمہارا فون تو اون ہے نہ۔۔۔۔،، وہ چھتری پکڑتے ہوئے بولا۔ سمیر سر ہلا سکا تھا ماروا کے ساتھ اس کی بہت اٹیچمنٹ تھی۔صباء۔ اسفار یا روح کی مار سے ماروا اکثر اسے بچا لیتی تھی۔

"بھائی آپی مل جائے گی نہ۔۔۔،، صباء آنسوں رگڑتے ہوئے بولی۔اسفار نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"روح اب تم لوگ یہاں سے کہیں مت جانا۔۔۔۔پلیز چاچا آپ چائے اور کچھ کھانے کے لئے میری فیملی کو دیں میں واپس آ کر پیسے دیتا ہوں۔۔،، وہ کہتا تیز قدم اٹھاتا دکان

New Era Magazine

سے باہر نکل گیا۔

"ایم سوری آپی۔۔،، سمیر نے سر جھکا کر کہا اور

روح کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"چھوٹے تمہیں کچھ تو خیال رکھنا چاہئے تھا وہ تو بے وا قوف ہے۔۔۔اپنے سواہر کسی کی

فکر لا حق ہوتی ہے پر اپنی نہیں۔۔۔،،روح بھرائی آواز میں سختی سے بولی۔

پر پھر سمیر کے شہانے پہ تھپکی دے کر اسے ہمت دی اگر تھوڑی سی باتیں وہ اور سنا دیتی

تو سمیر رو دیتا۔

پہلے ہی اسفار نے اچھی خاصی دھول جھاڑی تھی۔

****

"نہ جانے کیوں مجھے خوف نہیں آرہا اس شخص سے اپنے پن کا احساس ہو رہا

ہے۔۔۔،،وہ چائے مگ میں انڈیل کے باقی کے لوازمات کے ساتھ رکھتے ہوئے

سوچنے لگی۔

"مجھے واقع ہی یہ گھر اپنا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔؟،،وہ خوف زدہ ہو کر چاروں اطراف

دیکھنے لگی۔درو دیوار سے اپنائیت کی مہک اٹھ رہی تھی۔

یا محبت۔

New Era Magazine

"شائد وہ اچھا اور نیک انسان ہے۔۔

ویسے ایسے بھی فرشتے دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں نہ۔۔۔

جن کو دوسروں کی عزت کرنی آتی ہے عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔۔،، وہ ٹرے اٹھا کر نیچے اترنے لگی ایک نظر گلاس ونڈو سے باہر ڈالی بارش ابھی بھی برس رہی تھی۔

"ارے دھیان کہاں ہے آپ کا پاؤں پھسلا تو۔۔۔۔۔،،

وہ اپنے خیال میں چلتی آخری سیڑھی پہ پہنچی تھی کہ وہ کچھ فاصلے پہ کھڑا بولا۔

وہ خیالات سے چونکی اور سنگ مرمر سے پاؤں پھسلا اس سے پہلے کہ وہ گرتی سامنے والے نے بھاگ کر اسے تھام لیا۔اس ہاتھ سامنے والے کے شہانے پہ اٹکا تھا پر اس شخص نے اسے شہانوں سے تھام رکھا تھا۔

اس چکر میں ٹرے زمین بوس ہوا گرم چائے سامنے والے کے چمک رہے جوتوں پہ گری۔۔

جس پھرتی سے اس نے ماروا کو پکڑا تھا اسی پھرتی سے چھوڑ پیچھے ہٹا۔

"ایم سوری۔۔۔،، وہ شرمندہ سا ہو کر بولا ماروا کا نقاب اتارنے والا تھا اس نے آگے بڑھ دوسری طرف منہ کر کے پوری چادر اس کے چہرے پہ پھیلا دی۔

ماروا کی نظریں اس کے پیروں پہ اٹکی ہوئی تھی۔

New Era Magazine

دل بے چین ہو چکا تھا۔

اور دھڑکنیں وہ تو بے ترتیب ہو چکی تھی۔

اسے خود سے ڈر لگنے لگا۔۔

"سوری غلطی میری ہے میں دھیان سے نہیں چل رہی تھی۔۔۔۔،،وہ شال کے ایک کونے سے تھام مدھم آواز میں بولی۔

"چلیں آپ چل کر بیٹھیں میں آتا ہوں۔۔،،وہ سیڑھیاں چڑھ گیا

ماروا نے گھونگھٹ اٹھا کر مڑ کر دیکھا اور حال میں رکھے صوفوں پہ جا بیٹھی۔

"نہ جانے یہ کون ہے،۔۔اور مجھے کیا ہو رہا ہے ایک انجان شخص پہ یقین کر رہی ہوں دماغ نہیں ہے کیا میرے پاس۔۔۔،،وہ خود کو ڈانٹنے لگی۔

ابھی وہ خود سے الجھ رہی تھی کہ وہ واپس آیا۔

"آپ یہ ڈرائی فروٹ کھا لیں،،وہ میز پہ ڈرائی فروٹ کی پلیٹ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ان میں کیا ملایا ہے۔۔۔؟،،وہ اٹھتے ہوئے دھاڑی تھی۔

"کیا۔۔۔۔۔؟کیا مطلب ہے آپ کا ایک منٹ۔۔۔،،وہ ڈرائی فروٹ کی پلیٹ سے کچھ ڈرائی فروٹ اٹھا کر منہ میں ڈال چکا تھا۔۔

"خیر آپ کو نہیں کھانے تو نہ کھائیں۔۔،،وہ اطمینان سے بولتا پلیٹ اٹھا بیٹھ گیا۔ماروا کو

New Era Magazine

خود کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کررہی ہے اور کیا کرے۔۔اسی کشمش میں االجھتی وہ صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"کہاں رہتی ہیں آپ۔۔"،،وہ ڈرائی فروٹ کھاتے ہوئے بولا۔

ماروا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں نام کیا ہے آپ کا آپ کہاں رہتے ہیں۔"،،وہ تیکھے لہجے میں بولی۔

"میرا نام پرنس ہے۔۔۔۔"،،وہ سنجیدگی سے جھوٹ بول رہا تھا۔

"ہائیں۔۔۔،پرنس بھی کوئی نام ہوتا ہے۔۔"،،ماروا حیرانگی سے بولی

"میرا مطلب تھا میں پرنس ہوں۔۔"،،وہ شرارت سے بولا۔

"اچھی خوش فہمی ہے جناب کی۔۔"،،ماروا نے مدھم آواز میں کہا جو پرنس نے سن لی تھی۔

"نہیں خوش فہمی تو خیر نہیں ہے۔۔"،،ماروا نے چونک کر اسے دیکھا پر گھونگھٹ سے نظر نہیں آیا۔

"ہاتھی کے کان ہیں کیا؟؟"،،وہ اس بار صرف سوچ رہی تھی۔

"آپ کا نام کیا ہے۔۔!؟"،،وہ ڈرائی فروٹ چباتے ہوئے بولا۔

"میرا نام۔۔۔۔،سنہری ہے"،،ماروا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

New Era Magazine

"کیا۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔سنہری۔۔۔،،وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"آپ پرنس ہو سکتے ہو تو کیا میں سنہری نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟،،مار وا نے دانت پیس کر سوال کیا۔

"نہیں ہو سکتی ہیں۔۔یہاں کس کے ساتھ آئی ہیں۔۔کیونکہ آپ یہاں کی لگتی نہیں ہیں،،وہ اب کی بار سنجیدہ تھا۔

"جن کے ہاں کام کرتی ہوں ان کے ساتھ۔۔،،وہ بھی اسی کے انداز میں جھوٹ بول رہی تھی۔۔پرنس دو پل کو اسے دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"ایک بات پوچھوں

۔آپ اس رات چاند کو دیکھ کیوں گا نا گا رہے تھے۔۔،،مار وا نے سوال کیا تو وہ چونکا۔

"اوہ تو میرا اشک ٹھیک تھا وہاں کوئی تھا۔اور میں چاند کو گنگنانے کے بعد دیکھ رہا تھا۔

۔اب یہ کھا سکتی ہیں قسم سے کچھ

نہیں ہے اس میں۔۔،،وہ پلیٹ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔،،وہ ہاتھوں کو آپس میں جکڑے ہوئے بولی۔

"آپ میری بات کروا سکتے ہیں۔۔۔،،وہ مڑنے لگا تھا کہ مار وا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی یہ لیں۔۔،،اس نے اپنا فون مار وا کو تھمایا۔

"، یہ جگہ کون سی ہے۔۔،،ماروا نے سوال کیا تو وہ جواب دیتا ایک کمرے کی طرف چل دیا

سلائڈ لاک کھول تو ایک پل کو اس کی نظریں ٹھہر گئی۔

والپیپر پہ تین شہزادوں جیسی پر سنیلٹی والے لڑکے تھے۔۔

ایک نے تھری پیس پہنا ہوا تھا۔۔ ہونٹوں پہ جاندار مسکراہٹ تھی آنکھیں گہری کالی بالوں کو ماتھے پہ اور کچھ بالوں کو سنوارے کلین شیو لئے مسکرا رہا تھا۔

دوسرے نے سفید شلوار قمیض پہن رکھا تھا بالوں کو پف سٹائل دیئے ہوئے آنکھیں کانچ جیسی چمک رہی تھی۔ سنہری بال آ سنہری برائڈل

تیسرا سیلفی لے رہا تھا سو اس کا صرف چہرہ اور رویل بلیو شرٹ نظر آ رہی تھی۔

گہری براؤن آنکھوں میں بلا کی چمک براؤن بالوں کو فلو سٹائل دیئے ہلکی سی سٹائلش برائڈ مسکراہٹ گلابی ہونٹوں کو چھو رہی تھی۔اور رخسار کو ڈمپل چھو رہا تھا۔۔

دوست تھے یا بھائی پر تصویر میں محبت ظاہر ہو رہی تھی

"ان میں سے یہ کون۔۔۔۔سے والا ہے۔۔،،وہ سوچنے لگی

"بات ہو گئی۔۔۔،،پرنس کی آواز نے اسے چونکا دیا۔فون اچھل کر گرنے ہی لگا تھا کہ اس نے پکڑ لیا۔

New Era Magazine

"سوری میں وہ۔۔۔"،ماروا نے چادر کو ٹھیک کیا مڑی اور فون کا والپیپر اس کے سامنے کیا اور ایک ہاتھ کی مدد سے چادر کو دائیں سے بائیں لے جا کر منہ چھپایا۔ آنکھوں میں سوال لئے وہ پرنس کو دیکھ رہی تھی

"ان میں سے پرنس کون ہے۔؟"،نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی زبان پھسل گئی تھی۔

پرنس نے اس کی آنکھوں میں ایک پل کو جھانکا

اور پھر اس نے نظریں گھمالی۔

جب پاس تو ہوتا ہے

لمحوں کے گذرنے کا

اور وقت کے ڈھلنے کا

احساس نہیں ہوتا

لمحوں کے گذرنے کا

اور وقت کے ڈھلنے کا

چلتا ہے پتا جب بھی

تو پاس نہیں ہوتا

New Era Magazine

"پلیز آپ کال کر لیں۔۔،،وہ بے بسی سے بولا۔

ماروا نے گہری سانس خارج کی اور پیٹھ پھیر خود کو صلواتیں سناتی اسفار کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

دوسری ہی بیل پہ اسفار نے کال اٹھالی تھی اس کی کانپتی آواز سن ماروا نے اسے زیادہ باتیں نہیں سنائی تھی۔اسے اڈریس بتا وہ پھر سے خود کو کوسنے لگی۔

"سنیں یہ لیں۔۔،،ماروا نے جھجکتے ہوئے فون اس کی طرف بڑھایا۔۔

وہ گھوما فون پکڑا پھر تیز قدم اٹھاتا گیلری کا دروازہ دھکیل نکل گیا۔۔

ماروا کی نظروں نے اسے غائب ہونے تک دیکھا تھا۔

ایک دن میں ہی اسے اپنے اندر

اپنے دل میں

اپنے جذبات میں ردوبدل ہوتا محسوس ہورہا تھا دل عجیب تار میں دھڑک رہا تھا۔

اس کے دروازے سے نکلتے ہی ایسا معلوم ہورہا تھا دل بھی خالی ہوگیا ہو وہ بے جان سی ہو صوفے پہ گری۔دھڑکنوں کے شور سے وہ دنگ رہ گئی چادر کو دونوں ہاتھوں سے

پکڑ ناک تک کیا۔تا کہ دل کہیں زبان کو اپنی سازشوں میں شریک نہ کر لے

دل سمجھتا ہے جب حقیقت کو

کیوں یہ پھر بے قرار رہتا ہے

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے

یا اللہ مجھے اس جرم سے بچا لے

اس محبت سے بچا لے۔۔۔،،وہ بے بس سی ہو رونے لگی تھی سر ہاتھوں میں گرا سسک اٹھی تھی

آج تک اسے ایسا محسوس نہیں ہوا جیسا ایک دن میں کسی انجان شخص کے لئے محسوس ہوا۔

جیسے جذبات اس انجان شخص کے لئے محسوس ہوئے۔

جس کی آواز کانوں سے دل میں پہنچ چکی تھی اور دل کی بستی کو رنگین کر چکی تھی۔

دروازے پہ بیل بجنے لگی۔

New Era Magazine

ایک سے دو دو سے تین چوتھی بیل پہ وہ ہوش میں آئی اور کرنٹ کھا کر اٹھی۔ تقریباً بھاگتے ہوئے وہ گیلری اور کوریڈور سے نکلی۔ چادر چہرے سے ڈھلک چکی تھی۔

وہ اب ایک پل بھی وہاں نہیں رکنا چاہتی تھی۔

ایک پل بھی اس فضا میں سانس نہیں لینا چاہتی تھی

محبت یوں بھی کھیل جاتی ہے؟

ایک پل میں۔۔؟

ہاں محبت تو پل, گھڑیاں نہیں دیکھتی۔

کوئی آنکھوں سے دل میں

اس نے دروازہ کھولا نظریں ابھی بھی جھکی تھیں۔ سامنے اسفار کھڑا تھا۔۔

بھگا ہوا گلابی ہونٹ نیلے پڑھے ہوئے تھے بال بھگے بھگے ماتھے پہ سفید و سرخ رنگت مزید سرخ ہو چکی تھی۔ اس نے چھتری بند کی

مار وا نے ایک طرف ہو کر اسے راستہ دیا وہ اندر داخل ہوا دا خلی دروازے کی طرف اب مار وا کی پیٹھ تھی۔ آنکھیں اسفار کے پیچھے اس ظالم کو ڈھونڈ رہی تھی جس نے اس کی عزت کے ساتھ جان بھی بچائی پر دل کی ایک بستی اپنے نام کر لی تھی۔

"واہ ماہ رانی۔۔۔،، اسفار نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا کالی پٹھانیوں والی شلوار قمیض

New Era Magazine

اپنے گرد سرخ پشاوری گرم شال لپیٹے سرخ اور آنسوں سے بھری آنکھیں جھکائے انگلیاں پٹخ رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے ہم کس قدر پریشان ہو گئے تھے۔۔۔اور تم یہاں کتنے آرام سے ہو۔۔وہاں ہم سب تمہاری خاطر بھگ رہے تھے کوئی پرواہ بھی ہے۔؟،،وہ اسے بازو سے پکڑ جھنجھوڑنے لگا غصے سے دانت پیس چکا تھا۔پر وہ کچھ نہیں بولی بولنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔

"تم

پاگل تھی۔۔۔جو ایسے ہی سمیر کو وہاں سے بھیج دیا۔۔،،وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا جب کہ اس بار بھی ماروانے کوئی جواب نہیں دیا تو اسفار نے جھنجھلا کر اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔مارواکا چہرہ اس کے کندھے میں چھپ گیا دو کالی آنکھیں پیچھے کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔

"سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔روح اور صباء رو رو پاگل ہو گئیں ہیں چلو اب۔،،وہ بول رہا تھا مارواکی آنکھیں شیشے کے دروازے کے پار کھڑے سینے پہ ہاتھ باندھے پرنس پہ جمی ہوئی تھی۔

اسفار نے اسے خود سے دور کیا اور ہاتھ پکڑ خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا مار وا

New Era Magazine

نے دوسرے ہاتھ سے چہرہ چھپا ایک بار پھر پیچھے الوداعی نظر ڈالی نہ جانے کہاں سے اتنے سارے آنسوں آنکھوں میں آٹھہرے تھے۔

اور جھلک بھی گئے۔دل پھٹنے کو تھا۔۔

اور وہ دل کے سامنے بے بس ہو چکی تھی۔

ہتھیار ڈال چکی تھی

آخر روح کی دعا قبول ہو چکی تھی۔وہ شخص ہی تھا یہ وہی پشاور کا شہزادہ تھا۔

آخر وہ دروازے تک پہنچی تو وہ شیشے کا دروازہ دھکیل باہر نکلا سفید ہاتھ اٹھا کر اس نے بائے کے انداز میں ہلایا اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی ماروا بدلے میں مسکرا بھی نہ سکی اور دروازہ عبور کر گئی۔

بات یہ تم بھی جانتے ہو گے

دل پہ کب اختیار رہتا ہے

پرنس مڑا تھا اور ایک ہاتھ دروازے پہ ٹکا تھوڑا جھکا تھا

اس نے گہری سانس خارج کی اور چادر کو ڈھلکا دیا۔۔پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا

New Era Magazine

کوریڈور سے گیلری کی طرف چل دیا گیلری سے حال اور پھر ایک کمرے میں جا

دروازہ بند کر لیا۔

شیشے کے سامنے جار کا۔ وہ ماتھے پہ لگائی گئی منصوعی جلے ہوئے داغ کو اتار چکا تھا۔

آنکھوں سے لینز نکالے۔

اور اب نظر اٹھا اس نے خود کو آئینے میں دیکھا۔

آئینہ اس کی خوبصورتی بیان کر رہا تھا۔ براؤن آنکھیں سنجیدہ تھی تیکھے نقوش کھڑی

ستون مغرور ناک گلابی بھیجے ہونٹ۔

سہنری بال ماتھے پہ بکھرے تھے جیسے اس نے انگلیاں چلاتے ہوئے پیچھے کیا۔ ایک

مدھم مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو چھوا تو سٹائلش برائڈ کے درمیان رخسار کو

ڈمپل نے چوم لیا۔

پھر چلتے ہوئے بیڈ پہ گر گیا۔

فون اٹھا اس نے کال اٹینڈ کی۔۔

"اے_کے تمہارا کام ہو چکا ہے

جو لڑکی تمہارا پیچھا کر رہی تھی

اسے ہم نے ڈھونڈ لیا ہے اور ہمارے پاس ہے یو ڈونٹ وری۔ اینڈ اپنی چھٹیاں انجوائے

New Era Magazine

کرو۔۔۔، کوئی سنجیدگی سے بولا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔،، وہ سنجیدگی سے بولتا فون بیڈ پہ اچھال آنکھیں مند گیا۔

"پہلی لڑکی ہے یہ جس کی آنکھوں میں سچائی تھی۔۔۔ہاں بولتی تو جھوٹ ہے۔۔

ویسے نام تو ٹھیک بتایا ہے اس نے سنہری۔۔۔سورج کی طرح چمکتی ہوئی۔۔۔،، وہ کروٹ بدلتے ہوئے بڑبڑایا۔

"مجھے تو پہلے ہی وہ لڑکی ایسی نہیں لگی بس وہ بار بار نام پوچھتی تھی تو شک سا ہوتا تھا۔۔۔۔،، وہ بار بار کروٹ بدل رہا تھا اور پھر اٹھ بیٹھا۔ ورڈروب کی طرف بڑھا۔

ورڈروب کھول گرے پینٹ کوٹ بلیک شرٹ نکل واش روم گھس گیا۔

تم ڈھونڈو پھر مجھ میں مجھ کو

اور میں خود میں گم ہو جاؤں

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے

میں بھی اک دن تم ہو جاؤں

******/**

New Era Magazine

تم جو چاہو!

تو ہم!!

آج بھی اپنی سانسوں کا ہر سُر

تمہیں سونپ دیں

صرف بیتی ہوئی چاہتوں کے عوض

اس گھومنے پھرنے کا نقصان یہ ہوا کہ اسفار سے لے کے صباء تک کو بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ماروا تو بچ گئی تھی پر ایک عجیب سا بخار اس کے سر پہ چڑھ گیا جس سے وہ پریشان تھی اور الجھی الجھی

پشاور کی فضاؤں نے جادو سا کر دیا تھا اس پہ۔

آج چوتھا دن تھا سب کے بخار کو مسز فیضان بچوں کو لے بہت پریشان تھی۔ماروا کو تو رہ رہ اسفار پہ ہی غصہ آ رہا تھا۔۔

"اور مٹر گشتی کرنی ہے چلو میں تم سب کو پہاڑیوں پہ لے چلتی ہوں۔۔۔"وہ روح پہ

تین رضائیاں دے چکی تھی پر وہ ابھی بھی کانپے جا رہی تھی۔

"میری توبہ۔۔۔۔،،وہ بستر میں گھستے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں بہت خوبصورت موسم تھا۔

کیا ہوا پھر تم دونوں کی وجہ سے سمی اور صبی بھی بخار میں مبتلا ہو چکے ہیں۔۔۔

اب تم چپ کر کے یہ سوپ پیئو اور کوئی چوں چاں مت کرنا۔۔۔۔،،وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بیٹھا چکی تھی اور سوپ اس کے سامنے رکھا۔

اس کے ماتھے پہ بوسا دے کے سر پہ ٹوپی ٹھیک کر وہ گھوم کے بیڈ کی دوسری طرف گئی صباء اندھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔روح نے نظریں گھما کر اسے دیکھا تو من روح دونوں تڑپ اٹھی۔۔روح سوپ کا پیالہ سائڈ ٹیبل پہ رکھ اس کی طرف کھسک گئی۔

"میری جان۔۔۔۔،،مار وا اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔صباء کے سلکی بال بکھرے ہوئے چہرے پہ تھے۔۔۔من اور روح کی تو جان بستی تھی اپنی چھوٹی سی صباء میں تبھی تو روح اپنا بخار بھول اس کی طرف بڑھی۔

"صبی۔۔۔،،روح نے اس کا سر سہلاتے ہوئے مدھم آواز میں سرگوشی کی۔

"روح تم لیٹ جاؤ۔میں دیکھتی ہوں۔۔بخار کی وجہ سے اس طرح نڈھال ہوئی پڑی ہے۔،،

New Era Magazine

"دیکھو نہ میری چھوٹی سی گڑیا کا کیا حال ہے صبی میری جان اٹھو۔۔۔،، روح نے اس کا چہرہ تھپتھپایا صباء نے غائب دماغی سے آنکھیں کھولی اور دوبارہ مندلی

"مجھ سے آنکھیں نہیں کھولی جا رہی میں ٹھیک ہوں۔ آپی۔۔،، صباء نے من کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا۔ من نے اس پہ کمبل اوڑھا دیا اور پھر رضائی بھی کمرے میں رکھی لوہے کی انگیٹھی سے حرارت نکل کمرے میں پھیل چکی تھی۔ وہ اسے سہارا دے بیٹھا چکی تھی۔

"تم دونوں سوپ ختم کرو پھر میڈسن دوں گی۔۔

منہ کھولو صبی،، مار وا چمچ میں سوپ بھر پھونک مارتے ہوئے بولی۔

"کیسی طعبیت ہے اب ان دونوں کی،، شہنیلا اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"پہلے سے بہتر ہے آنٹی۔۔،، مار وا نے سوپ کا چمچ صباء کے منہ میں ڈال کہا۔

"روح بیٹا۔۔۔ سارا ختم کرو۔۔۔ سوپ،، وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"دل نہیں کر رہا مزے کا نہیں ہے۔۔،، وہ منہ بسور بولی۔

"محترمہ آپ کو پیزا لا دوں۔۔۔،، مار وا طنزیہ انداز میں بولی۔

"ماما تنگ کر رہی ہے۔۔۔،، روح نے شکایتی انداز میں کہا تو شہنیلا بیگم ہنسنے لگی۔ اور اسے سینے سے لگا لیا۔

New Era Magazine

"میری بیٹی کو تنگ مت کرو من۔۔،،وہ منصوعی غصے سے بولی۔

ماروا نے مسکراہٹ دبا کر ان دونوں کو دیکھا۔

"اچھا تم یہ مجھے دو اور سمیر کو جا کر دیکھو بیٹا۔وہ تو بخار کا بہت برا ہے بچارے کے سر میں درد ہو رہا ہے میں تو دبا دبا تھک چکی ہوں۔۔۔،،وہ من سے سوپ لیتے ہوئے بولی من اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اور اسفی کو سوپ دے دینا وہ تو اٹھ ہی نہیں رہا کتنی بار کوشش کر چکی ہوں۔۔میرا تو کہنا ہی نہیں مان رہا

بچاری زہدہ تو سنی کو لئے بیٹھی ہے وہ بچہ بھی بخار میں جل رہا ہے۔۔،،وہ سوپ صباء کو پلاتے ہوئے بولی۔

ماروا اپنے گرد شال مضبوط کرتی کمرے سے نکل گئی۔کیچن میں جا کر دو پیالے سوپ بنایا اور سمیر اسفار کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

"آنٹی آپ کو کچھ چاہئے تو نہیں،،وہ آنٹی کے کمرے سے گردن اندر ڈالتے ہوئے بولی۔وہ سنی کو گود میں لئے تھپتھپا رہی تھی۔

"نہیں سوہنا۔۔،،وہ مسکرا کر بولی تو ماروا سمیر اور اسفار کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

آہستہ دروازہ دھکیل وہ اندر داخل ہوئی۔

New Era Magazine

اسفار ایک بیڈ پہ بے ترتیب انداز میں لیٹا ہوا تھا دو کمبل اوپر اوڑھے ہوئے تھے جن میں سے ایک ٹانگ بیڈ سے نیچے تھی۔

"شوخا۔۔۔،،وہ منہ بسورتی آگے بڑھی اور سائڈ ٹیبل پہ ٹرے رکھ۔

وہ مڑی اور سمیر کے بیڈ کی طرف بڑھی جو اسفار کے بیڈ کے مخالف سمت پڑا تھا۔

سمیر کچھ بڑبڑا رہا تھا۔۔

کسمسا رہا تھا۔

"سمی۔۔۔بچے۔۔۔،،ماروا

کرسی کھینچ بیٹھ گئی اور اس کے چہرے سے کمبل ہٹاتے ہوئے بولی۔

"آپی ڈ۔۔ڈرل۔لگ رہا ہے۔۔۔سر م۔میں درد ہو رہا ہے۔۔۔،،وہ آنکھیں مندے تڑپ رہا تھا۔اور ساتھ دونوں ہاتھوں سے سر دباتے کروٹیں بدل رہا تھا۔

"بس ابھی ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں نہ تمہاری آپی ہے نہ تو ڈر کس بات کا۔۔۔اتنے بڑے ہو گئے ہو ابھی تک ڈرتے ہو اٹس نوٹ گڈ اب تم ایک لفظ نہیں بولو گے۔۔ریلکس۔۔۔،،وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو سر سے الگ کرتے ہوئے اپنے گرم ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگی۔

کچھ دیر کے بعد وہ سو گیا تھا۔ماروا نے اچھے سے دو کمبل اور ایک رضائی اس پہ ٹھیک کی۔

New Era Magazine

ایک نظر اسفار پہ ڈالی۔۔جو ابھی بھی اسی حالت میں پڑا تھا۔

"اس نواب کو دیکھو بھائی یہاں تڑپ رہا تھا اور جناب وہاں بڑے مزے سے پڑے ہیں۔۔۔،،وہ بڑبڑائی اور اس کی طرف بڑھی۔

اسفار کو ٹھنڈ نے بہت زیادہ متاثر کیا تھا وہ ہی تو زیادہ بھاگا تھا کبھی ادھر تو کبھی ادھر۔

ان چار دونوں میں ایک دو بار ہی اسے ہوش آیا تھا۔

ماروا نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے سے کمبل ہٹائے۔

وہ بے خبر سو رہا تھا۔۔

سفید چہرہ آگ کی طرح جل رہا تھا اور بال بے ترتیب انداز میں بکھرے ہوئے تھے کالی گھنی پلکوں نے رخسار پہ سجدے کر رکھے تھے۔

"اسفی۔۔۔اٹھو۔۔۔اسفی۔۔،، من کو کچھ ترس آ ہی گیا اس پہ تبھی مدھم آواز میں بولی۔

"اسفی۔۔۔،،اب کی بار بھی وہ نہیں اٹھا۔۔

وہ گھبرا گئی اور اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پہ رکھا بخار کی شدت اس قدر تھی کہ اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"اسفی۔۔۔،،اس نے اسفار کے سرخ پڑتے چہرے کو تھپتھپایا کچھ دیر بعد وہ کسمسایا

ماروا نے سکون کا سانس لیا۔

"شکر ہے مجھے لگا کہیں پھوررررررہی نہ ہو گیا ہو،، وہ بڑبڑائی

"اٹھو سوپ پیئو۔۔۔،، وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا اور پھر آنکھیں بند کر لی۔

"ایسے کیسے چلے گا اٹھو سوپ پیئو اٹھو۔۔۔،، ماروا جھنجھلا کر بولی تو اس نے پھر سے آنکھیں کھول اسے دیکھا۔ غائب دماغی سے

"الو کی طرح کیوں گھور رہے ہو۔۔،، وہ بڑی احتیاط سے اس کے سر کو اٹھا پیچھے سرہانے ٹکا چکی تھی پر وہ ابھی تک

آنکھیں مندے ہوئے تھا۔

"روح کیسی ہے۔۔۔،، وہ غنودگی کی کیفیت میں بولا

"وہ پہلے سے بہتر ہے۔۔ تم یہ سوپ پیئو پھر میں تمہیں میڈیسنز دوں گی۔۔،، وہ پیالہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔۔

وہ بڑی مشکل سے آنکھیں کھول رہا تھا۔

"اسفی تم ٹھیک ہو۔۔۔؟،، وہ فکر مندی سے بولی

"ہاں ٹھیک ہوں اسی لئے تو وائبریٹ کر رہا ہوں بے واقوف۔۔۔،، وہ چڑ کر بولا۔

"مجھ سے نہیں پیا جاتا یہ سوپ وپ۔۔،،وہ غصے سے بولا اور جھنجھلا کے پیالہ ٹرے میں پٹخا جس سے سارا سوپ سائڈ ٹیبل پہ چھلک گیا۔

ماروا نے غصے سے اسے گھورا اور ٹیشو کا ڈبہ جلدی سے اٹھا کر ایک طرف رکھا تا کہ بھگ نہ جانے پائے۔اور دوسرا پیالہ اٹھالیا۔

"دیکھتی ہوں کیسے نہیں پیتے تم۔۔۔،،وہ دھمکنے والے انداز میں بولتی کرسی کھینچ بیٹھ گئی

"منہ کھولو۔۔۔۔،،وہ غضبناک ہوگئی۔

"نہ۔۔،،اسفار نے بچوں کی طرح نفی میں سر ہلایا۔

"یہاں تم اور وہاں تمہاری منگیتر محترمہ نے ڈرامہ بنا رکھا ہے سوپ تو پینا پڑے گا،،وہ سوپ میں چمچ چلاتے ہوئے بولی۔پر وہ ٹس سے مس نہ ہوا

"شرم کرو شرم۔

کتنی شرم کی بات ہے ہمارے ایس پی اسفار خان بخار سے ڈر گئے۔۔۔واہ کیا پولیس والا ہے،،وہ اسے اکسانے کی کوشش کرنے لگی۔

جو کہ کام آ گئی اسفار پیالہ پکڑ چمچ پھینک۔

پیالہ چڑھا گیا ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

New Era Magazine

"گڈ بوائے۔اب تم ریسٹ کرو آنٹی آ کے میڈیسن دیتے ہیں۔۔اور چپ چاپ کھالینا چھوئی موئی بننے کی کوشش بھی مت کرنا سمجھے۔،،ماروا نے اسے شاباشی دیتے ہوئے آخر میں ڈانٹ لگائی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔اگر وہ تندرست ہوتا تو بدلے میں اچھی خاصی عزت کرتا۔

وہ دوبارہ بستر پہ گر گیا ماروا نے کمبل اس پہ ٹھیک کئے اور پیالے اٹھا باہر نکل گئی۔

****

اُفق اُفق سر مارے شام
رو رو وقت گزارے شام

آج بہت گہری ہے زردی
سمجھی آج اشارے شام

کس کی خاطر مر مر جائے
کس کو روز پُکارے شام

New Era Magazine

شام کی چادر ہر سو پھیل چکی تھی۔۔

وہ کھڑکی میں کھڑی پشاور کی سرد ہواؤں کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔

شائد کہ کچھ جذبات سرد پڑ جائیں۔

شائد کہ کچھ خواہشات سردی کے سپرد ہو جائیں۔

شائد کہ وہ سب بھول جائے

ان دو آنکھوں کو۔۔

اس شہد جیسی آواز کو۔

پر نہیں ویسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔

وہ تو مزید یاد آ رہا تھا۔۔

بہت شدت سے۔

بہت جھٹلایا تھا اس نے پر محبت کی چنگاری دل میں آگ لگانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

اور اس آگ میں وہ جلنا تو کبھی نہیں چاہتی

وہ تو محبت کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

پر محبت کرنے

New Era Magazine

کا نام نہیں محبت تو وہ جذبہ ہے جو خود بخود پیدا ہوتا ہے۔۔

"من۔۔۔۔۔اس کی یاد آ رہی ہے کیا۔۔۔،، روح اپنے گرد شال لپیٹ اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی اور اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ بولی۔ مار وا خیالات سے چونکی اور مڑی۔

"روح تم اٹھی کیوں چلو ریسٹ کرو۔۔۔ابھی کچھ بہتری آئی ہے اب ہی حرکت کرو گی تو بخار نہیں اترے گا۔۔،، وہ اسے تھام واپس چل دی بیڈ پہ بیٹھا اس پہ کمبل درست کر وہ اس کا بخار چیک کرنے لگی۔

"اب کچھ بہتر ہے۔۔۔ریسٹ کرو کچھ دونوں تک تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔،، من اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ بولی وہ اسے بس دیکھتی رہی۔

"پر تم کچھ دونوں تک ٹھیک نہیں ہو گی من۔۔۔۔۔محبت ہو گئی ہے تمہیں پرنس سے۔۔۔،، روح نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو من کی آنکھیں پھٹ گئی وہ افسردگی کے عالم میں بیڈ پہ تقریباً گری تھی۔

"م۔میں ہمیشہ اس۔۔۔۔اس محبت سے بھاگتی رہی کتنی دعائیں کی تھی کہ جوانی میں اس۔۔۔اس جذبات سے میں محروم رہوں۔۔نا محرم سے محبت نہ ہو۔۔۔پر روح ۔۔،، وہ خوف سے کانپ گئی تھی دونوں ہاتھوں کو منہ پہ رکھ وہ آنکھیں میچ گئی۔

"من محبت غلط تو نہیں ہوتی

لوگ غلط ہوتے ہیں۔۔۔۔تم کیوں محبت سے بھاگتی ہو۔۔؟،،روح جھنجلا کے بولی

"میں محبت سے نہیں نامحرم کی محبت سے بھاگتی ہوں۔۔۔۔تم جانتی نہیں ایسی کتنی ہی

محبتوں کے جنازے بیڈروم سے نکلتے ہیں۔۔،،وہ بولی تو آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"من ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔

ہر کوئی محبت کی آڑھ میں عزت کو داغ دار نہیں کرتا۔

اور اس نے تو تمہاری زندگی کے ساتھ ساتھ عزت بھی بچائی ہے۔۔،،روح اس کی

رخسار پہ ہاتھ رکھ محبت سے بولی۔

"تو اس کا مطلب ہے میں اس کی محبت کی آگ میں جل جاؤں۔۔۔اور۔۔۔

۔اور اسے خبر بھی نہ ہو۔۔۔ہاہاہاہا۔۔

تم چاہتی ہو میں یک طرفہ محبت میں بندھ جاؤں۔۔۔

کیا پتا وہ کسی اور کا ہو

کیا پتا وہ کسی کا شوہر ہو۔۔۔۔

نہیں روح مجھے اس سے محبت

نہیں ہے۔۔۔،،بے بسی سے آنسو لڑکھڑا گرا تھا۔

New Era Magazine

وہ خود سے خفا تھی

"کس کو دھوکہ دے رہی ہو خود کو مجھ کو یا محبت کو۔۔۔۔۔

محبت ایک پاک جذبہ ہے جو اللہ اپنے خاص بندوں کو نوازتا ہے۔۔،، روح اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"یہ نہ ہم دنیا والے ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔

اپنے خود ساختہ جذبات پہ قابو نہیں پا سکتے اور پھر کہتے ہیں اللہ نے یہ جذبات پیدا کئے۔

اور جب محبت کے جنازے اٹھتے ہیں تو ہم اللہ سے گلا کرتے ہیں۔

کہ کیوں ایسی محبت پیدا کی۔۔

پر پتا ہے اللہ کبھی نا محرم کے لئے محبت پیدا نہیں کرتا۔۔۔ یہ ہماری اپنی غلطیاں ہوتی ہیں۔،، وہ وحشت سے آنکھیں پھیلائے بولی۔

"تم۔۔۔ تم ریسٹ کرو۔۔۔۔ اس بارے میں بعد میں بات کرتے ہیں۔۔ آؤ میرے پاس،، روح اس کی حالت سے خوف زدہ ہو گئی تھی اور وہ صباء کی طرف رشک گئی من کا ہاتھ پکڑا اپنے پاس لیٹا لیا۔

"تم بھی لیٹ جاؤ۔۔۔۔،، من نے اسے نیچے کھینچا تو وہ شال اتار سر پہ لی ٹوپی ٹھیک کرتی لیٹ گئی۔

New Era Magazine

کچھ دیر من آنکھیں مندے لیٹی رہی۔۔۔

شائد کہ نیند کی پری مہربان ہو جائے

پر مجال ہے جو پری نے مہربانی کی ہو۔۔

آخر من کو آنکھیں کھولنی پڑی پھر منہ براسا بنا اٹھ بیٹھی۔

اسے خود سے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔

یاد کی

یہ بھی تو مجبوری ہے

کھڑکیاں بند ملیں دل کی

تو بے چینی سے

سر پٹختے ہوئے دہلیز پہ مر جاتی ہے

"ایک تو یہ نیند بھی نہیں آ رہی۔۔۔،،

"میری شونا نیند آنی بھی نہیں ہے۔۔۔ عشق میں مبتلا ہو چکی ہو۔۔۔،، روح مندی آنکھوں سے شوخ انداز میں بولی۔

"چپ کر جا روح۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔تم سو جاؤ۔۔،،وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بیڈ سے اتری۔۔

"اسف کو دیکھ لینا میری جان۔

شائد اسے کچھ چاہئے ہو۔۔چار دن ہو گئے ہیں اسے دیکھا بھی نہیں۔۔۔اب کیسا ہے وہ ،،روح کمبل کھینچتے ہوئے بولی۔

"ابھی دو پہر کے وقت ہی تو تم نے اس حال پوچھا ہے

ٹھیک ہے بخار کم ہو گیا ہے اسے میڈیسن اور سوپ دے چکی ہوں۔۔۔اب تو وہ گدھے گھوڑے بیچ سو رہا ہو گا۔۔۔،، من شال اپنے گرد لپیٹ بالوں کی آوارہ لیٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"تمہیں پتا ہے من۔۔۔۔

اسف میں میری جان بستی ہے۔۔۔،،وہ کمبل منہ سے ہٹاتے ہوئے بولی اور آنکھیں کھول اسے دیکھنے لگی۔

"اب شروع مت ہو جانا۔اسف کے بغیر جی نہیں سکتی اسف یہ اسف وہ۔۔۔۔۔چپ کر کے سو جاؤ۔۔،، من نے غصے سے اسے گھورا تو وہ قہقہہ لگاتے ہوئے لیٹ گئی۔

"ایک دفع دیکھ لینا۔۔۔میری جان نہیں ہو۔۔،،

New Era Magazine

"ایک بات ڈی سائڈ کر لو وہ جان ہے یا میں،،ماروا لڑائی کرنے والے انداز میں کمر پہ ہاتھ جما بولی۔

"تم دونوں ہی مجھے بہت عزیز ہو۔مجھے یہ کہنا مشکل ہو گا کہ تم عزیز ہو یا وہ۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی

ماروا مسکرا کر صباء کو ایک نظر دیکھ باہر نکل گئی۔

کیچن میں جا اس نے کڑک کافی بنائی مگ میں ڈال وہ لاؤنج سے گزرتی اسفار اور سمیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

آہستہ سے دروازہ دھکیل وہ اندر داخل ہوئی تو اسفار کا فون بجا جا رہا تھا۔

وہ کافی کا گھونٹ گلے میں اتارتی مگ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی بورڈ کی طرف بڑھی

"Ak"کالنگ "

سامنے سکرین جگمگا رہی تھی۔۔

"یہ کیسا نام ہے اے کے۔۔۔خیر جیسا یہ ٹیڑھا ہے ویسے اس کے فرینڈز۔،،وہ بڑبڑائی مڑی تو غصے سے لال پیلی ہو گئی اسفار اس کی کافی اٹھا پی رہا تھا۔

"تمہارے اندر تمیز نام کی چیز کیوں نہیں ہے اسفی۔۔۔میری کافی تھی۔۔۔،،وہ اس

کے سر پہ کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"پر میں نے پی لی لاؤ کس کی کال ہے۔۔۔۔،،وہ اطمینان سے بولا اور بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے سلکی بالوں کو پیچھے کیا۔اب کچھ بہتر تھا تبھی تو بیٹھا تھا۔

"تم میری جھوٹی کافی پی رہے ہو،،وہ تلملا کر بولی۔

"کافی ہی پی رہا ہوں تمہارا خون تو نہیں پیا۔۔اور کیسی سالی ہو تم بہنوئی یہاں مر رہا ہے اور تمہیں لڑائی کی پڑی ہے۔۔۔۔فون ادھر دو اور سر لے جاؤ۔۔۔،،وہ غصے سے دانت پیس کر بولا۔

"تو کیا کروں زہر دے دوں بہنوئی کو۔۔۔یہ تو شکر مناؤ کہ روح نے کہہ دیا تو آئی ہوں تمہیں دیکھنے۔۔،،وہ غصے سے فون اس کے ہاتھ پہ پٹخ کے بولی۔

"روح کیسی ہے اگر اجازت ہو تو اسے دیکھ سکتے ہیں سالی صاحبہ۔۔۔،،وہ شوخ انداز میں بولا۔

"جی بلکل بھی نہیں۔کال آرہی ہے اٹھاؤ اور چپ چاپ سو جاؤ۔۔انہوں۔۔۔۔،،وہ منہ بسور کر بولی

"سنو یہ تم ہر وقت پھوں پھاں کیوں کرتی رہتی ہو۔۔۔،،وہ فون پہ انگلیاں چلاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

New Era Magazine

"میرے ہاتھوں مرمت جانا چپ چاپ سو جاؤ تمہاری وجہ سے سمیر صباء روح بخار میں جل رہے ہیں۔۔،، وہ انگلی دیکھاتے ہوئے بولی کچھ غصہ پہلے کا تھا کچھ اب اس نے دلا دیا

"تم تو نہیں جل رہی پھر مجھے یہ بدبو کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔،، وہ سونگھتے ہوئے بولا۔ماروا کچھ دیر اسے دانت پیس گھورتی رہی پھر پاؤں پٹختی کمرے سے نکل گئی۔

"کافی بہت مزے کی ہے شکریہ،، وہ مسکراہٹ دبا کر بولا کال ایک بار پھر سے آنے لگی تھی۔اس نے کال اٹینڈ کی اور فون کان سے لگا لیا

"یار مجھے اور پوری فیملی کو ٹمپریچر ہے۔۔دعا کرو ٹھیک ہو جائیں پھر ضرور آئیں گے۔۔۔۔۔،، سلام دعا کے بعد وہ خالی مگ سائڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولا اور کمبل میں گھس گیا۔

"امید تو ہے اتر جائے گا۔۔۔اور ثمر حیدر سب آ رہے ہیں نہ پارٹی میں۔۔۔؟،، وہ چھینک مارتے ہوئے ٹیشو سے سرخ ہو رہی ناک کو صاف کرتے ہوئے بولا۔

پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ سیل ایک طرف رکھ سونے کے لئے لیٹ گیا۔

کافی کے بعد وہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔

****

New Era Magazine

کچھ دونوں میں وہ لوگ تندرست ہو چکے تھے۔اور آج روح اسفار اور صباء شاپنگ کرنے گئے ہوئے تھے کیونکہ اسفار کے قریبی دوست کے ہاں فنکشن تھا جہاں ان کو جانا تھا۔

"اسفی بھائی چلیں نہ میرے ساتھ۔۔۔۔۔یہ خود جویلری پسند کر لیں گی۔ہم ڈریس لے کے آتے ہیں۔۔۔،،صباء اسفار کو بازو سے کھینچ دوسری طرف چل دی اور سامنے بوتیک کی شاپ میں داخل ہوئی۔

روح بلیک پلازو اور لونگ قمیض پہ مہندی رنگ کا کوٹ پہنے شال شہانوں پہ ٹکائے سر پہ ٹوپی لئے ہوئے تھی۔

لمبے بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چوٹیا بنائی ہوئی تھی چند لیٹیں ایک رخسار پہ تھی لمبی پلکیں بار بار رخساروں کو چھو رہی تھی۔گلابی ہونٹوں پہ مدھم سی مسکراہٹ لئے وہ سمیر کی طرف متوجہ تھی۔اس نے مومی انگلیوں سے لیٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔

"سمی۔۔۔تم بتاؤنہ۔۔۔کون سی بریسلٹ لوں۔،،وہ بازو شیشے کے کانٹر پہ ٹکا ہاتھ تھوڑی پہ ٹکا سمیر کو دیکھنے لگی۔

New Era Magazine

اور شہادت کی انگلی سے ایک سٹائلش بریسلٹ اس کے سامنے کی پھر دوسری بھی

وہ کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے ایک ہاتھ شیشے کے کونٹر پہ ٹکا کر اس نے ایک بر سلیٹ

اٹھائی اور مسکراتے ہوئے روح کے سامنے کی۔ پشاوری سٹائل کی نفیس لائٹ سی

بریسلٹ تھی۔

"آپی یہ ٹرائی کریں۔۔۔،، وہ اسے پکڑاتے ہوئے بولا۔

"صباء کو کیسی لگیں گی یہ بالیاں۔۔۔،، وہ سامنے لگی سہارے والی سفید بالیاں دیکھ

سوچنے لگا۔

"بھیا ذرا یہ دیکھائیں۔،، وہ ہاتھ کے اشارے سے بولا۔

روح نے گلا صاف کیا اور بار بار بھنورے آچکا کر اسے شرارت سے دیکھنے لگی۔

"کس کے لئے لے رہے ہو۔۔۔،، وہ بر سلیٹ کونٹر پہ رکھتے ہوئے بولی۔

وہ سر کھجانے لگا۔

سفید شرٹ جینز اور لیدر کی جیکٹ بالوں کو پف سٹائل دیئے گلابی ہونٹوں پہ خجل سی

مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"صباء نے کہا تھا کہ اس کے لئے پشاوری بالیاں لوں تو وہی دیکھ رہا تھا آپ بھی

دیکھیں۔۔،، وہ بالیوں کا ایک سیٹ اٹھا کر تیزی سے بولا۔۔

New Era Magazine

روح کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

"تو پھر اس میں جھجھکنے والی کون سی بات ہے۔۔"روح اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ نہیں سکی تھی سمیر نے سکون کا سانس لیا۔اور بالیاں دیکھنے لگا۔

روح کے ہاتھ سے بریسلٹ زمین پہ گرا اس سے پہلے کہ وہ اٹھاتی کوئی جھکا تھا اور ہاتھ بڑھا کر بریسلٹ اٹھائی

اور اوپر اٹھا ایک پل کو وہ رو کا تھا آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی

عجیب سی خواہش اس کے چہرے سے عیاں ہونے لگی۔

"یہ لیں۔۔۔"وہ اس کی طرف بریسلیٹ بڑھاتے ہوئے بولا روح کا دھیان سمیر کی طرف تھا جو اس کے لئے بالیاں پسند کر رہا تھا۔

"تھینک یو۔۔"روح نے ہاتھ بڑھایا تو سامنے والے نے اس کی سرخ انگلیوں کو چھوا روح نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔سامنے والے کی آنکھوں میں حواس تھی۔۔۔روح کی چھٹی حس تیزی سے خطرے کا الارم بجانے لگی

"س۔۔س۔ سمیر۔۔۔"روح نے گردن گھما کر سمیر کو دیکھا اور اس کے شہانے پہ ہاتھ رکھا۔۔

بے شک وہ چھوٹا تھا پر تھا تو مرد اور ایک بھائی۔۔

"کیاہوا آپی۔۔۔،، سمیر نے اس کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"وہ۔۔۔۔۔،، روح نے نظریں گھما کر دائیں جانب دیکھا تو وہ آدمی غائب تھا روح نے اطمینان کا سانس لیا۔

"یہ سب پیک کروالو۔۔۔ تمہارا بھائی اور صباء کہاں چلے گئے۔۔۔۔،، وہ چمک رہی پیشانی پہ ہاتھ چلاتے ہوئے بولی۔

سمیر نے سر ہلا دیا۔

"روح چلیں۔۔۔۔،، اسفار اور صباء دکان میں داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے شاپنگ بیگ تھے۔۔ روح شال سنبھال اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسفار نے اس کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"روح کیا ہوا۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے نہ،، اسفار اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"کچھ نہیں چلیں۔۔۔۔،، اس نے مسکرا کر کہا اور دو شاپنگ بیگ اسفار سے پکڑ لئے۔

اسفار سر ہلاتا اس کے ساتھ چل دیا۔

"صباء میں نے تمہارے لئے کچھ لیا ہے۔۔۔۔،، سمیر نے صباء کے سامنے بالیاں لہرائی۔

"واؤ۔۔ سمی۔۔۔۔،،وہ بالیاں پکڑ دیکھتے ہوئے بولی سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"میں نے بھی تمہارے لئے کچھ لیا ایک منٹ۔۔۔،،وہ چہک کے بولی اور اپنے کوٹ کی جیبوں کو ٹٹولنے لگی

"یہ لو۔۔۔،،وہ چاکلیٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

سمیر کے ہونٹوں پہ مدھم سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"بے واقوف ابھی تک چاکلیٹ پہ ہی اٹکی ہوئی ہے،،وہ چاکلیٹ تھامتے ہوئے بڑبڑایا۔ اور گاڑی میں جا بیٹھا۔روح اسفار کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھی تھی۔

اسفار نے نظریں گھما کر روح کو دیکھا۔

"روح تم ٹھیک ہو کیا ہوا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے۔،،اسفار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فکر مندی سے بولا

"نہیں میں سوچ رہی تھی رات کو۔۔۔ ہیئر سٹائل کون سا بناؤں۔۔ تم بتاؤ۔۔۔،،وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔

اسفار چند پل اسے دیکھتا رہا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر لی۔

"جو بھی بناؤ گی بہت خوبصورت لگو گی۔۔۔،،اسفار نے مدھم آواز میں کہا پر پیچھلی

سیٹ پہ بیٹھے صباء اور سمیر نے سن لیا ان کے قہقہے پہ اسفار نے مڑ کر ان دونوں کو گھورا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

****

شام کے سائے لہرا رہے تھے اور من یہاں سے وہاں بے چین سی ٹہل رہی تھی۔

دل میں عجیب سی بے چینی تھی۔

باقی سب ریڈی ہو چکے تھے۔۔اور وہ اسی کشمکش میں مبتلا ان کے ساتھ چل دی۔۔

راستے میں سمیر اور صباء کی شرارتیں عروج پہ تھی۔

گاڑی ایک اونچی عمارت کے سامنے جا رکی تھی۔

سمیر گاڑی سے اترا اور ہاتھ دروازے پہ ٹکا تھوڑا جھک صباء کو اترتے ہوئے دیکھنے لگا۔

وہ اپنی کالی امبر وڈیڈ میکسی سنبھالتے ہوئے باہر نکلی۔

بالوں کو منفرد سا سٹائل دیئے ایک شہانے پہ ڈال رکھا تھا ایک ہاتھ میں ریسٹ واچ اسی ہاتھ میں کلچ کانوں میں چھوٹے چھوٹے وائٹ ٹاپس۔

چہرے پہ معصومیت اور لالگی لئے

موٹی موٹی آنکھوں پہ ایک لائن آئی لائنر کی مسکارا اور لیپ گلوس کے سوا کچھ نہ تھا چہرے پہ۔

New Era Magazine

پیروں میں ہائی ہیل والے سٹائلش سینڈلز۔

"ایسے کیوں گھور رہے ہو۔۔؟،،صباء نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ خیالات سے چونکا اور نفی میں سر ہلایا

سمیر بلیک پینٹ کوٹ وائٹ شرٹ اور ٹائی لگائے بالوں کو پف سٹائل دیئے تازہ شیو ہونٹوں پہ مسکراہٹ وہ سویٹ اور کیوٹ لگ رہا تھا خیر ہینڈسم بھی کہ سکتے ہیں۔

"اسفی من میں زیادہ اوور تو نہیں لگ رہی۔،،روح فکر مندی سے بولی۔

اسفار نے سینے پہ ہاتھ باندھ اس کا جائزہ لیا۔

سفید امبر وڈیڈ ساڑھی جس پہ سنہری کام ہوا تھا فل بازو زیب تن کئے۔۔لمبے بالوں کا جوڑا بنائے ہم رانگ ہلکی پھلکی جویلری ہاتھ میں بریسلٹ ایک انگلی میں انگوٹھی لائٹ میک اپ وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔اسفار اسے دیکھتے گیا۔بغیر سانس لئے۔

"کیا ہوا۔۔۔،،روح نے لیٹ کان کے پیچھے کی اور ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔۔

"بہت خوب صورت لگ رہی ہو۔۔۔اب پچھتا رہا ہوں کاش منگنی کے بجائے نکاح کر لیتا اور۔۔۔،،وہ اس کے ہاتھوں کو تھام بولا کالی آنکھوں میں شرارت امڈ آئی تھی گلابی ہونٹوں پہ شرارتی مسکراہٹ بال پف سٹائل دیئے ماتھے پہ گرائے بلیک پینٹ کوٹ

New Era Magazine

اور بلیک شرٹ شاندار پرسنیلٹی فولادی وجود روح شرما کر نظریں جھکا گئی۔

اس سے پہلے کہ اسفار اس کی رخسار پہ جھول رہی لیٹ کو پیچھے کرتا سمیر اور صباء نے گلا صاف کیا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگے جیسے انہوں نے کچھ نہ دیکھا ہو۔

،"تم دونوں ہر جگہ پہنچ جایا کرو۔۔۔،،وہ انہیں گھورتے ہوئے بولا۔اور گاڑی سے گیفٹز اٹھالایا

من لمبی پیروں تک آتی فراک میں ملبوس تھی سنہری چہرے پہ پریشانی لئے۔

موٹی آنکھوں میں کاجل کے پیچھے بھی بے چینی کیسی بے چینی تھی وہ نہیں سمجھی تھی گلابی ہونٹوں کو آپس میں بھیجے ہوئے تھی بالوں کو ڈھیلاڈھالا جوڑا بنا رکھا۔کانوں میں جھمکے اور ڈوپٹہ سر پہ ٹکائے وہ لاپرواہی سے کھڑی تھی۔

" چلیں۔۔من کہاں کھو گئی۔۔۔،،اسفار کی آواز پہ وہ چونکی اوران چاروں کو دیکھنے لگی۔

"کچھ نہیں چلو،،وہ سانس بحال کرتے ہوئے بولی اوران کے ہمراہ چل دی

کچھ دونوں سے وہ پریشان تھی عجیب وغریب قسم کے خیالات جنم رہے تھے عجیب خواب آرہے تھے۔انہیں لے کر وہ بہت پریشان تھی۔۔۔

*******////*****

New Era Magazine

اندر سے گھر کافی بڑا تھا۔روشن تھا۔۔ہر طرف چہل پہل تھی۔۔

پارٹی ایک بڑے حال میں ارینج کی گئی تھی ہر طرف حسین چہرے نظر آرہے تھے۔

اسفی روح من اایک میز پہ بیٹھے تھے۔جبکہ صباءاور سمیر حال سے نکل یوں ہی مٹر گشتی کر رہے تھے۔

"ثمر کیوں نہیں آیا۔۔۔۔،،روح نے سوفٹ ڈرنک کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پوچھا

"وہ بچارا شدید کنوارا صرف مجرموں کو پکڑنے کے لئے رہ گیا ہے۔۔ہاہاہاہا۔۔،،اسفار کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے بولا۔روح اور من کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

"اے_کے۔۔۔،،اسفار کی نظر سامنے پڑی تو اٹھتے ہوئے ہاتھ ہلایا شائد وہ بھی ان کو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔من نے ایک نظر سامنے ڈالی پھر اس کی نگاہیں یوں ہی آس پاس کسی کو ڈھونڈنے لگی پر ناکام ہو کر لوٹ آئی۔

"میں ابھی آتی ہوں سمیر اور صبی کو دیکھ لوں نہ جانے کن شرارتوں میں مصروف ہوں۔۔،،من ڈوپٹہ شہانے پہ ٹکاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔چل دی وہ سامنے نہیں دیکھ رہی تھی اپنے دھیان میں چلتی وہ مخالف سمت چل دی۔

اے کے اور اسفار بڑی گرم جوشی سے گلے ملے پھر مصافحہ لیا۔

New Era Magazine

"ہیپی برتھڈے مائی بوائے۔۔"،اسفار نے اسے گفٹ تھما کر مسکراتے ہوئے مبارک باد پیش کی۔

"تھینک یو سو مچ۔۔۔یہ۔۔۔۔"،وہ مسکرا کر بولا روح پہ نظر پڑی تو وہ شرارت بھری نظروں سے اسفار کو دیکھنے لگا۔

"یہ روح ہے اینڈ روح یہ میرا فرینڈ اے کے ہے۔۔۔"،اسفار نے اے کے کے کاندھے پہ ہاتھ ٹکا تعارف کروایا

"ہیپی برتھڈے بھائی۔۔۔"،روح نے مسکرا کر اس کی طرف گیفٹ بڑھایا۔

"تھینک یو اب تو آپ کو دو گیفٹ دینے ہوں گے۔۔۔ایک بہن کے رشتے سے اور ایک بھابھی کے۔۔کیوں اسفی حق بنتا ہے نہ"،وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"بھائی میں تو اس معاملے میں نہیں پڑنے والا۔۔۔"،وہ تینوں چلتے ہوئے ایک طرف جا رہے تھے۔اسفار نے ہاتھ کھڑے کئے۔

اے ــ کے کریم کلر پینٹ کوٹ واسکٹ اور سفید شرٹ بالوں کو فلو سٹائل دیئے چہرے پہ سٹائلش برائڈ گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ وہ پوری محفل پہ چھایا ہوا تھا۔پر من بے خبر تھی کہ اے کے وہی ہے جیسے وہ دیکھنے کے لئے بے چین ہے پر پاس ہوتے ہوئے بھی وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

****

صباء سافٹ ڈرنک کا گلاس پکڑے حال میں آخری سرے پہ کھڑی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں چھوٹے چھوٹے بچے کھیل رہے تھے۔

تبھی کسی نے اسے ڈرا دیا اور گلاس چھوٹنے والا تھا کہ وہ سنبھل گئی۔وہ ان دو ینگ لڑکوں کو گھورنے لگی جو ہنس رہے تھے۔اس کے ہم عمر ہی معلوم ہو رہے تھے۔

وہ دونوں ایک جیسے مہرون پینٹ کوٹ اور بلیک شرٹ میں ملبوس تھے

ایک کے بال گہرے براؤن تھے جنہیں پف بنا چھوڑا ہوا تھا گورا چیٹا سبز آنکھیں لئے وہ کوئی پٹھان ہی تھا۔

اور دوسرا گہری نیلی آنکھوں والا بال لائٹ براؤن۔۔فلو سٹائل دیئے ہوئے تھا وہ سبز آنکھوں والے سے مخاطب تھا

"ہاہاہاہا۔۔۔او یار یدی۔۔۔او دیکتل ماتہ او یار ولی۔۔۔زہ وس تہ شرط او بے لو،،

("ہاہاہاہا۔۔۔ڈر گئی۔۔۔۔دیکھا میں نے ڈرا دیا۔۔۔چل اب تو شرط ہار گیا،،) نیلی آنکھوں والا سبز آنکھوں والے سے پشتو میں بولا

New Era Magazine

"سہ ڈیر غٹ کار دی او نکو ھغا محکے نہ ھم لگالیوائ خکاری،،

("کوئی زیادہ ہی بڑا کام نہیں کر لیا وہ پہلے بھی تھوڑی پاگل سی لگ رہی ہے،،)سبز آنکھوں والے نے طنزیہ کہا۔

صباء غصے سے دانت پیس دیکھ رہی تھی۔

"او ہیلو کون ہو تم دونوں۔۔اور کیا بول رہے ہو۔۔۔،،وہ بولی تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

داسی خکاری دی لہ پختونہ ورزی۔۔۔،،

("لگتا ہے اسے پشتو نہیں آتی۔۔۔،،)نیلی آنکھوں والا بولا۔

"جی ہم آپ کی تعریف کر

رہے تھے۔۔۔آپ بہت خوبصورت ہو۔۔،،سبز آنکھوں والا چہک کے بولا۔

صباء ابھی بھی آنکھیں سکوڑے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام تائب خان ہے اور یہ میرا بھائی زیب خان۔۔۔،،سبز آنکھوں والے لڑکے نے تعارف کروایا۔

New Era Magazine

"داسی گوری تہ باوے دی چرتہ خکولے ھلاکان ندی لیدالیٔ۔۔۔۔،،

("ایسے دیکھ رہی ہے جیسے خوبصورت لڑکے کبھی دیکھے ہی نہ ہوں۔۔۔،،)زیب نے تائب کے کان میں گھس کر کہااور شہادت کی انگلی سے رخسار کھجائی۔

صباء کا بے اختیار قہقہہ گونجا تو وہ دونوں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔

"کیاہوا آپ کو ہماری سمجھ آئی۔۔۔،،نیلی آنکھوں نے معصومیت سے پوچھا۔

"نہیں مجھے تو ایک لطیفہ یاد آگیا تھا۔،،صباء دانت پیس منصوعی مسکرائی اور گلاس ہونٹوں سے لگالیا۔

"پاریشالیوانیٔ دا،،

("واقع ہی پاگل ہے۔۔۔،،)سبز آنکھوں والے تائب نے زیب کے کاندھے پہ ہاتھ ٹکا کر کہا۔

"کیاہوا صبی سب ٹھیک ہے نہ۔۔،،سمیر جو کب سے اسے ڈھونڈ رہا تھا اس کے پاس دو لڑکوں کو کھڑا دیکھ تیز قدم اٹھاتا اس کے پاس آرکا۔

"لو آگیا باڈی گارڈ۔۔ضرور بھائی ہو گا۔۔۔ہاہاہا۔۔،،تائب نے قہقہہ لگا کر پشتو میں کہا۔

سمیر نے صباء کو دیکھا تو وہ مسکراہٹ دبا گئی۔

New Era Magazine

"کیا باتیں ہو رہی ہیں ہمیں بھی تو بتائیں۔۔،، سمیر مسکرا کر بولا

"جی ہم آپ کی تعریف کر رہے تھے کیا باڈی بنائی ہوئی ہے۔۔۔میں تو زیبی کو کہ رہا تھا کہ ہم بھی جم جوائن کر لیتے ہیں۔۔،،تائب نے سبز آنکھوں کو اس کے فولادی وجود پہ دوڑایا۔

"ہاہاہا۔۔۔اچھا اچھا۔۔تم دونوں کی بھی اچھی باڈی ہے ہائٹ بھی اچھی ہے۔۔خوبصورت بھی ہو۔۔۔،، سمیر نے تائب کے کاندھوں کے گرد بازو حائل کیئے۔وہ دونوں حیرانگی سے صباء اور سمیر کو دیکھنے لگے

"ہاں ہاں آپ لوگ ہماری اتنی تعریف کر سکتے ہیں ہم بھی تو کر سکتے ہیں۔۔۔کیوں صبی۔۔۔،، سمیر نے صباء کو متوجہ کیا۔

"جی بلکل۔۔۔،،صباء سینے پر ہاتھ باندھ بولی۔

"آہاں۔۔۔۔ٹھیک ہے اب ہم چلتے ہیں۔۔۔،، سبز آنکھوں والا بولا۔۔
اور پھر سمیر کو گلے لگایا سمیر نے بھی گرم جوشی سے اسے گلے لگایا۔
اس نے سمیر کو کمر پہ تھپکی رسید کی۔
سمیر اس سے الگ ہوا وہ دونوں چل دیئے۔

"صباء میرے پیچھے کیا لگا ہوا ہے۔۔۔،، سمیر اس کے سامنے پیٹھ کر کھڑا ہوا صباء نے

ایک چوینگم سے چپکائی گئی چیٹ بغیر پڑھے اتار اسے دی۔

"سنو۔۔۔،، سمیر چیٹ پڑھ جیب میں ڈال ان دونوں کو اپنی طرف بلانے لگا وہ کچھ فاصلے پہ گئے تھے سمیر کی پکار سن مڑے اور اس تک آئے۔

"یار تم تو گلے ہی نہیں ملے۔۔۔۔،،اس سے پہلے کے نیلی آنکھوں والا سنبھلتا سمیر نے اسے گلے لگایا اور اس کی پیٹھ پہ تھپکی دی۔

"بہت خوشی ہوئی تم دونوں سے مل کر۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"اور مجھے بھی۔۔۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا۔

وہ دونوں واپس چلے تو صباء کا منہ کھول گیا جبکہ سمیر کا قہقہہ بلند ہوا اور پھر صباء کا بھی۔ سمی اور صباء نے ہائے فائے کیا

"زہ خریم۔۔۔۔۔۔،،

(میں گدھا ہوں)صباء زیر لب بڑبڑائی۔اور پھر سے ہنسنے لگی

"سمیر اٹس نوٹ گڈ۔۔اب وہ ایسے ہیں تو ہم بھی بن جائیں چلو۔۔۔،،وہ تیز قدم اٹھاتی ان دونوں کی طرف بڑھی اس سے پہلے کہ وہ دونوں حال کے بھیڑ والے حصے میں داخل ہوتے صباء ان دونوں کے سامنے تھی۔

"داسی خکاری پاماما ئنہ شوا،،

("لگتا ہے ہم پہ لٹو ہو گئی ہے ہاہاہاہا۔۔،،۔) نیلی آنکھوں والے نے سر گوشی سے کہا۔

"بکواس بند کا کمعقلا۔۔۔۔تہ سہ وے زہ پا پختونا پو ھیگم،،

")بکواس بند کرو بے واقوف۔۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو مجھے پشتو سمجھ نہیں آتی۔۔۔،،)صباء پشتو میں بولی اور دانت پیس ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"آو دوئ تہ باخکاری۔۔۔زہ داوا خلاستا تحفہ چی مالا دی راکاڑی واکہ داساتہ لہ لگیدالی وانو خان صیب ستاخو باھیس عزت ناوپاتی شاوی،،

("ہاں انہیں لگا ہو گا۔۔۔ خیر یہ لیں آپ کا تحفہ جو مجھے دیا تھا اگر یہ پیچھے لگا رہتا تو خان صاحب آپ کی تو کوئی عزت نہ رہتی۔۔۔،،) سمیر زیب کے پیچھے لگائی چیٹ اتار اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے پشتو میں بولا۔وہ دونوں دنگ کھڑے سمیر اور صباء کو دیکھ رہے تھے۔۔

"تم دونوں کو پشتو آتی تھی تو اب تک خاموش کیوں تھے،،تائب جھنجھلا کر بولا۔۔اور

New Era Magazine

سبز آنکھوں کو پھیلایا۔

"تم ہمیں بے واقوف بنا رہے تھے ہم نے تم دونوں کو بنادیا سیمپل۔۔

صباء شہانے آچکا کر بولی۔

وہ دونوں افسوردہ ہوگئے۔ سمیر نے صباء کو دیکھا

"کوئی بات نہیں۔ چلو چاروں مل کے کوئی ڈھونڈتے ہیں۔۔،،صباء نے وکٹری بنائی۔

"بلکل ٹھیک کہا۔۔۔تو مجھ سے دوستی کروگے۔۔۔،،زیب نے نیلی آنکھوں میں

شرارت لئے صباء کے سامنے ہاتھ کیا تو وہ اسے آنکھیں سکوڑ گھورنے لگی۔

"وہ لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی میں کروں گا۔۔،، سمیر نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام

لیا۔ تو وہ دونوں مسکرا دیئے۔

"ہم اپنی غلطی کے لئے سوری ہیں۔،،وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں تو یہاں بھی فرینڈز مل گئے کدو۔۔۔ چلو انجوائے کرو میں آپی لوگوں کے پاس

چلتی ہوں۔۔،،صباء مسکرا کر بولی تو سمیر نے سر ہلا دیا صباء ایک طرف چل دی سمیر ان

دونوں کے ساتھ مخالفت سمت چل دیا

****

New Era Magazine

فنکشن اپنے عروج پہ تھا۔ من لان میں بیٹھی تھی اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے روح بھی وہاں چلی گئی تھی۔

"روح۔۔۔،،وہ دونوں بینچ پہ بیٹھی تھی کہ اسفار اس طرف آیا۔

روح نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

"روح میں چند دوستوں کے ساتھ،ساتھ باہر جا رہا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر تک لوٹ آؤں گا۔۔ تم دونوں یہاں ہی رہنا اپنا گھر ہے۔۔اور اگر ریسٹ کرنی ہو تو یہ اوپر والے فلور پہ چلے جانا وہاں کام والی خالہ ہیں۔کچھ بھی بنوا سکتی ہو اگر بھوک لگے تو۔۔،،وہ اس کے سامنے آر کا اور تیز رفتاری سے بولا۔۔روح ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جلدی آجانا۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی تو اسفار نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"تم کہو تو میں جاتا ہی نہیں ہوں تمہارے پاس رک جاتا ہوں۔۔۔۔،،وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا من نے گلا صاف کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلوایا

"کیا ہے دو پیار بھرے بول ہی نہیں بول سکتا کیا میں اپنی بیوی سے۔،،

وہ غصے سے لال پیلا ہوا۔

New Era Magazine

"ابھی بیوی نہیں ہے اور جاؤ تم جہاں جا رہے تھے۔۔۔،، من نے کہا

"من پلیز ہر وقت اس سے لڑائی نہ کیا کرو۔۔۔ کبھی تو اتفاق سے کام لے لیا کرو تم دونوں،، روح نے دونوں کو ڈانٹ لگائی

من دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گئی اسفار نے روح کا مرمری ہاتھ تھام ان پہ ہونٹ سجائے۔وہ شرما کر نظریں جھکا گئی اور ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"میں آتا ہوں۔۔۔انتظار کرنا جاناں۔۔،، وہ شرارت سے بولا۔

"روح آئی لو یو۔۔۔

اسف تمہارا دیوانا

سانسیں بھی تجھ بِن لی نہیں جاتی۔،، وہ پشتو میں اظہارِ محبت کر رہا تھا۔

"اور میں اپنے اسف کے بن جینے کا سوچتی ہی نہیں۔۔،، وہ بھی پشتو میں مدھم آواز میں بولی اسفار نے اس کو ایک پل کے لئے اپنے احصار میں لیا اور پھر سامنے کیا۔۔نہ جانے کیا تھا اسفار کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر جائے پر دوستوں کے ساتھ بھی جانا تھا۔

"میں آتا ہوں۔۔،، وہ اس کی رخسار تھپتھپاتے ہوئے بولا۔اور ایک نظر اس پہ ڈال

New Era Magazine

چل دیا۔

"مجھے پشتو کیوں نہیں سکھائی۔۔۔،،

من غصے سے منہ بسور بولی۔

"ہاہاہاہاتم نے جو کون سا سیکھ لی تھی اسفی سب کو سیکھاتا تھا بچپن میں ہر تم دھیان ہی نہیں دیتی تھی۔،،روح اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے بولی۔

صباء ان دونوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ تھک دوبارہ سمیر کے پاس چلی گئی ہوئی تھی۔

"اچھا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو تمہیں پتا ہے جس کی آج بر تھڈے ہے اس کی آواز بھی بہت میٹھی ہے۔۔۔تم تو ملی نہیں اس سے کیا پتا وہ پرنس ہی ہو۔۔،،

روح اچھلتے ہوئے بولی۔

"پلیز روح مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔۔۔،،وہ چڑ کر بولی

تو روح نے قہقہہ لگایا اور اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

من بھی مسکرادی اور روح کی رخسار پہ ہونٹ ٹکا دیئے۔روح کھلکھلا کر ہنس دی۔

****

وہ دونوں حال میں داخل ہوئی تھی کہ۔ایک نوکر ان دونوں کے پاس آیا۔

"میم جی آپ کا شوہر آپ کو یاد فرما رہا ہے۔۔باہر گاڑی کھڑی ہے چلیں۔۔،،ایک نوکر

مودبانہ انداز میں کھڑا بولا تھا۔

"ابھی تو وہ گیا ہے۔۔۔،،روح بڑبڑائی

"آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔انہوں نے کہا تھا لے کر آؤں۔۔۔،، من صباء اور سمیر کی طرف متوجہ تھی روح کو پریشان دیکھ اس کے پاس آئی۔

"میرا فون آف ہے ابھی

اسی لئے شائد سرونٹ بھیجا ہے اسف نے۔،،وہ فون بیگ میں ڈال سوچنے لگی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔،، من نے سوالیہ

نظروں سے روح کو دیکھا۔

"اسف نے بلایا ہے۔

چلو۔۔۔،،وہ من کو بتا نوکر کی طرف متوجہ ہوئی۔

"روکو روح ہم سب کے پاس سیل ہے وہ کال کر سکتا تھا۔۔،، من ہینڈبیگ سے فون نکالتے ہوئے بولی اور ٹائم دیکھا ایک بج چکا تھا۔۔۔

اس نے کال ملائی

،"اسفی کا نمبر بند ہے۔۔۔،، من بڑبڑاتی ہوئی روح کو دیکھنے لگی۔

"یار شائد اس نے مجھے سرپرائز دینا ہو پہلے بھی تو وہ یوں ہی کرتا ہے اس میں پریشان

New Era Magazine

ہونے والی کون سی بات ہے۔۔،،روح جھنجھلا گئی۔۔

"اچھا میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں یہ صباء اور سمیر پھر کہاں چلے گئے۔۔۔،،من ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی۔۔

"چلیں میم۔۔۔،،نوکر جلدی میں لگ رہا تھا

روح نے قدم بڑھائے تو من بھی تذبذب سی ہوتی اس کے پیچھے چل دی۔

وہ لیفٹ سائیڈ کی طرف جا رہی سڑک پہ گاڑی گھما چکا تھا

گاڑی اب پہاڑیوں کے درمیان سے گزر رہی تھی۔۔من خوف زدہ ہو کر دیکھنے لگی پھر روح کو دیکھا۔وہ مسکرا کر باہر دیکھ رہی تھی۔من کے دل میں عجیب سوچیں جنم لے رہی تھی۔

آخر گاڑی رک گئی۔

دو آدمی بھاگ کر آئے تھے دونوں اطراف کا دروازہ کھولا اور من روح کو کھینچ باہر نکالا۔

"ک۔۔کون ہو تم لوگ۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔،،روح نے اس آدمی کو دھکیلنا چاہا پر ناکام رہی۔

وہ دونوں گھسیٹتے ہوئے چل رہی تھی۔۔

New Era Magazine

"چھوڑو میری بہن کو۔۔۔۔کمینے,,ماروا چلائی تھی۔وہ دونوں کو اندر پھینک دروازہ بند کر چکے تھے۔۔

ماروا کی چوڑیاں ٹوٹ ہاتھوں میں لگ چکی تھی۔روح کی تو جان پرواز ہونے لگی تھی اس کی ٹانگوں کے ساتھ ساتھ وجود بھی کانپ رہا تھا۔

"تم لوگ ہمیں یہاں کیوں لائے ہو دروازہ کھولو۔۔۔۔،، من اٹھ کھڑی ہوئی اور روح کو اٹھاتے ہوئے بولی روح ڈر کے مارے خاموش ہو چکی تھی۔

"یہ تو میں ہی بتا سکتا ہوں۔۔،،ایک کمرے کا دروازہ دھکیل دو آدمی باہر نکلے تھے۔۔ان میں سے ایک بولا

من اور روح مکمل طور پر گھوم گئی تھی۔۔

"م۔۔من ی۔۔یہ وہ دکان و۔۔والا آدمی ہے۔۔۔،،اس نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا جو تقریباً تیس بتیس سال کا تھا اس کے ساتھ بھی ایک آدمی تھا وہ دونوں روح کو اور من کو دیکھ رہے تھے۔

"بس تم مجھے پسند بہت آئی ہو جاناں۔۔۔چلو مجھ سے شادی کر لو۔۔۔،،وہ روح کی طرف بڑھا.

"اے میری بہن کو ہاتھ بھی مت لگانا جان نکال لوں گی تیری۔۔۔،، من روح کو اپنے

New Era Magazine

پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنسے تھے پشتو میں ایک دوسرے سے کچھ کہا اور آدمیوں کو اشارہ کیا۔انہوں نے من کو پکڑ لیا اور ایک طرف کھینچنے لگے روح کو وہ آدمی پکڑ چکا تھا۔اور روح بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔،، من نے ایک کے پاؤں پہ ہیل ماری اور دوسرے کے ہاتھ پر دانت پیس دیئے وہ اسے چھوڑ کہرانے لگے من نے بھاگ کر روح کو اپنی طرف کھینچا روح کا وجود بے جان ہونے لگا تھا وہ مار وا کی باہوں میں بے جان ہو کر گری تھی

"اسف۔۔۔اسف کو بلاؤ پلیز من۔۔۔،،روح اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے ٹوٹے ہوئے انداز میں بولی

من نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے منہ پہ تھپڑ رسید کر دیا۔

"شرم تو نہیں آتی بغیرت انسان،،وہ دانت پیس کر بولی تھی۔

وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"اب تم دونوں کو کون بچاتا ہے میں بھی دیکھتا ہوں۔۔۔۔،،وہ دھاڑا تھا اور من کو بالوں سے نوچتے ہوئے سامنے کمرے کی طرف بڑھا۔

باقی کے تین آدمی بھی اس کے پیچھے بڑھے۔

New Era Magazine

"روح بھاگو۔۔بھاگ جاؤ روح۔۔۔،، من چلائی تھی زمین بوس ہوئی روح نے سر اٹھا کر من کو دیکھا جو درندوں کے ہاتھ چڑھنے جا رہی تھی۔

"نہیں جاؤں گی۔۔میری

وجہ سے تمہیں کچھ نہیں ہوگا میری بے واقوفی کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔،،وہ چلائی تھی۔۔

"بے واقوف مت بنو بھاگو تمہیں میری قسم روح۔۔بھاگ جاؤ۔۔۔میری فکر مت کرو خدارا بھاگ جاؤ۔۔۔،،مار وا ایک آدمی کو بازو سے کھینچتے ہوئے بولی پر اس سے پہلے کہ روح دروازے تک پہنچتی پیچھے سے ساڑھی کا پلو اسی درندے نے کھینچا تھا وہ چلائی تھی

اور وہ گھومتے ہوئے گرنے لگی تھی کہ سامنے والے نے اس کو تھام لیا۔۔

"اتنی آسانی سے گرنے نہیں دوں گا جان،،وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولا اور روح کو چھونے لگا

روح کی چینخ سن ماروا بھاگنے لگی پر کسی نے اس کا بازو پکڑ پھاڑ دیا تھا۔

وہ ان کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی پر ہر بار عزت بے نقاب ہو رہی تھی پر وہ خود کو نہیں روح کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

"کیا وہاں ٹائم پاس کر رہے ہو باہر نکلو۔۔۔خوبصورتی تو یہاں ہے۔۔،،وہ آدمی قہقہے لگاتے ہوئے بولا۔

"نہیں پلیز چھوڑدو اسے۔۔۔روح کو چھوڑدو۔۔۔،،وہ کھڑکی پہ جا کھڑی ہوئی اور شیشے کی کھڑکی پہ مکے برسانے لگی۔

تینوں آدمی روح کی طرف بڑھ رہے تھے

"،تم لوگ باہر جاؤ۔۔یہ صرف میری ہے۔۔۔,,اس آدمی نے دو آدمیوں کو اشارہ کیا تو وہ دروازہ کھول باہر نکل گئے۔

"اسف۔۔۔من پلیز مجھے بچالو۔۔۔پلیز بچالو میں کمزور ہوں پلیز مجھے بچالو۔۔،،

روح نے ہاتھ من کی طرف کیا۔

من نے جھک کر اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اپنے گرد لپیٹ وہ کھڑکی توڑنے کی کوشش کرنے لگی۔

"روح کو چھوڑدو پلیز اسے چھوڑدو۔۔۔۔پلیز اسے ہاتھ مت لگاؤ۔۔۔تم مجھے لے جاؤ۔۔۔پلیز چھوڑدو اسے۔۔اسے چھوڑدو اس پہ ظلم مت کرو خدا کا واسطہ اس کو چھوڑ دو۔۔۔،،وہ آنکھیں مندے گڑگڑا رہی تھی۔

پر سامنے سے دونوں آدمیوں نے قہقہہ لگایا

"تم چاہتی ہو تمہاری خاطر میں اپنی جان کو چھوڑ دوں۔۔ہاہاہاہا۔۔بے واقوف،،وہ دروازہ دھکیل کمرے میں داخل ہو گیا تھا

"من پلیز بچا لو۔۔من۔۔۔۔۔۔،،روح نے آخری بار کوشش کی تھی۔من شیشے کی کھڑکی پہ مکے برسانے لگی تھی سامنے دروازہ بند ہو چکا تھا۔

من زمین پہ گر چکی تھی۔۔۔

سب ختم ہو چکا تھا۔۔عزت لٹ چکی تھا۔

اس کی بہن درندوں کے ہاتھوں چڑھ چکی تھی۔اس کی نظر فون پہ پڑی۔۔

ایک بار پھر سے ہمت اندر پیدا ہوئی اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور جلدی سے سمیر کا نمبر ڈائل کیا۔

****

اسفار اور اے کے ابھی حال میں داخل ہوئے تھے کہ سمیر لڑکھڑاتے ہوئے بھاگ کر ان دونوں تک پہنچا اور مار واسے کی گئی بات اسفار کو الگ کر کے بتائی وہ لڑکھڑا گیا۔جان تو ٹانگوں سے نکلنے لگی۔

"اسفی تم ٹھیک ہو۔۔۔،،اے کے اس کے پاس آیا تھا

"میں لٹ گیا پرنس۔۔۔۔۔۔میں برباد ہو گیا۔۔۔۔۔نے،،وہ بھرائی آواز میں بولا اے

New Era Magazine

کے اور سمیر نے اسے سہارا دیا۔ سمیر خود بھی کانپ رہا تھا فون پہ مار وا اور روح کی درد ناک چینخیں وہ سن چکا تھا۔

"بھائی وہ وہ آدمی لے کر گیا تھا۔۔۔آپی لوگوں کو۔۔،، سمیر نے سامنے اشارہ کیا۔اسفار اور اے کے نے اس کی انگلی کا پیچھا کیا

"اسفی یہ میرا ملازم نہیں ہے۔۔ تم یہ لو اور میں تمہیں اجازت دیتا ہوں اگر ضرورت پڑے تو انکاونٹر کر سجتے نا۔۔۔،،اے کے نے اسے ریوالور تھمایا

"س۔ سمیر صباء کے ساتھ رہنا۔اے۔کے پلیز میرے بچوں کو سنبھال لو۔۔۔،،وہ تقریباً گرتے ہوئے واپس مڑا تھا۔ سمیر کا رنگ بھی اڑ چکا تھا۔

وہ دیوار کے سہارے چلتا حال سے نکل گئے کچھ فاصلے پہ کھڑی صباء اور تائب لوگ بھاگ کر باہر نکلے اور اس کے پاس پہنچے۔

"کیا ہوا سمیر۔۔۔،،صباء نے اسے ہاتھ سے پکڑا پر وہ لڑ کھڑا رہا تھا تائب نے اسے کاندھوں سے تھام لیا تھا۔

"تائب ان دونوں کو اپنے ساتھ اوپر لے جاؤ۔۔۔کچھ نہیں ہوا بچے سب ٹھیک ہے ۔۔،،اے کے نے صباء کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

وہ حیرانگی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

سمیر اس کا ہاتھ پکڑ تائب اور زیب کے پیچھے چل دیا پھر پیچھلی سیڑھیاں چڑھ وہ لوگ اوپر کی طرف چلے گئے تھے۔

"سمیر ہوا کیا ہے

تمہیں کیا ہوا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا۔،،وہ چلانے لگی تھی تائب اور زیب بھی حیران کن آنکھوں سے سمیر کو دیکھ رہے تھے وہ چپ چاپ صباء کا ہاتھ چھوڑ واش روم گھس گیا۔اس کے کانوں میں روح کی چینخ وپکار گونج رہی تھی روح کا رونا وہ کانپ گیا تھا۔

صباء صوفے پر گر گئی

"تم ٹینشن نہ لو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔،،تائب کیچن کی طرف بڑھ گیا اور پانی کا گلاس اسے تھما خود سامنے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"خالہ آپ کچھ فریش بنا دیں صبی کو۔صبی کیا کھاؤ گی،،

گھونگھٹ میں چھپی ہوئی عورت ایک کمرے سے نکلی تو تائب نے اسے دیکھ کہا۔

"کچھ بھی۔۔،،صباء واش روم کے بند دروازے کو دیکھ بولی

۔وہ سر ہلاتی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

****

"روح۔۔۔۔۔من،،۔۔وہ بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔اس کے پیروں کو روح

New Era Magazine

کی پھٹی ہوئی ساڑھی کے حصے نے چوما جو امید کوئی دل میں بچی تھی وہ بھی ختم ہو گئی ٹانگیں کانپ گئی اور وہ زمین بوس ہو گیا۔

سامنے کمرے کا دروازہ کھولا تھا اس کی روح تک کانپ رہی تھی۔ وہ بڑی کوشش کر کے اٹھا تھا۔۔

اس نے آہستہ سے دروازہ دھکیلا سامنے کا منظر دیکھ وہ آنکھیں میچ گیا اور اپنا کوٹ اتار نیچے بیٹھ گیا مارواکے چہرے پہ نظریں ٹکائے وہ اسے اٹھا کوٹ پہنانے لگا۔ مارواکے ہاتھ زخمی تھے کاجل رخساروں پہ بکھر چکا تھا بال کھول چکے تھے ہونٹوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"من۔۔۔۔ من آنکھیں کھولو۔۔۔،، وہ اس کی سانسیں چیک کرنے لگا جو بڑی مدھم تھی۔

"روح روح کہاں ہے۔۔۔،، یکدم خیال آتے ہی وہ مارواکو زمین پہ لیٹا باہر نکلا۔

اس گھر میں چار کمرے تھے سارے کھول چکا تھا اب آخری کے سامنے کھڑا تھا دل بند ہو چکا تھا بربادی اس پہ ہنس رہی تھی اور درد رو رہا تھا دل پھٹ رہا تھا دروازہ دھیکل اس نے سامنے دیکھا

"نہیں۔۔۔۔۔۔،، وہ چینخنے لگا تھا۔

New Era Magazine

سامنے سلوٹ زدہ بیڈ منہ چڑھا رہا تھا

کمرے کی حالت روح کی بربادی کی گواہ تھی پر وہ کہیں نہیں تھی۔

ریوالور زمین بوس ہو گیا اور وہ سر تھام گر گیا

اچانک نظر سائڈ ٹیبل پہ پڑی۔ وہاں ایک کاغذ پھڑ پھڑا رہا تھا

"مجھے معلوم تھا تم آؤ گے۔۔

۔پر اب کوئی فایدہ نہیں ہوا اسف۔۔م۔۔میرا دامن داغ دار ہو گیا۔۔۔میں برباد ہو گئی..میں۔۔میں تمہارے قابل نہیں رہی۔۔میری کوتاہی تھی

اور غلطی یہ کہ میری محبت تمہارے لئے اس قدر بڑھ گئی کہ کسی اور کی سازش کا شکار ہو گئی۔

"میرے جانے کے بعد مجھے بھول جانا۔۔۔میں یہ بے عزت والی زندگی نہیں گزار سکتی۔ساتھ والی پہاڑی کے ساتھ بنی گہرائی میری قبر ہے کبھی ایک دفع آ جانا تمہاری روح کو سکون ملے گا۔۔

ایک بات کہوں۔میرے بغیر سانسیں لینا سیکھ جانا

آخری بات میرے جانے کے بعد خود کو اور من کو سنبھال لیا۔

اللہ حافظ

فقط تمہاری روح۔،،وہ خط پڑھتے ہی دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے گر گیا

خط کانپتے ہاتھوں سے لکھا گیا تھا گاہے بگاہے ہاتھوں سے نکلا خون بھی کاغذ پہ جمع تھا۔کچھ دیر کے ماتم کے بعد وہ اٹھا باہر نکلنے لگا پر من کا خیال آیا وہ بھاگ کر اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں من بے ہوش پڑی تھی

"من۔۔۔من ہوش کرو اٹھو،،وہ لڑکھڑاتے ہوئے اس کے پاس گر گیا تھا اور کانپتے ہاتھوں سے اس کا منہ تھپتھپانے لگا۔۔پر وہ نہیں اٹھی بے بس ہو کر وہ اس پہ جھکا تھا۔۔ کچھ دیر میں مار وا کے بدن میں جان آئی۔۔

"، میری روح کہاں ہے۔۔۔میری روح۔۔۔اسف وہ۔۔۔وہ بہت چلائی تھی۔۔۔ان۔۔۔ان درندوں نے۔۔تم تم بتاؤ وہ ٹھیک ہے نہ تم نے ان درندوں کو مار دیا۔میں اس کی چیخیں برداشت نہیں کر سکی بے ہوش ہو چکی تھی تم بتاؤ نے اسفی میری روح ٹھیک ہے ہاں۔وہ ٹھیک ہو گی تم جو اس کے ساتھ ہو۔۔۔،،وہ اس کا ہاتھ پکڑ بول رہی تھی اسفار کی آنکھیں سرد تھی وہ لڑکھڑا گیا تھا

اور مار وا کو کاغذ کا ٹکرا تھما دیا وہ پڑھتے ہوئے چند پل اسفار کو دیکھتی رہی پھر قہقہے لگانے لگی۔

"''تم پاگل ہو گئے ہو وہ بے واقوف بنا رہی ہے۔۔۔ہمیں اور تم بن رہے وہ دیکھو وہ رہی

روح۔۔۔روح۔۔۔،،وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اٹھی تھی اور دروازے کی طرف بڑھی

اس کا دماغی توازن بگڑنے لگا تھا اسفار اس کی حالت کو بس دیکھتا رہا آخر وہ گر گئی۔۔۔

اور سر سے خون بہنے لگا۔

اسفار ہوش میں آیا اور اس کی طرف بڑھا۔

"من۔۔۔۔من اٹھو۔۔۔۔۔،،وہ اسے باہوں بھر باہر نکلا

من تب ہوسپٹل میں داخل ہوگئی تھی اسے گہرا صدمہ ہوا تھا

دو دن کی محنت کے بعد روح کی لاش بھی مل گئی تھی۔

اسفار کمرے تک محدود ہو کر رہ گیا۔

باہر کی دنیا سے بے خبر

من چھ مہینے تو اس حالت میں رہی کہ ہر جگہ اسے روح نظر آتی تھی۔۔۔

سب بکھر گیا تھا روح کے ساتھ اسفی من اور من کی پرنس کے لئے محبت سب مر گئی تھی۔۔۔

اور پھر جب من کی حالت بہتر ہوئی تو اسفار اسے گناہ گار لگنے لگا۔۔

****

"میں ماروا سے آج بات کر کے ہی رہوں گا۔۔۔،، کبیر نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی اپنی زوجہ محترمہ کو دیکھا۔

"کیا تم پاگل ہو کبیر۔۔۔۔۔،، وہ چلائی تھی۔ کبیر بیڈ سے اتر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"ہاں میں پاگل ہوں اور تم سب نے مجھے کر دیا ہے۔۔۔ تم کیوں چاہتی ہو کہ میں ماروا کو دھوکہ دوں۔۔؟

کیوں اسے نہ بتاؤں بولو۔ اب تم کیا چاہتی ہو۔۔۔؟،، وہ اسے شانوں سے پکڑ جھنجھوڑنے لگا تھا۔

"میں تمہیں اس گاؤں کا سرپانچ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

میں چاہتی ہوں حویلی میں میرے شوہر کی ملکیت ہو۔۔۔ وہ سب تمہارا ہو۔۔۔،، اس کی آنکھوں میں دولت کی حواس چمک رہی تھی کبیر نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا اور شانوں کو چھوڑ دو قدم پیچھے ہوا۔۔ حیرانگی ہی حیرانگی تھی۔

"کبیر پیسہ آج ہر ایک کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔ اور ماروا کیا کرے گی اتنے پیسے کا تم۔۔ تم بس اس سے شادی کرو گے۔۔۔ پھر بے شک طلاق دینا۔۔۔۔،، وہ ضدی

New Era Magazine

انداز میں بولی۔

کبیر حیرانگی اور خفگی کی ملی جلی کیفیت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تت۔۔تم میری بات مانوں گے نہ۔۔،،وہ اس کے پاس آئی اور کبیر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔

"ہاں۔۔۔میں کروں گا اس سے نکاح۔۔۔،،وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ بولا۔۔۔وہ مسکرائی تھی۔

"پر تمہیں فارغ کر دوں گا۔۔۔میری محبت کو تم نے کیا سمجھا۔۔۔۔

تم نے مجھے کیا سمجھا تم چاہتی ہو میں یہ گناہ کروں۔میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔،،وہ سر تھام غائب دماغی سے بول رہا تھا۔

"جسٹ شیٹ اپ کبیر یہ گناہ نہیں ہے تمہارا حق ہے۔۔،،وہ اس کی بات کو اگنور کر گئی کیونکہ جانتی تھی وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔

"ارے بھاڑ میں گیا حق اور بھاڑ میں گیا میں۔۔

۔آج میں مار وا کو سب بتا دوں گا۔۔۔۔۔،،وہ غصے سے کہتا گاڑی کی چابی اٹھتا باہر نکلنے لگا

"تو تم کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ہاہاہاہا،،وہ اس کے طنزیہ لہجے کی کاٹ سے رکا اور

مڑ کر اس کے پاس آیا۔۔

"تمہیں میری محبت میں کھوٹ نظر آتی ہے تم سے کس قدر محبت کرتا ہوں جانتی ہو تم۔۔ تمہیری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو اس معصوم کا کیا گناہ ہے۔۔۔،،وہ بے بس ہو کر بولا۔۔

"مجھے ثبوت چاہئے کہ تم واقعی ہی مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔اس سے نہیں۔۔ اپنے حصے کے علاوہ احمد اور باقی سب بھی اپنے نام کرواؤ۔۔۔۔۔

حویلی پہ تمہارا راج ہو مجھے سیٹھانی بننا ہے۔مجھے سر پانچ دیکھنا ہے تمہیں۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولی

کبیر کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"اب تم دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔۔۔۔میں ماروا سے نکاح بھی کروں گا اور محبت بھی۔۔۔۔۔تم لالچی ہو چکی ہو جب یہ لالچ کی پٹی آنکھوں سے اترے تو بتا دینا۔۔۔ میں نے تمہیں سر پہ چڑھایا تم تو میرا سر ہی قلم کرنے پہ تل گئی۔۔،،وہ اسے دھکا دیتے ہوئے تیز قدم اٹھاتا چلا گیا۔۔وہ آرام سے کھڑی رہی جانتی تھی وہ صرف کہہ رہا ہے

"اب دیکھتا ہوں مجھے ماروا سے نکاح کرنے سے کون روکتا ہے،،وہ گاڑی کو فل سپیڈ پہ چھوڑتے ہوئے بڑبڑایا۔

دل میں کچھ ٹوٹا تھا۔

بہت تکلیف ہو رہی تھی

وہ لڑکی جس کی خاطر سب چھوڑ چھاڑ لندن سے پاکستان آگیا تھا

آج وہ اس سے محبت کا ثبوت مانگ رہی تھی۔

وہ حویلی میں آندھی طوفان کی طرح داخل ہوا تھا راستے میں جو چیز آئی وہ اسے ٹھوکر مارتا گیا۔

اس کا رخ ماروا کے کمرے کی طرف تھا۔

"مارو میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔،، وہ بیڈ کی پشت سے سر ٹکا آنکھیں مندے بیٹھی تھی۔

کبیر دروازہ دھکیل اندر داخل ہوا تو اس نے جلدی سے آنسوں صاف کئے پر سرخ آنکھوں کو چھپا نہ سکی۔ وہ کچھ دیر اس کے زرد چہرے کو دیکھتا رہا۔

"ماروا۔۔۔ایم سوری۔۔۔۔میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔مجھے تمہارا ساتھ دینا چاہیئے تھا پر۔۔۔میں کسی ایک کا ساتھ بھی نہیں دے سکا۔۔۔۔میں ایک کمزور مرد ہوں جس نے اپنی ماں کے کہنے پہ تم سے شادی کا فیصلہ لیا۔۔ایک اور بات۔۔۔۔،، وہ اس کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے

New Era Magazine

نظریں جھکا کر بولا۔

"اوہ۔۔۔۔تو تم بھی ان سب میں سے ایک ہو۔۔۔۔۔۔،،ماروا طنزیہ انداز میں بولی۔

کبیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ماروا۔۔۔۔تم مجھے نہیں سمجھ سکی۔۔۔۔مجھے تو کوئی بھی نہیں سمجھ سکا۔۔۔پر تم ایک بات سمجھ لو۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔،،

"ہاہاہاہا۔۔۔۔کبیر تمہارا دماغ ہل گیا ہے۔۔۔غلط۔۔اور کتنا غلط ہونا باقی ہے۔۔۔ہاہاہاہا،،وہ زور زور سے ہنسنے لگی تھی آخر اس کی سرخ آنکھیں برسنے لگی۔

"میں شادی شدہ ہوں۔۔۔۔۔میری پہلی بیوی نے اجازت دے دی ہے۔۔میں تم سے نکاح کر سکتا۔۔،،وہ مدھم آواز میں بولا تھا۔شرمندگی سے سر اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔

ایک پل کو ماروا کے قہقہوں کو بریک لگی پھر وہ بیڈ سے اتر قہقہے لگانے لگی۔کبیر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"دفع ہو جاؤ کبیر۔۔۔۔۔۔،،وہ ہنسنے اور رونے کے درمیان بولی تھی۔

"میں تمھیں نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ تم پہلے اتنی۔۔۔۔،،

"میں نے کہا جاؤ۔۔۔۔۔،،وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بولی۔

"چلا جاؤں گا۔۔۔۔ت۔۔ تم سب مجھے استعمال تو کر لو میری بیوی چاہتی ہے میں یہاں کی ملکیت حاصل کر لوں ماں چاہتی ہے میں پراپرٹی حاصل کر لوں۔۔۔۔ تم چاہتی ہو میں چلا جاؤں

کبھی کسی نے یہ پوچھا۔۔۔۔

کہ کبیر تم کیا چاہتے ہو نہیں۔۔۔۔۔۔۔،،وہ بے بس سا بولتا کرسی کو ٹھوکر مارتا ماروا کی پیٹھ کو گھورتا وہاں سے ہٹ گیا۔

"تمہاری ماں کی اور بیوی کی خواہش پوری ہو جائے گی۔۔۔۔،،وہ فون اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"فراز بھائی کبیر کے نام جو پراپرٹی کرنی ہے۔۔وہ پیپرز ڈپلیکیٹ نہ ہوں۔۔۔۔،،وہ کہتے سیل بیڈ پہ اچھال کمرے سے باہر نکلی اور ارشا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے آؤ آؤ۔۔۔،،ارشا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"دیکھا سفی ہمارے ساتھ ہے اور تم اپنی بہن کی عزت تو بچا لی۔۔پر ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔،،

"تم پلیز اپنی بکواس بند رکھو۔۔۔میں تم سب کی بکواس سن سن تھک چکی ہوں۔۔بس یہ کہنے آئی ہوں کہ۔۔۔ تم اب یہ ڈرامے بند کر دو،،ماروا غصے سے لال پیلی ہوتی

بولی۔۔

کچھ دیر مزید گفتگو منہ ماری کے بعد

وہ کمرے سے نکل گئی

***********_

ماروا کی نظر نیچے کھڑے اسفار پہ پڑی تو وہ وہی رک گئی۔

"کاش تم اس دن وقت پہ آجاتے کاش تم وہاں سے جاتے ہی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ تم نے میری روح کو مار دیا۔۔۔ تم اسے بچا نہیں سکے۔ کیسی محبت تھی تمہاری،، وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے سوچنے لگی دل میں زہر بھر گیا

"تمہاری بی بی جان کہاں ہیں۔۔۔۔،، اسفار اسے چاروں اطراف دیکھ چکا تھا پر نظر نہیں آئی تو ملازمہ سے پوچھا۔

"کیا ہوا ایس پی مجھے ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔۔،، ماروا سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی اسفار نے نظریں گھما کر اسے دیکھا اور وہی جم کر گیا۔

ماروا ایک ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کرتی ریشمی ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اسے دیکھ رہی تھی۔

"بانو مرادن خانے سے سب مردوں کو بلاؤ،، ماروا صوفے پہ بیٹھی سامنے میز پہ پیپرز رکھے وہ سائین کرتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

بانو نا سمجھی سے دیکھنے لگی اور پھر چلی گئی۔

"تم یہ کیا کرنے جا رہی ہو،،اسفار نے بھاگ کر اس کے ہاتھ سے پین پکڑ لیا۔ماروا نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور مسکرا کر اس کے ہاتھ سے پین پکڑ لیا۔

"میں بھی تھک چکی ہوں۔۔۔،،وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی اور دوبارہ سائن کرنے لگی کچھ دیر بعد سب آ گئے تھے سوائے کبیر کے۔کچھ دیر بعد وہ تیز قدم اٹھاتا حال میں اتر رہی سیڑھاں پھلانگتا باہر نکل رہا تھا

"کبیر۔۔۔۔۔،،ماروا نے اسے پکارا ایک پل وہ رکا اور پھر تیز قدم اٹھاتا لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔

"ماروا یہ کیا کرنے جا رہی ہو۔۔،،تایا جان نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔

"بیٹھ جائیں تایا جان اور مجھے میرا کام کرنے دیں،،ماروا نے انہیں بغیر دیکھے کہا اسفار کی نظریں اس کی سرخ آنکھوں میں اٹکی ہوئی تھی۔

"یہ پیپرز تم سب پہلے سائن کرو گے۔۔۔۔اس میں لکھا ہے تم سب میری صباء اور سمیر کو بھول جاؤ گے آئندہ کوئی نیوز پیپر میں یہ اشتہار نہیں دو گے۔۔،،وہ ایک پیپر لہرا کے بولی گھر کی عورتیں بھی جمع ہو گئی تھی۔اسفار نے چاروں اطراف نظریں گھمائی باڈی گارڈز کہیں نہیں تھے ایک دن پہلے ہی من نے انہیں بھیج دیا تھا۔

"سیٹھ احمد پہلے یہ پیپرز سائن کرو پھر یہ پیپرز یہ آپ کا پورا حصہ ہے بینک اکاؤنٹ سے لے زمینوں کے

حصے تک۔۔،،ماروا نے سنجیدگی سے کہا اور پین اس کی طرف بڑھا دیا وہ دوسرے صوفے پہ بیٹھ کے سائن کرنے لگا اور پھر پیپرز لے کر مسکراتا اٹھ گیا۔

"کبیر سائن کرو۔۔۔،،ماروا نے پیپرز اس کے سامنے کھسکاتے ہوئے کہا۔وہ تھکے تھکے قدموں سے صوفے پہ گر گیا ایک نظر ماروا پہ ڈالی دونوں ایک جیسی آگ میں جل رہے تھے۔

،،اسفار نے نظریں اس پہ جمادی جو کبیر کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"کبیر یہ پیپرز بھی سائن کرو۔۔۔،،ماروا نے ہاتھ میں پکڑے پیپرز اس کی طرف بڑھا دیئے

"یہ کیا ہے کس چیز کے پیپرز ہیں۔۔۔،،کبیر نے حیرانگی سے سوال کیا۔

سب حیرانگی سے ہی دیکھ رہے تھے۔

"پیپرز پڑھ لیں۔باقی بعد میں بتاؤں!!؟؟،،ماروا نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دی کبیر تذبذب ہوتا پیپرز پڑھ کر سائن کرنے لگا۔پھر پیپرز اٹھائے بغیر کھڑا ہو گیا۔بلکہ بھاگتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ماروا نے اس کے پیپرز اٹھا لئے۔ایک نظر اس کی پیٹھ

New Era Magazine

کو دیکھا۔

"ایس پی آپ کے سامنے یہ پیپرز تمہارے سالے نے سائن کئے ہیں۔۔۔یہ میں ایک پولیس والے کے حوالے کر رہی ہوں۔۔۔۔،،ماروا نے اسفار کا ہاتھ پکڑا اس پہ وہ پیپر رکھ دیئے جو صباء کی حفاظتی کے لئے سائن کروائے تھے۔

"ابا جان آجائیں آپ بھی سائن کریں،تایا جان آپ بھی آجائیں،

دادا حکم نے کچھ سوچ کر ہی میرے سر پہ زمیداری ڈالی ہو گی پر اب میں اس زمیداری سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔۔۔۔،،ماروا نے مڑ کر کہا ایک نظر سیڑھیوں پہ کھڑی ارشا پہ ڈالی۔

"اب تو خوش ہو نہ ایس پی سب کچھ کر دیا ان کے نام۔۔۔۔،،ماروا اس کے پاس جا رو کی اس نے ماتھے پہ بل ڈال کر ماروا کو دیکھا اور پھر نظریں گھمالی۔

"ہاں خوش ہوں بہت مہربانی،،وہ سختی سے بولا ایک نظر ارشا پہ ڈالی۔

۔ماروا تلخی سے مسکرائی اور سیڑھیاں چڑھ گئی۔

"تم خود غرض ہو چکی ہو من۔۔۔۔تم من رہی ہی نہیں ہو۔۔،،وہ بڑبڑایا تھا

ماروا پہلے اپنے کمرے میں گئی اور پھر کبیر کے کمرے میں داخل ہوئی وہ صوفے پہ بیٹھا سر تھامے ہوئے تھا۔وہ

"کبیر یہ پیپرز نیچے چھوڑ کے کیوں آ گئے۔میں نے آپ
حصے کے علاوہ اپنا سب کچھ بھی آپ کے نام کر دیا ہے،اور یہ بینک کے چیک،یہ میری
میٹنگز کی فائلز،یہ لاکر کی چابی یہ زمینوں کے کاغذات آپ اب چالیس پر سنیٹ کے
حصہ دار ہیں باقی کے دس پر سنٹ میں نے اپنی بہن کے نام کئے ہوئے ہیں اور اور
یہ۔۔۔،،مارروا ہر چیز اس کے سامنے پڑے ٹیبل پہ رکھ رہی تھی۔اب وہ انگوٹھی اتار
رہی تھی۔

"ماروا یہ کیا کر رہی ہو تم یہ کیوں اتار رہی ہو۔۔۔۔،،کبیر حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے
اسے دیکھنے لگا۔

"اس منگنی کا کوئی مطلب نہیں میں نہیں مانتی اور نہ ہی کبھی آپ کو اپنے شوہر کے
روپ میں دیکھ سکوں گی۔۔۔نہ ہی میں دوسری بیوی بننا چاہتی ہوں۔۔۔اور میں تھک
چکی ہوں ان سب سے۔۔۔۔۔،،ماروا نے انگوٹھی اتار کر اس کے سامنے رکھ دی۔

"بکواس بند کرو ماروا اور اسے اٹھا کر پہن لو ورنہ میرا ہاتھ اٹھنے میں دیر نہیں لگے
گی۔۔،،کبیر مدھم آواز میں چلایا

"نہیں پہنوں گی۔تم ہاتھ اٹھا سکتے میں بھی تو دیکھوں تمہاری کمزوری کی حد کہاں تک
ہے۔۔۔،،وہ رخسار پہ آرہے آنسوں کو رگڑتے ہوئے بولی۔

"۔۔۔میں لے آؤں گا اسے اس حویلی میں۔۔۔بھول جاؤں گا تمہیں تم سے کی محبت ،،کبیر نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔وہ پاگل ہو رہا تھا خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ یہ سب کیسے کہ رہا ہے۔

وہ کب سے محبت کرتا ہے اس سے؟

"باہر ابھی ایس پی موجود ہے اسے پتا نہ چلے کہ ہماری منگنی ٹوٹ چکی ہے یہ نہ ہو وہ ڈرامہ کھڑا کر دے۔۔۔،،ماروا نے کہا اور اس کے کمرے کی دہلیز پار کر گئی کبیر نے غصے سے مکا دیوار میں دے مارا۔اتنے میں اس کا فون بجا

"کیا پروبلم ہے ازما۔۔۔۔آخراب اور کیا چاہتی ہو۔۔۔۔ہو گئی تمہاری خواہش پوری۔۔۔میری محبت ثبوت پیش کرتی دم توڑ چکی ہے۔۔۔،،وہ کال اٹھا کر تقریباً چینخا ہی تھا۔

"کیا مطلب۔۔،،ازما نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"ماروا نے انگیجمنٹ توڑ دی۔۔اس نے سب کچھ میرے نام کر دیا ہے۔۔۔۔۔،،کبیر بیڈ پہ گر گیا۔۔اس کو خود سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔

"واؤ گریٹ تمہارے توڑنے سے پہلے ہی اس نے توڑ دی اور باقی سب کچھ تمہارے نام ہوا۔۔۔۔،،ازما خوشی سے اچھل پڑی تھی

New Era Magazine

"ہاں اس نے اپنا سب کچھ میرے نام کر دیا میرے حصے کے علاؤہ۔۔۔اپنا حصہ بھی۔۔۔۔،،وہ دانت پیس آنکھیں مند بولا۔

"توپروبلم کیا ہے ہمارا بھی یہ ہی پلین تھا نہ تم منگنی توڑ دو گے اور پھر میری رخصتی۔۔ فائنلی اس ڈرامے سے جھٹکارا ملا۔اور اوپر سب سے بڑی بات اس نے اپنا حصہ بھی تمہیں دے دیا۔۔،،ازما اس کے احساسات کو سمجھے بغیر بول رہی تھی۔کبیر خاموش ہو چکا تھا۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ کہیں محبت کا ڈرامہ کرتے کرتے کہیں تمہیں اس سے سچ میں تو محبت نہیں ہو گئی۔۔اگر ایسا ہوا تو میں خود کو مار لوں گی۔۔۔۔،،ازما خوف اور فکر مندی سے بولی کبیر کا بالوں میں چلتا ہاتھ رو ک گیا۔

"مت بھولو کبیر کہ تم مجھ سے محبت کے وعدے کر چکے ہو

مت بھولو اپنے وعدے کبیر۔

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں تمہاری بیوی ہو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔،،ازما رونے لگی تھی۔

"لیسنٹ لیسنٹ ایسا کچھ بھی نہیں ہے

آئی لو یو میری جان

ایک دو دن تک تمہاری رخصتی ہے تو ریڈی ہو جاؤ میری مسز۔۔

تمہاری خطر اپنی پڑھائی کاروبار سب ختم کر کے لندن سے یہاں آگیا پر تمہیں میری محبت کا ثبوت چاہئے تھا دے دیا نہ۔۔۔۔۔،، کبیر۔نے مسکرا کر طنزیہ کہا تو ازما کی جان میں جان آئی پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ کال کاٹ کے لیٹ گیا۔

دل و دماغ ملامت کر رہا تھا۔

ازما اور اس کی بات فیسبک پہ ہوئی پہلے دوستی اور پھر محبت ازما نے اسے آنے کو کہا وہ لندن سے ایک ہفتے میں واپس آگیا۔اپنا سب کچھ چھوڑ کے

اور یہاں آتے ہی ازما اور اس نے شادی کر لی۔

پر ازما کو جب پتا چلا کہ وہ کون ہے تو وہ دن رات صرف حویلی کی شان و شوکت کے خواب دیکھنے لگی تھی۔

جس سے پہلے تو کبیر انجان تھا آج وہ جان گیا تھا۔۔

****/******

"کاش مار واتم نہ بدلتی کیوں یار مجھ سے نفرت کیوں کرتی ہو اور سب کچھ کیوں ان کے نام کر دیا۔۔۔میری بات تو نہیں مانی تم نے مجھے سمجھتی مانتی تو جو میں چاہتا ہوں کہ تم نہ کرو تم وہ ہی کرتی ہو۔۔،،اسفار اپنی کرسی پہ بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہونٹوں پہ انگلی

New Era Magazine

رکھے سوچ رہا تھا۔وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ من اس کے اور ادھر سے ارشا کے منصوبوں میں پیس جاتی تھی۔

"اس نے ارشا کو زہر کیوں دی۔۔۔،،

"نہیں اسفی مار وا ایسا تو ہر گز نہیں کرے گی باہر سے جسی بھی ہو دل سے وہ پہلے جیسی ہی ہے۔۔۔،،دل نے دماغ کو نفی کی۔

"پر وہ ملازمہ نے کہا تھا نہ کہ اس نے جوس لانے کو کہا،پر کیوں۔۔۔کیا یہ ارشا لوگوں کی ایک چال ہے۔۔پر جب تک وہ آدمی ہاتھ نہیں آتا

جیسے میں نے ارشا کے ساتھ اس دن دیکھا تھا۔۔اس سے ہی میری روح کے قاتلوں کا پتہ چلے گا تب تک مجھے یہ ارشا کو اپنے ہاتھ میں رکھنا ہو گا۔۔،،اسفار نے آنکھیں مندلی اور سر پکڑ لیا۔

"اب اگر اسے کسی نے وہاں سے نکال دیا تو۔۔بے واقوف لڑکی۔۔۔،،دل نے سرگوشی کی

"۔۔ویسے بھی اسے میری ضرورت ہی کہاں ہے۔۔۔۔۔،،وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سر کے پیچھے ہاتھ باندھ کر پیچھے کو جھکا۔اور پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔،،ارحم اور شہزاد کو دروازے میں کھڑے دیکھتا پا کر اسفار

New Era Magazine

نے خفیف

ہو کر سوال کیا۔

"کچھ نہیں سر۔۔،،وہ دونوں حیرانگی سے کھولے منہ کو بند کر کے پھوررررررہونے

لگے

"رکو کہاں جارہے ہیں آپ دونوں اندر آجائیں،،اسفار کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"سر ہم بھی آپ سے ہی بات کرنے آئے تھے۔۔پر آپ یہاں کسرت کر رہے

تھے۔۔۔،،ارحم نے کہا اور عامر کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا بیٹھیں کیا بات ہے،،اسفار نے اپنی نشست سنبھال لی دونوں ہاتھوں کو آپس میں

جکڑ کر سامنے میز پہ ٹکا دیئے۔

وہ تینوں اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

"آج کل آپ کچھ پریشان رہتے ہیں سب ٹھیک ہے نہ سر۔۔،،عامر نے فکر مندی

سے اس دیکھا تو وہ منہ رائٹ سائڈ پر کر کے مسکرا کر انہیں دیکھنے لگا پھر ہاں میں سر ہلا

دیا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ سب بے فکر رہیں اور اپنے کام پہ دھیان دیں،،اسفار نے کہا۔

"سر کام تو ہوتے رہیں گے فلحال تو پارٹی بنتی ہے نہ میم بھی بچ گئی اور آپ کی انگیجمنٹ کو

New Era Magazine

سات دن ہو گئے۔۔اور ہمارا پلین بھی ایک دم ٹھیک چل رہا ہے۔۔،،عامر نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"جی سر اور آپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کئے ہوئے کافی وقت ہو گیا ہے۔،،ارحم نے بھی کہا اسفار نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا

"ٹھیک ہے پھر کوئی ٹائم فیکس کر لیں،،اسفار نہ چاہتے ہوئے بھی مان گیا۔

"تھینک یو سو مچ سر آج رات کو ہی کوئی ٹائم فیکس کر لیتے ہیں،،انسپکٹر شہزاد نے کہا، تو عامر اور ارحم نے بھی سر ہلا دیا

"ٹھیک ہے بارہ بجے کے بعد ٹائم فیکس کر لیں میں ذرا راؤنڈ پہ جا رہا ہوں۔۔،،اسفار کھڑا ہوا تو ان تینوں نے بھی کھڑے ہو کر سلام ٹھوکا اسفار تیز ہوا کے جھونکے کی طرح اکیلا ہی تھانے سے نکل گیا۔

"کسی کو بھی آج پھر ساتھ نہیں لے کے گئے سر۔پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے انہیں کسی کی بھی موجودگی اچھی نہیں لگتی پہلے تو گھنٹوں ہمارے ساتھ باتیں کرتے تھے۔۔روحہ میم کے بعد تنہا رہ گئے ہیں،،ارحم نے کہا

"اور اوپر سے اب اس ارشاد و نمبری کے ساتھ اتنا بڑا ڈراما آسان تھوڑی ہوتا ہے کسی سے نفرت کے بعد محبت کا اظہار کیا جائے۔۔۔،،عامر نے دانت پیس کر کہا۔

New Era Magazine

"ہاں پر اس کا بوائے فرینڈ ان آدمیوں کو جانتا ہے وہ ہاتھ میں آجائے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا سر پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں گے مجھے امید ہے،، شہزاد نے بھی کہا۔

وہ تینوں کمرے سے نکلے۔

"واقع ہی وہ اکیلے چلے گئے۔۔،،ارحم نے حوالدار کو باہر موجود پا کر بڑبڑایا

"ہمارے سر اب بڑے ہو گئے ہیں،، انسپکٹر شہزاد نے عقلمندی سے کہا۔

"مطلب پہلے

وہ بچے تھے حیرانگی کی بات ہے میں اس بات سے بے خبر تھا۔۔۔،، عامر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

ارحم اور شہزاد کا قہقہہ گونجا

پھر وہ اپنی اپنی فائلز اٹھا کر اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

****

روح بھی پل پل بکھر رہی ہے

خواہش دل کو مار رہی ہے۔۔۔۔

حسرت چیخ پکار رہی ہے۔۔۔

New Era Magazine

روح کے اندر ھو کا عالم ڈیرہ ڈالے بیٹھ گیا ہے

ایسے میں اب

مدت بعد کسی نے دل پر ہاتھ رکھا تو

زخموں کو آرام ملا ہے

دل کو اک ارمان ملا ہے۔۔

یوں لگتا ہے

دنیا سے نروان ملا ہے۔۔۔

بارہ بجے کے بعد وہ سب اسفار کے فارم ہاؤس میں موجود تھے۔

اور اب وہ کولڈ ڈرنکس، کیک، فاسٹ فوڈ دوسرے سارے لوازمات وغیرہ سامنے میز پہ رکھے دونوں ہاتھوں کو رخسار پہ ٹکائے بوریت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ کہ اسفار اندر داخل ہوا۔

"ارے کیا ہوا دیکھ کیا رہے ہو ٹوٹ پڑو۔،، اسفار نے مسکرا کر کہا۔

"سر۔۔۔،،

"آہاں۔۔۔اب ہم ڈیوٹی پہ نہیں ہیں تو آپ مجھے میرے نام سے ہی پکاریں۔۔،، عامر

New Era Magazine

کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا اور سینے پہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

بیلو جینز اور

ریڈ اینڈ بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ بالوں کو مخصوص سٹائل دیئے ہاں وہ مسکرا رہا تھا

پر تھا پریشان۔۔۔

"اسفار صاحب ہم سوچ رہے ہیں کہ ہماری اتج کیا ہے۔۔۔،،عامر ویسے ہی منہ پہ ہاتھ

ٹکائے بیٹھا بولا۔

"ہاہاہااتج جو بھی ہو پر کھانا تو یہی پڑے گا اور تھوڑی دیر پہلے جو کھانا کھایا تھا وہ بھول

گئے۔۔۔،،اسفار نے قہقہہ لگا کر کہا اور صوفے پہ بیٹھ گیا اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ سر

صوفے کی پشت سے ٹکا لیا

" چلیں ٹھیک ہے اس سے ہی گزارا چلا لیتے ہیں۔۔۔،،ارحم نے کہا اور سامنے لگی دیوار

پہ بڑی LCD پہ فلم چلا دی۔ اینڈین فلم چل رہی تھی اسفار اپنے فون میں مصروف

ہو گیا کیونکہ اسے مویز وغیرہ دیکھنے کا اب کچھ خاص شوق نہیں رہا تھا۔ جب دل کی بستی

سنسنان ہو نہ تو کچھ اچھا نہیں لگتا ہر شوق خاک ہو جاتا ہے۔۔

"ایک بات کبھی نوٹ کی۔۔،،شہزاد نے پر سوچ انداز میں کہا۔ اور پیزے کا ٹکرا اٹھا

لیا۔

"کہ جو اولڈ انڈین مویز تھی اس میں ہیرو ہیروئن اظہارِ محبت کے بعد سڑک پہ یوں بھاگتے تھے جیسے گیارہ ملکوں کی پنجاب پولیس پیچھے لگ گئی ہو ہاہاہاہاہاہاہا۔۔،، شہزاد کی بات پہ وہ تینوں بھی ہنس دیئے۔

"اور پاکستانی اولڈ فیلمز میں صرف لڑکی بھاگتی تھی جیسے ہیرو نہ ہو انڈیا کا بارڈر پار کرنے پہ ساری فوج پیچھے لگی ہو۔۔۔،، ارحم نے کوک گلاسز میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"سر پیار

محبت کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔۔۔۔،، شہزاد نے ایک گلاس اس کی طرف بڑھا دیا۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

"عشق، پیار، محبت۔۔۔،، وہ کچھ پل کو سوچنے لگا۔

"اس قدر نہ ہو کہ کوئی اسی محبت کے سہارے لوٹ لے۔۔۔۔،، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور گلاس میز پہ رکھ کر اس کے کناروں پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔

"روحہ میم کے بعد۔۔ آپ کو کبھی کسی نہیں ہوئی محبت۔۔۔

ہم یہ تو جانتے ہیں کہ آپ پہ بہت ساری لڑکیاں فدا ہیں۔۔۔۔،، عامر نے نظریں گھما کر اسے دیکھا تو وہ تلخی سے مسکرا دیا اور اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کے بعد محبت مر گئی۔۔،، لہجہ اٹل نہیں تھا

"ایک بات کہوں اگر آپ برا نہ مانیں تو۔۔۔،، عامر نے سنجیدگی سے کہا۔

"برا کیا ماننا بولیں۔۔۔،، وہ دوبارہ صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ ماروا نے ایسا کچھ کیا ہو گا۔ کیونکہ جب ان کے ساتھ وہ خطرناک حادثہ ہوا تو وہ وہاں نہیں تھی۔

یہ ارشا کا ہی پلین ہو گا۔۔ پھر آپ نے کیوں انہیں گرفتار کروادیا۔،، عامر نے جانچتی نظروں سے اسفار کو دیکھا۔

"سب ثبوت اس کے خلاف تھے۔۔ اگر میں اسے وہاں چھوڑ دیتا تو ہم اپنے پلین میں ناکام ہو جاتے ارشا کو لگتا میں اس سے مخلص نہیں ہوں۔۔۔،، اسفار نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"یہ بھی ٹھیک کہا آپ نے سر۔،، شہزاد نے مسکرا کر کہا۔

تو وہ تینوں بھی مسکرا دیئے

"ایک اور بات نوٹ کی۔۔۔ جب ماروا گرفتار ہوئی تھی تھانے کے باہر میڈیا والے تھے۔۔۔ پر نیوز وہ نہیں چلی۔۔،، عامر نے کہا تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔۔ پر کیسے۔۔۔ سر آپ نے کچھ کیا تھا کیا؟۔۔۔،،

"نہیں۔۔میں تو اس وقت ہوسپٹل میں تھا اور وہاں میڈیا والوں کو کس نے دعوت دی۔۔،،اسفار حیران کن نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔

"پتا نہیں۔۔۔پر یہ سب سے بڑی حیران کن بات ہے کہ میڈیا آئی پر۔۔،،ارحم نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

"خیر چھوڑو وہ کون سا کم پاور رکھتی ہیں۔۔۔،،عامر نے کہا اسفار کسی ایک نقطے پہ سوچ رہا تھا۔

"لو بن موسم کی برساتیں اور طوفان تو ختم ہی نہیں ہو رہے۔۔۔،،ارحم نے شیشے کی دیوار کے پار دیکھا۔اسفار نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا لیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔وہ تینوں ہاتھ بڑھا کر اس نے بارش کے چند قطرے ہاتھ میں بھر لئے اور غیر ارادہ طور پہ اپنے چہرے پہ چھینکے اور آنکھیں مند لی۔تیز ہوا کا جھونکا اس کے فولادی وجود سے ٹکرایا

"ہاہاہاہا اسفی آپ کو بارش پسند نہیں کیا وہاں کیوں کھڑے ہو یہاں آؤ،،اسفار نے آنکھیں کھول دی تھی۔

سامنے روح نہیں من تھی وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

"میرے خیالات ایسے کیسے بدل سکتے ہیں ایک سال میں۔میں روحہ کو کیسے بھول سکتا

ہوں۔۔۔،،وہ گھبرا گیا تھا گہری سانس طوفان کے سپرد کر
واپس کمرے میں داخل ہوا

بہت عجیب سلسلے ہیں اس عشق کے
کوئی وفا کے لئے رویا تو کوئی وفا کر کے رویا
****

صباء کی ابھی ابھی بارش اور ہوا کے شور سے آنکھ کھلی تھی۔۔۔وہ سر اٹھا کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی ہونٹوں کو شرارتی مسکراہٹ نے چھو لیا۔۔،اور پھر اپنے ساتھ سوئے سمیر کو دیکھا وہ تھوڑا سا اس پہ جھکی۔

"سمیر اٹھو نہ پلیز،،،صباء نے اسے تقریباً جھنجھوڑ دیا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔،، سمیر نے گھبرا کر آنکھیں کھول لی اور اٹھ کے بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا۔

"باہر بارش ہو رہی ہے پلیز چلیں نہ۔۔۔مجھے بھگنا ہے۔۔،،صباء بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

سمیر بالوں میں ہاتھ چلاتا اسے گھورنے لگا۔

New Era Magazine

"ٹائم دیکھو،، سمیر نے ہاتھ کا اشارہ سامنے کلاک کی طرف کیا۔

" تین بج گئے ہیں، دن ہونے والا ہے اٹھو اور چلو نہ پلیز۔۔۔،، صباء ڈوپٹہ اٹھا کر اٹھ بیٹھی اور اس کو پکڑ کے کھینچنے لگی۔

سمیر اس کی بچوں والی ضد پہ مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا۔وہ کبھی اسے ٹال ہی نہیں سکتا تھا۔ ایک مسکراہٹ صباء کی سمیر کی رگوں میں خون بڑھا دیتی تھی۔

وہ دونوں چلتے ہوئے راہداری سے رائٹ سائڈ پہ لگا لکڑی کا دروازہ وا کر کے لوہے کی رکھی چار کرسیوں اور میز کے پاس جا کھڑے ہوئے۔صباء نے دونوں باہیں پھیلا کے منہ آسمان کی طرف کر کے آنکھیں مندلی اور بارش کے قطرے اس کے چاند سے چہرے پہ گرنے لگے۔

سمیر کرسی پہ بیٹھ گیا اور ہاتھوں کی مٹھیوں بنا کر اس پہ تھوڑی ٹکا کر اسے دیکھنے لگا۔

"سمیر آپی کہتی ہیں بارش میں اللہ پاک کی بہت ساری نعمتیں رحمتیں چھپی ہوتی ہیں۔۔،، صباء اسے دیکھنے لگی اور پھر محبت سے دیکھتی بے اختیار چلتی ہوئی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔،، صباء اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ ہی کہ اللہ نے مجھ پہ کتنی رحمتیں اور نعمتیں برسائی ہیں، آپ جیسا شوہر عطا کیا سمیر

آپ بہت اچھے ہیں،

میں نے سنا تھا کہ شوہر بہت ظالم ہوتے ہیں۔ میرا باپ بہت ظالم تھا میری ماں کی درد میں ڈوبی چینخیں آج بھی میں سنتی ہوں۔۔

میں نے دیکھا نہیں اماں دادی بتاتی ہوتی ہیں کیسے میرا باپ میری ماں کو۔۔۔ سیڑ ھیوں سے پھینک دیتا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے میری ماں میرے اور روحہ آپی جیسی خوبصورت تھی پھر بھی ابو جان۔۔

تم ویسے نہیں ہو ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے اسے باپ کی عادات رکھنے والا شوہر ملے اور میں شکر گزار ہوں اپنے اللہ کی جس نے مجھے تم جیسا شوہر دیا۔۔۔ آپ بہت انمول ہیں سمیر۔۔۔۔،، صباء کا لہجہ بھر آگیا تھا وہ کرسی کے پاس بیٹھتی چلی گئ۔

اور سمیر کا ہاتھ تھام لیا۔ سمیر تڑپ اٹھا اور کرسی چھوڑ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

ثمر جو وضو کی غرض سے باہر نکلا تھا اس کے قدم رک گئے اب ٹیرس پہ ہاتھ ٹکا ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

"اے پاگل رو کیوں رہی ہو،، سمیر نے اس کے بھگے بالوں کی لیٹوں کو کان کے پیچھے کیا اور بھیگی ہوئی رخسار پہ ہاتھ رکھ دیا

"سمیر مجھے ڈر لگتا ہے میں۔۔۔نہ جانے حویلی میں کیا کچھ ہو رہا ہو گا۔۔

میں آپ کے بغیر جی نہیں سکتی یہ۔۔،،اس نے سمیر کے ہاتھ سے ہاتھ نکالا۔

"یہ میری زندگی ختم کرنے کے لئے کافی ہے،،

"ایسا کبھی نہیں ہو گا صباء میری زندگی یہ۔۔،،اس نے صباء کا ہاتھ تھام لیا۔

"میری زندگی یہ ہے صباء مجھے آپ سے عشق ہے میرے دل کی ہر دھڑکن صباء کی

غلام ہے میری سانسوں میں صباء بستی ہے

میری رگ رگ میں میری بیوی کے لئے محبت دوڑتی ہے۔۔۔۔،،پہلی بار وہ کھول کے

اظہارِ محبت کر رہا تھا صباء برستی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ نہ ہو ہم دونوں بھی سسی پنوں، ہیر رانجھا کی طرح ہی مارے جائیں۔،،صباء بالوں

کو پیچھے کرتے ہوئے بھرے لہجے سے بولی۔

"ہاہاہا نہیں میری پیاری وائفی ان کا نکاح نہیں ہوا تھا

وہ پاک رشتے میں نہیں بندھے تھے۔

ہم اس رشتے میں بندھے ہیں جو جائز ہے اور اسے میں مر بھی گے تو۔۔۔۔،،

"نہیں سمیر میں آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ بولتا صباء نے

اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور تڑپ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔

سمیر نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا اور آسمان کو دیکھا جیسے وہ اللہ سے اپنی محبت کی
عمر بڑھانے کی دعائیں کر رہا
تھا۔

ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اور وہ بھیگے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے
کمرے کی طرف واپس چلا گیا۔۔

"سمیر چلیں اذانیں ہو گئی نماز پڑھیں۔۔،،صباء کے کانوں پہ دور سے آ رہی صدا پڑھی
تو وہ آنکھیں کھول سمیر سے الگ ہوئی اور جلدی سے اپنے ڈوپٹے کو سر پہ پھیلا لیا۔
"تم اتنی سمجھدار ہو میں نہیں جانتا تھا،، سمیر نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور
ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیئے پھر اس کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"سمجھدار پہلے نہیں تھی جب سے آپ میری زندگی میں آئے تو میں سمجھدار ہو گئی
،،صباء نے مسکرا کر کہا وہ دونوں ساتھ چلتے گئے۔
ایک منزل تھی ایک ہی راستہ تھا۔

,****

New Era Magazine

صبح صبح ہی وہ اٹھی تھی اور حویلی کے دروازے پہ گئی کوئی اس کا باہر انتظار کر رہا تھا اس نے جلدی سے اخبار لیا اور واپس مڑی

"مجھے لگتا ہے یہ پلین کام کرے گا۔۔۔،، وہ ایک خود نیوز پیپر میز پہ پھینک کر بڑبڑائی۔۔

اس نے اخبار کھولی سامنے صباء اور سمیر کی تصویر تھی۔۔

"سیٹھ احمد تو، جتنے مرضی اشتہار دے پر باہر ایک بھی نہیں آئے گا۔ میری صباء کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔،، وہ دانت پیس بڑبڑائی۔

اتنے میں اس کا فون بجا

"جی ثمر بھائی۔۔۔اخبار مل گیا ہے۔۔،، وہ صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"آپ ایک بار پھر سوچ لیں من اسفی ایسا نہیں ہے وہ ضرور کوئی کیس ہینڈل کر رہا ہے اس پہ شک مت کرو،، ثمر نے التجاء کی تھی۔

"ثمر بھائی آپ اسے نہیں بتائیں گے وعدہ کریں نہیں بتائیں گے کہ آپ میرے ساتھ ہیں اور رہی شک کی بات تو آج وہ بھی دور ہو جائے گا۔۔۔،، وہ مدھم آواز میں بولی۔

"اگر تم غلط ثابت ہوئی تو اسفار کو اپناؤ گی اس کے زخموں پہ مرہم رکھو گی؟۔۔،، سامنے سے ہر بار کی طرح ثمر کا فکر مند رویہ تھا۔

New Era Magazine

ماروا کچھ دیر خاموش ہوئی اس کی دھڑکنیں بند ہوئی

"ٹھیک ہے۔۔۔تو میرا پلین سنیں میں احمد کو نیوز پیپر دیکھاؤں گی پھر ایس پی کو بلاؤں گی کہ پیپر زلے کر آئے۔۔پھر دیکھیں گے۔۔۔اور ایک بات کہوں وہ ان کے ساتھ ملا ہوا ہوا تو۔۔۔۔،،وہ خاموش ہوئی تھی دوسری طرف ثمر کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔۔

"تم اندھیروں سے نکالو من۔۔۔تم تو خود روشنی ہو تمہاری روشنی کی اسف کو ضرورت ہے من۔۔،،وہ بے بس ہو کر بولا تھا وہ ہی تو اسفار کی چینخ و پکار رونے تڑپنے کا گواہ تھا۔

"آپ اپنے اس بگڑے دوست سے کچھ نہیں کہیں گے۔۔وعدہ یاد ہو گا نہ،،وہ اس کی بات اگنور کرتے ہوئے بولی پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ خود کو تیار کرتی نیچے گئی۔

"یہ کیا ہے سیٹھ احمد میں نے کہا تھا نہ کہ میں صرف اس شرط پہ پراپرٹی تمہارے نام کروں گی کہ تم لوگ سمیرا اور صباء کا پیچھا چھوڑ دو گے۔۔،آخر پرو بلم کیا ہے کیوں ان دونوں کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے کیا چاہئے اب سب کچھ تو تم سب کے نام کر چکی ہوں ۔۔،،ماروا نیوز پیپر ٹیبل پہ پٹختے ہوئے غصے سے بولی۔

"اپنی بکواس بند کرو ہمارے خاندان کی عزت کو قدموں میں روندے وہ بھاگ گئی ایسے کیسے پیچھا چھوڑ دیں۔۔،،

New Era Magazine

"کوئی عزت بھی ہے تمہارے پاس وہ میری بہن ہے تمہاری نہیں سیٹھ احمد۔اور وہ پیپرز بھول گئے جن پہ سائن کیا تھا۔۔میں ابھی ایس پی کو کال کرتی ہوں۔،،مار وا نمبر ڈائل کرنے لگی دل میں خوف تھا ڈر تھا۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی اس بار وہ ایک بار غلط ثابت ہو گئی وہ اسفار کو معاف کر دے گی۔۔

احمد جلدی سے اٹھا پر ارشا کے اشارے پر بیٹھ گیا۔

"ہیلو ایس پی وہ جو کل پیپرز میں نے آپ کو دیئے تھے وہ ابھی لے کر آئیں۔۔۔،،مار وا نے کہا تو اسفار نے اوکے کہ کر کال کاٹ دی۔

اور اپنی وردی کی جیبوں میں ڈھونڈھنے لگا۔

" پیپرز کہاں گئے۔۔۔شائد کل والی شرٹ میں ہی ہوں کے چیک کرتا ہوں۔۔،،وہ بڑبڑایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے میں گیا شرٹ کی جیبوں کی تلاشِ کے بعد بھی پیپرز نہیں نکلے وہ بکھلا گیا پورے کمرے کو الٹ پلٹ کر وہ سر تھام بیٹھ گیا

اور مار وا کو کال کرنے کی بجائے بیس منٹ میں حویلی پہنچ گیا۔

کئی دونوں بعد وہ مار وا کے سامنے فل یونیفارم میں کھڑا تھا۔مار وا نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔۔

"روح اگر آج تمہارا ایس پی غلط ثابت ہوا تو میں اسے معاف کر دوں گی تمہارے ساتھ

New Era Magazine

جو ہوا اس کے لئے بھی۔۔میں اس نفرت سے تھک چکی ہوں۔۔،،وہ سوچنے لگی نظریں جھکا گئی۔

"ایس پی صاحب انہیں دیکھائیں وہ پیپرز،اور ان کو لے جائیں یہ اپنے فیصلے سے مکر گئے ہیں تو میرے لکھے گئے الفاظ کے مطابق اگر یہ ایسا کریں گے تو ان کو میں جو سزا دوں گی وہ یہ منظور کریں گے،،ماروا نے سنجیدگی سے کہا اور ہاتھ اسفار کے سامنے بڑھا دیا اسفار نے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اس کو۔

"ماروا وہ۔۔۔،،اسفار نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

"کیا ہوا پیپرز دو ایس پی۔۔۔۔،،ماروا کا دل بیٹھ چکا تھا پہلی بار اسے ڈر لگ رہا تھا وہ دانت پیس کر بولی

" پیپرز نہیں ہیں پتا نہیں۔،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا ماروا نے ایک زور کا تھپڑ اس کی رخسار پہ رسید کر دیا۔

" مجھے پتا تھا۔پتا تھا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ ملے ہوئے ہو پر۔۔۔پر صباء کا کیا قصور ہے سمیر۔۔۔ سمیر تو تمہارا کزن ہے کچھ تو خیال رکھتے ایس پی کیوں تم نے ایسا کیا ۔۔۔۔ا،،ماروا اس کے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگی۔

"بات سنو میری میں۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا ماروا پھر سے بولی

New Era Magazine

"تمہیں جو کرنا ہے میرے ساتھ کرو میری بہن اور بہنوئی کو بخش دو پلیز اس کے بدلے میں جو تم لوگ کہو گے میں کروں گی پلیز میری صباء کو بخش دو۔۔۔۔،، ماروا ہاتھ جوڑتی اس کے قدموں پہ گر گئی۔وہ خفگی سے پیچھے ہٹا۔اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔

۔ارشا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔ایک بار پھر وہ اپنے گھٹیا مشن میں کامیاب ہو چکی تھی۔اس نے ہی بڑی چالاکی سے اسفار کی باہوں میں گر پیپر نکالے تھے۔

"سیٹھ احمد کل اگر نیوز پیپر پہ یہ خبر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جیل میں پھینک دوں گا۔۔پھر سڑتے رہنا ساری عمر۔۔،، اسفار نے غصے سے کہا

"کس جرم میں پھینکو گے۔۔۔۔،، احمد اٹھ کھڑا ہوا اسفار کچھ دیر خاموش رہا۔۔

"سوچ لو سیٹھ احمد یہ نہ ہو تمہاری بہن کنواری بیٹھی رہ جائے۔۔۔۔،، اسفار دو قدم اس کے قریب ہوا ماروا نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسفار

ماروا کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے کل سے یہ سب نہیں ہو گا۔۔،، ارشا کے اشارے کے مطابق احمد نے کہا۔

"گڈ اٹھو ماروا۔۔،، اسفار نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا تو وہ اس کے ہاتھ کو اگنور کرتے

New Era Magazine

اٹھ کھڑی ہوئی۔

پہلے حیران کن برستی آنکھوں سے اسفار کو دیکھتی رہی

"بہت چلاک ہو تم۔۔۔

سب تم سب ملے ہوئے ہو۔۔۔

مجھے تم میں سے کسی پہ بھی یقین نہیں ہے خدا تم سب کو پوچھے گا تم سب پچھتاؤ گے۔

،،مارو اانگلی سب کی طرف کرتی بھاگ گئی اسفار دم سادھے اسے دیکھتا رہا۔

"من اتنی بے اعتباری کیوں۔؟

میں اب تمہیں دوشمن لگنے لگا۔۔،،اسفار دکھ سے سوچتا واپس چلا گیا۔

"بھائی یہ سب بند کریں اب ہمیں کیا لینا اب اس سے بھاڑ میں جائے ہمیں جو چاہئے تھا

مل گیا۔۔،،ارشا احمد کے پاس آ کر بولی۔

"ٹھیک ہے میں ابھی کال کرتا ہوں کل کی نیوز پیپر میں ایسا کچھ نہیں چھپایا جائے

گا۔میری بہن کی خوشیوں سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔،،احمد نے اس کی رخسار تھپتھپائی

اور کال کرنے لگا۔ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ کبیر اندر داخل ہوا۔

ارشا،احمد اور تائی تینوں نے بیک وقت اس کو دیکھا۔

وہ نشے میں لڑکھڑا رہا تھا۔

New Era Magazine

سرخ آنکھیں آنسوں سے بھری۔

بکھرے بال کوٹ ایک شہانے پہ ٹکائے شرٹ کے بٹن تقریباً سارے کھولے تھے۔

"تم کب اس ماروا سے منگنی توڑو گے کبیر یہ ڈرامے بند کرو،،احمد غصے سے بولا تھا۔

وہ طنزیہ ہنسا

"میں ازما سے شادی کر چکا ہوں ماما آپ کی دوست کی بیٹی سے۔۔۔

اب رخصتی کرنا چاہتا ہوں ایک دن کے اندر اندر۔ تو آپ سب آج ہی ان کے گھر جائیں۔۔۔،،کبیر لاؤنج میں داخل ہوتے ہی بولا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے تو ازما بہت پسند ہے،ابھی ہم جاتے ہیں ڈیٹ فیکس کرتے ہیں پر کسی کو پتہ نہیں چلے گا ہمارا تو پہلے ہی یہ پلین تھا ازما نے بتایا تھا مجھے۔۔۔۔،،تائی جان نے اس کا منہ چوم لیا۔

"ارے تو خاموش کیوں کھڑی ہے جا جلدی سے تیار ہو جا۔۔،،تائی نے ناخن کاٹ رہی ارشا کو دیکھا۔

"اگر اسفار خان کو پتا چل گیا تو وہ کسی کو نہیں چھوڑے گا مجھے تو بلکل بھی نہیں،،ارشا بولی۔

"نہیں چلے گا اسے لگے گا کبیر اور ماروا کی شادی ہے پتا تو تب چلے گا جب ماروا خود ہی

یہاں سے بھاگ جائے گی،،تائی رازداری سے بولی۔

" کبھی کبھی ہم ٹھیک ہو کر بھی مجرم بن جاتے ہیں اور میں بھی مجرم ہوں۔۔۔،،

کبیر بے ہوشی کی حالت میں صوفے پہ گر گیا۔سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر

دبی دبی ہنسی ہنسے

"ارے واہ اس بے واقوف لڑکی نے خود ہی سب کر دیا۔۔۔،،ارشا نے سینے پر ہاتھ

باندھ کر کہا۔

"ہاہاہاہا ایک دفع یہ دونوں شادیاں ہو جائیں پھر اس مارواکو بھی اس کے دادا حکم اور ماں

کے پاس پہنچا دیں گے۔۔،،تائی نے دانت پیس کر کہا

"نہیں نہیں ماما اس کو مارنا نہیں ہے بھول گئی آپ وہ راتیں جب ابا جان کئی گھنٹوں اس

مارواکی ماں کی محبت میں جاگتے تھے آپ سے دور رہتے تھے

،اور دادا حکم کو تو آہستہ آہستہ زہر دیا ویسے ہی اس مارواکو بھی آہستہ آہستہ موت کے منہ

میں دھکیل دیں گے۔۔۔،،ارشا نے غصے سے کہا۔

"ہاں میری بچی میں کچھ نہیں بھولی اور یہ مارواتو اب تمہاری دوشمن بھی بنی بیٹھی

ہے۔۔اپنی ماں کی طرح۔۔۔،،تائی نے غصے سے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔

"ماما چاچا کی بیٹی کو تو میں سنبھال لوں گا ہاہاہا پر چچا کا کیا کریں گے آدھی جائداد تو اس کے

New Era Magazine

نام ہے۔۔،،احمد نے کان پٹی مسلی اور صوفے پہ گر گیا۔کبیر شائد سوچکا تھا۔یا بے ہوش ہو چکا تھا اس کی فکر کسے تھی۔

نہ ماں کو نہ بھائی نہ بہن نہ بیوی سب کو ہی جائداد چاہیئے تھی۔

"سڑتا رہے گا یہاں وہاں وہ کیا کرے گا،،تائی اٹھ کھڑی ہوئی

"اب جا ریڈی ہو جا اور اس نکمے کو بھی اٹھا دے۔۔،،احمد نے کہا اور جیسے ہی باہر نکلنے لگا فراز سامنے کھڑا تھا۔

اس کے چہرے کو دیکھ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سب سن چکا ہے۔۔۔

"تم سب کے غلط ارادوں کو میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا،میں ابھی اسفار کو کال کر کے بتا دوں گا۔۔۔،،فراز خوف زدہ ہو کر بولا اور سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔

"احمد روکو اسے نہیں تو ہم سب جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔۔۔،،تائی گھبرا کر بولی تو احمد اندرونی طرف بنی دائیں سائڈ والی سیڑھیاں بھاگ کر عبور کرنے لگا۔

اس سے پہلے کہ فراز آخری سیڑھی پار کرتا احمد نے آس پاس دیکھ کر اسے دھکا دے دیا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور سر کے بل سیڑھیوں سے گرنے لگا۔احمد پھرتی سے

New Era Magazine

وہاں سے ہٹ گیا۔

"فراز بھائی۔۔۔،،ماروا شور کی آواز سن کر باہر نکلی تھی۔

اور اب وہ بھاگتی ہوئی فراز کے پاس آئی۔

"فراز بھائی پلیز آنکھیں کھولیں فراز بھائی۔۔۔۔،،ماروا نے اسے سیدھا کیا فراز کا ناک ہونٹ ماتھا سر سے خون بہ رہا تھا۔

"فراز بھائی، آپ کیسے ہمیں چھوڑ کے جا سکتے ہیں۔فراز بھائی خدا کا واسطہ اٹھ جائیں، بانو پانی لاؤ کوئی ڈاکٹر کو کال کرے۔۔،،ماروا فراز کا منہ تھپتھپا رہی تھی بانو حویلی کے کسی کونے سے بھاگ کر آئی تائی، احمد ارشا لوگ بھی آ گئے۔تایا جان جو گراج سے نکل رہے تھے بھاگتے ہوئے آئے۔۔

"ماروا۔۔۔فراز اس دنیا میں نہیں رہا،،تایا جان نے اس کی نبض چیک کرتے ہوئے گھبرا کر بولے۔ماروا کے سر پہ پہاڑ ٹوٹ پڑا وہ خفگی سے فراز کے بے جان وجود کو دیکھنے لگی۔

"آخری امید بھی روٹھ، گئی

آخری رشتہ بھی چلا گیا۔۔

۔میں کس قدر منحوس ہوں۔۔۔۔،،ماروا غائب دماغی سے سوچتی اور اپنے ہاتھوں پہ

New Era Magazine

لگے فراز کے خون کو دیکھنے لگی۔۔۔اور وہ ہوش کھونے لگی۔۔

جب انسان پہلا گناہ کرنے لگتا ہے تو گھبراتا ہے ضمیر ملامت کرتا ہے کچھ لوگ گناہ چھوڑ دیتے ہیں پر جو ایسا نہیں کرتے ان کا ساتھ ضمیر بھی چھوڑ جاتا ہے۔

جب انسان ایک گناہ کو چھپانے کے لئے دوسرا گناہ کرتا ہے تو ایک کے بعد ایک گناہ کرنا پڑتا ہے۔

یہ ہی حال احمد اور تائی ارشا کا تھا۔

****

ہمارے دل کی ہر دیوار اوپر
تمہاری منزلت لکھی ہوئی تھی

تمہارے نام ہی رب نے ازل سے
ہماری سلطنت لکھی ہوئی تھی

تمہارا خط ملا جس میں جدائی

بطورِ مصلحت لکھی ہوئی تھی

وہ خط میں نے نہیں بھیجا تھا تم کو

وہ جس میں خیریت لکھی ہوئی تھی

ایک بار پھر سے حویلی میں لاش سجائی

گئی۔

"پتا نہیں کیسے سیڑھیوں سے پھسل گیا اور گر گیا بڑا نیک بخت تھا۔۔۔،،تائی عورتوں

میں ڈھونگ کر رہی تھی اور احمد مردوں میں کہ رہا تھا۔جنازہ لے گئے۔دفنا کر لوٹ

آئے تھے

۔پر ماروا حویلی کے ایک کونے میں بیٹھی تھی گم صم۔۔

ہر رشتہ اسے ہی چھوڑ کر کیوں گیا

کیا وہ اتنی بدقسمت تھی۔۔۔

New Era Magazine

"بچاری کو گہرا صدمہ ہوا ہے عاشق جو مر گیا۔۔۔،،ارشا کی کزن کے جملے مار وا کے کانوں سے ٹکرائے۔

"ہاں تو اور کیا کئی بار تو میں ان کو رنگے ہاتھوں اس حالت میں پکڑ چکی تھی۔۔۔،،ارشا نے رازداری سے کہا۔جو مار وا کے کانوں نے باخوبی سنا پر وہ ہار چکی تھی خود سے جب بندہ خود ہتھیار ڈال دے خود سے نفرت کرنے لگے تو دوسروں سے کیا کہے گا مار وا نے کرخت سے آنکھیں مندلی اسے خود سے نفرت ہونے لگی تھی۔آنسوں بہتے ہوئے سفید دوپٹے میں جذب ہو گئے۔

ارشا کی نظر اسفار پہ پڑی جو مار وا کو دیکھتے ہوئے شائد اس کی طرف ہی بڑھ رہا تھا۔ مار وا کی آنکھیں کبوتر کی طرح پھڑ پھڑانے لگی تھی وہ ایک نظر اسفار کو دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اسفار ہونٹوں کو آپس میں مسلتا آہستہ آہستہ اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"دور رہو مجھ سے میرے پاس مت آنا۔۔۔،،مار وا نے غصے سے کہا اور آنکھیں رگڑتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

اسفار نے حیرانگی سے اسے دیکھا وہ بھری ہوئی آنکھوں پہ پلکوں کو گرا گیا اور بڑھتے ہوئے ہاتھ کو گرا دیا۔

ارشا چلتی ہوئی اس کے پاس آرکی۔

New Era Magazine

وہ اپنے نقلی آنسوں صاف کرنے لگی۔

"اس کی بھی غلطی نہیں ہے۔بہت ڈسٹرب ہے۔۔۔،،ارشانے ہمدری سے کہا۔

اسفار نے بغیر کچھ کہئے اپنے سفید کرتے کی جیب سے رومال نکال کر اسے تھما کر مار وا کے بند کمرے کو بے بسی سے دیکھتا بالوں میں ہاتھ چلاتا مڑ گیا۔

ارشا کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

وہ غصے سے پیر پٹختی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

"تو ایس پی صاحب کے دل میں اب من کے لئے کچھ کچھ ہوتا ہے کوئی بات نہیں بے بی تمہیں اپنے زلفوں کے اپنے حسن کے جال میں ایسا پھنساؤں گی کہ آزاد نہیں ہو سکو گے۔ویسے بھی میں چاند ہوں تو وہ سورج ویسے سورج کہنا غلط ہو گا۔۔۔،،وہ سرہانے پہ سر رکھتے ہوئے بڑبڑائی اور رومال منہ پہ رکھ لیا۔

"وہ جو بھی ہو میرے پاؤں جیسی بھی نہیں ہے میں گوری چٹی اور وہ کالی کلوٹی۔

بس میری آنکھیں اور ناک کچھ چھوٹی ہیں باقی سب تو ٹھیک ہی ہے،،وہ سرہانے کے نیچے سے مرر نکال۔

سامنے کرتے ہوئے خود کو دیکھنے لگی۔

"پتا نہیں اس کے ہونٹ اتنے گلابی کیسے ہیں آنکھیں موٹی اور ناک بھی اتنی پیاری ہے رنگ تو مجھ سے تھوڑا سا کم فیئر ہے پر وہ خوبصورت ہے چمک ہے کشش ہے۔۔وہ کس کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتی ہے۔۔۔اس کی آنکھوں میں طوفان ہیں۔۔۔،، آئینے نے سچ بولا تو وہ چڑ کر شیشے کو پھینک کر اسفار کا رومال کو ہاتھوں میں دوہرا کر کے پھینک پھنکارتے ہوئے سر تھام گئی۔

"نفرت ہے مجھے تمہاری اس قدرتی خوبصورتی سے چھین نہ لی تو میرا نام بھی ارشا نہیں۔۔۔،، وہ دل میں سوچتی گہرا سانس لیتی بیڈ سے اٹھ گئی۔

"ریلکس ارشا ورنہ پریشانی کی وجہ سے چہرے پہ عمر سے پہلے جھریاں پڑھ جائیں گی۔۔۔،، وہ کھلکھلا کر ہنسی اور دوپٹہ ٹھیک کرتی معصوم سی شکل بنا کے باہر چلی گئی۔

****

یہاں صباء اور سمیر حویلی میں ہونے والے ہر حادثے سے ناواقف تھے۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔،، ناشتے کے بعد وہ فریش ہو کے سمیر کے سامنے گئی صباء ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے شرماتے ہوئے ڈوپٹے کے ایک پلو کو دانتوں میں دبائے بولی۔ سمیر نے کتابوں سے نظریں اٹھا اسے دیکھا۔

سفید لون کے پرینٹیڈ شلوار قمیض زیب تن کئے بال البتہ ایک طرف کھولے ہی

New Era Magazine

تھے۔سبز ڈوپٹہ سلیکے سے سر پہ ٹکا یا ہوا تھا جو اب سلیکے سے شہانے پہ آ چکا تھا۔

سفید شفاف چہرے پہ بلا کی چمک تھی۔ہاتھوں کی انگلیاں اتنی گلابی کہ خون جیسے بہنے کو تیار ہو۔

سمیر اس کے قریب ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب اس طرح کھینچا کہ وہ اس کی باہوں میں جا سمائی۔سمیر نے دونوں بازوؤں کو اس کے گرد حائل کر دیا۔اور آنکھیں مند لی

"کیا کر رہے ہیں۔۔،،صباء منمنائی جبکہ سمیر اپنے ہوش کھو چکا تھا۔صباء کی چوڑیوں کی چھن چھن سانسوں کی مہک نے اس کو جکڑ لیا۔

آخر وہ مرد تھا۔۔

اور بیوی اتنی خوبصورت ہو تو کیسے ایمان نہ ڈگمگائے

"صبی۔۔۔تم اتنی خوبصورت بن کے سامنے نہ آیا کرو۔۔۔ایمان ڈگمگا جاتا ہے

،،سمیر نے صباء کے کان میں بے باک سرگوشی کی تو وہ شرم کی ماری آنکھیں مند گئی۔ چہرہ سرخ پڑ گیا

"سمیر میں وہ۔۔۔،،ثمر دروازے میں داخل ہوا تو ان دونوں کو قریب دیکھ گھبرا گیا۔

اور نظریں جھکا گیا۔

New Era Magazine

تبھی سمیر ہوش میں آیا اور صباء کو خود سے دور کیا۔

صباء جلدی سے ڈوپٹہ ٹھیک کرتی خجل سی ہو بھاگتی ہوئی کمرے کی دہلیز پار کر گئی۔ سمیر خجل سا ہوتا بالوں میں ہاتھ چلاتا اٹھ کھڑا ہوا

"سوری میں بغیر ناک کئے اندر داخل ہوا مجھے لگا تم اکیلے ہو۔۔۔۔،، ثمر بھی شرمندہ سا کھڑا تھا۔

"کوئی بات نہیں میں تو بس۔۔۔،، سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی وہ سر جھکا کر ہونٹ کاٹنے لگا۔

"کوئی بات نہیں اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔،، ثمر اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔

"اف میں بھی نہ۔

ذرا شرم نہیں بچی میرے پلے۔۔۔،، سمیر اپنے سر میں تھپکی رسید کرتے ہوئے شرمندگی سے خود کلام ہوا۔اور کتاب منہ پہ رکھ کر صوفے پہ ہی لیٹ گیا۔

"کسی کے گھر میں یوں دروازہ کھولا چھوڑ اپنی بیوی کے قریب جانا غلط ہوتا ہے اففففف میں بھی تھوڑا سا کنٹرول نہیں رکھتا۔۔۔،، وہ خود کو ملامت کرنے لگا۔اتنے میں صباء بھی منہ پھلائے اس کے پاس آئی اور سمیر کے چہرے سے کتاب اٹھا کر اسے گھورنے

New Era Magazine

لگی وہ آنکھوں کو زور سے میچ گیا۔

"ایم سوری صباء غلطی سراسر تمہاری ہے اتنی خوبصورت بن کے میرے سامنے آؤ گی تو یہ ہی ہو گا نہ۔۔۔۔،، وہ بھاگ کر صوفے سے اترا اور صباء کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا۔

"کچھ تو شرم کر لیا کرو سمیر بیوی ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ کہیں بھی تم ہوش کھو دو۔۔،، صباء شرمندہ سی ہو کر بول رہی تھی

"اب معاف کر دیں آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی۔۔،، سمیر نے سر جھکا کر اس کی طرف منہ کیا۔

"اٹس او کے آئندہ آس پاس کا جائزہ لے کے اپنی بیوی کو چھونا۔۔،،، صباء نے کہا تو وہ بس سر ہلا رہے گیا۔صباء منہ موڑ کر دبی ہنسی

"صباء ایک مہینے بعد ایگزامز ہیں بٹ میں کیسے جاؤں گا یونی اگر مجھے کسی نے دیکھ لیا تو۔۔،، سمیر نے بات تبدیل کی۔

"اللہ پہ بھروسہ رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،، صباء نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا کیونکہ سمیر پریشان تھا۔اور وہ اس کی پریشانی دیکھ نہیں سکتی تھی

"اب دیکھ لو تم میرے پاس آ رہی ہو چپکو۔۔،، سمیر نے مصنوعی ڈر سے اسے دیکھا۔

"کیونکہ دروازہ بند ہے میرے شریف بد معاش ہسبینڈ۔"۔صباء نے شریف بد معاش پہ زور دے کر کہا۔

"اب دیکھو یہ شریف بد معاش کیا کرتا ہے۔۔۔"، سمیر کا ارادہ بھانپ کر وہ بھاگتی ساتھ والے واش روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

"باہر تو نکلو گی نہ۔۔۔۔"،وہ شوخ انداز میں بولا اور مسکراتا واپس صوفے پہ جا بیٹھا۔

****

"اسفی میں حویلی جا رہی ہوں مار وا کو بخار ہے پچھلے دو ہفتے سے جل رہی ہے۔۔۔۔ بچی اکیلی پڑ گئی ہے فراز بھی چل بسا تم کیوں اسے تنہا چھوڑ رہے ہو۔۔۔۔ مر جائے گی وہ۔۔۔ خدارا اسے سنبھال لو"، مسز فیضان خود پہ پروفیم سپرے کرتے ہوئے رکھ دکھ سے بولی۔

اسفار ابھی واپس آیا تھا دوپہر کا کھانا کھانے کی غرض سے۔

"آپ ڈرائیو کو ساتھ لے جائیں۔۔۔"،اسفار نے چہرے کے تاثرات چھپانے کے لئے منہ موڑ لیا۔اور آنکھیں مندلی

"آئی ڈونٹ بی لیو دس۔۔۔۔

اسفی کہ تم اتنے بدل گئے ہو بیٹا۔

یہ سب مت کرو۔

تم اسے توڑ رہے ہو تم بھی مسز عثمان اور ارشا کے جال میں پھنستے چلے جا رہے ہو، یہ نہ ہو ایک دن تمہیں پچھتانا پڑے۔۔،، مسز فیضان نے دکھ میں ڈوبے لہجے میں کہا۔

اسفار نے آنکھیں بند کر کے کھولی ایک ٹھیس دل میں اٹھتی چلی گئی۔

"ماما میں واپس جا رہا ہوں اب ایسی باتیں مت کریں آج مہندی ہے اس کی تو یہ سب باتیں فضول ہیں۔۔اس کی مہندی۔۔۔انہوں۔۔۔،،

"اگر فضول ہیں تو تم نے ارشا سے شادی کیلئے کیوں ٹال دیا۔؟

کیوں تمہارے چہرے پہ خوشی نہیں ہے؟

۔کیوں تم پیچھلے دو ہفتوں میں ایک بار بھی حویلی

نہیں گئے کیوں اسفی۔۔؟،، مسز فیضان کے سوالات نے اس کے قدموں کو باندھ دیا۔

"کیونکہ میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ میں بار بار حویلی جاؤں۔اور حویلی میں بچا ہی کیا ہے۔۔نہ میری روح نہ دادا حکم۔۔۔اور نہ من۔۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا پہلے تو ٹائم ہوتا تھا ایک سال پہلے تو تمہارا حویلی میں جائے بغیر دن، دن نہیں بنتا تھا۔اور اب۔۔اب تو تمہاری منگیتر بھی وہاں موجود ہے ارشا جیسے تم پسند کرتے ہو

جس کے ساتھ ملے ہوئے ہو۔۔۔اور من زندہ ہے۔

۔کیا تم اسے مارنا چاہتے ہو۔۔۔؟؟،، مسز فیضان نے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔

"،اس حویلی میں وہ مکین نہیں رہے اور آپ کی وہ لاڈلی من وہ تو بلکل بھی وہ نہیں رہی سو پلیز آج کے بعد اس ٹاپک پہ بات مت کرئے گا میں شام تک مہندی میں آ جاؤں گا اللہ حافظ۔۔۔۔،، وہ پہلے سختی اور پھر نرمی سے بولتا چلا گیا۔اور مسز فیضان فقط اس کی فولادی خاکی وردی میں قید پیٹھ کو دیکھتے رہ گئی

****

فراز کی موت کے ایک ہفتے سے ازما اور کبیر کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی پر گاؤں خاندان سب کو یہ کہا گیا تھا کہ کبیر اور مار وا کی شادی ہے یہاں تک کہ کارڈز بھی ان دونوں کے نام سے چھپ چکے تھے۔ان دو ہفتوں میں کبیر حویلی میں آج پہلی دفع آیا تھا۔۔۔

ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔۔

مار والان میں گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی وہ وہاں ہی گراج کے دروازے کو تھام گردن گھما اسے دیکھنے لگا۔۔۔

New Era Magazine

وہ اس کا حال زیادہ تو نہیں سمجھ سکتا تھا پر بہت حد تک جان سکتا تھا۔

"م۔ مم۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ کچھ ک۔۔ کھانے کو ملے گا۔۔۔،، وہ آنسوں میں ڈوبی آواز میں بولا تو مار وا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔اور سر ہلاتی اٹھی اور چلی گئی۔

کبیر کے ہاتھ سے کوٹ زمین بوس ہو گیا اس نے اٹھانے کی مزاحمت نہیں کی چکنا چور ہوئے وجود کو گھسیٹتے ہوئے حویلی کے اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔۔اور بیڈ پہ گرا سر سرہانے میں دے بے آواز رو دیا

وہ اپنی محبت کی منزل کے بہت نزدیک تھا پر سکون نہیں تھا۔

****

"کبیر کھانا۔۔۔،،

"کبیر۔۔،،، وہ شائد سو رہا تھا۔

"کبیر۔۔،، مار وا نے فکر مندی سے اس کے منہ پہ رکھے ہاتھ کو ہٹایا۔جو بھی ہوا تھا اس کے ساتھ وہ بھول جاتی تھی۔

کسی اپنے کو وہ دکھ میں دیکھ نہیں سکتی تھی۔ابھی کبیر نہ اٹھا تو وہ گھبرا گئی جو بھی تھا وہ خون کا رشتہ تھا جتنی درد اسے ماروا کی حالت دیکھ ہو رہا تھا شائد اسی لئے اب وہ بھی پریشان تھی۔۔

"تمہارے لئے کھانا لائی ہوں۔۔،، کبیر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور وا میز بیڈ کے قریب کھینچ کر کھانا رکھ کر مڑنے لگی تھی کبیر نے ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پہ گرالیا اور دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا۔

"تم کیا سمجھتی ہو خود کو پہلے منگنی توڑتی ہو پھر میرے آگے پیچھے گھومتی ہو جانتی ہو نہ آج میری مہندی ہے۔۔۔،، کبیر اس پہ جھکا ہوا تھا۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو میں یقین سے کہہ سکتی ہوں پہلے خود کھانا منگواتے ہو پھر بد تمیزی کرتے ہو۔،، وہ دانت پیس بولی۔ کبیر نے اس کے ہاتھوں کو جکڑ لیا تھا۔

"پلیز مجھے چھوڑو کبیر، آہ،، وہ کہرا رہی تھی کبیر کے ہاتھ پہ کچھ محسوس ہوا

" یہ کیا ہوا تمہارے ہاتھ کو کس نے جلا۔ کس نے یہ کیا ہے۔۔۔،، کبیر اسے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا ماروا گھبرا رہی تھی اس کی موجودگی سے۔ خوف زادہ تھی اس کی قربت سے۔

"یہ میں نے خود کیا ہے۔۔۔ مجھے درد سے زائد سکون ملے کیوں کہ میں بے سکون ہوں۔۔،، وہ اس سے ہاتھ چھوڑواتے ہوئے بولی

"کبیر پلیز مجھے جانے دو تمہاری مہندی ہے آج۔۔،،، وہ اس کی مضبوط گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی پر کبیر بیڈ پہ گر گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ آنسوں سے بھری

آنکھوں کو اس کے

"اور اگر میں کہوں کہ میں تم سے واقعی ہی محبت کرتا ہوں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو۔۔۔میں تمہیں اس حال میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔،،کبیر نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔ماروا خوف زدہ سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"پلیز کبیر مجھے جانے دو میں تنہا خوش ہوں مجھے جانے دو۔۔۔،،ماروا اس مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی جو پانی سے نکال دی گئی ہو۔

"چپ ایک دم چپ رہو،،کبیر نے اس کے منہ پہ اپنا مضبوط ہاتھ جما دیا۔

ایک ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔وہ رونے لگی تھی کبیر نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے اٹھالیا اور بیڈ سے اتر کے ورڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ماروا موقع دیکھ بھاگنے لگی پر کبیر پھرتی سے اس کے سامنے گیا اور دروازہ بند کر دیا۔

"چپ چاپ جا کے بیٹھ جاؤ کچھ نہیں کروں گا اتنا عرصہ تمہارے ساتھ رہا ہوں اتنا بھی نہیں جان سکی۔۔۔۔۔۔،،کبیر نے اسے بیڈ کی سمت دھکیل دیا۔

"نہیں میں نہیں جان سکی تمہیں۔ تمہیں کیا کسی کو بھی نہیں پہچان سکی تم لوگ اتنے ظالم ہو گے میں جانتی نہیں تھی۔

مجھے لگا تم سب ناراض ہو حویلی سے نکلے جانے پہ پر نہیں تم سب ہم سے سے نفرت

New Era Magazine

کرتے ہو پراپرٹی اتنی اہم ہوتی ہے کیا۔۔۔اتنی سہم ہے رشتوں سے بھی اہم۔۔۔۔،،ماروا نے اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا جہاں اس سے خود چائے گری تھی۔

"ہاتھ دو۔۔۔،،کبیر شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

ماروا نے نفی میں سر ہلا دیا

"میں نے کہا ہاتھ ادھر دو۔۔،،کبیر غصے سے بولا اور ماروا کو اپنے قریب کھینچ لیا۔

ماروا کانپ گئی۔

کبیر نے اس کے

جلے ہوئے ہاتھ پہ مرہم لگایا۔

"اب ٹھیک ہو جائے گا۔۔،،کبیر نے اس کی رخسار پہ تھپکی دی

"وہ زخم کیسے بھر وگے جو میری روح پہ لگے۔۔۔اور اب تم یوں کمرہ بند کر کے بیشک میرے ساتھ کچھ نہیں کر رہے جب میں باہر نکلی تو تمہارے خاندان نے میرا مذاق اڑانا ہے۔۔۔کیوں تم یہ سب کر رہے ہو کبیر مجھے لگا تھا تم۔۔تم ایک مضبوط سہارا ہو ہمارے لئے صباء کے لئے جس طرح تم نے اسے بچایا اور احمد سے ہم دونوں کو بچایا مجھے لگا شائد تم ایک مضبوط مرد ہو۔۔۔پر نہیں۔۔نہیں تم تو۔۔،،وہ اسے دھکا دے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں سب ٹھیک کر دوں گا میں محبت کرتا ہوں تم سے،،

"یہ کون سی محبت ہے کبیر جو مجھے مکمل طور پہ برباد کر گئی۔

اور آج تمہاری شادی ہے اس لڑکی سے جس کے لئے تم نے اتنے پاپڑ بیلے جس پراپرٹی کے لئے تم نے مجھے استعمال کیا اور میں تمہیں اپنا خون کا رشتہ سمجھی۔ سوچا شائد تم ان سب سے الگ ہو کیا پتا تھا خون بھی پتلے ہو چکے ہیں۔۔،، وہ بھاگتی آنسوں رگڑتی کمرے سے نکل گئی۔ کبیر نے گردن ٹیڑھی کر اس کے زمین پہ رگڑتے ہوئے ڈوپٹے کو دیکھا۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔،، کبیر اٹھ کھڑا ہوا اور سامنے لگے سنگھار پہ مکے برسانے لگا۔ آخر شیشہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہونے کے بعد اس کے ہاتھ میں لگ گیا۔ پر وہ دیوانگی کی کیفیت میں مکے برسانے میں مصروف رہا

"یہ ماروا اب کبیر کو بھی اپنا دیوانہ بنا گئی پتا نہیں اس میں ایسا کیا ہے جو دو لڑکے مجنوں بن گئے۔۔اس پہ توماں کے تعویذ کا ڈر گزنشے کی گولیاں بھی اثر نہیں کی اور یہ ازما کہاں ہے،، ارشا جو کھڑکی سے سب دیکھ چکی تھی وہ سوچتی ازما کے پاس چلی گئی جو منہ پہ ماسک لگائے لیٹی ہوئی تھی۔

"تم یہاں آرام سے پڑی رہو اور وہاں وہ ماروا کبیر کو ہتھیانے میں لگ چکی ہے جاؤ جا کے

New Era Magazine

اسے سنبھال لو یہ نہ ہو دیر ہو جائے۔۔۔،،ارشا کے کہنے پہ وہ جلدی سے اٹھی اور واش روم گھس کر منہ دھویا پھر تیز قدم اٹھاتی کبیر کے کمرے میں جا گھسی۔ وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا پورا کمرہ تحس نہس تھا۔ازما دونوں ہاتھوں کو منہ پہ رکھ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا کبیر۔۔۔،،وہ کانچ سے بچتی ہوئی بیڈ تک گئی اور اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔

"کچھ نہیں مجھے اکیلا چھوڑ دو جاؤ جا کے مہندی کی تیاریاں کرو۔۔۔،،کبیر نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا

"تم اس کے لئے یہ حالت بنائے ہوئے ہو جو میرے بھائی کو لو لیٹر لکھتی تھی،فراز کے ساتھ ناجائز رشتہ تھا اس دن وہ دونوں بھاگنے والے تھے پر فراز گر گیا اور مر گیا۔ارشا ٹھیک کہتی ہے کبیر وہ ایک بد چلن لڑکی ہے۔۔۔،،

"جسٹ شیٹ اپ بکواس بند کرو اور دفع ہو جاؤ۔۔۔۔،،کبیر دھاڑا تو وہ ڈرتی ہوئی واپس بھاگ گئی ارشا کے رٹائے لفظوں نے کبیر پہ کوئی اثر نہیں کیا تھا کیونکہ وہ لوگ اپنے ہاتھوں ہی اسے پاگل کر چکے تھے۔

اس نے فرسٹ ایڈ بوکس سے دو تین سلیپنگ ٹیبلیٹ لی اور لیٹ گیا پر میڈ سن نے کوئی اثر نہیں کیا کیسے کرتی وہ ان سب چیزوں سے گزر چکا تھا۔ کوئی نشہ اب اس پہ

New Era Magazine

حاوی نہیں ہو رہا تھا۔۔تو وہ کمرے سے نکل گیا۔اور چھت کی طرف جا رہی سیڑھیوں پہ چڑھتا گیا۔

چھت پہ مار وا بانو کے ساتھ بیٹھی مہندی اور ہلدی پیس رہی تھی۔

"تم یہ کیوں کر رہی ہو بانو ہے نہ کر لے گی اٹھو،،کبیر نے اسے پکڑ کر تقریباً کھینچا ہی تھا

"میرا ہاتھ چھوڑو یہ روج ہے۔۔۔،،مار وا شدید غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

پر وہ کہاں روکنے والا تھا عجیب بھوت سوار تھا۔یا یوں کہنا ٹھیک رہے گا کہ تائی جان کے ڈالے گئے سیدھے تعویذ الٹے ہو چکے تھے

۔وہ اسے گھسیٹتا سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

"مجھے ماما نے کہا تھا۔۔تم سے رشتے کے لئے اکسایا بڑی دھمکیاں دی۔۔

میں نے ازما سے بات کی پہلے تو وہ روئی تھی۔۔مجھ سے ناراض ہو گئی۔۔پر پھر اچانک وہ مان گئی۔۔

میں۔۔۔۔میں اس کے لئے اپنا کیریئر داؤ پہ لگا یہاں آیا پر اس نے۔۔۔اس کی محبت اب میرے لئے نہیں دولت کے لئے ہے۔۔میں تم سے ملا تم نے مجھے امپریس کیا بولنے سے لے کھانے پینے تک۔۔اسلام میں چار بیویوں کی اجازت ہے تو سوچا میں دو کر لوں گا تو کیا ہو جائے گا۔۔پر میں تمہیں دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔،،

New Era Magazine

کبیر درد میں ڈوبی آواز سے بول رہا تھا۔۔وہ کہتے ہی اس سے لپٹ گیا۔ایسا جنون سوار تھا اس کے سر پہ جو اس کی حالت سے پتا چل رہا تھا۔سفید داغ دار شرٹ جس کے سارے بٹن کھولے تھے۔بازوں کو فولڈ کئے تھا۔بال بکھرے ہوئے آنکھیں خون برسا رہی۔۔

تو اللہ اس طرح بھی کرتا ہے۔

"میں تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھ پا رہا میرا دل پھٹ رہا ہے تم ہنس دو پلیز۔۔

،،کبیر اس کے گرد بازوؤں کی پکڑ مضبوط بناتے ہوئے بولا جبکہ وہ مسلسل اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ صبح سے وہ بھوکی تھی ایک ہفتے سے وہ قید تھی درد سے نڈھال بانو ہی تھی جو اسے کھانا لا کر دیتی پر مجال ہے دو تین نوالوں سے زیادہ کھاتی۔وہ خود کو سزا دے رہی تھی یہ دیکھ رہی تھی درد ہو تو کیا محسوس ہوتا ہے

۔جس بات سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔

اور اب وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔تھک ہار کے کبیر کی موجودگی سے شرمندگی کے مارے ہوش نہ رکھ سکی۔

"مارو آنکھیں کھولو مارو۔،،وہ اس کے چہرے کو تھپتھپانے لگا پھر باہوں میں بھر کے بیڈ پر ڈال کر خود باہر چلا گیا۔

"دیکھو اب کیا کرو گی تمہارے ساتھ کبیر ہو کر کے بھی تیرا نہیں ہے اب بتا میں ٹھیک کہتی ہوں نہ۔

کچھ ایسا کریں کہ یہ ہماری زندگی سے ہی چلی جائے۔۔۔خود سے تو تنگ وہ پہلے ہی ہے ،،ارشا کبیر کو تیز قدم اٹھاتے حویلی کی پیچھلی طرف غائب ہوتے دیکھ ساتھ کھڑی آزما کو بولی۔

"تم فکر نہ کرو ہم ہیں نہ۔

مردوں کو انگلی پہ نچانے کا اسے بہت شوق ہے اب اسے بتائیں گے ناچتے کیسے ہیں۔من،،تائی نے معنی خیز انداز میں کہا اور آنکھ ماری۔

جس پہ وہ دونوں ہنس دی۔

"بات سنو مجھے آج مہندی کیسے لگائیں گے۔۔۔،،ازما نے ارشا سے پوچھا۔

"تم بیمار ہو۔۔۔میرا مطلب ماروا کبیر کی دولہن،،ارشا نے آنکھ دبا کر کہا تو پھر دونوں قہقہہ لگا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔پر ازما کا دھیان وہاں کمرے میں تھا۔

****

مہندی کا فنکشن جاری تھا۔

"نہیں ارشا میں یہ نہیں پہنو گی دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔،،وہ ماروا کو کپڑے پہنانے

آئی تھی۔

"میری پیاری سوتن اوہ۔۔۔ سوری بھابھی جی یہ پہن لو اپنے دونوں سابقہ منگیتروں کے سامنے ناچنا نہیں کیا۔ بڑی بے صبری سے تمہارے انتظار میں بیٹھے ہیں اسفار تو شدید انتظار میں

اب جلدی کرو۔۔۔،،ارشا نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے مسکرا کر پھر سے بولی

"نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔

وہ لاکھ برا پر اسفار ایسا نہیں کہ مجھے بھرے بازار میں نچائے گا نہیں میں یہ نہیں پہنوں گی۔۔۔۔،،مار وا پیچھے ہٹتی دیوار کے ساتھ جا ٹکی۔

"نہ مانوں تمہارے عاشقوں کو خبر کر دیتی ہوں۔۔۔،،ارشا بولی تھی کہ خنجر اسے سینے میں گاڑھ رہی تھی عزت پہ نہ نظر آنے والے داغ چھوڑ رہی تھی۔

"اسفی مار وا تیار نہیں ہو رہی سب انتظار کر رہے ہیں پر وہ بے قار کی ضد کر رہی ہے کہ تم اسے کہو،،ارشا بڑی معصومیت سے بولی۔ مار وا حیرانگی کی کیفیت سے ارشا کو دیکھنے لگی۔

"ہاں میں بھی کہہ ہی رہی ہوں سب انتظار کر رہے ہیں پر وہ مان نہیں رہی۔۔۔،،ارشا

کی ایک طرفہ گفتگو سن کے وہ خفگی اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔اور زمین پہ گر گئی۔

"نہیں اسفی ایسا نہیں ہے۔۔۔،،

"شرافت سے پہن لو ورنہ،،

"ورنہ کیا کر لو گی۔۔۔جو کر سکتی ہو کر لو۔۔،،مارو دھاڑی تھی۔

"ورنہ تیرے اس گھٹیا باپ کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا ساتھ تمہارے تایا جان اور تیرے دیوانے کبیر کو بھی،،احمد اندر داخل ہوتے ہی بولا۔

مارو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس وحشی کو دیکھنے لگی۔۔

"بولو نا چنا پسند کرو گی یا۔۔ماردوں ان سب کو اب تم یہ تو جان ہی گئی ہو کہ ہم کس قدر ظالم ہیں۔۔،،احمد طنزیہ ہنسا تھا۔

"تم لوگ کس قدر ظالم ہو اپنے بھائی کو نہیں بخشو گے کچھ۔۔،،

"اے مس پاکستان اپنی تقریر بند کر اب چل نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی تو ٹائم ویسٹ مت کرو،،احمد دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکا کر بولا۔

"م۔مم۔میں ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔۔،،مارو ہپتھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"گڈ۔۔۔،،ارشا نے کہا

New Era Magazine

وہ کپڑے اٹھا کر واش روم گھس گئی۔ کپڑے بدلنے کے بعد وہ گھبراتی ہوئی باہر نکلی ایسے کپڑے تو اس نے کبھی نہیں پہنے تھے۔

ارشا نے اسے تیار کیا بالوں کو کھولا چھوڑ دیا آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل جو یلری کنگن پیروں میں بڑی بڑی پائلز جس کے چھن چھن محفل میں گونجنی تھی۔ وہ بغیر کوئی تاثر چہرے پہ لئے خود کو آئینے میں دیکھتی رہی۔ دل تو پسلیاں توڑ دینے کو تھا۔

"تمہیں پتا ہے اگر تم نے کوئی بھی ہوشیاری کی تو تمہارا باپ اور وہ کبیر میرا بھائی جو تیرے حسن کا جوانی کا رکھوالا بنا بیٹھا ہے۔۔۔زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گے اور وہ ایس پی بھی ہمارے ساتھ ہے تمہ کچھ نہ کر سکو گی۔۔۔،، احمد نے اس کے بالوں کو نوچتے ہوئے کہا۔ ماروا کو شدید صدمہ ہوا۔ وہ اس کی اس قدر بے باک باتوں سے وہ زمین میں دھنس کر رہ گئی

"پلیز مجھے چہرہ چھپانے دیں۔۔۔۔،، ماروا نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

ارشا نے ایک لال ریشمی رومال اس کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا کروں۔۔۔۔ کچھ تو کر میرے اللہ تو تو سب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔،، ماروا چہرے پہ رومال باندھتے ہوئے دل میں سوچتے

احمد کے ہمراہ مردان خانے کی طرف بڑھ گئی۔ لائٹس آف ہو گئی ہر طرف اندھیرا

New Era Magazine

پھیل گیا دروازہ کھول احمد نے اسے اندر دھکیلا تھا۔

"یہ لائٹ کو کیا ہوا"

"ارے کیا ہو گیا"

ایسی بہت ساری آوازوں کو مار وا کی پائلز کی آواز نے دبا دیا۔مار وا کی دھڑکنیں

بے ترتیب ہو چکی تھی۔

"ایک بار پھر سے۔۔۔،،وہ خوف زدہ ہو کر سینے پر ہاتھ لپیٹ گئی۔اسے خود سے

نفرت تو پہلے ہی ہو چکی تھی رہی سہی کسر اب پوری ہو گئی۔

انسان جب ٹوٹنا چاہتا ہے تو اسے کون بچا سکتا ہے۔

"لگتا ہے سیٹھ صاحب نے بڑا انتظار کیا ہوا ہے۔۔،،

"ارے واہ۔۔۔،،

"کبیر ہمیں نہیں پتہ تھا کہ تم اتنے خوش ہو کہ ناچنے والی کو بلا یا۔۔،،

"ارے کوئی لائٹس اون کرو ہمیں بھی تو جنت دیکھا دو ہاہاہا۔۔۔۔،، کتنی ہی ایسی

آوازوں نے مار وا کی روح تک کو زخمی کیا تھا۔کانوں سے خون سا بہے نکلا دل تو سینے میں

ہی دم توڑ چکا تھا۔

"اگر کوئی بھی ہوشیاری کی تو تیری ماں اور دادا حکم کی طرح تیرے باپ کبیر تایا کو بھی

ماردیں گے۔۔،،احمد نے سرگوشی کی اور اسے

دھکا دیا تو وہ گر گئی۔

"دادا حکم کو بھی انہوں نے مارا۔۔فراز بھائی کو بھی۔۔،،،ماروا سوچنے لگی لائٹس اون

کی گئی ہوٹینگ اور

عجیب وغریب قسم کے کمینٹس سن کے وہ آس پاس پھٹی کاجل بھری نظروں سے

دیکھنے لگی۔

اور پھر سامنے بیٹھے کبیر کو جو وہاں موجود ہو کے بھی نہیں تھا اس کی نظریں اس پہ نہیں

فون پہ تھی اسفار فون سنتا اٹھنے لگا۔

"تم کیسے جا سکتے ہو آج میری عزت کو اچھلتا تم بھی دیکھو گے۔۔۔ہر بار گناہ کر کے

چھپ جاتے ہو۔۔۔،،۔ماروا اٹھ کر بھاگی اور اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی اتنے میں

گانے کی آواز گونجی۔

"ارے یہ تو ہمارے ایس پی پہ لٹو ہو گئی۔۔ہاہاہا،،

"ارے یہاں تو آؤ۔۔۔،،

ایک بار پھر اس کی آنکھیں بھر آئی اس نے ہاتھوں سے اپنے بازوؤں کو چھپانے کی ناکام

کوشش کی۔اسفار ہر طرح سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔اور اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔

New Era Magazine

۔اسفار نے ایک طرف کھڑے ارحم کی طرف اشارہ کیا تو اس نے مار وا کا ہاتھ پکڑ کر اس کے سامنے سے ہٹا دیا اسفار اسے بغیر دیکھے ہی وہاں سے نکل گیا مار وا کی کوشش دم توڑ گئی

دل پھٹ کر رہ گیا

بتلاؤ کیا قصور تھا؟ تم کیوں چلے گئے؟
ملنا تمہیں ضرور تھا، تم کیوں چلے گئے

خوشیاں تمہارے سنگ تھیں اور سکھ تھا بے کنار
دکھ ہم سے دور دور تھا، تم کیوں چلے گئے؟

جیسا تمہارے سنگ تھا، میں وہ نہیں رہا
تم سے مرا غرور تھا، تم کیوں چلے گئے؟

"سر کو یہ سب پسند نہیں ہے۔۔پلیز آپ وہاں جائیں۔۔،،ارحم نے اس کے کان میں

New Era Magazine

سر گوشی کی اور ایک طرف ہو گیا۔اس نے زور سے آنکھیں میچ لی

اتنے میں اس پہ پیسوں کی بارش ہونے لگی وہ سر جھکائے اپنے ہوش کو سنبھال رہی تھی

تبھی احمد اس کے پاس آیا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"کیا کروں یا اللہ میری مدد کر۔۔مجھے بچا لے۔۔،،وہ موٹی موٹی آنکھوں سے ادھر

ادھر دیکھنے لگی اسفار واپس نہیں آیا تھا اور اس نے آنا بھی نہیں تھا۔

احمد کے دھکا لگنے کی وجہ سے وہ کبیر کے سامنے جا گری ادھی اس کا ہاتھ کبیر کے پیروں

میں تھے "آہ" وہ کہرائی۔

کبیر نے ایک نظر اس کے ہاتھ پہ پڑی جہاں اس نے پٹی کی تھی تو سانس اٹک گیا پیروں

تلے سے زمین نکل گئی۔

دل تو دھڑکنا بھول گیا سر میں ٹھیس اٹھنے لگی۔

"م م۔ماروا۔۔،،کبیر کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دی۔پر ماروا کے کانوں تک پہنچ

گئی۔

"ارے یہاں آؤ۔۔،،بلال ماروا کو پکڑنے لگا تو کبیر اٹھ کھڑا ہوا.

"اے اسے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔،،کبیر نے اٹھ کر ماروا کو اٹھایا اور

چلایا۔

"اگر اسے ہاتھ نہیں لگائیں گے تو کمائے گی

کیسے ہاہاہاہا۔۔۔۔،،بلال اس کے غصے کو دیکھے بغیر بولا تو کبیر نے اس کو ایک زور کا تھپڑ

رسید کر دیا۔

گلے میں پہنی پٹی سے اسے کے ننگے بازوؤں کو چھپا اپنے پیچھے اس پوری کو چھپا لیا۔

کبیر نے اسے بچا لیا تھا

اور نہ جانے وہ کیا کرنے والا تھا

کون جانتا تھا اس کے جنون کو

****

پُر درد بھی میں، بیمار بھی میں

اک دکھڑوں کا انبار بھی میں

بے جان بھی میں، بے کار بھی میں

ہر کھیل کی سائیاں ہار بھی میں

میں پاپی، اوگنہار بھی میں

New Era Magazine

کروں ایک خطا ہر بار بھی میں

اک جرم بھرا اُکھسار بھی میں

اور سولی، تختہ دار بھی میں

ہوں دکھ کی چیخ پُکار بھی میں

اس دنیا سے بیزار بھی میں

کرے تجھ بن کون مسیحائی؟

تجھ بن سائیاں لاچار بھی میں

تری ایک نظر اٹھ جانے سے

مرا جاگ اٹھے مقسوم پیا

تُوازلوں سے مخدوم پیا

کبیر اور بلال مار اماری شروع کر چکے تھے۔ اتنے میں لائٹس آف ہو گئی مار وا نے موقع غنیمت سمجھا اور بھاگنے لگی بہت سے ہاتھوں نے اسے پکڑنا چاہا پر کوئی پکڑ نہ سکا۔ سارے دروازے کھولتے جا رہے تھے۔ حویلی میں داخل ہونے والا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور جلدی سے دروازہ بند کر کے اس سے ٹک گئی۔

New Era Magazine

اسفار جو چھت پہ رکھی کرسیوں پہ بیٹھا تھا منڈیر پہ جھک حیرانگی سے دیکھنے لگا۔

اس نے چند پل بعد چھت کی طرف قدم بڑھا دیئے۔پر سر چکرا گیا ہمت جواب دے گئی اور وہ سیڑھیاں چڑھنے سے پہلے ہی زمین بوس ہو گئی۔

"کیا ہوا آپ کو۔۔۔،،اسفار بھاگ کر اس کے پاس آیا

ہاتھ جیسے ہی پکڑا اس کی نظر انگوٹھی پہ پڑی جو اس نے روح کو پہنائی تھی اور روح بے ہوش پڑی من کو پہنا ہمیشہ کے لئے جا چکی تھی۔

اور پھر ایک نظر گلے میں پہنے لاکٹ پہ تو وہ کرنٹ کھا کر اٹھا۔اور شدید صدمے سے اس کی آنکھیں پھیل گئ

"م۔۔۔م۔ من۔۔،،وہ جلدی سے بیٹھا شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کیا اور اس کے منہ سے نقاب ہٹا دیا اب وہ اس کے سامنے تھی۔ باریک ہونٹوں پہ لائٹ گلابی لیپ اسٹک گہری لگائی گئی تھی۔ سموکی آئی میک اپ موٹا لائنر۔لمبی پلکوں پہ مسکارا۔رویل بیلو کام دار لہنگا سنہری کرتی ماتھا پٹی کانوں میں بڑے بڑے جھمکے پیروں میں بڑی بڑی پائل چھوٹی آستینوں سے جھلک رہے بازوؤ

وہ اس قدر قیامت ڈھا رہی تھی کہ کوئی بھی بہک جاتا

۔اسفاد کی آنکھیں پھٹ گئی۔۔ہاتھ سے سرخ رومال گر گیا اور چند آنسوں آنکھوں سے

New Era Magazine

نکل کر مارواکے چہرے پہ گرے۔

وہ جیسے ہی اسے اٹھانے کے لئے اس پہ جھکا ایک خوشبو نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا

وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔

"ہوش کرو من۔۔۔،،اسفار نے اس کے رخسار کو تھپتھپایا پر وہ اٹھی نہیں تو اسفار نے

اسے باہوں میں اٹھالیا۔

"بانو من بے ہوش ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔،،اسفار مارواکو لٹا کر باہر بھاگا سامنے سے

آرہی بانو کو کہا

کیونکہ اگر اسے ماروا کے ساتھ اکیلے کوئی دیکھ لیتا تو تماشا بن جاتا وہ یہ سوچ کے ہی خوف

زدہ تھا پر کیا کیا ہو چکا تھا وہ اس سے بے خبر تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔تم جاؤ بانو،،ارشا کمرے میں داخل ہوئی۔۔

"کیا ہوا اسفار۔۔،،ارشا نے مصنوعی فکر سے پوچھا۔

"یہ وہاں کیسے گئی۔۔۔،،اسفار نے کہا

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔اسفی ایک بات بتاؤں پلیز برا مت ماننا،،ارشا اس کے دوسری طرف

بیٹھ کے بولی۔

ماروا کو ہوش تو آ چکا تھا

New Era Magazine

پر وہ خاموش رہی تاکہ ان کی باتیں سن سکے۔۔ان کی پلیننگ سن سکے

"مجھے پتا ہے تم روح سے آج بھی بہت محبت کرتے ہو پر مار وا تمہارے کیا کسی کے بھی جذبات کی قدر نہیں کرتی اسے تو اپنی ہوش نہیں ہوتی۔۔۔،،ارشا کی بات پہ اسفار نے چونک کر اسے دیکھا۔

"مار وا ڈرگ لیتی ہے یہ زخم اس نے خود ہی لگائے ہیں ڈر گز لے۔ایم سوری میرا مطلب آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا میں جانتی ہوں آپ کے دل میں ابھی بھی من اور روح کے لئے جگہ ہے پر ارشا کے لئے نہیں۔۔۔۔،،پتا نہیں وہ کیا سننا چاہتی تھی پر جواب اس کی تواقع کے مطابق نہیں تھا۔

"۔تم جانتی ہو میں آج بھی روح کا ہوں۔۔مانتا ہوں من مجھ سے نفرت کرتی ہے بہت زیادہ۔

پر اس کا حق ہے نفرت کرتی رہے پر میں وہاں ہی کھڑا ہوں جہاں مجھے روح چھوڑ کر گئی بس اب بہت ہو گیا۔میں تمہیں مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔تم یہاں سے جاؤ۔۔۔۔،،اسفار کی بات سن کر ماروا کے انگ انگ میں آگ لگ گئی اوپر سے اس نے اپنا ہاتھ ماروا کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی۔

اس انسان کو دیکھنا چاہتی۔

جو اس کے پاس ہو کے بھی نہیں تھا۔۔

ایک سال میں جس سے اپنا پن رشتہ ختم نہیں ہوا تھا۔

بہت کوشش کی گئی تھی پر ناکام رہی تھی وہ

"اسفار اس نے مجھے زہر دیا تھا مجھے یقین نہیں ہوا یہ وہی ماروا ہے جو اتنی اچھی تھی۔تب پتا چلا یہ ڈر گز اور ڈرنک کرتی ہے۔۔۔،،ارشا نے بات بدلی تو اسفار اٹھ کھڑا ہوا۔ماروا نے ذرا سی آنکھ کھول اسے دیکھا۔

"کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیئے کہ ماروا کہاں تھی اوکے۔۔۔،،اسفار نے ارشا کو دیکھ کر کہا وہ نہیں چاہتی تھی اور بات کوئی ہو تبھی تو اس نے سر ہلا دیا۔

"چلو اب اسے ریسٹ کرنے دو۔،،اسفار کا لہجہ سخت ہو چکا تھا۔ارشا تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔

"بس من بہت ہوا۔۔۔تم اب مزید اپنی من مانی نہیں چلاؤ گی میں تمہیں یہاں رہنے ہی نہیں دوں گا اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔تم تو مجھے اچھی طرح سمجھتی تھی پھر بھی بدگمانی کا شکار رہی۔

جانتی ہو میں تو روح کے مجرموں کو پکڑنے کے لئے ارشا کو اپنے جال میں پھنسا رہا تھا

New Era Magazine

میں نے اس آدمی کو دیکھا تھا جو اس دن تم دونوں کو لے گیا تھا۔پر تم میری آنکھیں کہاں پڑتی ہو۔۔۔،،وہ اس کے پاس بیٹھ بولا تھا اور پھر اس کے ماتھے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

جب دروازہ بند ہو گیا تو ماروا نے آنکھیں کھول کے ضبط توڑ دیا سارے آنسوں بہا دیئے اور ہاتھ کو سامنے لہرایا۔

"تم کیوں یہ مجھے سونپ گئی جانتی تھی کہ مجھے بھی کبھی محبت ہوئی تھی پرنس سے۔۔۔پر اب کیا فایدہ میں اپنا فرض نبھاؤں گی۔۔۔شائد قسمت میں ہی یہ ہے۔۔۔،،وہ انگوٹھی والے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ بلک بلک رونے لگی۔

اسفار کے نام کی انگوٹھی جو جاتے ہوئے روح اس کے ہاتھ میں پہنا گئی تھی۔

مرنے سے پہلے بے ہوش من کو اپنا اسفار سونپ گئی تھی۔

"ہاتھ دو۔۔۔،،اسفار نے اپنے ساتھ بیٹھی روح کو دیکھا جو لیمن کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی کھولے بال سامنے ڈالے کانوں میں ہم رنگ بالیاں دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑے وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ماروا کچھ فاصلے پہ ٹاٹ پہ بیٹھی سامنے کتابیں پھیلائے اسائنمنٹ بنانے میں مصروف

تھی۔

آموں کے درختوں پہ لگے آم خوشبو پھیلا رہے تھے۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بڑی بھلی لگ رہی تھی۔

"کیوں۔۔،،وہ اس سے تقریباً دو قدم کے فاصلے پہ جا کھڑی ہوئی۔

"میں نے سنا ہے ہماری بچپن ہی میں بات پکی ہو گئی تھی

اب میں بھی کر لوں تا کہ یونی میں مجھے دوستوں سے یہ نہ کہنا پڑے کہ تم میری بچپن کی منگیتر ہو مذاق اڑائیں گے میرا،،اسفار بلیو ٹی شرٹ اور سرمئی جینز میں ملبوس تھا بال پف سٹائل دیئے کلین شیو چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرے آنکھوں میں محبت لئے وہ روح کو دیکھ رہا تھا۔

"تو یہ تھے آپ کے اسائنمنٹ۔۔

واہ واہ تو ہونے والے ایس پی صاحب جھوٹ بھی بولتے ہیں۔۔

اور تمہاری منگنی مجھ سے ہوئی تھی نہ کہ اس سے۔۔،،ماروا نے غصے سے اسے گھورا اور آخری فقرہ شرارت سے کہا۔

"تم تو چپ ہی رہو میاؤں میاؤں۔۔۔

اور ہاں کبھی کبھی بولنا پڑتا ہے کسی کو بچانے کے لئے یا خود کو بچانے کے لئے۔۔،،وہ

New Era Magazine

کون سا کم تھا کہاں باز آنے والا تھا۔۔

"تو تم مجھے پرپوز کر رہے وہ بھی یہاں لا کر،،روح نے غصے سے اسے دیکھا۔اور بال پیچھے کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکا لیا

"کتنی رومنٹک جگہ ہے آموں کی خوشبو۔۔۔ہیلو چمپا ذرا گانا ہی گا دو تمہاری بہن کو پرپوز کرنے لگا ہوں۔۔،،اسفار نے جیب سے پین نکال مار وا کو دے مارا

"شرم کر جاؤ۔۔اسفی۔۔۔۔،،ماروا دانت پیس کر بولی۔

"تمہیں آ رہی ہے تو ادھر منہ کر لو۔۔۔،،اسفار نے غصے سے کہا اور جیبوں کو ٹٹولا پر کوئی پین وغیرہ نہیں بچا تھا مارنے کو۔۔

"اسف تم پرپوز کر رہے ہو یا میں جاؤں،،روح غصے سے بولی

"روح ویل یو انگوٹھی پہنو گی تمہارے بغیر۔۔۔میرا دل میاؤں میاؤں کرتا رہتا ہے۔ ۔راتوں کو اتنی نیند آتی ہے کہ صبح یونی لیٹ پہنچتا ہوں۔۔

ہر وقت بھوک لگتی رہتی ہے پلیز یہ انگوٹھی پہن مجھے بے چین کر دو۔۔۔۔،،وہ اس کے سامنے گھٹنوں پہ بیٹھ گیا اور اس کے سامنے ہاتھ بڑھا عجیب و غریب طریقہ سے پرپوز کیا۔روح اور من کا قہقہہ چھوٹ گیا

اسفار نے منصوعی ناراضگی سے اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پہنا دی۔

New Era Magazine

"لواب تم مجھے پہناؤ۔۔۔،،اس نے اپنی شرٹ کی جیب سے انگوٹھی نکال کر روح کی طرف بڑھائی جو ابھی بھی ہنس رہی تھی۔ من وہاں ہی بیٹھی دیکھ مسکرا کر آہستہ آہستہ تالی بجا رہی تھی۔

"دانت کس بات پہ نکل رہے ہیں میں جوک نہیں سنا رہا۔۔۔۔،،اسفار نے سخت لہجے میں کہا تو وہ خاموش ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

"نہیں میں تمہیں انگوٹھی نہیں پہناؤں گی۔۔،،یہ کہ کے وہ بھاگی تو اسفار اس کے پیچھے بھاگا وہ جٹوں کے فارم کی طرف بھاگ رہی تھی اسفار رک کر سیٹی بجانے لگا۔ من اٹھ کھڑی ہوئی۔

کہ سامنے سے کتے بھونکتے ہوئے آتے دیکھائی دیئے۔

"اسفی بچاؤ۔،،وہ واپس بھاگتی کبھی پیچھے دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑے اسفار کو۔ من اور اسفی کے قہقہے بلند تھے

"اب کیوں بچاؤں بھاگو بھاگو،،،اسفار قہقہے کے دوران بولا۔

"پلیز بچالو دیکھو انگوٹھی پہناؤں گی پلیز۔،،

"پکا پہناؤ گی۔۔،،

"ہاں ہاں۔۔،،وہ بے حال ہو کر گرنے لگی تھی کہ اسفار بھاگ کے اس کے پاس گیا اور

بازو سے پکڑ کر ایک طرف گھاس پہ گر گیا۔روح کا ڈوپٹہ اڑتا دونوں کے چہرے پہ گرا ۔اسفار جلدی سے اٹھا اور پھر ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا

"لاؤ دو انگوٹھی۔۔،،روح نے سر جھکا کر کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی روح کے ہاتھ پہ رکھ دی۔

"اس انگوٹھی کو کبھی مت اتارنا اگر میں مر بھی جاؤں تو مت اتارنا تم میری ہو یہ انگوٹھی اس بات کی گواہی دے گی۔۔،،اسفار نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو روح حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

پھر سر جھکا کر سر ہلا گئی۔

وہ حال میں لوٹی۔اور سائڈ ٹیبل سے روح کی فوٹو اٹھا سینے سے لگا لی۔

"تم نے مجھے کیوں اس کا بنا دیا روح۔۔۔،،وہ رونے لگی تھی

"اسفار ایم سوری میں نے آپ کو غلط سمجھا ایم سوری میں سب سمجھ گئی ہوں میں سب جان گئی ہوں ایم سوری روح۔۔۔میں تمہارے اسف کو کبھی سمجھ نہیں سکی،،وہ بھاگ کر بیڈ سے اتری

"ایم سوری روح تم تو جاتے ہوئے کہ گئی تھی کہ میں اس سے لڑائی نہ کروں پر میں نے

New Era Magazine

تمہیں دکھ دیا تمہارے اسف کو دکھ دیا۔۔

ہمیں نفرتوں کے جال میں پھنسادیا گیا تھا ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا یا گیا ایم سوری اسفی میں نے آپ پہ یقین نہیں کیا جبکہ آپ ہمشہ مجھ پہ یقین کرتے آئے ہیں۔روح مجھے معاف کردو۔میں تمہارے اسف سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں گی،،وہ سوچتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی روح کی فوٹو کو سینے سے لگائے دیوانا وار بھاگ رہی تھی۔

"ماروا کہاں جارہی ہو۔۔۔،،احمد کی غصیلی آواز نے بھی اسے نہیں ڈرایا

"اسفی کہاں ہے۔۔۔،،ماروا نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں آج اس کی آنکھوں میں وہ تھا جیسے چاہا کے بھی کوئی ختم نہیں کرسکا تھا۔

"میں نے پوچھا روح کا اسف۔۔۔،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی اس کے سر پہ کسی نے زور سے وار کیا۔اور وہ بے ہوش ہونے لگی۔ہاتھ سے روح کی تصویر گر چکنا چور ہو گئی

"اسفی،

"اسفی۔۔۔۔،،وہ اسے پکارتی پکارتی اندھیرے میں اترنے لگی۔

"بھائی اسے جلدی سے جہاں پہنچانا ہے پہنچادیں پلیز یہ میرے اسفی کو مجھ سے چھین لے گی اور پھر سب اسے بتادے گی۔۔۔،،

New Era Magazine

"ہاں یہ بہت کچھ جان گئی ہے۔۔،،احمد نے کہا اور اپنے آدمیوں کو کال کی اور سٹور روم کی طرف

مارواکو گھسیٹتے ہوئے لے گیا لائٹس آف تھی کوئی ان کے غلط کاموں کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور وہاں موجود بھی کوئی نہیں تھا ارشا اور احمد کے سوا

"اسے وہاں چھوڑ کے آؤ جہاں یہ پاگل ہو جائے جہاں اس کی بات کوئی نہ سنے۔۔۔ ،،،احمد نے اپنے آدمیوں کو کہا

"مطلب پاگل خانے۔۔۔،،ایک لڑکے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو احمد نے ہاں میں سر ہلا دیا

"چلو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں اسے ایڈمیٹ کروا کے آتے ہیں۔۔۔،،احمد نے کہا تو ارشا سکون کا سانس لے کر ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی۔

"باہر کوئی نہیں ہے جلدی کریں۔۔۔،،ارشا کے اشارے کے مطابق وہ جلدی سے نکلے اور باہر دروازے پہ کھڑی جیپ میں اسے ڈال دیا

یہ سب کسی نے دیکھ لیا تھا۔۔کوئی وہاں موجود تھا۔۔احمد اس بات سے انجان جلدی سے بیٹھ گیا اور جیپ ہوؤں سے باتیں کرنے لگی۔

"ایک کام ہے کل تک ہو جانا چاہیے۔ میل کر دوں گی کل ہر حل میں مجھے مل جائے

رائٹنگ میچ کرنے کے لئے تو اس کی رائٹنگ ہے نہ تمہارے پاس،

پیچھلی بار دیا تھا نہ،

"ٹھیک ہے کل صبح ۹ بجے سے پہلے تم لیٹر لکھوالانا۔۔۔،،وہ کال کاٹ کے مسکرادی

"مارو ابھاگ گئی اوہ مائی گاڈ مار وا منہ کالا کر کے شادی کے دن بھاگ گئی ہاہاہاہا۔۔،،ارشا

کہتی سٹور روم سے نکل کر اسے کنڈی لگاتی واپس چلی گئی۔

****,******

اگلے دن اسفار بو جھل دل سے تیار ہوا تھا بلیک شیر وانی پہن بالوں میں برش چلاتے

ہوئے کئی بار وہ ہمت ہار گیا تھا۔

عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی جیسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

وہ حویلی پہنچا تو اسے ارشا بلا کر ایک کمرے میں لے گئی۔

"یہ دیکھو مار وا بھاگ گئی اب تو یقین آ گیا نہ۔۔۔،،ارشا نے اس کے سامنے ایک خط

لہرایا تو وہ غصے سے اسے گھورنے لگا اور خط پکڑ لیا۔

"السلام علیکم!

میں کسی سے بہت محبت کرتی ہوں جو مجھے مل گیا ہے۔

New Era Magazine

میں اس کے ساتھ جا رہی ہوں۔

میرا کوئی پیچھا نہ کرنا، مجھے ڈھونڈنے کی کوئی ضرورت نہیں

مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔ نفرت ہے مجھے تم سب سے۔۔۔۔۔،،ارشا نے

نقلی آنسوں بہاتے ہوئے خط پڑھا۔اسفار اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بس کرو اسفار جو مر گئی اس کے پیچھے زندہ کو کیوں مار رہے ہو بس کر دو۔۔ میری من کو

مزید تکلیف مت دو۔۔۔۔،،ساتھ کھڑی روح نے دانت پیس کر کہا اس نے نظریں

گھما کر اسے دیکھا پر وہ غائب ہو گئی تھی۔

"یہ سب بکواس ہے۔

تم میں سے کسی نے یہ کیا ہو گا۔

ایک بار وہ مجھے مل جائے پھر میں تم سب کو دیکھ لوں گا۔۔،،اسفار نے غصے سے کہا۔

"آج تک اس کی فرینڈ لیسٹ میں ایک بھی لڑکا نہیں تھا۔۔۔ یہ نقلی خط دیکھا کیا ثابت

کرنا چاہتے ہو تم لوگ۔۔۔،،اسفار نے غصے سے ارشا کو گھورا جس کے چہرے پہ کئی

رنگ آ کر چلے گئے

"پر اسفی یہ۔۔۔،،

"یہ سچ نہیں ہے تم بھی جانتی ہو میں بھی اور یہ سب بھی۔۔۔،،اس سے پہلے کہ اسفار

New Era Magazine

کچھ بولتا کبیر نے اس کو ایک تھپڑ رسید کر دیا وہ اسفار کی باہوں میں گر گئی اسفار نے اسے تھاما نہیں تھا۔

اس کمرے میں اسفار، ارشا، کبیر، احمد تائی جان کے سوا اور کوئی موجود نہیں تھا وہ خود بھی نہیں تھی۔

"ایم سوری بھائی۔مجھے نہیں پتا کیا سچ ہے کیا جھوٹ۔۔،،ارشا رو نے لگی تھی کبیر کے غصے سے احمد بھی گھبرا گیا تھا۔

اسفار نے آگے بڑھ کے ورڈروب کھولی سارے کپڑے ویسے تھے ہر ایک چیز اپنی جگہ پہ تھی۔اس کی نظر سائڈ ٹیبل پہ پڑی جہاں سے روح کی فوٹو غائب تھی۔

"اگر من کو کچھ بھی ہوا تو میں تم سب میں سے کسی کو نہیں بخشوں گا بہت برداشت کر لیا میں نے،،اسفار نے غصے سے دانت پیس کر کہا

"ہماری منگنی ہوئی ہے اسفار۔۔،،ارشا بھاگ کر اس کے پاس گئی۔

"کون سی منگنی۔

میں نہیں مانتا کیونکہ میرے ہاتھ میں آج بھی روح کے نام کی انگوٹھی ہے دل میں اس کے لئے محبت ہے تو تم یہ منگنی ٹوٹی سمجھو۔

سیدھی طرح بتا دو من کہاں ہے ورنہ مجھے اگلوانا آتا ہے۔۔۔،،اسفار آج غصے سے پاگل

ہو گیا تھا۔

اسے نظر آ رہا تھا تو بس یہ کہ ماروا چلی

گئی۔اسے کوئی لے گیا۔۔کہاں !؟

"ہمیں نہیں معلوم اور تم یہاں سے دفع ہو جاؤ اور اگر منگنی توڑنے کی کوشش بھی کی

تو۔۔"

"تو کیا کرو گے تم ہاتھ اٹھاؤ گے اٹھاؤ۔"اسفار احمد کے قریب ہوا جبکہ وہ ڈر گیا کبیر کسی

بات میں حصہ نہیں لے رہا تھا چپ چاپ کھڑا سب سن رہا تھا۔

"جو لڑکی ایک نہیں دو دو لڑکوں کے ساتھ منگنی توڑ چکی ہے۔

تمہارے ساتھ ہوئی تھی نہ اس کی منگنی بچپن میں۔۔تو توڑ دی نہ۔۔

جو ڈر گز لیتی ہے دیر رات تک اس کے کمرے میں کوئی انجن مرد موجود رہتا ہے۔

بیڈ پہ سلوٹیں اور ایک ثبوت اور بھی ہے اس کی بد چلنی کا۔۔۔"تائی پھوٹ پڑی تھی۔

"کیا کبیر سے منگنی توڑ دی تو یہ شادی پھر۔۔۔"اسفار کے سر پہ دھماکہ ہوا تھا ار شا سر

پیٹ کر رہ گئی۔

"ہم نے اپنی عزت بچانے کے لئے ازما سے اس کی شادی کروا رہے ہیں، تمہاری

کزن"تائی نے غصے سے کہا۔جبکہ اسفار دم سادھے آنکھیں پھیلائے دیکھ رہا تھا۔

New Era Magazine

"کیا ثبوت ہے۔کوئی ثبوت نہیں ہے بکواس بند کرو تم سب۔۔کیوں اس پہ کیچڑ اچھال رہی ہیں خدا کا خوف نہیں ہے کیا۔۔تمہاری اپنی بیٹیاں بھی ہیں ماں۔۔۔۔،، کبیر اب ہوش میں آیا تھا تو ماں پہ برس پڑا۔

اسفار ابھی صدمے کی حالت میں ہی تھا

"کبیر تم نے منگنی کیوں توڑی۔۔۔۔۔اور ازما سے شادی۔۔؟،، اسفار کے دل میں ایک بوجھ کم ہوا تو ازما والا سوا ہو گیا۔

"ارے یار اس نے توڑی تھی میں نے نہیں اور ازما سے ایک سال پہلے میری شادی ہو چکی ہے یہ منگنی تو صرف یہ سیٹھانی نزہت چاہتی تھی۔۔۔ماروا اس منگنی کو کرنا نہیں چاہتی تھی میں بھی نہیں کرنا چاہتا پر حالات کچھ ایسے تھے کہ کرنی پڑی بڑی بار اسے بتانے کی کوشش کی پر یہ میری بہن اور بھائی نے ہر کوشش کو ناکام کر دیا۔۔۔مجھے معاف کر دو اسفی۔۔۔،، کبیر ہاتھ جوڑ کر رونے لگا تھا اسفار نے فق ہو رہے چہرے سے اس کے ہاتھ کھول دیئے اور لڑکھڑاتا ایک طرف چلتا کھڑا ہو گیا۔کالی شیروانی میں وہ بھی اسی کا ایک حصہ لگ رہا تھا۔کتنا انجان تھا وہ اس سب سے۔۔

وہ تو سمجھتا تھا من کبیر سے محبت کرتی ہے پر وہ غلط تھا۔۔

/***********

سن بارش میرا حال کبھی

مرے نیناں ہو گئے ابر

سن بادل کے دربار کبھی

میرے اندر ہے برسات

سن بارش بارش دل والے

مری جل تھل جل تھل ذات

سن بارش کی بے چین نمی

مرے نیناں ہو گئے دشت

سن بارش کی ناراض ہوا

کبھی میرے اندر چل

سن بارش میں مجبور پیا

اک بار دِکھادے مکھ

سن بارش کے اوتار، مجھے

اک بار ملا سانول

اسفار نے زور سے آنکھیں میچ لی پھر گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور کبیر کی طرف گھوم گیا۔

"من نے کب منگنی توڑی تھی۔۔،،اسفار کبیر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا

کبیر عام پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا آج اس کی بارات تھی پر وہ دولہا تو کسی اینگل سے نہیں لگ رہا تھا۔۔۔بکھرے بال سرخ آنکھیں بکھرا بکھرا ہوا۔۔

"ایک مہینہ پہلے۔۔۔۔جس دن پراپرٹی میرے نام کی۔۔۔،،کبیر صوفے پہ گرتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

چاچی نے کسی خاتون کو بلوایا۔

"ماما پلیز کبیر بھائی مجھے مار دیں گے۔۔،،ارشا سرگوشی میں بولی پر وہ اسفار کے پیچھے کھڑی تھی جس وجہ سے اس کے کانوں پہ پڑ گئی

"یہ نفیسہ ہے اس گاؤں کی ڈاکٹر، تمہارے پاس مار وا آتی جاتی تھی کیوں؟؟ وجہ بتا سکتی ہو؟؟،،تائی نے پوچھا۔

"نہیں سوری میں نہیں بتا سکتی،،وہ عورت تائی کے کہے مطابق بولی

"وہ کیوں جاتی تھی گھبرائیں نہیں سچ سچ بتاؤ،،اسفار نے پر یقین انداز میں سوال کیا اسے

New Era Magazine

یقین تھا کہ تائی یوں ہی الزام لگا رہی تھی۔

"وہ دو بار ابوشن۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی کبیر تن فن کرتے ہوئے اٹھ کر اس کے سر پہ پہنچا اور زور کا ایک تھپڑ جڑ دیا۔

"مزید ایک لفظ غلط مت نکالنا تمہاری کھال کھینچ لوں گا۔

سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔ایک ایک لفظ سچ۔۔ نہیں تو یہاں ہی دفنا دوں گا اگر میری کزن کے متعلق کچھ کہا تو۔۔۔" کبیر نے اس قدر غصے سے کہا کہ اس کی روح پرواز ہو گئی

"مجھے سیٹھانی نے پیسے دیئے تھے یہ بولنے کو کہ وہ غلط تھی۔۔۔ مجھے معاف کرئے گا صاحب۔۔۔"

وہ معافی مانگنے لگی۔ کبیر مکمل طور پہ تائی کی طرف گھوم چکا تھا وہ خوف زدہ تھی ان کا ہر داؤ الٹا پڑ رہا تھا۔

"آپ لوگ کیوں اس معصوم کے پیچھے پڑے ہیں اب تو واقع ہی لگتا ہے تم لوگوں نے ہی کچھ کیا ہے۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔۔ کیا بگاڑا ہے اس نے تم لوگوں کا۔۔۔" کبیر غصے سے بولا نہیں دھاڑا تھا اسفار سینے پر ہاتھ باندھ دیکھتا رہا۔

"اسفی میں تمہارے ساتھ ہوں چلو اسے ڈھونڈنے چلتے ہیں۔۔۔" کبیر کے چہرے پہ

دکھ کے سائے نمودار ہو گئے تھے وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔

"نہیں کبیر تم ازما کو یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتے

کسی لڑکی کو ذلیل نہیں کرنا چاہیے۔میں اسے ڈھونڈ لوں گا وہ میری ضمیداری ہے۔۔۔

،،اسفار نے اس کے کاندھے پہ تھپکی دے کر کہا اور ایک غصیلی نگاہ سب پہ ڈالتا کمرے سے نکل گیا۔۔

کبیر ایک ٹھوکر میز کو مارتا کمرے سے نکل گیا۔

"اب کیا ہو گا اس ایس پی کے دل کے ساتھ ساتھ دماغ بھی چل گیا ہے پتا نہیں کیسے، کہاں چھپایا ہے آپ نے مارو ا کو۔

کسی ایسے پاگل خانے چھوڑ کے آنا تھا جہاں وہ باہر نہ آ سکے۔۔۔۔،،ارشا غصے سے بولی۔

"وہ۔۔۔۔۔کل رات راستے میں گاڑی روک گئی تھی تو میں اور میرے آدمی نیچے اتر تھے

کہ کسی نے ہم پہ حملہ کر دیا اور اسے لے گئے۔۔۔۔،،احمد اٹک اٹک کے بولا

"واٹ۔۔۔۔آر یو کریزی بھائی اگر وہ اس کا خیر خواہ ہوا تو ہمارے سارے کارنامے بتا دے گی اور پھر سڑنا جیل میں۔۔کچھ تو عقل کے ناشن لیتے۔۔اب کیا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔،،ارشا غصے سے چینخی

"میں ڈھونڈلیتاہوں

فلحال تو چلو باہر گھر والے ہی غائب ہوں گے تو کیسے چلے گا۔۔۔،،احمد فکر مندی سے بولا۔

وہ تینوں گھبراہٹ چھپاتے باہر چلے گئے باہر جاکے حیرت کا شدت جھٹکا لگا کیونکہ کوئی مہمان نہیں تھا بس ازما

کی ماں اور کبیر کا ایک فرینڈ موجود تھا اور حویلی کے لوگ اشرف تو پہلے ہی نہیں آئے تھے۔۔بیوی اور بیٹی کے کارناموں سے ان کو دکھ ہوا تھا غصہ آیا تھا پر وہ کچھ کر نہیں سکے کیا کہتے اپنی ہی بیوی اور بیٹی کو۔

"سب کو میں نے بھیج دیا میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو کچھ بھی علم ہو۔۔۔۔۔،،کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور حویلی کے پیچھلے حصے کی طرف بڑھ گیا

****

"سر علاقے کا چپا چپا چھان مارا پر مارواکا کوئی آتا پتا نہیں۔۔۔۔۔،،شہزاد نے سلام ٹھوکتے ہوئے کہا اسفار جو موبائل کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا ہل ہی نہیں سکا۔ایک خالی خالی نظر شہزاد پہ ڈالی اور ہونٹ کاٹتے ہوئے آنکھیں میچ گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

New Era Magazine

"تم لوگ چلواور ہر بس سٹاپ ہر ہوٹل ایئر پورٹ چیک کرو

ناکہ بندی کرواد وشہر سے کوئی جانے نہ پائے ہر گاڑی چیک کرو میں آتا ہوں۔۔۔

"اسفار فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے بولا تو وہاں موجود تینوں موبائل دوبارہ سے بھر گئی۔

"ایم سوری روح۔۔۔۔،،وہ بڑبڑایا۔

"میں کہتی تھی نہ۔۔ کہتی تھی نہ کہ تم اسے سنبھال سکتے ہو۔۔،،وہ اس کی طرف منہ کئے بولی۔اسفار نے گردن گھما کر اپنے ساتھ والی سیٹ کو دیکھا۔

فون کی بیل سن کر وہ خوابوں کی دنیا سے باہر نکلا مسز فیضان کی کال تھی۔وہ خود کو کمپوز کرنے لگا

"اسلام علیکم ماما۔۔،،اس کا لہجہ بھر گیا تھا۔اس نے شیر وانی کے بٹن کھول دیئے۔

"کیا ہوا میری جان،تم ٹھیک ہو نہ،،

"ماما ایم سوری میں غلط تھا۔

مجھے اس کی ہر بات نہیں ماننی چاہئے تھی۔

اس نے جو کہا میں بغیر سوچے سمجھے مانتا گیا۔

یہ بھی نہیں سوچا کہ اس کے لئے کیا غلط ہے اور کیا صحیح مجھے نہیں پتا وہ اس طرح کیوں کر رہی تھی۔وہ مجھ سے نفرت کرے تو کرتی رہے

New Era Magazine

۔پر مجھے اب ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں اسے ڈھونڈ لوں گا ماما میں اسے ڈھونڈ لوں گا اور پھر اس کی کوئی بات نہیں مانو گا وہ بیوا قوف ہے۔۔،،اسفار کے آنسوں نہیں گرے پر لہجہ بھگتا گیا۔

"بیٹا ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔

جس دن تم اور ارشا فارم پہ ملے وہ وہاں تھی اور پھر ارشا نے اسے تمہارے اور اپنے رشتے کے بارے میں بتایا۔۔،، مسز فیضان کی بات سن وہ شدید درد سے دوچار ہو گیا

"نہیں ماما وہ سچ نہیں ہے

ہمارے درمیان کچھ نہیں ہوا تھا ارشا وہاں مجھے اپنے جھانسے میں پھنسانے آئی تھی پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ہمارے جال۔۔میں پھنس رہی ہے۔۔۔ایک دن میں نے اس کے ساتھ ایک لڑکے کو دیکھا تھا جو روح کی موت کے زمیدار لوگوں کو جانتا ہے اسی لئے میں نے اس سے منگنی کی۔۔اسے یقین دلایا کہ میں اس سے واقع ہی محبت کرتا ہوں۔۔پر ابھی آتا میشن پورا نہیں ہوا۔۔۔،،اسفار کے سر پہ کسی نے دھماکہ کیا۔

اب اسے سمجھ آنے لگا تھا ماروا کا بدلنا ماروا کا اسے گھٹیا اور دوغلا بولنا۔دوسری باتیں تو وہ ناراضگی میں کہتی تھی۔وہ جانتا تھا

"مطلب ہم دونوں کو ایک دوسرے کے مخالف کیا گیا۔مجھے لگتا تھا وہ کبیر کے ساتھ

New Era Magazine

خوش ہے پر وہ منگنی توڑ چکی ہے۔۔۔روح کی انگوٹھی اس کے ہاتھ میں ہے

ماما یقین کریں میں نے روح سے محبت کی ہے۔ من کو اپنا مانا ہے کیسے وہ نہ سمجھی مجھے۔۔

۔۔۔،،اسفار نے صفائی پیش کی۔

"جانتی ہوں بیٹا اور ان دو ہفتوں میں۔وہ خود کو سزا دیتی رہی تھی کیونکہ وہ تمہارے

بارے میں غلط سن چکی تھی دیکھ چکی تھی وہ ٹوٹ چکی ہے۔۔۔

بہت بڑا گیم کھیلا ان لوگوں نے تم دونوں کے ساتھ۔۔۔

اور تمہارے اور ارشا کے گیم میں وہ مات کھاتی رہی۔ تم نے اسے ہر لحاظ سے توڑ دیا۔۔۔

جانے انجانے میں تم نے اسے بہت درد دیا ہے۔۔پہلے ارشا سے منگنی فارم ہاؤس میں

ملاقات اسے جیل بھیجنا اس کا یقین تم پر سے اٹھ گیا۔

تم نے بھی تو کوئی کوشش نہ کی اسے یقین دلانے کی کہ تم سب روح کے لئے کر رہے

ہو۔۔،، مسز فیضان رونے لگی تھی اسفار نے گاڑی ایک طرف لگائی اس کا گاڑی چلانا

مشکل ہو رہا تھا۔ سر گھوم رہا تھا۔

"ماما میں غلط تھا

میں نے اسے ان لوگوں کے پاس چھوڑ دیا سوچا تھا شائد وہ واقع ہی کبیر کے ساتھ خوش

رہے آخر وہ خون کا رشتہ تھا اس کا اور وہ بھی تو چاہتا تھا اسے۔۔۔۔میری کہاں گنجائش

تھی کہیں نہیں۔۔پر میں غلط سوچتا تھا۔ان دونوں کے راستے الگ ہیں۔۔،،اسفار نے دائیں ہاتھ سے آنکھوں کو رگڑا۔ سیلکی بالوں کو ماتھے سے پیچھے کیا پر وہ پھر گر گئے۔

"اب پرانی باتیں بھول جاؤاور میری بہو کو ڈھونڈو پلیز بیٹا وہ جتنی بھی بہادر بن جائے رہے گی معصوم ہی۔۔۔تم اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو گے تو تمہیں اس میں روح نظر آئے روح کی جان بستی تھی اس میں۔۔۔اسے اپنالو۔۔۔۔اب بس کرو مجھے میرے بیٹے کو سہرا باندھنا ہے۔۔،، مسز فیضان کے آنسوں میں ڈوبے لہجے سے بھی محبت جھلک رہی تھی۔اسفار کچھ دیر خاموش رہا۔پھر دل میں ایک بیٹ دھک دھک کرنے لگی دور کھڑی روح مسکرائی تھی وہ آنکھ سے گر رہے آنسو کو صاف کرتے ہوئے مسکرایا۔

"ٹھیک ہے ماما میں اسے بہت جلد ڈھونڈلوں گا ساری فورس لگادوں گا کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

اللہ حافظ ماما پلیز دعا کرئے۔۔۔اس بار میں کچھ غلط نہ ہونے دوں۔۔،،اسفار نے کہااور کال کاٹ دی۔

"میں تمہیں ہر حال میں ڈھونڈلوں گا۔کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں۔۔۔۔میں واقع ہی تھک چکا ہوں۔۔۔مجھے گھنی چھاؤں میں آرام کرنا ہے سکون چاہیئے۔۔۔۔

،،اسفار سوچتے ہوئے جلدی سے دروازہ کھول بیٹھا گاڑی سٹارٹ کر لی سورج غروب ہونے کو تھا۔

پر اس کی دھڑکنیں زندگی میں ایک نئ صبح ہونی تھی۔

****

رات نے اپنا آنچل گاؤں پہ پھیلا دیا تھا۔

"کبیر وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔یہاں آؤ۔۔۔،،ازما جو پھولوں کی سیج پہ اس کا انتظار کر رہی تھی گویا دکھ سے بولی۔پر کبیر کھولی کھڑکی سے پورے چاند کو دیکھ رہا تھا۔اس کی طرف متوجہ ہی نہیں تھا

"تم جانتی ہو یہ چاند لندن میں بھی ایسا ہی تھا تمہیں پتا ہے اسے دیکھتے ہی تمہارا چہرہ وہاں اس میں نظر آتا تھا۔۔۔کتنی محبت کری میں نے تم سے ازما۔۔کس قدر تمہیں چاہا شائد تم اس بات سے واقف ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔،،وہ بڑبڑایا

اتنے میں اس کا فون بجا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔۔۔،،وہ کہتا میز سے گاڑی کی چابی اٹھاتا ایک نظر کرم سجی دھجی اپنی دولہن پہ ڈال کر وہ بولا۔

"تمہیں یہ حویلی مبارک

یہ ملکیت مبارک

شوہر کی محبت تو نہیں ملے گی۔۔شائد تمہیں اس کی ضرورت نہیں بھی ہے۔۔دولت چاہیئے تھی نہ اب ساری حویلی تمہاری رہو آرام سے۔۔۔،،کہتے ہی وہ تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

ازما کو

شاید غصہ آیا پر وہ کچھ نہ بولی بس بیڈ شیٹ کو تھام لیا

****

وہ فل سپیڈ پہ گاڑی چلا رہا تھا۔

گاڑی ٹیلوں کے درمیان سے گزر رہی تھی۔

اور پھر ایک بہت ہی عالیشان عمارت کے سامنے گاڑی رکی وہ عمارت اونچے اونچے ٹیلوں کے درمیان موجود تھی

وہ جلدی سے گاڑی سے نکلا اسی طرح ٹھک سے دروازہ بند کر اور تقریباً بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔،،

New Era Magazine

"سائیں بی بی جی کھانا نہیں کھا رہی چلا رہی ہیں کل رات سے بھوکی ہیں بہت سمجھایا ہے

پر بار بار پوچھ رہی ہیں مجھے یہاں کیوں لائے آپ کے بارے میں پوچھ رہی

ہے۔۔۔۔،، ملازمہ نے مودبانہ انداز میں کہا

"لاؤ مجھے دو۔۔۔،، کبیر شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے بولا اور کھانے کی تھالی

تھام کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔دروازے کو احتیاط سے کھولا اور

اندر داخل ہو کر اس نے کمرہ لاک کر دیا

"کبیر۔۔۔۔،، ماروا نے شدید صدمے سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی کبیر کی حالت دیکھ اسے

دھچکا بھی لگا تھا وہ پہلے سے کافی حد تک ٹوٹا ہوا تھا

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔،،

"یہ بدتمیزی نہیں ہے۔

پتا ہے تمہیں بچانے کے لئے احمد کی پٹائی کی۔

نہیں تو وہ لوگ تمہیں پاگل خانے چھوڑ آتے۔تمہارا وہاں رہنا ٹھیک نہیں تھا۔

اور تم نے میری بات مانی نہیں تھی۔

اسی لئے یہاں لایا ہوں۔

تو پلیز میری مجبوری سمجھو۔۔۔۔کچھ دیر میرے ساتھ رہو پلیز۔۔۔۔،، کبیر بیڈ پہ اس

کے پاس جا بیٹھا وہ گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھی تھی۔

کبیر کی بات سن کر وہ چونکی۔

"مجھے اسفی کے پاس جانا ہے کبیر۔۔۔پلیز مجھے اسفی کے پاس لے چلو مجھے اس سے بات کرنی ہے معافی مانگی ہے۔۔۔،،ماروا رونے لگی تھی کبیر نے کھانے کی تھالی میز پہ رکھی اور شوز سے پیروں کو آزاد کر کے بیڈ پہ چڑھ گیا۔ماروا اسے اپنے قریب

"ارے ارے کہاں بھاگ رہی ہو۔۔،،کبیر اسے نیچے اترتے دیکھ بولا اور اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔وہ خوف سے کانپ کا جل بہے بہے رخساروں پر پھیل چکا تھا

"تم وہاں کیوں گئی تھی ماروا کیوں تم اس حولیہ میں۔۔۔،،کبیر نے اسے باہوں سے دبوچ لیا۔اور سائڈ ٹیبل سے بکھرا کا جل صاف کرنے لگا۔۔

"چھوڑو مجھے کبیر تمہارا کوئی حق نہیں بنتا مجھے چھونے کا۔۔،،ماروا چینخی۔اور اسے ایک زور کا تھپڑ جڑ دیا پر وہ مسکرانے لگا۔۔اس کی مسکراہٹ میں ڈر تھا

"ہر حق ہے میرے پاس میں جیسے چاہوں تمہیں چھو سکتا ہوں۔

اور تم کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ ہماری منگنی ہو چکی ہے۔۔میں۔۔میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔،،کبیر کی بات نے اس کے سر پہ بم پھوڑا۔

"واٹ ربیش

کچھ بھی بکتے جارہے ہو ہوش میں تو ہو تم۔۔۔کبیر تم ازما سے محبت کرتے ہو۔چھوڑو مجھے ہوش کرو کبیر۔۔،،مار وا ہاتھ پاؤں مارتے

ہوئے چلائی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کبیر کو آخر ہو کیا گیا ہے وہ ایسی حرکتیں کر کیوں رہا ہے۔۔

"بہت خوب صورت ہو تم نظر لگ جائے گی چلو میرے ساتھ۔۔،،وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اور اسے پکڑ کے اٹھالیا پھر سیڑھیاں اتر لاؤنج میں لے گیا

"مولوی صاحب کو بلاؤ۔۔۔،،

کبیر نے غصے سے کہا مار وا نے کا جل بھری موٹی موٹی آنکھوں میں خوف بھر اسے دیکھا۔

"کبیر تم کیا کر رہے ہو آزما کو کیسے بھول سکتے ہو۔۔،،وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگی

اس کے دو آدمی مولوی کو لے آئے جو کمرے میں بند تھا۔

"نہیں پلیز کبیر ایسے مت کریں۔۔

میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔

New Era Magazine

مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔آپ کسی اور کے شوہر ہو۔۔۔،،

"میں نے یہ مولوی شادی کے لئے نہیں۔۔۔۔۔

تمہاری نظر اتاوانے کے لئے بلایا ہے بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔مولوی صاحب پلیز میری پیاری سی جان کو دم کریں کوئی تعویذ وغیرہ دیں تاکہ اسے نظر نہ لگے اس کی خوبصورتی ہمیشہ برقرار رہے۔۔یہ یوں ہی چ۔۔چمکتی دھمکتی رہے۔۔۔،، کبیر بہکی بہکی باتیں کر رہا تھا۔

ماروا نے حیرانگی اور خوف سے دیکھا اسے اور پھر مولوی صاحب کو۔

"کبیر چھوڑیں مجھے۔۔۔،، ماروا نے چلا کر کہا۔پر کبیر نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا مولوی نے سر جھکا لیا وہاں وہ بھی بن پانی کی مچھلی طرح تڑپ رہی تھی چھوٹنے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ کبیر کی گرفت کو ڈھیلا نہیں کر پائی تھی۔

"تم میرے قریب ہو جیسے میرے دل کی دھڑکنیں قریب ہیں یوں ہی تم میرے قریب ہو مارو۔۔۔،، کبیر نیم مدہوشی کی حالت میں بولا۔ماروا کے انگ انگ میں آگ لگ گئی۔غصے کے مارے ماتھے پہ پسینہ چمکنے لگا۔مٹھیاں بھینچ گئی پر اس کے دماغ میں ترکیب آئی۔اسے اب دماغ سے کام لینا تھا۔۔

"کبیر ایک منٹ پلیز۔مجھے چھوڑیں میں نہیں بھاگوں گی۔۔۔۔۔،، وہ بہت ہی نرم لہجے

New Era Magazine

میں بولی تھی کہ شائد مان جائے

وہی ہوا کبیر نے اسے چھوڑ دیا پر اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔

مولوی صاحب دم کر رہے تھے مار وا بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگی۔

کبیر کچھ دیر بعد اس کا ہاتھ چھوڑ خوف زدہ ہو کر پھٹی پھٹی آنکھوں اسے دیکھتا بیک قدم اٹھانے لگا مار وا کو بھی حیرانگی کا جھٹکا لگا وہ بھاگتا سیڑھیاں چڑھ اپنے کمرے میں گیا اور ٹھک سے دروازہ بند کر لیا۔

ماروا نے اس کی خوف زدہ شکل دیکھی تھی

"بیٹھو بیٹی کچھ بات کرنی ہے۔۔،،مولوی نے اسے چونکایا تو وہ جو دوپٹے سے بے نیاز تھی گھبرا گئی اتنے میں اوپر سے چادر گری تھی۔جو اس کے چہرے کو چھپا گئی۔اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا کبیر ٹیرس پہ کھڑا تھا اور پھر وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ چادر ٹھیک کرتی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"اس لڑکے پہ کالے جادو کا اثر ہے۔۔۔۔،،مولوی صاحب نے اس پہ جیسے ایک مزید بم پھینکا جو اس کو جھلساتا گیا۔

وہ منہ کھولے اور حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"کیا۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ تو بس باتیں ہیں نہ مولوی صاحب حقیقت میں ک۔کک۔۔کچھ

نہیں ہوتا۔۔۔۔

یا آپ کو اس لڑکے نے ہی یہ سب بولنے کو کہا ہے۔۔،،مار وا نے غصے سے مولوی کو دیکھا۔

"نہیں بیٹا خدا گواہ ہے مجھے اس نے کچھ نہیں کہا ہاں یہ ہی لایا تھا نکاح کے لئے۔۔ اوران سے نہیں ملا ہوں۔۔۔اس لڑکے کو دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا میں نے استخارہ کیا تو ٹھیک ثابت ہوا۔۔۔،، مولوی نے صاف گوئی سے کہا۔

"کالا جادو۔کک۔۔ک۔۔۔کس نے کیا ہے۔۔۔،،ماروا اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

کبیر اس کا کزن تھا کچھ حد تک تو دوستی بھی تھی۔

پر اگر کوئی رشتہ نہ بھی ہوتا تو ماروا کو دکھ ہوتا کیونکہ وہ تھی ہی ایسی دوسروں کی فکر کرنے والی۔

"جادو کس اور مطلب کے لئے تھا کہ تم سے نفرت کرے۔۔۔

پر الٹا اثر ہوا اس لڑکے کا خود پہ اختیار نہیں رہتا۔۔۔۔

۔تین عورتوں نے یہ کام کروایا ہے۔۔،،مولوی صاحب بتا رہا تھا اور ماروا کھائی میں گرتی جا رہی تھی۔

New Era Magazine

"اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیا۔۔۔،، مار وا نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"کالے جادو کا علاج ممکن نہیں پر کچھ بھی نہ ممکن نہیں ہوتا۔ کالی طاقتوں کو نوری طاقتیں ہی ختم کر سکتی ہیں۔۔۔۔،، مولوی صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔ مار وا کو لگا اس کی سانسیں روک گئی ہوں۔۔اس کی وجہ سے کبیر اس حال میں تھا۔۔

"میں جو کر سکتا ہوں کروں گا تمہاری بات سُنتا ہے یہ اسی لئے تمہیں اس کے آس پاس ہی رہنا ہو گا۔۔ میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں وہ پڑھ کر پانی پہ پھونک پلاتی رہنا اور ہاں جتنی جلدی ممکن ہو وہ تینوں عورتوں سے وہ چیزیں لاؤ جن پہ جادو کروایا گیا ہے۔،، مولوی صاحب کہ کر اٹھنے لگے۔

"مولوی صاحب ہمیں آپ کی دوبارہ ضرورت پڑے گی۔۔۔،، مار وا آنسوں کو رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

مولوی صاحب سر ہلاتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے چلنے لگے مار وا نے آدمیوں کو کہا کہ انہیں چھوڑ آئیں۔

دو آدمی بھی پیچھے چل دیئے۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی اور ایک کمرے میں بند ہو گئی۔

وہ دیوار کے ساتھ بیٹھتی گئی اور سر گھٹنوں میں چھپا کر رونے لگی۔

New Era Magazine

"کتنے ظالم ہیں وہ لوگ تائی نے اپنے بیٹے تک کو نہیں بخشا۔۔۔کیسے گرے ہوئے لوگ ہیں۔۔۔۔،،وہ غصے سے سوچنے لگی۔

اتنے میں ساتھ والے کمرے سے توڑ پھوڑ ہونے کی آوازیں سنائی دی۔

وہ جلدی سے اٹھی اور جانے ہی لگی تھی کہ بیڈ کے گدے کے نیچے سے ایک طرف سے ایک فائل جھلک رہی تھی تھی۔

وہ نہ جانے کیوں اس طرف بڑھی اور بیڈ کا گدا اٹھا کر فائل نکالی۔کھول کر جیسے ہی دیکھی وہ کانپ گئی

"ن۔۔۔ن۔نہیں یہ۔۔۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔،،فائل کے ساتھ ساتھ وہ بھی گر گئی۔آنسوں جاری ہو گئے۔

"تائی کے گناہوں کی سزا کبیر بھگت رہا ہے۔کیوں میرے اللہ میں نے تو اسے معاف کر دیا ہے اس کے گناہ تو اتنے زیادہ نہیں تھے پھر جن کے گناہ ہیں انہیں کیوں سزا نہیں ملتی۔

اب کیا کروں میں۔۔۔میری وجہ سے وہ۔۔۔وہ کیوں اس حالت میں۔۔۔،،وہ سر پکڑ کر رونے لگی۔

کبھی پرنس کی آواز کانوں پہ پڑتی۔دل دھڑکنے لگا

New Era Magazine

تو کبھی اسفار کا چہرہ سامنے آجاتا۔روح کی آخری بات یاد آجاتی کبھی دادا حکم تو کبھی فراز تو کبھی صباء، کبیر،۔

"وہ مشکل میں ہے۔۔۔اتنی بار اس نے میری مدد کی ہے۔۔۔،،ماروا اپنی آنکھیں رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔کبیر کے کمرے سے ابھی بھی توڑ پھوڑ کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ دروازہ کھولتی اس کے کمرے کی طرف بھاگی۔

"۔کبیر دروازہ کھولو،،ماروا زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔

"نہیں میں نہیں کھولوں گا،جاؤ۔۔یہاں سے جاؤ۔۔۔،،وہ غصے سے بولا۔ایک پل کو تو ماروا ڈری پر اب اسے یہ کرنا تھا۔

"میں نے کہا دروازہ کھولو کبیر۔۔۔،،ماروا نے قدرے غصے سے دانت پیس کر بولی۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کبیر نے دروازہ کھول دیا سامنے کا منظر دیکھ ماروا کا ہاتھ سینے پہ جا ٹکا۔

کمرہ تحس نہس ہو چکا تھا پر وفیمز ٹوٹ کر بہے رہی تھی شیشے کا میز ٹوٹ چکا تھا۔بیڈ شیٹ زمین پہ تھی پیلو بھی ادھر ادھر پڑے تھے۔

سٹونز کے پردے ٹوٹے ہوئے تھے جن کے سٹون بکھر چکے تھے۔کبیر کے ہاتھوں پیروں میں کانچ لگ چکا تھا۔

New Era Magazine

خون کے جابجا دھبّے فرش پہ تھے

اس کے بال بکھر چکے تھے۔آنکھیں اس قدر لال ہو چکی تھی جیسے خون بہنے کو تیار ہو۔شرٹ کے سارے بٹن کھولے تھے۔سفید شرٹ پہ بھی خون کے دھبے تھے۔

"کبیر یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔۔۔۔"،ماروا غصے سے بولی۔

کبیر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر چہرے کو گھٹنوں میں دیئے بیٹھا تھا۔

"یا اللہ ایک اور امتحان میں کامیاب ہونے کی ہمت دے۔۔۔۔"،وہ سوچتی ایک بار پھر سے سانس بحال کرتی کبیر کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کیوں رو رہے ہو۔۔۔کیا وجہ ہے۔"،ماروا نے نظریں گھما کر اسے دیکھا جواب ڈر گیا تھا سہم گیا تھا۔

"کبیر میری طرف دیکھو،ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ۔۔۔"،ماروا نے بڑی ہمت کر کے کہا تو کبیر نے اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے وہ ماریں گی نہ میں۔۔میں نے تمہارے ساتھ منگنی توڑ دی۔۔۔وہ کہتی تھی میں نہ توڑوں۔۔۔۔ازما بھی کہتی تھی۔۔۔میری محبت کو کوئی نہیں سمجھا۔۔۔۔آہ۔۔۔۔"،وہ کسی بچے کی طرح منمنایا ہاتھ پھر سے کانچ پہ لگا۔اور اس نے وہ ٹکڑا اٹھا لیا۔

New Era Magazine

"کوئی کچھ نہیں کہہ

گا آپ کو میں ہوں نہ۔ پھینکو اسے۔۔۔،،

کانچ کا ایک ٹکڑا جو اس کے ہاتھ میں تھا اسے توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم گڈ بوائے ہو نہ۔۔۔۔۔۔،، مار وا نے پیار سے اس کے ہاتھ میں دبا ٹکرا نکالا۔

وہ کچھ نہیں بولا۔

"اٹھو۔۔۔۔،، مار وا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور بیڈ پہ لٹا دیا وہ کچھ بڑ بڑا رہا تھا۔۔

کیا۔۔؟ وہ سمجھ نہیں پائی۔

مار وا خاموشی سے اٹھی اور فرسٹ ایڈ بوکس نکال لائی۔

وہ جس مقام پہ آر کی تھی نہ ادھر کی رہی تھی نہ ادھر کی۔

کبیر کو اکیلے چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

اور بھاگ بھی نہیں سکتی تھی۔

وہ بڑے آرام سے اس کے پیروں کی طرف بیٹھی مرہم لگا رہی تھی وہ کوئی حرکت کئے

بغیر ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے اسے آنسوں سے بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

۔اب وہ اٹھ کے اس کے پاس بیڈ پہ ٹک کے ہاتھوں پہ مہرم لگا رہی تھی۔

کبیر نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کرنا چاہا۔۔پر مار وا نے نفی کی تو وہ پھر سے خاموش ہو

گیا۔

مرہم پٹی کے بعد وہ اس کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔کبیر ہاتھوں کو رگڑتا چھت کو گھور رہا تھا۔

"کبیر جوس پئیں گے آپ مینگو والا۔۔۔،،مار وا نے مسکرا کر کہا۔وہ جانتی تھی اسے جوس کتنا پسند تھا

کبیر نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"میں ابھی بنا کر لاتی ہوں تم گڈ بوائے کے جیسے لیٹے رہنا۔۔،،مار وا نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

"اسفی آپ کو انتظار کرنا ہو گا کچھ وقت۔

میں کبیر کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی وہ اس حالت تک پہنچ چکا ہے جہاں شائد۔۔۔،،مار وا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔آ اپنے بالوں کو جوڑا بنا کے جویلری اتار کر میز پہ رکھ ٹیشو سے میک اپ صاف کر کے کیچن میں داخل ہو گئی۔وہ فریج کھول کر جھکی پر وہاں اس کی مطلوبہ چیز نہیں تھی وہ مڑ کے دروازے پر کھڑے آدمیوں کے پاس چلی گئی۔

"آم لا کے دے سکتے ہیں آپ لوگ۔۔۔،،مار وا کی بات سن کر وہ چار لوگ ایک

New Era Magazine

دوسرے کو دیکھنے لگے۔

پھر ایک آدمی سر ہلا کر گیا۔

تقریباً بیس منٹ بعد وہ تازے آم کا تھیلا لے آئے تھے۔

ماروا نے سینک پہ منہ دھویا چادر ایک شانے پہ ٹکا جلدی سے ملک شیک بنایا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کبیر۔۔۔،، ماروا نے ڈرتے دل کے ساتھ اسے مخاطب کیا۔

"ہوں۔۔۔،، وہ بغیر آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے بولا

"اٹھو۔۔،، ماروا نے اسے دیکھے بغیر کہا۔ تو کبیر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ماروا نے جوس کا گلاس اس کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے

جوس پی گیا ماروا نے دراز سے میڈیسن نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ کبیر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"مجھے میڈیسن نہیں کھانی۔۔۔ میں مر جاؤں گا ماروا۔۔ میں ازما کے ساتھ جینا چاہتا ہوں پر نہیں جی سکوں گا۔۔۔۔،، کبیر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اب وہ دوبارہ ہوش میں تھا پر نہیں بھی تھا۔

"کبیر پلیز میڈیسن لے لیں۔۔۔،، ماروا نے التجاء کی۔

New Era Magazine

"کیا فائدہ دو مہینے سے لے رہا ہوں۔

کوئی فرق نہیں پڑا۔

پھر کیا فایدہ میڈ سنز کا۔۔۔۔ان میڈیسنز نے ہی تو مجھے۔۔۔۔

مجھے یہاں پہنچا دیا۔۔۔میں شائد تمہارے ساتھ بھی بد تمیزی کر رہا ہوں مجھے تو سمجھ

نہیں آتی میں کر کیا رہا ہوں۔۔۔معاف کر دینا مجھے۔۔میں ایک اچھا کزن نہیں بن

سکا۔۔۔،،کبیر نے دکھ بھرے انداز میں کہا ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا

"۔تم ابھی یہاں سے مت جانا۔

ورنہ میرے گھر والے پھر سے تمہیں تکلیف پہنچائیں گے۔۔مجھے معاف کر دو پلیز۔۔

۔میں نے تمہاری زندگی برباد کر دی۔۔۔۔،،کبیر نے ہاتھ جوڑ کر کہا وہ رو رہا تھا۔

"آپ ٹھیک ہو جائیں گے کبیر ہم کل ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔۔۔،،ماروا نے اس کے

ہاتھ کھول دیئے۔اور ہر بات اگنور کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں ہو سکوں گا۔

اور ہو بھی گیا تو کیا فایدہ تم مجھے نہیں ملو گی۔۔۔۔

مجھے ڈر گزدی جاتی تھی اور نشہ آور ادویات۔۔۔۔کتنا بیوا قوف تھا سمجھ نہ سکا جان نہ سکا

اپنے گھر والوں کو۔کیسے بچوں گا۔۔۔،،کبیر نے تلخی سے کہا۔ماروا نے گھبرا کر سر جھکا

لیا۔

کبیر کی دماغی حالت پہ نہ جانے کتنی چیزوں کا وار کیا گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے تم کبھی میری نہیں ہو سکتی۔۔۔" کبیر اٹھنے لگا تو ماروا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اس کی بہکی باتیں اگنور کر رہی تھی کیوں کہ وہ ہوش میں ہی نہ تھا۔

"تو اسی لئے آپ میرا ساتھ نہیں دے سکتے تھے اسی لئے ہر وقت غائب رہتے تھے۔ اسی لئے کبھی کبھی غصہ ہو جاتے تھے۔ کبیر مجھے پتا ہے آپ نے بہت غلط کیا پر آپ کی غلطی نہیں ہے غلطی تمہاری ماں کی ہے۔ بہن کی ہے۔۔ اور وہ تیسری عورت کون ہو سکتی ہے کیا ثناء۔۔۔ ازما۔۔ یا مسز جٹ۔۔" ماروا اس کا ہاتھ چھوڑ خوف سے اسے دیکھنے لگی وہ اس وقت کسی بچے کی طرح بن کر رہا گیا تھا

"تم یہاں آرام سے رہ سکتی ہو میں کبھی تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔۔ بس تم یہاں رہنا۔۔ یہ سب تمہارے پیسے سے ہی بنا ہے۔۔۔۔" کبیر آنکھوں کو رگڑتا دروازے کی طرف بڑھا۔

"کل ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں۔۔۔ چپ چاپ لیٹ جاؤ۔۔۔ ان کی سزا تمہیں نہیں ملے گی میری وجہ سے تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔" ماروا نے بھاگ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ بیڈ پہ بیٹھا دیا۔۔ وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ماروا نے گہری سانس بحس زادہ ہوا

کے سپرد کیا۔

"ازما کی رخصتی ہو گئی۔۔۔،،ماروا کرسی پر بیٹھ کر بولی کبیر نے ہاں میں سر ہلا دیا اور جلدی جلدی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا ماروا نے سر جھکا لیا۔

کسی حد تک وہ خود کو بھی کبیر کا مجرم سمجھ رہی تھی۔

اسی کی وجہ سے تو جادو ہوتا رہا اسی کی وجہ سے اسے ایسی ادویات دی گئی جس سے وہ دماغی توازن کھونے لگا۔

کبیر نے اٹھ کر ورڈروب کھولی اور ایک ہینگر نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"سوچا تھا ہماری شادی ہو گی اور ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں جس زندگی میں میرے گھر والے نہیں ہوں گے ہم دونوں پر ایسا ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔،،کبیر سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا۔

"۔تم فکر مت کرو میں۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا وہ سر پکڑ کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔

"کبیر۔۔۔کبیر کیا ہوا،،

"کبیر کیا ہوا۔۔۔،،ماروا کرسی سے اٹھ کر اس کے سر پہ کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"میں مر جاؤں گا ماروا پر میں ازما کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔میں مرنا نہیں چاہتا۔۔،،وہ آنسوں پہ قابو ڈالتا بولا لہجے میں آنسوں آ چکے تھے۔

New Era Magazine

وہ سر میں مکے برساتے ہوئے آنکھیں مند گیا۔۔۔وہ کبھی کچھ بول رہا تھا تو کبھی کچھ۔۔۔ماروا نے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"کبیر آنکھیں کھولو۔۔کچھ نہیں ہو گا میں ازما کو لاؤں گی۔۔۔،،

"جاؤ یہاں سے پلیز۔۔چلی جاؤ یہاں سے نظر مت آؤ مجھے جاؤ۔۔ورنا میں۔۔۔میں خود کو مار لوں گا،،کبیر غصے سے بولا نہیں دھاڑا تھا۔اور اس سے ایک جھٹکے میں ہاتھ جھٹک دیئے۔

ماروا کمرے سے نکل گئی۔چادر اچھے سے خود پہ پھیلا لی۔اور لاؤنج کی طرف بڑھ گئی۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔

"بی بی جان ایک بات کہوں۔۔،،ملازمہ نے اسے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے کہا۔

ماروا نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنوب کی طرف والے کمرے میں داخل ہو گئی۔

****

ہر لمحہ بے چین جدائی مارے وے

کب اکھیوں کو چین جدائی مارے وے

New Era Magazine

کیسے بیتے رین جدائی مارے وے

ماروا حیرانگی سے کھڑی دیکھ رہی تھی۔

دیواریں ازما کی اور کبیر کی کئی اقسام کی تصویروں سے بھری ہوئی تھی۔ازما کی ہنستی روتی، شرارتیں کرتی۔

کئی تصویریں تو ان دونوں کی محبت کی گواہی دے رہی تھی۔۔

"یہ دیکھیں بی بی جان جب یہ گھر تعمیر ہوا تھا تب سے ہم یہاں ہیں صاحب ہر روز آتے ہیں اور بہت سارا وقت یہاں گزارتے ہیں۔بیگم صاحبہ بھی آتی رہی ہیں۔بہت پریم کرتے ہیں صاحب ان سے۔۔۔،،ماروا اس عورت کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔

"اور ان کی طعبیت کب سے نازک ہونے لگی ہے۔۔۔،،۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ورڈروب کی طرف بڑھ گئی کمرہ بہت وسیع تھا جہازی سائز بیڈ کو سٹونز کے سفید پردوں نے چھپا رکھا تھا قلین سے لے کر دروازے کھڑکیوں پہ لگے پردوں تک ذوق و شوق کا پتہ دے رہے تھے۔

"کافی عرصہ ہو چکا ہے۔پر وہ میڈیسن نہیں لیتے بہت اچھے ہیں وہ۔

آپ انہیں بچا لیں بی بی صاحبہ۔۔۔پتا نہیں بیگم صاحبہ کیوں نہیں آتی۔۔۔

۔میرا بیٹا اور بیٹی ان کی وجہ سے اچھے اسکول میں شہر پڑ رہے ہیں اب تو وہ گاؤں مدرسہ بنوا رہے ہیں بچوں کی بھلائی کے لئے۔۔آپ کے تو تایا زاد ہیں۔۔۔۔،،ملازمہ کے آنسوں بہانے لگے تھے

"تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔،،ماروا نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو وہ چل دی۔

"واقع ہی میں تمہیں نہیں سمجھی کبیر۔

تم ٹھیک کہتے تھے۔۔۔

مجھے لگتا تھا تم بھی اپنی فیملی کے ساتھ ملے ہوئے ہو پر۔۔

شائد بزنس کے سوا مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آتا۔۔۔۔۔۔،،وہ کمرے میں لگی اس کی قد آدم تصویر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اس پہ ڈیٹ بھی لکھی تھی۔

یہ تصویر ان کی منگنی کی تھی اس کے عقب میں ماروا کھڑی تھی۔یہ وحد تصویر تھی جو اس کمرے ماروا کی تھی۔۔

نہ جانے یہ کیوں لگائی گئی تھی اس کی جگہ تو ان کے درمیان نہیں تھی پھر فوٹو درمیان میں کیسے آگئی۔ماروا نے ہاتھ بڑھا کر فوٹو اتار لی۔

"پرنس۔۔۔۔۔"دل کی ہر دھڑکن تو ایک انسان کو پکار رہی تھی وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی پیچھے پڑے بڑے کینڈل سٹینڈ سے ٹکرا کر ایک طرف زمین پہ گر گئی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی دل بے چین ہو رہا تھا۔۔

ایک سال پہلے والی کیفیت ہو چکی تھی۔۔

جب وہ اس گھر سے نکلی تھی تو دل بار بار اسی گھر میں جا دھڑکتا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے اسفی کا ہاتھ ت۔۔ت۔ تھامنا ہے۔۔۔پرنس تو کب کا چلا گیا۔۔۔ بس مار وا۔۔۔ تمہیں اپنی بہن کی دی گئی زمہ داری کو نبھانا ہو گا۔۔۔اسفی کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔"وہ خود کو ڈانٹ ڈپٹ کر رہی تھی۔

"ابھی تو ازما سے بھی پوچھنا ہے کہ کبیر کی ایسی کون سی غلطی ہے جو وہ محبت کے بدلے یہ سب کر رہی ہے۔۔"وہ آنسوں صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

دوسری طرف کبیر بھی کمرے میں تڑپ رہا تھا۔ کہیں دور اسفار من کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ اور حویلی میں ازما اکیلی رہ گئی تھی کبیر کی خوشبوؤں نے اسے جکڑ لیا تھا۔ غلطیوں کا احساس اسی ایک تنہارات نے ہی کروانا شروع کر دیا تھا۔

"ربا میرا چین لوٹا دے۔۔۔ایک سال پہلے کا وہ ایک دن مجھے بھلا دے۔۔۔میں نامحرم سے محبت کرنا نہیں چاہتی تھی۔

۔ تیرے سوا کون میرا حال جانتا ہے۔۔۔مجھے ہمت دے میرے اللہ

اس سے پہلے کہ میرا دل پھٹ جائے۔مجھے سکون دے اور ایک نا محرم کی محبت کو دل سے ختم کر دے۔۔۔میری اس کوتاہی کو معاف کر دے۔۔۔،، آنسوں تھے کہ بہے رہے تھے۔

وہ اب پرنس کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اسفار کا ساتھ دینا چاہتی تھی۔۔ خیر وہ ہمت والی تھی۔۔۔

اور اسفار تو اس کا بچپن سے ساتھی تھا پرنس تو بعد میں آیا اور چلا بھی گیا۔۔۔

بیشک وہ اسفی سے محبت نہیں کرتی تھی پر وہ ٹوٹ چکا تھا بکھر چکا تھا وہ اس کے حال سے باخوبی واقف تھی کیونکہ اس کا بھی حال اس ہی جیسا تھا۔

"بی بی جان وہ صاحب جی پھر سے بے قابو ہو گئے ہیں پہلے تو نہیں ان کے حال پہ چھوڑ دیتے اب آپ ہیں ان کو دیکھیں۔۔۔۔۔،، مارو اسفار کے نام کی انگوٹھی نظریں جمائے ہوئے تھی کہ ملازمہ کی بات سن وہ بے بسی سے اٹھی اور پہلے آہستہ اور جب توڑ پھوڑ کی آواز سنی تو بھاگنے لگی۔

"کبیر کیا کر رہے ہو رکھو اسے۔۔۔،،

"میرے پاس مت آنا ورنا میں مار دوں گا دور رہو مجھ سے۔۔۔،، وہ شیشے کا ٹکڑا اٹھا کر

بولا۔ماروا نے منہ پہ ہاتھ رکھ چینخ کو روکا جو شیشے کی کھڑکی ٹوٹی دیکھ نکلنے لگی تھی۔

"ٹ۔۔ٹ۔ٹھیک ہے تم یہ رکھو پلیز کبیر رکھ دو تمہیں لگ جائے گا،،ماروا آہستہ آہستہ چلتی اس کے قریب جا رہی تھی وہ پیچھے ہٹنے لگا۔

"کبیر آپ گڈ بوائے ہیں نہ۔۔۔ چلیں یہ مجھے دیں۔۔۔،،ماروا نے اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے کہا تو وہ رک گیا۔

ماروا نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے شیشہ پکڑا ہاتھوں کو دیکھا جو زخمی ہو چکے تھے وہ سسک رہا تھا ماروا کا دل مٹھی میں جکڑا کسی نے۔

"چپ چاپ سو جاؤ کبیر۔۔۔،،ماروا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ کی طرف بڑھی تو اس نے ماروا کو اپنے قریب کھینچ لیا۔

"تم میرے پاس رہو گی نہ۔۔۔،،وہ ماروا کے چہرے پہ نظریں دوڑا رہا تھا۔

"ہاں میں یہاں ہی ہوں۔۔،،ماروا اسے بیڈ پہ بیٹھا کر کرسی پہ بیٹھ گئی۔پر ہاتھ ابھی بھی کبیر کے ہاتھ میں تھا

"نہیں میرے پاس۔۔۔،،وہ اسے کھینچنے لگا۔ماروا گھبرا گئی اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلوانے لگی۔

پر وہ پھر سے سو چکا تھا۔

ماروا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا اور صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی۔

"کیا کروں کیسے کبیر کو ٹھیک کروں۔۔۔،، وہ خفگی سے چاروں اطراف نظر گھما کر سوچنے لگی۔ہر طرف اندھیرا تھا۔۔وہی اندھرا جس میں کبیر لیپٹ چکا تھا۔۔

اس نے ایک نظر کبیر پہ ڈالی پیر زخمی ہاتھ زخمی چہرہ زرد ہو چکا تھا ہونٹ سفید آنکھوں کے گرد حلقے وہ کمزور ہو گیا تھا۔۔۔ماروا نے آج پہلی دفع غور کیا تھا۔

****

"اسفی کچھ کھا پی لو بیٹا صبح سے بھوکے ہو۔۔۔۔،، وہ رات کے پیچھلے پہر واپس آیا تھا ابھی بھی اسی شیروانی میں ملبوس صوفے پہ گرا وہ صرف من کو سوچ رہا تھا۔

مسز فیضان کے کہنے پہ وہ خاموشی سے اٹھا اور کمرے میں چلا گیا یونیفارم پہن وہ دوبارہ بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"من کہاں ہو تم یااللہ اس کی حفاظت کرنا۔۔

یااللہ مجھے من دے اب کی بار میری محبت مجھ سے دور نہ جائے۔۔۔ ہس میں اسے چاہنے لگا ہوں اس میں روحہ بس گئی ہے۔۔۔۔،، اسفار بیڈ پہ گر گیا اور سرخ آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لئے۔اتنے میں اس کا فون بجا۔

"السلام علیکم !،، وہ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

"وعلیکم السلام ! سر کچھ پتا نہیں چلا پورا شہر چھان مارا۔۔،،انسپکٹر شہزاد کی آواز گونجی۔

"ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک آرہا ہوں پھر حویلی کے آس پاس کے سارے علاقوں کو چھان مارتے ہیں۔۔،،وہ تیزی سے بولا اور بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

ٹائم دیکھا تین بج رہے تھے۔ بالوں میں ہاتھ چلاتا کمرے سے نکل گیا۔ صبح سے بھوکے ہونے کے باوجود بھی اسے بھوک نہ تھی. سونا تو نصیب میں ہی نہ تھا

"اسفی بیٹا کھانا کھا کے جاؤ۔۔۔،،

"ماما بھوک نہیں ہے۔۔،،وہ کہتا تیز قدم اٹھاتا چلا گیا مسز فیضان نے بہت ساری دعائیں دے کر اسے رخصت کیا۔

****

"گڈ مارننگ۔۔،،ماروا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی کبیر تھوڑی دیر پہلے ہی فریش ہو کے بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب ماروا کی آواز پہ وہ سوچوں کی کھائی سے نکلا۔

"اب طعبیت کیسی ہے۔۔۔،،ماروا سکائی کلر کا دوپٹہ سر پہ ٹکا رہی تھی جو ریشمی ہونے کی وجہ سے سرک گیا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔اور میری چوئس کیسی لگی۔۔،، کبیر کا اشارہ اس کی ڈریسنگ کی طرف تھا۔

New Era Magazine

سفید اور سکائی کلر کی لون کے شلوار قمیض، سر پہ دوپٹہ ٹکائے اور بال جن میں سے جا بجا پانی کے قطرے ڈوپٹے میں جذب ہو رہے تھے شفاف سنہری چہرے پہ مسکراہٹ جو آج کل نہیں ہوتی تھی اب بھی یہ مسکراہٹ بے جان تھی۔ کبیر نے نظریں جھکا لی۔

"ماروا میں نے اسفی کو کال کر دی ہے وہ تمہیں لے جائے گا میں حویلی میں تمہیں نہیں لے جا سکتا حالت ایسی ہے کہ میں لڑ نہیں سکوں گا، اسی لئے تم اسفار کے ساتھ رہنا۔ شادی کر لو اس سے۔۔۔،، وہ گہری سانس لے کر بولا۔

ماروا نے اس کے چہرے پہ نظریں دوڑائی۔ وہاں درد تھا کرب تھا

"بٹ ابھی تمہارا خیال رکھنا ضروری ہے کبیر تمہیں ایسی حالت میں کیسے چھوڑ کے جاؤں۔۔ تم کزن ہو میرے۔۔،،

"میری فکر نہ کرو یہ میرے گناہوں کی سزا ہے میری محبت کی سزا ہے۔۔ ازما کو بے پناہ چاہنے کی سزا۔ تم مجھے اچھے لفظوں میں یاد کرنا مرنے کے بعد بھی۔۔۔ پلیز،، وہ ابھی بھی نارمل نہیں تھا ماروا کی روح کانپ گئی۔ اپنے تو اپنے ہی ہوتے ہیں۔ اور وہ جب مصیبت میں ہوں تو خون تو روئے گا ہی۔۔

"کبیر تم۔۔۔،،

"ششش۔۔۔،، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی کبیر نے اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی۔

کریم کلر کے کرتے پجامہ میں ملبوس تھا

اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا مارو کو یاد آنے لگا تھا جب وہ دو ہفتہ گھر نہیں آیا تھا اور پھر جب حویلی گیا تھا بہت کمزور لگ رہا تھا۔ پر اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"میری بات سنو۔۔۔ میں۔۔۔"، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا۔ دروازے پہ گاڑی روکی کبیر کے ہونٹ بند ہو گئے۔

"جاؤ وہ آگیا۔۔۔۔"، کبیر کھانے کی تھالی اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔ مارواکا دل دھڑکنے لگا تھا نہ جانے کیوں وہ سمجھی نہیں۔

ڈر سے؟

یا کچھ اور۔

کیا اس کے لوٹ آنے سے وہ خوش تھی؟

پر وہ ایک دم اٹھ کر بھاگی تھی دروازہ کھول سیڑھیاں اترتے لاؤنج کی طرف بھاگی۔

وہ خاکی وردی زیب تن کئے سیلکی بالوں کو پف سٹائل دیئے ہلکی ہلکی سٹائلش براؤڈ لئے لاؤنج میں بیٹھا تھا اسے دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔

مارواہ بھاگ کر اس کے قریب سامنے دو قدم کے فاصلے پہ جا کھڑی ہوئی اور لمبے لمبے سانس لینے کے دوران اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی جیسے یہ وہ نہ ہو۔۔۔

New Era Magazine

وہ مسکرا کر مار وا کو ہی دیکھ رہا تھا۔

کچھ دیر وہ اسے دیکھتی رہی پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ

ایک دم سے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اسفار نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

"کیوں کیا تم نے ایسے کیوں۔۔۔ کیوں اسفی زرا بھی یقین نہیں تھا مجھ پہ۔۔۔

،،مار وا اسے خود سے دور کر اس کے سینے پہ مکے برسانے لگی تھی

"تم نے بھی تو مجھ پہ یقین نہیں کیا۔ کتنی بار بات کرنے کی غرض سے تمہارے پاس آیا

پر تم نے بھی تو مجھے ٹارچر کیا۔۔۔،، نظریں اس کے چہرے پہ ٹکائے بول رہا تھا

"ایک سال روح اور۔۔۔۔،،وہ چپ ہوئی

"اور۔۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اورت۔۔ تمہارے بغیر کیسے گزرا جانتے ہو۔۔،،مار وا نے کہا

"میں نے کیسے گزارے تم جانتی ہو۔۔روح مجھے کہتی رہی کہ میں تمہیں تنہا نہ

چھوڑوں اب میں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔اور تم نے اگر مجھے چھوڑ جانے

کی کوشش کی تو تمہارا اکاؤنٹر کر دوں گا۔۔۔،،اسفار نے اسے صوفے پہ بیٹھا دیا اور خود

اس کے قدموں میں بیٹھ کر ہاتھ جوڑ دیئے۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔،،وہ سر جھکائے بولا

ماروا نے نفی میں سر ہلایا اور اس کا ہاتھ تھام کر صوفے پہ بیٹھا دیا۔

"زہ با اوس عمرلہ تا پہ خپلو سترگو کی ساتم۔۔۔،،

("میں اب ہمیشہ تمہیں پلکوں میں چھپا کے رکھوں گا،،)وہ پشتو میں بولا ماروا نے چونک کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"اوس زماتہ پکارے دہ عمر سکون می پکار دے۔۔۔،،

("اب مجھے تم چاہئے ہمیشہ کے لئے سکون چاہئے۔۔،،)وہ مزید بولا

"مجھے گالیاں دینی ہیں تو میری زبان میں دو اپنی زبان میں نہیں۔۔۔،،ماروا چڑ کر بولی تو وہ مسکرا دیا

"میں کہ رہا تھا کہ میرے ساتھ چلو گی۔۔۔،،اسفار نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا تو ماروا پہلے اسے دیکھتی رہی پھر اس کا ہاتھ تھام لیا اور ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ایک سال سے تم میری ہو جاتی ہو۔۔،،اسفار نے انگوٹھی والی انگلی اس کے سامنے لہرائی تو وہ مدھم سا مسکرائی

New Era Magazine

اسفار اٹھ کھڑا ہوا۔

اور اسے بھی اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

"ماما بہت خوش ہوں گی۔جب سے تم نے یہ سٹوپڈ ڈرامے کرنے شروع کئے ہیں تب سے وہ مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔،،اسفار نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔

"تمہیں بھی تو بہت جلدی تھی منگنی کی کرلی اس سے۔۔۔روح نے اس کام سے نہیں روکا۔۔۔۔۔۔،،

"مجھے کہا گیا تھا کہ میں تمہارے راستے سے ہٹ جاؤں یا ہے وہ ہیٹلر کیا نام تھا ہاں۔۔۔ سیٹھانی مارواوہ کہتی تھی۔۔کہ میں من کو چھوڑ دوں۔۔،،اسفار نے منہ کے آڑھے ترچھے زاویہ بنا کر کہا تو تین قدم دور کھڑی من کا قہقہہ بلند ہوا وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

"اسفی مجھے آپکو کچھ بتانا ہے۔۔۔۔۔،،

"گھر چلتے ہیں پہلے تمہارے چکروں میں ایک دن سے بھوکا پیاسا ہوں۔۔۔

"زڑگیا"

(جاناں)،،وہ آخری لفظ پشتو میں بول گیا جانتا تھا وہ جتنی بھی بدل جائے رہے گی وہی مارواہیٹلر

New Era Magazine

"اور میرے وہ دن بھی گین لو جو میں نے بھوکے گزارے۔۔اور یہ آخر میں مجھے کیا کہا۔۔،، کہاں چلنے والا تھا آج ایس پی کا بہانا۔

"وہ بعد میں بتاؤں گا۔۔

اور محترمہ آپ جیتی ہم ہارے اب اپنے ایس پی صاحب کو معاف نہیں کرو گی۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں۔۔اور یہ اپنا کیا ہے۔۔۔،،مار وا نے ناراضگی دیکھائی۔اور گھوم کر منہ دوسری طرف کر لیا

"تو اب ہم کیا کریں۔۔،،

"سیٹ سٹینڈ کرو،،وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔

"کیا تم اب اون ڈیوٹی پولیس والے سے سیٹ سٹینڈ کرواؤ گی۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو مار وا دونوں ہاتھوں کو سینے پہ باندھ کر سر ہلانے لگی۔

"ایک مسئلہ ہے۔۔،،اسفار نے بھی سینے پر ہاتھ باندھ لئے اور رک گیا۔

"کیا۔۔،،

"یہاں نہیں کر سکتا،،وہ مدھم آواز میں بولا۔

"کیوں۔۔۔،،ماروا نے بھنورے آچکائے

"کیوں کا کیا مطلب میری بھی کچھ عزت ہے یا نہیں چمپا۔۔۔،،اسفار نے اسے شانا مارا تو وہ لڑکھڑا گئی پر اسفار نے اسے تھام لیا۔

"نہ نہ گرنا نہیں بہت گرلیا۔۔۔،، یہ کہتے ہی اسفار نے اسے اٹھالیا۔وہ ہڑبڑا گئی۔۔

"چھوڑو مجھے اسفی اب ہم بچے نہیں ہیں بڑے ہیں ایسے کام گوارہ نہیں کرتے۔۔ چھوڑو ۔۔۔،،اسفار مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھنے لگا ماروا نے آنکھیں دیکھائی

"اسفی آپ سے کچھ بات کرنی ہیں نیچے اتاریں،،ماروا سنجیدگی سے بولی تو اسفار نے اسے اپنی گود سے اتارا۔یہ بھی خطرہ تھا دولہن مان کر مکر جائے۔

"کیا بات ہے۔۔،،اسفار نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

"اسفی،چلو میرے ساتھ کچھ دیکھاتی ہوں،،ماروا نے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تو اسفار اس کے ہمراہ چل دیا۔وہ سیڑھیاں چڑھتی ایک کمرے میں داخل ہوئی۔

"اب تم شرم کرو مجھے کمرے میں لے جا کر کیا۔۔،،

"شیٹ اپ۔۔۔،،ماروا نے مڑ کر انگلی دیکھائی تو وہ خاموش ہو گیا ماروا نے ایک فائل اسے تھمائی

"مطلب وہ اپنا دماغی توازن برقرار نہیں رکھ پاتا۔۔،، میڈ سنز اور فائلز دیکھ کے اسفار

New Era Magazine

کو بھی جھٹکا لگا۔

ماروا نے آنکھیں مند کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔،،اسفار بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"میں کبیر سے مل کے آتا ہوں،،اسفار نے کہا اور کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا

"میں تمہارے لئے کھانا لاتی ہوں،،ماروا نے کہا اور کمرے سے نکل اس کے پیچھے چل دی

تیرا دکھ دوبارہ دیکھا جائے گا
جو بھی ہو گا یار دیکھا جائے گا

پہلے آنکھیں دریا دیکھا کرتی تھیں
اب کی بار کنارہ دیکھا جائے گا

New Era Magazine

سب سے پہلے میں اس کو جھٹلاؤں گا

جو بھی تجھ سے پیارا دیکھا جائے گا

دوروحوں کا اک ہو جانا لازم ہے

تب ہی منظر سارا دیکھا جائے گا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کبیر کمرے میں

نہیں تھا۔

"کبیر۔۔،، اسفار نے نرم لہجے میں اسے پکارا۔واش روم کا دروازہ بھی کھولا تھا

سانسوں اور سسکیوں کی آواز سنائی دی۔اسفار آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ کی دوسری

طرف بڑھا۔کبیر سر گھٹنوں میں دیئے کانپ رہا تھا

"کبیر یہاں کیوں بیٹھے ہو۔۔۔،، اسفار نے اس کے شہانے پہ ہاتھ رکھا تو کبیر نے

نظریں اٹھائی۔وہ ڈر گیا اور پیچھے ہٹنے لگا۔

"پولس۔۔۔پ پ۔۔پولیس۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہٹ جاؤ پلیز مجھے بچاؤ۔۔میں نے کچھ

نہیں کیا۔۔۔،، وہ چلانے لگا اور کانپنے لگا۔

"کبیر ریلکس میں ہوں اسفی۔۔۔،،اسفار بکھلا گیا۔اور اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔پر وہ قابو میں نہیں آرہا تھا۔

ماروا نے جیسے ہی چینخوپکار سنی اوپر کی طرف بھاگی۔

"کبیر۔۔،،ماروا نے اسے پکارا تو وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس گیا اور جلدی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"یہ مجھے پکڑنے آیا ہے۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔،،وہ ڈر کے ماروا لے پیچھے چھپا

"دیکھو یہ کچھ نہیں کہیں گے دوست ہیں ہمارے۔۔۔،،ماروا نے اسے تسلی دی اور ایک نظر اسفار پہ ڈالی وہ پریشان سا کھڑا تھا۔

"تم مت جانام۔مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔،،کبیر کا لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں یہاں ہی ہوں چلو اب ادھر آؤ۔۔،،ماروا نے اس کا ہاتھ تھامے ہی بیڈ پہ لٹا دیا اور حیرانگی کے عالم میں کھڑے اسفار کو بے بسی سے دیکھا۔

وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے ماروا کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ بیٹھیں یہ سو جائیں گے تو۔۔۔ہم چلتے ہیں پھر۔۔۔۔،،ماروا نے کہا تو وہ گہری سانس لے کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔

ٹانگ پہ ٹانگ رکھے وہ مسلسل ماروا کو دیکھ رہا تھا۔

New Era Magazine

ایک سال بعد وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔نئے انداز میں۔۔۔نیا رتبہ لینے جا رہی تھی وہ۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔،،ماروا نے سنجیدگی سے سوال کیا

"تم اتنی سنجیدہ مزاج کیوں ہو گئی۔پہلے تو بہت ہی پٹخا۔۔۔،،وہ خفیف سا ہو کر بولا

ماروا نے اسے گھورا تو وہ مسکراہٹ دباتا چپ ہوا اور پھر بولا۔

"نہیں میرا مطلب ہے بہت شوخ اور چنچل ہوتی تھی۔اس کے بعد جب تم نے کاروبار سنبھالا تب بھی اتنی سیریس نہیں تھی۔۔کیا میری جدائی برداشت نہیں ہوئی۔۔۔،،اسفار نے سر جھکا کر اس کے چہرے کو دیکھ شرارت سے پوچھا

"آپ کی کرم نوازی تھی۔۔،،ماروا کبیر کے مضبوط ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلوانے کی کوشش کر رہی تھی۔پر

ناکام رہی۔وہ لمبا سانس کھینچ کر کرسی پہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔

"ایسا کیا ہوا تھا مجھ سے جو تم نے مجھے گناہ گاروں کی لیسٹ میں کھڑا کر دیا۔۔وہ حادثہ میں نے نہیں کروایا تھا۔۔میں روح سے محبت کرتا ہوں جانتی ہو تم۔۔۔،،اسفار اس کی شکائیت کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا اور اٹھ کے اس کے پاس صوفہ کرسی کھینچ بیٹھ گیا۔

"اب چلتے ہیں گھر جا کے اس بارے میں بات کرتے ہیں۔کم از کم اب وہ دن مجھے یاد نہ دلوائیں غلطی آپ کی بھی تھی پھر بھی میں آپ کو معاف کر دیا۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔

"ابھی تک بھی یہ انگوٹھی پہن رکھی ہے۔۔اگر میری غلطی تھی تو اسے اتار پھینکتی۔

زما جانان

(میری جان۔،)،،اسفار نے اس کے ہاتھ کی سمت اشارہ کیا۔

"آپ نے بھی تو نہیں اتاری۔۔۔تو میں روح کی پہنائی گئی انگوٹھی کیوں اتارتی اور بات بات پہ گالیاں تو نہ دو۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے آنسوں بھری نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"روکیوں رہی ہو۔۔۔روح واپس نہیں آئے گی من میں تسلیم کر چکا ہوں تم بھی کر لو۔۔

،،اسفار اٹھ کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔آواز اس کی بھی بھرائی تھی وہ کچھ نہیں بولی بس سر جھکائے اس کے سرخ و سفید ہاتھوں کو دیکھتی رہی،

"اوما لا خیالا لا مینارا کازہ سترے شوم،،

("اور مجھے اپنی محبت سے نواز دو تھک چکا ہوں،،)وہ پشتو میں اظہارِ محبت کر رہا تھا اس

کی زبان میں کہنے کی ہمت تو اب بھی نہیں تھی۔

"خیر تو ہے کیوں بے وجہ بول رہے ہیں جب مجھے سمجھ نہیں آرہا کچھ بھی۔۔،،وہ زچ ہو کر بولی۔

"اوس تا سینگا پوھا کم لیوانئ جینئ چی زہ ستا د امینی واخالی شاوی یم،،

("اب تمہیں کیسے سمجھاؤں پاگل لڑکی کہ میں تیری محبت کا مرا،،)وہ اس کا ہاتھ تھام محبت سے بولا تھا۔ماروا نے آنکھیں سکوڑ اسے دیکھا۔

"ایم سوری کب تک معاف کریں گی دیکھو قانون تمہارے سامنے جھکا بیٹھا ہے کچھ تو لحاظ کرو۔۔۔،،اسفار اس کا ہاتھ چھوڑ اور منہ دائیں طرف کر کے بالوں میں ہاتھ چلایا

"ویسے یہ پاور تو لیڈیز کے پاس ہی ہوتی ہیں،ہاہاہا۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا۔

ماروا نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا

"قانون اندھا کیوں ہوتا ہے۔۔۔،،ماروا نے سنجیدگی سے سوال کیا تو اسفار نے سر پیٹ لیا اور اس کا دائیں ہاتھ پکڑ لیا۔وہ دونوں بھول گئے تھے کہ کبیر سو رہا ہے

"گھر چلو پھر بتاتا ہوں۔سب بتاؤں گا تمہیں یقین دلاؤں گا۔۔۔کہ میں اندھا نہیں ہوں۔۔۔۔،،اسفار نے اس کا ہاتھ کھینچا تو وہ کھڑی ہوئی اور چلنے کے لئے قدم بڑھانے

New Era Magazine

لگی پر دوسرا ہاتھ ابھی کبیر کے ہاتھ میں ہی تھا۔

اس نے مڑ کے دیکھا۔اور ہونٹ کاٹنے لگی۔ہاتھ کھینچنے لگی تھی پر کبیر کی پکڑ مضبوط تھی۔

"ون منٹ۔۔۔۔"،اسفار نے ہاتھ چھوڑ دیا اور نظروں کا زاویہ بدل لیا۔مارواکانپتے دل کے ساتھ کبیر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے لگی۔

"میں ویٹ کرتا ہوں باہر۔۔۔"،اسفار نے سنجیدگی سے کہا ایک نظر مارواپہ اور دوسری نظر کبیر کے ہاتھ میں دبے مارواک

کے ہاتھ کو دیکھا اور گہری سانس لیتا تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر کی محنت کے بعد مارواس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلوانے میں کامیاب ہوگئ۔

وہ گہری سانس کھینچ کر اپنے ہاتھوں میں آئے پسینے کو صاف کرتی کمرے سے نکلی اور ایک نظر پر سکون سوئے کبیر پہ ڈال کے دروازہ بند کر سیڑھیاں اترنے لگی۔وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو اسفار موجود نہیں تھا۔نہ جانے کیوں مارواکی روح پرواز کرنے لگی۔

وہ اسے اپنا چکی تھی دل کی گہرائیوں سے روح کو ناراض نہیں کر سکتی تھی۔۔

یا شائد وہ اب بے بس تھی تھک چکی تھی۔

تھی تو عورت۔۔۔

"اسفی۔۔۔

"اسفی کہاں گئے۔۔۔۔،، وہ بھاگ کر لاؤنج سے نکلی اور لان کی طرف بھاگی

"اسفی کہاں۔۔۔،، وہ واپس مڑی تو سامنے کھڑے اسفار سے ٹکرائی۔ گرم ہوا چل رہی تھی شیشم اور کھجور کے درخت جھول رہے تھے۔ ماروا کا باریک ڈوپٹہ اس کے چہرے پہ گرا

اسفار نے ایک ہاتھ سے اس کو پکڑا اور دوسرے سے اس کے چہرے پہ گرا ڈوپٹہ اٹھا دیا۔ دونوں آنکھیں بند سانس روکے ہاتھوں کو اسفی کے بازوؤں پہ مضبوط کئے وہ گھبرائی، تھی یا کہیں اور ہی جگہ پہ پہنچ گئی تھی۔

"چی دو مرا مینا کے نو وایے والی نا،،

("اتنی محبت کرتی ہو تو کہتی کیوں نہیں۔۔۔۔۔،،) وہ اس کو بے بسی سے دیکھتے بولا۔

"کیا ہے اسفی۔۔۔۔۔۔،، ماروا جھنجھلا کر رہ گئی

"کہانا اب گرنا نہیں ہے۔۔۔۔،، اسفار نے کہا اور اسے کھڑا کر کے ڈوپٹہ اس کے سر پہ پھیلا دیا۔

"چلیں۔۔،، وہ نہایت نرمی سے بولا

"ہوں۔۔،،ماروا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی چل دی گیلری سے نکل کے وہ لوگ دروازے کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ کیچن سے نکل کر ملازمہ سامنے آگئی

"بی بی جی،صاحب جی کو اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔رحم کریں بی بی جی وہ اس حالت میں نہیں کہ انہیں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔،،وہی ملازمہ بھاگ کر آئی اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ماروا اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی وہ خوف زدہ ہو کر اس عورت کو دیکھنے لگی جو رو رہی تھی ماروا نے پھر وردی میں ملبوس اسفار کو دیکھا وہ بے تاثر چہرہ لیئے کھڑا تھا۔نہ جانے وہ کیا سوچ رہا۔پہلے کبیر کا ہاتھ اور اب یہ ملازمہ اسفار کے فون کی بل بجی تو وہ اسی سنجیدگی سے وہاں سے تھوڑا فاصلے پہ جا کھڑا ہوا۔

"اسلام علیکم۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولا۔

"میں بلکل ٹھیک تم سناؤ پرنس۔۔

۔۔کہاں ہو۔۔۔ارے

۔یہاں کہاں۔۔۔کب آئے،،وہ بول رہا تھا جبکہ ماروا ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکائے کھڑی تھی۔دل بند ہو گیا تھا پرنس کا نام سن کے ہی ہمت جواب دے گئی

"کوئی اور بھی تو ہو سکتا مجھے اسے نہیں سوچنا۔۔۔،،وہ خود کو کوستے ہوئے ملازمہ کی طرف متوجہ ہوئی

New Era Magazine

"میں کچھ کیلو میٹر کی دوری پہ ہی ہوں تم ایک طرف گاڑی رکو میں آرہا ہوں،،وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"آپ جائیں میں سوچتی ہوں۔۔،،ماروا نے سنجید گی سے کہا تو وہ ملازمہ آنسوں صاف کرتی

چلی گئ

یکدم ماروا کی آنکھیں برسنے لگی۔

"ماروا میں جارہا ہوں تم یہاں ہی رہو میں بعد میں آکر لے جاتا ہوں۔۔ایکچلی کچھ فرینڈز آئے ہوئے ہیں اس علاقے میں تو ان کی گاڑی خراب ہو چکی ہے ان کو شہر چھوڑ تمہیں آکر لے جاؤں گا،،اسفار اپنے فون کو پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے بولا اس کی نظر ماروا کی طرف نہیں تھی۔ماروا نے منہ موڑ لیا۔

"آؤ گئے نہ۔۔۔،،ماروا نے ڈوپٹے سے اپنے منہ سے نکلنے والی سسکیاں کو روکتے ہوئے بولی۔۔۔

اسفار نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

یہ تو کوئی اور ہی ماروا تھی۔

New Era Magazine

"ستانا بغیر اوس جو اند نیشتا لیوانئ،،

("تمہارے بغیر اب زندگی نہیں ہے پگلی۔۔۔،،) وہ بولتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

"رو کیوں رہی ہو آؤں گا۔۔۔،، اسفار اس کے سامنے جا کھڑا ہوا ماروا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں پرنس لوگوں کو شہر چھوڑ آؤں گا

۔۔۔کبیر کو ابھی ہماری ضرورت ہے وہ کسی سے کنٹرول نہیں ہوتا تمہارے سوا۔۔۔،، اسفار نے نظریں جھکا کر اس کا ہاتھ تھام کر کہا آنکھیں اٹھاتا تو آنسو بہے نکلتے اور وہ قانون تھا رونا تھوڑی تھا۔

"پر میں۔۔۔،، ماروا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"مجھے تم پہ یقین ہے۔۔۔،، اسفار نے اپنی گہری کالی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گھاڑ دی۔ سارے احساسات آنکھوں سے جھلک گئے تھے۔ اسفار نے ہاتھ بڑھا کے ماروا کے آنسوں کو انگوٹھ کے پور سے صاف کئے۔

"ایم سوری۔۔۔۔۔،، اسفار ایک دفع پھر ندامت کا شکار ہوا۔

"بار بار مجھے شرمندہ مت کریں اسفی ساری غلطی میری ہے۔۔،، ماروا نے سر مزید جھکا لیا۔

New Era Magazine

چند پل کی خاموشی کے بعد اسفار نے خاموشی کا پہرہ توڑا۔

"مارواا ب میں چلتا ہوں اور ہاں صباء اور سمیر کو بھی ہم لینے جائیں ایک دو دن تک۔۔۔میں سب ٹھیک کردوں گا،،اسفار نے پریقین انداز میں کہا

"تھینک یو اسفی تھینک یو سو مچ۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا

"وہ میری بہن بھی بہن ہے۔۔،،اسفار نے اس کے چہرے کو آنکھوں کے احصار میں لے کر کہا۔

"اب میں جاؤں۔۔۔۔؟،،اسفار نے سر جھکا کر اس کے چہرے کو دیکھا تو وہ پھر سے رونے لگی۔اور سر ہلادیا۔

نہ جانے کیوں اس کا دل رونے کو چاہ رہا تھا۔۔

وہ دھاڑیں مارتے ہوئے رونا چاہتی تھی

"اب اس طرح کہو گی تو کیسے جاؤں گا۔۔۔اچھا یہ بتائیں آپ کو کیا چیز رولا رہی ہے۔اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے نہ ہمارے درمیان۔۔۔،،اسفار اس سے نظریں ہٹائے بغیر بولا۔

"پتا نہیں پر دل کہتا ہے روتے جاؤں۔۔۔بہت دونوں بعد رو رہی ہوں نہ۔۔،،ماروا نے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

New Era Magazine

"پاگل لڑکی،،اسفار نے ہلکا سا قہقہہ لگا دیا۔

"کبیر کو ہماری ضرورت ہے۔نہ اور میں ابھی کچھ گھنٹوں بعد لوٹ آؤں گا۔میں کون سا مرنے۔۔۔۔،،

"خدا کے لئے مرنے کی بات مت کریں۔۔،،ماروا تڑپ گئی تھی۔تین اپنوں کی میت دیکھ چکی تھی۔

"اب تم اگر یوں ہی آنسوں بہاتی رہو گی تو میں ڈیوٹی پہ کیسے جاؤں گا۔۔،،اسفار نے خفگی سے کہا تو وہ آنسوں صاف کر کے مسکرائی۔

"گڈ گرل۔۔۔،،اسفار نے اس کے سر پہ چپت رسید کی۔

"تم اسے حویلی جانے پہ کنوینس کرو یا اپنے ساتھ ازما اس کی بیوی ہے اس کا انتظار کر رہی ہے تمہاری بات مانتا ہے۔باقی سب گھر میں جا کے بات کریں گے۔۔۔،،اسفار نے کہا اور سن گلاسز لگا لئے

"ہوں میں کہوں گی اور اللہ حافظ۔۔،،

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا۔۔،،اسفار نے چشمے کے پیچھے سے اسے دیکھا ماروا نے بامشکل آنسوں پہ قابو ڈالتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔

اسفار مسکراہٹ اچھالتا باہر نکل گیا۔

New Era Magazine

ماروا نے چہرہ گھما لیا اور پلکوں کی قید میں موجود آنسوں کو آزاد کیا۔۔

پھر دل بے تاب ہوا۔

نہ جانے کیوں اسفی کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ ٹھہرا۔۔۔

وہ گھبرائی تھی پر اپنے قدموں کو روک نہیں سکی وہ باہر کی سمت بھاگی

۔جس عشق نے لیلا، سسی کو صحراؤں میں دفنایا تھا اسی عشق نے ماروا کے ننگے پیروں

کو صحرا کی گرم جل رہی مٹی پہ لا یا تھا۔

اور اب وہ بغیر کچھ سوچ

سمجھے گرم مٹی پہ بھاگ رہی تھی سامنے کی کچی سڑک جو ٹیلے سے نیچے اتر رہی تھی اسفار

وہ ٹیلا عبور کر چکا تھا تبھی اسے ماروا نظر نہیں آئی۔

وہ خود بھی نہیں سمجھی کس جذبے نے اسے یوں بے سود بھاگنے کے لئے مجبور کیا۔۔

ٹیلے پہ وہ یوں ہی بھاگتے ہوئے چڑھی پر اسفار کی گاڑی بہت دور جا چکی تھی۔البتہ

آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی

وہ وہی روک گئی اور لمبے لمبے سانس خارج کرنے لگی۔سورج سر پہ تھا نیچے گرم جلتی

زمین اور وجود سے ٹکراتی گرم ہوا اس حواس کھونے لگے تھے۔

"اے میرے اللہ۔۔میں نے پہلے بھی سب کچھ تجھ پہ چھوڑ دیا۔۔۔تو جانی جان ہے

New Era Magazine

میرے مولا۔۔۔میرے دل کی کیفیت کو میں سمجھنے سے قاصر ہوں پر تو تو دل میں بستا ہے تو تو سب جانتا ہے۔۔۔تو چاہے تو مجھے ان صحراؤں میں رول دے مٹی میں ملا دے۔،،وہ آسمان کو دیکھنے کے دوران گرم زمین پہ انگلیوں اور ایڑھیوں کے بل چل رہی تھی ایک شدید گرم ہوا کے جھونکے نے اس کے وجود کو چھوا۔اس کا سر چکرا گیا۔سورج،زمین،ہوا تینوں کی گرمی اس سے برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔

"اور تو اگر چاہئے تو اس میں ملا دے۔۔،،دعا کا آخری بول منہ سے نکلا نہیں کہ وہ زمین بوس ہو گئی۔

نہ جانے وہ صحرا میں کسے ڈھونڈ ھنے نکلی تھی۔

پرنس یا اسفار۔۔

پرنس اب کہیں نہیں تھا۔۔

اسفی تھا۔۔

اور اب اسفی ہی رہنا تھا۔

****

"من تم پاگل ہو گئی ہو۔۔

New Era Magazine

وہ تو شکر ہے میں واپس آگیا نہیں تو۔۔۔۔۔،،اسفار نے مڑ کے دیکھا تھا تو اسے ٹیلے پہ دور سے ہی نظر آئی تھی پر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ماروا ہی تھی۔

"بولو۔۔۔۔،،اسفار ماتھے پہ بل ڈالے اس کے سامنے کھڑا تھا وہ بیڈ پہ بیٹھی ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔،،اسفار گرج رہا تھا وہ سر جھکائے بیٹھی چپ چاپ سن رہی تھی۔

"بہت شوق ہے نہ ہیر، سسی بننے کا۔۔۔،،وہ سخت لہجے سے بولا ماروا اب ناخن کاٹ رہی تھی۔۔۔اس کے غصے کو نظر انداز کئے وہ مطمئن تھی۔ مکمل طور پہ اسے زچ کرنے لگی ہوئی تھی۔

"کچھ دیر اور نہ پہنچتا تو تم پرواز کر جاتی۔ پھر میں ماما کو کیا منہ دیکھاتا۔۔۔روح کو کیا منہ دیکھاتا۔۔آخرت والے دن اس نے تو مجھے ایک بار پھر مار دینا تھا۔۔،،وہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا

"واہ خان صاحب۔۔۔ماما کو کیا جواب دیتے اور تمہارا۔۔۔۔،،وہ کہتے کہتے رک گئی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا میرا ہاں۔۔۔۔بولو کیا میرا۔۔۔،،اسفار نے اسے غصیلی نگاہوں سے گھورا۔

New Era Magazine

"کچھ نہیں خالہ اس بھوکے شیر کو کچھ کھلا دیں نہیں تو مجھے نگل جائے گا۔۔۔"وہ ڈر ظاہر کرتے ہوئے بولی

"بات چینج مت کرو من۔۔

میرا دماغ خراب ہونے میں وقت نہیں لگے گا۔۔۔کیوں بھاگی۔۔۔"اس بار وہ اس کے پاس گیا تو وہ پیچھے ہٹنے لگی۔

"پاگل تو آپ پہلے ہی بہت ہیں پتا نہیں ایس پی کیسے بن گئے۔۔۔"وہ پھر سے اس کے غصے کو فراموش کرتے ہوئے بولی اور پیچھے ہٹنے لگی۔

"یہ سب تمہاری کرم نوازی ہیں۔۔۔"وہ اس بار قدرے بہتر انداز میں بولا

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہٹتی دیوار کے ساتھ لگتی اسفار نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

"میں ان لڑکوں میں سے ہر گز نہیں جو ایک لڑکی کو دیوار کے ساتھ لگنے پہ مجبور کر دیں۔۔۔۔"اسفار نے کہا اور مسکراتے ہوئے مار وا کا بازو چھوڑ دیا۔

"تو آپ کن لڑکوں میں سے ہیں۔۔ سر پھرے۔۔بدماش۔۔یا پاگل۔"ماروا نے شرارت

سے کہا اسفار کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"میں ان لڑکوں میں سے ہوں جو چاہتے ہیں لڑکیاں اپنی زندگی کو کھول کے جیئں

New Era Magazine

پر۔۔۔۔اتنی کھول کے بھی نہیں کہ ہیر، یا سسی بننے کا بھوت سوار ہو

جائے۔۔۔،،اسفار نے آنکھ دبا کر کہا۔ماروا نے موٹی موٹی آنکھوں کو مزید موٹا کر کے

اسے دیکھا

"خان صاحب۔۔۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ کے پیچھے۔۔۔۔میرا مطلب

ہے۔۔۔،،ماروا کی بات مکمل ہوئی نہیں تھی کہ اسفار کا قہقہہ گونجا۔وہ

"آپ کے پیچھے" بے خیالی میں کہ گئی تھی اور اب پچھتا رہی تھی۔اس سے پہلے وہ کچھ

بولتا ملازمہ آگئی

"بی بی صاحبہ۔۔۔۔صاحب جی کو کھانا کھلانا تھا جی۔۔۔ان کی دوائیوں کا ٹائم ہو گیا ہے

جی۔۔،،ماروا اسے جانے کا بول کے اسفار کو دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا جاؤ۔۔،،اسفار نے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

اور وہ فون میں مصروف ہو گیا۔

****

"صباء آج کتنی گرمی ہے نہ چلو باغیچے میں چلتے ہیں یار۔۔۔،،عالیہ نے اے سی بند کر دیا

اور دوپٹہ سر پہ اوڑھے بولی۔

صباء بھی پیروں میں سلیپر پہن اور نج ریشمی ڈوپٹہ سر پہ لے کے مسکرا کر اس کے ہمراہ چلنے لگی۔

"یہ۔۔۔یہ بلکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہے کیا کر رہے ہیں یار دوسرے لگاؤ۔۔۔

،، ثمر کمر پہ ہاتھ رکھے اوپر دیکھتے ہوئے ملازم کو کہہ رہا تھا در اصل آج سوفیا کی سالگرہ تھی اسے سمیر اور ثمر کی ماما شہر میں آباد آنٹی کے پاس لے گئے تھے۔تاکہ سرپرائز دے سکیں،۔

"ہم باغیچے کی طرف جا رہیں ہیں بھائی۔۔،،عالیہ نے کہا تو ثمر نے مڑ کر دیکھا۔

"نہیں تم لوگ یہاں ہی رہو گی سمیر سختی سے کہہ کے گیا ہے کہ صباء کو باہر نہیں جانے دینا۔

،، ثمر نے ایک نظر صباء پہ ڈالی۔

"چلو صباء ہم ٹیرس پہ بیٹھ جاتی ہیں۔۔

"نہیں وہاں بھی نہیں کمرے میں رہو گی تم دونوں۔۔،، ثمر نے ان دونوں کے سیڑھیاں چڑھتے قدم روک دیئے۔

صباء نے مڑ کر اسے گھورا

New Era Magazine

"آپ سیدھی طرح کہیں بھائیوں والے رعب جمانے کا شوق چڑھا ہوا ہے۔۔"

صباء تلخی سے بولی

"ٹھیک سمجھی اب اچھی بچی کی طرح جاؤ بچی۔۔۔" ثمر مسکراہٹ دبا کر بولا

"چلو عالیہ کیچن میں جا کر کچھ بناتی ہیں۔اس بات پہ آپ کو کوئی تکلیف ہو تو ہمیں بلکل بھی مت کہنا بھائی صاحب۔۔۔" صباء غصے سے بولتی کیچن کی طرف بڑھ گئ۔ ثمر نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔

"سمیر کی ہمت ہے جو اس کو سنبھال لیتا ہے میری سر پھری بہن کو۔۔۔" ثمر نے مسکرا کر سوچا۔

سوچ بھی وہ ٹھیک رہا تھا صباء کو سنبھالنا سمیر کے لئے ہی آسان تھا۔

باقی تو مار وا بھی اس کے سامنے ہار جاتی تھی۔

ثمر کے فون کی بیل ہوئی تو اس نے جینز کی جیب سے فون نکال کر دیکھا

"اسفار کالنگ"

"جی بھائی سب ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں۔اور وہاں سب کچھ ہینڈل کر لیں جب حالات ٹھیک ہو جائیں تو میں ان دونوں کو چھوڑ جاؤں گا ابھی سمیر اور صباء کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔وہ لوگ بہت ہوشیار ہیں اور میں نہیں چاہتا دونوں بچے مصیبت

میں پھنس جائیں۔۔۔،، سلام دعا کے بعد وہ بولا۔

"اوکے سنبھال لینا۔۔اور ہاں پرنس آیا ہے۔۔۔میں تو سوچ رہا ہوں کیوں نہ پارٹی ہو جائے،، اسفار نے کی

"ٹھیک ہے فکر نہ کر یار تو سنا۔۔بھابھی کے ساتھ پیچپ ہو گیا یا ابھی تک بھی دور دور۔۔غلط فہمیاں دور ہوئی۔۔۔،، ثمر نے شرارت سے کہا اور اشارے سے ہی ملازموں کو ہدایت دینے لگا۔

"سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔بس اب یہاں سب ٹھیک کر کے۔شادی کے بارے میں سوچتے ہیں۔۔۔

بس یار اب اور انتظار نہیں ہوتا۔۔۔،، اسفار کی شوخ آواز سن کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

پھر تھوڑی دیر کی مزید گفتگو کے بعد کال کاٹ دی گئی۔

ثمر پھر سے کام دیکھنے لگا تھوڑی دیر بعد اسے پانی کی شدت محسوس ہوئی تو وہ آہستہ آہستہ چلتا کیچن کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے کے سامنے جا کر ہی اس کی بریک لگ گئی۔

صباء سامنے ہی کھڑی تھی۔

New Era Magazine

ڈوپٹہ کرسی پہ رکھا ہوا تھا بالوں کو جوڑے کی شکل دیئے بازوؤں کو فولڈ کئے وہ باؤل سے بیسن لگے آلو کے ٹکڑے اٹھا اٹھا کر منہ کے مختلف زاویے بنا کر دیکھ زیادہ رہی تھی۔۔تل کم رہی تھی۔

ثمر اس کے چہرے کے زاویوں کو دیکھ بلند ہونے والا قہقہہ دبا گیا۔

نظریں جھکالی اور کھانستے ہوئے فرج کی طرف بڑھا صباء چونکی ثمر کو دیکھ وہ ڈوپٹہ اٹھانے کی غرض سے مڑنے لگی پر دونوں کی زوردار ٹکر ہوئی اور وہ ثمر کی باہوں میں جھول گئی۔اس کے بیسن ،مصالوں والا ایک ہاتھ ثمر کے شہانے پہ اور دوسرا اس کی رخسار پہ لگتا گردن کے گرد گیا۔اس کا منہ تو دور گردن اور ایک شولڈر بھی خراب ہو گیا۔صباء جلدی سے سنبھلی اور دائیں جانب سے نکلنے لگی ثمر بھی اسی طرف گیا پھر سے ٹکر ہوئی اس بار دونوں ہاتھ ثمر کے سینے پہ لگے تو ایک بار پھر اس کے دل کی دھڑکنوں نے شور مچایا۔صباء نے چند سیکنڈ بعد ہی ہاتھ اٹھائے اس کے ہاتھ ثمر کی کالی شرٹ پہ چھپ چکے تھے۔ ثمر نے ہاتھ کا اشارہ اسے روکنے کو بولا وہ شرمندہ سی ہوئی کھڑی ہل بھی نہیں سکی۔

آخر ایسا بھی کیا سیلاب طوفان آگیا تھا کہ وہ یوں بھاگنے لگی تھی۔۔وہ خود کو کوسنے لگی۔

ثمر نے سر جھکا کر اس کا دوپٹہ اس کی طرف بڑھا دیا اور تیز قدم اٹھاتا کیچن سے نکل گیا۔

New Era Magazine

ایک بار پھر سے صباء کو اس کی دھڑکنیں اپنے ہاتھوں پہ محسوس ہونے لگی تو وہ جلدی سے ہاتھ دھونے لگی۔ آلو جھلس گئے تھے اسے جیسے ہی ہوش آیا اس نے تیزی سے چولہا بند کیا اور ساتھ والے چولہے پہ بوائل کی غرض سے رکھی گئی چنا کی دال دھواں اڑا رہی تھی پانی گر رہا تھا۔۔۔وہ بغیر کچھ سمجھے بغیر کپڑے کے اتارنے لگی اسے تو کیچن میں کبھی ماں نے آنے ہی نہیں دیا تھا۔

ایک پل بھی نہیں لگا ہنڈیا زمین بوس ہو گئی اور دھواں اڑاتا گرم پانی اس کے پیروں پہ پڑا اڑھ کے منہ پہ بھی پڑتا پر اس نے منہ پہ ہاتھ رکھے جس کی بدولت ہاتھ اور بازو پہ جھلنٹے پڑ گئے۔

اس کے حلق سے ایک چیخ نکلی جس سے پوری حویلی گونج گئی۔ ثمر کمرے میں کھڑا شرٹ پہن رہا تھا وہ شرٹ پھینکتا نیچے کی سمت بھاگا عالیہ جو ٹیبل پہ باقی کے لوازمات سجا کر اب پھول رکھ رہی تھی وہ بھی بے سود بھاگی۔

"کیا ہوا صباء۔۔۔،، ثمر بھاگ کر پہنچا اور گرم پانی دیکھ گھبرا گیا صباء ابھی بھی چیخیں مار رہی تھی۔

سارے ملازمین دروازے کے باہر جمع ہو گئے۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،، ثمر نے جلدی سے اسے اٹھایا

New Era Magazine

اور کیچن سے نکل کر کمرے کی طرف بھاگا۔

"عالیہ فرسٹ ایڈ بوکس لاؤ جلدی موم کے روم میں ہے۔۔۔۔۔،،

"بہت جلن ہو رہی پلیز بھائی ڈو سم تھینگ۔۔۔،،صباء نے اس کے ہاتھ کو اتنی زور سے پکڑا تھا کہ ناخن ہاتھ کی جلد پہ لگنے لگے پر وہ چپ بیٹھا رہا۔

"ڈونٹ وری ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،، ثمر نے گھبرائے لہجے میں کہا۔ جلن کے مارے وہ بری طرح کانپ رہی تھی پسینے سے شرابور ہو گئی تھی۔

عالیہ فرسٹ ایڈ بوکس لے کر آئی تو ثمر نے جلدی سے اس سے فرسٹ ایڈ بوکس پکڑ لیا۔

"عالیہ جلدی سے ٹھنڈا پانی لاؤ دل پہ اثر ہو رہا ہے اس کے۔۔۔،،عالیہ ثمر کی بات سنتے باہر بھاگی۔

"صباء میرا ہاتھ چھوڑیں۔ مرہم لگانے دیں۔۔۔،، ثمر نے کہا تو صباء نے ریمونڈ کی مانند ہاتھ چھوڑا۔ ثمر نے اس کے لڑکھڑا گئے ڈوپٹے کو اس کے گلے میں پھیلا دیا اور پیروں کے پاس بیٹھ کر مرہم لگانے لگا وہ مسلسل رو رہی تھی منہ پہ ہاتھ رکھے وہ سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی پر ناکام تھی۔ ثمر نے مرہم لگائی۔اور پھر اس کے سفید ہاتھ پکڑ لئے جواب سرخ اور جلے ہوئے تھے۔

New Era Magazine

"عالیہ گلے پہ بھی گرا ہے تم یہ مرہم لگا دو۔،،عالیہ جو ابھی داخل ہوئی تھی۔

عالیہ نے جوس پکڑایا اور کانپتے ہاتھوں سے مرہم پکڑ لی۔صباء کے ساتھ ساتھ وہ بھی ڈر گئی تھی۔

صباء کے پاس بیٹھ کر اس نے ڈوپٹہ ہٹایا تو ثمر نے پیٹھ کر لی۔اور ہاتھ کو دیکھنے لگا جہاں صباء کے ناخن کا نشان بن گیا تھا۔

"عالیہ بہت جلن ہو رہی ہے یار پلیز کچھ کرو۔۔۔۔،،صباء ہچکیوں کے درمیان بولی۔

"ریلکس ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،،عالیہ کانپتے ہاتھوں سے مرہم لگانے کی کوشش کر رہی تھی پر بڑی مشکل سے ہاتھ اس کی گردن پہ جا رہے تھے

"لگا دی بھائی۔۔،،اس نے مرہم لگانے کے بعد ڈوپٹے کو گردن سے نیچے پھیلا دیا۔ثمر مڑ کر اس کی طرف بڑھا۔

"یہ پلا دو۔۔۔،، ثمر نے جوس کا گلاس عالیہ کی طرف بڑھایا

"میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں بھائی پلیز آپ پلا دیں۔۔بچاری کتنی جل گئی ہے آج ہی سمیر بھائی اس کے پاس نہیں ہے تو یہ اپنی یہ حالت کر بیٹھی،،عالیہ واقع ہی کانپ رہی تھی۔

وہ فرسٹ ایڈ بوکس بند کرنے لگی ثمر نے ایک نظر صباء کو دیکھا جو سسکیاں لے رہی تھی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی سفید ناک کا بھی یہ ہی حال تھا۔

ثمر آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ کے ایک طرف ٹک گیا اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جوس پی لو صباء کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔،، ثمر نے جوس کا گلاس اس کے منہ کی طرف بڑھایا وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"پی لیں ٹھیک رہے گا۔۔،،صباء نے ہونٹ گلاس پہ رکھ دیئے

"بھائی بہت جلن ہو رہی ہے۔۔۔۔،،وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہو جائے گا۔۔اب آپ ریسٹ کرو میں باہر کام کروا رہا ہوں کچھ چاہیے ہو تو مجھے یا عالی کو آواز دے دینا اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔،، ثمر نے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر کہا تو وہ سر ہلاتی لیٹ گئی تو ثمر ایک نظر اس پہ ڈال باہر چلا گیا۔

****

میں بے چین طبیعت والی

عمروں سے بے آس

ہجر کی سولی چڑھ گئی میں

میرے سپنے ہو گئے دفن

کوئل رو رو بین کرے

مرا باغ میں لگے نہ من

ماروا کھانا بنانے کے بعد کیچن سے نکلی اور اوپر جانے کی سیڑھیاں پکڑی۔نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔وہ مجبور تھی کبیر کی دیکھ بھال کرنے کے لئے۔

"اٹھ جائیں۔۔۔۔،،ماروا نے ایک سرسری نظر اس پہ ڈالی اور کھانے کی پلیٹ میز پہ رکھ بولی۔

وہ یوں ہی بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔

جیسے ماروا چھوڑ کے گئی تھی ماروا کو ڈر تو نہیں لگ رہا تھا پر آج کل وہ اس کے آس پاس ہونے سے گھبرانے لگی تھی۔کیونکہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔

جو کچھ ہو رہا تھا نارمل نہیں تھا۔

پر پھر بھی وہ ماروا تھی ہر کسی کا خیال رکھنے والی

وہ سب کے لئے اچھا سوچتی تھی تو اسے ہر

انسان اچھا لگتا تھا۔اور رشتوں کو وہ سنبھلنا جانتی تھی۔

"کبیر اٹھ جائیں۔۔۔کھانا کھالیں۔۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔

کیا پتا ابھی بھی وہ ویسی ہی حالت میں ہو۔

وہ نہیں اٹھا ماروا ڈوپٹہ سر پہ پھیلا کر بیڈ کے قریب جا کر جھکی اور اس کے شانے پہ تھپکی رسید کرنے لگی

"کبیر۔۔۔"

"اٹھو کبیر کھ۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی کبیر نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی ایک تبھی ایک مدھم چینخ کے ساتھ کبیر کی چوڑی چھاتی پہ گر گئی۔

وہ ہڑبڑا گئی رنگ ایک بار پھر اڑا دل تو کیا تھا اس کا کہ دو لگا دے پر کیا فایدہ ہونا تھا۔۔۔وہ تو سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت سے محروم تھا۔

"گڈ ایوننگ جان۔۔۔۔"کبیر نے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

سرخ آنکھوں سے وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا

"یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔"ماروا نے غصے سے کہا۔۔۔اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

"کبھی نہیں مرتے دم تک نہیں۔۔۔"کبیر نے اسے مزید خود میں سمیٹ لیا۔وہ گھبرا

گئی تھی۔

"چھوڑو۔۔۔کبیر۔۔،،ماروا اسے دور دھکیلنے لگی۔پر وہ شاید ہوش و ہواس کھو چکا تھا۔

خمار سے آنکھیں چور تھی اور وہ ماروا کو خود میں سمیٹتے جا رہا تھا۔۔

پرنس لوگوں کو شہر چھوڑ اسفار واپس آگیا تھا۔

اسی لمحے وہ کمرے میں داخل ہوا۔ایک پل کو تو وہ کچھ سمجھ نہیں پایا خوف سے پھٹی آنکھوں سے دیکھتا رہا پھر دوسرے ہی پل سب سمجھ کے وہ آگے بڑھا اور ماروا کو پکڑ کے کبیر کی گرفت سے نکال لیا۔ماروا سانس بحال کرتی صوفے پہ گر گئی۔گھبراہٹ کے مارے

پسینے میں شرابور ہو چکی تھی

"یہ کیا بدتمیزی تھی کبیر۔۔۔۔۔،،اسفار کا غصہ سر چڑھ کے بولنے لگا تھا۔

"کچھ حیا کرتے۔۔۔ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔۔کچھ نہ ممکن نہیں ہوتا کبیر خود کو سنبھالو۔۔۔۔۔۔،،اسفار کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

کبیر بچوں کی طرح رونے لگا تھا

"اسفی۔۔۔۔۔۔،،ماروا پسینہ صاف کرتے ہوئے اٹھی اور اسے آنکھوں سے ہی سمجھایا

کہ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے

"بس اب میں تمہیں یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا یہ ہوش میں نہیں ہے من۔۔۔۔

کبیر چلو میرے ساتھ۔۔،،اسفار شدید غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے ماروا کی طرف

گھوما پھر کبیر کی طرف بڑھا۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔۔مجھے یہ چاہیئے۔۔تم غصہ کرتے ہو۔۔۔۔

،،کبیر تیزی سے اٹھ کر ماروا کے پاس گیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔البتہ اسفار اب وردی

میں نہیں تھا۔

ماروا پھر سے ہڑبڑا گئی اور بے بسی سے اسفار کو دیکھا۔

"سارا تمہارا قصور ہے۔۔۔۔۔،،اسفار نے غصے سے کہا۔ایک تو بات بات پہ اس پٹھان

کو غصہ بہت آتا تھا۔۔۔

"واہ میرا قصور ہے

بڑا آیا زیادہ تو تمہارا قصور ہے،۔۔۔۔،،ماروا بڑبڑائی۔

"کیا کہا۔۔۔،،اسفار کو تھوڑی بہت سمجھ تو آ ہی گئی تھی۔

"کچھ نہیں خان صاحب،۔۔۔اور ہاں یہ ہر وقت بھوکے شیر کی طرح نہ دھاڑتے رہا

کرو۔۔۔۔

New Era Magazine

کبیر میرے ساتھ چلیں گے ؟۔۔۔،،ماروا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال کر کہا۔کبیر نے ننھے منے بچے کی طرح سر زور زور سے ہلا دیا۔

"چلیں (جنگلی شیر)۔۔۔،،آخری دو لفظ وہ منہ میں ہی بولی۔

"چلو(جنگلی بلی)،،اسفار کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اور ماروا اس کے غصے کو ہوا دینے میں کسر نہیں چھوڑ رہی تھی۔

یہ تو بچپن سے ہی چلتا آرہا تھا۔

وہ دونوں کبیر کو حویلی لے کر جا رہے تھے۔

ماروا نے ابھی احمد تائی اور ارشا کی کرتوتوں کے بارے میں اسفار کو نہیں بتایا تھا۔اسے پتا تھا وہاں خطرہ ہے پر اب اسے کسی بات کا بھی ڈر نہیں تھا اسفار اس کے ساتھ تھا۔

****

سمیر ابھی واپس آیا تھا پانی کا گلاس ابھی ہاتھ میں تھا کہ عالیہ نے اسے صباء کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بتایا۔وہ گلاس ٹیبل پہ رکھ کر سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔

"پانی تو پی لینے دیتی اس پاگل کو۔۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

"ویسے سمیر بھائی صباء سے بہت محبت کرتے ہیں نہ۔۔۔،،عالیہ ثمر کی بات کو اگنور کرتی بولی۔

New Era Magazine

"ہوں۔۔۔بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔۔۔۔وہ ہے ہی محبت کرنے والا۔۔۔۔،، ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔وہ اوپر جا رہے سمیر کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"صباء۔۔۔تم کبھی کیچن میں گئی بھی تھی۔۔
کیا ضرورت تھی جانے کی۔کس نے کہا تھا۔۔۔۔۔،، سمیر بھاگ کر اس کے پاس بیٹھا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھام لیا۔
"میں ٹھیک ہوں اب۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا
"ایم سوری مجھے جانا ہی نہیں چاہئے تھا۔ایم سوری۔۔۔ایم سو سوری۔۔،، سمیر نے اسے باہوں میں بھر لیا۔
"اس میں تمہاری کیا غلطی ہے سمیر۔۔۔۔۔۔۔،،صباء نے بند آنکھوں سے ہی کہا۔
"میری غلطی ہے آپ کو اکیلے چھوڑ کر چلا گیا۔آئندہ کبھی اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔،، سمیر نے اس کے سلکی بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے ماتھے پہ ہونٹ سجا دیئے۔صباء مسکرا دی تھی۔
"سمیر ریڈ بینگ۔۔۔،،صباء نے
ایک چینج کے ساتھ کہا۔سمیر نے گرن گھما کر دیکھا تو دروازے کی طرف سے ایک

لال بینگ ان کی طرف آرہا تھا۔

سمیر کا جان دار قہقہہ بلند ہوا۔ جبکہ صباء جھک کر آنکھیں سکوڑے لال بینگ کو دیکھنے لگی۔

"اب کیا آنکھوں کے ساتھ ہی اس بیچاری کا پوسٹ مارٹم کرنے لگی ہو۔۔ کتنی پیاری ہے۔۔۔،، سمیر بیڈ سے اتر کر لال بینگ کے پاس جا بیٹھا۔

"تمہیں کیسے پتا یہ بیچاری ہے۔۔۔۔،، صباء نے عقل مندی والا سوال کیا تھا۔

"تمہیں نہیں پتا یہ میری گرل فرینڈ ہے۔۔۔ مجھ سے ہی تو ملنے آئی ہے اس کا نام۔۔۔۔،، سمیر سوچنے لگا جبکہ صباء منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

"ہاں لالی۔۔۔۔۔۔

لالی ڈارلنگ کیسی ہو۔۔،، سمیر نے لال بینگ کو ہاتھ سے ادھر ادھر کرنے لگا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ تمہیں پتا ہے تم پاگل ہو چکے ہو جٹ صاحب۔۔۔،، صباء اپنا درد بھول چکی تھی

"ہاں ہوں تھوڑا بہت آزمالو۔۔۔،، سمیر نے نظریں گھما کر اسے دیکھا اور مسکرایا۔

"بھلا وہ کیسے۔۔۔،، صباء نے نظریں بھر کے سمیر کو دیکھا اور مسکرائی۔

"اگر تم کہو تو میں ابھی اپنی گرل فرینڈ کا مڈر کر سکتا ہوں۔۔۔ کسی کو پتا نہیں چلے

گا۔۔ہمارے درمیان کوئی آہی نہیں سکتا۔۔۔۔،، سمیر نے بہادری کا مظاہرہ کیا۔صباء ہنس ہنس کے پاگل ہو رہی تھی۔

"ہمشیہ یوں ہی ہنستی رہا کریں۔۔بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔۔۔،، سمیر اٹھ کر اس کے پاس آبیٹھا۔صباء چھنپ گئی

"نو۔۔۔نو جٹ صاحب آپ کے ہاتھوں پہ ابھی آپ کی گرل فرینڈ کا احساس ہے جاؤ ہینڈ واش کر کے آؤ۔۔،، سمیر صباء کے رخسار پہ ہاتھ رکھنے لگا تو وہ تھوڑا سا پیچھے سرک گئی اور مسکراہٹ دبا کر بولی۔

"ٹھیک ہے میں ابھی واش کرتا ہوں۔۔۔ایم سوری لالی تم جاسکتی ہو میری بیوی کو تم ذرا سی بھی پسند نہیں۔۔۔،، سمیر قہقہہ لگا کے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

صباء نے مسکرا کر نظریں جھکا لی۔

سمیر کی قربت اسے دنیا جہاں بھلا دیتی تھی۔۔۔اتنی شدت سے محبت کون کرتا ہے۔۔۔۔؟

کون کسی کو اس قدر چاہتا ہے۔۔؟

ہاں سمیر نے صباء کو چاہا شدت سے۔۔

تھوڑی دیر بعد سمیر منہ ہاتھ دھو کے بالوں میں گیلا ہاتھ چلاتا باہر نکلا۔

New Era Magazine

سفید چہرے سے جا بجا پانی کے قطرے گر رہے

"اب میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں اپنی وائف کے پاس۔۔۔،، سمیر ٹاول سے ہاتھ منہ صاف کرتے ہوئے پیچھے ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔اور اشارہ بیڈ کے اس حصے کی طرف کیا جو صباء کے عقب میں خالی تھا۔

صباء نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

سمیر مسکراہٹ دباتا اس کے پاس ٹک گیا۔اور گردن گھما کر اسے دیکھنے لگا۔صباء مسکرائی اور پھر شرما کر نظریں جھکا لی۔

"ہمیشہ یوں ہی مسکراتی، شرماتی،اور شوہر کی وفادار بیوی رہو۔۔۔۔،، سمیر نے شہادت کی انگلی سے اس کی ناک دبائی۔صباء نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔

"سمیر مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔،،صباء نے سنجیدگی سے کہا اور سمیر کے شہانے پہ سر ٹکا دیا۔

"جی کہو۔۔۔،، سمیر نے اپنا بازو اس کے گرد حائل کر دیا۔

"پتا نہیں بھائی ثمر کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔،،وہ شروع سے آخر تک سب بتاتی گئی۔

سمیر چپ چاپ سنتا جا رہا تھا۔

New Era Magazine

"سمیر پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔۔۔آج تک آپ کے سوا۔۔۔۔،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی سمیر نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی۔

"صبی۔۔۔بھائی کچھ نہیں سوچیں گے۔۔۔اور تمہاری غلطی نہیں ہے۔۔۔۔بس تم سوچ غلط رہی ہو۔۔۔۔جب تم چھوٹی سی گڑیا جیسی ہوتی تھی تو بھائی ثمر کے ساتھ رہتی تھی۔،،وہ چھوٹی سی گڑیا پہ زور دے کر بولا۔صباء کا قہقہہ بلند ہوا۔ سمیر نے دوبارہ بات شروع کی

"اور تم کتنے ہی دیر ان کی دھڑکنیں سنا کرتی تھی۔۔۔تب تم غلط نہیں سوچتی تھی۔ اب تم بڑی ہو گئی ہو میری بیوی بن گئی ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم بھائی کو غلط سمجھو ۔۔۔،،وہ اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔

"میں بھی تو وہی کہہ رہی ہوں سمی۔۔۔۔پر اب میں کیا کروں۔۔۔بھائی کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔ان کی شرٹ بھی خراب کر دی اوپر سے ان کا ہاتھ بھی زخمی کر دیا۔۔۔،،صباء منہ بر ا سا بنا کر بولی۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔ان سے بات کر لینا۔۔۔بھائی ہیں وہ تمہارے کر لینا بات۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"آئی نو بھائی ہے۔۔۔۔

New Era Magazine

سمیر رررر۔۔۔۔ تمہیں کیسے سمجھاؤں۔۔۔،،وہ اسے خود سے دور کر دیکھنے لگی۔ مہندی کلر کی شرٹ اور بلیک جینز بالوں کو پف سٹائل دیئے ایک ٹانگ لمبی کیئے دوسری کھڑی کیئے اس پہ ہاتھ ٹکائے ہوئے تھا ایک ہاتھ صباء کے شانوں کے گرد تھا

وہ مسکرا رہا تھا لائٹ براؤن آنکھوں میں محبت اور سب سے زیادہ قیامت ڈھا رہا تل۔

"سمیر۔۔۔وہ بات یہ ہے کہ کافی سالوں کے بعد ملی ہوں نہ۔۔اور اب میں بڑی ہو گئی ہوں تمہاری بیوی بن گئی ہوں۔۔اسی لئے مجھے اچھا نہیں لگا آئی نو غلطی میری ہے۔۔۔۔مجھے ہوش سے کام لینا چاہئے تھا پر میرے سر پہ دوپٹہ نہیں تھا۔۔۔شرمندہ سی بولی

سمیر نے اسے شانوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

"چلو ریسٹ کرو۔۔۔۔میری پاگلی بیوی۔۔۔۔۔،،وہ اس خود میں سمیٹ چکا تھا

صباء نے آنکھیں بند کر لی سمیر کی خوشبو اس کی سانسوں میں دوڑنے لگی تھی۔

جلنے کی جگہوں پر تکلیف ختم ہو چکی تھی سکون ہی سکون تھا اور پھر

کچھ دیر تک وہ سمیر کی باہوں میں سو گئی۔

سمیر نے اسے خود سے جدا نہیں کیا بس یوں ہی نیم دراز رہا اور صباء کا چہرہ دیکھتا رہا۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی آنکھوں میں عشق تھا۔

New Era Magazine

اور صباء تھی بھی اسی قابل۔

وفادار عورت

کو شوہر کی محبت ملتی ہے

اور وہ سر سے پاؤں تک وفا کی مثال تھی۔

****

اسفار، کبیر اور مار وا کو حویلی لے جانے لگا تھا پر مار وا کے کہنے پہ وہ ان دونوں کو شہر چھوڑ آیا اور اب ازما کو حویلی سے لینے آیا تھا۔ سب نے وجہ پوچھی پر وہ ٹال مٹول گیا۔

"ازما تمہیں معلوم ہے تم کیا کرتی پھر رہی ہو عقل کی کمی ہے کیا تمہارے پاس۔۔۔۔،، اسفار گاڑی میں سوار ہوتے ہی غصے سے بولا۔

"کیا مطلب اسفی۔۔۔۔،، ازما نے حیرانگی سے اسفار کے ٹماٹر جیسے چہرے کو دیکھا۔

"ازما زیادہ بھولی مت بنو من کو برباد کرنے میں تمہارا کتنا ہاتھ ہے میں جانتا ہوں۔۔۔ خدا کو کیوں بھول گئی۔۔۔۔ تم لوگوں نے جو مل کے کیا اس کا بدلہ تمہارا شوہر چکا رہا ہے پاگل ہو گیا ہے وہ۔۔۔

اور تمہارا وہ جیٹھ اور ارشا لوگ بہت دن جیل کی سلاخوں سے دور نہیں رہ سکیں گے من کے ایک ایک زخم کا بدلہ لوں گا۔

New Era Magazine

تم میری بہن ہو تبھی اس جہنم سے نکال کے لے جارہا ہوں قاتلوں کے ساتھ نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔۔،،اسفار چہرے پہ غصہ سجائے تھا اگر سن گلاسز نہ ہوتے تو آنکھیں سرخ ضرور نظر آتی۔یہ غصہ یوں ہی نہیں آیا تھا ماروا نے اسے سب بتادیا تھا۔

"کبیر پ۔۔۔پ۔پپ پاگل۔۔ نہیں۔۔۔۔اسفی تم۔۔تم مذاق کررہے ہو۔۔۔،،ازما کے آنسو بہنے لگے۔

"شیٹ اپ۔۔۔۔۔وہ دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔۔۔تمہاری وجہ سے۔۔۔۔،،وہ غصے سے دھاڑا تھا وہ سرخ ٹماٹر کی طرح ہوچکا تھا۔

ازما شدید صدمے سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

"اسے تمہاری ضرورت ہے تمہاری قربتوں کی ضرورت ہے۔۔محبت کرتا ہے وہ تم سے۔۔''

اسفار نے اس بار لہجہ نارمل رکھا۔

"اسفی وہ۔۔۔۔وہ ٹھیک ہوجائے گا نہ۔۔۔اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔میرے شوہر کی زندگی بچالیں۔۔۔،،ازما پھوٹ پھوٹ کررونے لگی تھی۔

"کچھ نہیں ہوگا اسے۔پر میں اپنے سسرال والوں کو منہ توڑ جواب دوں گا۔دادا حکم کو

مار دیا، فراز بھائی کو۔۔۔استغفار۔۔۔،،اسفار نے گہری سانس لی پر اس کا غصہ کم نہیں ہونے والا تھا۔

"کیا۔۔۔فراز اور د۔۔۔دادا حکم کو انہوں نے۔۔۔،،ازما کی آنکھیں پھٹ گئی۔اسفار نے اسے ساری کہانی سنادی اور وہ جو ہر بات سے انجان تھی خوف زدہ ہو کر رہ گئی۔

"ازما کم از کم اپنے بھائی کی تو فکر کر لیتی۔اب ٹینشن نہ لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،،اسفار اس کے رونے پیٹنے سے گھبرا کر بولا۔

پھر سارا راستہ خاموشی سے کٹ گیا۔

ازما کو اپنی غلطیوں کا احساس ہونے لگا تھا

****

چلتا پھرتا ہوا وہ تم نے جو غم دیکھا تھا

کون کہتا ہے کہ تم نے مجھے کم دیکھا تھا

آئینہ آج اٹھایا تو بہت روتے رہے

اپنی صورت کی جگہ ہم نے الم دیکھا تھا

New Era Magazine

آج کی رات وحی درد بھری اترے گی
آج پھر آپکی آنکھوں کو جو نم دیکھا تھا

اب جو ہر بات پہ روتے ہوئے ہنس دیتا ہے
جانے اس شخص نے کس طرز کا غم دیکھا تھا

"ہیپی برتھڈے مائی لیٹل سنڈریلا۔۔۔،،صباء نے سوفیا کو گفٹ تھما کر اس کی چھوٹی سی ناک دبا کہا۔

سوفیا واقع ہی لیٹل سنڈریلا لگ رہی تھی۔سکائی کلر کا گاؤن پہنا ہوا تھا۔لمبے بالوں کو جوڑا بنا رکھا تھا۔

"تھینک یو بڑی سنڈریلا۔۔۔،،سوفیا نے صباء کو جھکا کر اس کے شفاف چہرے کو چھو اوہ مسکرادی سب دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے سمیر توانا وجود پہ رویل بیلو شرٹ جو اس کی جوڑی چھاتی پہ چپکی ہوئی تھی۔

گرے پینٹ ایک ہاتھ میں ریسٹ واچ آستینوں کو فولڈ کئے بالوں کو ایک طرف پف

کی شکل دیئے چھوڑے۔

سفید چہرے پہ مسکراہٹ سجائے صباء کو دیکھ رہا تھا۔

صباء نے نظریں گھما کر سمیر کو دیکھا تو اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔"، وہ جب سمیر کے عقب میں کھڑی ہوئی تو وہ بولا۔

صباء رویل بیلو شلوار قمیض میں ملبوس تھی سر پہ گولڈن ریشمی ڈوپٹہ ٹھیک سے کئے ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔

"تمہارے پاؤں ٹھیک ہیں نہ۔۔۔"، سمیر نے نظر جھکا کر اس کے سرخ پیروں کو دیکھا۔

پھر اس نے نظریں اٹھا کر صباء کے چہرے کو دیکھا۔

صباء نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

وہ نیچے آنا نہیں چاہتی تھی پر سوفیا کے زور دینے پہ وہ آگئی۔

"سمیر۔۔۔"، ثمر کی آواز سن صباء کے ہاتھ سے کولڈ کا گلاس گرتے گرتے بچا۔ ثمر نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر سمیر کی طرف متوجہ ہوا۔

"م م میں ابھی آتی ہوں سمیر۔۔۔"، صباء ہڑ بڑا کر بولی اور گلاس میز پہ رکھا اور تیز قدم

اٹھاتی ہال کے اس کونے کی طرف بڑھ گئی جہاں عالیہ اپنی چند کزنز اور کشور کے ساتھ کھڑی تھی۔

"اسے کیا ہوا۔۔۔۔۔،، ثمر نے حیرانگی سے پوچھا تو سمیر مسکرا دیا۔

"آپ اس سے خفا ہیں اسے لگتا ہے۔اسے لئے گھبرا گئی ہے۔۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر ہی کہا۔

"میں نے کیوں خفا ہونا ہے۔۔۔،، ثمر نے حیرانگی سے پوچھا۔

"اس نے آپ کی شرٹ اور ہاتھ زخمی کیا اسی لئے ہاہاہا۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ مسکرا دیا

"اچھا بیٹھو تم سے بات کرنی ہے۔۔۔،، ثمر نے ہاتھ کا اشارہ کرسی کی طرف کیا۔

"وہاں سب ٹھیک ہو چکا ہے۔۔۔

اسفی اور ماروا ایک ہونے جا رہے ہیں۔۔۔اور احمد لوگ جلد سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔

بٹ ایک بیڈ نیوز ہے۔۔۔،، ثمر نے دکھی انداز میں کہا۔

"وہ کیا۔۔۔۔،، سمیر کے ہونٹوں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"دادا حکم اور فراز کے جانے کے بعد۔۔۔اب کبیر دماغی توازن کھو چکا ہے۔۔۔اور ازما کی شادی کبیر سے ہو چکی ہے۔۔۔۔،، ثمر نے گہری سانس لے کر کہا۔ سمیر کے چہرے

New Era Magazine

پہ کئی رنج کے رنگ آکر چلے گئے۔

"اور ازما کی شادی اس سے ہو چکی ہے اب کیا ہو گا۔۔۔۔،، سمیر سر تھام کر بیٹھ گیا۔

"ساری کہانی تو مجھے معلوم نہیں پر ازما کا بھی ہاتھ تھا ان سب میں۔۔۔

خیر تم فلحال صباء کو کچھ مت بتانا دادا حکم اور فراز کے بارے میں تو نہیں بتایا نہ۔۔؟

۔،، ثمر نے سنجیدگی سے پوچھا تو سمیر نے سر ہلا دیا۔

"مجھے اور صباء کو اپنے جال میں پھنسانے والی صباء کی کزن تھی۔۔۔لوگ کس حد تک

گر جاتے ہیں۔،، سمیر نفی میں سر ہلا کر نفرت آمیز لہجے میں کہا۔

ثمر لائٹ بلیک شرٹ اور جینز میں ملبوس تھا۔گندمی چہرے پہ سنجیدگی نے پہرے کئے

ہوئے تھے۔

سمیر نے ہاتھ بڑھا کر سوفٹ ڈرنک کا گلاس اٹھالیا جس پہ صباء کی لائٹ ریٹ لیپ

اسٹک چھپ چکی تھی وہ مدھم مسکرادیا اور اسی جگہ ہونٹ رکھ دیئے۔

"پر ایک بات تو اچھی ہوئی اسفی اور مارو امل گئے۔۔روحہ کی موت کے بعد دونوں ہی

بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔۔،، ثمر نے ملازم سے سوفٹ ڈرنک کا گلاس پکڑا ایک سیپ لیا

اور گلاس ٹیبل پہ رکھ دیا۔

"ارے۔۔۔۔ملنے سے یاد آیا وہ کہاں ہے جو راز تھی۔۔۔۔،، سمیر نے آنکھ دبا کر کہا تو

New Era Magazine

ثمر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"تب تو تم اتنے بڑے نہ تھے مشکل سے نویں دسویں میں تھے ابھی تک یاد ہے تمہیں۔۔۔،، ثمر مسکرادیا۔

"تواور کیا کتنی بار تو آپ بتا چکے تھے۔۔۔

میں تو تب یہ ہی سوچتا رہتا تھا کہ آپ دونوں ایک ساتھ کیسے لگیں گے وہ کتنی خوبصورت ہوں گی جن پہ ہمارے سیٹھ صاحب کا دل آگیا۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔

،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔پر ثمر کا چہرہ دھواں ہو گیا۔ سمیر نے نوٹ نہیں کیا کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا وہ پری ثمر کو مل گئی ہو گی۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔۔ چلیں بتائیں۔۔یہاں نہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔،، سمیر اس کا ہاتھ پکڑ کھینچتے ہوئے بولا۔

"میری بات تو سنو میں یہ کہنا۔۔،،

"آج کوئی بہانا نہیں چلے گا چلیں۔۔۔،، سمیر نے پھر سے بات کاٹ دی

"چلیں۔۔،، سمیر نے

کہا تو وہ گہری سانس لے کر چل دیا۔

اس کے چہرے پہ دکھ کے سائے نمودار ہونے لگے تھے درد دل میں ہوا تھا۔

ثمر چلتے چلتے کچھ سال پیچھے چلا گیا۔

*********,***

کئی سال پہلے سردیوں کی ایک سرد دوپہر جب ایک پری چپکے سے سیٹھ ثمر کی زندگی میں آئی تھی۔

وہ ثمر جسے لڑکیاں متاثر نہیں کر سکی جس کے دل میں کبھی کوئی جگہ نہیں لے سکی پر وہ پری الگ تھی۔

وہ اپنے بیگ کو ایک شہانے پہ ٹکاکے اونچی ٹیل پونی کو کسنے کے بعد ماتھے اور کان سے آگے جھول رہی لیٹ کو پیچھے کرنے کے بعد ریشمی بلیک دوپٹے کو ٹھیک سے سر پہ لیتی بے زاری سے لال جیکٹ میں ہاتھ ڈالتی سڑک پہ چل دی۔

بلیک ریشمی قمیض اور ٹائٹس میں وہ ملبوس بے زاری چہرے پہ لئے خالی سڑک پہ چل رہی تھی۔اسلام آباد میں پڑھ رہی دھند سڑک کو دور تک چھپا رہی تھی۔

بوریت کی انتہا تھی وہ پیر سے پتھر کو ٹھوکر مارتی آگے بڑھنے لگی۔پر اپنے پیچھے پیروں کی چھاپ محسوس کر کے وہ مڑی۔چار لڑکے اس کا پیچھا کر رہے تھے۔وہ اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں حیرانگی بھر ان کو دیکھنے لگی

"کیا پروبلم ہے۔۔،،وہ بغیر ڈرے ماتھے پہ بل ڈال کر بولی۔

"میڈم جی اکیلی اکیلی کہاں جا رہی ہیں ہمارے ساتھ چلو یہ پاؤں ہمارے دل پہ رکھو۔۔،،ایک لڑکے نے کہا تو وہ پہلے حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے دیکھتی رہی پھر زور کا قہقہہ لگانے کے ساتھ لال جیکٹ سے ہاتھ نکال کر تالی بجانے لگی۔وہ چار لڑکوں کے چہرے پہ حیرانگی آگئی

"اے ایسے کیوں ہنس رہی ہو۔۔۔،،ایک سنبھل کر بولا۔

"ابھی بتاتی ہوں،ایک منٹ۔۔۔۔،،صباء بیگ کھولنے لگی اور منہ دوسری طرف گھما لیا۔پھر پروفیم نکال کر ایک جھٹکے میں ان لڑکوں کی آنکھوں میں سپرے کرتی بھاگی۔

"ارے پکڑ سالی کو۔۔۔۔،،ایک لڑکے نے آنکھیں ملی اور بھاگا وہ بے سود بھاگتی گلی سے مڑی دوپٹہ گلے میں جھول گیا۔سنہری بال ادھر ادھر جھول رہے تھے۔کچھ چہرے پہ آ گرے

گلی کے اختتام پہ اسے گاڑی نظر آئی

اس نے گردن پیچھے کرکے دیکھا کچھ فاصلے پہ وہ لڑکے تھے۔۔

اس نے رفتار تیز کردی۔

گاڑی کا دروازہ کھولا اور آندھی کی طرح اندر داخل ہوگئی۔اسی طرح دروازہ بند کیا

"موم میں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔،، ثمر کال کاٹ کر گلاسز اتار لڑکی کی

New Era Magazine

طرف متوجہ ہوا۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔کون ہیں آپ اور زبردستی کیوں میری گاڑی میں گھس آئی۔۔،،

ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا ثمر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

لڑکی نے پہلے اس کا جائزہ لیا۔

سفید شرٹ پہ بلیک جیکٹ اور گرے جینز میں ملبوس تھا بالوں کو فلو سٹائل دے کر چھوڑا ہوا تھا۔

گندمی چہرے پہ حیرانگی تھی کالی آنکھوں میں سوالیہ نشان۔

"چپ کر کے گاڑی چلائیں، وہ لڑکے میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔۔۔،، لڑکی سانس لینے کے دوران بولی۔

ثمر نے گردن گھما کر شیشے کے پار دیکھا جہاں لڑکے بھاگے آرہے تھے۔

اس نے گہری سانس لی اور گاڑی اسٹارٹ کرلی۔

"اب آپ بتائیں گی آپ کو کہاں جانا ہے۔۔۔،، ثمر نے نظریں گھما کر اسے دیکھا وہ ماتھے پہ آرہے بالوں کو پیچھے کر رہی تھی۔

"مجھے فلحال تو کہیں نہیں جانا۔۔شکریہ۔۔۔ایکچلی وہ میں فرسٹ ایڈ ایڈمیشن کروانے آئی تھی۔۔پر جب باہر آئی تو ڈرائیور غائب تھا اسی لئے میں پیدل چل پڑی۔۔

New Era Magazine

۔۔،،لڑکی نے اسے بغیر دیکھے کہا۔

"اور یہ لڑکے آپ کے پیچھے کیوں لگے ہوئے تھے۔۔،، ثمر نے گیر لگاتے ہوئے سوال

"ہاؤوووو۔۔۔یہ بھی نہیں پتا۔۔۔آج کل کے چیپ،ایڈیٹ،سٹوپیڈ،لڑکے لڑکیوں کے پیچھے ہی لگتے ہیں۔۔۔شرم تو آتی نہیں۔۔۔کہیں تم بھی تو ان میں سے نہیں ہو۔۔۔؟،،لڑکی نے اپنی کانچ جیسی آنکھوں کو اس کے چہرے پہ فیکس کر دیا۔

"خدا کا خوف کرو بچی۔۔۔،، ثمر نے غصے سے کہا۔

"اوہیلو۔۔۔۔میں بچی نہیں ہوں۔۔سمجھے آپ کو انکل بننے کا زیادہ شوق ہے تو کسی اور کے بن جائیں،،وہ غصے سے بولی۔

"اوہ۔۔۔ایم ریلی سوری۔۔۔،، ثمر مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"اٹس اوکے۔۔۔لیفٹ لے لیں۔۔۔۔،،لڑکی نے ہاتھ کا اشارہ لیفٹ کیا۔

ثمر نے گاڑی گھمالی۔

"آپ مجھے ویسے نہیں لگ رہے۔۔

وہ کمینے میرے پیچھے پڑ گئے ایسے لوگ تم سب شریف لڑکوں کا نام خراب کرتے ہیں ۔آپ نہ سی آئی ڈی والے بن جائیں۔۔ایسے لوگوں کی زندگی کا اختتام ہونا ضروری ہے جو عورتوں کی عزت پہ ہاتھ ڈالتے ہیں ٹھیک کہا نہ میں نے۔۔۔،،وہ منہ کا زاویہ

New Era Magazine

بدلتے ہوئے بولی۔ ثمر نے نظریں گھما گلاسز کے پیچھے سے اسے دیکھا اور پھر جلدی سے نظریں روڈ پہ ڈالی۔

اتنے میں لڑکی کا فون بجا۔ ثمر نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔

"اسلام علیکم بھائی جان۔۔۔۔،، لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"رائٹ۔۔۔۔رائٹ لے لیں،،

"'نہیں بھائی۔۔۔۔

وہ کچھ غونڈے لوفر پیچھے پڑ گئے تھے تو ایک بڑے ہی نیک انسان نے مجھے بچا لیا۔۔،، وہ بیگ سے کچھ ڈھونڈ ھتے ہوئے مصروف انداز میں گفتگو کر رہی تھی ثمر کی نظریں بے بس ہو کے اس کے معصوم پاکیزہ چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

وہ خود کو ڈپٹ گاڑی چلانے لگا آج ایک دم سے اسے اسلام آباد بہت حسین لگنے لگا تھا۔

"جی جی بھائی جان میرے ہیر و۔ بھلا آپ کی رانی کو کچھ ہو سکتا ہے۔۔ہاہاہا او کے بھائی اللہ حافظ۔۔،، وہ سامنے والے کی بات سننے کو رو کی۔

"ٹھیک ہے میرے پاس بیلنس نہیں ہے نہ یار۔۔۔،،

"بس بس اتار دیں۔۔،، صباء کال کاٹ چکی تھی۔اور اب ثمر سے متوجہ ہوئی۔

ثمر نے سن گلاسز سے باہر دیکھا پیزا ہٹ کے سامنے گاڑی روک دی۔

"شکریہ،اور سوری آپ کو تکلیف دی۔۔۔،،لڑکی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اور بیگ کھولنے لگی۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔،،وہ بغیر مسکرائے بولا۔

"یہ آپ کے لئے۔ماں کہتی ہیں مردوں خاص طور پر نا محرموں سے بات نہیں کرنی چاہیئے۔پر آپ ان مردوں میں سے نہیں بلکل بھی نہیں ہیں۔۔

آپ نے میری ہیلپ کی۔۔۔سو۔۔،،لڑکی نے چاکلیٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی وہ اس سے ایج میں بہت چھوٹی تھی۔وہ اپنی پڑھائی مکمل کرنے کو تھا تو وہ ابھی فرسٹ ائیر میں ہوئی تھی۔ تبھی تو وہ الجھ کر رہ گیا تھا۔خود سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

"اور میں آپ کا محرم بن گیا۔۔؟۔،، ثمر نے چاکلیٹ تھام کر سوال کیا۔

"نہیں نہیں۔۔۔استغفار محرم وہ ہوتا ہے جو راز جانتا ہو،یا جس سے نکاح ہوا ہو۔۔،،لڑکی نے گود سے بیگ اٹھا کر شانے پہ ڈالا اور ڈوپٹے کو ٹھیک طرح سر پہ ٹکاتی گاڑی کا دروازہ کھولا۔اور باہر نکل گئی۔ ثمر کو لگا اس کی جان پرواز کر گئی ہے۔۔

کسی نے اس کی زندگی کو جھنجھوڑ ختم کر دیا ہے۔

گاڑی میں گھٹن ہونے لگی تھی اس نے تھوک نگل خود کو نفی کی۔

عشق میں دو کا تصور نہیں ہو سکتا ناں

ہم نے اک ذات میں اک ذات کو ضم دیکھا تھا

"ایکسکیوزمی آپ کا نام کیا ہے ایکچلی بھائی جان پوچھ رہے تھے۔۔۔،،وہ تھوڑا فاصلے سے جا کر مڑی تھی

"سیٹھ ثمر۔۔۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا۔لڑکی نے مسکرا کر بھنورے آچکائے اور بیگ سمبھالتی پیزا ہٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"رانی۔۔۔،، ثمر زیر لب بڑبڑایا اور گیئر لگانے لگا تو نیچے پڑی ڈائری نظر آئی جو رانی کے بیگ کی زیپ کھولی ہونے کی وجہ سے گر گئی تھی۔

۔"ایکسکیوز۔۔۔می،،وہ

بولا اور باہر دیکھا پر وہ پیزا ہٹ میں داخل ہو چکی تھی۔

"پیچھے جانا ٹھیک نہیں رہے گا۔۔۔،، ثمر نے ڈائری اٹھا کر سوچا اور پھر دراز کھول کر اس میں رکھ کر گلاسز لگا گاڑی سٹارٹ کر لی۔

یہ تھی رانی اور ثمر کی پہلی ملاقات جو ایک حادثے میں ہوئی۔

پر ثمر کو پہلی نظر میں محبت کیا ہوتی ہے یہ اس انجان کانچ والی آنکھوں

New Era Magazine

سنہری بالوں والی لڑکی کو دیکھ ہی پتا چل گیا کیونکہ وہ بری طرح سے اس کی محبت میں مبتلا ہونے لگا تھا اب وہ سمجھنے لگا یہ سب بکواس نہیں ہوتا واقع ہی پہلی نظر میں محبت ہوتی ہے۔۔۔

****

ثمر فریش ہو کر فون چارج پہ لگاتے بیڈ پہ جا بیٹھا۔ بیس مرلے کے پلاٹ میں بنے بنگلو میں وہ اکیلا اسلام آباد رہ رہا تھا وہ وہاں۔۔ کسی میٹنگ کے سلسلے میں رکا تھا۔ بڑے بھائی مصروف تھے تو وہ بچارا یونیورسٹی سے چھٹیاں لے اسلام آباد پہنچ گیا کیا پتا تھا اس بار اسلام آباد اسے ایک پری گفٹ میں دینے والا تھا۔

خیر بچارے ثمر اپنی ماں کو اور ان کے ہاتھ کے کھانے کو۔۔

۔جی بلکل ہر انسان کی طرح ثمر کو بھی ماں کے ہاتھ کا کھانا بہت پسند تھا۔

وہ بیڈ پہ جیسے ہی لیٹا آنکھوں کے سامنے رانی کا چہرہ گھومنے لگا تو وہ گھبرا کر اٹھ کے بیٹھ گیا۔۔

پہلی دفعہ اسے کوئی لڑکی پریشانی و حیرانگی کی کیفیت میں مبتلا کر گئی تھی۔

اچانک اسے ڈائری یاد آئی تو وہ جلدی سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔ پورچ میں کھڑی

گاڑی کا دروازہ کھولا پھر دراز کھول کر سفید و سرخ جلد والی ڈائری نکالی۔

اور ایک احساس سے اس پہ ہاتھ پھیرا اور پھر واپس کمرے میں چلا گیا اور بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"کسی کی پرسنل چیزوں کو چھونا اچھی بات نہیں پر دل ہے کہ مانتا نہیں، جب ملی تو معافی مانگ لوں گا۔۔۔،، وہ پیلو اٹھا کر گود میں رکھتے ہوئے سوچنے لگا اور پھر ڈائری کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔اور درمیان سے کھول لیا۔ دونوں میں سے ایک صفحہ خالی تھا جبکہ دوسرے پہ چھوٹی سی تحریر تھی۔

"یہ عشق بھی بڑی نامراد چیز ہے!!

اسی سے ہوتا ہے جو کسی اور کا ہوتا ہے۔۔،

ارے ڈیر ڈائری تم کیوں پریشان ہو گئی۔

ابھی تک مجھے محبت نہیں

میرا مطلب ہے اللہ سے تو بہت ہے پر کسی انسان سے نہیں

تم سوچ رہی ہو گی کہ کیوں۔۔۔۔؟؟

کیونکہ انسان کوئی ایسا دیکھا ہی نہیں۔۔۔

تو بھائی جان اماں جان سب کیا ہیں؟؟؟

یہ ہی سوچ رہی ہو گی نہ؟؟

ارے یار بھائی اور ماں تو میری جان ہے۔۔۔

میرا مطلب تھا کوئی لڑکا۔۔ایسا لڑکا جس سے محبت ہو۔۔جو اس قابل ہو

اب ایک اور سوال نہیں۔۔ٹھیک ہے میں اب سونے لگی ہوں صبح سے بک بک کر

تھک چکی ہوں۔۔۔۔۔۔،،

وہ ڈائری سے ہم کلام ہوتی تھی۔ ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔اس نے

ایک صفحہ آگے کیا پھر بہت سارے پر آگے سے ساری ڈائری خالی تھی جو ابھی لکھنی

تھی

ثمر نے ڈائری کو بند کر کے شروع سے کھولا

" Life is to short ,but you are very long.

I promise that I will not leave you empty,

ویسے ڈیر ڈائری تم بہت خوبصورت ہو سفید اور سرخ صفحات پہ گلاب کے پھول پین

رکھو تو اپنے آپ چلتا جائے۔۔

اچھا اچھا اب شرماؤ مت۔۔یار

تو آج سے تم اور میں دوستیں۔۔

میں تمہیں اپنے سارے راز بتاؤں گی تم میری محرم اور میں تمہاری۔۔

پر تمہارے تو کوئی راز نہیں۔

خیر ہے میرے راز تمہارے راز اب خوش،،

ثمر کا ہلکا سا قہقہہ بلند ہوا اور وہ پھر ڈائری ہاتھ میں لئے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا اور کیچن میں داخل ہوا کافی کے لئے دودھ رکھ دیا۔اور پھر سینک کے ساتھ ٹیک لگا کر ڈائری کھول لی دوسرے صفحے کو دیکھا۔

"آج اسکول میں زرا مزہ نہیں آرہا نہ۔۔

میری جان مجھے۔۔

بھی نہیں آرہا پر اگر میں گھر چلی گئی تو دادی اماں بھی ڈانٹ لگائیں گی اور اسکول کی ہیٹلر پرنسپل۔۔

تم سوچ رہی ہو گی وہ ہیٹلر کیسے ہے؟

تو میں تفصیل سے بتاتی ہوں پہلے کلاس سے نکل کر اپنے مخصوص درخت کے نیچے جا لوں۔۔۔،

New Era Magazine

"تو سنو دس منٹ کی دیر کے لئے سوری۔۔

وہ ہیٹلر نہیں ہیں بلکہ بہت اچھی ہیں میرا بہت خیال رکھتی ہیں۔۔بٹ مجھے اچھا نہیں لگتا

ان کا یوں کیئر کرنا۔۔

کیوں کہ ان کی کیئر میں میری پیاری پیاری رخساروں کو کھینچنا

بھی ہے جو مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔تم سمجھتی ہو نہ۔۔۔،،

کافی تیار ہو چکی تھی۔ ثمر مگ تھام کر پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگا اور کمرے میں چلا

گیا۔

سائڈ ٹیبل پہ کافی رکھ کر وہ پھر سے ڈائری کھول بیٹھا۔

دو تین صفحات چھوڑے ہوئے تھے جن پہ صرف رانی کے سائن تھے

"آج کل میں بہت بزی ہوں میرے ایگزامز ہو رہے ہیں نہ۔۔دسویں کلاس کتنی

مشکل ہے اس سے تو آسان بیڈ منٹن ہے۔۔۔

پر بھائی جان چاہتے ہیں میں سٹیڈی کروں اسی لئے تو سوات کی بجائے یہاں اسلام آباد

بڑی دادی کے پاس چھوڑ گئے۔۔۔۔مجھے ملکہ لوگوں کی بہت یاد آتی ہے۔۔۔۔

New Era Magazine

تم جانتی توہو سوات میں لڑکیوں کی کیا حیثیت ہے صرف بندر رہنا۔۔۔۔ خیر تو

سنو۔۔۔۔۔ سٹڈیز مجبوراً کرنی پڑتی ہے نہ۔۔

جیسے تمہیں مجبوراً میری باتیں سننی پڑھتی ہیں۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔،،

ثمر کا پھر سے قہقہہ بلند ہوا۔ کافی کا مگ اٹھا ہونٹوں سے لگایا

اس نے پھر سے صفحہ آگے کیا۔

"چاند اپنی روشنی بکھیر رہا ہے۔۔

لان کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔۔ جن کی خوشبو میرے منہ کی دہلیز پار کر کے انسٹائن

میں جا چکی ہے۔۔۔

اور لائٹ گئی ہوئی ہے۔۔

افففف۔

کیا بکواس موسم ہے۔۔۔

تم ٹھیک سوچ رہی ہو مجھے غصہ آیا ہوا ہے۔۔

کیونکہ آج بائیو کا پیپر بڑا گندا ہوا ہے۔۔۔،

چل اب سونے دے پتا نہیں مچھروں نے میرا آج کیا بنانا ہے قورمہ، بریانی، اللہ

جانے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی مچھر مجھے ہی کیوں کاٹتے ہیں۔۔؟۔۔۔،،

"ہاہاہاہا پاگل لڑکی!
لوگ ڈائری میں عشقانہ باتیں لکھتے ہیں۔۔اور یہ ہاہاہا۔۔،، ثمر نے تیز تیز صفحات پلٹے پر ایک جگہ ہاتھ روک گیا۔
نمبر لکھا ہوا تھا جو رانی کا تھا۔
"اب کاغذوں سے باتیں کرنے والی لڑکی کی آواز سن لیں۔۔۔۔،، ثمر کا دل بے قرار ہوا اس نے نمبر ڈائل کیا۔
"ثمر کچھ شرم پلے ہے تم سے چھوٹی ہے۔۔بچی ہے وہ۔۔۔ابھی فرسٹ ائیر میں ہوئی ہے۔۔۔اور تم۔۔۔،، اسے اپنے اندر سے آواز سنائی دی۔
"پر محبت میں مبتلا ہونے سے پہلے تو یہ خیال نہیں آیا تھا اور اب میں اتنا بھی بڑا نہیں اور محبت میں عمر کی پابندی نہیں ہوتی۔۔۔،، وہ خود سے الجھتا ہوا نمبر ڈائل کر چکا تھا۔
"اسلام علیکم!!۔۔۔،، رانی کی آواز نے اسے چونکا دیا۔
"وعلیکم السلام۔۔۔،، ثمر دھڑکتے دل کو قابو میں کرتے ہوئے سنبھال کر بولا۔
"جی کون۔۔۔۔،، رانی کی ناسمجھی والی آواز ثمر کے

New Era Magazine

کانوں سے ٹکرائی۔

ثمر ڈائری کو ایک طرف رکھ کے بیڈ پہ نیم دراز ہو گیا

"آپ مجھے جانتی بھی ہیں اور نہیں بھی۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

"تو میں کیا کروں اور آئندہ کال کی تو نمبر ٹریس کروا کے ہڈیاں توڑ دوں گی سمجھے ۔۔میرے بھائیوں کو نہیں جانتے آپ مار مار چوہا بنا دیں گے انڈرسٹینڈ۔۔۔،،وہ غصے سے بولی۔

"ایک منٹ ایک منٹ بات تو سنیں، میں نے آپ کو تنگ کرنے کی غرض سے ہر گز کال نہیں کی۔۔۔۔،،وہ اس کا ارادہ بھانپ کر تیزی سے بولا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔،، ثمر نے سنجیدگی سے کہا

"دیکھو مسٹر میں نہ تو کوئی نیوز رپورٹ ہوں جو آپ کو دنیا میں ہونے والے حادثات کا بتاؤں

،نہ ریڈیو پاکستان ہوں جو آپ کی فرمائش کا کوئی پروگرام بتاؤں

،نہ موسمی حالات بتانے والی جو یہ بتاؤں کہ آج بارش ہو گی یا کل،اور نہ ہی پروفیسر ہوں جو تمہیں بے قار اور ٹیپیکل بائیو کا کوئی لیکچر دوں۔۔۔۔،،وہ مسلسل غصے سے بول رہی تھی اور ثمر مسکرا کر سن رہا تھا۔

"تو آپ کیا ہیں۔۔۔بس یہ پوچھنا تھا۔۔۔۔،، ثمر نے محبت بھری آواز میں کہا جیسے سن کے کچھ دیر وہ خاموش رہی۔

"رانی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔،، ثمر نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تمہیں میرا نام کیسے پتا چلا۔۔۔۔مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو۔۔۔،،وہ شدید غصے سے دانت پیس کر بولی تھی۔۔ ثمر کو اس کا غصہ بھی اچھا لگ رہا تھا۔

"میں تو خود بلیک میل ہو چکا ہوں رانی۔۔۔ایک بات بتائیں۔۔۔ مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔،، ثمر نے مسکراہٹ دبا سوال کیا

دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔ ثمر نے دوبارہ کال کی۔پر دوسری جانب سے کال نہیں اٹھائی گئی پھر دوسری اور تیسری بار آخر ساتویں کال پہ کال اٹینڈ کر لی گئی۔

"کیا پروبلم ہے۔۔۔،،وہ دھاڑی تھی

"دیکھیں میں ویسا لڑکا نہیں ہوں بس آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔میرا کوئی غلط ارادہ نہیں ہے۔۔۔میں آپ کے بھائی جان سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔،، ثمر سیریس بول رہا تھا پر بیوا قوف یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ بول کیا رہا ہے۔۔

"پلیز مسٹر آپ جو بھی ہیں آئندہ مجھے کال کرنے کی کوشش بھی مت کرئے گا کیونکہ مجھے بلکل یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی غیر مرد مجھے کال کرے مہربانی ہو گی اور اگر پیار سے

نہیں تو مار سے سمجھاؤں گی۔۔۔میں ایک گینگسٹر کی بہن ہوں۔۔۔کسی اور کو پٹاؤ۔۔۔۔،،وہ اپنی بات پوری کرتی کال کاٹ گئی۔ ثمر نے فون کو گھورا اور مسکرا دیا۔

"محبت بھی ان سے ہوئی

جو اتنے پرہیز گار ہیں۔۔۔۔اب کیا ہو گا تیرا سیٹھ ثمر۔۔کیسے ڈھونڈے گا بھائی جان کو۔۔۔۔،، ثمر نے ڈائری اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور مسکرا دیا۔

ڈائری سینے پر رکھ لی وہ خود بھی نہیں سمجھا تھا کہ ایک ایسی لڑکی جیسے وہ ایک آدھے گھنٹے کے لئے ملا اور اب وہ اسے پرپوز کر چکا تھا۔

اس نے کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر لی کب نیند آئی اسے معلوم نہیں ہوا۔

پر اس نے دوبارہ سے رانی کو کال نہیں کی۔

****

ہر روز کی طرح آج بھی وہ اٹھا تھا اور آفس کی بجائے ہر روز کی طرح اسی گلی کی طرف چل دیا دل تو کیا پیروں اور ہاتھوں پہ بھی اختیار نہیں رہا تھا گلی سے گاڑی موڑ وہ کالج سے کچھ فاصلے پہ گاڑی روک سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں راہ محبت پہ ٹکا دی۔

"ثمر کیا کر رہے ہو کہاں رہ گئے۔۔۔،،بھائی کی کال آئی تھی وہ چھوٹتے ہی بولے

"کہیں نہیں بس آ رہا ہوں۔۔بھائی۔۔،، ثمر نے گہری سانس سرد ہوا کے سپرد کر دی

New Era Magazine

اور بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ایک نظر سڑک پہ ڈالی۔

"آخر آج کل کہاں غائب ہو جاتے ہو اس وقت۔۔کچھ بتاؤ گے اگر تم جلد نہ پہنچے تو ہمیں پتا ہے کتنا نقصان ہو سکتا ہے فائلز تمہاری گاڑی میں ہیں ابھی آفس پہنچو۔۔۔۔،،بھائی نے تجسس سے سوال کیا۔

"کہیں نہیں بس یہاں ہی ہوں ابھی آ رہا ہوں۔۔۔۔بہت جلد۔۔۔،، ثمر نے کہا اور گاڑی کی چابی گھمائی۔

تبھی گرلز کالج سے بہت ساری لڑکیاں نکل کر اپنے اپنے گھروں کی طرف جا رہی تھی ثمر کی نشیلی کالی آنکھیں رانی کو ڈھونڈ رہی تھی۔

وہ گاڑی سے بغیر اترے سٹیرنگ پہ بازوؤں کو ٹکائے ان پہ سر رکھے سامنے دیکھ رہا تھا۔جو سڑک سے گزرتی نظریں گھما کر بلیک چمک دمک رکھنے والی گاڑی کے شیشے کے پار دیکھنے کی کوشش کرتی پر کالا شیشہ ہونے کی وجہ سے ناکام رہتی۔

البتہ سامنے کے شیشے سے وہ نظر ضرور آتا تھا۔چہرہ تو البتہ وہ بازوؤں میں چھپائے ہوئے تھا۔پر مضبوط توانا وجود۔چوڑی چھاتی پہ تنگ سرمئی رنگ کی بٹنوں والی شرٹ بہت پرکشش نوجوان تھا پر بے چارے کو رانی نے اپنے سامنے جھکا لیا تھا۔پر وہ خود بھی کہاں جانتی تھی۔

New Era Magazine

تھوڑی دیر بعد وہ دو لڑکیوں کے ساتھ چلتی سڑک کے کنارے جا کھڑی ہوئی۔

وہ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے دوپٹے کو اچھے سے سر پہ اوڑھے اور کالی جیکٹ زیب تن کئے ہوئے بیگ کو ایک شہانے پہ لٹکائے وہ ساتھ کھڑی دو لڑکیوں سے باتیں کر رہی تھی۔

تبھی ایک لڑکی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی جو تھی تو برقعے میں پر لگ نہیں رہا تھا انگ انگ نمایاں تھا۔

رانی کے چہرے پہ اب تقریباً غصہ تھا۔اور وہ اشارے سے باتیں کر رہی تھی۔ کبھی ہاتھ ہوا میں جاتے تو کبھی کان پٹی پہ

شائد وہ اس لڑکی کو کچھ سمجھا رہی تھی۔

ثمر نے گلاسز لگا گاڑی سٹارٹ کر لی اور کالج کی طرف بڑھا دی۔

اب وہ ان سے تھوڑے فاصلے پر گاڑی روک کے باہر نکلا اور دوسری طرف جا کے گاڑی سے ٹیک لگا کانوں میں ہینڈ فری لگا لی پر وہ رانی کی آواز سننا چاہتا تھا۔وہ سیٹھ ثمر جو کبھی کسی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا کرتا تھا۔آفس اور ساتھ پڑھائی بھی کر رہا تھا۔۔ کبھی محبت کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔

اور اچانک وہ بدلنے لگا تھا۔

"میری بات سنیں۔۔دیکھیں میں بس

اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ اگر برقعہ پہننا ہے تو یوں مت پہنیں اس طرح برقعہ نہیں صرف

فیشن ہے آپ برقعے میں ہو کر بھی بے پردہ ہیں اور میں نے صرف ڈوپٹا اوڑھ رکھا ہے

پھر بھی میرے وجود کی نمائش نہیں ہو رہی۔

اور پلیز یہ سڑک ہے یہاں کھڑی ہو کر مجھ پہ سینیئر کا رعب نہ جھاڑیں۔

۔اچھی لڑکیوں کو یہ بات سوٹ نہیں کرتی۔۔۔۔،،وہ خاموش ہو چکی تھی

"اور ویسے بھی پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لو بی بی پھر ہم پہ انگلی اٹھائیں

کیونکہ آپ کے پاس بات کرنے کے لئے۔۔۔،،اب ایک اور لڑکی بولی تھی۔

"تم دونوں کی زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چل رہی اور تم یوں کھڑی ہو۔آتا جاتا تمہیں

گھورتا ہے۔۔۔۔،،وہ لڑکی ذرا اونچی آواز میں چیخی۔ثمر نے گردن گھما کر رانی کو

دیکھا جواب مسکرا رہی تھی۔اس نے پھر گردن گھمالی۔

"میں نہ بہت گناہگار بندی ہوں آپ کی طرح نیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔،،رانی نے

مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اور یہ جو آپ نے کیا ہوا ہے یہ ہرگز پردہ نہیں ہے یہ نمائش ہے میڈیم۔۔۔اور میں بلکل بھی نمائش نہیں کر رہی جائزہ لے لو۔۔،،رانی اس لڑکی کی نسبت آہستہ بول رہی تھی اور لہجے میں بلا کا ٹھہراؤ تھا۔

ثمر گاڑی میں بیٹھ گیا اور رانی کا جائزہ لیا چہرے کے اور ہاتھوں کے سوا کوئی وجود کا حصہ نمایاں نہیں تھا ثمر مسکرایا۔ سن گلاسز لگائے اور گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے فون کان سے لگا لیا۔

"آرہا ہوں یار عذاب آگیا یا سیلاب۔۔،،وہ شوخ لہجے میں بولا آخری نظر کسی گاڑی میں بیٹھ رہی رانی پہ ڈالی اور مسکرایا۔

"پرفیکٹ لائف پارٹنر۔۔۔۔،،دل نے سرگوشی کی وہ مسکراہٹ کو دبا کر گاڑی اڑا لے گیا۔

ایسی ملاقاتیں کئی بار ہوئی پر رانی کو بھلک تک نہ ہوئی۔

ہاں البتہ وہ فون نہیں کرتا تھا اسے کیونکہ وہ محبت کی دہلیز پار کرنے پہ تھا۔

وہ واپس آگیا پر دل تو اسلام آباد ہی رہ گیا تھا یہاں صحراؤں میں کہاں لگنا تھا۔

شائد وہ سی آئی ڈی آفیسر کبھی نہ بنتا پر رانی کی خواہش پہ وہ جب بن گیا تو آخر وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسلام آباد گیا۔۔

New Era Magazine

اسی کالج کے سامنے کئی دن جاتا رہا۔۔۔پر وہ نہیں آئی۔

پھر کئی مہینوں تک وہ اسے اسلام آباد کی گلیوں میں۔

سڑکوں پہ ہر جگہ دیوانہ وار ڈھونڈھتا رہا یہاں تک کہ اس کا عشق اس قدر بڑھ گیا وہ

سوات تک بھی چلا گیا وہاں بھی وہ نہ ملی۔۔

وہ کھو گئی تھی۔۔

اسلام آباد یا سوات کی وادیوں میں۔

نمبر ٹریس کروایا وہ کسی اور کے نام پہ تھا شائد اس کا بھائی یا کوئی اور۔۔۔پر وہ ان سے مل

نہیں سکتا تھا کسی لڑکی کو یوں تو وہ ذلیل نہیں کر سکتا تھا

نمبر پہ بے شمار کال کی پر بند ہوتا۔

بہت ہاتھ پاؤں مارے پر وہ پری واقع ہی پری کی طرح غائب ہو گئی نہ جانے کہاں۔۔

کیوں

ثمر نہیں جانتا تھا۔۔۔

یہ بھی کوئی اصول تھا؟

تم کیوں چلے گئے؟

New Era Magazine

جب مجھ کو سب قبول تھا،

تم کیوں چلے گئے؟

کچھ دیر پاس بیٹھتے،

کرتے ناں کوئی بات

میں کس قدر ملول تھا،

تم کیوں چلے گئے؟

****

"بھائی کہاں کھو گئے۔۔" سمیر نے شہانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ حال میں لوٹ آیا۔

اور حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"بتائیں۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے شانے پہ تھپکی دے کر کہا تو آنسوں سے بھری

آنکھیں لئے مسکرا دیا۔اور منہ موڑ کر گہری سانس لی۔

"میری کوئی لو سٹوری نہیں ہے۔

بس ایک لڑکی ہوا کے جھونکے کی طرح سامنے آئی اور طوفان برپا کر کے چلی

New Era Magazine

گئی۔۔۔،، ثمر بولا تو آواز میں کرب تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کہاں گئی۔۔ تب آپ بتاتے تھے مجھے کہ بہت جلد آپ اس پری سے مجھے ملوائیں گے۔۔۔۔۔۔،، سمیر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"پتا نہیں۔۔ پتا نہیں کہاں گئی۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا اور گلاس کو ہونٹوں سے لگا۔ لیا مسکراہٹ زخمی تھی۔

"ابھی بھی محبت کرتے ہیں

۔نام کیا تھا۔۔۔ اور کیوں گئی۔۔ آپ نے ڈھونڈا نہیں۔۔۔،، سمیر نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔

رانی نام تھا آئی تھینک یہ نام نہیں تھا اصلی نام نہیں معلوم۔۔۔۔۔

کہاں گئی یہ بھی معلوم نہیں۔۔۔ کیوں گئی یہ بھی نہیں معلوم۔۔۔

۔بہت ڈھونڈھا ہر جگہ اسلام آباد سے سوات پر قسمت میں نہیں تھی ن۔۔۔ سو نہیں ملی۔۔۔۔۔،، وہ درد پہ ضبط کرتے ہوئے بولا

"آپ ہمت نہ ہاریں۔۔۔

سوچیں اگر وہ آپ کے سامنے آ جائے اور آپ سے محبت کا اظہار کرے تو آپ کیا کریں

New Era Magazine

گے۔۔۔۔۔،، سمیر کو معلوم نہیں تھا کہ اس کے سوال ثمر کے دل کو چھلنی کر رہے تھے۔

"ہاہاہاہاایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔بس اب کوئی سوال نہیں۔ چلواب اندر چلتے ہیں کیک کاٹے جانے والا ہے۔۔،، ثمر کولڈ رنک کا گلاس خالی کر چکا تھا۔

"خدا کرے آپ کی محبت آپ کے پاس آجائے ہمشہ کے لئے اور آپ کی زندگی کو مکمل کر دے۔ وہ پری ایک دن ضرور آئے گی ان شاءاللہ۔۔۔آمین۔۔۔،، سمیر نے دعا کی جب کہ ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور ہونٹ آمین کے لئے آپس میں ملے

"کاش۔۔۔۔گئے ہوئے لوگ واپس آسکتے۔۔۔۔،، ثمر نے آنکھوں کی نمی صاف کی۔اور سوچتے ہوئے روشن محل کی جانب بڑھ گیا۔

"پر کبھی کبھی لوٹ آتے ہیں بھائی سچی محبتیں ہارتی نہیں ہیں۔۔،،وہ گلاس کو دیکھ مسکرایا جہاں صباء کے ہونٹ ابھی بھی تھے پھر وہ سر کھجاتا روشن محل کی جانب بڑھ گیا۔

ہنستے ہنستے جانے والے!

کیوں سوگوں میں چھوڑ گئے ہو؟

ہم کو دردوں اور دکھوں کے
سنجوگوں میں چھوڑ گئے ہو

****

جو کچھ تمہارے واسطے سوچا، نہیں ہوا
ہم آہ کرتے رہ گئے چرچا نہیں ہوا

رب جانے اب وہ لوٹ کے آئے بھی یا نہیں
ہم نے تو اُس عزیز کو پرکھا نہیں ہوا

شاید ہمارے ساتھ ہوا ہاتھ کر گئی!
شاید تمہارے لمس کا دھوکا نہیں ہوا!

New Era Magazine

احمد اور تائی کو ان کی اصل جگہ سلاخوں کے پہنچا دیا تھا۔۔پر ارشا کو ابھی باہر رکھنا تھا مار وا کے ساتھ پلین ڈسکس کرنے کے بعد اس نے اسفار کو اجازت دے دی۔۔۔۔

احمد کی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا مجبوراً احمد کو طلاق دینا پڑی۔صباء اور سمیر جٹ ہاؤس لوٹ آئے تھے۔۔ مسز جٹ کا رویہ ٹھیک تو تھا پر وہ ایک روائتی ساس زیادہ ثابت ہو رہی تھی پر صباء ان کو شرارتیں کرتے ہنسا دیتی۔۔۔

کاروبار اور حویلی پھر سے اب ماروا کے سپرد کر دی گئی تھی۔

اور وہ اب کچھ حد تک بدل گئی تھی پر اس کا غصہ اور کام کرنے کا طریقہ وہاں ہی تھا بدلا تھا تو وقت۔۔جو برے کے بعد اچھا آیا تھا۔۔۔وہ سب بھول بھال کام پہ لگ گئی تھی

۔۔

کبیر اور عثمان کے حصے کے علاوہ باقی ساری پراپرٹی کے کاغذات جیلی تھے۔۔ سلیمان جب تنہا رہ گئے تب انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہوا اور ایک رات چپکے سے خود کو شوٹ کر لیا۔۔

۔اس جنازے سے من اور صباء کو تکلیف بہت ہوئی تھی خیر یہ ان کے گناہوں کی سزا تھی۔

New Era Magazine

کبیر اور ازما حویلی میں تھے۔۔۔پر کبیر اس کو دیکھتا ہی نہیں تھا۔۔کبیر کے لئے اچھا

ڈاکٹر ہائیر کئے گئے تھے۔

ارشا اور ثناء ابھی بھی حویلی میں ہی تھے۔

ثناء کو اب پچھتاوے ہونے لگے تھے ایک مرد کو پانے کی غرض سے وہ دوستی اور خون کا رشتہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔ تبھی وہ صباء سے نظریں چراتی اور کتراتی پھرتی۔

اور سب سے بڑی خوش خبری یہ تھی کہ ایک ہفتے تک اسفی اور من کی شادی تھی جس کی تیاریاں تو ایک مہینہ پہلے ہی شروع ہو چکی تھی حویلی میں ایک دفع پھر سے رونقیں لگتی تھی دیر رات تک سب ایک ساتھ بیٹھ باتیں کرتے خوشگپیاں قہقہوں سے حویلی کے در و دیوار گونج اٹھتے تھے۔ کبھی جٹ ہاؤس کی چھت پہ اسفی، من، سمیر، صباء اور ازما پائے جاتے تو کبھی حویلی میں۔پر آج کل صرف حویلی میں رونقیں لگی ہوئی تھیں ازما ندامت سے سر جھکائے رکھتی تھی پر ماروا نے ایک دوست اور بہن کی طرح سمجھایا کہ وہ بس دعا کرے

****

"سمیر اٹھ جائیں آپی آئی ہوئی ہیں میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"صباء نے اس کے اوپر سے چادر کھینچ کر کہا۔وہ کروٹ بدلے ایک بازو سر کے نیچے ٹکائے کالے کرتے پجامے میں

ملبوس گدھے گھوڑے بیچ سو رہا تھا صباء چند پل اس کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر چادر رکھ اسے بیدار کرنے کی کوشش کرنے لگی۔موسم ٹھنڈا تھا اور وہ نماز پڑھنے کے بعد چارپائی کمرے کی دیوار کے ساتھ ڈالے اب سو رہا تھا۔

وہ جب کوشش کے باوجود بھی نہ اٹھا تو صباء کمر پہ ہاتھ ٹکا دانت پیس آنکھیں سکوڑا سے گھورنے لگی۔

"ابھی بتاتی ہوں تمہیں جٹ صاحب۔۔۔،،وہ بالوں کو جوڑا کی شکل دیئے سیڑھیاں اترنے لگی پیروں میں پہنی پائل ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں کانوں میں پہنے جھمکے سب کی ملی جلی آوازوں سے جٹ ہاؤس گونج رہا تھا سرخ لون کے پرنٹیڈ شلوار قمیض پہ سرخ نیٹ کا کام والا ڈوپٹہ جو شانے پہ ٹکایا ہوا تھا پیروں میں کھوسہ پہنے۔بغیر میک اپ کے لیپ گلوس اور کاجل لگائے وہ ایک مکمل عورت لگ رہی تھی۔۔

"بابا آپ کی بندوق کہاں ہے۔۔،،وہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولی تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"بابا پلیز۔۔۔بتائیں۔۔،،وہ ضد کرنے لگی۔

"صبی بندوق کھلونا نہیں ہے۔۔۔،،ماروا نے ڈانٹا پر وہ ناراضگی سے اشرف صاحب کو

New Era Magazine

دیکھنے لگی۔

اشرف صاحب سمیر سے کہیں گنا زیادہ صباء سے محبت کرتے تھے۔

"میری الماری میں رکھی ہے۔۔۔بیٹا لے لو،،اشرف صاحب نے مسکرا کر کہا تو وہ چہکتی ان کے کمرے میں گئی اور بندوق اٹھا پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

ماروا نے اسے کچھ کہنا چاہا۔

"فکر نہ کرو کچھ نہیں کرتی وہ نالائق ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ سو رہا ہے۔۔۔،،اشرف صاحب نے اسے روک دیا۔

تو وہ سر ہلا گئی۔۔

"اب دیکھتی ہوں نواب صاحب کیسے سوتے ہیں۔۔،،اس نے چارپائی کی دائیں بازو پہ بائیں پاؤں جما بندوق آسمان کی جانب کر ایک نظر سمیر پہ ڈال ہوائی فائرنگ کیا۔۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا وہ تو کیا پرندے بھی اڑنے لگے اور کوئے چڑیوں اور مختلف پرندوں کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ سمیر نے خمار آلود آنکھوں سے اپنے سر پہ کھڑی صباء کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی بندوق کو جیسے وہ اب شانے پہ رکھ اسے آنکھیں سکوڑے دیکھ رہی تھی۔

"ایک منٹ میں تم چارپائی سے نہ اترے تو جٹ صاحب۔۔۔ایک اور ہوائی فائرنگ

کروں گی تمہاری جان پہلے ہی چڑیا جتنی ہے پرواز کر جائے گی۔۔۔۔،،وہ بندوق اس کے سینے پہ ٹکا بولی۔۔ سمیر مسکرا کر اس خوبصورت قاتل حسینہ کو دیکھ رہا تھا۔

"ہائے ہائے۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔،، مسز جٹ نے بھاگ کر اس سے بندوق پکڑ لی اور غصے سے بولی صباء ہڑ بڑا گئی۔

"یہ کھلونا نہیں ہے تم اب بچی نہیں ہو۔۔۔شادی شدہ ہو گھر سنبھالنا شروع کرو۔۔۔یہ بچپنا چھوڑ دو۔۔۔،،وہ غصے سے طنزیہ انداز میں بولی

"پہلے آپ کے نالائق بیٹے کو تو سنبھال لوں۔۔۔۔۔،،وہ ان کے غصے کو فکر میں لائے بغیر بولی سمیر اپنے بے اختیار ہونے والے قہقہے کا گلا گھونٹ کھانسنے لگا۔

"ایک بات تو بتائیں ماما۔۔۔،،وہ ان کے شانے پہ ہاتھ ٹکا کر رازداری سے بولی۔

"اس کو کیا کھا کر پیدا کیا تھا۔۔۔۔یا نرس نے اسے اٹھا سر کے بل پھینکا جس سے یہ تھوڑا۔۔۔،،وہ انگلی کے اشارے سے پاگل بولتے ہوئے جواب کی منتظر تھی جبکہ سمیر کا قہقہہ بلند تھا۔

مسز جٹ ان دونوں کو گھورتی سیڑھاں اتر گئی۔

"میں بتاؤں کیا کھا کر پیدا کیا ہے۔۔۔،، سمیر پیروں کو چپل میں ڈالتے اٹھ کھڑا ہوا اور آستینوں کو فولڈ کرتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔۔

New Era Magazine

"جی نہیں۔۔۔۔،،صباء نے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ سمیر بھی اس کے پیچھے ہی بڑھا۔صباء نے اس کا استری شدہ شلوار اور قمیص اسے تھمایا تو وہ واش روم گھس گیا صباء کمرہ سیٹ کرنے لگی کچھ دیر بعد وہ باہر آیا۔

"نیچے آپی آئی ہوئی ہیں میں جا رہی ہوں ان کے ساتھ۔۔۔،،صباء بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے پیلو ترتیب سے رکھتے بولی۔ سمیر کا ٹاول چلاتا ہاتھ رک گیا اور اس نے ٹاول،ٹاول سٹینڈ پر پھینکا

"کیا کہا۔۔۔

میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا یہاں۔۔۔،،سمیر نے حیرانگی سے دیکھا اور اسے پکڑ کر اپنے پاس بیڈ پہ بیٹھا لیا۔

"جٹ صاحب۔۔ سینٹی تو نہ ہوں میں کچھ فاصلے پہ ہی تو جا رہی ہوں۔۔دو قدم پہ حویلی ہے۔۔۔،،صباء نے اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پر۔۔۔۔۔۔

یار ہر رات تم میری باہوں میں نہیں ہو گی تمہارا کومل ہاتھ میرے ہاتھ میں نہیں ہو گا۔۔۔ صبح اٹھتے ہوئے رات کو سوتے ہوئے تمہارا چہرہ نہیں نظر آئے گا۔۔۔۔۔

،،سمیر مصنوعی مدہوشی سے بے باک بولا تو صباء کے چہرے پہ لالی بکھری۔

New Era Magazine

"تو آپ آجایا کرنا نہ۔۔۔۔آپی کی شادی کو کچھ دن رہ گئے ہیں تو جانا تو ضروری ہے۔ نہیں تو اپنے پاگل ہسبینڈ کو چھوڑ کر جانے کو دل کہاں کر رہا ہے۔۔۔۔،،صباء نے اس کے سر پہ چپت رسید کرتے ہوئے ٹانگ کھینچی تھی۔

"بتاتا ہوں ابھی اپنی ساسو ماما کو۔۔کہ تم مجھے مارتی ہو۔۔۔،، سمیر غصے سے کہتا سنگھار مرر کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"ہائیں۔۔۔ساسوماں۔۔۔؟،،صباء نے منہ کے زاویے بدل کر کہا۔

"ہاں نہ بڑی بہن ماں جیسی ہوتی ہیں۔۔۔اور وہ تمہاری ماں اور میری ساسو ماں۔۔۔۔۔،، سمیر بورش چلانے کے دوران بولا۔

"واہ واہ میری چھوٹی سی ماں کا چھوٹا سا داماد۔۔۔۔۔،،صباء نے خفگی سے آنکھیں پھیلائی

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔جدید دور ہے۔۔۔۔،، سمیر نے بورش اس کی طرف اچھال کر کہا اور پھر سے خود کو مرر میں دیکھا۔

استری شدہ سکائی شلوار قمیض جو اس کی زوجہ نے اپنے گلابی ہاتھوں سے بڑے پیار سے استری کیا تھا۔۔۔۔

صباء نے جی بھر کر اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔پر جی نہیں بھرا۔

"اب بس کرو نظر لگاؤ گی کیا پگلی۔۔۔،، سمیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔ تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

"سمیر، صباء اب آ بھی جاؤ ہم کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا اسفار کی آواز بلند ہوئی۔۔

"لو سسر جی بھی آ گئے چلو۔۔۔،، سمیر نے منہ پھلا کر کہا تو صباء نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی۔

سمیر مسکراتا آستین فولڈ کرتا دروازے کی طرف بڑھ گیا صباء بھی ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی سمیر کے پیچھے نکل گئی۔

سمیر ہال کی طرف بڑھ گیا جبکہ صباء کیچن کی طرف جہاں مسز جٹ لوازمات تیار کر رہی تھی۔

"ماما لائیں مجھے دیں۔۔۔،،صباء نے کیک پکڑ کر درمیانی ٹرے میں رکھا۔ اور پھر دونوں مسکراتی باہر نکل گئی

"آج ہم شاپنگ پہ جا رہے ہیں۔۔۔ ماما نے بھیجا ہے من کو لانے کے لئے۔۔، تم دونوں چلو گے۔۔۔،، اسفار نے صباء کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"ہاں کیوں نہیں یہ دونوں بھی آج ہی جانے والے تھے اب تمہارے ساتھ چلے جائیں

New Era Magazine

گے۔۔۔،، مسز جٹ نے مسکرا کر کہا۔

پھر کھانے کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چل دیئے تھے۔

"میرا فون اوپر رہ گیا ہے لیے کے آتا ہوں۔۔۔،، دروازے میں پہنچ سمیر نے کہا

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔،، صباء نے اس کو روکا۔

"ٹھیک ہے جو حکم۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا اور ماروا اور اسفار کو دیکھا وہ دونوں کسی معاملے پہ ڈیسکشن کرتے سنجیدگی سے گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

"ساسوماں، سسر جی آپ دونوں کو یہ سب فالتو باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں آتی۔۔۔،، سمیر شرارت سے بولا اور

پیچھلا دروازہ کھول دیا صباء اندر بیٹھ گئی۔

سمیر بیٹھ کے دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔

"ہاہاہاہا ہمارے تو وہ دن گئے۔۔۔۔۔اب تو بس یہ شادی کر لے مجھے تو لگتا ہے یہ محترمہ ہی نہ بھاگ جائیں گی۔۔۔۔۔،، اسفار گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"شیٹ اپ۔۔۔اسفی۔۔۔،، ماروا نے غصے سے اسے دیکھا اتنے میں اس کا فون بجنے لگا۔

"اقرار صاحب کی کال ہے۔۔۔۔۔،، ماروا پرس سے فون نکال کر بولی۔

"آج سنڈے ہے میڈم تو آج کا دن ہمارا ہے۔کیوں بچو۔۔۔۔،،اسفار نے لپک کر اس سے فون لے کر کال کاٹ دیا۔اور بیک مرر سے سمیر اور صباء کو دیکھا۔

"رائٹ ڈیڈ۔۔۔۔۔،،صباء نے شرارت سے کہا

"پر جب تک کبیر ٹھیک نہیں ہوتا تب تک یہ سب مجھے سنبھالنا ہے اسفی۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں جی بٹ کبھی اپنے اس ناچیز منگیتر کو بھی وقت دیا کرو۔۔۔۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا تو ماروا نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"اوکے سوری میں تو بھول گیا ہونے والی مسز خان۔۔۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا۔

"اب کچھ زیادہ ہی نہیں ہو رہا۔۔۔،،ماروا نے آنکھیں سکوڑ گھورنے کے درمیان بولی۔۔

"نہیں تو۔۔۔ویسے تم بدل گئی ہو من۔۔۔،،اسفار گاڑی حویلی کی جانب گھماتے ہوئے بولا۔

صباء اور سمیر ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے مسکراہٹ روکے بیٹھے تھے۔

"ساری تمہاری کرم نوازی ہے۔۔۔۔،،ماروا کے لہجے میں درد تھا۔اسفار کے ہونٹ

سکوڑ گئے۔

"آپی غلطی تو آپ کی بھی تھی نہ صرف اسفی بھائی کی نہیں، سب سے پہلے آپ نے بھائی کو چھوڑا روح آپی کے ساتھ جو ہوا اس کا قصوروار کوئی نہیں قسمت میں ہی یہ لکھا تھا۔

اور آپ نے کبیر بھائی سے منگنی کر لی اور ابھی بھی انہیں الزام دے رہی ہیں۔۔،،صباء تقریباً غصے سے بولی۔روح کے نام پہ من کی آنکھیں جل تھل ہو گئی اسفار نے گردن گھما کر اسے دیکھا اسی پل ماروا نے دیکھا۔۔نظریں ملی۔۔دونوں کی آنکھوں میں کرب تھا درد تھا اسفار نے نظریں چرا لی اور سامنے سڑک پہ نظریں ڈال دی۔

ماروا نے بھی دوسری طرف منہ کر لیا اور پھر گہری سانس ہوا کے سپرد کر وہ صباء کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اس نے بھی توار شا کے ساتھ منگنی کر لی، اور اب اسے گناہوں کے باوجود کوئی سزا نہیں دی۔۔،،ماروا نے غصے سے منہ موڑ لیا۔

"ماروا یہ تانے کب تک دیتی رہو گی۔۔۔ہمارا بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے کام کرنے کا ارشا کو باہر رکھنا ضروری ہے۔۔،،اسفار نے دانت پیس کر کہا

"ہاں بلکل!! تمہاری منگیتر جو ہے ضروری تو ہو گا۔اس نے جو مینٹلی طور پہ مجھے ٹارچر

کیا۔۔اور میری عزت پہ داغ لگانے کی کوشش کی

میری بہن کو ان دونوں بہنوں نے بے گھر کردیا میری معصوم سی بہن اور بہنوئی نے کتنی مشکالات سہی ان دونوں کی وجہ سے،کبیر پہ جادو ٹونہ کروانے میں احمد اور تائی کے ساتھ وہ بھی تھی۔دادا حکم کو زہر بے شک احمد نے دی پر شامل وہ بھی تھی۔فراز کو سیڑھیوں سے احمد نے گرایا ساتھ وہ بھی تھی۔۔ہاں ثناء بے قصور ہے وہ معصوم ہے اس نے جو کیا وہ ٹھیک نہیں تھا پر وہ ان سب گناہوں سے دور تھی پر ارشا تو شامل تھی نہ یہ سب کافی نہیں تھا کیا۔۔۔،،ماروا قدرے غصے سے بولی وہ نہیں سمجھ پارہی تھی اسفار جس قدر بھی سمجھتا کم تھا۔

"نہیں۔۔۔،،اسفار تنگ آکر غصے سے بولا۔۔

"نہیں ہے کافی۔۔۔اور تم پلیز زیادہ سوچو مت۔۔میرے کاموں میں مداخلت مت کرو۔۔۔ تمہیں قانون کے معملات کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔۔۔اور میں تمہیں کتنی بار اپنے مشین کے بارے میں بتا چکا ہوں پر تم تو سننا سمجھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔،،اسفار نے کہا اور گاڑی حویلی کے سامنے روک ماروا کو گھورنے لگا۔سمیر اور صباء نے ان کی لڑائی دیکھ سر تھام لیا۔

اور ایک دوسرے کو دیکھ نفی میں سر ہلا کر گاڑی سے نکل گئے۔

New Era Magazine

"اگر پھر سے میری بہن پہ کوئی آنچ بھی آئی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

خان صاحب۔

تین رشتے کھو چکی ہوں۔

اتنا کچھ برداشت کیا ہے میں نے۔۔۔مزید ہمت نہیں ہے۔۔۔۔،،ماروا نے انگلی دیکھا

کر کہا

"اوہ تو تمہیں۔۔صرف اپنی فکر ہے۔۔۔۔میں نے اسے باہر پتا ہے کیوں

رکھا؟۔۔۔،،اسفار اس کی طرف گھوم کر بولا

"جانتی ہوں، صرف اپنے لئے رکھا ہو گا یہ کیس اس کے جیل میں ہونے پہ بھی ہو سکتا

تھا پر نہیں۔۔۔۔،،ماروا نے آگ برساتی آنکھوں سے اسفار کو دیکھا۔

"گڈ۔۔ویری گڈ تم۔۔

کبھی روح نہیں بن سکتی من۔۔

تم من ہی رہو گی جانتے ہوئے بھی کہ میں ٹھیک ہوں پھر بھی غلط کہو گی۔

آخر ایسی کیا دشمنی ہے مجھ سے؟۔۔۔۔۔۔،،اسفار اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر

جھنجھلا کر بولا اور بغیر جواب لئے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر زور سے دروازہ

بند کر دیا۔

New Era Magazine

ماروا نے ہونٹ بھینچ لئے۔آخر وہ عورت تھی۔اور اب وہ کہہ رہا تھا وہ جیسے مرضی کرے۔۔۔کیوں بھلا۔؟

ماروا نے گہری سانس خارج کی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"بانو۔سلمہ،قدس،کہاں مرگئی سب کی سب۔۔۔،،وہ تیز تیز چلتی غصے سے چیخ رہی تھی لاؤنج میں بیٹھے اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔وہ جانتا تھا اس کا غصہ اب ان بچاریوں پہ اترے گا۔

"کیا ہوا بی بی جان۔۔۔،،ساری ملازمین حاضر ہوگئی۔

تائی نے سارے ملازمین کو گھر سے نکال دیا تھا تو اب پھر سے ماروا نے انہیں ہائیر کر لیا تین وقت کا کھانا۔تنخواہیں کپڑے تو ملتے تھ غریبوں کو۔البتہ کام بھی نہیں تھا زیادہ۔

"تم لوگ کام وام کیوں نہیں کرتی۔۔ساری حویلی میں گند پڑا ہوا ہے۔۔

کبیر کے لئے کھانا بنایا؟

دوپہر کا کھانا بنایا؟

اور تایا جان کہاں ہیں

کبیر کے لئے کھچڑی بنائی۔؟؟

جاؤ یہ سارے کام کرو۔۔۔،،ماروا نے غصے سے کہا اور پھر لاؤنج میں داخل ہو گئی۔

"بی بی جی سب کام ہو گئے ہیں اور بی بی جی ابھی تو دوپہر نہیں ہوئی۔۔۔،، بانو اس کے پیچھے بھاگی۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔۔ میرے لئے جوس لاؤ۔۔۔،،ماروا نے کہا اور صوفے پہ جا بیٹھی۔

بیگ زور سے صوفے پہ پٹخا۔۔

"کیا ہوا آپی۔۔۔۔،،

صباء اور سمیر سیڑھیاں اترتے لاؤنج میں داخل ہوئے سمیر اسفار کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ صباء سینے پر ہاتھ باندھ کر چہرے پہ مسکراہٹ سجائے ماروا کو دیکھنے لگی۔

"سمی ذرا پنکھا اون کر دو ماحول بہت گرم ہے۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"تو کہیں جا کر مر کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔۔،،وہ فون نکالتے ہوئے دانت پیس کر بولی

"ارشی۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کو دیکھا جو حیرانگی سے منہ کھولے اب اسفار کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آ رہی ہوں۔۔۔،،وہ رائٹ سائڈ والی سیڑھیوں سے تقریباً بھاگتے ہوئے اترتے ہوئے بولی۔ماروا کے منہ کے ساتھ آنکھیں بھی کھول گئی۔۔۔۔

"پانی کا گلاس ملے گا۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے

New Era Magazine

پوری توجہ ارشا پہ دی اور پیار سے بولا۔۔ماروادانت پیس بیگ اٹھا پاؤں پٹختی سیڑھاں چڑھ گئی۔۔

صباء اور سمیر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر صباء نے اسے اوپر آنے کا اشارہ کیا۔

"ارشا تم چلو گی ہمارے ساتھ شاپنگ کے لئے۔۔۔۔،،اسفار نے ان تینوں کے جاتے ہی ارشا کو مخاطب کیا۔

"ہاں۔۔۔۔پر تمہاری من نہیں مانے گی۔۔۔۔۔،،ارشا نے نظریں جھکا لی۔

"ارے کیسے نہیں مانے گی ڈونٹ وری،میں ہوں نہ۔۔۔اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا تو وہ دل و جان سے خوش ہوتی سر ہلاتی چلی گئی۔

اسفار صوفے پہ بیٹھ گیا

****

ماروا سیدھی ازما کے کمرے میں گئی تھی۔وہاں وہ اکیلی بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی ماروا بیگ رکھ تیزی سے اس کے پاس گئی

"ازما رونا بند کرو۔۔۔۔کبیر ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔،،ماروا نے اسے سینے سے لگا لیا وہ زور و قطار رو رہی تھی۔

New Era Magazine

"مجھے معاف کر دینا مارواہیں نے بہت برا کیا تمہارے۔۔۔۔،،

"مجھ سے معافی مت مانگو اللہ سے مانگو۔۔۔اور حوصلہ رکھو۔۔۔ازما۔۔۔اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔،،مارواس کی بات کاٹتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام بولی۔

"مارواب اسے صرف تمہاری ضرورت ہے۔۔۔مجھ سے قابو بھی نہیں کیا جاتا ۔۔،،ازما مارواکے ہاتھ پکڑ کر بولی

"ٹھیک ہے میں جاتی ہوں اس کے پاس، چلو میرے ساتھ۔۔۔،،مارواٹھ کے اس کے ساتھ چل دی۔

اس کا کمرہ باہر سے بند تھا ماروانے کنڈی کھولی اور ازما کو چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

کمرہ خالی تھا صرف ایک بیڈ کے علاوہ کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ ہر چیز توڑ پھوڑ دیتا تھا کبھی اپنا سر دے مارتا تو کبھی چیزیں زمین پہ پٹخ دیتا۔

"کبیر ویئر آر یو دیکھو تو میں آپ کے لئے کیا لائی ہوں۔۔۔۔،،ماروا مسکراتی ہوئی بولی

وہ زمین پہ بیٹھا تھا شلوار قمیض گندہ ہو رہا تھا قمیض جگہ جگہ سے پھاڑا ہوا تھا۔ماروا کا دل کسی نے مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

وہ ماروا کو ایسے دیکھنے لگا جیسے کوئی دوسری مخلوق دیکھ لی ہو۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آرہا تھا۔۔

New Era Magazine

"ماروا تم جاؤ وہ مارے گا۔۔۔،،ازما جو اس کے ہاتھوں کئی بار مار کھا چکی تھی ڈر کے بولی۔

"ریلکس اگر ہم ڈریں گے تو وہ جلدی ٹھیک نہیں ہو گا اسے پیار محبت کی ضرورت ہے تم اس کی بیوی ہو تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔۔۔اسے محبت چاہیئے ازما۔تم اپنی قربت سے اسے نوازدو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تمڈرا نہ کرو۔۔۔،،ماروا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

پر وہ ڈر رہی تھی۔

"ماروی۔۔۔۔۔،،کبیر اس کے پاس آکر حیرانگی سے بولا اسے صرف وہ ہی تو یاد تھی۔ماروا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا کر اسے دیکھا۔

"مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔یہاں نہیں رہنا۔۔۔ہر وقت یہاں اندھیرا رہتا ہے میرے پاس کوئی آتا ہی نہیں۔۔۔مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔۔۔،،وہ اٹک اٹک کر بولا اور ماروا کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

ماروا ایک پل کو خوف زدہ ہو گئی۔پر دوسرے ہی پل سنبھل کر بولی

"ٹھیک ہے پہلے

آپ گڈ بوائے کی طرح کپڑے چینج کریں اور نئے کپڑے پہن کے باہر آئیں۔

یہ نہ اچھی دوست ہیں ہماری ملو گے ان سے۔۔۔،،ماروا نے ازما کا ہاتھ پکڑ سامنے کیا۔

کبیر سر کھجاتے ہوئے زور زور سے سر ہلانے لگا۔

ازما آنسوں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ازما یہ بہت گڈ بوائے ہے۔۔ہاں نہ کبیر۔۔آپ ازما سے دوستی کریں گے۔۔؟،،ماروا نے ازما کا ہاتھ پکڑ اس کے سامنے کیا کبیر تذبذب سا ازما کو دیکھتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لیا ازما نے اگلے ہی پل اس کے گرد بازو حائل کر اس کی چوڑی چھاتی پہ سر ٹکا اس کے قمیض کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

"ایم سوری کبیر۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔،،وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

"ازما ہمت پکڑ و اس طرح وہ گھبرا جائے گا۔۔،،ماروا نے اس کی پیٹھ پہ ہاتھ رکھ کہا۔

ازما نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کی رخسار پہ ہونٹ رکھے وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔اور ازما کا ہاتھ تھام لیا

"اب آپ دوست کے ساتھ جائیں اور گڈ بوائے بن کر آئیں۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے کہا تو وہ سر ہلا گیا

"تم کہیں مت جانا۔۔یہاں رہنا۔۔۔۔،،وہ اٹک اٹک بولا ماروا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ریلکس ازما رونا بند کرو بہت جلد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اب تمہاری باری ہے اس کے لئے کچھ کرنے کا اسے یہ احساس دلاؤ تم بہت محبت کرتی ہو اس سے۔۔،،ماروا نے

New Era Magazine

اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا کبیر دوبارہ سے مارواکا دائیں ہاتھ تھام چکا تھا ازما کچھ دیر خاموش دیکھتی رہی اور پھر نہ جانے اسے کیا ہوا۔۔

"اور اگر نہ ٹھیک ہوا تو۔۔؟

۔۔ تو میں ساری زندگی کیسے گزاروں گی۔۔۔اسے محبت ہے تو کیا مجھے نہیں ہے کیوں یہ نہیں سمجھتا میں اس کی بیوی ہوں۔۔۔میں کیسے اس کے ساتھ رہوں۔۔۔ جب اسے میں یاد ہی نہیں۔تم یاد ہو صرف۔۔۔۔۔،،ازما آنسوں صاف کرتی باہر نکل گئی ماروا دم سادھے کھڑی رہی اور پھر اس کے پیچھے بھاگی

"اور یہ آج پاگل تمہاری ماں اور اپنی ماں بہن بھائی کی وجہ سے ہے آج اس کی یہ حالت اپنوں کی وجہ سے ہے اور یہ اپنے تم لوگ ہو۔۔محبت کرتی ہو تو اسے ٹھیک کرو کیونکہ اسے صرف تم ٹھیک کر سکتی ہو۔۔۔بیوی ہو اس کی تم۔۔۔،،وہ اتنی اونچی آواز میں بولی تھی کہ سب اوپر آ گئے تھے اس نے انگلی ارشا اور ازما کی طرف کی۔

ارشا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"تم لوگ کتنے مطلبی ہو اب جب اس کو تم سب کی ضرورت ہے تو منہ موڑ رہے ہو شرم آنی چاہیے تم لوگوں کو۔۔شرم کرو ازما۔۔۔،،ماروا نے غصے سے ارشا اور ازما کو دیکھا۔ازما سر جھکا گئی تھی

New Era Magazine

صباءاور سمیر بھاگ کر آئے تھے۔ثناء بھی کمرے سے نکل آئی۔

"تم ہر بات کا الزام ارشا پہ کیوں لگاتی ہو۔۔۔اور ازماکا وہ شوہر ہے جو مرضی کرے ارشا کا بھائی ہے۔۔

تمہارا کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کی آنکھوں میں جھانک کر عجیب وغریب لہجے میں کہا۔ماروا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

اور پھر ارشا کو جس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔جیسے وہ کہ رہی ہو دیکھ ماروا ایس پی آج بھی میرے اشاروں پہ ناچتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔بھاڑ میں جاؤ تم اسفی۔۔۔۔۔،،ماروا نے کہا اور وہاں سے تقریباً بھاگ گئی۔

اسفار گہری سانس لیتا تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اترتا گیا۔

سب اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"کیسے ہو

سمیر۔صباء۔۔۔۔۔،، سمیر اور صباء مڑنے لگے تو ثناء کی آواز پر روک گئے۔سمیر نے صباء کو دیکھا اور پھر آنکھوں سے کچھ کہا۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ سالی صاحبہ۔۔۔،، سمیر نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا۔

New Era Magazine

"ٹھیک ہوں۔۔۔صباء مجھے معاف نہیں کرو گی۔۔۔،،ثناء نے شرمندگی سے سر جھکا کر پھر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا وہ دونوں ایک ساتھ پرفیکٹ لگ رہے تھے۔۔ کاندھے سے کاندھا ملائے کھڑے تھے

"میں نے معاف کیا اور تم نے ویسے بہت اچھا کیا تھا اسی وجہ سے ہماری شادی تو ہو گئی۔ہاہاہا۔۔۔،،صباء نے مذاق میں بات اڑا کر اسے گلے لگا لیا۔

"ہمیشہ وہ کرو جو تمہارا دل کہتا ہے۔۔۔

جو دماغ سے کام لے وہ ہمیشہ پچھتاتا ہے۔دیکھو اب تائی جان اور احمد بھائی کہاں ہیں۔۔۔کیا کیا انہوں نے یہ بھول گئے کہ ماروا آپی انہیں لے کے آئی وہ کتنا اچھا سوچتی ہیں پر ارشا آپی ابھی بھی۔۔۔اسفی بھائی اور من آپی کے درمیان آ رہی ہے پلیز اسے سمجھاؤ محبت کرنے والوں کو جدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔۔۔محبت نفرت کو ہرا دیتی ہے۔۔۔،،صباء نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں کوشش کروں گی صباء اگر تم دونوں کے لئے کچھ کر سکتی ہوں تو میرے لئے خوشی کی بات ہو گی۔۔۔،،ثناء نے اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

صباء مسکرائی اور پھر واپس مڑ گئے۔

"ٹھیک کہتی ہے صباء۔۔۔آپی اور ماما نے اپنے بیٹے کو ہی اس حالت میں پہنچا

دیا۔۔۔شائد میں نے بھی۔۔۔۔۔،،ثناء خوف سے سوچتی کمرے میں چلی گئی۔

اسے احساس ہو گیا تھا کہ کیا غلط ہے اور کیا ٹھیک۔

****

جو کچھ تمہارے واسطے سوچا، نہیں ہوا

ہم آہ کرتے رہ گئے چرچا نہیں ہوا

رب جانے اب وہ لوٹ کے آئے بھی یا نہیں

ہم نے تو اُس عزیز کو پرکھا نہیں ہوا

شاید ہمارے ساتھ ہوا ہاتھ کر گئی!

شاید تمہارے لمس کا دھوکا نہیں ہوا!

احمد اور تائی کو ان کی اصل جگہ سلاخوں کے پہنچا دیا تھا۔۔پر ارشا کو ابھی باہر رکھنا تھا مار وا کے ساتھ پلین ڈسکس کرنے کے بعد اس نے اسفار کو اجازت دے دی۔۔۔۔

احمد کی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا مجبوراً احمد کو طلاق دینا پڑی۔صباء اور سمیر جٹ ہاؤس

New Era Magazine

لوٹ آئے تھے۔۔ مسز جٹ کا رویہ ٹھیک تو تھا پر وہ ایک روائتی ساس زیادہ ثابت ہو رہی تھی پر صباء ان کو شرارتیں کرتے ہنسا دیتی۔۔۔

کاروبار اور حویلی پھر سے اب ماروا کے سپرد کر دی گئی تھی۔

اور وہ اب کچھ حد تک بدل گئی تھی پر اس کا غصہ اور کام کرنے کا طریقہ وہاں ہی تھا بدلا تھا تو وقت۔۔ جو برے کے بعد اچھا آیا تھا۔۔۔ وہ سب بھول بھال کام پہ لگ گئی تھی

۔۔

کبیر اور عثمان کے حصے کے علاوہ باقی ساری پراپرٹی کے کاغذات جیلی تھے۔۔ سلیمان جب تنہا رہ گئے تب انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہوا اور ایک رات چپکے سے خود کو شوٹ کر لیا۔۔

۔اس جنازے سے من اور صباء کو تکلیف بہت ہوئی تھی خیر یہ ان کے گناہوں کی سزا تھی۔

کبیر اور ازما حویلی میں تھے۔۔۔ پر کبیر اس کو دیکھتا ہی نہیں تھا۔۔ کبیر کے لئے اچھا ڈاکٹر ہائیر کئے گئے تھے۔

ارشا اور ثناء ابھی بھی حویلی میں ہی تھے۔

ثناء کو اب پچھتاوے ہونے لگے تھے ایک مرد کو پانے کی غرض سے وہ دوستی اور خون کا

رشتہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔ تبھی وہ صباء سے نظریں چراتی اور کتراتی پھرتی۔

اور سب سے بڑی خوش خبری یہ تھی کہ ایک ہفتے تک اسفی اور من کی شادی تھی جس کی تیاریاں تو ایک مہینہ پہلے ہی شروع ہو چکی تھی حویلی میں ایک دفع پھر سے رونقیں لگتی تھی دیر رات تک سب ایک ساتھ بیٹھ باتیں کرتے خوشگپیاں قہقہوں سے حویلی کے درودیوار گونج اٹھتے تھے۔ کبھی جٹ ہاؤس کی چھت پہ اسفی، من، سمیر، صباء اور ازما پائے جاتے تو کبھی حویلی میں۔ پر آج کل صرف حویلی میں رونقیں لگی ہوئی تھیں ازما ندامت سے سر جھکائے رکھتی تھی پر ماروا نے ایک دوست اور بہن کی طرح سمجھایا کہ وہ بس دعا کرے

****

"سمیر اٹھ جائیں آپی آئی ہوئی ہیں میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"، صباء نے اس کے اوپر سے چادر کھینچ کر کہا۔ وہ کروٹ بدلے ایک بازو سر کے نیچے ٹکائے کالے کرتے پجامے میں ملبوس گدھے گھوڑے بیچ سو رہا تھا صباء چند پل اس کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر چادر رکھ اسے بیدار کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ موسم ٹھنڈا تھا اور وہ نماز پڑھنے کے بعد چارپائی کمرے کی دیوار کے ساتھ ڈالے اب سو رہا تھا۔

وہ جب کوشش کے باوجود بھی نہ اٹھا تو صباء کمر پہ ہاتھ ٹکا دانت پیس آنکھیں سکوڑا سے

گھورنے لگی۔

"ابھی بتاتی ہوں تمہیں جٹ صاحب۔۔۔،، وہ بالوں کو جوڑا کی شکل دیئے سیڑھیاں اترنے لگی پیروں میں پہنی پائل ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں کانوں میں پہنے جھمکے سب کی ملی جلی آوازوں سے جٹ ہاؤس گونج رہا تھا سرخ لون کے پرینٹیڈ شلوار قمیض پہ سرخ نیٹ کا کام والا ڈوپٹہ جو شانے پہ ٹکایا ہوا تھا پیروں میں کھوسہ پہنے۔بغیر میک اپ کے لیپ گلوس اور کاجل لگائے وہ ایک مکمل
عورت لگ رہی تھی۔۔

"بابا آپ کی بندوق کہاں ہے۔۔،، وہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولی تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"بابا پلیز۔۔۔بتائیں۔۔،، وہ ضد کرنے لگی۔

"صبی بندوق کھلونا نہیں ہے۔۔۔،، مار وانے ڈانٹا پر وہ ناراضگی سے اشرف صاحب کو دیکھنے لگی۔

اشرف صاحب سمیر سے کہیں گنا زیادہ صباء سے محبت کرتے تھے۔

"میری الماری میں رکھی ہے۔۔۔بیٹا لے لو،، اشرف صاحب نے مسکرا کر کہا تو وہ چہکتی ان کے کمرے میں گئی اور بندوق اٹھا پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

New Era Magazine

ماروا نے اسے کچھ کہنا چاہا۔

"فکر نہ کرو کچھ نہیں کرتی وہ نالائق ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ سو رہا ہے۔۔۔،،اشرف صاحب نے اسے روک دیا۔

تو وہ سر ہلا گئی۔۔

"اب دیکھتی ہوں نواب صاحب کیسے سوتے ہیں۔۔،،اس نے چارپائی کی دائیں بازو پہ بائیں پاؤں جما بندوق آسمان کی جانب کر ایک نظر سمیر پہ ڈال ہوئی فائر نگ کیا۔۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا وہ تو کیا پرندے بھی اڑنے لگے اور کوئے چڑیوں اور مختلف پرندوں کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ سمیر نے خمار آلود آنکھوں سے اپنے سر پہ کھڑی صباء کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی بندوق کو جیسے وہ اب شانے پہ رکھا اسے آنکھیں سکوڑے دیکھ رہی تھی۔

"ایک منٹ میں تم چارپائی سے نہ اترے تو جٹ صاحب۔۔۔ایک اور ہوائی فائرنگ کروں گی تمہاری جان پہلے ہی چڑیا جتنی ہے پرواز کر جائے گی۔۔۔۔،،وہ بندوق اس کے سینے پہ ٹکا بولی۔۔ سمیر مسکرا کر اس خوبصورت قاتل حسینہ کو دیکھ رہا تھا۔

"ہائے ہائے۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔،، مسز جٹ نے بھاگ کر اس سے بندوق پکڑ لی اور غصے سے بولی صباء ہڑبڑا گئی۔

"یہ کھلونا نہیں ہے تم اب بچی نہیں ہو۔۔۔شادی شدہ ہو گھر سنبھالنا شروع کرو۔۔یہ بچپنا چھوڑ دو۔۔۔،،وہ غصے سے طنزیہ انداز میں بولی

"پہلے آپ کے نالائق بیٹے کو تو سنبھال لوں۔۔۔۔۔،،وہ ان کے غصے کو فکر میں لائے بغیر بولی سمیر اپنے بے اختیار ہونے والے قہقہے کا گلا گھونٹ کھانسنے لگا۔

"ایک بات تو بتائیں ماما۔۔۔،،وہ ان کے شانے پہ ہاتھ ٹکا کر رازداری سے بولی۔

"اس کو کیا کھا کر پیدا کیا تھا۔۔۔یا نرس نے اسے اٹھا سر کے بل پھینکا جس سے یہ تھوڑا۔۔۔،،وہ انگلی کے اشارے سے پاگل بولتے ہوئے جواب کی منتظر تھی جبکہ سمیر کا قہقہہ بلند تھا۔

مسز جٹ ان دونوں کو گھورتی سیڑھیاں اتر گئی۔

"میں بتاؤں کیا کھا کر پیدا کیا ہے۔۔۔،، سمیر پیروں کو چپل میں ڈالتے اٹھ کھڑا ہوا اور آستینوں کو فولڈ کرتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔۔،،صباء نے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ سمیر بھی اس کے پیچھے ہی بڑھا۔صباء نے اس کا استری شدہ شلوار اور قمیص اسے تھمایا تو وہ واش روم گھس گیا صباء کمرہ سیٹ کرنے لگی کچھ دیر بعد وہ باہر آیا۔

"نیچے آپی آئی ہوئی ہیں میں جا رہی ہوں ان کے ساتھ۔۔۔،،صباء بیڈ شیٹ ٹھیک

New Era Magazine

کرتے ہوئے پیلو ترتیب سے رکھتے بولی۔ سمیر کا ٹاول چلاتا ہاتھ رک گیا اور اس نے ٹاول، ٹاول سٹینڈ پر پھینکا

"کیا کہا۔۔۔

میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا یہاں۔۔۔،، سمیر نے حیرانگی سے دیکھا اور اسے پکڑ کر اپنے پاس بیڈ پہ بیٹھا لیا۔

"جٹ صاحب۔۔ سینٹی تو نہ ہوں میں کچھ فاصلے پہ ہی تو جا رہی ہوں۔۔ دو قدم پہ حویلی ہے۔۔۔،، صباء نے اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پر۔۔۔۔۔۔

یار ہر رات تم میری باہوں میں نہیں ہو گی تمہارا کومل ہاتھ میرے ہاتھ میں نہیں ہو گا۔۔۔ صبح اٹھتے ہوئے رات کو سوتے ہوئے تمہارا چہرہ نہیں نظر آئے گا۔۔۔۔۔

،، سمیر مصنوعی مدہوشی سے بے باک بولا تو صباء کے چہرے پہ لالی بکھری۔

"تو آپ آجایا کر نانہ۔۔۔۔۔آپی کی شادی کو کچھ دن رہ گئے ہیں تو جانا تو ضروری ہے۔ نہیں تو اپنے پاگل ہسبینڈ کو چھوڑ کر جانے کو دل کہاں کر رہا ہے۔۔۔۔،، صباء نے اس کے سر پہ چپت رسید کرتے ہوئے ٹانگ کھینچی تھی۔

"بتاتا ہوں ابھی اپنی ساسو ماما کو۔۔ کہ تم مجھے مارتی ہو۔۔۔،، سمیر غصے سے کہتا سنگھار

مرر کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"ہائیں۔۔۔ساسوماں۔۔۔؟،،صباء نے منہ کے زاویے بدل کر کہا۔

"ہاں نہ بڑی بہن ماں جیسی ہوتی ہیں۔۔۔اور وہ تمہاری ماں اور میری ساسو ماں۔۔۔۔،، سمیر بورش چلانے کے دوران بولا۔

"واہ واہ میری چھوٹی سی ماں کا چھوٹا سا داماد۔۔۔۔۔۔،،صباء نے خفگی سے آنکھیں پھیلائی

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔جدید دور ہے۔۔۔،، سمیر نے بورش اس کی طرف اچھال کر کہا اور پھر سے خود کو مرر میں دیکھا۔

استری شدہ سکائی شلوار قمیض جو اس کی زوجہ نے اپنے گلابی گلابی ہاتھوں سے بڑے پیار سے استری کیا تھا۔۔۔۔

صباء نے جی بھر کر اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔پر جی نہیں بھرا۔

"اب بس کرو نظر لگاؤ گی کیا پگلی۔۔۔۔،، سمیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

"سمیر،صباء اب آ بھی جاؤ ہم کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا اسفار کی آواز بلند ہوئی۔۔

New Era Magazine

"لو سسر جی بھی آ گئے چلو۔۔۔۔،، سمیر نے منہ پھلا کر کہا تو صباء نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی۔

سمیر مسکراتا آستین فولڈ کرتا دروازے کی طرف بڑھ گیا صباء بھی ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی سمیر کے پیچھے نکل گئی۔

سمیر ہال کی طرف بڑھ گیا جبکہ صباء کیچن کی طرف جہاں مسز جٹ لوازمات تیار کر رہی تھی۔

"ماما لائیں مجھے دیں۔۔۔۔،،صباء نے کیک پکڑ کر درمیانی ٹرے میں رکھا۔اور پھر دونوں مسکراتی باہر نکل گئی

"آج ہم شاپنگ پہ جا رہے ہیں۔۔۔ماما نے بھیجا ہے من کو لانے کے لئے۔۔،تم دونوں چلو گے۔۔۔۔،،اسفار نے صباء کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"ہاں کیوں نہیں یہ دونوں بھی آج ہی جانے والے تھے اب تمہارے ساتھ چلے جائیں گے۔۔۔،، مسز جٹ نے مسکرا کر کہا۔

پھر کھانے کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چل دیئے تھے۔

"میرا فون اوپر رہ گیا ہے لیے کے آتا ہوں۔۔۔۔،،دروازے میں پہنچ سمیر نے کہا

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔،،صباء نے اس کو روکا۔

New Era Magazine

"ٹھیک ہے جو حکم۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا اور مار وا اور اسفار کو دیکھا وہ دونوں کسی معاملے پہ ڈیسکشن کرتے سنجیدگی سے گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

"ساسوماں، سسر جی آپ دونوں کو یہ سب فالتو باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں آتی۔۔،، سمیر شرارت سے بولا اور

پیچھلا دروازہ کھول دیا صباء اندر بیٹھ گئی۔

سمیر بیٹھ کے دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔

"ہاہاہا ہمارے تو وہ دن گئے۔۔۔۔اب تو بس یہ شادی کر لے مجھے تو لگتا ہے یہ محترمہ ہی نہ بھاگ جائیں گی۔۔۔۔۔،، اسفار گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"شیٹ اپ۔۔۔اسفی۔۔۔،، مار وا نے غصے سے اسے دیکھا اتنے میں اس کا فون بجنے لگا۔

"اقرار صاحب کی کال ہے۔۔۔۔۔،، مار وا پرس سے فون نکال کر بولی۔

"آج سنڈے ہے میڈم تو آج کا دن ہمارا ہے۔کیوں بچو۔۔۔۔،، اسفار نے لپک کر اس سے فون لے کر کال کاٹ دیا۔اور بیک مرر سے سمیر اور صباء کو دیکھا۔

"رائٹ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔،، صباء نے شرارت سے کہا

"پر جب تک کبیر ٹھیک نہیں ہوتا تب تک یہ سب مجھے سنبھالنا ہے اسفی۔۔۔

New Era Magazine

۔۔۔۔،،مار وا نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں جی بٹ کبھی اپنے اس ناچیز منگیتر کو بھی وقت دیا کرو۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا تو مار وا نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"اوکے سوری میں تو بھول گیا ہونے والی مسز خان۔۔۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا۔

"اب کچھ زیادہ ہی نہیں ہو رہا۔۔۔،،مار وا نے آنکھیں سکوڑ گھورنے کے درمیان بولی۔۔

"نہیں تو۔۔۔ویسے تم بدل گئی ہو مَن۔۔۔،،اسفار گاڑی حویلی کی جانب گھماتے ہوئے بولا۔

صباء اور سمیر ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے مسکراہٹ روکے بیٹھے تھے۔

"ساری تمہاری کرم نوازی ہے۔۔۔۔،،مار وا کے لہجے میں درد تھا۔اسفار کے ہونٹ سکوڑ گئے۔

"آپی غلطی تو آپ کی بھی تھی نہ صرف اسفی بھائی کی نہیں،سب سے پہلے آپ نے بھائی کو چھوڑا روح آپی کے ساتھ جو ہوا اس کا قصوروار کوئی نہیں قسمت میں ہی یہ لکھا تھا۔

New Era Magazine

اور آپ نے کبیر بھائی سے منگنی کر لی اور ابھی بھی انہیں الزام دے رہی ہیں۔۔،،صباء تقریباً غصے سے بولی۔روح کے نام پہ من کی آنکھیں جل تھل ہو گئی اسفار نے گردن گھما کر اسے دیکھا اسی پل ماروا نے دیکھا۔۔ نظریں ملی۔۔دونوں کی آنکھوں میں کرب تھا درد تھا اسفار نے نظریں چرا لی اور سامنے سڑک پہ نظریں ڈال دی۔

ماروا نے بھی دوسری طرف منہ کر لیا اور پھر گہری سانس ہوا کے سپرد کر وہ صباء کی جانب متوجہ ہوئی۔

****

"اس نے بھی توار شا کے ساتھ منگنی کر لی،اور اب اسے گناہوں کے باوجود کوئی سزا نہیں دی۔۔،،ماروا نے غصے سے منہ موڑ لیا۔

"ماروا یہ تانے کب تک دیتی رہو گی۔۔۔۔ہمارا بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے کام کرنے کا ارشا کو باہر رکھنا ضروری ہے۔۔،،اسفار نے دانت پیس کر کہا

"ہاں بلکل!!تمہاری منگیتر جو ہے ضروری تو ہو گا۔اس نے جو مینٹلی طور پہ مجھے ٹارچر کیا۔۔،اور میری عزت پہ داغ لگانے کی کوشش کی

میری بہن کو ان دونوں بہنوں نے بے گھر کر دیا میری معصوم سی بہن اور بہنوئی

نے کتنی مشکالات سہی ان دونوں کی وجہ سے، کبیر پہ جادو ٹونہ کروانے میں احمد اور تائی کے ساتھ وہ بھی تھی۔دادا حکم کو زہر بے شک احمد نے دی پر شامل وہ بھی تھی۔فراز کو سیڑھیوں سے احمد نے گرایا ساتھ وہ بھی تھی۔۔ہاں ثناء بے قصور ہے وہ معصوم ہے اس نے جو کیا وہ ٹھیک نہیں تھا پر وہ ان سب گناہوں سے دور تھی پر ارشا تو شامل تھی نہ یہ سب کافی نہیں تھا کیا۔۔۔۔،،مار وا قدرے غصے سے بولی وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی اسفار جس قدر بھی سمجھتا کم تھا۔

"نہیں۔۔۔،،اسفار تنگ آکر غصے سے بولا۔۔

"نہیں ہے کافی۔۔۔اور تم پلیز زیادہ سوچو مت۔۔میرے کاموں میں مداخلت مت کرو۔۔۔تمہیں قانون کے معملات کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔۔۔اور میں تمہیں کتنی بار اپنے مشین کے بارے میں بتا چکا ہوں پر تم تو سننا سمجھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔،،اسفار نے کہا اور گاڑی حویلی کے سامنے روک مار وا کو گھورنے لگا۔سمیر اور صباء نے ان کی لڑائی دیکھ سر تھام لیا۔

اور ایک دوسرے کو دیکھ نفی میں سر ہلا کر گاڑی سے نکل گئے۔

"اگر پھر سے میری بہن پہ کوئی آنچ بھی آئی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی خان صاحب۔

New Era Magazine

تین رشتے کھو چکی ہوں۔

اتنا کچھ برداشت کیا ہے میں نے۔۔۔مزید ہمت نہیں ہے۔۔۔۔،،ماروا نے انگلی دیکھا کر کہا

"اوہ تو تمہیں۔۔صرف اپنی فکر ہے۔۔۔۔میں نے اسے باہر پتا ہے کیوں رکھا؟۔۔۔،،اسفار اس کی طرف گھوم کر بولا

"جانتی ہوں، صرف اپنے لئے رکھا ہو گا یہ کیس اس کے جیل میں ہونے پہ بھی ہو سکتا تھا پر نہیں۔۔۔۔،،ماروا نے آگ برساتی آنکھوں سے اسفار کو دیکھا۔

"گڈ۔۔ویری گڈ تم۔۔

کبھی روح نہیں بن سکتی من۔۔

تم من ہی رہو گی جانتے ہوئے بھی کہ میں ٹھیک ہوں پھر بھی غلط کہو گی۔

آخر ایسی کیا دشمنی ہے مجھ سے ؟۔۔۔۔۔۔،،اسفار اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر جھنجھلا کر بولا اور بغیر جواب لئے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر زور سے دروازہ بند کر دیا۔

ماروا نے ہونٹ بھینچ لئے۔آخر وہ عورت تھی۔اور اب وہ کہہ رہا تھا وہ جیسے مرضی کرے۔۔۔کیوں بھلا۔؟

New Era Magazine

ماروا نے گہری سانس خارج کی اور دروازہ کھول کر

باہر نکل گئی۔

"بانو۔ سلمہ، قدس، کہاں مرگئی سب کی سب۔۔۔،، وہ تیز تیز چلتی غصے سے چینخ

رہی تھی لاؤنج میں بیٹھے اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ وہ جانتا تھا اس کا

غصہ اب ان بچاریوں پہ اترے گا۔۔

"کیا ہوا بی بی جان۔۔،، ساری ملازمین حاضر ہو گئی۔

تائی نے سارے ملازمین کو گھر سے نکال دیا تھا تو اب پھر سے ماروا نے انہیں ہائیر کر لیا

تین وقت کا کھانا۔ تنخواہیں کپڑے تو ملتے تھ غریبوں کو۔ البتہ کام بھی نہیں تھا زیادہ۔

"تم لوگ کام وام کیوں نہیں کرتی۔۔ ساری حویلی میں گند پڑا ہوا ہے۔۔

کبیر کے لئے کھانا بنایا؟

دوپہر کا کھانا بنایا؟

اور تایا جان کہاں ہیں

کبیر کے لئے کھچڑی بنائی۔؟؟

جاؤ یہ سارے کام کرو۔۔۔،، ماروا نے غصے سے کہا اور پھر لاؤنج میں داخل ہو گئی۔

"بی بی جی سب کام ہو گئے ہیں اور بی بی جی ابھی تو دوپہر نہیں ہوئی۔۔۔،، بانو اس کے

پیچھے بھاگی۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔۔میرے لئے جوس لاؤ۔۔۔،،ماروا نے کہا اور صوفے پہ جا بیٹھی۔

بیگ زور سے صوفے پہ پٹخا۔۔

"کیا ہوا آپی۔۔۔۔،،

صباء اور سمیر سیڑھیاں اترتے لاؤنج میں داخل ہوئے سمیر اسفار کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ صباء سینے پر ہاتھ باندھ کر چہرے پہ مسکراہٹ سجائے ماروا کو دیکھنے لگی۔

"سمی ذرا پنکھا اون کردو ماحول بہت گرم ہے۔۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"تو کہیں جا کر مر کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔۔،،وہ فون نکالتے ہوئے دانت پیس کر بولی

"ارشی۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کو دیکھا جو حیرانگی سے منہ کھولے اب اسفار کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آ رہی ہوں۔۔۔،،وہ رائٹ سائڈ والی سیڑھیوں سے تقریباً بھاگتے ہوئے اترتے ہوئے بولی۔ماروا کے منہ کے ساتھ آنکھیں بھی کھول گئی۔۔۔۔

"پانی کا گلاس ملے گا۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے پوری توجہ ارشا پہ دی اور پیار سے بولا۔۔ماروا دانت پیس بیگ اٹھا پاؤں پٹختی سیڑھاں چڑھ گئی۔۔

New Era Magazine

صباء اور سمیر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر صباء نے اسے اوپر آنے کا اشارہ کیا۔

"ارشا تم چلو گی ہمارے ساتھ شاپنگ کے لئے۔۔۔۔"،اسفار نے ان تینوں کے جاتے ہی ارشا کو مخاطب کیا۔

"ہاں۔۔۔پر تمہاری من نہیں مانے گی۔۔۔۔۔"،ارشا نے نظریں جھکا لی۔

"ارے کیسے نہیں مانے گی ڈونٹ وری، میں ہوں نہ۔۔۔اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔"،اسفار نے مسکرا کر کہا تو وہ دل و جان سے خوش ہوتی سر ہلاتی چلی گئی۔

اسفار صوفے پہ بیٹھ گیا

****

مار وا سیدھی ازما کے کمرے میں گئی تھی۔وہاں وہ اکیلی بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی ماروا بیگ رکھ تیزی سے اس کے پاس گئی

"ازما رونا بند کرو۔۔۔کبیر ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"،ماروا نے اسے سینے سے لگا لیا وہ زور و قطار رو رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دینا ماروا میں نے بہت برا کیا تمہارے۔۔۔۔"

"مجھ سے معافی مت مانگو اللہ سے مانگو۔۔۔اور حوصلہ رکھو۔۔۔ازما۔۔۔اللہ سب

ٹھیک کر دے گا۔۔۔،،ماروا اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام بولی۔

"ماروا اب اسے صرف تمہاری ضرورت ہے۔۔۔مجھ سے قابو بھی نہیں کیا جاتا ۔۔،،ازما ماروا کے ہاتھ پکڑ کر بولی

"ٹھیک ہے میں جاتی ہوں اس کے پاس، چلو میرے ساتھ۔۔۔،،ماروا اٹھ کے اس کے ساتھ چل دی۔

اس کا کمرہ باہر سے بند تھا ماروا نے کنڈی کھولی اور ازما کو چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

کمرہ خالی تھا صرف ایک بیڈ کے علاوہ کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ ہر چیز توڑ پھوڑ دیتا تھا کبھی اپنا سر دے مارتا تو کبھی چیزیں زمین پہ پٹخ دیتا۔

"کبیر ویئر آر یو دیکھو تو میں آپ کے لئے کیا لائی ہوں۔۔۔۔،،ماروا مسکراتی ہوئی بولی

وہ زمین پہ بیٹھا تھا شلوار قمیض گندہ ہو رہا تھا قمیض جگہ جگہ سے پھاڑا ہوا تھا۔ماروا کا دل کسی نے مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

وہ ماروا کو ایسے دیکھنے لگا جیسے کوئی دوسری مخلوق دیکھ لی ہو۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آ رہا تھا۔۔

"ماروا تم جاؤ وہ مارے گا۔۔۔،،ازما جو اس کے ہاتھوں کئی بار مار کھا چکی تھی ڈر کے بولی۔

"ریلیکس اگر ہم ڈریں گے تو وہ جلدی ٹھیک نہیں ہو گا اسے پیار محبت کی ضرورت ہے

New Era Magazine

تم اس کی بیوی ہو تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔۔۔اسے محبت چاہیئے ازما۔ تم اپنی قربت سے اسے نوازدو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ تمڈرانہ کرو۔۔۔،، ماروا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

پر وہ ڈر رہی تھی۔

"ماروی۔۔۔۔۔،، کبیر اس کے پاس آکر حیرانگی سے بولا اسے صرف وہ ہی تو یاد تھی۔ماروا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا کر اسے دیکھا۔

"مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔یہاں نہیں رہنا۔۔۔ہر وقت یہاں اندھیرا رہتا ہے میرے پاس کوئی آتا ہی نہیں۔۔۔ مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا۔۔۔،، وہ اٹک اٹک کر بولا اور ماروا کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

ماروا ایک پل کو خوف زدہ ہو گئی۔پر دوسرے ہی پل سنبھل کر بولی

"ٹھیک ہے پہلے

آپ گڈ بوائے کی طرح کپڑے چینج کریں اور نئے کپڑے پہن کے باہر آئیں۔

یہ نہ اچھی دوست ہیں ہماری ملوگے ان سے۔۔۔،، ماروا نے ازما کا ہاتھ پکڑ سامنے کیا۔

کبیر سر کھجاتے ہوئے زور زور سے سر ہلانے لگا۔

ازما آنسوں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ازما یہ بہت گڈ بوائے ہے۔۔ہاں نہ کبیر۔۔آپ ازما سے دوستی کریں گے۔۔؟،،ماروا نے ازما کا ہاتھ پکڑ اس کے سامنے کیا کبیر تذبذب سا ازما کو دیکھتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لیا ازما نے اگلے ہی پل اس کے گرد بازو حائل کر اس کی چوڑی چھاتی پہ سر ٹکا اس کے قمیض کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

"ایم سوری کبیر۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔،،وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

"ازما ہمت پکڑو اس طرح وہ گھبرا جائے گا۔۔۔،،ماروا نے اس کی پیٹھ پہ ہاتھ رکھ کہا۔

ازما نے اسے خود سے الگ کیا اور اس کی رخسار پہ ہونٹ رکھے وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔اور ازما کا ہاتھ تھام لیا

"اب آپ دوست کے ساتھ جائیں اور گڈ بوائے بن کر آئیں۔۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے کہا تو وہ سر ہلا گیا

"تم کہیں مت جانا۔۔یہاں رہنا۔۔۔۔،،وہ اٹک اٹک بولا ماروا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ریلکس ازما رونا بند کرو بہت جلد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اب تمہاری باری ہے اس کے لئے کچھ کرنے کا اسے یہ احساس دلاؤ تم بہت محبت کرتی ہو اس سے۔۔،،ماروا نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا کبیر دوبارہ سے ماروا کا دائیں ہاتھ تھام چکا تھا ازما کچھ دیر خاموش دیکھتی رہی اور پھر نہ جانے اسے کیا ہوا۔۔

"اور اگر نہ ٹھیک ہوا تو۔۔؟

۔۔۔تو میں ساری زندگی کیسے گزاروں گی۔۔۔۔اسے محبت ہے تو کیا مجھے نہیں ہے کیوں یہ نہیں سمجھتا میں اس کی بیوی ہوں۔۔۔میں کیسے اس کے ساتھ رہوں۔۔۔ جب اسے میں یاد ہی نہیں۔ تم یاد ہو صرف۔۔۔۔۔،،ازما آنسوں صاف کرتی باہر نکل گئی ماروا دم سادھے کھڑی رہی اور پھر اس کے پیچھے بھاگی

"اور یہ آج پاگل تمہاری ماں اور اپنی ماں بہن بھائی کی وجہ سے ہے آج اس کی یہ حالت اپنوں کی وجہ سے ہے اور یہ اپنے تم لوگ ہو۔۔ محبت کرتی ہو تو اسے ٹھیک کرو کیونکہ اسے صرف تم ٹھیک کر سکتی ہو۔۔۔بیوی ہو اس کی تم۔۔۔۔،،وہ اتنی اونچی آواز میں بولی تھی کہ سب اوپر آ گئے تھے اس نے انگلی ارشا اور ازما کی طرف کی۔

ارشا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"تم لوگ کتنے مطلبی ہو اب جب اس کو تم سب کی ضرورت ہے تو منہ موڑ رہے ہو شرم آنی چاہیے تم لوگوں کو۔۔ شرم کرو ازما۔۔۔۔،،ماروا نے غصے سے ارشا اور ازما کو دیکھا۔ازما سر جھکا گئی تھی

صباء اور سمیر بھاگ کر آئے تھے۔ثناء بھی کمرے سے نکل آئی۔

"تم ہر بات کا الزام ارشا پہ کیوں لگاتی ہو۔۔۔اور ازما کا وہ شوہر ہے جو مرضی کرے

ارشا کا بھائی ہے۔۔

تمہارا کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔،،اسفار نے ماروا کی آنکھوں میں جھانک کر عجیب و غریب لہجے میں کہا۔ماروا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

اور پھر ارشا کو جس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔جیسے وہ کہ رہی ہو دیکھ ماروا ایس پی آج بھی میرے اشاروں پہ ناچتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔بھاڑ میں جاؤ تم اسفی۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے کہا اور وہاں سے تقریباً بھاگ گئی۔

اسفار گہری سانس لیتا تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں اترتا گیا۔

سب اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"کیسے ہو

سمیر۔صباء۔۔۔۔۔،، سمیر اور صباء مڑنے لگے تو ثناء کی آواز پر رک گئے۔سمیر نے صباء کو دیکھا اور پھر آنکھوں سے کچھ کہا۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ سالی صاحبہ۔۔۔،، سمیر نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔۔صباء مجھے معاف نہیں کرو گی۔۔۔۔،،ثناء نے شرمندگی سے سر جھکا کر پھر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا وہ دونوں ایک ساتھ پرفیکٹ لگ رہے تھے۔۔

کاندھے سے کاندھا ملائے کھڑے تھے

"میں نے معاف کیا اور تم نے ویسے بہت اچھا کیا تھا اسی وجہ سے ہماری شادی تو ہو گئی۔ہاہاہا۔۔۔۔،،صباء نے مذاق میں بات اڑا کر اسے گلے لگا لیا۔

"ہمیشہ وہ کرو جو تمہارا دل کہتا ہے۔۔۔

جو دماغ سے کام لے وہ ہمیشہ پچھتاتا ہے۔دیکھو اب تائی جان اور احمد بھائی کہاں ہیں۔۔۔کیا کیا انہوں نے یہ بھول گئے کہ ماروا آپی انہیں لے کے آئی وہ کتنا اچھا سوچتی ہیں پر ارشا آپی ابھی بھی۔۔۔اسفی بھائی اور من آپی کے درمیان آرہی ہے پلیز اسے سمجھاؤ محبت کرنے والوں کو جدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔محبت نفرت کو ہرا دیتی ہے۔۔۔۔،،صباء نے اس کی رخسار پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں کوشش کروں گی صباء اگر تم دونوں کے لئے کچھ کرسکتی ہوں تو میرے لئے خوشی کی بات ہوگی۔۔۔،،ثناء نے اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

صباء مسکرائی اور پھر واپس مڑ گئے۔

"ٹھیک کہتی ہے صباء۔۔۔آپی اور ماما نے اپنے بیٹے کو ہی اس حالت میں پہنچا دیا۔۔۔شائد میں نے بھی۔۔۔۔۔،،ثناء خوف سے سوچتی کمرے میں چلی گئی۔

New Era Magazine

اسے احساس ہو گیا تھا کہ کیا غلط ہے اور کیا ٹھیک۔

****

"اسفی بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں کچھ دن شادی میں رہتے ہیں اور آپ ارشا کے ساتھ۔۔۔۔۔۔کیوں آخر۔۔۔کیا وجہ ہے۔آپ کو پتا ہے اس طرح من آپی ہرٹ ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔،،صباء قدرے غصے سے سینے پر ہاتھ باندھ بولی۔

"جی صبی بلکل ٹھیک کہ رہی ہے آخر آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔،، سمیر نے بھی صباء کی حمایت کی

وہ صوفے سے اٹھ ان دونوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"تم دونوں کو کیا لگتا ہے میں من سے محبت نہیں کرتا۔۔۔؟

بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔،،اسفار نے سرگوشی کی اور چاروں اطراف نظر دوڑائی۔تاکہ کوئی دیکھ نہ لے۔

"ارشا کا ایسے لوگوں سے لنک ہے جو روح کے حادثے سے جوڑے ہوئے ہیں۔۔۔اور یہ اپنی ماں اور بھائی کے خلاف گواہی بھی دے گی جس سے وہ پھانسی کے

تختے پہ چڑھ جائیں گے میرا خون کھولتا ہے اس عورت کو دیکھ اس سے جوڑے لوگوں نے میری روح مجھ سے چھین لی اس نے من کو پھنسایا میری روح کی عزت پہ بھی وار کیا اور من کی عزت پہ بھی اتنی آسانی سے تو اسے نہیں بخشوں گا۔۔۔۔۔،،اسفار نے دانت پیس کر کہا واپس مڑا پیچھے ماروا سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

"یہ پلین تم نے کب بدلا مجھے بتانے کی تکلیف کرو گے۔۔۔۔۔۔،،ماروا نے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔

"تب یہ ہی پلین تھا۔۔۔بس سوچا تھوڑا سا ہونے والی بیگم کو ستا لیا جائے۔۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا۔

"اسے یہ ہی دیکھانا ہے کہ ہمارے درمیان ابھی کچھ ٹھیک نہیں ہے بس مجبوراً شادی کرنی پڑ رہی ہے تاکہ وہ مجھ پہ یقین رکھے پہلے وہ اپنے بھائی اور ماں کے خلاف گواہی دے گی اور پھر اپنے دوستوں کو پکڑائے گی۔۔۔،،اسفار نے ماروا کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کان میں گھس کر سرگوشی کی۔

"یہ ٹھیک رہ گا کیا۔۔۔ایک لڑکی کو استعمال کرنا۔،،ماروا اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی۔

"جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔۔۔،،اسفار نے مسکرا کر کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے پر بھائی آپ اور ماروا آپی کیوں مس بی ہیور کرو گے ایک دوسرے

سے۔۔۔،،صباء جھنجلا کر بولی۔

"چھوٹی یہ قانون ہے ہر کام پلیننگ سے کرنا پڑتا ہے۔ چلو ان باتوں کو چھوڑو چلتے ہیں پہلے بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔،،اسفار نے ماروا کو دیکھا جو چادر اوڑھے ریڈی تھی۔

سب سر ہلا کر چل دیئے

"آپی کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔،،صباء کچھ یاد آنے پہ بولی۔

"آپی آپ نے ایک دفع میرے لئے برقعہ خریدا تھا کہاں ہے وہ۔۔۔۔،، سمیر اور اسفار سے کافی فاصلے پہ ماروا کو لے جا کر وہ بولی تو ماروا نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"ورڈروب میں پڑھا ہے۔۔۔۔،،

"میں ابھی آتی ہوں۔۔۔،،صباء کہہ کر چلی گئی اور چند منٹ بعد واپس آئی۔

سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آ گئی جبکہ اسفار اور ماروا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ وہ ڈھیلا ڈھالا بلیک عبایا جس کے بازوؤں پہ سٹونز کا کام تھا اور لمبی پٹی پہ بھی ویسے ہی سٹونز زیب تن کئے چہرے کے گرد اچھے سے کالا حجاب لپیٹے ہوئے تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا

"بہت خوب صورت لگ رہی ہو میری جان۔۔۔،،ماروا نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ

New Era Magazine

رکھ دیئے۔

صباء نے سمیر کو دیکھا۔

"سمیر آپ کو کوئی پروبلم تو نہیں ہو گی اگر میں عبایا پہنوں۔۔۔"صباء آہستہ آہستہ چلتی اس کے سامنے جا رکی۔اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا۔اس کی آنکھوں میں عزت محبت سب یہ گواہی دے رہے تھے اس وقت اسے کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ایک دفع سمیر نے ہی اسے کہا تھا تو وہ سمیر کی بات مان گئی تھی۔۔وہ بہت خوش تھا صباء کے لئے اس کے دل میں محبت بڑھ گئی تھی۔۔

"چلیں اب۔۔۔۔"اسفار نے کہا

"نہیں تم اپنی منگیتر کا انتظار کرلو۔۔"مار وانے منہ کے زاویے بدل کر سنجیدگی سے کہا۔

"ارشا کہاں ہو کم اون لیس گو یار۔۔۔۔"اسفار نے ماروا کی ٹانگ کھینچی۔

"تم ذرا لحاظ میں رہو میں بھول جاؤں گی کہ تم میری روح کی محبت۔۔۔"ماروا نے اسے گریبان سے پکڑ کر کہا۔

"اوہ ریلی ابھی بھولی نہیں۔۔۔۔۔"اسفار نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"بس کرو یار۔۔۔کیوں ٹوم جیری کی طرح لڑ رہے ہو چلو پلیز آپی ارشا بھی آ

گئی۔۔۔۔،،صباء نے ان دونوں کو ٹوکا تو مارو ا کو سمیر اور صباء کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ اسفار کے گریبان کو چھوڑ پیچھے ہوئی۔

ارشا نے صباء کا جائزہ لیا۔

"اسفی بھائی ثناء کو بھی لے چلتے ہیں جب گناہگاروں کو لے جا سکتے ہیں تو کیا اس کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔،،صباء کی نظر ثناء پہ پڑی جو ان سب کو ٹیرس پہ کھڑی آنسوں سے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر ازما کو بھی لے چلتے ہیں کبیر کے پاس تایا جان ہیں اور نرس بھی ہے انجم بھائی بھی ہیں۔۔۔،،مار وا بیگ سے فون نکالتے ہوئے بولی۔نرس اور ساتھ میں ایک ڈاکٹر بھی ہائر کیا گیا تھا جو اسے کنڑول بھی کرتا تھا۔

"ٹھیک ہے ازما ثناء جلدی ریڈی ہو کر نیچے آؤ۔۔۔پانچ منٹ ہیں تم دونوں کے پاس ہیری اپ۔۔۔،،اسفار نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

"میں ریڈی ہوں۔۔۔،،ثناء مسکراتی بھاگ کر نیچے آگئی۔

"اسلام علیکم !تایا جان ہم سب شاپنگ جا رہے ہیں۔۔آپ سائیڈ سے جلدی لوٹ آئیں۔۔۔کبیر گھر میں اکیلا ہے۔۔۔۔،،

"ٹھیک ہے پھر میں پانچ منٹ تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔،،مار وا نے بات کر کے فون

پھر سے

پرس میں ڈال لیا۔

"میں ریڈی ہوں۔۔۔۔،،ازما بھی ہال میں آ گئی۔

"آپ لوگ چلیں اب ایک گاڑی میں تو سب نہیں آئیں گے۔۔۔میں اور صباء اپنی گاڑی میں آ جائیں گے۔۔۔۔،، سمیر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا وہ سب بھی ان کے ساتھ ساتھ باہر گئے صباء اور سمیر نے رخ جٹ ہاؤس کی طرف کر لیا۔

"ایک بات بتاؤ۔۔تم نے یہ برقعہ کیوں پہنا۔۔۔۔؟،، سمیر نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور مسکرا کر بولا۔وہ کمر پر ہاتھ باندھے آہستہ آہستہ چل رہا تھا صباء بھی اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا رہی تھی۔وہ گاؤن بہت اچھے سے کیری کئے ہوئے تھی۔

"میرا دل چاہا تو پہن لیا میری روح تک کو ٹھنڈک مل گئی ہے سمیر بہت سکون مل رہا ہے عبایا پہن کر۔۔پہلے لگتا تھا چادر میں بھی مجھے دیکھ رہے ہیں۔۔۔نہ جانے کیوں مجھے بہت عجیب لگتا تھا آج معلوم ہوا کہ عجیب کیوں لگتا تھا۔۔۔،،صباء مسکرا کر بولی۔پاس سے ایک خاتون گزر رہی تھی اس نے ان دونوں کو روک کر پیار دیا۔

چند لڑکے ان کے پاس سے سمیر کو سلام کرتے گزر گئے۔

"دیکھا سمیر یہ وہی لڑکے ہیں جو مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے لاکھ چاہتے ہوئے بھی ان

کی نظریں نہیں جھکتی تھی۔۔پر میں سوچتی تھی ان کی غلطی ہے نہیں ان کی نہیں میری غلطی ہوتی تھی۔

اور آج پتا ہے کیوں ان کی نظریں ایک سے دوسری بار مجھ پہ نہیں پڑی؟؟۔۔۔۔،،صباء نے مسکراتی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں۔۔۔،،سمیر نے دلچپسی سے سوال کیا۔

"کیونکہ اب میرے ساتھ آپ ہیں۔اور میرے تن پہ وہ مقدس لباس ہے جو ہر غلیظ ترین نظروں سے محفوظ رکھتا ہے۔۔۔۔،،صباء کی آنکھوں سے دو آنسوں جھلکے جیسے اس نے پیار سے صاف کیا۔

"آئی لویو۔۔۔،، سمیر تھوڑا اس کی طرف جھک کر بولا صباء نے آس پاس نظریں گھمائی کوئی موجود نہیں تھا۔وہ جھنپ گئ

"ہاہاہا میں گاڑی نکال کر لایا ابھی۔۔۔،،پتا بھی نہیں چلا تھا وہ دونوں گاؤں کے آخری حصے میں آچکے تھے سمیر جلدی سے گھر میں داخل ہوا بڑا گیٹ کھولا اور پھر گراج سے گاڑی نکال لایا۔صباء کے لئے فرنٹ ڈور کھول دیا۔

****

وہ لوگ اب ایک بڑی جویلری شاپ میں موجود تھے۔۔

New Era Magazine

"واؤ کتنا پر سنیلیٹی والا شخص ہے اور کیا ٹین پیک باڈی ہے۔۔ کیا مسلز ہیں۔۔۔۔،، سمیر اور صباء جویلری دیکھ رہے تھے جب ان کے کانوں پہ چند سر گوشیاں پڑھی۔

"ارے ساتھ لڑکی دیکھو برقعے میں
شائد اس کی بہن ہو گی۔۔۔۔،، ایک لڑکی نے کہا

"پر کمیسٹری تو کچھ اور بتا رہی ہے۔۔۔،، دوسری لڑکی کا تبصرہ بلند ہوا۔ ابھی ابھی انہوں نے صباء کو دیکھا نہیں تھا صباء کاؤنٹر کی طرف منہ کئے بیٹھی تھی جبکہ سمیر کرسی کا رخ صباء کی جانب کئے اسے جویلری پسند کروا رہا تھا

"سمیر یہ کیسا لگے گا۔۔۔،، صباء نے اگنور کر کے اس کے شانے پہ تھپکی دے کر کہا۔

"ارے بہن لگتی نہیں ضرور ارینج میرج ہو گی۔ کیونکہ اتنا ہوٹ ڈیشنگ لڑکا تو کسی ماڈرن سے ہی شادی کرے گا نہ۔۔۔۔،، شائد ان لڑکیوں کے پاس بہت فالتو ٹائم تھا۔ تبھی تو ان دونوں کو پوائنٹ بنائے بیٹھی تھیں

سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"تم ہنس رہے ہو۔۔۔۔ ہماری لو میرج ہے مت بھولو بھاگ کر شادی کی ہے ہم نے۔۔،، صباء غصے سے مگر آہستہ بولی۔

New Era Magazine

"ہاں پر بھاگنا تو مجبوری تھی۔۔۔ صرف تمہیں بچانا تھا پر تم پلے ہی پڑ گئی۔۔۔،، سمیر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

"اوہو ہو۔۔۔۔ تو یہ لو میرج نہیں تھی۔۔۔ آپی، اسفی بھائی۔۔۔۔،، صباء نے قدرے اونچی آواز میں ان دونوں کو پکارا جو دوسرے کاؤنٹر پہ بیٹھے تھے۔

"کیا ہوا صباء۔۔۔،، اسفار اٹھ کر ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ سمیر شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ صباء نے ایک نظر ان چاروں لڑکیوں پہ ڈالی جو اسفار اور سمیر کو گھور رہی تھی۔

"یہ کہتا ہے ہماری لو میرج نہیں کہتا ہے مجبوری میں شادی کی۔۔۔۔،، صباء نے دانت پیس کر سرگوشی کی۔

"ایسے کیوں بولا گدھے چل سوری بول میری بہن سے ابھی نہیں تو دو ہاتھ لگاؤں گا۔۔۔،، اسفار نے مصنوعی غصے سے کہا تو سمیر کا قہقہہ گونج گیا۔

سارے کسٹمرز اور مار والوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ایم سوری وائفی۔۔ میری کیا مجال۔ میں سوچ رہا ہوں اپنی بیوی کو دوبارہ پرپوز کر دوں کیوں سسر جی اجازت ہے۔۔۔،، وہ قدرے اونچی بولا تھا مار واازما کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اسفار بھی ہنس دیا اور باقی کسٹمرز بھی جبکہ صباء جھنپ گئی اور کرسی پہ بیٹھ گئی

"ارے تم لوگ یہاں۔۔،، ثمر کی شوخ آواز سن کر وہ سب چونکے تھے۔

"واہ۔۔۔ کیا سرپرائز دیا۔۔،،اسفار نے اسے گلے لگا کر کہا۔

پھر سمیر نے گلے لگایا۔

"کیسی ہو صبی۔۔،، ثمر نے مسکرا رہی صباء کے سر پہ ہاتھ رکھ سر ہلایا۔

"بھائی۔۔۔۔۔،،وہ جھنجھلا گئی۔

اسفار اور سمیر کے ساتھ ثمر کا بھی قہقہہ بلند ہوا۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔۔،،وہ مسکرا کر بولی۔

"اللہ کا شکر ہے۔،،وہ مسکرا کر کہا صباء کو اپنا وہاں کھڑا ہونا بے قار لگا تو وہ ماروالوگوں کی طرف بڑھ گئی

"واؤ یہ تو پورا خاندان ہی ہینڈ سم لڑکوں سے بھرا پڑا ہے۔۔۔۔،،ان لڑکیوں کی آواز صباء کے کانوں پہ پڑی پر وہ مڑی نہیں۔

"یہاں کیسے کنوارے صاحب۔۔۔،،اسفار نے شرارت سے کہا تو وہ خفگی سے اسے دیکھتا

اسفار سمیر کے ساتھ کرسی کھینچ بیٹھ گیا اور ایک ہاتھ شیشے کے کاؤنٹر پہ ٹکا لیا

"ماما کو شاپنگ کرنی تھی۔۔ایکچلی ان کو صرف اسی شاپ کی جویلری پسند ہے سو آنا

پڑا۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولا

"اور سناؤ تم لوگ یہاں۔۔اکیلے یا من لوگ بھی ہیں،، ثمر فون نکالتے ہوئے بولا۔

"ہم بھی لیڈیز کے ساتھ آئے ہیں ان بھائی صاحب کی شادی ہے نہ اسی کی شاپنگ کرنے۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔

"ارے یار تم دونوں گھوڑی۔۔۔نہیں۔۔نہیں۔۔گاڑی چڑھ گئے اور میں پھر سے رہ گیس۔۔۔۔۔۔۔،، ثمر نے مصنوعی جیلسی سے کہا۔

"ہاہاہایہ تو ہماری پاور ہے ویسے تم دونوں ابھی کنوارے ہو شرم کرو میں تم دونوں سے چھوٹا ہو کے بھی شادی شدہ ہوں۔۔،، سمیر اٹھ کھڑا ہوا اور ان دونوں کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

ثمر سفید شرٹ اور سرمئی پینٹ میں ملبوس تھا شرٹ کے اوپر کے دو بٹن یوں ہی کھولے ہاتھ میں ریسٹ واچ اور بازوؤں کو فولڈ کئے چہرے پہ مسکراہٹ تھی پر مسکراہٹ کے پیچھے جو درد تھا اسے وہ ہی جانتا تھا۔

"چلو من لوگوں سے تو مل لو بھائی۔۔۔،، اسفار نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا

"تم کمزور ہوتے جارہے ہو۔۔۔کیا ہو گیا ہو رہے ہو خیریت،۔۔۔کہیں پھر سے عشق وشق تو نہیں ہو گیا۔۔۔،،، اسفار نے اس کا جائزہ لیا۔گندمی رنگت پیلی پیلی پڑ چکی تھی

New Era Magazine

اور وہ قدرے کمزور بھی ہو چکا تھا۔

"بس تھوڑا سا بخار ہو گیا تھا اب ٹھیک ہوں۔۔اور ایک محبت بھولتی نہیں دوسری کون کرے گا۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔جو یلری شاپ کے دوسرے حصے میں وہ تینوں داخل ہوئے۔

جہاں وہ لوگ جو یلری دیکھ رہی تھی کنگن چوڑیاں۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔!،، ثمر نے مسکرا کر ماروا کو سلام کیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم السلام !تو فائنلی۔۔ثمر بھائی صاحب کو سی آئی ڈی والوں نے سنڈے کی چھٹی دے ہی دی۔۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔

"انہوں نے ان کے دل کی چینخ وپکار سن ایک دن کے لئے نکال دیا ہو گا۔۔۔،،صباء نے بھی ٹانگ کھینچی سب سے پہلا قہقہہ سمیر کا تھا اور پھر باقی سب بھی ہنس دیئے۔۔ ارشا از ماشاء سے بھی تعارف کروایا گیا تھا شاء کی کئی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی پر وہ اب کی بار وہی نہیں کرنا چاہتی تھی جو سمیر صباء کے ساتھ کیا۔

اتنے میں ثمر کے فون پر کسی کی کال آنے لگی۔وہ جینز سے فون نکالتے فون دیکھتے بولا

"امپورٹڈ کال ہے۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔،،

"ایسی بھی کون سی امپورٹنڈ ہے۔۔۔،،اسفار نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

New Era Magazine

"لڑکی کی تو نہیں ہے۔۔۔اے_کے کی ہے۔۔۔"وہ کہتے باہر کے دروازے کی جانب بڑھا گیا۔مارواۓ کے کو نہیں جانتی تھی وہ تو صرف پرنس کو جانتی تھی۔

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ واپس مڑنے لگا تھا کہ اچانک۔۔۔

بہت اچانک ایک جھٹکا لگا۔۔

اس کی سانسیں رک گئی۔

دل کی تیز رفتار چلنے والی دھڑکنیں بند ہو گئی اور اس نے مڑ کر دیکھا۔۔

وہ ہی تھی مسکراتی ہوئی کسی کے ہم راہ تیز قدم اٹھاتی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی وہ جس کسی کے ساتھ تھی اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"رانی۔۔۔۔۔"زبان پھڑ پھڑائی۔۔وہ تیز قدم اٹھا تا روڈ کراس کرنے لگا پر ٹریفک بہت زیادہ تھی۔

"رانی۔۔۔۔۔۔

رانی رک جاؤ۔۔۔رانی"وہ اس کنارے ادھر ادھر بھاگتے اونچی اونچی پکار رہا تھا بہت سے لوگوں نے اس کے جنون کو دیکھا۔اس دیوانے کو دیکھا۔۔۔

اس مضبوط مرد کو دیکھا۔

پر رانی تک آواز نہیں پہنچ سکی اس نے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا نمبر ابھی بھی بند

New Era Magazine

تھا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ کسی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی بہت مسکراتے ہوئے

چہرے پہ خوشیاں سجائے نہ جانے کس کے ہمراہ تھی وہ۔۔

ثمر کچھ نہیں سوچ سکتا تھا۔۔

اور پھر گاڑی زن سے دھواں اڑاتی چلی گئی۔

"رانی۔۔۔۔،، دل نے آخری مرتبہ پکارا۔۔

وہ اب کی بار تو اور بھی زیادہ خوبصورت اور دلکش سراپے کے ساتھ ثمر کے سامنے آئی

تھی پر پینٹیڈ لون کی شرٹ اور پلازو روشن چہرے کو چادر میں چھپانے کی کوشش کی گئی

تھی پر ثمر کیسے اسے نہ پہچانتا۔۔

مرے قدم اٹھاتا وہ شاپ میں داخل ہوا قدم لڑکھڑائے تو اس نے ہینڈل تھام لیا۔۔

ایک بار پھر وہ آ کر چلی گئی۔۔

"ثمر بھائی کیا ہوا۔۔۔۔۔،، سمیر اور صباء شائد باہر جا رہے تھے اس کے دھواں ہوتے

چہرے کو دیکھ اس کی طرف بڑھے۔

ثمر نے نظریں کسی غیر مرائی نقطے پہ نظریں ٹکا رکھی تھیں۔

"میں پانی لاتا ہوں۔۔،، سمیر تیزی سے کہتا شاپ میں رکھے کولر کی طرف بڑھا۔

"بھائی کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔،، صباء نے سر جھکا اس کے چہرے کو دیکھا۔

New Era Magazine

"وہ پھر سے چلی گئی میں اسے ڈھونڈ کر بھی نہیں ڈھونڈ سکوں گا۔۔۔۔۔،،وہ کھوئے

ہوئے انداز میں اس قدر مدھم آواز میں بولا کہ صباء سن نہیں پائی۔

اور پھر وہ اٹھا تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

جب تک اس کی ماں شاپنگ نہیں کر لیتی تب تک وہ وہاں نہیں آیا۔۔وہ بھی کھو جانا

چاہتا تھا چھپ جانا چاہتا تھا پر۔۔خود سے کیسے چھپتا کہاں تک چھپ جاتا۔۔۔

****

ثمر واپس آکر پھر سے

کمرے میں بند ہو گیا۔آج ایک بار پھر وہ اسی درد سے دوچار ہوا جس سے کئی سال پہلے

ہوا تھا۔۔

وہ آہستہ قدم اٹھاتا ورڈروب کی جانب بڑھا اور ڈروب کھول ڈائری نکال کر بیڈ پہ گر گیا

اور ڈائری کھول لی،

"تو سنو ڈیئر ڈائری تمہیں ایک شعر سناؤں۔۔۔

"تم عشق ہو

یا جنون ہو

پر کچھ بھی ہو میرا سکون ہو۔,

New Era Magazine

تم پاگل بھی

ہو آوارے ہو

پھر بھی ساتھیا تم ہمارے ہو،

ارے واہ مجھے تو شاعری بھی آنے لگی۔

لگتا ہے مجھے محبت ہو رہی ہے۔۔۔؟

تم یہ سوچ رہی ہو تو ہرگز غلط سوچ رہی ہو ڈیر ڈائری۔۔۔،

میں نے تو رسیلے آموں کی یاد میں یہ شاعری تمہیں سنائی۔

جانتی ہو نہ مجھے آم کتنے پسند ہیں۔۔

نہیں جانتی۔۔۔؟؟؟

ہاؤ چلو میں تمہیں آج اپنی پسند نہ پسند بتاتی ہوں۔۔۔

میں چاہتی ہوں میرا شوہر ایسا ہو جو میری ہر خواہش پوری کرے۔۔۔،

اب خواہشات سنو۔

مجھے سردیوں میں گرمی کی دھوپ چاہیے جو ممکن نہیں۔۔۔،

مجھے دنیا بھر کی حسین وادیوں میں کھونے کو من کرتا ہے۔

اور جب میں کھو جاؤں تو مجھے کوئی ڈھونڈ نے آئے۔

New Era Magazine

میں ہوا میں اڑنا چاہتی ہوں۔۔۔،

صحراؤں میں بھاگنا چاہتی ہوں۔۔،

مجھے بھوت کو دیکھنا ہے۔۔

جو ممکن نہیں۔،

میں چاہتی ہوں کوئی خوبصورت اور ہینڈسم جن مجھ پہ عاشق ہو جائے۔۔۔

جو ممکن نہیں۔۔،

مجھے چاند زمین پہ چاہئے۔۔۔یہ بھی ممکن نہیں۔۔۔،،

ویسے چاند والی مانگ ذرا غلط ہے پر یہ مشکل نہیں پورے چاند کی رات پانی کی جھیل میں جب دیکھیں تو چاند نظر آتا ہے۔۔۔،

ڈیئر ڈائری یہ راز میرے اور تمہارے درمیان میں ہی رہ کہ چاند زمین پہ کیسے آ سکتا ہے۔۔اوکے اب آگے سنو۔۔،

میں چاہتی ہوں میرا شوہر ایسا ہو جس کے پیچھے دنیا جہاں کی لڑکیاں بھاگتی ہوں۔۔۔ میرے سوا۔۔۔

کیونکہ وہ میرے پیچھے بھاگے گا نہ۔ہاہاہا۔،

ایک اور بات بتاؤں مجھے میرے فیوچر شوہر سے بہت محبت ہونے والی ہے۔

کیونکہ وہ بہت معصوم ہوگا۔۔۔

اور زیادہ امیر نہیں ہوگا تا کہ وہ ہر وقت میرے پاس رہے سارا وقت مجھے دے۔امیر لوگ ہر وقت بزنس میں ہی پھنسے رہتے ہیں جیسے دادا تایا سب بھائی جان لوگ۔۔۔۔،،

ثمر نے ڈائری بند کر دی۔

"رانی میری پسند پتا ہے کیا ہے۔

میں تمہارا شوہر ہوتا۔

تمہاری ہر خواہش پوری کرتا۔۔۔،

سردیوں میں گرمی کی دھوپ تو ممکن نہیں پر اپنے جلتے ہاتھوں میں تمہارا سر دہاتھ تھام لیتا

دنیا کی وادیوں میں جب تم کھو جاتی۔

تو میں تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا جیسے میں اب ڈھونڈ رہا ہوں پاگل بن کے۔۔۔

صحراؤں میں بھاگتی تو میں تمہارے پیروں تلے بچھ جاتا۔۔،

اور یہ جن بھوت والی خواہشات کبھی پوری نہیں کرتا

اور تم تو خود چاند ہو۔۔۔ تبھی تمہارے سامنے آئینہ رکھ دیتا اور کہتا دیکھو میرا چاند۔

میرے پیچھے کوئی نہیں بھاگتی۔۔۔ شائد میں خوبصورت نہیں ہوں۔۔۔ پر میں

New Era Magazine

تمہارے پیچھے بھاگتا ہوں۔۔۔۔،، وہ سانس لینے کو رو کا۔

''کاش تمہارا فیوچر شوہر میں ہوتا۔،

میں امیر نہیں بہت غریب ہوں رانی بہت غریب۔۔۔ا گر تم میری ہوتی تو میں بہت امیر ہوتا رانی بہت۔۔۔۔۔۔

کاش تمہاری محبتیں شدتیں میری ہوتی۔۔کاش رانی تم میری ہوتی۔۔۔۔۔تو میں ساری دنیا چھوڑ تمہارے پاس بیٹھا رہتا۔۔۔۔،، ثمر نے آنکھیں بند کر لی۔دو، تین،اور پھر بہت سارے آنسوں نکل کے کان پٹیوں کے پاس جا کر جذب ہو گئے۔

کانٹوں کی سیج پہ وہ لیٹے یکطرفہ محبت کا سوگ منا رہا تھا۔

خوشیوں کی ساعتیں سبھی فوراً گزر گئیں
لیکن اداس رہنے کا موسم نہیں گیا

ہم نے تو سانحوں کے زمانے بھلا دیے
اب بھی ہمارے دل سے ترا غم نہیں گیا

اتنا تو ہے کہ کچھ تو رہا ہے ہمارے پاس
تم تو گئے پر آنکھ سے یہ نم نہیں گیا

"ربا کیوں ہوا میرے ساتھ یہ مذاق آخر کیوں اس معصوم لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوا جو مجھے جانتی نہیں۔۔۔۔،، ثمر نے کروٹ بل منہ سرہانے میں دے لیا اور سر پہ تکیہ رکھ کر سرہانے پہ مکے برسانے لگا۔

"نکل جاؤ میرے دل و دماغ سے رانی نکل جاؤ۔۔۔۔،، درد بھری آواز تکیئے کے تلے سے نکلی۔

"نہیں یہ ممکن نہیں ہے سیٹھ ثمر۔۔،، دل کی آواز بہت اونچی تھی۔

اتنے میں اس کا فون بجا۔

وہ اٹھا اور بیڈ کی پشت سے سر ٹکا کر سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا۔

اے سی پی صاحب کی کال تھی۔۔وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے کال اٹینڈ کرنے لگا اپنے درد کے سامنے فرض کو وہ جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

"اسلام علیکم سر،،

"وعلیکم السلام ثمر ارجنٹ کیس ہے جلدی پہنچو۔۔۔۔،،

New Era Magazine

"اوکے سر۔۔۔،، ثمر بیڈ سے اتر کے چہرے اور پھر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ورڈروب کی طرف بڑھ گیا

"آر یو اوکے ثمر۔۔،،انہیں اس کی آواز میں کچھ محسوس ہوا تو تشویش آمیز انداز میں بولے۔

"یس سر ایم فائن۔۔،، ثمر نے اس بار مسکرانے کی ناکام کوشش کی اور کال کاٹ فون بیڈ پہ اچھال کر ڈائری کو دوبارہ ورڈروب کے دراز میں رکھ کر کپڑے اٹھاتا واش روم گھس گیا۔کچھ دیر ٹھنڈے شاور لینے کے بعد وہ فریش تھا۔

ہلف بازوؤں والی بیلوٹی شرٹ اور پیپسی کلر کی جینز پہن وہ فون،وائلٹ،اور گاڑی کی چابی اٹھاتا کمرے سے نکلا۔

"ارے ثمر بیٹا آج بھی ڈیوٹی۔۔۔۔،،اس کی ماما اسے تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں سے اترتا دیکھ بولی۔

"جی ماما۔۔۔۔،، ثمر مسکراتے رک گیا اور ان کی طرف بڑھ گیا۔

"بھیا سنڈے تو ہمارے ساتھ گزار لیا کریں۔۔دیکھیں گے جب آپ کی بیوی آگئی تو آپ کیسے ڈیوٹی پہ جاتے ہیں۔۔۔،،عالیہ نے جوس کا گلاس اسے تھما دیا۔

New Era Magazine

"یہ نوبت نہیں آئے گی۔۔۔۔،، ثمر نے گلاس خالی کر کے اسے تھمادیا اور زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولتا ا نہیں خدا حافظ کہتا چلا گیا۔اس کی ماں نے گہری سانس لی اور پھر سے سوفیا کی طرف مڑ گئی جس کے بالوں میں برش چلا رہی تھی۔

عالیہ بھی تذبذب سی ہوتی چلی گئی۔اکثر ثمر شادی کی بات سے چڑھ جاتا کبھی مذاق سے ٹال جاتا وہ سمجھ نہیں سکتی تھی

****

عشق کہاں جانے والا تھا اب کے بن بدنام کیے
پہلے ہم کو گروی رکھا پھر جذبے نیلام کیے

خود پر تہمت آپ لگائی خود پر ہی الزام دھرے
دیکھو ہم نے بعد تمہارے کیسے کیسے کام کیے

جتنی عمر گزار آیا ہوں ساری تیرے نام پیا
اب جتنے لمحات بچے ہیں وہ بھی تیرے نام کیے

New Era Magazine

ایک ہفتہ کیسے گزارا معلوم ہی نہیں ہوا اس ایک ہفتے میں اسفار گھنچکر بنا رہا کبھی حویلی کبھی تھانے کچہری کبھی ماروا ازما کو شاپنگ پہ جانا ہوتا۔اور کا بھی یہ حال تھا حویلی میں پینٹ سے سجاوٹ کا سارا کام اس نے کروانا تھا۔

اور فائنلی سارے کام ختم ہوئے اور۔کل رات من اور اسفی کی مہندی تھی آج سمیر اور صباء کا اہم ٹیسٹ تھا سو سمیر کو جانا تھا

"صباء تم یونیورسٹی نہیں چلو گی۔۔۔،، سمیر باڈی سپرے کرتے ہوئے مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔اور پھر شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔وہ سمیر کا پھیلاوا سمیٹ رہی تھی۔

"نہیں میں نہیں جاسکتی ابھی حویلی جانا ہے وہاں ازما آپی اکیلی ہیں۔۔اور ویسے بھی اب میں نے کیا کرنے جانا ہے۔۔۔،،وہ مسکراہٹ دبا کر بولی

صباء ابھی نہا کر آئی تھی تبھی اس کے بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور وہ کمرے کو سیٹ کرتی ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔

سمیر کو شرارت سوجھی اس نے اپنی شرٹ کا تیسرا بٹن توڑ دیا۔۔۔

"صباء یہ بٹن لگانا یار، ٹوٹ گیا۔۔۔،، سمیر نے منہ لٹکا کر کہا۔

صباء نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکرا کر کشن صوفے پہ رکھے سمیر کے بکھرے نوٹس اس کے بیگ میں رکھ پھر سنگھار شیشے کے پاس نیچے بیٹھ گئی اور دراز کھول کر ایک بوکس نکال لیا۔

سوئی میں دھاگہ ڈالنے کے دوران دو تین بار سوئی نازک انگلیوں کے پوروں میں لگی پر اس نے اففففف تک نہ کی جانتی تھی سمیر کو پتا چلتا تو وہ اس سے سوئی دھاگہ کھینچ کھڑکی سے باہر پھینک دیتا۔

"یہاں بیٹھیں جٹ صاحب۔۔۔تم چھ فٹ کے ہیں جمپ مار کے لگا نہیں سکتی۔۔۔،،صباء نے اسے
شانوں سے تھام کر بیڈ پہ بیٹھا اس کے سامنے ایک طرف ٹک گئی۔ایک نظر اس پہ ڈالی
۔
سفید شرٹ لائٹ بیلو جینز میں ملبوس شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھولے تھے کف دوہرے کر رکھے تھے۔

بالوں کو فلو سٹائل دیئے سفید چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ سجائے وہ صباء کو محبت سے دیکھ رہا تھا۔

صباء تھوڑی جھک کر بٹن لگانے لگی۔

"اب لگ رہی ہو روائتی بیوی۔۔،، سمیر نے اس کے گیلے بالوں کو انگلی پہ لپٹتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"ہل مت سوئی لگ گئی پھر مجھے مت کہنا۔۔۔۔،،صباء نے دوٹا نکے لگاتے ہوئے بولی۔

"تم نے مجھے کہا نہیں نہ۔۔؟

تو میں کیوں کہوں گا۔۔۔۔،، سمیر نے لہجے میں محبت سمو کر کہا۔

صباء نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔اور پھر دانتوں سے دھاگہ کاٹا اسی دوران سمیر صباء کو مسکرا کر دیکھتا رہا۔

"اے۔۔۔صباء بات سنو۔۔۔یار چلو نہ میرا اکیلے دل نہیں لگتا تمہارے بغیر۔۔۔۔،،صباء اٹھنے لگی تو اس نے پکڑ کر اپنے قریب بیٹھالیا۔اب ان کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں تھا۔

" چلیں ٹھیک ہے میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔۔۔

تاکہ میرا دل لگا رہے۔۔۔۔،،صباء نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا

"اچھا جی ویسے کہاں کہاں میرے ساتھ جاؤ گی۔۔۔۔،،

"دنیا سے آخرت تک آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔کہیں بھی پیچھا نہیں چھوڑنے والی ۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر اسے دیکھا اور تھوڑا فاصلے پہ ہو بالوں کو سامنے ڈال خشک

New Era Magazine

کرنے لگی۔

"ریلی۔۔۔واؤ پھر تو ہم قبر میں بھی ایک ساتھ ہوں گے۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا اور صباء کے بالوں کو پیچھے کر اس کے گرد مضبوط احصار حائل کیا کر دی۔

"شیٹ اپ سمیر۔۔۔ مرنے کی بات مت کرو ابھی ہمارے ننھے منے بچے ہوں گے ،اور ہم بوڑھے بوڑھی ہو جائیں گے تو لان میں بیٹھ کر کافی پیا کریں گے سردیوں میں۔۔۔،،

"بس کر پگلی۔۔

میں نے یونی جانے کا ارادہ کینسل کر دیا۔۔۔،، سمیر نے اسے اٹھا کر بیڈ پہ ڈال دیا۔

"سمیر ماما پاپا گھر میں ہیں کیا کر رہے ہیں۔۔۔،،صباء اسے خود پہ جھکتا دیکھ آنکھیں بند کر کے خوف زدہ ہو کر بولی۔

"ماما پاپا میرے سسرال گئے ہوئے ہیں سو۔۔۔،، سمیر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ایک طرف ٹک گیا

"سمیر مجھے یونی کے لئے ریڈی ہونا ہے۔۔۔،،صباء نے اسے پیچھے دھکیلا اور ہڑ بڑا کر بولی

"پر کیا کرنے جانا یونی۔۔۔؟،، سمیر نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ سمیر کی

سانسیں اس کے کان کو چھو گئی چند پل وہ بہک رہا تھا۔

"سٹڈی کرنے۔۔۔،،صباء کی آواز بہت مدھم تھی

"اچھا تم سٹڈی بھی کرتی ہو۔آج تک کتنی سٹڈی کی ہے۔۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا اور اس کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

اس کی گستاخیاں صباء کے دل کو زور زور سے دھڑکانے میں مصروف تھی

"ماما۔۔۔۔۔۔،،صباء نے دروازے میں کھڑی مسز جٹ کو دیکھ کر ہڑبڑا کر خفگی سے کہا اور سمیر کو دور کرنا چاہا۔۔

"بھاگنے کا اچھا بہانا ہے۔۔پر ناکام ہے ایک دفع پھر سے ٹرائی کرو۔۔۔۔،، سمیر نے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے وہ شرم سے لال ہو چکی تھی۔

"ناشتہ کر لو بیٹا۔۔۔۔،،، مسز جٹ شرارت سے بولی تو سمیر نے آنکھیں کھول پہلے معصوم سی شکل بنا کر صباء کو دیکھا جو اسے بے چاری سی شکل بنا کر دیکھ رہی تھی پھر گردن گھما کر مسز جٹ کو اور جلدی سے بیڈ سے اتر شرٹ کے تین کھولے بٹن بند کرنے لگا صباء بھاگتی واش روم گھس گئی۔

"پتر دروازہ بند کر کے یہ سب کیا کر۔۔۔۔۔۔۔،، مسز جٹ سنجیدہ شکل پر شرارت سے کہتی دروازہ بند کر کے چلی گئی۔ سمیر نے سر پیٹ لیا۔صباء کانپتی ہوئی باہر نکلی اور

New Era Magazine

غصے سے سمیر کو دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔۔جٹ صاحب۔پتا نہیں ماما کیا سوچیں گی۔۔۔تمہیں زرا شرم نہیں آتی۔۔۔،،صباء نے غصے سے پر بے بسی سے کہا

"مجھے پتا ہے وہ کیا سوچ رہی ہوں گی۔۔۔۔،، سمیر نے سانس بحال کر آنکھ دبا کے کہا اور بال ٹھیک کرتے سنگھار کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"کیا سوچیں گی۔؟،،صباء نے ماتھے پہ بل ڈال کر پوچھا۔وہ جانتی تھی اس بار بھی کوئی ٹھیک جواب تو وصول ہو گا نہیں۔

"کان کرو بتاؤں۔۔،، سمیر نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر کہا۔

"مہربانی ضرورت نہیں۔۔،،صباء گھبرا کر بولی اور اسے پیچھے کر خود سنگھار کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"آنکھیں بند کرو۔۔۔،، سمیر اس کے پیچھے کھڑے ہو کر بولا

"کیوں۔۔۔،،

"کرو نہ پلیز وائفی۔۔۔،، سمیر نے معصومیت سے کہا تو صباء بور ش رکھ کر سینے پہ ہاتھ باندھ کر اسے گھورا پھر مسکرا کر آنکھیں مند لی۔

سمیر نے سنگھار کا دراز کھول اس میں سے لال ڈبی نکالی اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کے

انگوٹھی پہنادی۔صباء نے آنکھیں

کھول کر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

اور پھر سمیر کو۔

"کیسی لگی۔۔۔،،وہ مسکرا کر بولا۔

"سمیر اتنی مہنگی رنگ لینے کی کیا ضرورت تھی۔۔کہاں سے لی۔۔؟؟۔،،صباء نے

سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے نہیں پسند تو اتار دو۔۔۔شوہر اتنی چاہت سے لے کر آیا ہے اور بیگم

صاحبہ نخرے دکھا رہی ہیں۔۔۔اور جہاں سے بھی لایا ہوں تمہیں کیا۔۔تم چپ چاپ

پہنے رکھو۔۔۔،، سمیر منہ لٹکا کر بولا اور اپنا بیگ اٹھا لیا۔

"سمیر میرا وہ مطلب نہیں تھا ماما، پاپا کو پتا ہے کیا اس رنگ کے بارے میں؟

۔۔۔سمیر آپ نوکری نہیں کرتے سٹوڈنٹ ہیں۔۔۔اسی لئے میں نے کبھی فرمائش

نہیں کی کسی چیز کی بھی۔پاپا اکیلے کمانے والے ہیں اور تم یہ انگوٹھی لے آئے۔۔نہیں

تم یہ واپس کرو۔۔۔،، محلوں میں رہنے والی لڑکی اتنی سمجھ دار تھی وہ حیران رہ گیا۔

"صباء اسے تم نے اتارا تو تمہاری جان نکال دوں گا۔۔۔تم میری چاہت کو ٹھکراؤ

گی۔۔۔؟،،صباء کو انگوٹھی اتارتے دیکھ سمیر نے اسے ڈانٹا صباء منہ لٹکا کر سر جھکا گئی۔

New Era Magazine

"صباء میری جان، میری پیاری وائفی تم کتنی پیاری سی ہو۔۔بس یہ سڑی ہوئی چوہیا نہ بنا کرو۔۔،، سمیر نے اس کے دونوں شانوں کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"تم نے مجھے چوہیا کہا۔۔،

بڑی باتیں کرنی آتی ہیں۔۔۔۔،،صباء نے آنکھیں سکوڑ کر کہا

"وہ جٹ ہی کیا جیسے باتیں نہ آتی ہوں۔۔۔،، سمیر نے آنکھ دبا کر کہا اور اس سے الگ ہوا۔

"چلو اب لیٹ ہو رہی ہے بیس منٹ کا راستہ ہے اور محترمہ کھاتی بھی اتنا زیادہ ہیں۔۔۔ تھوڑا کم کھایا کرو موٹی ہوتی جا رہی ہو۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر اس کی ٹانگ کھینچی۔

"ہاؤ۔۔۔تم کہنا کیا چاہتے میں موٹی ہو رہی ہوں۔۔۔نو نیو۔۔۔میں قدرے کھولا لباس پہنے لگی ہوں پتا ہے کیوں۔۔۔کیونکہ جتنا لباس تنگ ہو گا اتنی قبر تنگ ہو گی۔۔۔،،صباء نے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا

"تمہاری قبر تو ویسے بھی تنگ ہونے والی ہے میں جو تمہارے ساتھ ہوں گا۔۔۔،، سمیر نے اس کے غصے کو فراموش کرتے ہوئے مذاق اڑایا۔

New Era Magazine

"ریلی بہت بڑی خوش فہمی ہے تمہاری۔۔۔میں تو دنیا میں ہی تم سے تنگ آجاؤں گی۔تو قبر میں ساتھ کیوں لے جاؤں۔۔۔۔،،صباء گاؤن پہنتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے جب میں مر جاؤں گا تو تم مجھے بہت یاد کیا کرو گی دیکھ لینا۔۔،، سمیر نے رونی شکل بنائی

"بلکل بھی نہیں۔۔کیونکہ جب تم اس دنیا میں نہیں رہو گے تو میں جی کے کیا کروں گی۔تمہارے ساتھ جینا تمہارے ساتھ مرنا جہاں تم وہاں میں۔۔۔۔،،صباء نے اس کے شانے سے منصوعی مٹی جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہائے میں تم پہ مر جاؤں۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے شانے پہ سر ٹکا کر کہا۔

"آئی لو یو صباء آئی کانٹ لیو وید آؤٹ یو۔۔،، سمیر جذبات سے چور لہجے میں کہا

"خسماں نوں کھانیو دفع ہو جاؤ۔۔۔۔باہر آؤ۔ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے،،اس سے پہلے وہ کچھ بولتی مسز جٹ کی غصہ بھری آواز سن دونوں ہڑ بڑا کر الگ ہوئے۔پھر صباء جلدی سے حجاب کرتی سمیر کے

****

"جی سب ٹھیک سے ہو جائے گا۔۔۔

تم فکر نہ کرو۔۔بس ریسٹ کرو میں نہیں چاہتا میری چھوٹی سی بیگم سو برس کی لگے

New Era Magazine

۔۔۔،،اسفار اپنے کمرے میں کرسی کی پشت سے سر ٹکائے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے فون کان سے لگائے ماروا سے بات کر رہا تھا۔ایک ہاتھ سے پیپر ویٹ گھما رہا تھا

"اسفی میں بلکل بھی پریشان نہیں ہوں آپ اپنے کام پہ توجہ دیں۔۔۔۔,،،ماروا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"میرا تو آج کل ایک ہی کام ہے اپنی کھوئی ہوئی منگیتر کی کھوئی ہوئی شرارتیں کھوئی ہوئی مسکراہٹیں ڈھونڈنا جو مجھے مل نہیں رہی۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا۔دوسری طرف سے ماروا خاموش ہو گئی۔

"یہ وہ من نہیں ہے وہ بات بات پہ خاموش نہیں ہوتی تھی۔۔۔بات بات پہ یوں سنجیدہ نہیں ہوتی تھی،۔

مجھ پہ یقین کرتی تھی،بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔،،اسفار دکھ اور درد کے ملے جولے تاثرات کے ساتھ بولا۔

"ہر وقت ایک جیسا نہیں ہوتا۔

کبھی کبھی وقت بدلتا ہے تو انسان بھی بدل جاتا ہے۔۔

۔کبھی مجبوراً تو کبھی حالات سے مجبور ہو کر۔۔۔،،ماروا کی آواز بہت مدھم تھی

"من آ خراب۔۔۔۔

New Era Magazine

اب پروبلم کیا ہے سب ٹھیک ہو گیا ہے تو اب یہ بے قار کی باتیں کیوں کرتی ہو۔۔۔،،اسفار کے لہجے میں غصہ در آیا تھا۔

"تم بھی تو بدل گئے ویسے نہیں رہے۔۔۔

بات بات پہ غصہ ہو جاتے ہو۔۔۔

بات بات پہ مجھے سنانے بیٹھ جاتے ہوا بھی صبح سے کتنی بار کل کر کے لڑائی کر چکے ہو۔۔۔کیوں۔۔۔،،ماروا کے لہجے حیرانگی بھر آئی

"نہیں تمہیں وہم۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا ماروا نے کال کاٹ دی۔

"۔نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے میڈم کے۔۔۔تم بدل گئی ہو۔۔۔روح کے بعد سب بدل گیا ہے۔۔۔،،اسفار نے فون اٹھا کر ٹیبل پہ پٹخ دیا۔

اور ٹانگیں پھیلا کر دونوں ہاتھوں کو سر کے پیچھے لے جا کر جکڑ کر سر دبانے لگا۔

"من کیوں نہیں سمجھتی تم۔۔۔اتنے نخرے کیوں دیکھا رہی ہو یار۔۔۔پہلے تو ایسی نہیں تھی تم بدل گئی ہو۔۔۔کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔؟کل میری برتھڈے ہے تمہیں یاد تک نہیں؟؟کل ہماری مہندی ہے پر تم۔۔۔۔۔؟؟؟

روح۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔۔،،اسفار نے سر ٹیبل پہ زور سے پٹخ دیا

نہ وہ جانتا تھا نہ ماروا جانتی تھی دونوں کے دلوں میں ابھی خلا تھی۔

New Era Magazine

وہ پاسٹ میں چلا گیا تھا۔۔۔ کس قدر وہ اور روح ایک دوسرے کو چاہتے تھے۔۔۔

دونوں میں سے کوئی ایک روٹھتا تھا تو صرف اسفی اور روح ایک منٹ میں اسے منا لیتی تھی۔۔

"مجھے یاد کر رہے ہو۔۔۔،، اس اپنے قریب روح کی آواز سنائی دی تو وہ ویسے ہی لیٹا مسکرا کر سر ہلا گیا۔

"سر۔۔۔ سر۔۔،، ارحم اور عامر کب سے اس کے پاس کھڑے اسے خود میں ہی مسکراتے دیکھ کئی بار پکار چکے تھے پہلے بار وہ خیالات کی دنیا سے باہر نکلا تھا۔

ان دونوں کو اپنے کمرے میں دیکھ جھجک کر کرسی پر سیدھا ہو بیٹھا۔ اور بالوں کو ٹھیک کیا

"ارحم کل سے سر کی شادی سٹارٹ ہے وہ بھی لو میرج اب مسکرائیں گے ہی نہ۔۔ ،، عامر نے کہا تو اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ خیالات میں تو کہیں بھی من کے ساتھ شادی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ ٹھیک ہی کہتی تھی کہ انسان کو وقت بدل دیتا ہے۔۔۔

"اوہ۔۔ میں ذرا تمہارے ایم این اے سے مل آؤں۔۔۔ یاد فرما رہے تھے لگتا ہے کوئی ضروری کام ہے۔۔۔،،

"سر آپ اکیلے نہ جائیں جب سے اس کے بیٹے کو آپ نے اندر کیا ہے وہ آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کتنی بار تھانے بھی ان کے آدمیوں کی کال آچکی ہے۔۔۔وہ خود نہیں آتے آپ کو بلواتے ہیں۔۔معاملہ گڑ بڑ ہے۔۔۔،،ارحم نے سنجیدگی سے کہا

"اچھا۔مجھے بھی اب تک کوئی پچاس بار تو ان کی طرف سے کال آچکی ہیں۔۔۔،،لہجے میں حیرانگی تھی۔

"سر میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔،،

شہزاد نے پوچھا تو اسفار نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہوا انسپکٹر صاحب ہوا ٹائٹ کیوں ہے۔۔۔،،ارحم نے شرارت سے کہا۔

"کچھ نہ پوچھیں۔۔

کالج کے لڑکوں کی لڑائی دیکھ اپنے دن یاد آگئے۔ہاہاہایا۔۔۔،،شہزاد کرسی پہ گرتے ہوئے بولا اور سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مندلی۔

"تم کیا کرتے تھے کالج میں۔۔۔۔،،ارحم نے مسکرا کر پوچھا۔عامر اور اسفار دلچسپی سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے

"یہ پوچھیں کیا نہیں کیا۔۔۔

توڑ پھوڑ، غنڈا گردی،لوفری۔۔۔۔اور،،

"بس بس چل گیا پتا سر اسے تو سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیئے۔۔۔پولیس کی وردی میں ایک غنڈہ ہے۔۔۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا ارحم نے ٹیبل پہ سر جھکا کر سر گوشی کی۔

"ارے ارے اب تو میں سدھر گیا ہوں نہ۔۔۔۔،،شہزاد چلایا۔۔۔کیا بھروسہ تھا اسفار واقعی ہی اندر کر دیتا۔

شہزاد کی گھبراہٹ دیکھ سب نے

قہقہہ لگا دیا۔

"ٹھیک ہے گائس اب میں چلتا ہوں۔۔آج ذرا مفت کی فیلم دیکھ کر آتا ہوں۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔،،اسفار نے اپنا فون سامنے لہرایا ایم این اے کال کر رہا تھا۔

اسفار اٹھ کھڑا ہوا اور ٹیبل سے کیپ اور ریوالور اٹھا کر کمرے سے نکل گیا۔

"شہزاد چار پانچ موبائل تیار کرو۔۔۔،،عامر نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"پر کیوں خیریت کس کی بارات لے کر جانی ہے۔۔۔،،شہزاد نے مذاق میں بات اڑا دی۔

"ایم سیریس شہزاد۔۔۔یار۔۔۔سر کی لائف کو خطرہ ہے۔۔۔،،عامر کی چھٹی حس تیز ہو رہی تھی۔

"آئی جی سر سے کنٹیکٹ کریں آپ۔۔۔۔"، اس بار ارحم نے کہا تو شہزاد سمجھ گیا۔

اور سر ہلا کر باہر نکل گیا۔

عامر آئی جی کو کال کرنے لگا۔

****

دلِ ویراں میں تیرا درد ہی مہماں، کافی تھا

ہمیں بس اِک ترا ہجرِ بلائے جان کافی تھا

تجھے بالوں کو لہرانے کی ایسی کیا ضرورت تھی

میں جتنا ہو چکا تھا اُس قدر حیران کافی تھا

کرم کچھ حد سے زیادہ مجھ پہ تُو نے کر دیا لیکن

تجھے یہ زین یوں بھی بے سر و سامان کافی تھا

یونیورسٹی میں ایک دم سے ہلچل مچ گئی تھی۔ گولیوں کی آوازیں۔

New Era Magazine

اور پھر اسٹوڈنٹس کے بھاگنے،دوڑنے،رونے،چینخیں لگانے کی آوازیں سمیر کلاس روم میں صباء کو ڈھونڈنے لگا تھا پر وہ کہیں نہیں تھی

"صباء کہاں ہے۔۔۔۔،، سمیر نے اس کی ایک فرینڈ سے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا کر بھاگ گئی۔

سارے اسٹوڈنٹس ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے سمیر خوف زدہ ہو کر بیگ اٹھا کے کوریڈور سے نکل باہر کا منظر دیکھنے لگا۔

جہاں غنڈوں کے گروپ نے بہت سارے اسٹوڈنٹس کو روک رکھا تھا۔اور باقی اسٹوڈنٹس کو پکڑ پکڑ وہاں لا رہے تھے۔

"اگر کسی نے بھی بھاگنے کی کوشش کی تو جان سے ماردیں گے۔

چل جا ہر کلاس کو دیکھ کوئی نہیں رہنا چاہیے،

اے ہیرو کہاں بھاگ رہا ہے رک یہاں۔

سارے دروازے بند کر دو اور کسی کے پاس فون کچھ نہیں رہنا چاہیے۔۔۔۔،،ایک غونڈے نے غصے سے کہا۔اور ایک لڑکے کو پکڑ لیا اور ایک تھپڑ مار کر ایک طرف پھینک دیا۔

سمیر نے ہر طرف نظر دوڑائی صباء کہیں نہیں تھی۔اس کے اوسان خطا ہونے لگے دل

گھبرانے لگا

دو تین غونڈے سب سے فون کھینچنے لگے۔

سمیر آہستہ آہستہ پیچھے سرکنے لگا اور پیڑ کے پیچھے چھپ کر اسفار کو میسج ٹائپ کرنے لگا۔

"بھائی آپ اسی وقت یونیورسٹی پہنچ جائیں ایمرجنسی۔۔۔،، میسج ٹائپ کر کے سینڈ کرنے کے بعد ڈیلیٹ کر دیا۔اور سکون کا سانس لیا۔اتنے میں ایک آدمی کی اس پہ نظر پڑی۔

"اے اے اسے پکڑو۔۔۔،،اس آدمی نے سمیر کی طرف اشارہ کیا تو دوسرے نے اس کی کان پٹی کے پاس پیسٹل مارا اور فون کھینچ لیا۔کان پٹی پہ زخم ہوا اور تھوڑا سا خون نکلا۔

"کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔،،وہ غصے سے بولا۔

"کسی سے نہیں۔۔،، سمیر کان پٹی سے خون صاف کرتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ بولا۔

"گھور کیا رہا ہے اب۔۔۔۔چل،،اس غنڈے نے اس کو سر سے پکڑ کر اپنے سردار کے سامنے پھینک دیا۔سمیر کا بیگ زمین بوس ہو گیا سارے اسٹوڈنٹس یہاں تک کہ ٹیچرز دم سادھے کھڑے تھے۔

"سردار جی یہ کسی کو انفارمیشن دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔،،اس نے اپنے سردار

New Era Magazine

کو کہا۔

"ابے سالے کس باپ کو کال کر رہا تھا۔۔۔بتا نہیں تو یہ ساری گولیاں تیرے اندر کر دوں گا اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا یہ پروفیسرز بھی مریں گے۔۔۔،،اس نے پروفیسرز اور اسٹوڈنٹس کی طرف بندوق کا اشارہ کیا۔

سمیر نے ایک نظر سب پہ ڈالی اور پھر اس وحشی لڑکے پہ لمبے بال گلے میں موتیوں کی مالائیں۔ہاتھ میں بینڈز پہنے پینٹ اور کورتے میں وہ غونڈہ خونخوار لگ رہا تھا۔

باقی غنڈے بھی اس سے مختلف حالت میں نہیں تھے۔

"میں سچ کہ رہا ہوں آپ لوگ دیکھ لیں فون۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے کہا۔جس کے پاس فون تھا اس نے کھول کر دیکھا کوئی کال میسج نہیں تھا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہاں سے کوئی ہلے گا نہیں۔۔۔۔ہم کسی ایک کو یہاں سے لینے آئے ہیں اگر یہاں سے کوئی بھی ہلا تو جان سے مارا جائے گا۔۔۔،،ان کے سردار نے کہا سمیر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے سوچنے لگا وہ کیا کرے سہیل اس کا دوست اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔۔سارے اسٹوڈنٹس کانپ گئے تھے۔

"پلیز ہمیں جانے دو۔۔۔،،،ایک لڑکی روتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"اے چپ کر۔۔۔۔ سارے اسٹوڈنٹس یہاں ہی ہیں نہ۔۔۔ڈھونڈو اس لڑکی کو۔۔۔۔۔،،ان غونڈے نے کہا تو باقی سب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

ایک غونڈے نے کرسی لا کر اپنے سردار کو دی۔وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر جھولنے لگا۔

"صباء کہاں ہو تم یار۔۔جہاں ہو وہاں ہی رہنا۔۔۔،، سمیر چاروں اطراف نظر گھما کر سوچنے لگا۔دل بند ہوئے ہونے کو تھا۔

ابھی دو پہر کا ہی تو ٹائم تھا سارا دن وہ دونوں کلاس میں تھے ابھی فری ٹائم تھا نہ جانے صباء کہاں چلی گئی اسی وقت گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی۔

"تم لوگوں کو پولیس سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔،،ایک لڑکی روتے ہوئے بولی،تو سارے غونڈوں کا قہقہہ گونجا۔

"نہیں پر خوبصورت لڑکیوں سے لگتا ہے۔،،

"ابھی لگے گا ایس پی اسفار خان کو دیکھ۔

سپیا کو تریا

(کتے کے بچے)۔۔،،سمیر غصہ ضبط کرے بڑبڑایا

"کیا کہا بے۔۔۔۔،،ایک آدمی اس کے سر پہ آکر بولا۔اس سے پہلے سمیر کچھ بولتا پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔

New Era Magazine

"سردار۔۔۔بھابھی مل گئی۔۔۔۔"،ایک غونڈے نے صباء کو درمیان میں لا پھینکا

سمیر پھٹی ہوئی آنکھوں سے صباء کو دیکھنے لگا جس کے ہونٹ سے ماتھے سے خون بہہ رہا

تھا۔حجاب اتر چکا تھا وہ گری تو سیلکی بال چہرے پہ جھول گئے سمیر تڑپ اٹھا تھا کانپ

گیا۔

دل میں آگ لگ گئی اس نے خونخوار نظروں سے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔

"صباء۔۔۔"، سمیر بھاگ کر اس کے پاس گیا پر ایک آدمی نے اسے پکڑ کر مارنا شروع کر

دیا۔ سمیر کی نظریں صباء کے ننگے سر، ہونٹ اور ماتھے پہ تھی

سمیر کو مار کھاتے دیکھ کچھ لڑکیوں

کی چینخیں سنائی دی۔ان کے سردار نے صباء کے بالوں کو نوچ لیا تھا۔

"چھوڑ و اسے کمینے۔۔

بیغرا تا(بغیرت)

دالا(خبیث) سپیا کو تر یا۔۔۔"، سمیر مار کھاتے ہوئے بھی شدید غصے میں دھاڑا تھا۔اس

کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس آدمی کو مار ہی دے۔اس آدمی نے سمیر کی شرٹ پھاڑ ڈالی

تھی۔

"واہ مجنوں۔۔۔۔لیلا۔پر سوری یہ تو ہمارے بھائی کی لیلا ہے۔۔۔۔۔"، سردار نے

New Era Magazine

کہا۔اور پھر اس کا ایک قہقہہ بلند ہوا۔

"اپنی گندی زبان سے میری بیوی کے لئے ایک لفظ اور نکالا تو جان لے لوں گا تیری کتے۔۔۔۔ چھوڑ اسے۔۔۔،، سمیر بھوکے شیر کی طرح دھاڑا صباء تو بت بنی سمیر کے غصے سے لال ہو رہے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے مارے گا مار۔۔۔مار مجھے۔۔۔اب مار۔۔۔،، وہ غونڈہ کرسی کو ٹھوکر مار کر اٹھا اور پھر سمیر کو مارنے لگے۔صباء اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی یکدم نہ جانے یہ کیسی قیامت برپا ہو چکی تھی۔

"چھوڑ دو اسے پلیز۔۔،، وہ ایک آدمی سے اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔ سمیر کی شرٹ پھٹ چکی تھی ماتھے سے خون بہتا گردن تک آگیا تھا۔چھاتی پہ چین لگنے کی وجہ سے جا بجا زخم بن گئے تھے۔ سمیر کا دماغ گھوم رہا تھا پر اس کی نظر صباء پہ ہی ٹکی ہوئی تھی اسے بے ہوش نہیں ہونا تھا۔

"میری بیوی کا ہاتھ چھوڑو۔۔۔،، سمیر بغیر مار کی پرواہ کئے صباء کو دیکھ رہا تھا وہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا پتا نہیں وہ کون لوگ تھے ؟اور کیا کرتے۔کیوں آئے تھے ؟ صباء کو کس کے لئے لینے آئے تھے ؟

کون آدمی تھے جو بلا جھجک یوں گھس آئے۔۔؟ وہاں کھڑے جیتے جاگتے مجسموں کے

ذہین میں بس یہ ہی سوال تھے پر جواب کوئی نہ تھے۔

غونڈے نے پیسٹل نکال کر سمیر کے سینے پہ رکھا۔سب اسٹوڈنٹس اور پروفیسر زخوف زدہ ہو گئے صباء کا تو دل اچھل کر منہ میں آگیا آنسوں جو روانی سے بہے رہے تھے ایک دم فریز ہو گئے۔

پر دوسرے ہی پل جادو ہوا۔۔

پیسٹل سمیر کے ہاتھ میں آگیا اور اس نے اسی سردار پہ تان دیا۔

"ڈراپ دی گنز۔۔۔۔۔۔،،سمیر ناک سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے ترچھی غصیلی نگاہ سے دیکھ بولا۔

"میں نے کہا ڈراپ دی گنز نہیں تو یہ ساری گولیاں تمہارے اس دو کوڑی کے سردار کے سر میں پوست ہو جائیں گی۔۔۔۔،،سمیر نے شدید غصے سے دانت پیس کہا۔اور صباء کو ہاتھ سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔پر اس آدمی نے ہاتھ نہیں چھوڑا۔

صباء پھٹی آنکھوں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔یہ کون سا سمیر تھا جو اتنا نرم مزاج تھا پر آج صباء کی خاطر کیا بنا کھڑا تھا۔

"سوچ لو تمہاری بیوی بھی اڑ جائے گی۔۔۔،،اس آدمی نے پیسٹل نکال کر کہا۔سمیر نے پھرتی سے اس کی ٹانگ پہ گولی ماری۔وہ آدمی صباء کا ہاتھ چھوڑ کہرانے لگا۔صباء بھاگ

New Era Magazine

کے سمیر کے پیچھے چھپ گئی۔

"ریلکس میں ہوں نہ۔۔"، سمیر نے نرمی سے اس کے اپنے شانے پہ رکھے ہاتھ کو تھپکا۔

"دیکھ ہماری کوئی دوشمنی نہیں ہمارے بھائی کو یہ لڑکی چاہیئے۔۔۔۔"، سردار اطمینان سے بولا

"شیٹ اپ۔۔۔۔منہ توڑدوگا اگر میری بیوی کے بارے میں کچھ بھی بکنے کی کوشش کی۔۔۔۔،

کوئی ہوشیاری نہیں۔۔۔۔مجھے یہ چلانا اچھے سے آتا ہے۔۔۔نمونہ تم لوگ دیکھ چکے ہو"، سمیر نے پیسٹل ان کے سردار کی کان پٹی پر رکھ دیا۔

"گنز پھینک دو۔۔۔جلدی سارے ہتھیار پھینک دو۔۔۔"، وہ آدمی ہڑ بڑا کر بولا تو سارے آدمیوں نے گنز پھینک دی۔

اسٹوڈنٹس اور پروفیسرز حیرانگی کی کیفیت میں کھڑے سمیر کو دیکھ رہے تھے۔ایک دم سے کیسے بازی پلٹ گئی تھی۔

سمیر نے لڑکوں کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے پیسٹل اٹھا لئے۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ان دوکوڑی کے غنڈوں سے۔۔۔۔۔"، سمیر نے اس آدمی

کو گھورتے ہوئے کہا جس کی شکل بھی دیکھنے کو من نہ کرتا۔۔

کچھ دیر ان کو روکے رکھا۔

پھر باہر پولیس کی گاڑی کا سائرن بجا وہ بھاگنے کی کوشش کرنے لگے سمیر نے سردار کو کیک ماری تو وہ زمین بوس ہو گیا۔

"بھاگنے کی تو کوشش بھی مت کرنا۔۔ باہر سے پولیس نے گھیر لیا ہے اور اندر دیکھو کتنے سٹوڈنٹس ہیں میں اگر انہیں اجازت دے دوں تو بوٹی بوٹی کر دیں گے تمہاری۔۔۔،،خاموش ہجوم کے اندر سے ایس پی اسفار کی بارعب آواز آئی اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔

سفید و سرخ چہرے پہ غصہ ناک جس پہ ہمیشہ غصہ رہتا تھا اب اور لال ہوئی پڑی تھی کالی آنکھوں میں آنگارے تھے۔

خاکی تنگ وردی فولادی وجود پہ لئے وہ اس سردار کے سر پہ آرکا

چند اسٹوڈنٹس کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا تو وہ بھاگ کر گئے پولیس کی ایک بہت بڑی تعداد اندر داخل ہوئی۔وہ آدمی ہڑ بڑا گئے تھے۔

سمیر نے پیسٹل اسفار کو دے دیا۔

"گڈ جاب۔۔۔،،اسفار نے اس کے شانے پہ تھپکی دے کر کہا تو وہ مسکرا دیا بیگ اٹھا کر

New Era Magazine

شانے پہ ٹکالیا اور صباء کا ہاتھ تھام کر کوریڈور کی طرف بڑھ گیا۔وہ لڑکھڑا کر چل رہی تھی سمیر نے اس کے شانوں کے گرد بازو حائل کر دیئے

چند گھڑیوں کا کھیل تھا جو شروع تو کسی اور نے کیا پر ختم سمیر نے کیا۔

پر یہ کھیل کون کھیل رہا تھا کوئی جانتا نہ تھا؟

کیوں کیا یہ بھی کوئی نہیں جانتا تھا!؟

"صباء تم ٹھیک ہو۔۔۔یہ خون۔۔ایم سوری صباء۔۔۔،، سمیر اسے ڈیکس پہ بیٹھا کر سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کے اس کے زخم دیکھنے لگا حالانکہ سمیر کے زخم زیادہ بھی تھے اور گہرے بھی۔۔۔۔پر کہتے ہیں نہ جب جوٹ جسم پہ لگے تو درد روح کو ہوتا ہے۔ویسے ہی یہ معاملہ تھا۔

"میں ٹھیک ہوں یہ لیں پانی پیئیں۔۔۔،،صباء نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھا دی اس نے ڈھکن کھول کر بوتل صباء کی طرف بڑھائی اور پینے کا اشارہ کیا۔

صباء کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے اور وہ پانی کی بوتل ہونٹوں سے لگا کر پھر سے سمیر کی طرف بڑھا دی اس بار اس نے سمیر کے منہ سے لگائی تھی۔

"سمیر بہت خون بہہ رہا ہے۔درد ہو رہا ہے کیا۔۔؟۔،،صباء نے اس کے سینے پہ لگی جوٹ پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

New Era Magazine

"جٹ ہوں درد نہیں ہوتا۔بس جب میری زندگی پہ زخم لگے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

سمیر نے اس کے ہاتھ کو تھام ہونٹوں سے لگا لیا۔

صباء کے دل میں سمیر کے لئے عشق اور عزت دونوں بڑھ گئی تھی۔۔وہ اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی پر لفظ ہی نہیں ملے۔۔

جب اللہ اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے تو بندہ بس بول ہی نہیں سکتا ایسے لفظ نہیں ملتے دل سجدہ کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے صباء کا بھی یہ حال تھا۔

سمیر اس کے لئے ایک حسین رحمت ہی تھا۔

صباء نے بیگ سے رومال نکالا اور بینچ سے اٹھ کے سمیر کے سامنے جا بیٹھی ایک انگلی سے سیلکی بالوں کو کان کے پیچھے کیا اور زخموں پہ رکھنے لگی

"آہ۔۔آہستہ۔۔۔"صباء اس کے چہرے پہ لگے خون کو صاف کرتی چھاتی پہ لگے خون کو صاف کرنے لگی تو وہ کہرا گیا

"سوری۔۔"صباء نے رومال اٹھا کر اب ہونٹ کے پاس رکھ دیا۔سمیر دلچسپی سے اس کی ساری ایکٹیویٹی دیکھ رہا تھا۔

"میری وجہ سے ہمشہ آپ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔۔ایم۔۔۔"اس سے پہلے وہ

New Era Magazine

کچھ اور بولتی سمیر نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا

"تم میری ہو، میری محبت میری عزت سب کچھ ہو۔۔ تمہاری حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔۔۔،، سمیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔اور اس کا دوپٹہ اس کے سر پہ دیا

صباء نے حجاب کر لیا سمیر نے مسکرا کر اس کا ہاتھ دبایا۔

"تم دونوں ٹھیک ہو۔۔۔،،اسفار کی پکار پہ دونوں بیک وقت چونکے انہیں احساس ہوا کہ وہ دونوں یونیورسٹی میں ہیں اور کئی اسٹوڈنٹس انہیں دیکھ رہے ہیں پر آنکھوں میں عزت اور مسکراہٹ تھی۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔

ویسے ضرورت کیا تھی آنے کی کل ہماری شادی ہے اور تم لوگ بیوا قوف ہو گیا۔۔۔۔،،اسفار کو خود بخود غصہ آگیا۔وہ دونوں چپ چاپ اس کے ساتھ چل دیئے۔۔۔اسٹوڈنٹس اور پروفیسر زان کے پاس آر کے انہوں نے سمیر کو داد دی

صباء اس کے ساتھ چلتی چوری چوری اسے دیکھ لیتی۔

"میرا ہیرو۔۔،،صباء نے مسکراہٹ دبا کر سوچا۔سب کلاسز کی طرف بڑھ گئے سمیر کے دوست اور صباء کی دوستوں نے ان دونوں کو گھیر لیا۔

New Era Magazine

"شادی کر لی کمینے اور بتایا نہیں۔ تبھی کہوں یہ محترمہ اتنی بدلی بدلی کیوں ہیں۔۔۔۔۔،، سہیل نے مزاق اڑایا۔ صباء اور سمیر ہنس دیئے

"اچانک کرنی پڑی۔۔۔،، سمیر کی نظریں ابھی بھی صباء کا طواف کر رہی تھی

"ہمارے ساتھ چلو۔۔،، انہوں نے ان دونوں کو گھیر کر بڑے درخت کے نیچے لے گئے۔ اسفار لوگ ابھی یونی میں ہی گھوم رہے تھے۔ ساری تفتیش ہو رہی تھی۔

"اب سناؤ لو سٹوری اپنی۔ اور اتنے دن کہاں غائب تھے اب سچ سچ بتاؤ۔۔،، سہیل نے پوچھا۔

سمیر نے نظریں گھما کر اپنے ساتھ بینچ پہ بیٹھی صباء کو دیکھا تو اس نے شرم کی لالی لئے نفی کی۔

اس کے ایک دوست نے اپنی شرٹ اسے پیش کی جسے اس نے تھام لیا کیونکہ اسے لڑکیوں کے سامنے یوں بیٹھنے میں شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

اور اس کے فرینڈ نے تو ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔

"ہم نے بھاگ کر شادی کی ہے۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"واٹ۔۔،،

"کیسے۔۔۔،،

"بھاگے کیوں۔۔۔،،بہت سے سوالات دوستوں کی طرف سے آئے صباء سر جھکائے ہتھیلیوں کو گھور رہی تھی۔پہلی شادی تھی جو بھاگنے پہ بھی لڑکا لڑکی فخر سے بتا رہے تھے۔۔۔

سمیر نے ساری کہانی سنادی جیسے سن کر وہ لوگ منہ کھولے کچھ دیر ان دونوں کو دیکھتے رہے۔

"تو میرے پاس ہے سورائٹ

تو میرے ساتھ ہے سورائٹ۔۔۔،،سہیل نے سمیر کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر سونگ گنگنایا۔تو سمیر نے مسکرا کر صباء کو دیکھا۔صباء اس کی محبت بھری نظروں سے محفوظ ہو کر سر جھکا گئی۔ سمیر نے اپنے فرینڈ کو اشارہ کیا تو اس نے اپنا اسے گٹار پکڑا دیا۔

"فار یو مائی لائف۔۔

"تو میرے پاس ہے سورائٹ

تو میرے ساتھ ہے سورائٹ

"کیسے کہوں کسی سے میں

کیوں میرا حال ہے سو سورائٹ۔۔،،

New Era Magazine

سمیر نے گٹار بجاتے ہوئے اپنی مدھور آواز میں گنگنایا تو صباء نے منہ پہ ہاتھ رکھ خوشی اور حیرانگی سے اسے دیکھا۔اتنی پیاری آواز۔۔۔

ہر پل اس کے سامنے سمیر کا ایک الگ ہی روپ سامنے آرہا تھا۔

سب نے ہوٹنگ کی دور تک اسٹوڈنٹس نے درخت کے پاس دیکھا اور مسکرائے۔

"کم اون صباء اب تم بھی کچھ گنگنا دو ہمارے بہنوئی کے لئے۔۔۔

صباء

صباء

صباء،،

"مجھے تو آتا ہی نہیں۔۔کچھ بھی۔۔،،صباء نے گھبرا کر کہا۔اور سمیر کو بے بس نظروں سے دیکھا

"سمیر کو تو آتا ہے نہ مل کے ٹرائی کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔کم اون بھابھی بھابھی۔۔۔،،، سمیر کے دوستوں نے تالی بجانے کے ساتھ ساتھ کہا تو صباء نے سمیر کو دیکھا اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔اور گٹار سنبھال لی۔

"جتنا دیکھوں تجھے،

New Era Magazine

دیکھوں تجھے،

چھونے کو دل کرے،

ہوا جو ہولے سے ہم کو،

وہ احساس ہے سورائٹ،

چھولے دل کو دن میں بھی،

ایسی ہے یہ رات سو سو رائٹ،

تو میرے پاس ہے سو رائٹ،

تو میرے ساتھ ہے سو رائٹ،،

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھو کر گنگنا رہے تھے۔سب ان کی آواز میں کھو چکے تھے۔ سمیر نے صباء کا ہاتھ تھام لیا۔

"آئی لو یو صباء۔۔،، سمیر نے اظہارِ محبت دنیا کے سامنے کیا۔

سب نے ہوٹنگ کی۔صباء کو ہوش آیا تو وہ شرمائی۔

"ریپلائی تو دو۔۔۔،،صباء کی فرینڈ نے مسکرا کر کہا تو صباء نے پھر سے سمیر کو دیکھا۔

"میں اپنی دنیا کی زندگی کے بعد

New Era Magazine

قبر کو بھی تمہارے ساتھ شیئر کروں گی۔۔۔۔،،صباء نے شرارت سے اس کے کان میں سرگوشی کی تو سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"اب چلیں اگر آپ لوگوں کا ہو گیا ہو تو۔۔۔،،اسفاران کی طرف آیا تو سب لڑکوں نے اس کے ساتھ مصافحہ لیا۔سمیر اور صباء اٹھ کھڑے ہوئے.

سہیل اور اکبر اس کی طرف بڑھے تھے کان میں کچھ کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا کر مسکرا دیا۔

صباء اپنی دوستوں سے ملنے کے بعد اسفار کے پاس چلی گئی۔

پھر وہ دونوں اپنی گاڑی میں واپس چلے گئے۔

آخر وہ آدمی کون تھے۔۔۔؟؟

کیوں صباء کو لینے آئے۔۔۔؟

آخر کس نے بھیجا،؟؟

اسفاران سب سوالوں میں الجھتا واپس تھانے چلا گیا

شائد ٹھیک ہوا تھا کسی حد تک کیونکہ اسفی اگر ایم این اے کے پاس جاتا تو شائد بہت کچھ غلط ہو جاتا۔

کیونکہ وہ اپنی دولت سے اسفار کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے پر اللہ بچ نکلنے کا راستے نکال

New Era Magazine

ہی دیتا ہے

****

غنڈوں کولاکھ مارپیٹ کے بعد بھی انہوں نے نہیں بتایا کہ وہ صباء کو اٹھانے کیوں

اور کس کے کہنے پہ آئے تھے۔

اسفار نے توان کا حشر نشر کردیا تھا نہ جانے کس مٹی کے بنے تھے منہ تک نہ کھولا۔۔

شائد اپنے مالک کے بہت زیادہ ہی وفادار تھے۔

وہ دن مصروفیات میں گزر گیا۔

اگلے روز حویلی میں پہلے سے زیادہ چہل پہل تھی۔

سمیر کی پوری فیملی آچکی تھی۔

مسٹر فیضان اور مسز فیضان بھی آچکے تھے ماروا کو باہر نکلنے سے منع کردیا گیا تھا

باقی سارے مہمان بھی حویلی میں جمع تھے۔۔

اینجلی دادا حکم کے حکم کے مطابق۔

شادی حویلی میں ہی ہونی تھی۔

یعنی مہندی اور بارات۔۔۔ولیمہ اسفار نے شہر میں ارینج کرنا تھا۔۔

New Era Magazine

"صاحب آپ کے دوست شریف لا چکے ہیں۔۔۔۔۔"،اسفار، سمیر،
صباء لاونج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب ایک ملازمہ نے کہا۔
اسفار مسکرایا۔
سر ہلا کر لاؤنج سے باہر کی طرف نکلا۔
اتنے میں ثمر ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے حویلی میں داخل ہوا۔۔۔۔۔
اسفار سے گلے ملنے کے بعد وہ سمیر سے گلے ملا صباء کے سر پہ ہاتھ رکھ ہمیشہ کی طرح سر
کو ہلا دیا تو وہ غصے سے اسے گھورنے لگی۔
"بھائی میرے سر سے آپ کی کیا دشمنی ہے"،صباء نے غصے سے پوچھا حجاب میں لپٹا
سفید و سرخ چہرہ مزید لال ہو گیا۔
"وہی جو آپ کی میرے دل سے ہے۔۔سنا ہے بہت گلے شکوے کئے ہیں۔۔۔"، ثمر
سمیر کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔صباء نے آنکھیں پھیلا کر سمیر کو دیکھا۔ ثمر
قہقہہ لگا اسفار کی جانب متوجہ ہوا۔
"اسفی اے_ کے اور باقی سارے دوست مردان خانے میں ہیں چلو جاؤ تم۔۔۔۔"،
ثمر نے اسفار کو متوجہ کیا تو وہ سر ہلاتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔
"تم دونوں ٹھیک ہو کل والے حادثے کے بارے میں پتا چلا تھا۔۔۔اور سمیر تم نے

ثابت کر دیا تم ایک بہادر نوجوان ہو۔۔۔

مرد کو ایسا ہی ہونا چاہیئے کمزور ہونے کے لئے عورتیں ہوتی ہیں نہ۔۔،، ثمر نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کر کے فخریہ انداز میں کہا۔آخری فقرہ جتانے والے انداز میں کہا تھا سمیر اور وہ ہنس دیئے جب کہ صباء کا منہ بن گیا۔

"میں نے سنا ہے آپ ہم سے خفا ہیں۔۔۔،، ثمر لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولا تو صباء نے سمیر کو گھورا۔تو وہ یوں ہی یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔

"نہیں بھائی

آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔۔،،صباء شرارتی انداز میں بولی اور سمیر کو دیکھا۔

"پوچھیں پر یہ بتائیں یہاں مہمان کی خدمت کرنے کا رواج نہیں پایا جاتا کیا،،وہ صوفے پہ براجمان ہوتے ہوئے بولا۔

سفید کلف زادہ شلوار قمیض میں اس کی نکھری نکھری شخصیت نظر آ رہی تھی۔

"کیوں نہیں۔۔۔بھائی جی ہے بلکل پر آپ یہ بتائیں مہمان کب سے بن گئے آپ۔۔۔،،ماروا جو ملازمہ کے ساتھ آ رہی تھی ملازمہ کے ہاتھ میں بڑا ٹرے تھا جس میں جام شیریں اور ملک شیک کے جگ ساتھ چار گلاس تھے۔وہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی خوشگوار لہجے میں بولی۔

New Era Magazine

"اور اسفی کہاں چلا گیا۔۔۔،، مار وا نے مسکرا کر پوچھا

ملازمہ ٹیبل پہ ٹرے رکھ جا چکی تھی۔

"وہ مردان میں گیا ہے

پرنس لوگ آ چکے ہیں۔۔۔۔،، ثمر چابی گھماتے ہوئے اطمینان سے بولا۔

مار وا کے سر پہ دھماکہ ہوا تھا جس سے وہ سنبھل نہیں پائی اور اس کے ہاتھ میں بھرا ہوا

جوس کا گلاس زمین بوس ہو گیا۔۔ ثمر چونک کر اٹھا صباء اور سمیر بھی متوجہ ہوئے۔

ٹیرس پہ کھڑی ارشا جو گفتگو سن رہی تھی اس نے حیرانگی سے مار وا کے دھواں ہوتے

چہرے کو دیکھا

چند پل ہی لگے تھے مار وا کو اپنے تاثرات چھپانے میں۔

"سوری اچانک ہاتھ سے پھسل گیا آپ روکیں میں آپ کے لئے کپڑے نکالتی

ہوں۔۔۔،، وہ ثمر کے سفید کپڑوں پہ ایک نظر ڈالتی سیڑھیاں چڑھ گئی صباء اور سمیر

ملک شیک پی چکے تھے۔

"یہ پرنس کون ہے۔ کچھ تو چکر ہے۔۔ چہرے کے رنگ کیوں اڑے اس کے۔؟،،

ارشا فون گھماتی سوچتی اپنے کمرے میں گئی اور گلے میں پھیلا یا دوپٹہ اتار بیڈ پہ پھینکا۔

بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بیڈ پہ گر گئی۔

"تم کیا سمجھتی ہو میں نے تمہیں بخش دیا تمہیں ایس پی دے دیا نہیں میری جان غلط فہمی ہے۔۔۔

اب یہ پرنس مل جائے پھر تمہیں بتاؤں گی۔۔،،وہ ڈریسنگ سے نیل پینٹ اٹھا لمبے لمبے ناخنوں پہ لگاتے سوچنے لگی۔

"ویسے ایک بات ہے روح تو بہت خوبصورت تھی۔۔۔اور یہ تو اتنی نہیں ہے تو۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔تمہارا کچھ تو کرنا ہو گا۔۔مرد ہمیشہ خوبصورت چہروں کو دیکھ پھیسل جاتے ہیں۔،،وہ سنگھار کے سامنے کھڑی ہوا اپنے چہرے پہ انگلی چلانے کے بعد بالوں کو سامنے ڈال آنکھوں میں خمار بھر قہقہہ لگانے لگی۔

****

مہندی کا فنیکشن شروع ہو چکا تھا۔

مردان خانے میں تو عروج پہ تھا پر پہلے رسم عورتوں کی طرف ہونی تھی ماروا کے لاکھ منع کرنے پہ بھی صباء کی ضد عروج پہ تھی کہ اسفی بھی من کے ساتھ بیٹھے گا تو رسم ہو گی۔۔

گھر میں کسی کو کوئی شکائت نہ تھی۔

New Era Magazine

صباء پیروں تک آرہی گولڈن لائٹ کام والی فراک زیب تن کئے چہرے کو حجاب میں لپیٹے ہوئے تھی ہلکاہلکا میک اپ ہونٹوں پہ لپ گلوس آنکھوں میں کاجل۔

چہرے کے سوا وجود کا کوئی حصہ نمایاں نہیں تھا۔

سمیر بلیک پجامہ اور بلیک کرتے پہ مہرون دھاگے کی کڑھائی والی واسکٹ پہنے۔ بالوں کو پف سٹائل دیئے ایک ہاتھ میں ریسٹ واچ۔ وہ بہت اٹریکٹو لگ رہا تھا مکنا طیس ثابت ہو رہا تھا۔

اور ابھی وہ کمرے میں داخل ہوا تو صوفے پہ بیٹھی سینڈل پہن رہی صباء پہ نظر پڑی۔۔

"ایم سوری لگتا ہے میں غلط روم میں آگیا ہوں۔۔۔اور یہ بیوٹی فُل لیڈی بھی کوئی اور ہے۔۔۔،، سمیر اس کے پاس بیٹھ کر مسکراہٹ دبا کے بولا۔

"اوہ۔۔۔ریلی۔۔تو جٹ صاحب آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اچھے آدمی اپنی وائف کے علاؤہ کسی کے پاس نہیں جاتے۔۔۔،،صباء نے سر اس کے شانے پہ رکھ کر بازوؤں کے گرد اپنے بازو حائل کر دیئے اور مسکرائی۔

"پر میں بہت برا آدمی ہوں مسز جٹ۔۔۔،، سمیر نے اسی کے انداز میں کہا۔

"تم برے نہیں ہو پیارے ہو۔۔،،

صباء نے ہونٹ اس ماتھے پہ رکھ دیئے جس جگہ زخم ہوا تھا تو وہ مسکراتا چلا گیا۔صباء نے

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیلوں میں بھر لیا اور پھر بہت نرمی سے اس کی چوڑی چھاتی پہ سر ٹکا دیا۔

وہ جانتا نہیں مانتا تھا صباء کے عشق کی شدتوں کو۔

"تمہارا کیا بنے گا اگر میں کہیں چلا جاؤں۔۔۔۔،، سمیر نے اسے تنگ کرنے کو کہا جب کہ صباء کی آنکھوں میں ایک منٹ سے پہلے آنسوں تر آئے۔

"ک۔۔کک۔کیا مطلب سمیی۔۔۔۔،،صباء نے اس کے چاند کی طرح چمک رہے چہرے کو دیکھا

"یار میرا مطلب ہے۔۔اب میں نے جب ڈاکٹر بن جانا ہے۔

تو ہر وقت تو مسز جٹ کے پاس یوں ہی نہیں بیٹھا رہوں گا اسی لئے کہتا ہوں اتنی محبت نہ کرو ایک حد تک کرو کچھ بھی حد سے بڑھ کر نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے جھلک رہے آنسو پہ ہونٹ رکھ دیئے صباء نے آنکھیں مند لی سمیر نے اس کے ماتھے پہ محبت کی مہر ثبت کی اور پھر اسے سینے سے لگا لیا۔

"میرے عشق کی کوئی حد نہیں اب مجھے رلاؤ مت۔اور ہاں تم جب ڈاکٹر بن جاؤ گے تو میں مریض بن کر آجایا کروں گی تو کبھی مسز جٹ اس بات کی فکر تم مت کرو۔۔۔

،،صباء نے اس کے شہانے پہ تھپکی رسید کی۔

"اینڈ تھینک یو اس اتنے خوبصورت ڈریس کے لئے۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا

"خوبصورت تو آپ ہیں محترمہ ورنہ یہ کہاں اتنا پیارا تھا۔۔۔،،

"بس بس اب مکھن نہ لگاؤ مجھے۔۔۔،،صباء نے کہا تو وہ ہنسنے لگا۔اور تھوڑا فاصلے پہ ہو

بازو صوفے کی پشت پہ ٹکایا

"ویسے کل تو تم نے مجھے چونکا دیا اتنی پیاری آواز میسنے کتابی کیڑے مکوڑے۔۔۔مجھے

کیا پتا تھا تم اتنا پیارا گنگناتے ہو۔۔اور غصہ دیکھا تھا نواب کا۔۔۔اف۔۔سمی۔۔۔جی

،،صباء نے مکا اس کے مضبوط بازو پہ رسید کیا تو وہ مسکرا دیا۔

"چلو اب مجھے وہی سونگ دوبارہ سناؤ۔۔،،صباء اپنے کمرے میں لگے وحد سنگھار کے

سامنے جا کر کاجل ٹھیک کرتے ہوئے بولی

"مجھے کیا ملے گا۔۔۔،، سمیر اب اپنے روپ میں واپس چکا تھا۔وہ اٹھ کر اس کے پیچھے جا

کھڑا ہوا صباء نے اس کی طرف چہرہ گھمایا تو وہ سنگھار پہ ہاتھ ٹکا کر اس پہ تقریباً جھکا اور

گنگنانے لگا صباء نے آنکھیں مند لی۔

سمیر اس کی لمبی پلکوں شرم سے لال ہوتی رخساروں کو دیکھتا گنگنا

رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"ہوش میں آجاؤ۔۔،،اس نے سرگوشی کی اور

New Era Magazine

آرام سے پیچھے ہٹ گیا پر صباء اسی طرح کھڑی رہی۔

"جی۔۔۔،، سمیر نے دروازہ کھولا تو سامنے ثناء کھڑی تھی۔

"صباء کو سب تلاش کر رہے ہیں اور یہ میڈم یہاں ہیں۔۔۔،، ثناء اندر داخل ہوئی صباء ابھی بھی اسی طرح کھڑی مسکرا رہی تھی سمیر ایک نظر صباء پہ ڈالتا سر کھجاتا باہر چلا گیا۔

"صباء۔۔۔

صباء۔۔۔،، ثناء کے دوبار پکارنے پہ وہ اچھل پڑی۔ ثناء کو دیکھ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔

"جیسے تم ڈھونڈ رہی ہو وہ تمہیں پاگل کر کے باہر جا چکا ہے اب تم بھی چلو مہندی لگنے لگی۔۔۔،، ثناء نے بے اختیار قہقہہ لگا کر کہا تو وہ شرمائی پھر حجاب ٹھیک کرتی اس کے ساتھ چل دی۔

"ارے وہ پھولوں کے ہار کہاں ہیں جو آپی اور بھائی کو پہنانے تھے۔۔۔،، صباء کمرے سے نکلی تو اسے یاد آیا کہ صبح سے وہ جو واحد کام کر رہی تھی وہ پھولوں کے ہار بنانا تھا سمیر نے اسے تازہ پھول لا دیئے تھے۔

"آپی مارواکے کمرے میں ہیں۔۔۔،،

"اوکے تم چلو میں لے آتی ہوں۔۔۔،، چند رشتے دار لڑکیوں کے ساتھ باتیں کرتے ارشا پاس سے گزر گئی جیسے صباء نے نظر انداز کر دیا تھا۔ ارشا کی ڈریسنگ اس قدر عجیب

New Era Magazine

تھی کہ کتنی نظروں میں بے یقینی تھی گاؤں کی عورتیں طرح طرح کی باتیں بنا رہی تھی۔ماروا کو تو سخت کوفت ہو رہی تھی۔

"ارے صباء چلو بھی مہندی شروع ہو چکی ہے تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔اسفی بھی آ گیا ہے مردان خانے سے۔۔ چلو۔۔،، ازما سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولی صباء نے تھوڑا سا آگے ہو کر دیکھا ہال میں میز لگے تھے جو مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے۔

اس نے لیفٹ طرف نظریں گھمائی۔

ماروا سفید اور گولڈن امبرو ڈیڈ شرارے میں ملبوس تھی ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ صرف بڑے بڑے جھمکے ماتھا پٹی ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی جو جان دار تو نہیں پر سب کو لگ ضرور رہی تھی

ساتھ بیٹھا اسفار اسے کچھ کہہ رہا تھا۔

وہ بھی کم ہینڈسم نہیں لگ رہا تھا۔

کریم کلر کے شلوار اور کرتے میں ملبوس تھا کرتے کے اوپر گولڈن واسکٹ میں وہ واقع ہی صحراؤں کا شہزادہ وں لگ رہا تھا۔

اور اس کی سفید و سرخ رنگ جو آج اور بھی نکھری ہوئی تھی کالی آنکھیں جن میں آج خوشی

جھلک رہی تھی۔

سامنے کھڑے فو۔

صباء نے مسکرا کر ان کا مکمل جائزہ لیا اور پھر مڑی۔۔

"آپ چلیں میں آتی ہوں۔۔۔،، صباء نے کہا اور مار وا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

پھولوں کا تھال لے کر باہر نکلی ایک ہاتھ سے لمبی فراک پکڑے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پہ ٹرے سجائے وہ چل رہی تھی کہ سامنے سے آرہے ملازمین کے گروپ سے ٹکرا گئی جو اچانک ہی بھاگتی ہوئی اس سے ٹکرائی تھی۔ صباء کے ہاتھ سے تھال ٹیرس کی طرف جھول گیا اس سے پہلے تھال گرتا اس نے پھرتی سے پکڑ لیا پر سارے پھول اور دونوں ہار گر گئے۔

وہ نیچے کھڑے سمیر اور ثمر کے اوپر گرے تھے۔

ایک ہار سمیر کے گلے میں جا لٹکا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ میں آگیا۔

اس نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا صباء مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ غلط حادثہ ٹھیک کے ساتھ ہی ہوا۔

"واہ مہندی کسی اور کی ہے اور پھول کسی اور پہ برسائے جا رہے ہیں۔۔۔اللہ محبت سلامت رکھے تم دونوں کی۔۔،، ثمر نے شرارت سے کہا تو سمیر مسکرا دیا۔

"جاب یہ اسے پہنا دے۔۔۔۔۔۔"، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

سمیر سر ہلاتا سیڑھیاں چڑھ گیا اور صباء کے پاس جا رہا تھا ثمر مسکرا کر سٹیج کی طرف بڑھ گیا

"کیا بات ہے جناب یوں پھول برسانے کی کیا وجہ ہے۔۔۔"، سمیر نے پھولوں کے ہار تھال میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ انداز ہے سورائٹ،

جو بھی یہ راز ہے سورائٹ۔۔۔۔"، صباء نے اس کے

کان میں سرگوشی کی اور بھاگ کر سیڑھیاں اترنے لگی۔

سمیر مسکراتا اسے دیکھنے لگا تل بھی مسکرا رہا تھا۔

"کانوں میں کہ گئی تو جو

تیری وہ بات ہے سورائٹ۔۔۔"، سمیر سر کھجاتا مدھم آواز میں گنگناتا سیڑھیاں اترنے لگا۔

****

عورتوں کی طرف مہندی کی رسم ادا کرتے ہی سمیر اور ثمر اسفار کو مردان خانے کے گئے تھے جہاں اس کا انتظار ہو رہا تھا۔۔

عورتوں کی طرف فنکشن ختم ہو چکا تھا جبکہ مردان خانے سے شوخ آوازیں قہقہے ڈھول کی تال پہ لڑکوں کے جھگڑے کا شور اور ہوٹینگ کی مختلف اقسام کی آوازیں حویلی میں بھی پہنچ رہی تھی۔

ماروا کو اب مہندی لگائی جا رہی تھی۔دو مہندی والیوں کو شہنیلا بیگم نے بلایا تھا جو اپنی مہارت دیکھا رہی تھی کہنیوں سے لے کر ہاتھوں تک کو بھرا جا رہا تھا۔اب جا کر مہندی ختم ہوئی تھی

صباء ثناء از ما اس کے پاس بیٹھی تھیں۔اور کچھ دیر کے بعد وہ دونوں چلی گئیں۔

"صباء سمیر کو کال کرو کہ ثمر بھائی اور وہ ابھی تک آئے نہیں۔۔،، ماروا نے جمائی روکتے ہوئے کہا اور سامنے لگے کلاک پہ ٹائم دیکھا گیارہ بج گئے تھے

اتنے میں وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے لاونج میں داخل ہوئے۔۔

"شکر ہے تم دونوں آ گئے۔۔،، ماروا نے کہا تو وہ دونوں مسکرا کر اس کے پاس رکھے صوفے پہ ٹک گئے۔

"ویسے آپی اتنی دور تیاریاں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔آپ کی آج مہندی ہے اور آپ بھائی کو برتھڈے وش کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔،، سمیر نے ماروا کی ٹانگ کھینچی۔ثمر اور صباء کا بے اختیار قہقہہ نکلا

New Era Magazine

"سمی تم جانتے ہو نہ روح ہر سال اس کا برتھ ڈے مناتی تھی ہر بار الگ سٹائل سے۔۔

اس بار ہم سب ہیں تو اسے ہم سرپرائز دیں گے۔۔۔۔،،مارو انے سنجیدگی سے کہا۔

"سوری ساسوماں۔۔۔اب سسر جی کو وہاں لے جائیں گے کیسے۔۔۔،، سمیر سنجیدگی

سے بولا۔

"تم مجھے کڈنیپ کر لو۔۔۔،،ماروا سنجیدگی سے مزاحیہ انداز میں بولی۔

"کیا۔۔آپو وہ میرا انکاؤنٹر کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔۔۔،، سمیر ڈر کے صوفے کی

پشت سے سر ٹکا گیا۔

"ثمر بھائی تمہارے ساتھ ہیں نہ۔۔،،ماروا نے اطمینان سے کہا

"مطلب مجھے بھی مروانے کا ارادہ ہے کیا۔ابھی کنوارا مرنے کا اتنا بھی شوق نہیں

ہے۔۔۔۔۔،، ثمر نے خفگی سے کہا۔

"اپنی بہن کے لئے آپ تینوں

اتنا بھی نہیں کر سکتے۔،،ماروا نے ان تینوں کو اموشنل بلیک میل کیا،

"ٹھیک ہے ویسے دیکھ لیں ابھی بھی وقت ہے۔۔۔۔،، سمیر نے منصوعی ڈر سے کہا۔

"ڈرپوک۔۔،،صباء نے منہ چڑا کر کہا۔

"واہ واہ میں ڈرپوک ہوں۔

New Era Magazine

۔ابھی بھی میں ڈرپوک ہوں۔۔۔۔

۔کل والا حادثہ بھول گئی اپنی جان پہ کھیل کر تمہاری جان بچائی۔۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ مسکرا دی اور نظریں جھکا گئی۔

"اب پلین تو سن لیں۔۔ لڑائی بعد میں کر لینا۔۔۔۔،، مار وا نے دانت پیس کر کہا تو وہ تینوں آلرٹ ہو کر بیٹھ گئے۔آخر ایس پی کی بیوی تھی کہیں وہ ہی نہ انکاؤنٹر کر دیتی۔

"میں صباء اور ثمر بھائی چلے جائیں گے تمہیں ثمر بھائی کال کریں گے صباء کے نیو نمبر سے تم اسفی سے بات کروانا۔آگے آپ کیا کہیں گے بھائی۔۔۔،، مار وا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا ثمر کے گندمی چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

سفید کلف شلوار قمیض فلو سٹائل دیئے بال دونوں ہاتھوں کو آپس میں جکڑے وہ آگے جھکا ہوا تھا۔

"وہ ہمارا مسلئہ ہے۔۔ہم اسفی کو ہی اٹھا لیں گے۔۔۔ہاہاہا۔۔،، ثمر نے اور سمیر نے ہاتھ ملا کر قہقہہ لگایا۔

"بس تم لوگ جانے کی سوچو بھائی کو وہاں لانا میرا کام ہے۔۔۔۔،، سمیر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا مار وا نے چاروں اطراف نظر دوڑائی چند ایک مہمان باقی تھے۔نزدیک کے مہمان اور بزنس سے ریلیٹیڈ مہمان کب کے جا چکے تھے اور اب جو باقی تھے وہ اسفار

کے چند دوست ارشا لوگوں کے رشتے دار اور باقی گاؤں کی چند عورتیں جو ابھی بھی گفتگو کر رہی تھی۔

شہنیلا اور دو تین ملازم فارم ہاؤس جا چکے تھے۔

جو اسفی کو معلوم نہیں تھا کیونکہ وہ تب سے ابھی تک مردان خانے سے واپس نہیں آیا تھا۔

سمیر اور ثمر مردان خانے جا چکے تھے۔

صباء بھی اٹھ کر ریسٹ کرنے چلی گئی

ماروا ایک پل کو اپنے ہاتھوں میں لگی اسفار کے نام کی مہندی دیکھتی رہی۔

دل کو وہ سمجھا چکی تھی۔

"پرنس میں تمہیں بھول گئی۔۔۔۔۔

ضروری نہیں ہوتا کہ ایک نامحرم کی محبت جیت جائے۔۔

اور اسفی میرا محرم بننے جا رہا ہے۔۔

نکاح میں اتنی تو طاقت ہوتی کہ یہ نامحرم کی محبت ختم کر محرم سے مضبوط تعلقات مضبوط کر دے۔۔،،وہ مسکرا کر پرنس سے مخاطب تھی۔پھر سر صوفے کی پشت سے ٹکا آنکھیں مندلی

New Era Magazine

"تو یہ بات ہے۔۔۔واقع ہی دال میں کچھ کالا ہے میں بھی کہوں کبھی کوئی لڑکی بوائے فرینڈ کے بغیر کیسے جی سکتی ہے۔۔۔تم تو گئی۔۔۔،،ارشا جو اس کی بات سن چکی تھی سوچتی اور پھر مسکراتی واپس سیڑھیاں چڑھنے لگی

****

اپنی ہر شام لگے شامِ غریباں جیسی
اپنا ہر عکس لگے ہم کو عزادار پیا

پوچھنا اُن سے کبھی، کیا ہے پلٹنا خالی
تجھ کو مل جائیں اگر تیرے طلبگار پیا

ساری دنیا ہی بھلے ہم سے خفا ہو جائے
تم سدا رہنا ہمارے ہی طرفدار پیا

زین ہر شام، ترا ہجر مناتے دوران

New Era Magazine

ہو گیا آپ خفا خود سے کئی بار پیا

ماروا مہندی واش کرنے کے بعد کپڑے چینج کرنے چلی گئی پر اس سے پہلے وہ کچھ پہنتی صباء آ پہنچی اور اسے پکڑ ہلکا ہلکا تیار کر دیا۔

"روح آپی ایسے ہی نہیں ان کو وش کرتی تھی۔۔اگر روح بننا ہے تو ان کو کاپی کرو۔۔،،صباء اس کی ساڑھی کے پلو کو بروچ سے سیٹ کرتے ہوئے بولی۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی پر پھر خاموش ہو گئی۔چند منٹ بعد وہ لوگ حویلی کے باہر تھی ثمر وہاں ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"اسفار کیا کر رہے تھے۔۔۔،،ماروا نے چادر ٹھیک کی البتہ وہ اب لال ریشمی فل آستینوں والی ساڑھی میں ملبوس تھی جو اسفار کا پسندیدہ کلر اور لباس تھا بالوں کو کھولا چھوڑے ہلکے ہلکے میک اپ کے بعد سٹائلش ٹاپس اور ملا پہنے بڑی ساری چادر اوڑھے ہوئے تھی۔وہ بہت عجیب فیل کر رہی تھی۔

صباء البتہ اسی لباس میں تھی کیونکہ وہ تو ماروا کو تیار کرتی رہی تھی۔

"کچھ نہیں بس گپ شپ کر رہے تھے۔میں نے اجازت مانگی تو روک رہا تھا پر میں نے مجبوریاں دیکھا دی اور اسے_ کے کو ساتھ لئے نکل آیا۔وہ شہر جا رہا تھا تو سوچا اس کے

کاندھے پہ رکھ کر بندوق چلائی جائے۔۔ہاہاہا،، ثمر گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ اے_کے وہ ہی ہے جس نے ہماری مدد کی تھی وہ ویڈیو خ کرنے میں۔۔،، ماروا نے پر سوچ انداز میں سوال کیا۔

ثمر نے سر ہلا دیا۔

"ویسے اگر وہ بندہ خودکشی نہ کرتا تو آج ارشا بھی جیل میں ہوتی خیر۔۔اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔۔،، ماروا مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ بولی۔

ثمر نے اور صباء نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔

وہ تو جانتی نہیں تھی کہ اے_کے اور پرنس ایک انسان ہے۔

پر وہ ٹھیک کہہ رہی تھی اللہ کو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ فارم ہاؤس پہنچ گئے تھے فصلوں اور آم مالٹوں امرودوں ایک طرف اونچے ٹیلے کے درمیان بنا ہوا یہ فارم ہاؤس وہ ہی تھا جہاں سمیر کو صباء اٹھوا کر لائی تھی گاڑی سے اترتے ہوئے صباء کا قہقہہ بلند ہوا ثمر آور ماروا نے اسے دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"بانو سب کیسا چل رہا ہے۔۔۔۔،، وہ اندر داخل ہوتے ہی منہ کھول ادھر ادھر بھاگتی

New Era Magazine

ملازمین کو دیکھنے لگی جو نہ جانے کیوں خواہ مخواہ بھاگ رہیں تھیں۔

"ٹھیک چل رہا ہے بی بی جی آپ چیک کر لیں۔۔،، بانو کہتی اس سے چادر پکڑتی چلی گئی۔

"ثمر بھائی آپ لائٹنگ چیک کر لیں۔۔،، ماروا نے کہا تو وہ بازوؤں کو فولڈ کرتا چلا گیا۔

صباء صوفے پہ گر گئی اور پیروں کو دبانے لگی۔

صبح سے چل چل کے اس کے نازک گلابی پاؤں دکھنے لگے تھے۔

"کیا ہوا بیٹا ریسٹ کر لو روم میں جا کر۔۔۔،، مسز فیضان سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی تو مسکرا کر اٹھی اور ان کے ماتھے پہ بوسا دیا۔

"اوکے ماما۔۔،، صباء نے شہد بھرے لہجے میں کہا اور ان کی رخسار پہ بوسا دیتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

مسز فیضان مسکراتی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

"سب ٹھیک ہے نہ بیٹا۔۔۔ میں نے سب بنوا دیا تھا بس اب تم جا کے کمرہ سجاؤ وہ ان لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں دیکھ لیتی ہوں یہ سب۔۔۔،،

"کیا ابھی کمرہ نہیں ڈیکوریٹ ہوا سمیرا سفی کو لے کر آتا ہی ہو گا۔۔۔،، ماروا سر تھام کر بولی۔

"ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں میں ثمر بھائی اور صباء کو ساتھ لگا لیتی ہوں۔۔۔،،وہ شہنیلا کی پریشانی دیکھ بولی اور کیچن سے نکل گئی۔

"ثمر بھائی لائٹنگ کیسی ہے۔۔۔،،

"ٹھیک ہے ایک دن زبردست۔۔۔،،

"اوکے اب میرے ساتھ روم ڈیکوریٹ کروا دیں،صباء لیونگ روم میں آؤ۔،،ماروا بالوں کو جوڑا بنا آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے دیتی سیڑھیاں چڑھ کر اونچی آواز میں بولی تو صباء اور ثمر جن کی طرح حاضر ہوئے

ماروا تیز تیز ہاتھ چلا رہی تھی۔پھولوں کے دو ٹوکریاں پڑی تھی شیشے کے میز پہ بہت سارے گیفٹس تھے جو صرف ماروا نے خریدے تھے۔تاکہ اسفی کو یہ نہ لگے روح نہیں تو اس کا برتھڈے سیلیبریٹ کرنے والا کوئی نہیں۔۔

شہنیلا تو زیادہ کر نہیں سکتی تھی اور مسٹر فیضانِ کو ویسے ہی یہ سب پسند نہیں تھا ہر بار روح ہی سب کو ساتھ لگاتی تھی۔

پورے کمرے کو کینڈلز بلونز وغیرہ سے سجانا شروع کر دیا تھا۔

"ثمر بھائی۔۔۔،،صباء نے اسے پکارا تو اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"یہ بلونز میں آپ ہوا بھر دیں آپ کا دل پمپ کا اچھا کام کرتا ہے۔۔،،وہ شرارت سے

New Era Magazine

پر سنجیدہ شکل بنا کر بولی تو ثمر نے اس کے سر میں چپ رسید کی۔

"سچ ہی تو کہہ رہی ہوں۔ویسے اس کا راز کیا ہے۔،، وہ اس کے کان میں رازداری سے بولی۔

"صباء ٹائم پاس بند کرو بارہ بجنے والے ہیں جلدی ہاتھ چلاؤ۔۔،، ماروا تیز لہجے میں بولی تو ثمر نے مسکرا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ ایک طرف بیٹھ منہ پھلا چھری ڈیکوریٹ کرنے لگی۔

"آہ۔۔۔،، صباء جو چھوری پہ ڈیکوریشن کرتی سمیر کے خیالوں میں کھو گئی تھی اس کی شہادت کی انگلی کٹ کے خون سفید کارپیٹ کو بھگانے لگا تھا۔

اس کے کہرانے کی آواز بہت مدھم تھی جو ماروا تک نہیں پہنچی پر ثمر نے مڑ کر دیکھا

" کبھی کوئی کام دھیان سے نہ کرنا صبی۔۔،، ثمر نے اس کی طرف اپنا رومال اچھال کہا۔

"پتا ہے سمیر کی آواز بہت خوبصورت ہے۔۔۔،، صباء رومال سے انگلی سے بہے رہے خون کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ پھر فون پر انگلیاں چلانے لگی۔

" تبھی تو یہ ہوا ہے۔۔۔،، ماروا نے اس کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ ثمر غبارے لگا چکا تھا اب وہ سپرے کلر اٹھا دیوار پہ کچھ لکھنے لگا۔

صباء نے سونگ پلے کیا جو اس کی فرینڈ نے بھیجا تھا ان دونوں کی آواز گٹار کی آواز

کمرے میں پھیل گئی۔

ماروا

اب کینڈلز ٹیبل کے ارد گرد رکھنے لگی پھر کھڑکی کے سامنے بڑھے ہوئے تھوڑے سے حصے پہ رکھی۔ پھر دروازے سے لے کر کرسی تک راستہ بنایا البتہ درمیان میں پھول بکھیرنے تھے۔صباء اب اٹھ کے پھولوں کو ایک غبارے میں بھرنے لگی

"من دیکھو ٹھیک ہے یا کچھ اور بھی لکھوں۔۔۔،، ثمر لال کلر میز پہ رکھتے بولا ماروا مڑی پھر اسے سانپ سونگھ گیا

"ثمر بھائی بلکل ٹھیک ہے۔۔،،صباء نے مسکرا کر شرارت سے کہا

"ہیپی برتھڈے

آئی لو یو فورایور۔۔،،صباء زیر لب بڑبڑائی۔ جبکہ ماروا خاموش ہو گئی اور ہونٹ آپس میں مسلتے سر ہلا گئی۔

"آپو اگر ہم اس پنکھے کے سامنے یہ سٹول یوں رکھ۔۔۔,,صباء کو ترکیب سوجھی تو اس نے دیوار پہ لگے پنکھے کے سامنے سٹول رکھا۔

"پھر اس پہ یہ پھولوں کی تھال رکھ دیں جیسے ہی آپ پنکھا چائیں گی س۔جب بھائی یہاں کیک کٹ کریں گے سارے پھول ان پہ گریں گے۔

New Era Magazine

جب یہ فین چلے گا تو یہ پردے بھی اوڑیں گے اور پھول بھی۔۔واؤ۔۔

،،صباء نے سپر سے بھی اوپر والا آئیڈیا دیا۔

تو ماروا نے بس ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ویری گڈ۔۔۔،، ثمر نے اس کی ذہانت کی داد دی۔

پھر کچھ دیر تک سارے انتظامات وہ تینوں مکمل کر چکے تھے ماروا کی نظر بار بار سامنے دیوار پہ جا رہی تھی پر ابھی اس نے وہ کارڈز نہیں دیکھے جن پہ صباء نہ جانے کیا کیا لکھ چکی تھی۔

اگر دیکھ لیتی تو اس کی روح پرواز کر جاتی۔

****

"۔دیکھو آج تمہاری مہندی ہے اور وہ تمہارے دوست کے ساتھ کہیں چلی گئی ہے۔۔،،اسفار فریج سے پانی نکال رہا تھا جب ارشا نے تیر چلایا۔اسفار نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"اچھا یہ بتاؤ پرنس کہاں ہے۔۔۔،،وہ اطمینان سے سینک سے ٹیک لگا بولی۔

"وہ چلا گیا ہے اسے کام تھا۔۔۔،،اسفار مسکرا کر بولا اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا

"نہیں ڈارلنگ۔ نہیں وہ اور تمہاری بیگم صاحبہ فارم ہاؤس گئے ہیں یقین نہیں آتا تو اس

کے کمرے میں جا کر دیکھو۔۔وہ بھی نہیں ہے۔۔۔وہ پرنس کو بہت پہلے سے جانتی ہے میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔آج وہ اپنی مہندی دیکھ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔بھول جاوں گی نامحرم۔۔۔نہ جانے کیا کیا۔۔،،ارشا اسفار کے قریب چلتی ہوئی آئی اور اس کے شانے پہ سر ٹکا لیا اسفار شدید غصے میں مبتلا ہوا پر پھر مسکرا دیا۔

"اورا گر وہ کمرے میں موجود ہوئی تو۔۔۔۔،،اسفار نے اطمینان سے کہا۔

"اتنا یقین اچھا نہیں ہوتا جان۔۔۔سوچو وہ پرنس کو کیسے اور کب سے جانتی ہے تمہیں دھوکہ کیوں دے رہی ہے جاؤ جا کر چیک کرو۔۔۔۔،،ارشا اس کی رخسار پہ انگلی چلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔تم شائد ٹھیک ہی کہہ رہی ہو۔۔۔،،اسفار کو غصہ آنے لگا تھا اس کی قربت سے اسی لئے با مشکل مسکراتا تیز تیز قدم اٹھاتا ماروا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

"تم تو آج گئی ماروا۔۔۔۔،،ارشا نے سوچا اس نے گاڑی میں صرف ماروا کو بیٹھتے دیکھا تھا۔

اسفار نے جب دیکھا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔

کال کی فون بھی نہیں اٹھایا۔

پھر اس نے پرنس کو کال کی اس کا نمبر بند تھا۔اس کے یہاں موجود گھر پہ کال کی تو وہاں سے جواب ملا صاحب ابھی پہنچے نہیں۔

اسفار کے دماغ میں

ایک سال پہلے جب وہ پرنس کے فارم ہاؤس سے اسے لا رہا تھا تب ماروا کے آنسوں بہے تھے وہ خوف زدہ ہو کر کمرے کے در و دیوار دیکھنے لگا اور پھر پرنس کے نام پہ ماروا کے رنگ کیسے بدلتے تھے سب آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا

دماغ میں عجیب و غریب قسم کے خیالات آنے لگے۔

وہ بیڈ پہ بیٹھ گیا غصے سے اس کا دماغ پھٹنے کو تھا۔

آخر تھا تو مرد اور پھٹان۔

"میری ہونے والی بیوی اور اپنے میرے دوست نے دھوکہ دیا مجھے۔۔۔ارے اگر مجھ سے محبت نہیں تھی تو بول دیتی۔۔۔کیوں ایک بار پھر سے میری زندگی جہنم بنانے لگی تھی من۔۔۔

آخر کیوں کر رہی ہو تم یہ سب۔۔؟

بدلہ لینا چاہتی ہو مجھ سے۔۔؟

میرا قصور کیا ہے۔۔اب مجھے تم سے محبت ہونے لگی تو تم۔۔۔۔

دیکھ لو روح۔۔۔

تم ہی کہتی تھی نہ اسے میری ضرورت ہے نہیں روح۔وہ دھوکہ دے رہی ہے مجھے۔۔

کسی اور سے محبت کرتی ہے اور آج اس کے ساتھ ہے۔۔،،وہ بدگمانی کی ہر حد پار کر چکا

تھا دماغ گھوم چکا تھا غصہ چہرے اور ناک پہ آ گیا۔

دل میں آگ لگ گئی۔

اسی لمحے سمیر اندر داخل ہوا اسے ماروا نے کال کی تھی کہ اسفار کو لے آئے۔

"بھائی کچھ کام تھا۔۔۔،،

"مجھے کچھ کام ہے بعد میں۔۔۔۔،،اسفار اتنا کہہ کر باہر نکل گیا۔

"بھائی بات تو سنیں۔۔۔،، سمیر پیچھے بھاگا۔

پر وہ نہیں روکا۔

"میں نے کہا نہ ضروری کام ہے سمجھ نہیں آئی بات۔۔۔،،اسفار کے غصے اور لال

آنکھوں سے وہ ڈر گیا اور رک گیا۔

"پر کہاں جا رہے ہیں۔۔۔،،

بلا آخر اس نے ہمت کر کے پوچھ لیا۔

"بہت امپورٹڈ کام ہے۔۔۔،،اسفار نے کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔ سمیر کو کچھ

عجیب سالگا تھا اس کے لہجے میں اس کی باتوں میں اس کے چہرے پہ۔

"اب آپی کو کیا کہوں۔۔۔۔،، سمیر پریشانی کے عالم میں باہر نکلا اور گاڑی لے کے فارم ہاؤس پہنچ گیا۔

وہاں جا کر ساری بات بتادی۔

"یہ کبھی نہیں سدھرے گا آج کے دن بھی غصہ نواب کا سر چڑ بول رہا ہے۔۔۔۔،، مسز فیضان سر پکڑ کر صوفے پہ بیٹھ گئی انہیں ماروا کی محبت سے کی تیاریاں کھانے کو دوڑ رہی تھی۔۔۔۔

ان کا سنگدل بیٹا۔۔اللہ ہی پوچھے گا سر پھرے صحراؤں کے شہزادے سے

"آپ لوگ جائیں میں اس کا انتظار کرتی ہوں۔۔۔،، ماروا نے کہا پر سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

تھوڑی دیر کی بحث کے بعد وہ لوگ چلے گئے ماروا نے ملازمین کو بھی بھیج دیا۔

سب کے جانے کے بعد وہ اب رو سکتی تھی۔ جس کے لئے وہ سب بھول جانے کو تیار تھی وہ سنگدل نہ جانے کیوں ایسا کر رہا تھا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔بیوا قوف ہو تم من۔۔۔ تم کیوں اس کے پیچھے اپنی ہستی مٹانے چلی تھی۔۔۔۔،، وہ چلتے چلتے لڑکھڑا گئی۔اور پھر زور زور سے ہنسنے لگی۔اور پھر بھاگتی کمرے

New Era Magazine

میں چلی گئی۔

سارا کمرہ دلہن کی طرح سجا ہوا تھا اس نے دروازے کے ساتھ پڑے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ بوفرز کو گرا دیا لیپ ٹاپ کو گرانے لگی تھی کہ نصرت فتح علی خان کی مدھور آواز نہ جانے کیسے گونجنے لگی۔

"یہ ادا ہے یا دل کا جلانا
ہم مناتے ہیں تم روٹھتے ہو
ہم جو روٹھے تو پچھتاؤ گے تم
روز تم کو منانا پڑے گا
روٹھو نہ تم
بے سبب روٹھو نہ تم
ملنا ہے جو غیروں سے تو پھر صاف ہی کہ دو
یوں روٹھ کر جانے کا بہانہ نہیں اچھا۔۔۔،،

اس سے پہلے وہ کچھ اور گاتا مار وا نے لیپ ٹاپ اٹھا کر زمین پہ دے مارا۔

New Era Magazine

"وہ آئے گا پاگل مت بنو۔۔ہمت سے کام لو۔۔۔روح نہیں ہے نہ شائد وہ پریشان ہو گا۔۔،،وہ میز کو برباد کرنے لگی تو دل نے روک۔آنکھیں بند کر کے وہ ضبط کرتی مٹھیاں بھینچ گئی۔

سامنے لگے کلاک پہ دو بج رہے تھے۔

ایک خوف سے سا ہونے لگا تو

وہ پھرتی سے کمرے سے نکلی اور سارے فارم ہاؤس کی لائٹس بند کر کے دوبارہ کمرے میں چلی گئی۔

"تم بدل گئے ہو اسفی آخر ایسا بھی کیا ضروری کام اور غصہ کیوں۔۔۔میں نے روح کی طرف سے تمہیں خوش کرنے کے لئے یہ سب کیا تمہارے لئے۔۔۔

دیکھ رہی ہو نہ روح۔۔۔

دیکھ رہی ہو نہ تمہارا اسفی کس قدر سنگ دلی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔۔جب کہ میں اپنی ہر زمہ داری باخوبی نبھا رہی ہوں۔،،وہ کرسی پہ بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرا کے سوچنے لگی ایک کینڈل کی روشن اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔

دل تو اس کا چاہ رہا تھا جا کے دو لگائے اس کے سر میں تو دماغ ٹھیکانے پہ آجائے۔۔

پر یہ تو اسے بچپن میں کرنا چاہئے تھا۔

New Era Magazine

ان دونوں کا لڑنا جھگڑنا تو بچپن سے ہی چلتا آ رہا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی دونوں روح سے ایک دوسرے کی شکائیت کر رہے تھے۔

/***********

اس پہ تو جیسے خون سوار ہو چکا تھا۔

وہ سیدھا گھر گیا تھا اور اپنا پیسٹل اٹھا کر وہ اب دوبارہ حویلی جا رہا تھا۔

"اگر وہ واقع ہی نہ ہوئی تو آج میرے ہاتھوں وہ دونوں نہیں بچیں گے۔۔۔

آج ان دونوں کو سچ بولنا پڑے گا۔ نہیں تو۔ گے بے وفائی کا بدلہ بے وفائی۔۔۔۔۔،، وہ غصے سے لال ہو رہی آنکھوں کو رگڑتا گاڑی کو فل سپیڈ پہ ڈال رہا تھا تیس منٹ کا سفر اس نے پندرہ منٹ میں تہہ کیا اور اب وہ حویلی میں داخل ہو رہا تھا۔

"مار وا، باہر آؤ۔۔۔،، وہ ہال میں کھڑا اونچی اونچی چلانے لگا۔

اس کی آواز سن سب نیچے آ گئے ثمر اپنے گھر جا چکا تھا۔

"بھائی من آپی وہ۔۔۔،،

"وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔۔،، اس سے پہلے صباء کچھ بولتی اسفار نے اس کی بات کاٹ دی۔

"نہیں وہ نہیں وہ تو۔۔۔۔۔،،صباء بتانا نہیں چاہتی تھی پر وہ کہاں جانتی تھی نہ بتا وہ اس کی بدگمانی بڑھا رہی ہے۔

"مجھے پتا ہے وہ کہاں ہے۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔،،اب کی بار بھی اس نے صباء کی بات کاٹ کر قدرے اطمینان سے مسکرا کے بولا اب وہ سی گرین ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس تھا جینز کے پیچھے اس نے پیسٹل چھپا رکھا تھا۔

"لگتا ہے انہیں شک ہو گیا ہے کہ ہم نے ان کا برتھڈے پلین کیا ہوا ہے۔۔۔،،صباء نے مسز فیضان اور سمیر کو دیکھا۔

"یا اللہ کرم کرنا۔مجھے تو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔،، مسز فیضان نے دل میں سوچا وہ اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھی۔

تبھی وہ گھبرا گئی تھی۔

****

آدھا آدھا سارا کر کے دیکھ لیا

ہم نے پیار دوبارہ کر کے دیکھ لیا

New Era Magazine

آنے والے کل کو سوچ بن ہم نے
اُس کو آج ہمارا کر کے دیکھ لیا

اب بھی تو ہی تُو موجود ہے بس اس میں
دل کو پارہ پارہ کر کے دیکھ لیا

پھر بھی دھیان اسی کی جانب جاتا ہے
کتنی بار کنارہ کر کے دیکھ لیا

وہ فارم کے دروازے پہ پہنچا گاڑی سے اترا۔اور پھر لڑکھڑا کر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"کیا میں ان دونوں کے درمیان دیوار بن گیا ہوں۔۔۔اگر وہ پرنس سے محبت کرتی تھی تو بتا دیتی۔۔۔،،وہ سر تھام سوچنے لگا۔دل میں درد اٹھا تھا

"اسفی تو ایک ایسا وجود ہے جس کی خاطر دوسروں کو اپنی خوشیاں قربان کرنی پڑ رہی ہیں۔۔۔

من اور پرنس تمہارے دوست ہیں۔۔۔ پھر تو مطلبی کیوں بن رہا ہے۔۔۔ جا اور جا کر انہیں ان کی خوشیاں دے دے۔۔۔،،اس کے دل کی آواز اونچی تھی

وہ دروازے کی جانب بڑھا پر وہ بند تھا۔

"من بھی کسی اور کی ہے۔۔۔؟

پشاور میں اس کا بدلا ہوا روپ کیا واقع ہی۔اس کی آنکھوں میں تبدیلی وہ سچ تھا میں نے غور کرنے کے بعد بھی کیوں نہ۔۔۔۔،،دل نے مزید اجازت نہیں دی

"وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔اسے نامحرم سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔,،دل نے ملامت کی

اس نے ٹائم دیکھا اور پھر خود پہ غصہ آنے لگا وہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟۔

"تو پاگل ہو گیا ہے کیا۔۔۔

اگر وہ کسی اور سے محبت کرتی ہوتی تو سب سے پہلے تمہیں اور روح کو۔۔بتاتی۔۔۔نہ جانے وہ بیواقوف یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

کیا وہ روح کو لے کر خود کو نقصان نہ پہنچا رہی ہو۔۔۔۔۔۔

کہیں وہ۔۔،۔۔،،اچانک خیالات بدلنے لگے تھے غصے پہ بے بسی اور محبت کی ملی جلی چادر اوڑھ آئی تھی

اچانک

دل میں ہلچل سی مچ گئی من کو کھونے کا ڈر در آیا۔۔

اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی آم کا درخت نظر آیا جس کی موٹی ٹہنی ٹیرس پہ اتر رہا تھا۔

اس نے ایک منٹ نہیں لگایا اور دوسرے پل وہ ٹیرس پہ تھا۔

کمرے کے اندر داخل ہوا۔ فون کی لائٹ سے دیکھا پر کوئی نہیں تھا۔

ہر کمرہ چیک کر لیا دل شور مچا رہا تھا فلحال اس کے ذہین میں تھا تو یہ کہ من کو کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گا۔؟

ایک اور معصوم لڑکی کو موت کے منہ میں دھکیل دے گا۔۔؟ وہ سر تھام ٹی شرٹ کو سینے سے کھینچنے لگا بریک ٹی شرٹ دائیں طرف سینے سے پھٹتی چلی گئی پر پرواہ کہاں تھی۔

دل میں طوفان برپا ہو چکا تھا۔۔

"آج میں اس سے وہ سب کہ دوں گا کہ دوں گا کہ میں اس سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔

پھر وہ بیشک۔۔۔ مجھے ٹھکرا دے بیشک وہ کہ دے کہ وہ۔۔۔،، دل تھم گیا تھا۔

"کہ وہ مجھ سے محبت نہیں بلکہ مجبوراً اور فرض نبھانے کے لئے شادی کر رہی ہے۔۔،،

وہ سوچنے لگا۔

اب اس کی نظر لیونگ روم پہ پڑھی شیشے کی کھڑکیوں کے پار ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ دل میں دھماکہ ہوا۔ آنکھوں کے سامنے ایک سال پہلے ہوا حادثہ گھومنے لگا من کی حالت گھومنے لگی۔

وہ وہ بھاگتا سیڑھیاں چڑھا اور پھر دروازے تک گیا البتہ دروازہ وا تھا کانپتے ہاتھوں سے اس نے دروازہ دھکیلا۔

نرم نرم کارپیٹ پہ تازہ پھولوں نے اس کے پیروں کا بوسہ لیا۔

وہ حیرانگی سے چل رہا تھا۔

ایک کینڈل منظر صاف نہیں دیکھا رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے دیوار پہ ہاتھ رکھ کر بورڈ تلاش کیا اور چار پانچ بٹن ایک ساتھ دبا دیئے۔ سانس روکے وہ منظر کو دیکھ رہا تھا۔

پھول اس پہ برسنے لگے تھے۔

میز پہ رکھے گیفٹ کیک کینڈل سٹینڈز دیوار پہ لکھے محبت بھرے لفظ اس کا ویلکم کر رہے تھے۔

وہ کہاں تھی۔۔؟

اس نے چاروں اطراف نظر گھمائی دل ایک دفع سب چیزوں سے دل اچاٹ ہو گیا سب

سے بڑا گیفٹ وہ دیکھنا چاہتا تھا من کو آخر وہ نظر آ گئی۔

ماروا کونے میں بیٹھی سر گھٹنوں میں دیئے ہوئے تھی۔

لائٹ کے جلنے پہ ہوش میں آئی اور سر اٹھا کر اسفار کو دیکھا جو غائب دماغی سے ادھر

ادھر دیکھ رہا تھا۔

دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

اسفی کی نظر اس کی آنکھوں کے گرد بکھرے کاجل پہ پڑی دل مٹھی میں جکڑا گیا۔۔

وہ روتی رہی تھی

کیا وہ اس کے لئے رو رہی تھی۔۔؟ اسفار کے دل نے سوال کیا۔

"ہیپی برتھڈے اسفی،، وہ کھڑی ہوئی اور آنسو صاف کرتی اس کی طرف بڑھی۔

پر اس کے دائیں ہاتھ میں ریوالور دیکھ رک گئی جو وہ اپنے کپڑوں کی کھینچا تانی میں ہاتھ

میں تھام چکا تھا۔ وہ دیوانا وار اس کی طرف بڑھا پر ماروا ڈرتی پیچھے ہٹنے لگی یہاں تک کہ

دیوار کے ساتھ جا لگی۔

۔اسفار اس کی گھبراہٹ دیکھ وہاں ہی رک گیا اور اپنے دائیں ہاتھ کو دیکھا پھر خوف زدہ

ہو کر ریوالور کو دور پھینک آنسوں سے بھری آنکھوں کو اس پہ ٹکا نفی میں سر ہلا دیا۔۔

"ت۔۔۔ تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔،، بڑی مشکل سے آنسوں کو گلے میں اٹکا وہ بولا۔

New Era Magazine

"اسفی کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو؟,, من کے دل نے سرگوشی میں سوال کیا۔

جو صرف وہ سن سکتی تھی

"اس شادی سے خوش ہو نہ تم؟؟

کسی دباؤ میں آکر تو نہیں کر رہی۔۔۔۔،،وہ نظریں جھکائے درد میں ڈوبی آواز میں بولا

اور وہاں ہی بیٹھ گیا۔جو بات من نہ پوچھ سکی وہ پوچھ چکا تھا۔آج وہ ہر وہ لفظ ادا کرنا چاہتا

تھا وہ محبت کو بیان کرنا چاہتا تھا من کو حاصل کرنا چاہتا تھا

"ایک بات کہوں تمہارے بغیر جینا ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔پر

"اگر تمہیں میرے ساتھ نکاح نہیں کرنا تو میں۔۔۔،،

"شیٹ اپ اسفی۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اپنے پاس سے ہی باتیں نہ بنا لیا کرو۔۔۔

اور میں محبت کرتی ہوں میں تم سے انڈر سٹینڈ۔۔،،وہ اس کے سامنے بیٹھ بولی۔محبت کا

لفظ ادا کرنا مشکل تھا پر ناممکن نہیں تھا۔

نہ جانے کیوں وہ سامنے بیٹھے اسفی کے ٹوٹے وجود کو دیکھ تڑپ اٹھی تھی۔

دل کی دھڑکن رک گئی اور طوفان برپا ہو گیا

"تو پھر یہ حال کیوں بنا رکھا ہے۔ایک کال کر کے خود نہیں بلا سکی مجھے۔۔۔۔۔۔؟

New Era Magazine

روتی کیوں رہی ہو۔۔؟،،وہ اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں اپنی آنسوں بھری آنکھیں گاڑ بولا وہ بے بس سی ہوا سے دیکھ رہی تھی پھولوں پہ بیٹھے وہ دونوں سوگ منا رہے تھے۔

"بات سنو من۔۔۔روح نہیں آئے گی اب میں ت۔۔ت تمہارا ہوں۔۔تو تم اس سچائی۔۔۔کو تسلیم کرلو۔۔،، کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا جہاں آنسوں تھے۔ خود بھی تو وہ رو رہا تھا۔

اس بار بھی روح نے ہی ان دونوں کی صلح کروائی تھی۔۔

من نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا جو وہ گھٹنوں پہ رکھے بیٹھا تھا۔

"کیا میں تمہیں قبول ہوں من۔۔۔۔۔

میرے تمام زخموں کے ساتھ۔۔۔۔

میرے تمام غصے اور ناراضگیوں کے ساتھ۔۔

کیا تمہیں یہ ایس پی اسفار پسند ہے جس کے پاس دماغ کی جگہ غصے کے پرزے فیٹ ہیں۔۔۔

جس کو صرف من پہ ہی غصہ نکالنا ہوتا ہے۔۔۔چاہئے اس کی غلطی نہ ہو۔۔۔

پر اسفی من سے بہت محبت کرتا ہے من۔۔۔۔،،وہ آنسوں میں ڈوبی مدھم آواز میں

New Era Magazine

بول رہا تھا۔۔

نہ جانے کیوں وہ اس میں کھو چکی تھی۔۔۔

نہ جانے کیوں دل میں کچھ ہلچل سی ہوئی تھی اس کی حالت دیکھ وہ ڈر سی گئی تھی۔

ان کے درمیان کسی پرنس کی کہاں گنجائش تھی؟

"قبول ہے۔۔۔

مجھے تم قبول ہو۔۔ہر حالت میں پر ایسی حالت میں نہیں۔۔۔،،وہ مدھم سی مسکرائی۔

"اب پلیز اپنی حالت درست کر لو۔۔۔،،وہ اس کے گر رہے آنسوں کو ہتھیلی میں بند کرتے ہوئے بولی۔

اسفار مسکرا دیا۔

"اچھا پھر وہ جو دیوار پر لکھا ہے وہ منہ سے بولو تو۔۔۔۔۔

ترس گیا ہوں وہ تین لفظ سننے کو۔۔۔,،،وہ چہرے کو رگڑتے ہوئے شرارت سے بولا

"مجھے قبول ہے۔۔۔۔،،من نے اپنے آنسوں صاف کئے اور کھڑے ہوتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ کیا اسفار نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور ہاتھ تھام لیا۔یہ ہاتھ تو وہ بچپن سے تھامتا آ رہا تھا پر آج ایک الگ جذبے سے تھاما تھا۔۔

محبت سے نرمی سے۔۔

New Era Magazine

"اب کیک کاٹ لو سارے کا ستیاناس ہو چکا ہو گا۔۔،،ماروا بولی اور کیک دیکھا جو پگھلا پڑا تھا۔ماروا نے اسے گھورا تو

اسفار نے زبان دانتوں تلے دبالی۔

"اب کیا کاٹو گے۔۔۔

چلو چھوڑو۔۔۔تمہیں تو ہمیشہ سے مجھ سے پروبلم ہے رولا ناضرور ہوتا ہے تم نے ایک دفع۔۔۔

بچپن سے ہی کرتے۔۔۔۔،،

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی وہ پھر سے جھک گیا تھا۔۔

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہاتھ جوڑ سر جھکا گیا

"ایم سوری پلیز مجھے معاف کردو میری وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسوں آئے ایم سوری۔۔آج سے پہلے اور آج تک ہر ہر غلطی کی میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔

۔۔،،اسفار نے دل سے معافی مانگی۔

"اٹھو۔جاؤ زیادہ ڈرامے مت کرو سوٹ نہیں کرتے تم پہ۔۔۔ویسے بھی روح دیکھ رہی ہو گی آخرت میں مجھے پکڑ لے گی میرے اسفی کو تنگ کیوں کیا۔۔۔۔۔،،ماروا نے اس کے ہاتھ کھول دیئے اور شرارت سے کہا۔

New Era Magazine

وہ کھڑا ہو گیا ایک نظر اس کے چہرے پہ ڈالی بڑی شدت سے دل سامنے کھڑی من کو باہوں میں بھر لینے کو کیا پر وہ سر جھکا گیا ابھی جائز کہاں تھا اور وہ ایسی گستاخی کر کے اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کھانا کھایا۔۔۔،،ماروا نے پوچھا تو اسفی نے نفی میں سر ہلا دیا۔ماروا اسے دیکھتی تقریباً گھورتی بالوں کا جوڑا بناتی باہر نکل گئی وہ بھی اپنا ریوالور بیلٹ میں ٹکا اس کے پیچھے چلا گیا ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھنے تک وہ من کو دیکھتا رہا۔

آنکھ سے ایک آنسو نکلتا زمین پہ جا گرا اس نے منہ موڑ کر باقی کے آنسوں کو صاف کیا۔

ماروا مہندی بھرے ہاتھوں سے اس کے لئے کھانا لگا رہی تھی

"ایک بات پوچھوں۔۔۔۔،،اسفار نے نظریں اس کے چہرے سے ہٹا کر کہا۔

"جی پوچھو۔۔۔۔،،ماروا نے مسکرا کر پوچھا

"کیا میں تمہارے قابل ہوں۔۔۔؟

مجھ جیسا انسان جو ہر وقت غصے اور ایگو کا شکار رہتا ہے۔۔۔،،وہ نظر اس کے سنہری چہرے پہ ٹکائے بولا۔

"بچپن سے تمہیں برداشت کر رہی ہوں اب عادت ہو گئی ہے خان صاحب۔۔

کل ہمارا نکاح ہے۔۔۔۔کاش روح ہوتی نہ۔۔تو۔۔۔،،

"تو تمہاری خوشیوں کا دشمن میں نہ بنتا۔۔۔،،وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جو شیشے کی میز پہ جمے ہوئے تھے۔ماروا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔کچھ تھا جو وہ چھپا رہا تھا۔

"میری خوشیاں پتا ہی کیا ہیں یہ کہ تم سب خوش رہو اور میں تم سب کے ساتھ خوش رہوں جانتی ہوں اسفی کہ روح نہیں آئے۔۔"

"کس نے کہا روح تم میں ہے من۔۔۔

تم من اور روح دونوں ہو۔۔۔تم میری ہو۔۔۔

دیکھو تو میں کتنا مطلبی ہوں۔۔۔،،وہ خود پہ ہنسا تھا ماروا سالن کا ڈونگا میز پہ رکھ اس کے پاس کرسی کھینچ بیٹھ گئی۔

"اسفی کیا بات ہے۔۔۔۔،تم کچھ چھپا رہے ہو بتاؤ کیا بات ہے۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولی

اسفار نے گردن گھما کر اسے دکھ سے دیکھا۔

"من میں جانتا ہوں کل ہمارا نکاح ہے پر۔۔۔،،وہ گہری سانس خارج کرتے ہوئے اس کی طرف گھوم گیا اور اس کا سنہری ہاتھ اپنے دودھیا ہاتھوں میں لے لیا۔

"تم اگر کسی اور کو چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا میں تمہارا کل ہی اس سے

New Era Magazine

نکاح کروا۔۔۔،،

اس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید بولتا ماروا نے اس کی رخسار پہ ایک ٹکا کر تھپڑ دے مارا پھر ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچ اٹھ کھڑی ہوئی۔اور ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالی جو کل اس کا شوہر بننے جا رہا تھا اسفارٹس سے مس نہ ہوا چپ چاپ بیٹھا رہا۔

من پہ شائد اس کی مہندی کا رنگ چڑھ چکا تھا۔۔

ایک پاکیزہ رشتہ باندھے جا رہا تھا۔۔

"جاؤ جا کر ڈھونڈ لاؤ پھر ایسا جو بچپن سے مجھ پہ اپنا رعب جھاڑتا آیا ہو۔

جو سر پھرا ضرور ہو پر دل کا اچھا ہو۔۔۔جس کی ناک پہ ہر وقت غصہ رہتا ہو۔۔

جو مجھے ٹارچر کرے لڑائی کرے اور میری ہر بات برداشت کرے۔۔۔۔،،وہ بولتے ہوئے اس کی طرف گھوم گئی تھی۔

کچھ اسے بے بس کر گیا تھا وہ اس کی طرف آہستہ سے بڑھی۔

"میں بھی تھک چکی ہوں اسف۔۔۔۔

مجھے بھی اب منزل چاہیئے۔۔۔جہاں مجھے سکون ملے۔۔۔,,وہ پہلی بار۔۔۔کسی کے سامنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔

"میں روح کی نہیں۔۔۔

New Era Magazine

بلکہ اپنی محبت کو تم سے مانگ رہی ہوں جو کبھی میں نے تم سے کی ہے۔۔۔

ہاں مانا وہ محبت غلط نہیں ہے۔

اس میں تمہیں اور روح کو خوش دیکھنا تھا تم دونوں سے کی تھی پر وہ نہیں رہی کیا تم۔۔۔؟۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ بولتی سر گھوم گیا پر وہ گری نہیں کیونکہ اسفار نے اسے تھام لیا تھا۔

"کہا تھا نہ اب گرنا نہیں ہے۔۔۔،،وہ اسے اٹھا کر آہستہ قدم اٹھاتا اس کے چہرے کو دیکھتا اسے بڑے صوفے پر لیٹاتے ہوئے بولا پھر گلاس پانی کا لے آیا

"تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔،،اسفار اسے گلاس تھماتے ہوئے فکر مندی سے بولا تو اس نے سر ہلا دیا۔

"من میں تمہارے قابل نہیں ہوں مجھے لگا شائد تم پرنس سے محبت کرتی ہو۔۔۔

مجھے لگا شائد میں تم دونوں کے درمیان آ ٹھہرا۔۔۔

پھر مجھے لگا تم اپنے ساتھ کچھ غلط نہ کر لو۔۔۔

پھر مجھے لگا میں تمہیں کھو دوں گا۔

پھر یہ احساس ہوا کہ تمہارے بنا میں جی بھی نہیں سکتا۔۔

مجھے معاف کر دو خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔۔میں نے ایسا سوچ بھی کیسے

New Era Magazine

لیا۔۔۔۔،،وہ نظریں جھکائے بولا ماروا نے ایک نظر اسے دیکھا

پرنس کے نام پر اس بار اس کو کچھ نہ ہوا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں؟؟ یہ وہ بھی نہیں سمجھی۔

اس نے اسفی کے انگوٹھی والے ہاتھ پہ اپنا انگوٹھی والا ہاتھ رکھا۔ جس میں اس کے نام کی انگوٹھی تھی۔

"اچھا یہ سب تو ٹھیک ہے اور یہ پرنس کون ہے۔۔۔،،وہ گلاس ہونٹوں سے لگائے کمال لاپرواہی سے بولی۔ جو بھی تھا وہ سامنے بیٹھے انسان کو اس حالت میں دیکھ نہیں سکتی تھی اسے تو وہ غصے والا خان ہی پسند تھا۔

"میرا دوست ہے پشاور کا ہے اس دن تم اس کے فارم ہاؤس پہ تھی جب طوفان آیا تھا۔ آتے وقت تم اداس تھی پھر کئی دن میں تمہیں مایوس اور چپ چپ دیکھتا رہا۔ میں تم سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔اور۔پر پھر اچانک ہی وہ ر۔۔۔روح۔۔۔،،وہ خاموش ہو گیا۔ آنکھیں مند گیا اس کی آنکھوں کے سامنے روح کا سراپا گھومنے لگا تھا۔

پھر اس نے آنکھیں کھول من کو دیکھا۔ جس کی آنکھوں سے بے شمار آنسوں جھلکے تھے۔

"اسفی روح کو واپس لے آؤ نہ۔۔۔،،وہ آنسوں میں ڈوبی ہوئی آواز سے بولی۔

"ایم۔۔۔ایم سو۔۔سوری۔۔۔۔،،وہ بے بسی سے بولا کچھ دیر دونوں بے آواز روتے رہے۔۔۔

روح کے غم میں۔۔۔اسفار اسے اپنی آغوش میں لینا چاہتا تھا پر ابھی ایک دن وہ مزید تھا۔

"من مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔؟،،وہ صوفے سے اتر اس کے سامنے ایک گھٹنے پہ بیٹھ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

"پہلا دولہا دیکھ رہی ہوں جو مہندی کی رات پوچھ رہا ہے مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔،،مار وا نے اسی کے اسٹائل میں کہا۔اسفار کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

"صبح سے بھوکا ہوں۔۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔،،وہ اس کا ہاتھ پکڑ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔کھانا کھاتے وقت وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔

اس نے ارشا کی ساری بات سنادی۔۔

اپنی غلطی کی معافی بھی مانگی۔

آج مار وا کا الگ روپ ہی وہ دیکھ رہا تھا۔

اس کا بھی تو الگ روپ تھا۔۔پہلی بار لڑائی جھگڑا بند کر وہ من کے سامنے جھک گیا تھا۔

اتنے میں اسفار کا فون بجا۔

"ماروا، کیبر ہینڈل نہیں ہو رہا چلو چلتے ہیں۔۔۔،،اسفار فون سن مننتے ہی اٹھ کھڑا ہوا ماروا بھی سر ہلاتی اٹھی اور اس کے ہمراہ چل دی۔

"تمہیں یاد ہے ہم اسکول کیسے جایا کرتے تھے۔۔،،وہ دروازے کو لاک لگا کر مڑا اور بولا ماروا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی اسفار اس کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا دی ماروا کا دل دھڑکنے لگا تھا بہت زور سے۔

وہ حیران کن آنکھوں سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو اسفار کے ہاتھ میں تھا

"ہم ایسے چلتے تھے۔۔ہاہاہاہا۔،،وہ جمپ لگاتے ہوئے چلنے لگا جبکہ ماروا کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔۔اسفار رک بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اسے محبت بھری نظروں کے احصار میں لے چکا تھا۔

"اب مجنوں مت بنو چلو۔۔،،من نے منصوعی غصے سے اسے دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

کیا وہ پرنس سے محبت کرتی تھی یا وہ صرف ایک احساس تھا؟

وہ نہیں سمجھی اور سمجھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

نہ جانے کیوں وہ اسفار کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتی تھی۔؟

New Era Magazine

بچپن سے ساتھ ساتھ ہونے کا اثر یا محبت؟؟

****

اپنے سارے غم میں جیسے بھول گیا تھا
دھیرے سے جب اس نے مجھ کو ہنس کر دیکھا

دن کا سورج ابھی طلوع نہیں ہوا تھا کہ سمیر کی آنکھ کھولی نیند تو رات میں بھی نہیں آئی تھی۔وہ چت لیٹا رہا اپنے سینے پر سوئی صباء کے بالوں میں ہاتھ چلاتا چھت کو گھورتا رہا وہ۔

"مجھے کیوں جگا رہے ہو سونے دو پلیز۔۔،،صباء نے اس کی کالی بانیان کو مٹھیوں میں جکڑ کر اسے جھنجھوڑ کر کہا۔رات کو بھی سمیر چپ چاپ اسے باہوں میں لئے بغیر کچھ بولے سونے کی ایکٹنگ کرتا رہا تھا۔

"میں تو تمہیں سلا رہا ہوں جانم۔۔۔،، سمیر نے اسے بازو پہ گرا کر کہا۔اور اس پہ جھکا۔صباء نے آنکھیں میچ لی۔

"میری زندگی اب بیدار ہو جائیں۔۔۔،،وہ اس کے کانوں میں شہد گھولتا اٹھ گیا۔صباء

ابھی بھی اسی کے لمس کے احصار میں تھی۔ مسکرا کر شرما کر دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھ آنکھیں مند گئی۔

"یہ کیا۔۔۔۔۔۔،، سمیر نے دروازے پر کھڑے آدمیوں کو دیکھ خود سے ہی بات کی۔

"اسفی بھائی یا آپی نے کیا

ہو گا۔،، وہ سوچتا واپس آگیا اور صباء کو اسی پوزیشن میں لیٹا دیکھ مسکرا دیا

"جب میں تمہارے پاس ہوں تو میرے لمحس میں کیوں کھو جاتی ہو۔۔ادھر آؤ۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا اور اس کے پاس بیٹھ صباء کا ہاتھ پکڑ کر خود پہ کھینچ لیا۔

"سمیر تم بہت چپکو ہو، چھوڑو مجھے، آج آپی کی بارات آنی ہے۔۔۔بھابھی اور بہن ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ اپنے بھائی اور جیٹھ کی شادی میں شریک ہوں۔۔اور ابھی گھر بھی جانا ہے کوئی مہمان ہی نہ گھر آگیا ہو شادی کا ماحول ہے۔۔ماما کیا کیا اکیلے کریں گی۔۔۔۔،، صباء نے اسے دھکیلا۔اور بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولی۔

"صباء ہم اس گھر میں نہیں جائیں گے میں نہیں چاہتا تمہیں کچھ ہو میں نے ڈیڈ سے بات کرلی ہے وہ مان گئے ہیں، شہر میں جو ہمارا گھر ہے ہم وہاں رہیں گے۔۔،، سمیر نے

کہا

"پر۔۔۔"

"میں کوئی بحث نہیں سننا چاہتا۔۔" سمیر نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"سمیر مجھے کچھ نہیں ہو گا آنٹی اتنی بری نہیں ہیں جو ہوا بھول جاؤ تمہیں میری قسم۔۔۔۔" وہ اس کے سینے سے لگ کر بولی۔ سمیر کمزور پڑنے لگا۔

"ہر بات منوانے کا ہنر جانتی ہو" سمیر نے اس کے گرد بازو حائل کر دیئے۔

"آہو، بچپن سے ہی۔۔" صباء نے اس کی خوشبو کو سانسوں کے ذریعے دل میں اتارا

"پر یہ بات میں ہرگز نہیں مان سکتا تمہیں میری قسم۔۔۔اب ایک اور لفظ نہیں۔۔" سمیر نے کہا تو وہ اسے دھکا دینے کی کوشش کرنے لگی پر سمیر مسکراہٹ دباتا اس کے گرد مضبوط گرفت کرتا گیا۔

****

ماروا بیڈ پہ اندھی گری سو رہی تھی۔ یہ اس کا معمول نہیں تھا پر وہ کافی حد تک تھک چکی تھی۔

اب پھر سے اس پہ ساری زمیداریاں آ گئی تھی۔ اکثر اسے فراز یاد آتا تھا جیسے وہ ہر وقت ماروا کا سایہ بن کے رہتا تھا۔

وہ ابھی اٹھی نہیں تھی کہ فون بجنے لگا۔ تین چار۔ پھر دس اس کی آنکھ کھولی۔اس نے جھنجھلا کر بالوں کو ایک طرف کیا اور سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا کچھ دیر ٹٹولنے کے بعد اس کے ہاتھ فون آگیا

وہ اٹھی بیٹ کی پشت سے سر ٹکا بالوں کو ایک طرف کیا اور جمائی روکی وہ ابھی تک رات والی ساڑھی میں ملبوس تھی۔اس نے بے زاری سے کال اٹھائی۔

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اس نے فون بیڈ پہ پھینکا اور سرہانے کو اٹھا چہرے پہ رکھ لیا۔

کچھ دیر بعد وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

اور ڈوپٹہ شانے پہ ٹکاتی باہر نکل گئ

اب اسے ہی ساری زمیداریاں سنبھالنی تھی جب تک کبیر ٹھیک نہیں ہوتا تھا وہ جانتی تھی۔اور فیصلہ کر چکی تھی

سیڑھیاں اترنے لگی سامنے اسفار کھڑا شہزاد اور باقی پولیس ساتھیوں کے ساتھ کچھ ڈسکس کر رہا تھا۔

ماروا نے شہزاد اور ارحم کو پہچان لیا تھا۔

ابھی حویلی میں صرف ملازمین ہی بچے تھے۔

"میں نہیں چاہتا میری بیوی کا اتنا سپیشل دن خراب ہو سب آلرٹ رہنا اور ایسا بلکل

بھی نہ لگے کہ تم لوگ پولیس والے ہو۔۔رات تو پہرے پہ کٹ گئی اب حویلی میں کھو جاؤ۔۔،،اسفار سنجیدگی سے پلین بتا رہا تھا۔پولیس والے سب الگ ہی گیٹ اپ میں تھے

"شہزاد تم سب جاؤ وہ بھاگ نہ پائے۔۔۔،،اسفار نے کہا تو وہ سر ہلاتا چلا گیا

"اسفی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔،،ماروا نے پہچان لیا تھا ہر جگہ پولیس والے تھے۔

"کچھ نہیں میری جان جسٹ فارمیلٹی اب ایس پی اسفار خان کی شادی ہے کچھ غلط نہ ہو نہ۔۔میں نہیں چاہتا کوئی میری فرسٹ نائٹ کو تباہ و برباد کرے۔۔،،اسفار نے مسکرا کر بے باک بات کہ دی جس سے ماروا ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

اسفار کی نظر اس کے مہندی سے بھرے ہاتھوں پہ پڑی۔جو لال سرخ تھی۔

اسفار کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

"میرے نام کی مہندی رنگ لے آئی۔۔نہ تم پہ،،وہ شرارت سے بولا۔ماروا کچھ دیر خاموش رہی۔

"اچھا میرے ساتھ چلیں کچھ بات کرنی ہے۔،،ماروا نے مسکرا کر کہا۔

"اے لڑکی کیا کر رہی ہو بیوا قوف شادی سے پہلے شوہر کو نہیں دیکھتے۔۔۔۔۔،،

"ارے دادی اماں،،ماروا نے پلٹ کر دیکھا اور بھاگ کر ان کے پاس جا کر گلے لگی پھر

New Era Magazine

اسفار نے سر جھکایا تو انہوں نے ہاتھ رکھ دیا

"آپ اتنے دن کہاں تھی۔۔۔،،ماروا نے شکوہ آمیز انداز میں پوچھا۔

"بیٹی،شکیلہ کی طعبیت خراب تھی تو دوسرے گاؤں گئی تھی۔۔،،دادی اماں نے اپنی بڑی بیٹی کا نام لیا۔

"شادی سے پہلے شوہر سے نہیں ملتے۔پہلے بات اور تھی تم دونوں کی۔۔۔ نکاح کے بعد دیکھتے ایک دوسرے کو۔۔۔

اچھا شگون نہیں ہوتا بیٹی۔۔،،دادی اماں نے اس کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ماروا نے سر جھکا لیا جبکہ اسفار مسکرا رہا تھا۔

"دادی اماں دادا حکم اور فراز بھائی کے جانے کے بعد بہت زیادہ نقصان ہوا ہے کاروبار کو حویلی کو گاؤں کو۔۔۔،،ماروا کے چہرے پہ دکھ کے آسار نمودار ہو گئے۔

"بہت دکھ ہوا۔۔۔بتا رہا تھا رضوان۔۔۔ تیری تائی اور احمد تو آستینوں کے سانپ نکلے ایسے لوگوں کو تو زندہ ہی نہیں رہنا چاہیۓ اور اے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔۔۔،،دادی نے اسفار کے سر پہ چپت رسید کی۔تو ماروا نے مسکراہٹ دبائی۔

"ارے اماں۔۔۔۔،، مسز فیضان کی آواز سن وہ لاٹھی پہ چلتی گئ۔

"کافی ملے گی۔۔۔،،اسفار بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوۓ بولا

New Era Magazine

"جی کیچن ہی چلتے ہیں۔۔کیونکہ تھوڑی دیر تک تم گھر چلے جاؤ گے۔۔،،ماروا دوپٹہ ٹھیک کرتی کیچن کی طرف بڑھ گئی۔

"لڑکی کچھ شرم نام کی چیز ہے۔۔۔کل بھی رات دیر تک اس معصوم بچے کے ساتھ رہی اور اب پھر تھوڑا سا حیا کر لو۔۔آج کا دن صبر نہیں ہو رہا کیا۔۔۔،،اسفار نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

"شیٹ اپ اسفی۔۔۔کل میں آپ کا برتھڈے سیلیبریٹ کرنا چاہتی تھی ہم سب وہاں تھے پر جناب پتا نہیں کہاں چلے گئے۔تو مجھے پھر ان سب کو بھیجنا پڑا۔۔۔۔،،ماروا نے نظریں گھما کر اپنے ساتھ چلتے اسفار کو دیکھا۔تو نظریں ٹھہر گئی سفید و سرخ چہرہ سیاہ آنکھیں سیلکی بال جنہیں فلو بنایا ہوا تھا کچھ بال ماتھے پہ گرے ہوئے تھے۔گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ۔سفید آدھے بازوؤں والی ٹی شرٹ اور سرمئی جینز۔۔ کبھی وہ روح کی دھڑکن ہوا کرتی تھا۔۔۔ماروا نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر نظریں جھکا لی۔۔

"کیا بات کرنی ہے جلدی کرو۔۔۔،،اسفار کیچن سے باہر ہی کھڑا ہو گیا۔

"آج ایک میٹنگ تھی۔۔اور۔،،

"ماروا کچھ دن ان سب ٹینشن سے دور رہو ابھی ہماری شادی چل رہی ہے۔مجھے لگا

پتا نہیں کون سی ضروری بات ہے۔۔۔،،اسفار اس کی بات کاٹتے ہوئے ناراضگی سے

بولا اور چلا گیا۔

"بد تمیز۔۔۔۔میں وہی تو بتا رہی تھی میٹنگ ڈی لیے کر دی ہے پر یہ سنتا ہی کب

ہے۔۔،،ماروا منہ کھولے اسے جاتا دیکھتی رہی اور پھر پیر پٹختی کچن کی طرف بڑھ گئی

****

"تم لاؤنج میں چلو میں آتا ہوں یار ابھی گھر کی لیڈیز بیدار نہیں ہوئی۔۔۔،،وہ سامنے

سے آرہے پرنس سے گلے ملتے ہوئے شرارت سے بولا پرنس نے اسے گھورا تو وہ ہنسنے

لگا۔پرنس بھی ہنسنے لگا اور سر ہلا لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔

وہ ہر بار کی طرح شاندار پرسنیلٹی لئے ہوئے تھا۔

چھ فٹ لمبا دراز قد چوڑی چھاتی پہ تنگ کالی بٹنوں والی شرٹ سفید پیروں میں پشاوری

کالی چپل۔

بازوؤں کو فولڈ کر رکھا تھا اور شرٹ کے دو اوپر والے بٹن کھولے تھے وہ ٹھنڈ کا شہزادہ

کہاں صحراؤں کی گرم مٹی اور ہوا برداشت کر سکتا تھا۔

ابھی اس کا ایک پاؤں سیڑھیوں پر تھا کہ اسے ایک عجیب سی بو سی آئی وہ رک کر یہاں

وہاں دیکھنے۔

New Era Magazine

"اوہ شیٹ گیس۔۔،،وہ کسی کو کیچن میں داخل ہوتے دیکھ وہ سرپیٹ بھاگا۔

ماروا کورات سے ہی زکام نے آن گھیرا تھا تبھی وہ کچھ محسوس نہ کر سکی اور کافی کا سامان نکال ابھی چولہے کے پاس پہنچی نہیں تھی کہ اس کی ساڑھی کا پلو چہرے پہ کسی نے ڈالا اور اس کا ہاتھ پکڑ کھینچتے ہوئے کیچن سے باہر نکلا ماروا اس کے ہاتھ کے لمحس کو پہچانتی تھی۔۔پر اس بار وہ آنکھیں میچ گئی وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

"آپ کا دماغ تو نہیں خراب گیس کی بو سونگھ نہیں رہی کیا ابھی آپ کی ایک کی لاش ملتی وہاں سے۔۔۔۔،،وہ نظریں ادھر ادھر دوڑائے کمر پہ ہاتھ ٹکائے غصے سے بولا۔نم ماروا مزید وہ آواز سہہ پانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی ایک منٹ میں وہ اس کے پہلوں سے نکلتی تیز قدم اٹھاتی کسی کمرے میں غائب ہو گئی۔

جبکہ پرنس کیچن کی طرف بڑھ گیا۔

وہ یہاں اسفار کو لینے آیا تھا کیونکہ شہر میں کچھ دوست انتظار کر رہے تھے جنہوں نے واپس جانا تھا

اس باران کے راستے الگ تھے سنہری اور پرنس کبھی ایک راہ کے مسافر نہ تھے۔

تم بس اس کا روگ لگا کر بیٹھے ہو

New Era Magazine

سپنوں کے یہ گھر تو اکثر گرتے ہیں

******_**

دعا کے نام پر دھوکا ہوا ہے
وفا کے نام پر دھوکا ہوا ہے
کوئی اب ٹوٹ کے بکھرا ہوا ہے
گھٹن ساری کی ساری دی گئی ہے
ہوا کے نام پر دھوکا ہوا ہے

لاؤنج میں سب جمع تھے اور اسفار کو صوفے پہ بیٹھا رکھا تھا یہاں صرف گھر کے لوگ تھے جبکہ

"مجھے یہ کاجل نہیں ڈلوانا۔۔۔،،اسفار نے منہ بسورا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"یہ کاجل نہیں سرما ہے اور یہ رسم ہوتی ہے ہے ڈلوانا تو پڑے گا جیٹھ جی۔۔۔،،صباء نے سختی سے کہا اور ہاتھ اس کے ماتھے پہ رکھا۔

"یار لوگ کیا سوچیں گے میرے دوست بھی باتیں بنائیں گے کیا آپ لوگ اکیسویں صدی کا دولہا بنانے پہ تلے ہوئے ہو مجھے۔۔۔ کل کی نیوز میں منھے کارٹون دیکھایا جائے گا ایس پی اسفار خان کو۔۔ن،،وہ کہتا اٹھ موقعہ دیکھ بھاگا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"جیٹھ جی یہ توڑلوانا پڑے گا۔۔۔۔،،صباء بھی اس کے پیچھے لپکی سب کا قہقہہ گونجا۔

صباء اپنی کریم کلر کی ڈھیلی ڈھالی پیروں کو چھور ہی فراک جو کہ اس نے نیٹ سے ڈیزائن سمیر کو دیکھایا تھا اور اس نے بنواڈالی اسے سنبھالتی اوپر چڑھ رہی تھی۔

حجاب لئے ہلکا سا بلش اون،ہونٹوں پہ لپ گلوس،آنکھوں پہ سوفٹ سمکوی آئی میک اپ۔

سمیر کی نظریں اس کے دلکش سراپے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔سمیر بھی کون سا کم خوبصورت اور خوش پوش تھا ن۔

کریم کلر کی شیروانی زیب تن کرر کھی تھی۔شیروانی کے بازوؤں اور گلے پہ ہلکا پھلکا کام ہوا تھا۔

ٹیرس پہ ہی صباء نے اسفار کو پکڑ لیا۔

"اب تم اپنے بھائی کے ساتھ ایسے کروگی۔۔چھوٹی۔۔۔،،وہ معصومیت سے منہ بسور

New Era Magazine

بولا۔

وہ بلیک کلر پہ گولڈن کام والی شیروانی میں ملبوس تھا بالوں کو فلو سٹائل دے کر چھوڑا ہوا تھا۔جو کہ بڑی مشکل سے جیل لگا کر کیا تھا سمیر نے۔ہلکی ہلکی سٹائلش برائڈ چہرے پہ آج وہ واقع ہی شہزادہ لگ رہا تھا مسز فیضان کئی بار اس کی نظریں اتار چکی تھی۔

"آپ میرے بھائی نہیں بہنوئی اور، جیٹھ بھی ہیں۔۔،،صباء نے چہک کر کہا اور سر ما دوبارہ کھولنے لگی تو اسفار نے اسے آنکھیں دیکھائی۔

"بھائی کیوں بچاری کو تنگ کر رہے ہیں ڈلوا لیں لیں۔۔۔خیر ہے۔۔۔۔،، سمیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"ہر گز نہیں۔۔۔،،اسفار سخت لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے مت ڈلواؤ پر میرا نیگ تو دو۔۔۔۔۔،،صباء نے ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر دوسرا ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے کہا۔

"بھوکی ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔،،اسفار مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"بچو اندر چلے جاؤ۔۔فلحال تو موسم اچھا ہے پھر بھی۔۔کیا پتا دھوپ نکل آئے۔۔ ۔کوئی جلدی نہیں ہے سارے معملات نبٹا کے چلتے ہیں۔۔،،مسز فیضان کے کہنے پہ سمیر ازما اور ارشا۔ثناء بھی سیڑھیاں چڑھ گئے۔مسز فیضان مارو اکو کال کرنے لگی

New Era Magazine

کیونکہ اس کے پاس کوئی نہ تھا ویسے تو حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی۔

۔صباء اسفار کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گئی۔۔

"اے لڑکی کچھ شرم کرو بڑا ہوں تم سے۔۔اور بھائیوں کے ساتھ تمیز سے پیش آتے ہیں۔۔۔،،اسفار رعب سے آنکھیں پھیلا کر بولا

سمیر صوفے پہ بیٹھ گیا ازما اور ارشا بھی کشن ایک طرف کرتی ٹک گئی یہ اسفار کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ تھا۔

اسفار بیڈ پہ بیٹھ گیا تو صباء نے کرسی اس کے نزدیک کھینچ لی۔

"دیکھو جیٹھ جی اب آپ بڑے ہوں یا چھوٹے بھائی ہوں یا ہمارے جوائی پر نیگ تو دیں کیوں گائس بنتا ہے نہ۔۔،،صباء نے ہاتھ اس کے سامنے کیا۔اور سب کو دیکھا۔

"ہاں جی کیوں نہیں بھائی جان نکالیں نکالیں۔۔۔۔،،سمیر نے مسکرا کر صباء کا ساتھ دیا۔

"افف بورنگ اسفار کی خاطر رکنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔،،ارشا نے نظریں ادھر ادھر گھما کر سوچا۔اور پھر اپنے فون کو گھمانے لگی۔

"ایک منٹ دیتا ہوں یار۔۔۔،،اسفار اپنی جیبوں کو ٹٹولنے لگا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔،،صباء نے پانچ والے سکے کو گھورا۔اور پھر اسفار کو باقی سب کا قہقہہ

گونجا۔

"چھوٹی سی بھابھی کا نیگ۔۔۔،،اسفار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"مجھے اتنے چاہیے جتنا میری بہن کا ویٹ ہو گا۔۔۔،،صباء ڈھیٹائی سے بولی۔سب کا قہقہہ گونجا۔

"تمہاری بہن اتنا کھاتی ہے۔۔۔استغفار میں خود بھی بک جاؤں تو اس کے وزن کے برابر تمہیں نہیں دے سکوں گا۔۔ہاں ارشا کی بات کرو تو۔۔۔،،وہ ارشا کو دیکھ مسکراتے ہوئے بولا تو وہ بھی مسکرا دی پھر اسفار کی بغل میں جا بیٹھی۔

"لگ رہی ہے نہ جوڑی پرفیکٹ۔۔۔،،اس نے اسفار کے کان میں کہا جبکہ صباء نے سن لیا۔۔

"ایک دم بکواس اب آپ یہاں سے اٹھیں۔۔۔،،صباء غصے سے لال پیلی ہوتی بولی ۔آخر مار واکی بہن تھی غصہ تو تھا ہی نہ

"چلیں اب آپ ایک لاکھ ہی دے دیں پچاس ہزار آپ کو بخشنے کے اور پچاس سر مے کے۔۔،،ارشا کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی صباء اطمینان کی سانس لیتی بولی۔۔

"تمہارا بھائی بہت غریب بندہ ہے یار۔۔۔۔،،اسفار بیڈ پہ لیٹ گیا جیسے بارات کل جانی ہو۔

New Era Magazine

"تو یہ میرا نہیں مسئلہ نکالیں۔۔۔۔"، صباء اس کے سر پہ جا کھڑی ہوئی۔

سب بھابھی جیٹھ کی لڑائی انجوائے کر رہے تھے۔

"اچھا یوں کر و ڈسکاؤنٹ کرو۔۔۔"، اسفار نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں ایک لاکھ نہ ایک روپیہ زیادہ نہ کم۔۔۔"، صباء نے تیور دیکھائے۔

"میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔"، ثمر کی آواز سن اسفار مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا۔ ازما نے اٹھ کر ثمر کو بیٹھنے کی جگہ دی۔ اور مسکرا کر سلام کیا۔

وحد ثمر کو گھر کے اندر آنے کی اجازت تھی اسفار کے باقی کے سارے دوست احباب باہر تک ہی ہوتے تھے۔ کیونکہ ثمر اور اس کا رشتہ ان دونوں کی دوستی بچپن سے تھی۔

"کب سے کال کر رہا تھا کہاں بزی تھے۔۔۔۔"، اسفار بیڈ پہ بیٹھ کر بولا۔

"بس کچھ کام تھا۔۔۔"، وہ صوفے پہ گرتے ہوئے بولا۔

"ویسے بھائی آپ تینوں نے مشورہ کیا تھا کیا کہ آج کے دن شیر وانی ہی پہننی ہے۔۔"، صباء مسکرا کر کہا

کیونکہ ثمر بھی سفید شیر انی زیب تن کئے ہوئے تھا بازوؤں کو کہنیوں سے نیچے تک پیچھے کئے گندمی کلر پہ ہلکی پھلکی داڑھی جو اس کی شخصیت کو نکھار رہی تھی۔ کچھ بال

New Era Magazine

ماتھے پہ تھے جیسے اس نے ہاتھ سے پیچھے کیا اور مسکرا دیا۔

"بس دیکھ لیں بیگم ہمارا پیار ہی اتنا ہے۔۔۔،، سمیر نے اس کے شہانے پہ ہاتھ ٹکا کر شرارت سے کہا۔

"اللہ ہمارے پیار کو بد نظروں سے بچائے۔۔،،اسفار مسکرا کر بولا۔

"میں ابھی آتی ہوں۔۔،،

صباء کو پیاس کا احساس ہوا تو کہتی باہر چلی گئی سیڑھاں اتر کیچن کی طرف بڑھ گئی

"میں آتا ہوں۔۔،، سمیر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا شیر وانی ٹھیک کرتا کمرے سے نکل گیا۔

ارشا نے گہری نظروں سے ثمر کو دیکھا۔ثناء بھی اسی جدوجہد میں مصروف تھی۔

"سمیر نہ سہی یہ تو ہے نہ۔۔۔،،ثناء نے سوچا اور شرم سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔پر تھی تو مطلبی مسکراہٹ۔

"بارات کب نکلے گی،، ثمر نے ٹائم دیکھ پوچھا۔

"بس ابھی۔،،اسفار اٹھ کھڑا ہوا

"بڑی جلدی ہے بیٹھ جاؤ ابھی سہرا باندھنا ہے۔۔۔،،ازما نے کہا۔

"واٹ۔۔۔۔،،اسفار حیرانگی سے چلایا۔

New Era Magazine

"آج کل کون سہرا باندھتا ہے یار۔۔مجھے بکرا تو مت بناؤ۔۔۔،،اسفار نے رونی شکل بنا کر کہا۔

"سب پہنتے ہیں بیٹھ جاؤ۔اور ویسے بھی تو بکرا بن چکا ہے۔کچھ دونوں تک تمہیں علم ہو جائے گا

۔،، ثمر نے اسے بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر سرگوشی کرنے لگا۔اسفار نے اس کے پیٹ میں پنچ دے مارا

تو وہ ہنس دیا

****

سمیر گنگناتا صباء کے پاس جا کھڑا ہوا اور سینے پر ہاتھ باندھ کے اسے شرارت سے دیکھنے لگا۔

وہ پانی پی کے اٹھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو پانی چاہیئے۔۔،،صباء نے گلاس لہرا کر پوچھا تو سمیر نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"پھر۔۔۔،،صباء پانی کی بوتل فریج میں رکھ کر اس کی طرف گھومی

"بتا دوں۔۔۔،، سمیر نے معصومت سے سوال کیا۔

New Era Magazine

"فلحال نہیں چپکو۔۔میں۔۔"،صباء نے شرارت سے کہا اور بھاگ کر کیچن سے نکل گئی۔کیا پتا تھا وہ پھر سے ہاتھ تھام لیتا۔

سمیر بھی مسکراتا اس کے پیچھے چلا گیا کچھ دیر بعد

بارات حویلی کے لئے دھوم دھام سے نکلی تھی

****

ماروا صبح سے کمرے میں ہی تھی دادی اماں نے سختی سے منع کیا تھا وہ پرانے خیالات کی خاتون تھی اسی لئے۔

باہر بارات آچکی ہے معلوم پڑ رہا تھا ہوائی فائرنگ سے فضا گونج اٹھی تھی ڈھول کی تھاپ پہ لڑکوں کا بھنگڑا اور مختلف اقسام کی ہوٹینگ سن ماروا کا دل دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ لپ اسٹک لگے ہونٹ کاٹتی،کانپتے چوڑیاں اور مہندی بھرے ہاتھوں کو آپس میں رگڑنے لگی۔

"اسلام علیکم!!۔۔۔۔

"چلو میری جان پیا جی آگئے آپ کے۔۔۔"،صباء مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔اور شوخ لہجے میں بولی ماروا نے آنکھیں کھول اسے دیکھا۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری جان۔۔۔،،صباء نے اس کی نظر اتاری لال بھاری بھر کم کام والے لہنگے نفاست سے کیا گیا میک اور جویلری زیب تن کئے ماروا سر جھکائے تذبذب سی بیٹھی تھی۔

"صباء مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔اتنی گرمی میں اتنی ہیوی جویلری اتنے ہیوی کپڑے ۔۔،،ماروا نے منمنا کے کہا تو صباء نے شرارت سے اسے دیکھا پھر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"اب آپ کی پیاس میں کیسے بوجھا سکتی ہوں اسفی بھائی کو بلا سکتی ہوں اتنے ڈیشنگ لگ رہے ہیں کہ آنکھوں کی اور دل کی پیاس کے ساتھ ساتھ آپ سب کچھ بھول جاؤ گی۔۔۔۔،،صباء نے بے باک سرگوشی کی تو ماروا مزید سر جھکا گئی۔صباء پانی لینے چلی گئی۔

"میں صدقے جاؤں کتنی خوبصورت لگ رہی ہے میری بچی۔میرے اسفی کی دولہن۔۔۔۔،،مسز فیضان اس کے پاس آئی اور ماتھے پہ بوسہ دیا ماروا ان کے ساتھ لپٹ گئی اتنے میں صباء پانی کا گلاس لے آئی ماروا نے نوز رنگ کو اٹھا کر پانی پیا۔

"ارے مجھے بھی تو دیکھنے دیں۔۔۔،،ارشا کی شوخ آواز پہ مسز فیضان نے اچٹی نظر ارشا پہ ڈالی۔

"ارے ماشاءاللہ میری بہن تو بہت پیاری لگ رہی ہے بس ایک چیز کی کمی

ہے۔۔۔ تھوڑا سا کلر فیئر ہوتا تو اسفار کے ساتھ بیٹھی پیاری لگتی۔۔۔ ہیں نہ اسفار کے پاؤں جیسی بھی نہیں ہے۔۔۔،، وہ مسکراتی ہوئی بولی ماروا نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔ اور پھر گہری سانس خارج کی کہ بھی تو وہ ٹھیک رہی تھی جہاں اسفی چاند تھا تو من روشنی۔۔ پر دونوں کا ہی روشنی اور چاند کی مانند گہرا رشتہ تھا

"میری بیٹی اب بھی بہت پیاری لگے گی۔ کشش ہے میری بیٹی میں۔۔ چاند اور روشنی کی طرح جیسے چاند کی سنہری روشنی۔۔،، مسز فیضان نے دانت پیس کر کہا تو وہ طنزیہ مسکرائی۔

ماروا کی سوئی ایک دفع سنہری پہ اٹکی تھی پر وہ سر جھٹک گئی

"مذاق کر رہی تھی یار تم تو خواہ مخواہ پریشان ہو گی آخر کچھ سوچ کے ہی اسفار تم سے شادی کر رہا ہے رنگ نہ سہی کچھ تو ہو گا۔۔۔،، ارشا نے ایک اور تیر چلایا۔

"بس کریں گورے رنگ سے کیا لوگی آپ خود کو ہی دیکھ لیں جیتنی سفید ہو اندر سے اتنی کالی۔ یہاں آپ اسفی بھائی اور آپی کی وجہ سے ہو۔۔ مت بھولو۔۔۔،، صباء سے مزید ضبط نہ ہوا تو بولی۔ مسز فیضان نے غصے سے ارشا کو گھورا۔ پر وہ مسکرائی۔

ماروا چپ چاپ بیٹھی تھی۔ آج کے دن وہ آرام کرنا چاہتی تھی اسے نہیں فرق پڑتا تھا وہ

New Era Magazine

جو مرضی کہتی رہتی۔

پر دل میں ایک سوال پیدا ہوا۔

"اگر روح آج ہوتی تو اسفی اور اس کی جوڑی کس قدر پرفیکٹ ہوتی،،وہ سوچ کر آنکھیں میچ گئی جیسے ارشا نے ندامت سمجھا

"تو یہ طریقہ ہے اسے اسفار سے دور کرنے کا۔اسے کم صورتی کا احساس دلاتے رہنا ۔۔،،ارشا نے ماروا کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے سوچتی باہر نکل گئی۔

"بیٹا اس کی باتوں کا برا مت ماننا پاگل ہو چکی ہے۔۔۔۔چلو اٹھو اسفی ویٹ کر رہا ہے تمہارا۔۔۔۔،،مسز فیضان نے پھر سے اس کی پیشانی چومی اور اسے گلے لگا لیا۔

"ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں اسے اسفی بھائی نہیں ملے تو نفسیاتی ہو گئی ہے وہ آپ دونوں کو الگ کرنا چاہتی ہے پر مجھے پتا ہے آپ دونوں کی محبت اتنی کمزور نہیں کہ ہر بار ہار جائے۔۔۔،،صباء نے اس کو ایک طرف سے پکڑ لیا اور باہر نکلنے لگی۔جیسے جیسے وہ سیڑھیاں اترنے لگی بادل بن گئے اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔تھل کی گرمی اب نہیں رہی تھی۔لوگ اسے دعائیں دینے لگے تو کوئی کہنے لگے کرماں والی دھی (بیٹی) ہے جس گھر جائے گی روشنی ہو گی۔

"ہاں روشنی تو ہو گی پر ٹیوب لائٹ کی سفید روشنی نہیں پیلی روشنی زرد رنگ خزاؤں کا

New Era Magazine

رنگ اسفی کی زندگی میں خزائیں آنے والی ہیں۔۔،،ارشا اس کو ایک شانے سے تھامتے ہوئے بولی۔

پر وہ اس کی باتوں پہ کہاں غور کر رہی تھی دل و دماغ روح میں الجھا ہوا تھا۔

جب اسفار کی نظروں کے سامنے مار وا آئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا جب تک مار وا کو سٹیج پہ نہیں بیٹھایا گیا تب تک وہ ہاتھ باندھے کھڑا رہا۔اسے اسفار کے برابر میں بیٹھایا گیا اسفار نے نظریں گھما کر اسے دیکھا مدھم آواز میں سیٹی بجانے لگا تو مار وا نے ایک نظر اس پہ ڈالی پھر مسکرا کر نظریں جھکا گئی

"لکنگ سو بیوٹیفل بھابھی۔۔۔،،ارحم نے مسکرا کر تعریف کی وہ مسکرا دی

"بھابھی آپ کی کوئی اور بہن ہے تو کچھ سوچیں۔۔۔،،شہزاد نے کہنا چاہا پر صباء پہ نگاہ پڑی جو سمیر کے ساتھ کھڑی مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

کل سے حویلی میں رہنے کی وجہ سے وہ جان چکا تھا یہ اسفار کی اکلوتی سالی ہے۔

"ان کی ایک سالی ہے جو کہ ہماری ہے۔۔،، سمیر کے کانوں پہ بات پڑی تو سٹیج پہ ہی آ گیا۔۔

"وہ میری بھابھی ہیں سمیر۔۔۔سالی تو ارشا اور ثناء ہیں۔۔۔،،اسفار نے کہا

"جی نہیں میں ہی سالی ہوں۔۔۔،،

صباء سٹیج پہ دودھ لے کر آئی اس کے ساتھ ثناء اور عالیہ سوفیا ثناء بھی تھی۔

"افوہ گاڈ۔۔۔۔۔،، اسفار نے کانوں کو ہاتھ لگائے کہا

"ویسے یہ کون سا دودھ ہے۔۔۔،، عامر نے شرارت بھرے انداز میں پوچھا۔ سٹیج پہ دائیں بائیں صوفے رکھے گئے تھے جن میں سے ایک پہ عامر، شہزاد، ارحم قبضہ کرے ہوئے تھے جبکہ دوسرے پہ ثمر ٹانگ پہ ٹانگ دھرے ہونٹوں پہ انگلی رکھے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"زہر والا۔۔،، صباء نے اطمینان سے کہا اور گلاس اسفار کے سامنے کیا۔

"سر میں یہ چیک کر کے دیتا ہوں۔۔۔،، ارحم نے اٹھتے ہوئے کہا اور دودھ کا گلاس اٹھانا چاہا پر صباء پیچھے ہٹی

"یہ صرف دولہا پی سکتا ہے۔۔،، صباء مسکرا کر بولی۔

"ڈیر بہنوئی ایک لاکھ دودھ کا ایک لاکھ معافی کا نکالیں نکالیں۔۔۔۔۔،، صباء نے ایک ہاتھ سے دودھ اور دوسرے ہاتھ آگے پھیلایا تو وہ دنگ رہ گیا۔ آج صباء اسے کنگال کر کے ہی چھوڑنے والی تھی۔

"جتنے بھی مہنگے ریسٹورنٹ میں چلے جاؤ اتنا مہنگا دودھ نہیں ملتا۔۔۔،، اسفار نے خفگی سے کہا۔

"ریسٹورنٹ میں دولہن بھی تو نہیں ملتی نہ سر جی،، شہزاد نے کہا تو سب کا قہقہہ بلند ہوا

"یہ سپیشل دودھ ہے۔سالی کے ہاتھوں کا۔۔۔جو ابھی نصیب نہیں ہوا،، عامر نے ٹھنڈی آہ بھر کے کہا۔

"تم سب کس کی طرف ہو۔۔۔۔،، اسفار نے عامر لوگوں گھورا تو وہ اس کی طرف کا نعرہ لگانے لگے۔

"تم سمیر لڑکیوں کی سائیڈ پہ ہو یا میری۔۔،،

"افکورس۔۔۔۔،، وہ اتنا کہ کے چپ ہو گیا۔

صباء نے اسے آنکھیں دیکھائی۔

"افکورس اپنی بیوی کی طرف ہوں بھائی۔۔،، اس نے صباء کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

"یہاں جنگ ہونے لگی ہے جو آپ ٹیم بنا رہے ہیں۔۔۔،، ازما بھی سٹیج پہ آگئ۔

"جی بلکل تم کسی کی طرف، اوئے ثمر تم کچھ کیوں نہیں بول رہے۔۔تیرا یار لوٹا جا رہا ہے۔۔،، اسفار نے گردن گھما کر اپنے ساتھ والے صوفے پہ بیٹھے ثمر کو دیکھا۔

"میں تو آپ کی طرف ہوں۔۔،، ازما نے ک

"اور میں بھی صرف اسفی کی طرف ہوں۔۔،، ارشا سٹیج پہ چڑھتی ہوئی بولی اتنے بے ہودہ کپڑے پہنے تھے کہ انگ انگ نظر آرہا تھا۔ڈوپٹہ ہوتے ہوئے بھی تنگ لباس

بدن کی نمائش کر رہا تھا۔

اسفار نے مسکرا کر پر دانت پیس ایک اچٹی نظر اس پہ ڈالی لمبے لمبے جھمکے سفید چہرے پہ سلیقے سے میک اپ کیئے بالوں کو کھولا چھوڑے ہونٹوں پہ گہری لپ اسٹک کتنے ہی لونڈوں پہ بجلی گرا رہی تھی۔

"یہ کون ہیں۔۔،،عامر نے جان بوجھ گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"اوہ یہ تو اسفار کی ایکس منگیتر ہے۔۔۔،،عامر نے ایکس پہ زور دے کر کہا تو وہ ہنس دی۔

"مجھے لڑکوں کی یہ ادا بہت پسند ہے آج اس کے ساتھ تو کل کسی اور کے ساتھ کیوں اسفی۔۔۔کب تک یہ پیس چلے گا۔۔۔،،وہ جھک کر بولی اب اس کے اور اسفار کے چہرے کے درمیان تھوڑا سا وقفہ تھا ہال میں سب کی نظریں اس باغی پہ تھی گاؤں کے لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے عثمان صاحب مردان خانے میں تھے۔۔۔ تبھی ندامت سے بچ گئے۔

ماروا نے مٹھیاں بھینچ کر سر مزید جھکا لیا۔ ثمر نے بھی سر جھکا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔

"لائف ٹائم چلے گا یہ پیس۔۔ یہ پیس تو بچپن میں گفٹ ملا تھا اور میں گیفٹز کی بہت قدر

New Era Magazine

کرتا ہوں اور اس گفٹ سے تو محبت ہے بے حد۔۔۔،،اسفار نے ماروا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہا تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ماروا نے چونک کر اسفار کو دیکھا۔

"میں اور یہ ڈراما ر چا کر تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتا کسی نے پکڑے جانا ہوا تو پکڑا جائے گا،،اسفار نے سرگوشی کی۔

"اب آپ جائیں کہیں اور جا کر آگ لگائیں۔۔۔،،ثناء ناگواری سے بولی۔ارشا نے اسے حیران کن نگاہوں سے دیکھا اور سٹیج سے پاؤں پٹختی اتر گئی۔

اسفار نے ماروا کا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا۔

اس کے جاتے ہی سب نے سکون کا سانس لیا۔

"اب نکالیں دولا کھ۔۔۔،،صباء نے پھر سے ماحول ٹھیک کیا۔تو اسفار بھی وہی سے شروع ہوا

"ثمر تم تو ادھر آؤ یار۔۔۔،،اسفار نے اسے بلایا وہ مسکراتا اٹھا اور اسفار کے پاس جا کھڑا ہوا

"واہ بھائی میرے اور سائڈ سن کی،،صباء نے شکوہ کیا تو وہ قہقہہ لگاتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔اتنے میں اس کا فون بجا تو جیب میں ہاتھ ڈال کر جیسے فون نکالا ایک لاکٹ زمین بوس ہو گیا۔

New Era Magazine

صباء کی نظر پڑی تو ہاتھ سے ٹرے چھٹا دودھ گر گیا ایک دم ہال میں سناٹا چھا گیا۔ ثمر کا نمبر ملاتا ہاتھ رک گیا اور صباء کو دیکھنے لگی جواب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھ

رہی تھی۔ وہ حیرانگی سے اس کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے صباء کو جھٹکا دیا اور پیچھے ہو گیا۔ صباء لاکٹ اٹھا کر دیکھنے لگی اس کی آنکھوں میں بہت سارے آنسوں آ گئے جو پلکوں کی باڑ توڑ بہتے گئے۔ وہ خوبصورتی سے لکھے ثمر پہ ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"م۔۔م۔ میں ابھی آتی ہوں۔۔ آپ جائے گا ن نہیں۔،، صباء اٹکتے ہوئے بولی تو ثمر نے نا سمجھی سے سر ہاں میں ہلا دیا۔ وہ آنکھوں کو رگڑتی سٹیج سے بھاگ کر اتری اور سیڑھیاں چڑھنے لگی سمیر نے حیرانگی سے اسے دیکھا اسی حیرانگی سے سب دیکھ رہے تھے ماروا نے اسفار کو دیکھا "کیا ہوا،، نظروں سے ہی پوچھا گیا۔

اسفار نے شانے آچکائے۔

تھوڑے دیر کے انتظار کے بعد وہ واپس لوٹی ثمر کا لاکٹ اس کے ہاتھ میں تھا اور ایک البم۔ وہ میز کے پاس نیچے بیٹھ کر آنسوں صاف کرتی البم کھولنے لگی۔

پہلی تصویر پہ نظر پڑتے ہی ثمر کے چہرے پہ کئی رنگ آ کر چلے گئے اور وہ نیچے بیٹھ کر

New Era Magazine

صباء کے ہاتھ سے البم لے کر دیکھنے لگا

تایا جان مسز فیضان سب سٹیج پہ آ چکے تھے۔

"ی۔۔۔یہ م۔۔مم۔میں۔۔۔۔،، ثمر نے اپنی بچپن کی تصویر پہچان کر مارواکو اور پھر صباء کو دیکھا۔

وہ تصویر صباء،مارواءاور ثمر کی تھی صباء البتہ بہت چھوٹی تھی ثمر اور مار وا نے اسے پکڑ رکھا تھا۔

پھر وہ رو رہی تھی تو ثمر غصے سے اسے تھپڑ رسید کر رہا تھا۔

ایک جگہ وہ اور مار وا ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے تھے۔پھر اسفار اور وہ فیڈر پی رہے تھے۔پھر

پھر صباء کی رخسار پہ بوسا دے رہا تھا۔کبھی اسفار اور روح کے ساتھ کبھی روح کا ہاتھ پکڑے کہیں وہ سب اکٹھے تھے۔

وہ تیز تیز ہاتھ چلاتا فوٹوز دیکھنے لگا۔

آخر میں البم پہ وہ جھولے کے پاس کھڑا تھا اور صباء کے ہاتھ میں اس کی انگلی تھی۔

جھولے پہ اسفار بیٹھا تھا اور روح من ایک طرف منہ بسورے کھڑی تھیں۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہے ماما۔،، ثمر نے آنسوں سے بھری آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا تو وہ

نظریں جھکا گئی۔

"تم ہمارے کزن ہو پھوپھو قدس کے بیٹے ہو۔۔۔۔،، صباء ہمت کر بولی جبکہ ماروا ابھی بھی شاک میں تھی۔

"ماما۔۔۔بتائیں یہ کیا ہے کیا یہ سچ ہے۔۔۔۔،، ثمر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اور اپنی ماں سے سوال کرنے لگا۔انہوں نے پہلے اسے نظر بھر کر دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔ ثمر کی سانس روک گئی۔وہ لڑ کھڑا گیا۔

"ثمر۔۔،،اسفار نے پکڑنے کی کوشش کی پر اس نے روک دیا ماروا بھی کھڑی ہو گئی۔ تایا جان بھی یہاں وہاں دیکھنے لگے جیسے وہ سب جانتے تھے۔

"ماما آپ نے کیوں مجھے کبھی نہیں بتایا اس بارے میں۔کہ میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔۔،، ثمر کی آنسوں میں ڈوبی آواز ابھری تھی

"نہیں بیٹا تم میرے بیٹے ہو۔۔۔وہ اس دن قدس زندہ تھی۔۔ عثمان بھائی صاحب اسے ہوسپٹل لے کر آئے تھے۔۔۔تم بھی ساتھ تھے بہت رو رہے تھے میں اور تمہارے پاپا ہوسپٹل میں تھے تمہارے پاپا عثمان کے بہترین دوست ہیں انہوں نے تمہیں ہمارے حوالے کر دیا تھا کیونکہ تمہارے ماموں نہیں چاہتے تھے کہ تمہیں کوئی نقصان ہو مرتے وقت قدس نے شجاع (ثمر کا والد) سے وعدہ لیا کہ ہم تمہیں کبھی نہ

بتائیں..

تم میرے بیٹے ہو ثمر۔۔۔۔۔۔۔،،ماں نے بھاگ کر اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھرا۔

ایک دفع اسفار نے ہی بتایا تھا کہ صباء کی ماں اور پھوپھو ایک بچہ کار کریش میں مارے گئے تھے۔

پر وہ اس کی ماں تھی اس کی ممانی تھی وہ خود تھا یہ وہ آج جانا تھا۔

" ثمر۔۔۔تایا جان یہ ہمارا ثمر ہے۔۔۔،،مار واساری کہانی سننے کے بعد اب ہوش میں آئی تھی۔وہ دونوں ہم عمر تھے ایک ساتھ کھیلتے تھے چاہیے بچپن کے کچھ سال پر خون تو خون ہوتا ہے،

دادا حکم جب بھی ان کو ثمر کی شیطانیوں کے قصے سناتا تھا تب بھی وہ تینوں بہنیں روتی تھی۔تو کبھی ہنستی

ثمر شائد کسی کی بات سن نہیں رہا تھا وہ سٹیج سے مردہ قدموں سے اترا اور اسی طرح چلتا گیا۔۔سب اسے دیکھ رہے تھے زندگی نے کیا راز فاش کیا تھا اس پہ۔

" ثمر کو کون مارنا چاہتا ہے۔۔میرے ننھیال اور اس کے ددھیال والے۔۔۔؟،،ماروا کے ذہین میں سوال پیدا ہوا۔

"بیٹا رسم ادھوری نہیں چھوڑتے۔۔یہ لو۔۔،، مسز فیضان نے ملازمہ سے دودھ کا گلاس تھام اسے پکڑا دیا

۔وہ بھی آنسوں صاف کرتی اسفار کو دودھ پیش کرنے لگی پر اب سب سناٹے میں ہو رہا تھا۔

رخصتی البتہ دھوم دھام سے ہوئی تھی کیونکہ ثمر واپس آگیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اسفار کی شادی برباد ہو۔۔پر بارات کے نکلتے ہی وہ بھی غائب ہو گیا۔

کئی سوالات تھے اس کے دماغ میں۔

باپ کون ہے اس کا کس نے مارا اس کی ماں کو کیوں۔۔مارا؟

پر جواب اس کے پاس نہ تھا مجرم کے پاس تھا۔

****

عجیب خوف ہے سارے نگر سے لپٹا ہے

یہ دل تو اب بھی تمہارے نگر سے لپٹا ہے

مرا وجود اسی رہگزر سے لپٹا ہے

New Era Magazine

صباء اور سمیر نے اور کسی تقریب میں شرکت نہیں کی تھی۔وہ من اور ثمر کو لے کر اداس ہو گئی تھی۔

سارے مہمان جا چکے تھے۔وہ لوگ حویلی میں ہی تھے کیونکہ تایا کو میٹنگ کے سلسلے میں کہیں جانا تھا اور عورتوں کو سمیر رات گئے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

ثمر کی ماں بھی یہاں ہی تھی اور عالیہ لوگ بھی کیونکہ ثمر واپس ہی نہیں آیا تھا۔

"تمہیں پتا ہے سمیر دادا حکم جب ثمر بھائی کی شرارتیں سناتے تھے تو یہ میرا فیورٹ ٹاپک ہوتا تھا۔اور آج تو بھائی ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔۔،،صباء سر تکیئے پہ رکھے چھت کو دیکھ رہی تھی جبکہ سمیر اس کے بالوں کے ساتھ کھیل کب سے اسے سن رہا تھا

"میرے سالے کی بہن اب سو جاؤ۔بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔۔،، سمیر نے کروٹ بدل کر لیپ آن کیا اور تھوڑا سا اٹھ کے بوڈ پہ ہاتھ چلایا تو لائٹ آف ہو گئی۔

صباء کا سر اپنے بازو پہ ٹکا کر وہ آنکھیں مند بولا

"سالے کی بہن۔۔۔۔؟؟،،صباء نے گردن گھما کر اسے دیکھا

"مطلب میری وائفی،، سمیر نے مسکرا کر کہا اور پھر صباء کو زور سے سینے سے لگا لیا تو وہ کھرا گئی۔

"سمیر میری پسلیاں ٹوٹ رہی ہیں چھوڑو۔۔،،صباء نے دانت پیس کر غصے سے کہا۔

New Era Magazine

"جٹ کی گرفت ہے بھولو مت۔۔،،وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"ابھی بتاتی ہوں چیکو۔۔،،صباء بولی اور

اسے گدگدی کرنے لگی تو سمیر منہ پھلا کر اسے پیچھے کرتا دوسری طرف منہ کر لیٹ گیا۔صباء خوف زدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

"سمیر۔۔۔،،

"بات بھی مت کرو مجھ سے جانتی ہو نہ گدگدی سے الرجی ہے مجھے پھر بھی۔۔۔ تمہیں میرا پاس رہنا پسند نہیں ہے نہ ٹھیک ہے میں آئندہ نہیں ایسا کروں گا۔۔،،وہ مسکراہٹ دبا کر دکھی انداز میں بولا۔

"سمیر میں نے کب کہا۔۔۔،،صباء نے تاسف سے پوچھا

"کہنے یا نہ کہنے سے کیا ہو گا۔میں جا رہا ہوں۔۔،،وہ مصنوعی غصے اور دکھ سے کہتا دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ جیسے ہی کھولا صباء جو سمجھنے سے قاصر تھی کہ سمیر ایسا بی ہیو کیوں کر رہا ہے ہوش میں آئی اور بھاگ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ایم سوری۔۔میں مذاق کر رہی تھی تم۔۔۔تم میری ساری پسلیاں توڑ دو میں کچھ نہیں کہوں گی پر جاؤ مت۔۔۔،،وہ رونے لگی تھی اور اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنے گرد لپیٹ کر سسکیاں بھرنے لگی۔کہاں اسے عادت تھی سمیر کی ناراضگی کی۔۔

سمیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"بیوا قوف لڑکی میں مزاق کر رہا تھا۔ تمہیں پاس نہ پا کر میری سانس روکتی ہے۔ میں کیوں جاؤں کہیں اور جگہ یہاں ہی تو نیند آتی ہے۔۔۔۔،، سمیر نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

"میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں سمیر۔۔،، وہ جزباتی ہو کر بولی۔

"جانتا ہوں میلی شوناب تلیں نیدو آئی۔۔۔،، وہ تو تلا کر بولا تو صباء اس کی آغوش میں کھلکھلا دی۔

"ثمر۔۔۔،، سمیر دروازہ بند کرنے لگا تو رائٹ سائڈ والی سیڑھیوں پر بیٹھے ثمر پہ نظر پڑی جو شیروانی اتارے اب صرف سفید بانیان میں تھا گندمی رنگت کے طاقتور مسلز جھلک رہے تھے۔ اور وہ حویلی میں چاروں اطراف نظر گھما رہا تھا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔ اچانک سے وہ لوگ اس کے بہت گہرے رشتے دار بن گئے تھے۔ پر پہلے کیوں نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔؟

"چلو دیکھیں اسے کیا ہوا ہے،، اس سے پہلے وہ لوگ اس کے پاس جاتے نہ جانے ثناء کہاں سے نکل کر اس کے پاس جا بیٹھی۔

"ہاہاہا لگتا ہے اب جانے کی ضرورت نہیں،، صباء نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور سمیر کا بازو

New Era Magazine

پکڑتی واپس چل دی سمیر نے ایک نظر ثمر پہ ڈالی تھی۔

"آپ رو رہے ہیں۔۔۔" ثناء نے جھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"نہیں پلیز آپ جاؤ۔۔۔" وہ اتنے سخت لہجے میں بولا کہ ثناء خوف زدہ ہو کر بھاگ گئی۔ وہ وہاں ہی سیڑھیوں پہ لیٹ گیا۔ اور چاند کو دیکھنے لگا۔

"کیا وجود ہے میرا سیٹھ ثمر یا سیٹھ ثمر شجاع۔؟۔ میرا باپ کون ہے میری ماں کا قاتل میرا ہی ماموں یا کوئی اور۔۔؟" وہ نہ جانے کس سے سوال کر رہا تھا۔

"سیٹھ بھی اور سیٹھ ثمر شجاع بھی۔۔" سمیر کی آواز پہ وہ چونکا نہیں ویسے ہی لیٹا رہا صباء اس سے تین سیڑھیاں چھوڑ بیٹھ گئی تھی سمیر کہنی سیڑھی پر ٹکا کر اسی کے انداز میں بیٹھ گیا۔ مطلب وہ دونوں جا کے واپس لوٹے تھے۔

"انہوں نے انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ میرا وجود ہی بدل گیا مطلب ثمر شجاع سے نہ جانے کیا بن گیا۔۔۔۔ نہیں میں ثمر شجاع ہوں۔۔"

"نہیں جی آپ

ہمارے ثمر بھائی ہیں۔۔۔" صباء کی آواز سن وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔ اور نظریں گھما کر اسے دیکھا سر پہ حجاب لئے وہ گھٹنوں پر کہنی ٹکائے اس پہ سر دھرے بیٹھی تھی۔ ثمر

نے جلدی سے شیر وانی پہن لی۔بہن کے سامنے وہ صرف بانیان میں نہیں بیٹھ سکتا تھا

"نہیں آپ لوگوں کا ثمر مر گیا تھا۔مرے لوگ زندہ نہیں ہوتے

صبی۔۔۔،، ثمر نے نظریں جھکا کر ہی کہا۔

"زیادہ نہ۔۔ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

سیٹھ ثمر شجاع اب آپ نخرے دیکھا کر ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔آپ کو کیا لگتا ہے کسی نے یوں ہی آپ کو دے دیا تھا۔نہیں نواب زادے تم تو مر چکے تھے گاڑی جل چکی تھی۔اب یہ تو اللہ کا کرم ہے ایک کرشمہ ہے۔۔۔،،صباء کو غصہ آگیا تھا۔سمیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا اور نفی کی پروہ نہیں چپ ہوئی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اور ہاں یہ۔۔تب ہی یہ ملے گا جب آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ ہمارے ثمر بھائی ہو۔،،وہ پیر پٹختی لاکٹ دیکھتی چلی گئی۔

"پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔بھائی نہ ہوتا تو ایک منٹ میں ٹھیک کر دیتی۔۔انہہ۔۔۔،،وہ دانت پیس کر سوچتی کمرے میں چلی گئی اور زور سے دروازہ بند کیا۔جس پہ ثمر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی جبکہ سمیر کا باقاعدہ قہقہہ گونجا۔

"اب تو جناب باقاعدہ آپ کو بہن کو منانا پڑے گا۔۔اور پریشان نہ ہوں آپ کے ماں باپ وہ ہیں جھنوں نے آپ کو پالا اتنا بڑا کیا۔۔جاؤ آنٹی کے پاس وہ پریشان ہیں،، سمیر

New Era Magazine

نے سمجھداری سے کہا۔

"کل جاؤں گا اب وہ میڈیسن لے کر سو چکی ہوں گی۔۔۔ تم جاؤ میری بہن کا موڈ ٹھیک کرو جو کر۔۔۔۔۔،، ثمر نے رعب سے کہا تو سمیر قہقہہ لگاتا اٹھ گیا اور اسے جانے کی ہدایت دیتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

****

ماروا جب اسفار کا انتظار کر کر کے تھک گئی تو کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹ گئی۔

دل تھا کہ ہلچل مچا رہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا رونے کو پر وہ نہیں روئی بار بار روح کا چہرہ سامنے آ رہا تھا نکاح نامے پہ سائن کرتے وقت بھی اس کی آنکھوں میں روح کا سراپا تھا کانوں میں اسفار کے لئے وہ جو محبت بھرے جملے ادا کرتی تھی وہ سب گونج رہے تھے اب بھی یہ سب ہی ہو رہا تھا۔

اس طرح کون کرتا ہے نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر چلا جائے۔۔

سے پہلے وہ کچھ اور سوچتی اسفار دروازہ کھول کر کے اس کی طرف بڑھا پر وہ آنسوں صاف کر کے محظ ہونٹ کاٹنے لگی۔

"بیٹا اسفی آج گھر نہیں آ رہا اسے ضروری 19

کیس نبٹانا تھا تم سو جاؤ میری بچی۔۔۔میں نے تو بہت کہا پر اس نے کہا یہ کیس بہت اہم

ہے۔۔،،وہ جو سمجھ رہی تھی اسفار ہے پر نہیں تھا۔اور جو پیغام وصول ہوا تھا وہ اس سے بھی زیادہ جان لیوا تھا پر وہ مسکرا کر سر ہلا گئی مسز فیضان باہر چلی گئی۔آخر وہ عورت تھی برا تو لگنا ہی تھا

"اگر روح یہاں ہوتی تو تم کبھی نہ جاتے اسفی۔۔۔،،وہ اپنا دوپٹہ اتارتے ہوئے سوچنے لگی۔اچانک جلن سی ہوئی تھی دل میں۔۔۔نہ جانے یہ بات کہاں سے نکل آئی دوپٹہ نہ اترا تو اس نے کھینچ دیا جس سے اس کے بال بھی بکھر گئے۔پھر اس نے جویلری اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسے بلکنی میں آہٹ سی سنائی دی وہ کہاں ڈرنے والی تھی پر آج ڈر رہی تھی کوئی بھی ہو سکتا تھا۔۔وہ پردے کے پیچھے چھپ گئی۔

"ڈھونڈ لیا۔۔۔،،اسفار نے اسے پردے کی آڑھ سے نکل کر کہا۔ماروا حیران کن آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔اور پھر جادؤ اثر میں اس نے اسفار کی رخسار کو چھوا۔ پھر اسے اپنی سوچ پہ ڈوب مرنے کو دل کیا

"میں ہوں یقین ہو گیا اور یہ کیا کر رہی تھی تم۔۔۔۔،،

"تم نے ہی تو پیغام بھجوایا تھا کہ آج نہیں آرہے تو۔۔،،

"تمہیں لگتا ہے میں اتنا سنگدل ہوں اپنی خوبصورت سی وائف کو سجے بیڈ پہ اکیلا چھوڑ دوں وہ بھی آج کی رات نو نیور۔۔،،اس نے ماروا کو اٹھا کر بیڈ پہ لیٹا دیا۔ماروا نے

New Era Magazine

آنکھیں مندلی اور اٹھ کر بیٹھ گئی

"مجھے لگا۔۔۔،، وہ روتے ہوئے بولی اور بات اُدھوری چھوڑ تکیہ اٹھا اس میں منہ دے لیا۔

"ارے میری جاں اب تو تکیہ چھوڑیں اور سینے سے لگیں۔۔،، وہ اس کے سامنے بیٹھا رومنٹک ہوا اور بازوؤں کو پھیلا دیا پر ماروا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"ارے کیوں ایسی سزا دے رہی ہو شوہر اتنا اہم اوپریشن چھوڑ چھاڑ کر تمہارے لئے وہاں سے بھاگا جو آج تک اپنا کام کسی سے نہیں کرواتا آج وہ ریکارڈ توڑ تاڑ کے تمہارے لئے آیا اور محترمہ سنگدلی کا مظاہرہ کرنے لگی۔۔،، اسفار بیڈ پہ سیدھا گرتے ہوئے بولا ماروا نے گردن گھما کر اسے دیکھا جو لیٹا آنکھیں کھولے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ خود بخود

ماروا کا ہاتھ اس کے بالوں میں چلنے لگا۔ اسفار کی رگ رگ میں سکون دوڑنے لگا جس کو محسوس کرنے کی غرض سے وہ آنکھیں مند گیا۔ من بھی ایک پل کو ساری دنیا بھول اس کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر روح کی یاد آئی تو آنسوں چھلک گئے

"رو کیوں رہی ہو۔،، اسفار کے چہرے پہ اس کا آنسوں گرا تو وہ تڑپ کر آنکھیں کھول سیدھا ہو بیٹھا۔ ماروا نے نظریں جھکا لی اسفار کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اسفار نے

حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا کچھ بتاؤ تو۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"اس۔۔سس۔اسفی آپ کہاں گئے تھے۔۔،، آخر اس نے سوال کر ہی دیا۔

وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی۔۔پر وہ اسفی کو پریشان نہیں کر سکتی تھی اب وہ اس کا شوہر تھا روح جا چکی تھی یہ بات اسے تسلیم کرنی تھی اور شوہر سے وفاداری نبھانی تھی۔

"میں جہاں بھی جاؤں گا لوٹ کر تمہارے پاس ہی آؤں گا۔۔۔،،وہ بولا اور سر ماروا کی گود میں رکھ لیا۔اس کے دونوں لمبی انگلیوں والے ہاتھوں کو پکڑ کر گردن کے گرد حائل کر کے احمد والا واقع سنانے لگا۔

"اسی لئے ہر جگہ سیکورٹی کا انتظام کر دیا ہے میں نے۔۔،،ماروا نے کوئی جواب نہیں دیا بس بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہی اور وہ بولتا گیا۔

اس کو اچانک اسفار اس کی آنکھوں کے زریعے دل میں اترنے لگا تھا۔

آخر وہ اس کا مجازی خدا تھا۔۔

کہاں کوئی غیر درمیان میں آجاتا۔۔

تبھی تو پرنس کا نام و نشان تک نہ تھا۔۔

****

New Era Magazine

مسجد میں مولوی اذان دینے لگا تو اس نے آہستگی سے صباء کو اپنے سینے سے اٹھا کر تکئیے پہ سر رکھ کر آنکھوں سے ہی اس کی پیشانی کو چوماتا کہ وہ اٹھ نہ جائے۔

سمیر جب اس کے پاس سے اٹھنے لگا تو صباء نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"صباء سو جائیں۔۔،، سمیر نے اس کا ہاتھ سہلایا

"آپ کو لگتا ہے میں نماز قضا کر سکتی ہوں اور۔۔

اب میں اس بستر پر سر رکھ سو سکتی ہوں۔۔۔،، وہ معنی خیز انداز میں بولتی اٹھ بیٹھی سمیر مسکرا دیا پھر دونوں وضو کر کے مقابل جائے نماز ڈال کر نماز ادا کرنے لگے۔

ساری دنیا کو بھول وہ دونوں اللہ کے سامنے جھک گئے جو بہت بڑا مہربان ہے۔۔

****

"ثمر۔۔۔آپ یہاں کیوں سو رہے ہیں۔۔۔،، ثناء کمرے سے باہر نکلی تھی اور سیڑھیاں اترتی ثمر کے پاس

بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی جب ثمر نے پلکیں جھپکائی تو وہ بولی۔

"کیوں یہاں سونا منع ہے۔۔،، ثمر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔۔اسے خاص طور پر ان عورتوں سے چڑ تھی جو مردوں سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔

"نہیں میرا مطلب تھا۔۔،،

New Era Magazine

"آہ۔۔۔"، ثمر اٹھنے لگا تو اس کی کمر میں شدید قسم کا درد ہوا جیسے وہ برداشت نہ کر سکا اور کہرا کر رہ گیا۔

"میں پریس کر دوں۔۔۔"، ثناء تھوڑا نزدیک ہوئی اور کمر دبانے لگی ثمر کا غصہ عروج پہ آگیا

"ڈونٹ ٹچ می اوقات میں رہو عورتوں کو ایسی غلیظ ترین حرکتیں شوبا نہیں دیتی۔اور تم میری صرف کزن ہو کوئی غلط خیالات دل و دماغ میں مت پالنا۔۔۔"، ثناء کے ہاتھ جھٹکتا تیز قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

"اب تمہیں ٹچ بھی نہ کروں ڈیر کزن"، وہ معصومیت سے سوچتی شانے آچکاتی چلی گئی۔

ثمر سیڑھیاں چڑا اور پھر لان کی پیچھلی طرف سے دوسری حویلی میں کھولنے والا دروازہ کھول چلا گیا

"دو، تین، چار یا پانچ بس یہ سال یہاں گزارے وہ بھی جب ہوش وہواس نہیں ہوتی وہ تو میرے اپنے ہیں عالیہ، سوفیا، بڑے بھائی، پاپا، ماما کتنا پیار دیا سب نے اور میں نے کیا کیا۔۔۔ماما کے سستھ بدتمیزی کی۔۔۔۔"، وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے سوچ رہا تھا اور بے چین ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

New Era Magazine

"میں نے ماما کو خفا کر دیا۔۔۔،،ایک اور دل جلا دینے والا خیال آیا اور اس کی آنکھوں کو نم کر گیا۔

اور وہ آستینوں کو کہنیوں تک کر کے اوپر کے بٹن کھول کر گہرا سانس لینے لگا۔

وہ نہیں جانتا تھا اسے کوئی دیکھ رہا گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

"یہاں کیا کر رہی ہیں محترمہ۔۔۔،،صباء ہاتھ میں کافی کے دو مگ لئے حجاب کئے چھت پہ آئی تو ثناء کو منڈر پہ جھکا دیکھ بولی۔

"ک۔کک۔کچھ نہیں۔۔،،وہ جھجک کر بولی اور کرسی پہ جا بیٹھی۔صباء نے جھک کر دیکھا اور مسکراتی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"تو بات یہ ہے۔۔۔۔،،صباء نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"کون سی بات۔۔۔،،ثناء ناخنوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

اتنے میں سمیر چھت پہ آ گیا کیونکہ وہ اور صباء کافی پینے کی غرض سے آئے تھے۔

"سوری میں چلتا ہوں۔۔۔آپ دونوں باتیں کرو۔۔۔۔،، سمیر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"سمیر ابھی تک مجھ سے۔۔۔۔،،ثناء نے بات اُدھوری چھوڑ صباء کو دیکھا۔

"نہیں یار۔۔اب تو وہ سب بھول گئے ہیں۔دراصل وہ لڑکیوں سے باتیں نہیں کرتے۔یونی میں بھی صرف بوائز سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔،،صباء نے ایک کپ اس کی

New Era Magazine

طرف بڑھایا اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے نہ۔۔۔،، ثناء نے صباء کو دیکھ کر حسرت سے سوال کیا۔ صباء کی آنکھوں میں سمیر کا چہرہ نمایاں نظر آیا اور اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"یو ناؤ واٹ میں بھی سوچتی ہوں کہ کوئی ہو جو مجھ سے محبت کرے جیسے سمیر تم سے کرتا ہے کاش۔۔۔،، وہ بات اُدھوری چھوڑ گئی۔

"سیدھی طرح کہو نہ کہ وہ جو اس طرف پریشان سا لڑکا کھڑا ہے وہ۔۔۔،، صباء بات پوری کرتی اس سے پہلے وہ شرما گئی۔

"تمہیں پتا ہے صباء میں بہک گئی تھی سمیر اور تمہارے ساتھ جو کیا انا میں آکر کیا پر میں غلط تھی یا شائد تمہاری ہر چیز کو اپنا سمجھ بیٹھی تھی بٹ اب ثمر۔۔۔،، وہ بات اُدھوری چھوڑ آنسوں صاف کرنے لگی۔ اب بھی وہ نہیں جانتی تھی وہ غلط ہے۔۔

وہ جو رانی کا کب سے ہو چکا تھا

اب کیسے ہوتا ثناء کا۔۔۔؟؟

"پرانی باتوں کو دل میں جگہ مت دو اور نئی شروعات کرو اس ڈینجرس کے ساتھ ۔۔۔،، صباء نے شانا مر کر شرارت سے کہا۔

"تمہارا وہ کزن میری طرف دیکھتا بھی نہیں ہے، کیا تم کچھ کر سکتی ہو۔۔۔،، ثناء کافی کا

New Era Magazine

مگ میز پہ رکھ کر پوری اس کی طرف گھوم گئی اس کی آنکھوں میں چمک ابھری

"ہمارے خاندان کے سارے لڑکے شریف ہی ثابت ہو رہے ہیں۔۔،،صباء نے منہ بسور کر منصوعی غصے سے کہا جبکہ وہ دل ہی دل میں خوش تھی۔

"اور میں کیا کروں،،صباء نے ثناء نے آچکا سوال غ

"کچھ بھی جس سے وہ میری محبت میں مبتلا ہو جائے۔۔۔،،ثناء نے سنجیدہ بے تابی سے کہا ایک پل کو صباء اسے دیکھتی رہی۔پھر اٹھ کھڑی ہوئی

"یہ کافی میں نے نہیں پی صرف ایک گھونٹ پیا ہے تم اسے دے آؤ گی۔۔،،،ثناء نے معصومیت سے کہا تو صباء کو اس پہ ترس آ گیا۔اور کافی کا مگ تھام لیا۔

وہ غلط کا ساتھ دینے جا رہی تھی۔۔یا ٹھیک وہ نہیں جانتی تھی۔

"تم ان سے تھوڑا دور رہا کرو کیونکہ بھائی کو وہ لڑکیاں پسند ہیں جو مردوں سے دور رہتی ہیں اچھی لڑکیاں۔اور میں ان سے بات کرتی ہوں ہے تو تم سے بڑے پر دیکھتے ہیں۔،،صباء نے مڑ کر کہا

"سچی تم اس سے بات کرو گی۔۔۔,,ثناء خوشی سے جھوم اٹھی۔

"ہاں کروں گی۔۔،،صباء پر سوچ انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔۔۔،،ثناء نے اسے گھما کر سیڑھیوں کی طرف کیا۔

New Era Magazine

وہ تذبذب سی ہوتی چل دی۔ایک ڈر بھی تھا دل میں کہیں وہ غلط نہ کر رہی ہو۔۔

ایک کزن کو خوش کرنے کے چکروں میں دوسرے کو ہرٹ نہ کر بیٹھے

****

وہ لمحوں میں اجڑ جانے کی باتیں
کرو مجھ سے بچھڑ جانے کی باتیں

سنو! اتنے پریشاں کس لیے ہو؟
نہیں کرتا میں گھر جانے کی باتیں!

مری آنکھوں میں دیکھو اور پڑھ لو
کوئی صحرا بکھر جانے کی باتیں

صباء نے دروازے کو پیر سے کھولا۔اور اندر نظر دوڑائی

سورج کی روشنی ثمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی اور وہ بینچ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں

New Era Magazine

موندے بے نیاز بیٹھا تھا۔

صباء نے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے گلا صاف کیا تو وہ سٹپٹا کر خیالات کی دنیا سے باہر نکلا۔

"ہاہاہا ڈر کیوں گئے بھوت تو نہیں دیکھ لیا۔۔نہ بھائی جان۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور کافی کو دیکھنے لگی۔

"ارے یار۔۔۔ثناء کی کون سی کافی ہے۔۔،،وہ وہاں تک آتے آتے بھول گئی تھی۔

اور اب سوچ رہی تھی اسے سوچتے دیکھ ثمر کو کچھ شک سا ہوا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے ایک مگ اس کی طرف بڑھایا۔

"کافی۔۔،،

"نہیں شکریہ،،وہ سنجیدگی سے بولا۔

"لے لیں بھائی زہر ہر گز نہیں ہے۔۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور مگ اس کے نزدیک بینچ پہ رکھ دیا

"زندگی زہر ہی تو دے چکی ہے جو رفتار فتا میری رگوں میں گھولتا جا رہا ہے۔۔۔،، ثمر سوچنے لگا اور پھر سے خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔

کس قدر اسے رانی یاد آنے لگی وہ شدت سے اس کا منتظر تھا کہ کہیں سے وہ آجائے۔۔

"ویسے آپ بچپن میں واقع ہی شرارتی تھے۔۔۔ایک دفع پتا ہے آپ نے تایا جان کی حجامت ہی کر دی تھی۔سارا سارا دن حویلی میں آپ اور اسفی بھائی ادھم مچایا کرتے تھے۔مار وا آپی کو تو بہت ہی زلیل کرتے تھے۔۔روح آپی سے مار کھا لیتے تھے۔۔۔ہاہاہا۔اور۔۔،،وہ کہتے کہتے رک سانس لینے لگی۔

ثمر مسکرا کر اس کی باتیں سن رہا تھا۔البتہ نظریں زمین پہ تھی

"مجھے تو آپ نے مارنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ایک دفعہ اٹھانے کے چکروں میں زمین پہ دے مارا اماں کو لگا میں واقع ہی مر چکی ہوں۔پر میں بچ گئی ہاہاہاہا۔۔۔،،وہ دادا حکم کی بتائی ہوئی باتیں سنا رہی تھی۔

وہ بینچ سے اٹھ کھڑا ہوا

"ایک بات پوچھوں،،صباء کو کچھ یاد آنے لگا تو گھومے بغیر بولی۔

"جی پوچھیں۔۔۔،، ثمر نے کافی کا مگ اٹھا کر منہ کو لگایا تو ٹھٹھک کر صباء کو دیکھا اور پھر مگ واپس رکھ دیا

"آپ کا دل اتنا شور کیوں مچاتا رہتا ہے۔۔۔۔۔،،صباء معصومیت سے بولی۔پر ثمر کا قہقہہ بلند ہوا

صباء نے مڑ کر سختی سے اسے گھورا

"بیوا قوف لڑکی دل تو سب کا دھڑکتا ہے کیونکہ دل نہ دھڑکے تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔۔۔،، ثمر نے سنجیدگی سے کہا اور قہقہے کو بڑی مشکل سے روکا۔

"اس میں میرا کیا قصور ہے جو میرا دل بچارہ اتنا دھڑکتا ہے ویسے اس کا ایک راز ہے۔،، وہ رازداری سے بولا۔

"کیا راز ہے۔۔بتائیں نہ بھائی۔۔،، وہ ضدی انداز میں بولی۔

"میرا دل سپیشل ہے بچی۔۔۔ہاہاہا،، وہ مدھم آواز میں بولا تو صباء نے باقاعدہ اسے گھورا۔

پھر وہ کچھ فاصلے پہ رکھی کرسی پہ بیٹھ کافی پینے لگی۔

ثمر نے ہاتھ دل پہ رکھا وہاں اتھل پتھل مچی ہوئی تھی۔دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی جا رہی تھی اور ہر دھڑکن "رانی" کو پکارنے میں مصروف تھی۔وہ بڑی آرام سے آنکھوں کو کھول گہری سانس خارج کرتے ہوئے بینچ کی پشت سے سر ٹکا گیا۔

"کیا ہوا بھائی آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔،؟

"اب آپ یہاں سے جائیں۔۔۔،، ثمر نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔،، وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور مگ ہاتھ میں سنبھالتی خارجی دروازے کی

New Era Magazine

جانب بڑھ گئی۔

وہ دوبارہ سے ٹانگیں پھیلا کر سر بینچ

کی پشت سے ٹکا کے آسمان کو دیکھنے لگا جہاں ابھی ابھی طلوع آفتاب کی چمک ابھرنے لگی تھی۔

"اللہ مجھے رانی کب ملے گی۔۔۔؟،،وہ بے اختیار آسمان کو دیکھ سوچنے لگا آنکھوں میں ندیاں اتر آئی

"اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔،،دل نے سرگوشی کی ہر بار یہ سوچ اس کی ہمت بڑھا دیتی تھی۔

تمہاری یاد بہت چیختی ہے آآکر

کوئی خیال مجھے بولنے نہیں دیتا

****

نماز دونوں نے ایک ساتھ ادا کی۔پھر مارواکیچن کی جانب چلی گئی جہاں ملازمہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔اسے دیکھ ملازمہ نے مسکرا کر سلام کیا تو وہ سلام کا جواب دے فرج سے پانی کی بوتل اٹھا کر پانی پینے کے بعد واپس چل دی۔۔۔اسفار پھر سے سو

چکا تھا۔ سوئے ہوئے وہ معصوم لگ رہا تھا کالی لمبی پلکیں رخساروں پر جھکی ہوئی تھی۔

سیلکی بال ماتھے پہ تھے۔ من کے دل میں اتھل پتھل ہونے لگی تھی۔

اور اس کے ہونٹوں پہ بے اختیار مسکراہٹ نمودار ہو گئی ساتھ ساتھ قدم بے اختیار

چلنے لگے اور وہ اس کے سرہانے بیٹھ گئی۔

"ایس پی صاحب اٹھ جائیں۔۔۔ صبح کا سورج سر پہ آ چکا ہے۔۔،، وہ آہستہ سے بولی۔ تو

کسمسا کر سرہانہ کھینچ منہ پہ رکھ گیا۔

"آج تھانے نہیں جانا۔۔۔۔،، ماروا نے سرہانہ کھینچ کر سخت لہجے میں پوچھا

"چھٹی لے لی ہے آج ہمارا ولیمہ ہے شائد آپ بھول گئی ہیں۔ مسز خان۔۔۔۔،، اسفار

بند آنکھوں سے بولا۔ ماروا نے اسے گھورا اور پھر ریشمی سفید ڈوپٹہ شانے پہ ٹکاتی اٹھ

کھڑی ہوئی سیلکی بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کیا تو چوڑیاں چھن چھن کرنے لگی

"ٹھیک ہے اب اٹھیں اور ناشتہ کر لیں۔۔،، ماروا نے زمین پہ پڑے کشن اٹھاتے ہوئے

کہا۔

"کتنی ظالم بیوی ہو تم۔۔،، اسفار منہ بسورتا اٹھ بیٹھا۔ اور بیڈ کی پشت سے سر ٹکا لیا۔

ماروا مسکرائی اور کھڑکیوں سے پردے ہٹانے لگی۔

سکائی رنگ کے کام والے جوڑے میں سلکی بالوں کے ساتھ چھن چھن کرتی چوڑیوں

New Era Magazine

اور پائلز، موٹی موٹی آنکھوں میں کاجل سنہری چمکتی رنگت باریک ہونٹ پہ لائٹ پینک لپ اسٹک ہونٹوں پہ شرمیلی سی مسکراہٹ لئے اسفار کے پاس سے گزر گئی اور وہ بس اسی کے سحر میں کھو گیا۔کچھ دیر بعد ہوش آئی تو سر میں ہاتھ چلاتا مسکراتا اٹھا اور شرٹ ٹھیک کرتا کمرے سے نکل گیا۔

****

صباء سمیر کے کپڑے پریس کر رہی تھی اور وہ پاس کھڑا اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"صباء تمہیں حجاب بہت پیارا لگتا ہے میں جب تمہیں یوں دیکھتا ہوں تو میرا سر فخر سے اور بلند ہو جاتا ہے۔۔۔،، سمیر نے اس کے روشن چہرے کو دیکھا جس پہ مزید نور چھایا ہوا تھا۔

اور کالے رنگ کا سکارف لپیٹے وہ بہت معصوم خوبصورت اور پر وقار لڑکی لگ رہی تھی۔

"پر میں جب تمہیں دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں۔۔،،صباء نے شرارت سے کہا اور بات اُدھوری چھوڑ دی۔

"کیا سوچتی ہو۔۔۔،، سمیر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بولا۔

"یہ ہی کہ تم اتنے۔۔۔۔چل چھوڑ یار۔۔۔،،صباء نے پھر سے بات اُدھوری چھوڑ دی

New Era Magazine

کیونکہ کہ بات کوئی تھی نہیں فقط اس معصوم کو تنگ کرنے کی غرض تھی۔

سمیر پر سوچ انداز سے اسے گھورنے لگا۔

"تم مجھے تنگ کر رہی ہو۔۔۔،، وہ بھنورے سکوڑ کر بولا۔

"نہیں میرے مجازی خدا۔،، وہ لہجے میں احترام سمو بولی۔

سمیر اسے کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر مسکراتا کمرے سے نکل گیا۔

"سمیر کہاں جا رہے ہو۔۔۔ہاہاہا۔۔،، صبا اس کی شرٹ بیڈ پہ رکھ کر ہنس دی۔

کچھ دیر بعد نیچے سے عجیب آوازیں آنے لگی تھی۔

وہ بھاگ کر باہر نکلی تو سمیر ہال میں ہی اپنا پیٹ پکڑے بیٹھا تھا جبکہ از مار رو رہی تھی۔

سمیر نے آنسوں سے بھری نظر اٹھائی اور خون سے بھرا ہوا ہاتھ صباء کی طرف کیا۔

صباء کی ٹانگیں کانپ گئی۔

"سمیر۔۔۔۔۔،، وہ اتنی زور سے چینخی تھی کہ حویلی گونج گئی سارے ملازمین اکٹھے ہو گئے تھے

پیچھلی حویلی میں ٹہل رہے ثمر نے بھی آواز سن لی تو بھاگا آیا۔

صباء کے ہاتھ سے سمیر کی جینز گر گئی اور وہ دو مینٹ میں سیڑھیاں پھلانگتی اس کے پاس جا بیٹھی۔اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ کانپتے ہاتھوں سے اس کا منہ تھپتھپانے لگی۔

New Era Magazine

"س۔۔ سمیر پ۔۔ پلیز آنکھیں کھولو۔۔،، صباء کے آنسوں جاری ہو گئے دل کی دھڑکن رک گئی وجود کانپ گیا روح پنجرے میں بند ہو گئی۔

"ایم سوری صباء۔۔۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔،، سمیر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں کھول کر بند کر لی۔

"سمیر۔۔۔۔ سمیر اٹھو۔۔۔ تم اس طرح مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتی جانتے ہو تم۔ مجھے۔۔۔ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔ میں۔ تم،، اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی آنکھوں کے سامنے گہرا اندھیرا چھا گیا۔

اور وہ بے ہوش ہو کر سمیر کے سینے پر گر گئی۔ سب ہی ہڑبڑا گئے تھے۔۔۔

"دفع ہو جاؤ سمیر کمینے وہ بے ہوش ہو گئی ہے اسے کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی تمہارے پلین کا حصہ بن کے میں نے بے چاری کو۔۔۔۔،، ازمانے غصے سے کہا تو سمیر اٹھ بیٹھا سب خوف زدہ ہو کر صباء کو دیکھنے لگے کیونکہ سمیر ٹھیک تھا وہ لوگ جانتے تھے۔

"صباء اٹھ جاؤ ایم سوری میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔ پلیز اوپن یور آئیز۔۔،، سمیر نے اس کے رخسار تھپتھپائے

اس کا سانس چیک کر کے باہوں میں اٹھا کر کمرے کی طرف بھاگا۔

New Era Magazine

"شرم کرو سمیر شرم۔۔۔،، ثمر نے دانت پیس کر کہا تو وہ مسکرا دیا آنکھ دباتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

صباء کو کچھ دیر بعد ہوش آنے لگا تو سب کمرے سے نکل گئے۔

"سمیر۔۔۔،، وہ چینخ کر اٹھی اور چاروں اطراف دیکھنے لگی۔

سمیر سامنے کھڑا تھا۔

"سمیر۔۔۔ میں نے کہا تھا نہ کہ میں آپ کے بغیر جی نہیں سکتی تبھی تو میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔،، صباء بھاگ کر اس کے ہاتھ پکڑ آنکھوں سے لگا کر بولی۔۔

"ویسے ہم کہاں ہیں سمی۔۔۔ یہ تو حویلی ہی ہے۔۔۔ پھر۔۔،، وہ جیسے کسی اور ہی دنیا میں تھی۔ سمیر اپنی مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔

صباء نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام رکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلے اور وہ اس کے ہاتھوں کو ایک بار پھر آنکھوں سے لگا گئی۔۔

"صباء اب طبیعت کیسی ہے یہ لو دودھ پیئو۔۔،، ازما کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"آپی آپ بھی ہمارے پاس آگئی پر کیوں۔۔۔،، وہ ابھی بھی حیرانگی سے ازما کو دیکھ رہی تھی۔

"ہائیں۔۔۔کیا بول رہی ہو۔۔۔،،ازما نے حیرانگی سے سمیر کو دیکھا تو وہ ہنسنے لگا

"ہاہاہاہا تمہارے بھائی نے اسے پاگل کر دیا ہے۔۔۔،، سمیر نے صباء کے شانے پہ تھپکی دی۔

"ڈوب مرو سمیر تمہاری وجہ سے بچی بے ہوش ہو گئی تھی اور تم ابھی تک مذاق کر رہے ہو۔۔،،ازمانے اس کے کان کھینچے۔

"مطلب۔۔۔،،صباء نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"مطلب ہم زندہ سلامت ہیں۔۔۔،، سمیر نے آنکھ دبا کر کہا اور پیٹ پہ لگا پینٹ کلر ہاتھ پہ لگا اس کے سامنے لہرایا۔صباء اتنی پاگل ہو چکی تھی کہ اسے محسوس ہی نہیں ہوا لال اور مہرون پینٹنگ کلر کو وہ خون سمجھ بیٹھی تھی۔

"تم۔۔۔تم بہت بڑے۔۔۔۔۔۔انہوں

Dont talk to me again..,,

صباء غصے سے بولی اور پاؤں پٹختی کمرے سے نکل گئی۔

"دفع ہو جاؤ مناؤ جا کر اسے۔کتنی محبت کرتی ہے وہ تم سے۔۔۔۔،،ازمانے ایک تھپڑ اس کے شانے پہ رسید کیا۔تو وہ مسکراتا باہر بھاگا۔

"صباء بات سنو۔۔،،وہ اوپر جا رہی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

New Era Magazine

"ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔،،صباء نے اس کا ہاتھ شانے سے جھٹک کر غصے سے کہا اور دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"بات تو سنو۔۔۔۔یار،، سمیر پھر پیچھے بھاگا

"میرا پیچھا مت کرو دفع ہو جاؤ۔۔۔،،صباء نے کہا اور چھت سے ہوتی نیچے اتر رہی سیڑھیوں سے لون میں چلی گئی۔

"بات تو سنو پلیز۔۔۔۔،، سمیر نے بھاگ کر اسے پکڑا اور بیڈ نماں جھولے پہ لے کر بیٹھ گیا۔

"میری طرف دیکھو۔۔۔۔،، سمیر نے اسے شانوں سے تھام کر کہا تو اس نے مزید منہ دوسری طرف کر لیا

"نہیں دیکھوں گی۔۔۔،،

"پلیز۔۔۔ایم سوری میں مذاق کر رہا تھا مجھے۔۔۔،،

"یہ مذاق تھا ایسے ہوتے ہیں مذاق۔۔۔ تمہیں پتا ہے میری جان نکل گئی تھی۔۔۔اور تم کہتے ہو مزاق تھا۔ تم بہت بڑے ظالم اور جابر ہو سمیر۔۔۔۔،،صباء اس کے سینے پہ مکے برسانے لگی۔

"ایم سوری ایم سو سوری۔۔۔۔۔،، سمیر نے اس کے چہرے کو تھام لیا۔ وہ تڑپ تڑپ

New Era Magazine

کر رو رہی تھی۔

"میں تمہارے بغیر نہ ہی اس دنیا میں رہوں گی نہ اس دنیا میں۔میں نے اللہ سے صرف یہ ہی مانگا ہے۔۔۔کہ ہر ہر پل تمہارا ساتھ مجھے ملے۔۔،،وہ بلک بلک رونے لگی تھی ہچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر بولی۔

اللہ ہی جانتا تھا وہ کس قدر تڑپ اٹھی تھی سمیر کو ہال میں اس حالت میں دیکھ۔

سمیر اس کی محبت کی شدت کو جان کر مسکرا دیا اور اس کے ہاتھوں کو تھام آنسوں کو انگلیوں کے پوروں پہ چن لیا۔اور نفی میں سر ہلا دیا۔

"اب چھوڑو مجھے کپڑے پریس کرنے ہیں شہر جانا ہے بھول گئے ہو کیا۔۔۔،،

"جب تم پاس ہوتی ہو تو دنیا بھول جاتا ہوں،،سمیر نے اس کی ناک دبائی شرارت سے بولا۔

"اسی لئے تو مجھے اوپر بھیجنے کا۔۔۔،،

"بکومت۔۔۔،،سمیر نے اس کے لبوں پہ انگلی رکھ کر بھنورے آچکا کر کہا۔

وہ اٹھ کر آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے سمیر کو دیکھنے لگی جو اپنی سفید شرٹ کا کباڑا کر چکا تھا۔

"سمیر ایک بات پوچھوں۔۔۔۔یہ رانی کون ہے۔۔۔،،صباء نے پوچھا تو وہ حیرانگی سے

New Era Magazine

اسے دیکھنے لگا۔

جب ثمر کے دل سے رانی نکلا تھا تو لب بھی آپس میں ٹکرا کر نام لے گئے جو کہ صباء نے سن لیا تھا۔

"تمہارے بھائی کو جن سے بہت شدید قسم کی محبت ہے۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا۔

"پر۔۔۔،، وہ ثناء کا نام لینا چاہتی تھی پر پھر خاموش ہو گئی۔

"اب میں کیا کروں۔۔۔ثناء کو کیا کہوں گی۔۔،، وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچنے لگی

اب وہ سیڑھیاں اتر کر کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے جب سمیر کی نظر ملازمہ پہ پڑی جو مہندی کے کون کا تھال لے جا رہی تھی۔

اس نے پھر صباء کے سفید ہاتھوں کو دیکھا۔جو مہندی سے محروم تھے۔

"رو کیں بات سنیں آنٹی۔۔۔،، سمیر ہمیشہ کی طرح احترام سے بولا تو ملازمہ نے مڑ کر اسے دیکھا وہ دوسری منزل پہ بنے سٹور روم کے سامنے کھڑی تھی۔

صباء روک کر اسے دیکھنے لگی۔

"یہاں کوئی مہندی لگا لیتا ہے۔۔،، سمیر نے پوچھا تو وہ مسکرا دی۔

"جی قدصیہ لگا لیتی ہے۔۔۔،،

New Era Magazine

"شکریہ آپ ایک مہندی دے کر صباء کے پاس بھیج دیں۔۔۔،، وہ بولتا واپس چلا گیا۔

صباء کمرے میں جا چکی تھی

کچھ دیر بعد ان کے کمرے میں ملازمہ کھڑی تھی۔

"آؤ بیٹا، بی بی جی کو مہندی لگا دو۔۔اچھی سی لگانا اور کلر جلدی آ جائے گا نہ۔۔۔؟،، سمیر نے ملازمہ کی عمر دیکھ سنجیدگی سے پوچھا صباء کی حیرانگی سے آنکھیں پھٹ گئی۔

کہ یہ اسے مہندی لگوانے لگا ہے۔

شوہر اتنے کیر نگ ہوتے ہیں۔۔؟

بر حال سمیر ہر بار ایسا ہی کچھ کرتا کہ صباء کی محبت میں دن با دن اضافہ ہو رہا تھا۔

"صباء تم مہندی لگواؤ میں یہ کرتا ہوں۔۔،، سمیر اس سے استری پکڑتے ہوئے بولا۔

"پر سمیر اب خشک نہیں ہو گی۔۔،، وہ منمنائی

"تم فکر نہ کرو ہو جائے گی خالی ہاتھ اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔،، سمیر نے کہا اور استری تھام کپڑے استری کرنے لگا صباء کا دل میں سمیر کے لیے محبت و عزت مزید بڑھ گیا

"اتنا پیارا شوہر میرے نصیب میں لکھا تھینک یو اللہ۔۔۔،،

وہ دعا کرتی ملازمہ کے سامنے بیٹھ گئی۔

"میں شاور لے کر آتا ہوں۔۔۔،، سمیر اس کے لہنگے کو ایک طرف رکھتا واشروم چلا

گیا۔حالانا کہ اتنی ملازمین تھی وہ کسی سے بھی کام کرواسکتا تھا پر کب صباء خود کر رہی تھی تو وہ کیوں نہیں کر سکتا تھا۔

یہ ہی سوچ کر اس نے صباء کے کپڑے پریس کئے اور جو صباء نے اس کے پریس کئے تھے اٹھا کے واشروم گھس گیا۔

****

"ماشاءاللہ بی بی جان۔۔ سمیر بھائی تو بہت اچھے ہیں۔اللہ ان کی عمر دراز کرے۔۔۔ پورے گاؤں کے لڑکوں سے الگ ہیں۔۔۔۔،،وہ چودہ پندرہ سالہ بچی لہجے میں عزت بھر بولی۔

"آمین۔۔،،صباء کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا۔

"لگ گئی بی بی جان اب میں چلتی ہوں۔۔،،بچی نے ڈوپٹا ٹھیک کیا اور جوتے میں پاؤں ڈالنے لگی۔

"ارے واہ بڑی فاسٹ ہو،بہت پیاری لگائی ہے۔۔،،صباء نے ہاتھوں کو سامنے لہرا کر کہا تو وہ کون میز پہ رکھ کر مسکرائی۔

"بیٹا رکو۔۔۔۔!،،صباء کی نظر اس کے پیروں پہ پڑی جن میں ٹوٹی ہوئی جوتی تھی تو وہ

New Era Magazine

بیڈ سے اٹھ کھڑی بچی گھوم کر اسے دیکھنے لگی۔

"یہ کھولو۔۔،،صباء ورڈروب کے سامنے جا کر بولی تو وہ جی بی جی کہتی آگے بڑھی

"یہ اٹھاؤ۔۔،،صباء نے اشارہ اپنے پرس کی طرف کیا تو بچی اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"یہ تم رکھ لو میری طرف سے تحفہ اور اس میں جو پیسے ہوں ان سے آج ہی جوتے خرید لینا۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور ورڈروب بند کرنے کو کہا۔

"ن۔۔۔نہیں بی بی۔۔جی،،وہ گھبرا کر بولی۔

"سنا نہیں تم نے۔اور ہاں تحفے لے لیتے ہیں۔۔،،صباء نے پہلے سختی سے اور پھر نرمی سے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

صباء نے آنگوٹھے اور ایک انگلی سے حجاب کی پینز اتاری اور پھر حجاب اتار کر بیڈ پہ جا لیٹی۔

"سمیر کیا عورتوں کی طرح نہا رہے ہیں بس کریں اب نکل بھی آئیں۔۔۔،،صباء نے گردن گھما کر بند دروازے کو دیکھا جو اسی وقت کھولا تھا اور سمیر بالوں میں ٹاول چلاتا نکلا۔

"جی غلام حاضر ہے۔۔۔،،وہ ٹاول سٹینڈ پہ ٹاول ڈال کر اس کے پاس جا بیٹھا۔

"کیسی لگی ہے۔۔۔،،صباء نے مہندی بھرے ہاتھ اس کے سامنے لہرائے

"بہت اچھی۔۔۔،،

New Era Magazine

"پر یہ مہندی ابھی ادھوری ہے۔وہاں مہندی پڑی ہے اٹھا کر لاؤ۔۔۔،،صباء نے کہا تو وہ حکم مانتا اٹھا اور مہندی لے آیا۔

"یہاں خالی جگہ پہ اپنا نام لکھو۔پھر ہو گی میری مہندی کمپلیٹ۔۔۔سوچا تمہارے ہاتھوں سے لکھواؤ تمہارے نا کی مہندی۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا تو وہ شرارت سے گلا صاف کرنے لگا۔

"سمیر۔۔۔،،صباء نے دانت پیس کر اسے پکارا تو وہ اپنے کریکٹر میں گھستے گھستے واپس لوٹا اور صباء کا ہاتھ پکڑ کر اپنا نام رومن میں لکھنے لگا۔

صباء اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتی رہی۔

"ڈن۔۔۔،، سمیر نے فخریہ انداز میں کہا اور اپنی کارکردگی دیکھنے لگا۔

"تو جٹ صاحب کو مہندی لگانی بھی آتی ہے۔۔۔،،صباء نے ہاتھوں کو دیکھا جہاں بہت ہی پیارے انداز میں Sameer S لکھا تھا۔

"سمیر ایس۔۔۔،،

"سمیر میں اور ایس صباء۔۔۔کیونکہ میں بھی تمہارے بغیر ادھورا ہوں۔۔۔،،سمیر نے اس کے منہ پہ آرہے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

سمیر وائٹ جینز اور کاٹن کی چوکلیٹ کلر شرٹ میں ملبوس تھا شرٹ کے آدھے بٹن

ابھی کھولے تھے کف بھی کھولے تھے گیلے بال ماتھے پہ بکھرے تھے۔

"اب نظر مت لگا دینا۔۔۔،، سمیر نے کہا تو وہ خفیف سی ہو جھکا گئی۔ وہ مسکراتا سنگھار شیشے کے سامنے جا کھڑا ہوا اور بالوں میں بورش چلانے لگا

"سمیر یہ کب خشک ہو گی یار۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔،،صباء نے بوریت ظاہر کی۔

تو وہ آستینوں کو فولڈ کرتا دو بٹن چھوڑ تیسرا بند کرتا اس کے پاس آیا اور ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔

"ہیئر ڈرائر ہے۔۔۔،، سمیر نے سنجیدگی سے سوال کیا

"کیا۔۔۔،،صباء نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"ہیئر ڈرائر۔۔۔،، سمیر نے دوبارہ لفظ دوہرایا۔ تو صباء نے سر ہلا دیا

"کہاں ہے۔۔۔،،

"ورڈروب کے رائٹ دراز میں۔۔،،صباء نے اشارہ کیا تو وہ ورڈروب سے ڈرائر نکال کر بورڈ کی جانب بڑھ گیا۔

"یہاں آؤ۔۔،،

"سمیر تم کیا کر رہے ہو۔۔۔،،صباء نے جھنجھلا کر پوچھا اور اٹھ کر اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"ہاتھ سامنے کرو۔۔،، سمیر نے اپنے ہاتھ پہ ڈرائر کی ہوا لے کر چیک کیا آیا کہ زیادہ گرم تو نہیں پھر وہ صباء کے ہاتھ پکڑ کر ڈرائر سے مہندی خشک کرنے لگا۔

"سمیر مجھے بہت جلد ہارٹ اٹیک آجانا ہے میں نے زندگی میں پہلی بار شوہر کا اتنا مہربان روپ دیکھا ہے۔۔،، صباء نے حیرانگی سے کہا۔وہ کیا ثابت ہو رہا تھا۔اتنا اچھا شوہر۔۔

"تو پہلی بار ہی دیکھو گی شادی جو پہلی بار ہوئی ہے بیوا قوف۔۔،، سمیر نے اس کے سر پہ چپت رسید کی

"لو جناب آپ کی مہندی خشک ہو گی اب کچھ منٹوں کے بعد واش کر لو۔۔۔،، سمیر نے اس کے ہاتھ چھوڑے اور ڈرائر بند کر کے وہاں رکھ کر شوز پہننے لگا۔صباء اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور شانے پہ سر ٹکا لیا۔

"ضرور میں نے کوئی بہت بڑی نیکی کی ہے جو آپ مجھے ملے۔۔۔،،صباء نے عزت لہجے میں سمو کر کہا۔

"ایک بات سمجھ نہیں آتی تم مجھے کبھی آپ اور کبھی تم کیوں کہتی ہو۔۔،، سمیر نے اس کی آنکھوں کو نم ہوتے دیکھ شرارت سے کہا تاکہ وہ دھیان بٹا لے۔

"جب آپ کی عزت کرنے کو دل کرتا ہے تو آپ کہتی ہوں اور جب خوب عزت کرنے کو من کرتا ہے تو تم کہتی ہوں۔۔۔۔،،صباء نے منہ بسور کہا۔

"اوہ اچھا آہ۔۔۔،، وہ اسے چھوڑ کر اکر بیڈ پہ لیٹ گیا صباء کے اوسان خطا ہونے لگے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"سمیر۔۔۔ک۔۔کیا ہوا ٹھیک ہیں نہ آپ۔۔ سمیر۔۔۔،، صباء اس کے چہرے کو تھپتھانے لگی اور پھر ہاتھوں کو ملنے لگی۔

"بانو۔۔۔بانو پانی لاؤ۔۔۔ج۔۔جوس۔۔۔،،

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی سمیر ہنستے ہوئے بیٹھ گیا اور ایک ٹانگ پہ ہاتھ جما کر بھنورے آچکانے لگا۔

"سمیر اٹس نوٹ فیئر کیوں صبح سے مجھے ذلیل کرنے پہ تلے ہوئے ہیں۔۔،، صباء رونے لگی تھی

"ایم سوری ویسے تمہیں تنگ کرنے میں بہت مزا آتا ہے ہاہاہاہا۔۔،، سمیر نے شرارت سے کہا

"ایم سوری میری ہمسفر۔

۔۔۔۔،، جب وہ خاموش نہ ہوئی تو سمیر نے کان پکڑ لئے۔

"آئندہ اس طرح مت کرنا سمیر پلیز۔۔،، صباء نے کہا تو درد لفظوں سے جھلک گیا۔۔

سمیر نے نفی میں سر ہلا کر اس کے آنسوں صاف کئے۔

"یار اتنی سیریس نہ ہوا کرو کچھ نہیں ہوگا مجھے اب تک ہوا۔۔ نہیں نہ اور ویسے بھی اللہ تعالٰی نے مجھے تمہارے لئے بنایا ہے جب تک تم ہو میں بھی ہوں۔۔،، سمیر نے اس کے مزید آنسوں صاف کیئے اور شرارت سے کہا

تو وہ برستی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"تم کبھی نہیں سدھرنے والے جٹ صاحب۔۔ یہ صباء تمہیں سوٹ نہیں کر رہی پہلے والی ٹھیک تھی۔۔،، صباء بڑبڑاتی واشروم گھس گئی جبکہ وہ قہقہے لگاتے ہوئے شوز پہننے لگا

****

ہوٹل کا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔ ہوٹ کو بڑے نفیس انداز میں سجایا گیا تھا۔ اسفار کے سارے دوست احباب موجود تھے اور پولیس والے تو ویسے بھی موجود ہونے تھے کیونکہ ابھی احمد فرار تھا۔۔،

ماروا شاکنگ پنک شرارے اور گولڈن کرتی میں ملبوس تھی نیٹ کا کام دار ڈوپٹا سٹائل سے سر پہ دیا گیا تھا جس سے ایک طرف بنایا گیا جوڑے کے بعد کا سٹائل نظر آرہا تھا۔ کندن کی اعلٰی کوالٹی کی جویلری پہن رکھی تھی

گولڈن سمکوی آئی میک اپ ہلکا سا بلش اون کا ٹچ اور لپ اسٹک وہ چمک رہی تھی اس کی

New Era Magazine

بغل میں بیٹھا اسفار گرے بینٹ کوٹ کے ساتھ لائٹ مہرون شرٹ پہ بلیک ٹائی باندھے بالوں کو پف دیئے چہرے پہ مسکراہٹ لئے ہلکی ہلکی برائڈ وہ دونوں پرفیکٹ تھے۔۔ بہت سی نظریں جہاں ان دونوں کو دعا دے رہی تھیں وہاں کچھ لوگ جل رہے تھے۔

ارشا جیسے اور کئی ایسی لڑکیاں جو ایس پی اسفار خان کے متعلق خواب سجا چکی تھی۔۔۔

"من میرا دل پتا ہے کیا کرنے کو کر رہا ہے۔۔"، اسفار اس کی طرف جھکا اور شرارت سے کہا تو مار وا کو اس کی بات سمجھ نہ آئی

"۔۔ کیا"، وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ کر بولی۔

"کہ تمہیں اٹھا کر بھاگ جاؤں۔۔۔"، اسفار نے تیزی سے کہا تو وہ خفیف سی ہو گئی۔

اتنے میں ارحم، شہزاد، عامر اور کچھ دوستوں کا ایک بڑا گروپ سوٹڈ بوٹڈ سٹیج پہ آیا تو اسفار کھڑا ہو کر سب سے ملا اور اپنے آئی جی سے ماروا کا تعارف کروایا۔

"ارے انہیں کون نہیں جانتا۔۔ ماروا سلیمان۔ دادا حکم کی بیٹی۔۔ سیٹھ انڈسٹریز کی اونر۔۔۔"، آئی جی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ پھر گفٹس وغیرہ دے کر وہ سٹیج سے اتر گئے۔

"ثمر۔۔۔،،اسفار نے ہاتھ لہرا کر کچھ فاصلے پہ کھڑے ثمر کو اپنی طرف متوجہ کیا تو وہ اس کی طرف آیا۔

"پرنس نہیں آیا۔۔؟،،ثمر نے عامر لوگوں سے مصافحہ لیا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوا اسفار کے جملے سن مار وا ہونٹ کاٹ رہ گئی۔

"نہیں وہ واپس چلا گیا بھابی کی کال آگئی تھی۔۔۔،،ثمر کے لہجے میں شرارت ٹپک رہی تھی۔

"رن مرید۔۔۔،،اسفار نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

پھر وہ کچھ دیر بیٹھے رہے ایک بار پھر سے عامر سٹیج پہ آیا تھا۔

عامر نے اس کے کان کے ساتھ منہ لگا کر کچھ کہا

"میں آتا ہوں من۔،،اسفار نے کہا اور پھر وہ عامر سٹیج سے اتر کر کچھ گفتگو کرتے گئے۔

ثمر بھی سمیر کی طرف بڑھ گیا۔

۔مار وا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ موبائل لئے شہزاد کو کچھ ہدایت دے رہا تھا۔

اور اشارہ باہر کی جانب کر رہا تھا۔چہرے پہ پریشانی نمایاں نظر آرہی تھی۔

صباء عالیہ اور سوفیا کے ساتھ تھی ثناء بھی بھرپور کوشش کر رہی تھی عالیہ کو دوست بنانے کی۔۔۔وہ سوچ رہی تھی بہن ماں کے دل میں جگہ بناؤ لڑکا ہاتھ آگیا۔۔۔پر وہ

نہیں جانتی تھی یہ طریقے پرانے ہو چکے ہیں اور ثمر پہ کوئی اثر نہیں کریں گے۔

صباء نے لہنگے پہ بھی حجاب کر رکھا تھا جو بہت پیارا الگ رہا تھا۔۔آج میک اپ بہت لائٹ تھا۔۔اس کے سارے کپڑے سمیر کی پسند کے تھے نہ جانے سمیر نے پیسے کہاں سے لئے تھے۔۔کئی بار پوچھ چکی تھی کہ وہ اتنے مہنگے ترین کپڑے کہاں سے اور کیسے لے آیا پر وہ بات ہی بدل دیتا۔

"صباء تم نے حجاب لینا کب شروع کیا۔۔۔،، ثناء اپنا دوپٹہ شہانے پہ ٹکاتی بولی۔

"جب سے مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے وجود کو صرف شوہر ہی دیکھ سکتا ہے اور کسی کو حق نہیں۔۔،، صباء نے ایک نظر سمیر پہ ڈالی جو ثمر کے ساتھ کھڑا کھلکھلا کر کسی بات پہ ہنسا تھا صباء کے چہرے پہ بھی مسکراہٹ نمودار ہو

ہو گئی۔یہ تو ان کی محبت تھی۔

"ارے یہ تو وہ ہی ہے نہ اسفار کی منگیتر کتنی خوبصورت ہے۔۔پتا نہیں آنٹی نے کیا سوچا۔۔۔،، تین چار لڑکیوں کا گروپ سٹیج کے سامنے ٹیبل پہ بیٹھی ارشا کا جائزہ لے رہی تھی وہ کیا بہت سارے لڑکے بھی لے رہے تھے۔

تنگ لونگ شارٹ کرتی جو آگے سے خاصی اونچی اور پیچھے سے لمبی تھی بقول صباء ایسے

جیسے آگے سے کتے پھاڑ کر کپڑا لے گئے ہوں۔

دوپٹہ جو نام کا ہی تھا۔ شولڈر کٹ بالوں کو کھولا چھوڑے ہاتھ میں فون گھماتی ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔۔ تسیا اگر وہاں ہوتے تو ڈوب مرتے۔۔

"آنٹی نے صرف دولت دیکھی پتا نہیں کتنے کروڑوں کی مالکن ہے یہ۔۔۔"، ایک لڑکی نے کہا۔

"ہاں پر اسفی اور یہ بلکل بھی نہیں۔۔۔ کاش تھوڑا پیسہ خود پہ لگا لیتی تو آج ندامت سے سر جھکائے نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔"، ایک اور جملے نے مار وا کو گہری سانس خارج کرنے کے لئے مجبور کیا۔ جانتی تھی لوگوں کو فضول کی باتوں کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں ہوتا

"تمہیں پتا ہے اس نے اسفی کی سیکنڈ منگیتر کو زہر بھی دیا تھا۔۔ اور اسفی نے اسے ایک دن جیل میں بند رکھا۔ پھر پتا نہیں کیوں وہ اس پہ مہربان ہو گیا اور اتنی خوبصورت لڑکی کو چھوڑ دیا۔۔۔"، تین چار لڑکیاں اور بھی وہاں آکر خوشگپیوں میں شرک ہوئی ایسی خوش گپیاں جو کسی کے لئے بھی تکلیف کا باعث بن سکتی تھیں پر وہ ماروا تھی۔

"یار جیسی باہر سے ویسی اندر سے ہے اسفی کہاں چاند اور کہاں یہ فیوز ییلو بلب۔۔"، اور ارشا کو دیکھو کتنی خوش ہے۔۔۔۔"، جملے پھر سے گونجے۔

"ارے وہاں دیکھو یار اسفی اور ارشا۔۔ واؤ واٹ آ کپل۔۔۔۔"، ایک لڑکی کی آواز سن

ماروا نے جان بوجھ چہرہ اٹھایا تو اسفار دروازے کے بیچوں بیچ سر عام اس کا ہاتھ تھامے مسکرا رہا تھا۔اور شہزاد سے بات کر رہا تھا۔

ماروا کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی۔

اور اس نے صوفے کو تھام لیا۔

اب تک کے جملوں نے اس قدر تکلیف نہیں دی تھی جو اس منظر نے دی تھی۔۔

جب بھی تم چاہو مجھے زخم نیا دیتے رہو

بعد میں پھر مجھے، سہنے کی ادا دیتے رہو

آخر وہ عورت تھی ولیمہ کی رات ہی اس کا شوہر کسی اور لڑکی کا ہاتھ کیسے تھامے کھڑا تھا ۔۔

"کیا لگتا ہے اسفی ارشا سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔،،ایک لڑکی نے پوچھا۔

"دیکھنے سے ہی لگ رہا ہے کہ وہ کرتا ہے ورنہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور کا ہاتھ کیوں پکڑے گا۔۔شائد ماروا کے ساتھ شادی کوئی کونٹریکٹ ہو۔۔۔۔،،ایک اور جملہ۔

ماروا کی پھٹی آنکھوں سے برسات ہوتی رہی اور وہ اسفار کو دیکھتی رہی۔آخری جملہ اس

New Era Magazine

کی رگوں میں زہر گھول گیا تھا۔

اتنے میں کھانا لگ گیا اور لوگ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھی نظریں جھکا گئی۔۔

صباء عالیہ لوگ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

اسفار تو وہاں سے جا چکا تھا جہاں بھی گیا تھا ارشا بھی ساتھ گئی تھی۔

ماروا وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔آخر وہ ہمت ہار گئی لوگ جانے لگے تھے پر اسفار

ابھی بھی سامنے نہیں آیا تھا۔

یہ سب تو ان کے پلین کا حصہ نہ تھا؟

وہ تو من کو ہی تکلیف دے رہا تھا۔

"صباء پلیز سمیر کو یا ثمر کو بلاؤ۔۔،،ماروا نے اس کا ہاتھ پکڑ دکھ بھرے لہجے میں کہا

"کیا ہوا آپی۔۔۔،،صباء پریشان ہو گئی۔

"جو کہا ہے کرو۔۔،،ماروا نے کہا تو وہ بھاگ کر سٹیج سے اتری اور سمیر کے پاس جا روکی

سمیر اور ثمر بھاگ کر سٹیج پر پہنچے۔

ثمر نے اب ہر رشتے کو دل سے تسلیم کر لیا تھا۔

"کیا ہوا آپی،، سمیر نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

"مجھے حویلی واپس جانا ہے ثمر بھائی۔سمیر گاڑی نکالو صباء یہ۔۔یہ پکڑو۔۔۔،،ماروا

رخسار رگڑتے ہوئے بولی نہ جانے اسے کیا ہو گیا تھا۔

پر جو بھی ہوا تھا وہ سر سے پاؤں تک کانپ رہی تھی۔۔

"ہوا کیا ہے من۔۔۔،، ثمر نے فکر مندی سے پوچھا۔

"وہ۔۔وہ دیکھو وہ

اس میں انٹرسٹنگ رکھتا تھا تو مجھے کیوں زلیل کیا۔۔آپ ہی کہتے تھے نہ کہ میں اسے سنبھال سکتی ہوں۔۔اسے میری ضرورت ہے۔۔ہنس اسے تھی میری ضرورت جو شائد۔۔۔،،اس نے اشارہ دروازے کی جانب کیا جہاں اسفار ساتھ چل رہی ارشا کے ساتھ کھلکھلا کر ہنس رہا تھا

اور آنسوں سے بھری ہوئی آواز میں بولتی بات اُدھوری چھوڑ گئی

برداشت کرتے کرتے صبر جواب دے گیا تھا

ان تینوں نے سٹیج سے دور دروازے میں کھڑے اسفار اور ارشا کو دیکھا پھر ثمر نے سمیر کو اور سمیر نے ثمر کو دیکھ نظریں جھکا لی اتنے میں مسز فیضان سٹیج پہ آئی۔

"کیا ہوا بچے۔۔،،شائد انہوں نے اپنے بیٹے کے کارناموں کو دیکھا نہیں تھا۔

"کچھ نہیں آنٹی جان مار وا آپی کی طعبیت بہت خراب ہے ہم اسے لے جاتے ہیں مکلاوے کی رسم بھی ہو جائے گی اور یہ ٹھیک بھی ہو جائیں گی۔۔۔،،

New Era Magazine

صباء نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔

"پر بیٹا ایسے کیسے ابھی ولیمہ باقی ہے کیسے دولہن کو بھیج دیں میری دوستیں ابھی کھانا کھا رہی ہیں روم میں وہ ملنے والی ہیں۔۔اور مکلاوے کی رسم گھر سے ہوتی ہے یہاں سے کیسے

۔۔۔،،شنیلا نے حیرانگی سے ان سب کو دیکھا۔

"کون سا ولیمہ آنٹی جی میری بہن یہاں اکیلی بیٹھی ہے۔۔اور وہ نواب زادہ۔۔،، ثمر بات اُدھوری چھوڑ گیا صباء اور سمیر نے چونک کر اسے دیکھا بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس وہ پرکشش تو لگ رہا تھا پر غصہ میں خطرناک بھی تھا

۔بھائی کا رشتہ ہوتا ہی ایسا ہے کیسے وہ اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسوں دیکھتا۔

"ثمر بھائی پلیز۔۔آنٹی میری طعبیت ناساز ہے پلیز جانے دیں مجھے۔۔ولیمہ ختم ہو چکا ہے لوگ جا چکے ہیں اور۔۔۔اور اب تو میری ہمت بھی جواب دے گئی ہے۔۔،،ماروا نے رخسار پھر سے رگڑے۔اسی پل اسفار کی نظر سٹیج پر پڑی تو وہ اس طرف بڑھا اس سے پہلے صباء،ماروا کو تھامتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا من تم ٹھیک ہو۔۔۔،،اسفار نے فکرمندی سے اسے دیکھا پر وہ نظریں گھما گئی۔

New Era Magazine

"پتا نہیں یہ ڈرامے تمہارے کب ختم ہوں گے اسفی کبھی میرے تو کبھی اس کے کیوں۔۔؟،، وہ سوچ کر رہ گئی۔ سارا ولیمہ وہ ماروا کی بجائے ارشا کے ساتھ رہا وہ کیسے برداشت کرتی۔۔لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے۔۔پر وہ ہمت کر بیٹھی رہی تھی

"چلو صباء۔۔،،ماروا نے آنسوں سے ڈوبی آواز میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی چلی گئی اسفار دیکھتا رہ گیا۔

شائد اس نے ٹھیک نہیں کیا تھا پر اسفار کون سا ٹھیک کر رہا تھا۔۔؟

ثمر نے اسفار کو گھورا اور ان کے پیچھے چل دیا اب وہاں ارشا، ثناء، مسز فیضان فیضان اور اسفار یا پولیس والے موجود تھے۔

اسفار نے ایک نظر شرارا سنبھالتی تیز قدم اٹھاتی ماروا پہ ڈالی جس کے ساتھ پورا خاندان تھا اس کا پھر نظریں جھکا لی۔

"تم کبھی نہیں سدھرنے والے میرے لال۔۔۔،، شہنیلا بیگم طنزیہ انداز میں کہتی ایک کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کم از کم آج تو۔۔۔آج تو اسے تکلیف نہ دیتے اسفی۔۔۔،، مسٹر فیضان غصے سے کہتے شہنیلا کے پیچھے چلے گئے۔۔اور وہ وہاں کھڑا رہ گیا۔۔

محبت میں بڑی کٹھنائیاں ہیں ہوتی

میسر کوئی آسانی نہیں ہوتی

****

"آپ سب جائیں میں آجاؤں گی۔۔۔

ثمر بھائی آپ کی گاڑی مل سکتی ہے پلیز۔۔،، باہر آکر مار وانے سنجیدگی سے کہا۔

"دے دیں بھائی۔۔،،صباء نے کہا۔

"بیٹا تم اکیلی کیسے جاؤ گی۔۔،،ماں نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"میں چلی جاؤں گی ثمر بھائی دے دیں چابی پلیز۔۔،،وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں سنجیدگی سے بولی تو ثمر نے اسے چابی تھمادی۔دروازے سے باہر نکل رہے عامر اور ارحم نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ماروا کو جو نارمل نہ تھی اور اکیلے گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

" چلیں میں آپ سب کو لے چلتا ہوں۔۔۔،، سمیر نے چابی نکالتے ہوئے کہا تو صباء،عالیہ سب سمیر کی گاڑی کی طرف بڑھ گئے

New Era Magazine

"یا اللہ آپی کی حفاظت کرنا۔۔آج وہ غصے کے ساتھ ساتھ دکھی بھی ہیں۔۔،،صباء نے دعا کی۔اور گاڑی میں بیٹھ گئی ایک طرف ثمر کی ماں عالیہ تھی سوفیا فرنٹ سیٹ پہ ر کی گود میں تھی صباء رائٹ سائڈ کا دروازہ کھول بیٹھی تو سمیر نے ایک نظر اس کے پریشان چہرے پہ ڈالی پھر چابی گھمائی

کچھ دیر گزر جانے کے بعد صباء کو یاد آیا تو اس نے لاکٹ نکالا

"ثمر بھائی آپ کا لاکٹ۔۔آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔۔۔۔،،صباء نے لاکٹ اس کی طرف بڑھا دیا تو ثمر نے جان دار مسکراہٹ کے ساتھ تھوڑا سا مڑ کر

لاکٹ تھام لیا۔

"شکریہ چھوٹی۔۔۔۔۔،،اس نے اپنی پاکٹ میں ڈال لیا۔

سب پریشان تھے اور اسفار کی گستاخی پہ حیرانی بھی تھی۔

****

وہ لوگ گھر آ چکے تھے مسٹر فیضان صوفے پہ گر گئے جبکہ مسز فیضان گھر آتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

"آخر تم نے ثابت کر ہی دیا اسفی کہ تم ایک پٹھان ہو۔۔۔۔جن کا ایک عورت سے

گزارا نہیں چلتا۔۔۔۔،، مسز فیضان اپنا پرس صوفے پہ پھینکتے سخت لہجے میں بولی فیضان صاحب نے نظر اٹھا نہیں دیکھا اور پھر اسفار کو جو خوف زدہ ہو کر ماں کو دیکھ رہا تھا

"موم ایسی بات نہیں ہے۔۔۔جب میرے ڈیڈ ایسے انسان نہیں تو میں کیسے اتنا گرا ہوا ہو سکتا ہوں۔۔،،

"گر تو تم چکے ہو مائی بوائے۔۔،، مسٹر فیضان کہتے اٹھ گئے چند پل خاموشی چھائی رہی

"تو تم اسے کیوں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔۔۔ہر بار تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔۔اگر اس میں انٹرسٹ نہیں تھا بیٹا جی۔۔۔کسی اور میں تھا تو کیوں اس معصوم لڑکی کی زندگی برباد کی۔۔۔اگر اب تمہیں سفید چہرے پسند آنے لگے ہیں اس کا چہرہ فیوز بلب لگنے لگا ہے تو بتا دو۔۔۔۔۔۔،، وہ پھر سے بولی تھی۔

"آپ کو اس کا نظر نہیں آیا مجھے چھوڑ کر بھاگ آنا۔۔۔۔۔اور ایسا کچھ نہیں ہے ماما محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔،،

"تو پھر اس چڑیل، چوہیا، بے حیا، کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔ کتنی ندامت، توہین فیل کی ہو گی بچی نے۔ کتنی باتیں بنی تم جانتے ہو۔۔اور وہ تمہیں چھوڑ کر نہیں بھاگی ساری دنیا کی باتیں سن کر گئی تھی تمہاری طرح اس نے تمہیں رسوا نہیں کیا۔،، مسز فیضان غصے سے دانت پیس بولی

New Era Magazine

"ماما میں وہ۔۔۔ماما ایسا کچھ نہیں ہے۔۔وہ تو۔۔۔،،اسفار کو لفظ نہیں مل رہے تھے۔وہ نظریں جھکا گیا۔

"بس کرو اسفی کیوں تم اتنا بدل گئے ہو کیا کمی ہے ماروا میں۔۔۔کیوں اسے رسوا کرتے ہو بیٹا لڑکی کا دل بہت کمزور ہوتا ہے بیشک من بہت مضبوط ہے ہے تو عورت۔۔اور اگر تمہیں اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تو تین لفظ کہہ کر آج ہی اس بچی کو آزاد کر دو۔۔۔،، مسز فیضان نے کہا

"موم پلیز۔۔۔،،وہ تڑپ کر بولا پر شنیلا نظرانداز کرتے ہوئے لمبے لمبے قدم اٹھاتی چلی گئی۔

کچھ دیر ماحول میں سکونت چھا گئی پھر اسفار کورٹ اتار کر صوفے پہ پھینکتا اسی پہ ہی خود بھی گر گیا۔

ٹائی کھولی اور پھر شرٹ کے اوپر والے سارے بٹن کھول دیئے بازوؤں کو فولڈ کر لیا۔اور سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مند لی۔آہستہ آہستہ سر صوفے کی پشت سے مارنے لگا۔

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔تو وہ بھاگ کر گیا اسے لگا تھا شائد کوئی اور ہو گا۔پر وہ تھی۔۔۔

New Era Magazine

جو گئی نہیں تھی لوٹ آئی تھی

"م۔۔ مم۔ من یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔،، اسفار اسے دروازے پر دیکھ ٹھٹھک گیا۔

وہ اسے نظر انداز کرتی لڑکھڑاتی اندر داخل ہوئی۔اسفار نے

اسے پکڑنا چاہا پر اس نے ہاتھ سے روک دیا اور آنسوں صاف کرتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

ڈوپٹہ شانے پہ تھا سمکی میک اپ آنکھوں کے گرد پھیلا ہوا تھا بڑی سختی سے بالوں کو نوچا گیا تھا تبھی جوڑا بے ترتیب ہو چکا تھا۔

"من۔۔،، وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پھر لڑکھڑائی تھی پر سنبھل گئی اسفار بھاگ کر اس کے پاس پہنچا

"ایم فائین ڈیر ہابی۔۔،، وہ آنسوں سے بھری آواز میں بولی۔

"ایک بات بتاؤں اگر تم روح کے ساتھ ایسا کچھ کرتے تو قسم خدا کی وہ مر جاتی۔۔۔میں نے اس کا درد محسوس کیا تو یہ حالت ہو گئی ہے اگر وہ ہوتی تو۔۔۔،، مار وا سر تھام دوبارہ چلنے لگی تھی۔۔اسفار نے کرب سے آنکھیں مندلی

وہ ابھی سیڑھیوں پر ہی تھی کہ دروازہ پھر سے بجا۔اور ثمر اندر داخل ہوا

"ثمر بھائی۔۔"وہ آنسوں صاف کرتی اسفار کو ایک طرف دھکیل سیڑھیاں اترنے لگی ثمر میں اسے دادا حکم کی جھلک نظر آنے لگی تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ۔۔" ثمر نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں مار وا کو لینے آیا ہوں اسفی۔۔۔"اسفار چلتا ہوا ان کے پاس آرکا تو ثمر نے کہا۔

"کیوں۔۔"وہ بھنورے سکوڑ کر بولا

"بہن ہے میری۔۔روک نہیں سکتے۔۔" ثمر نے غصے سے کہا تو اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"لے جاؤ بہن کو۔۔۔ویسے یہ واپس کیوں آئی چلی گئی تھی نہ۔۔۔"وہ ماروا کو گھورتے ہوئے مسکرا کر بولا اور مڑنے لگا۔

"اپنی بہن کو کچھ عقل بھی سیکھا دو تو بہتر رہے گا۔۔۔"اسفار نے کہا اور واپس جاتے جاتے ایک نظر ماروا پہ ڈالی تو چند پل کو تھم گیا۔

ماروا رو رو کے ہلقان ہو چکی تھی ٹوٹنے کے احصار چہرے پہ نمایاں نظر آرہے تھے۔

کیوں روئی تھی وہ روحہ کی خاطر؟؟

یا اپنے لئے؟

پر جو بھی تھا اسفی کے ہاتھوں پہلی بار روئی تھی۔

New Era Magazine

"آخر تکلیف کیا ہے تمہیں۔۔۔۔،،اسفار نے اس کے بازوؤں کو دبا کر اپنے نزدیک کھینچ لیا۔

اسے کہاں پسند تھا سٹر ونگ ماروا کا یوں رونا۔

"کیا کر رہے ہو اسفی۔۔۔ غلطی خود کرتے ہو اور تکلیف اسے دے رہے ہو۔۔،، ثمر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"ثمر تم چپ رہو۔۔۔ تم میرے ساتھ چلو۔۔ یہ ہر وقت کے ڈرامے کو آج اینڈ کرتے ہیں۔۔،،اسفار نے غصے سے کہا اور ماروا کو گھسیٹتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"اسفی چھوڑ واسے کیا کر رہے ہو۔۔۔،، ثمر اس کے پیچھے بھاگا پر وہ نہیں روکا۔

ماروا کچھ نہیں بولی۔ مسٹر فیضان، مسز فیضان بھی شور سن باہر نکل آئے۔۔اسفی کا غصہ سر چڑھ بول رہا تھا ماروا اس کے سفید و سرخ مزید سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ اس کے ساتھ تقریباً بھاگ رہی تھی۔

"اسفی چھوڑ واسے بیٹا کیوں۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی اسفار نے ماروا کو کمرے میں پھینک دروازہ بند کر لیا۔

"کیا پروبلم ہے تمہیں میرے ساتھ خوش کیوں نہیں ہو۔۔۔وہاں سے کیوں آگئی۔پتا ہے میں کتنا پریشان

New Era Magazine

ہو گیا تھا۔۔،،اسفار اسے سیدھا کرتے ہوئے بولا اور اس کے منہ پہ آرہے بالوں کو پیچھے کیا۔

"۔تم ارشا میں انٹرسٹڈ تھے تو مجھ سے شادی کیوں۔۔کی۔۔۔میں نے دیکھا تھا تم اس کا ہاتھ پکڑے بہت خوش تھے۔تمہیں اس کے ساتھ خوشی ملتی ہے میرے ساتھ نہیں ۔۔۔،،وہ اسے دھکیلتے ہوئے بولی۔

"دل تو کرتا ہے تمہاری جان نکال دوں پھر سوچتا ہوں میں کیسے زندہ رہوں گا۔۔حد ہے یار تمہیں مجھ پہ یقین نہیں ہے۔۔۔؟؟،،اسفار نے دانت پیس کر کہا۔

"یقین کیسے کروں۔۔۔آنکھوں سے دیکھا جھوٹ نہیں ہوتا اسفی۔۔۔۔یہ تو پلین تھا بھی نہیں کہ تم مجھے ذلیل کرو۔۔۔،،ماروا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ سختی سے کہا۔

"من ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ ہمارے پلین کا حصہ ہے تم جانتی ہو۔۔۔۔

اور میں نے اس کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا اس نے پکڑا تھا یوں ہی مذاق مذاق میں۔۔۔،،اسفار نے حقیقت بتائی تو ماروا ہنسنے لگی اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو کر اسفار حیران کن آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میرا مذاق بنوا دیا تم نے اسفی وہاں موجود لوگ پتا ہے کیا کہ رہے تھے۔۔۔،،

"مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے تم کیا سوچتی ہو اس کی پرواہ ہے۔۔۔،،

New Era Magazine

"میں نے کیا سوچنا ہے اسفی۔۔۔؟؟،،ماروا نے مرے مرے انداز میں سوال کیا۔

"یہ تمہیں بہتر معلوم ہو گا پر میں تم سے محبت کرتا ہوں کرتا تھا اور ہمیشہ کرتا رہوں گا ٹرسٹ می جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔قسم سے ماروا ویسا کچھ نہیں ہے۔تم مجھے جانتی ہو نہ تمہارے سوا کسی کو دیکھتا تک نہیں۔۔۔،،اسفار اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور جیسے ہی اس نے من کی گردن پہ تھوڑی ٹکائی وہ مڑی اور اچانک اس کا ہاتھ اسفار کی رخسار پہ چھپ گیا۔ماروا دونوں ہاتھوں کو ہونٹوں پہ ٹکا کر خفگی سے اسے دیکھنے لگی اسفار بے یقینی سے اسے دیکھتے گیا اور آنکھوں میں پڑ رہے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے ہونٹ کاٹتے قدم پیچھے بڑھانے لگا۔۔

"اسفی ب۔۔ب۔بات سنیں۔،،وہ ہوش میں آئی اور اسفار کا ہاتھ تھام لیا پر وہ ایک جھٹکے میں ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتا سٹڈی روم بھاگتا گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا۔

"اسفی میرا ایسا ارادہ ہر گز نہیں تھا میں۔۔۔میں تو۔۔میں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہ رہی تھی۔۔،،ماروا دروازہ کھٹکھٹانے لگی دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔

"میں بھی تو تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا من۔۔۔جانتی تھی تم کہ یہ ایک پلین ہے۔۔۔

پھر بھی تم۔۔تم نے ایساری ایکشن دینا ضروری سمجھا۔۔۔خیر تم جاؤ من۔۔۔نہ میں

تمہیں سمجھ سکوں گا نہ تم مجھے،،وہ ایک ہاتھ دروازے پہ ٹکا کر سر جھکائے بولا تھا من کا ہاتھ رک گیا۔

"اسفی ایک عورت کبھی یہ برداشت نہیں کرتی۔۔۔اور پھر تم بھی تو مجھے وہاں چھوڑ بھاگ گئے تھے۔۔،،مار وا ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"بیوا قوف لڑکی میں بھاگا نہیں تھا وہ سپیا کو تریا اسی ایریا میں تھا اور وہ ارشا ہماری مدد کر رہی تھی۔۔،،وہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھول اس کے سامنے آیا ماروا نے حیرانگی کی انتہا سے اسے دیکھا۔

"یوں کیوں دیکھ رہی ہو۔پیار ہو جائے گا پگلی۔۔،،

اسفار نے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر کہا اور اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔

"احمد ہمارے آس پاس گھوم رہا ہے اسی لئے ارشا ہماری مدد کر رہی ہے کہ وہ پکڑا جائے وہ اس سے کنٹیکٹ کر رہی ہے۔ایسا ویسا کچھ نہیں ہے اور جب میں وہاں سے گیا تھا تو ارشا شہزاد کے ساتھ تھی میرے ساتھ نہیں اللہ گواہ ہے۔۔۔،،وہ آہستہ آہستہ بولا

"تو ہاتھ پکڑنے کا کیا مطلب۔۔۔،،ماروا کی سوئی تو وہاں ہی اٹک چکی تھی۔

کون برداشت کرتا ہے

کون سی عورت اپنے شوہر کو دوسری عورت کو دے سکتی ہے کوئی بھی نہ۔۔

New Era Magazine

"میں تھک چکی ہوں تم یہ سب ڈرامے بند کر دو اسفی روح کے قاتلوں کو ڈھونڈنا ہے تو سیدھا راستہ اختیار کرو ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمہارے آگے کہ یہ سب بند کر دو بار بار میرے دل میں یہ ہی خیال پیدا ہوتا ہے روح ہوتی تو۔۔۔پر اگر وہ ہوتی تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔،،وہ ہاتھ جوڑ بولی پھر سر تھام بیڈ پہ بیٹھ گئی۔اسفار کچھ دیر کھڑا رہا اور اسے دیکھتا رہا

"ایم سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔بس آئندہ میں یہ پلین ختم کر دوں گا۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔،،اسفار کان پکڑ سیٹ سٹینڈ کرنے لگا مار وا نے اس کے معصوم سے چہرے کو نگاہوں کو ٹیڑھا کر دیکھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔اور یہ اس کے لئے سوری میں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہ۔۔،،وہ نظریں جھکا کر بولی۔

"بچپن سے اب تک مارتی آئی ہو اب بھی عادت نہیں بدلے گی۔۔،،وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"تمہیں یاد ہے اسکول میں بھی جب میری کسی کے ساتھ لڑائی ہوتی تھی اور یونیورسٹی تک کوئی غلطی میری نہ بھی ہوتی جانتے ہوئے بھی تم مجھے ہی قصوروار کہتی تھی۔۔اب بھی یہ عادت تمہاری نہیں گئی۔۔۔تمہیں معلوم ہے ایسا کیوں ہے۔۔،،اسفار اس کے

New Era Magazine

ہاتھوں کو اپنے بازو کے گرد حائل کرتے ہوئے بولا۔ من نے سر جھکائے نفی میں سر ہلایا۔

"کیونکہ تمہاری محبت ہی ایسی ہے۔۔اور ایسے کئی چماٹے منظور ہیں اگر تم میرے ساتھ ہو۔۔،،وہ اپنی پینٹ کی جیب سے رومال نکال اس کی آنکھوں کے گرد پھیلے کاجل کو صاف کرنے لگا ماروا سر جھکا گئی۔

"اور تمہاری کزن پتا ہے شہزاد کو ایک آفر دے کر گئی ہے۔۔ہاہاہا،،وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا اور بیڈ پہ لیٹ گیا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔،،ماروا کی آنکھیں پھٹ گئی اور اس نے مڑ کر اسفار کو دیکھا۔

"جی ہاں! وہ ہی جو آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔

جب ہم باہر نکلے تھے تو میں اور ارحم ایک موبائل لے کر نکل گئے اور وہ شہزاد کے ساتھ تھی۔۔

میں تمہیں بیان نہیں کر سکتا کہ وہ کس حد تک گری ہوئی ہے۔۔۔۔،،

اسفار بتا رہا تھا اور ماروا کا سانس روک گیا رنگ اڑ گیا۔ اتنی معصوم دیکھنے والی اس کی کزن کتنی گر گئی تھی۔

حویلی کی عزت پہ داغ لگنے والی عورت تھی وہ۔۔۔

New Era Magazine

اگر کسی کو اس کی غلیظ ترین حرکتوں کا کسی کو علم ہو جاتا تو کیا عزت رہ گی حویلی کی؟

پہلے ہی گاؤں میں اتنی باتیں بنائی جارہی تھی

اسفار نے جلدی سے اسے پانی کا گلاس دیا۔

"تایاجان کی عزت تو مٹی میں ملادی۔۔۔۔،، ماروا سر اپنے ہاتھوں میں گرا کر پھر سے رونے لگی

"تم اور صباء ہو نہ ان کی عزت بلند کرنے کے لئے۔اور کسی حد تک تو تمہارے تایا کا بھی قصور ہے انہوں نے تھوڑی توجہ دی ہوتی تو وہ یوں نہ بگڑتی۔۔۔۔،، اسفار نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

"اب حولیہ ٹھیک کرلو اور ثمر کے ساتھ جاؤ۔گھبراؤ نہیں

میں صرف آپ کا ہوں بچپن سے اب تک،اور اب سے مرنے۔۔۔،،

"پلیز۔۔۔۔مرنے کی تو بات بھی مت کرو خدا کا واسطہ تجھے اسفی۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا ماروا نے ہاتھ جوڑ دیئے موت کے نام سے تو وہ کانپنے لگ جاتی تھی۔

"آئندہ مجھ پہ یقین رکھنا بس۔۔۔۔اور بس آئندہ سے میں بھی یہ سب بند کردوں گا۔۔۔،،اسفار نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا کر سر کو ہلاتی بیڈ سے اتری۔

"میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔،،اسفار نے کہا اور بیڈ پہ ہی لیٹ گیا۔

اسفار کا دماغ ایک جگہ نہیں کئی جگہ الجھا ہوا تھا۔

پہلے نمبر پہ احمد اور ایک مشہور ڈے اینڈ نائٹ نامی کلب جس میں ہر ناجائز کام سرانجام دیا جاتا تھا اس کا کباڑا۔۔

دوسرا ایم این اے نے ناک میں دم کر رکھا تھا۔

اور تیسرا صباء کو اگواہ کرنے آنے والے لڑکوں نے منہ نہیں کھولا تھا۔

اس کے علاؤہ بھی کئی چھوٹے موٹے کیس۔ایک پولیس والے کو چین کی سانس نہیں آتی۔

اور پھر اوپر سے سب سے بڑا کیس مار وا کو ہینڈل کرنا بے چارا ایس پی گھنچکر بن کر رہ گیا تھا۔

پر اب اسے امید تھی کہ مار وا سمجھداری سے کام لے گی۔ سمجھدار تو وہ پہلے بھی تھی پر اسفار نے غلط کیا تھا۔۔بتا کے جانا چاہیے تھا۔۔ خیر یہ جنگ فسادات تو ان دونوں کا ہمیشہ ہی چلنا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو اسفار نے مسکرا کر دیکھا مار وا ہلکا پھلکا تیار ہوئی اور

پھر دونوں مسکراتے باہر چلے گئے۔

"ارے یہ کیا میں خواب میں تو نہیں ہوں۔۔،، ثمر آنکھیں ملتے ہوئے صوفے سے اٹھتے مسکراتے ہوئے۔۔بولا۔۔۔تو وہ دونوں مسکرا دیئے

"اب یقین آیا۔۔۔،،اسفار نے اس کا کان کھینچا۔

"ہاں ہاں آگیا۔۔۔،، ثمر نے معصوم سی شکل بنا کر کہا اور کان سہلانے لگا

"سالا۔۔۔،،اسفار نے اسے ایک پنچ رسید کیا۔

"کیا کہا۔۔۔۔..!،، ثمر نے کان اس کی طرف کیا۔

"سالا۔۔۔۔۔۔،،اسفار نے قدرے اونچی کہا۔

"وہ والا سالا نہیں یہ والا۔۔۔،، ثمر کے گھورنے پہ اس نے خفگی سے کہا پھر دونوں کا بے اختیار قہقہہ گونجا۔

"میں نے تمہیں سچ مچ میں سالا بنالیا ہے دیکھ لے۔اب بہنوئی کی عزت کر۔۔۔۔،،اسفار نے کالر جھاڑا تو ثمر نے مسکرا کر اس کو ہلکا سا پنچ رسید کیا۔

مسز فیضان اور مار وا ان کی نہ سمجھ آنے والی نوک جھوک پہ مسکرا دی۔

"تم دونوں کبھی نہیں سدھرنے والے۔۔۔ بچپن سے اب تک لڑائی تم دونوں کرتے

تھے اور سنتا پورا جہاں تھا اور آج بھی۔۔۔،، مسٹر فیضان چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے مسکرا کر بولے تو ماروا شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

پر غلط وہ بھی نہیں تھی اور غلط اسفار بھی نہیں تھا۔۔بس محبت ہونے لگی تھی جس میں تیسرے کے آنے سے زندگی روٹھ جاتی ہے سانس ٹوٹ جاتی ہے۔

"چلو ماروا۔اب ہم چلتے ہیں رات کافی ہو گئی ہے اور نہر پہ خطرہ بھی ہوتا ہے۔۔۔،، ثمر نے کہا اور بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

"ریوالور پاس رکھا کرو۔۔۔،،اسفار نے سنجیدگی سے کہا

"وہ تو ہوتا ہے پر اب ہم یوں ہی کسی کو رہ چلتے تو مار نہیں سکتے۔۔۔،، ثمر نے بھی اسی سنجیدگی سے کہا۔

"جاؤ بیٹا دو دن تک اسفی تمہیں لینے آ جائے گا۔۔۔،،مسز فیضان نے ماروا کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ کر کہا۔

اور پھر گلے لگا لیا۔

ثمر نے سر جھکا کر فیضان اور شہنیلا سے پیار لیا۔

پھر اسفار ان کو دروازے تک چھوڑنے گیا ثمر اسفار سے مصافحہ لے کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ماروا نے نظریں گھما کر اسفار کو دیکھا اور اسفار نے اسے نظریں ملی تو دل

New Era Magazine

دھڑکنے لگے۔ماروا کا چمک رہا چہرہ مزید چمک اٹھا کیونکہ اسفار کی آنکھوں میں محبت تھی۔

وہ بدلنے لگی تھی بلکہ بہت بدل چکی تھی۔۔

بلکل وہ والی ماروا بن چکی تھی جو پشاور میں کھو گئی تھی۔۔

پھر سے وہ لوٹ آئی تھی

"میں جاؤں۔۔۔،،ماروا نے اجازت طلب کی۔

"اگر میں کہوں کہ روک جاؤ تو کیا روک جاؤ گی۔؟؟،،وہ آنکھوں میں اداسی لے کر بولا

ماروا نے بے اختیار ہاں میں سر ہلا دیا تو وہ مسکرانے لگا۔

"جاؤ میں کل آؤں گا۔۔۔ماروا کبھی مجھ سے بدگماں مت ہونا میں صرف تمہارا ہوں اب۔۔۔۔،،اسفار نے اس کے چہرے پہ نظریں دوڑا کر کہا

"اور آپ بھی۔۔۔،،ماروا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو اس نے پلکیں ہلا کر ہاں کہہ دیا۔

"اللہ حافظ،،

"اللہ حافظ۔۔۔،،اسفار نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

ثمر نے ہارن بجایا تو اسفار نے اسے غصے سے گھورا۔پھر ماروا کس ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک

لے گیا

"شرم کرو کنواروں کے جذبات کے ساتھ کھیلتے ہو۔۔۔۔۔،، ثمر نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تو وہ دونوں ہنسنے لگے۔

"تو کنوارے کو کس نے کہا کنوارا رہے کنوارے کو کوئی کنواری لڑکی نہیں ملتی کیا۔ کنوارا پچیس سال کا ہو گیا ہے کنوارے کو شرم نہیں آتی کنوارے کا جیجا تو چاہتا ہے کنوارے کے دس بیس بچے ہوں اور کنوارے کو پاپاپاپا بولیں۔۔۔،،اسفار ایک سانس میں کہا تو ثمر کے طوطے اڑ گئے۔

"میں اتنا کنوارا نہیں تھا جیتنا تم نے بنا دیا سالے۔۔۔۔،، ثمر نے دانت پیس کر کہا۔

"کاش میری کوئی بہن ہوتی تو تو مجھے سالا بول سکتا پر بیٹا تیری یہ خواہش خواہش رہ جائے گی۔ اب جا میری بیوی کو دھیان سے لے جانا۔۔۔،،اسفار شیشے پہ جھک کر کھڑا بولا اور پھر پیچھے ہٹ گیا ماروا دوسری طرف کھڑی ہنس ہنس کے حلق ہو رہی تھی۔

اسفار نے پھر سے اسے دیکھا ماروا نے ایک جان دار مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر فرنٹ ڈور تھما اور بیٹھ گئی۔

"اب سائیڈ پہ ہو جا جیجے مرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔،، ثمر نے شرارت سے کہا تو وہ مسکراتا پیچھے ہٹ گیا۔ جب گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ واپس چلا گیا جانتا تھا

اب نیند مار واکے بغیر نہیں آنی اسی لئے کافی بنانے کی غرض سے کیچن کی طرف بڑھ گیا۔

وہ تو پہلے ہی جانتا تھا من کو اس پہ یقین ہے بس عادت سے مجبور ہوتی ہے۔۔

اور اب تو وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی اب وہ اسفی اس کا محرم تھا تو یہ ناراضگی روٹھنا سب کا حق رکھتی تھی۔۔

میں جہاں بھی رہا وہیں تھا مجھے
بس وہی شخص ہی حسین تھا

****

تم کو اچھا لگتا تھا
خاموشی سُنتے رہنا
ہم نے آخر سیکھ لیا
تم سے مل کر چپ رہنا
اب پچھتاوا کیوں؟

بولو!

اب کیوں روتے رہتے ہو؟

"ثمر بھائی اب وہ ویڈیو والا معاملہ تو کلئیر ہو گیا روح کی عزت بھی سلامت ہو گئی اور اب اس ارشا کا کیا کریں۔۔۔،،ماروا نے گردن گھما کر ثمر کو دیکھا جو گاڑی گھما کر گاؤں کی سڑک پہ ڈال رہا تھا۔

"آپ فکر مند نہ ہوں۔۔۔وہ کچھ نہیں کر سکتی اور ہاں جو وہ کمرے والا آدمی تھا وہ بھی وہ ہی لڑکا تھا جس نے خودکشی کر لی۔۔صرف ارشا کے لئے۔۔،،وہ ندامت بھرے لہجے میں بولا۔

"میرا بس نہیں چلتا کہ میں اس کا گلا دبا دوں۔۔۔پر میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ قانون اسے سزا دے گا۔۔۔،،ماروا اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"۔۔مجھے تو شرمندگی اس قدر محسوس ہو رہی ہے کہ کیا بتاؤں میری چاچا زاد بہن۔۔۔,, ثمر نے جبڑے بھینچے۔

"خیر آپ فکر نہ کرو اب میں ہوں نہ آپ کا بھائی زندہ ہے ابھی۔۔۔،،، ثمر نے مسکرا کر ماروا کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا دی۔

New Era Magazine

کچھ دیر بعد گاڑی حویلی کے سامنے رکی

ماروا اتر کر ثمر کا انتظار کرنے لگی۔ پھر وہ اس کے ساتھ چلتا اندر داخل ہوا

"آپ نہیں رکیں گے بھائی۔۔۔،، ماروا ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں کل آؤں گا۔۔اب چلتا ہوں۔۔،، وہ نرمی سے بولا

اتنے میں سمیر سیڑھیاں اتر سامنے آیا

"ایسے کیسے نہیں رکیں گے۔۔۔،، سمیر نے کہا

"یار آج انجوائے کرتے ہیں نہ اتنے سالوں بعد آپ واپس آئے ہیں۔۔۔،، سمیر نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا

"ہاں بھائی روک جائیں نہ۔۔۔،، ماروا نے التجاء کی۔

"پلیز بھائی روک جائیں نہ۔۔،، صباء نے معصوم بچی کی طرح کہا ثمر مسکرا دیا۔۔

"لو جناب بیٹھا ہوں۔۔۔۔،، ثمر نے گاڑی کی چابی میز پہ رکھ دی تو سمیر اور صباء نے ہائے فائے کیا۔

"یہاں نہیں لان میں چلتے ہیں اور پارٹی کرتے ہیں۔۔۔۔،، صباء نے تالی بجائی۔

سب نے سر ہلا دیا اور پھر ارشا کے علاؤہ وہ لوگ چل دیئے۔

"آج کی رات ہونا ہے کیا ہو گا کیا۔۔۔۔،، ثناء نے دلچسپی سے ثمر کے چہرے کو دیکھا

New Era Magazine

جہاں بہت بڑی مسکراہٹ چپکی ہوئی تھی اور سمیر کے ساتھ ہاتھ ہلا کر کچھ بات کر رہا تھا۔

صباء نے ماروا کو دیکھا وہ خوش تھی۔

"آپ خوش تو ہیں۔۔۔۔،، صباء نے سرگوشی کی

"بہت۔۔۔بعد میں بتاؤں گی۔۔۔،، ماروا نے مسکرا کر کہا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔صباء کی رگ رگ میں سکون دوڑ گیا تو اس نے من کو گلے لگا لیا من نے اس کی پیشانی پہ بوسا دیا۔اور پھر وہ دونوں اور ثناء چلتی آم کے درخت سے کچھ فاصلے پر رکھے صوفوں کے پاس جا کھڑی ہوئیں۔

"ازما کبیر کیسا ہے۔۔،، ازما سیڑھیاں اترتی ان کی طرف آئی تو ماروا نے اسے گلے لگا کر مسکرا کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے سویا ہوا ہے تھوڑی بہت ضد کی تھی پر اب سو چکا ہے۔۔۔،، ازما نے ہاتھ چھپا لیا جس پہ کبیر نے دانت مارے تھے۔

"ازما آپی فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ بہت جلد بھائی کو صحت یاب کر دے گا پھر سے بھائی ویسے ہو جائیں گے۔آپ کی محنت و محبت رنگ لائیں گی۔۔۔،، صباء نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو اس نے مسکرا کر صباء کا رخسار تھپتھپایا۔

"ہاں ازماکبیر بہت جلد ٹھیک ہو گا تمہاری محبت اور محنت دونوں رنگ لائیں گی صبر رکھو بس۔۔۔،،ماروا نے اس کے ہاتھ تھام کر کہا۔

ازمارونا نہیں چاہتی تھی۔صباء اور ماروا کے دلاسے نے اسے ٹھیک کر دیا۔

"ارے واہ یہاں تو پہلے سے ہی سب ریڈی ہے۔۔،، ثمر نے مسکرا کر کہا۔

آم کے درخت سے کچھ فاصلے پہ ایک دو بڑے صوفے اور دو صوفہ کرسیاں اور درمیان میں شیشے کے میز پہ بریانی کباب کھیر مٹن کڑاہی کوک اور باقی لوازمات سجائے ہوئے تھے۔

"جی جناب تشریف رکھیں ہم نے آلریڈی سب ریڈی رکھا تھا۔آپی،میں،صباء نے مل کر سب بنایا ہے۔۔۔وہاں تو کچھ کھا پی نہیں سکے تھے تو ہم نے بنالیا۔۔۔،، سمیر نے اسے صوفے پہ بیٹھا کر خود ڈیٹیل بتائی۔

"اور میں نے بھی تو ہیلپ کروائی تھی۔۔۔۔،،ثناء نے منہ بسور کر کہا۔

"ہاہاہا بلکل یہ سینڈوچ ضرور کھایئے گا ثناء نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔۔۔۔،،صباء اور ثناء ازما اور ماروا بڑے صوفے پہ ٹک گئی اور صباء ثناء دائیں بائیں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی۔۔

اور ثمر صوفے پہ بیٹھ گئے سمیر البتہ جوتا اتار کر صوفے پہ پاؤں رکھ بیٹھا۔

New Era Magazine

"بہت بہت شکریہ جناب۔۔،، ثمر نے ہاتھ سینے پر رکھ

مسکرا کر سر شہزادوں کی مانند سر جھکایا۔پھر شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کر کے بیٹھ گیا۔

"کھائیں ثمر بھائی۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

"آپ لوگ بھی کھائیں میں اتنا زیادہ نہیں کھاتا۔۔۔۔،، ثمر نے کہا

"جی بلکل کھائیں گے آپ کے لئے ہی تو نہیں بنایا۔۔۔۔،،ازما نے مزاحیہ انداز میں کہا

تو سب ہنس دیئے۔

"مارو آپی آپ کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔،، ثناء نے اسے ایک ہی نقطے پر دیکھتے پا پو چھا۔

"ارشا کہاں ہے۔۔۔،،وہ سوچ کچھ اور رہی تھی بول کچھ اور گئی۔

"سو چکی ہیں۔۔۔،، ثناء نے خشک لہجے میں کہا۔

وہ ثمر کے دل میں جگہ بنانا چاہتی تھی۔

"صباء بریانی پاس کرنا۔۔۔۔،، سمیر نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"میں سرو کر دوں۔۔،، ثناء خوش دلی سے بولی تو صباء نے سر ہلا دیا۔پر صباء دل میں

ندامت محسوس کر رہی تھی۔۔

کہ وہ بغیر سوچے سمجھے اسے کیوں کہ گئی کہ وہ ثمر سے بات کرے گی۔ثناء اٹھ کر کھانا

سرو کرنے لگی

New Era Magazine

"بس بس شکریہ سالی جی۔۔۔،، سمیر نے مسکرا کر کہا۔تو ثناء نے بریانی کا ڈونگا واپس رکھ دیا پر نظرا بھی بھی اس کی سمیر پہ تھی۔

"کوئی بات نہیں یہ نہ سہی وہ ہی سہی۔۔،، ثناء نے سوچا اور پھر ثمر کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"اور ثناء بی بی آج کل آپ کیا کر رہی ہیں۔۔آپ اپنی پڑھائی دوبارہ سٹارٹ کیوں نہیں کرتی۔۔؟،، سمیر اس کی نظروں کو ثمر پہ دیکھ اطمینان سے بولا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

صباء نے سمیر کو سمجھایا تھا کہ اب وہ سدھرنے لگی ہے اور اسے نفرت کا شکار نہ بنانا۔۔۔ نہیں تو وہ کبھی سیدھے راستے پر نہیں آئے گی۔

"بس فلحال تو آپی ازما سے کھانا بنانا سیکھ رہی ہوں۔۔۔،،وہ مسکرائی تو سمیر نے سر ہلا دیا۔

"ثمر آپ لیں گے۔۔۔،، ثناء نے متوجہ کرنے والے انداز میں پوچھا۔

"نو تھینکس سپائسی کھانا نہیں کھایا جاتا۔۔۔،، ثمر بریانی کی پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا۔

صباء اور سمیر مزے سے پریانی میں مصروف تھے ماروا بھی تھوڑی سی بریانی لئے چھوٹے چھوٹے چمچ لے رہی تھی۔کیونکہ اس کا دھیان تو کہیں اور ہی جگہ تھا اور وہ جگہ اسفی کے قریب تھی۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر صباء اور ثناء نے برتن سمیٹے کیونکہ اس پہر کوئی کام والی جاگ نہیں رہی تھی۔۔

"کیوں نہ گیم ہو جائے موسم بھی بہت ٹھنڈا ٹھنڈا ہے انجوائے کیا جائے۔۔۔۔"صباء دونوں پاؤں صوفے پہ رکھ کر بولی اس کے حجاب میں لپٹے چہرے پہ بلا کا حسن تھا سمیر نے ایک نظر آسمان پہ چمک رہے چاند کو دیکھا اور پھر صباء کو ایک مدھم سی مسکراہٹ ہونٹوں پہ آئی۔

"یس وائے ناٹ۔۔۔۔"سمیر نے ہاتھوں کو پھیلا کر کہا

ہلکی پھلکی ہوا سے پاس لگے گلابوں کی خوشبو آموں کی خوشبو چمیلی کی خوشبو اور لائٹس کی چمک آسمان میں نکلا چاند اور تارے سب مل کر بہت خوبصورت منظر بنا رہے تھے ثمر اپنے فون پہ سر جھکائے دلی کیفیت کو دبانے میں لگا ہوا تھا کیونکہ یہ وقت وہ ہوتا تھا جب وہ رانی کی ڈائری پڑھتا تھا جو کتنی ہی بار پڑھ چکا تھا۔۔۔

دوسری طرف ماروا بھی میسجز پہ اسفار سے بات کر رہی تھی جو سکون نہیں کر رہا تھا۔۔۔

صباء نے ان دونوں کو دیکھا پہلے پھرتی سے ماروا اور پھر ثمر سے فون کھینچ لیا۔

"بڑے بزنس لوگ رو کو آپ دونوں۔۔ آج نو فون جسٹ انجوائے۔۔۔"صباء میز پہ

فون رکھتی دوبارہ جھولے پہ جا بیٹھی سمیرا اور ازمانے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

"ثمر بھائی پہلے اپنے چہرے کے زاویے ٹھیک کریں۔۔"صباء نے منہ پھلا کر کہا۔

"میرے منہ کے زاویے ٹھیک ہیں۔۔چھوٹی" ثمر نے مسکرانے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہوا۔

"آج ہم ٹروتھ اینڈ ڈیر کھیلیں گے۔یہ بوتل کا منہ جس کی طرف گھوم گیا اسے ایک اوپشن لینا ہو گا اور پھر جو اوپشن بھی ہو گا اسے وہ کرنا ہو گا جو ہم کہیں گے۔۔۔بس ڈیر بہادور لوگ ہی لیں۔۔۔"صباء نے کانچ کی بوتل دیکھائی

"یہ کیسی گیم ہے تم لوگ تو کچھ بھی کہہ دو گے۔"ماروا نے خفگی سے کہا۔

"جی بلکل جو ڈرپوک ہے سچ بولنے کی ہمت نہیں رکھتا یا کچھ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا وہ یہ گیم نہ کھیلے۔۔۔"صباء نے شانے آچکا کر کہا سمیر سے نظریں ہوتی ثمر پہ گئی جو ہونٹوں کو کاٹتے ہوئے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا۔

"ثمر بھائی۔۔۔خیالات کی دنیا سے باہر نکلیں اور حقیقت میں جینا سیکھیں۔۔۔"صباء نے سنجیدگی سے کہا تو وہ چونکا۔

"حقیقت میں ہی تو جینا مشکل ہے۔۔۔"وہ سوچ کر مسکرا دیا۔پر پھر بھی سر ہلا گیا اسے تورانی کا نشہ تھا اس کی لکھی ہوئی تحریروں سے عشق تھا۔

New Era Magazine

پھر کوشن اٹھا کر گود میں رکھ کر کہنایاں اس پہ ٹکالی۔

سمیر تقریباً صوفے پہ پھیلا ہوا تھا۔

پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ماروا اور ازما نے کرسی میز کے نزدیک کھینچ لی۔

صباء نیچے بیٹھ گئی اور بوتل کو گھمانے لگی۔ سب کی نظراب بوتل پہ تھی۔

تھوڑی دیر بوتل گھومنے کے بعد ازما پہ بوتل رک گئی۔

"ٹروتھ یا ڈیر۔۔۔،، سب نے ایک ساتھ پوچھا۔

"ٹروتھ۔۔۔،، وہ مسکرا کر بولی اور دوپٹہ سینے پر ٹھیک سے پھیلا لیا۔

"تو ازما آپی آپ کبیر بھائی سے کب ملی تھی۔۔،، صباء کے سوال پہ ماروا اور سمیر نے اسے گھورا۔

"صباء یہ کیسا سوال ہے لڑکوں کے سامنے ایسا سوال نہیں کرتے۔۔،، ماروا نے غصے سے اسے دیکھ ٹوکا۔۔۔

"یار میں نے کون سا غلط سوال کیا۔۔۔ اور ازما آپی آپ بس بھول جائیں نہ کہ یہ دونوں لڑکے یہاں موجود ہیں۔۔۔،، صباء نے مسکرا کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔ کھیل کے رول وہ پہلے بتا چکی تھی۔۔ اور اس نے کہا بھی تھا ڈرپوک گیم میں حصہ نہ لے۔۔،، ثمر نے اس کی حمایت کی تو وہ مزید مسکرائی۔

New Era Magazine

"شکریہ ثمر بھائی۔۔ چلیں آپی بتائیں۔۔،،صباء صوفے پہ بیٹھ کر بولی۔ سوال احمقانہ تھا۔

"ہم دونوں فیسبک پہ فرینڈ بنے تھے۔۔

تب میں نے نیو نیو اکاونٹ بنایا تھا مجھے ریکویسٹ آئی تھی ایک فیک آئی ڈی سے عجیب سا نام تھا۔۔۔"پینک روز۔۔ میں نے ایکسپٹ کر لی کچھ دونوں بعد میسج ملا تھا"ہائے" میں نے چند دن بعد ریپلائی کیا اس کے بعد پھر کبیر اور میری بات ہوتی رہی وہ مجھے اپنے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔۔۔فوٹو وغیرہ بھیجتے رہتے تھا پر مجھ سے کبھی اس نے نہ فوٹو مانگی نہ چیپ لڑکوں والی باتیں وہ بہت اچھا لگا اور بہت خوبصورت تو میں نے اسے واپس بلایا۔۔اور پھر وہ آ بھی گیا۔۔۔،،ایک سال بعد دونوں کی راہیں الگ ہوئی۔ جو کہ سراسر غلط تھا۔سب نے گہری سانس خارج کی جبکہ سمیر یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔

بوتل دوبارہ گھمائی گئی

بوتل ماروا پہ رکی۔

"ماروا آپی ٹروتھ یا ڈیر۔۔۔،،صباء نے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کہا۔

ماروا سوچ میں پڑھ گئی

"ڈیر۔۔۔،، بہت سوچ سمجھ کر وہ بولی۔

New Era Magazine

"جوس بنائیں گی آپ آپی مینگو جوس بہت ٹیسٹی بناتی ہیں۔۔۔،،ثناء نے چٹکی بجا کر کہا۔

"ٹھیک ہے تم لوگ کھیلو میں لے کے آئی۔۔۔،،ماروانے کہااور دوپٹہ ٹھیک کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

صباء نے پھر سے بوتل گھمائی۔

سمیر پہ روکتی روکتی ثناء پہ جا روکی۔

صباء اور ثناء نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ڈیر۔۔،،ثناء نے کہااور منہ صباء کے کان کے پاس کیا

"ثناء تم اس آم کے درخت پہ چڑھ کر چھلانگ لگائے گی۔۔۔۔،،صباء نے اسے گھورا۔

"ہاہاہا یہ کیسا ڈیر ہے،، سمیر نے صباء کو دیکھا۔

صباء حیرانگی سے ثنا نے آچکا گئی جبکہ ثناء اس کا ہاتھ پکڑ ا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"صباء اگر اس نے مجھے گرنے سے نہ بچایا تو تیری جان لے لوں گی۔۔،،ثناء نے دانت پیس کر کہا۔

"گر کر بچو گی تو جان لو گی۔۔۔کیا آخر آئی ہوئی ہے تمہیں۔۔۔۔۔،،صباء نے خوف زدہ ہو کر اسے دیکھا۔

"تم نے بھی تو جان کی بازی لگائی تھی سمیر کے لئے،،ثناء نے جتانے والے انداز میں کہا

توصباء نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"وہ تو مجھ سے محبت کرتا ہے پر ثمر بھائی تو کسی اور سے۔۔،،وہ سوچ سکی تھی

صباء نے مڑ کر سمیر کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس سمیر کو اشارے

میں ہی سب سمجھا یا تو اس نے پہلے تو منہ کھولا پھر ہونٹوں پہ انگلی رکھ بیٹھ گیا

صباء کی نظر اچانک ہی ثمر اور سمیر کے پیروں پہ گئی۔جہاں ٹیبل کے نیچے سانپ بیٹھا

تھا۔صباء کا منہ کھول گیا دل کانپ گیا اس نے ایک نظر سمیر کے مسکراتے چہرے پر ڈالی

"س۔۔۔س۔سانپ۔۔۔،،وہ ایک سیکنڈ میں بھاگتی آئی اس سے پہلے سانپ سمیر کے

پاؤں پہ ڈھستا اس نے جلدی سے سانپ کو پکڑ

اور اس چکر میں سانپ نے اس کے ہاتھ پہ ڈس لیا۔صباء چینخیں مارتے سانپ پھینک

گرنے لگی پر ثمر نے اسے پھرتی سے پکڑ لیا

سب اتنا اچانک ہوا کسی کو سمجھ نہیں آئی۔

"صباء۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔،،وہ تڑپنے لگی تھی۔کہرانے۔سمیر نے اسے پکڑ لیا۔ثمر

نے اپنی ٹائی کھول اس کی کلائی پہ زور سے باندھ دی اور سبز گھاس پہ جا رہے سرمئی

سانپ کو دیکھا اور پھر پھرتی سے دیوار کے ساتھ پڑے ڈنڈے کو اٹھا کر بھاگا۔

"یہاں سانپ کہاں سے آگیا۔۔۔،،ازما اور ثناء کے پسینے جھوٹ گئے۔

New Era Magazine

"یہ رہے۔۔۔،،ماروا سیڑھیاں اتر رہی تھی سامنے کس منظر دیکھ اس کے ہاتھ سے ٹرے گر گیا۔ سمیر صباء کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا اس کا اپنا چہرہ خوف کے مارے سفید پڑ گیا چکا تھا۔

"سمیر اسے اٹھاؤ ابھی ہوسپٹل لے جانا ہو گا صباء آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔صباء بچے۔۔۔،، ثمر واپس آتے ہی بولا اور اس نے صباء کے ہاتھ ملنے لگا۔ سمیر نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا اور ننگے پاؤں تقریباً بھاگتا ہوا حویلی کی حدود کو پار کر گیا۔

"یا اللہ ہماری خوشیوں کو کس کی نظر لگ گئی ہے جو ہمیں راس نہیں آتی۔۔رحم کر میرے اللہ۔۔،،ماروا کو ازمانے ہوش دلایا تو وہ ہاتھ جوڑ کر سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گئی۔

سمیر اور ثمر صباء کو

لے جا چکے تھے۔

"اللہ اس کی حفاظت کرے گا۔۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے ان شاء اللہ۔۔،،ازما جو سانپ دیکھ چکی تھی کانپتے ہوئے بولی۔

"پر یہاں سانپ کہاں سے آ گھسا۔۔آج تک تو ایسا ویسا کچھ نہیں نکلا۔۔۔۔۔۔،،ماروا سر تھام بولی۔

اور پھر سمیر یا ثمر کا نمبر ڈائل کرنے لگی

New Era Magazine

نہ جانے کب یہ مشکلات دور ہونی تھی۔

****

ان دونوں کی سانسیں تب بحال ہوئی جب بہت دیر بعد ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا اور کہا

"وہ خطرے سے باہر ہے پر اگر وقت پہ نہ پہنچ سکتے تو وہ مر سکتی تھی زہریلے ناگ نے ڈھسا ہے اسے پر زیادہ زہریلا نہیں تھا۔۔ڈونٹ وری ابھی نشے آور ادویات کے زیر اثر ہیں صبح تک ہوش آجائے گی۔۔۔،، سمیر کی سانس ایک بار پھر سے روک کر چلی۔اور وہ بھاگ کر صباء کے پاس گیا ثمر ماروا کو کال کرنے لگا وہ نوافل پڑھ رہی تھی۔

ثناء نے کال اٹھائی۔

"صباء اب ٹھیک ہے ماروا کو کہیں فکر مند نہ ہوں اور ریسٹ کریں حویلی کا دروازہ بند کر لیں باہر گارڈز تو کھڑے ہیں پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔۔۔،، ثمر نے سلام کے بعد اپنی بات کہ کے کال کاٹ دی اور بینچ پہ بیٹھ گیا۔

"اتنی مشکل سے اپنے رشتے ملے ہیں اللہ انہیں زندہ سلامت رکھنا،،

وہ ہوسپٹل سے نکل کر گاڑی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

اسی روڈ پہ ہی تو اس نے رانی کو کسی کے ہمراہ چلتے دیکھا تھا۔۔

New Era Magazine

اس کا دل اب رانی کے پاس جا دھڑکانے لگا

اتنی گھٹن محسوس ہو رہی تھی کہ وہ چاہتا تھا ہوا اتنی زور سے چلے کہ ساری گھٹن ختم ہو جائے پر نہیں ہوا۔

"اللہ ہو۔۔اللہ ہو کیا بات ہے بچہ مایوس کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔۔"، ثمر بھاری بھرکم آواز سن چونکا اور مڑا اس کے سامنے سبز لباس زیب تن کئے گلے میں تسبیحاں پہنے ہاتھ میں تسبیح لمبی کالی اور سفید دھاڑی سر پہ سبز پگ باندھے کوئی کھڑا تھا۔ جیسے وہ چاند کی روشنی میں بھی دیکھ سکتا تھا۔

"کیا ہوا اندر اٹھ رہے طوفانوں سے گھبرا رہے ہو۔۔۔"، بابا نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو ثمر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا آپ کو کیسے پتا۔

"تمہاری آنکھیں، تمہارا چہرہ تمہارے دل کی دھڑکنیں سب بتا گئی ہیں۔۔ تم چاہ کے بھی اس عشق کو مٹا نہیں سکو گے۔۔۔ یہ عشق کسی ایک انسان کو نہیں دونوں کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔۔ وہ جس سے تو عشق کرتا ہے وہ دلدل میں پھنس چکی ہے۔۔۔ تو بچا سکتا ہے۔۔۔۔"، بابا نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی اور اللہ ہو کہتا چلا گیا۔

ثمر جیسے ان سب باتوں پہ یقین نہیں تھا کئی ایسے کیس اس نے ہینڈل کئے تھے جو ایسے ڈھونگ سے ریلیٹیڈ تھے بٹ آج وہ پریشان ہوا۔

New Era Magazine

"ایسی دھڑکنوں کو کیا کرنا جو کسی کو تباہ کریں ن۔،، وہ بڑبڑایا اور آنکھ سے گر رہے آنسو کو رگڑ کر جیسے

ہی مڑا سمیر کو دیکھ چونک گیا پتا نہیں وہ کب سے کھڑا تھا۔

"ثمر بھائی آپ رو رہے ہیں،، سمیر حیرانگی سے بولا

"،۔صباء کیسی ہے،، ثمر نے نظریں چرا کر آنسوں صاف کئے اور بات بدلی۔

"وہ ٹھیک ہے آپ کو کیا ہوا ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں۔۔۔،، سمیر نے پوچھا تو وہ

گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر سہارا لینے کی غرض سے ہاتھ ٹکا لئے۔اور ساری بات جو بابا

کہ کر گیا تھا وہ سمیر کو سنا دی۔

پہلے تو سمیر اسے دیکھتا رہا۔

"آپ کب سے ان باتوں پر یقین کرنے لگے بھائی،، سمیر نے پوچھا تو وہ شانے آچکا گیا۔

"مجنوں تو جو تا تو پہن لیتا۔۔،، ثمر نے اپنے دل کے طوفان کو روکنے کے لیے اس کے

پیروں کو دیکھ بولا تو سمیر ہنسنے لگا پھر سر کھجاتا ثمر کے ساتھ چل دیا۔

****

وہ تو وقت کے جیسا تھا سو دیکھو بیت گیا ہے

New Era Magazine

چھوڑو کیا اِس بات پہ اتنا شور شرابا کرنا؟

وقت کا پہیہ پھر سے چل پڑا تھا ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا صباء ڈسچارج ہو کر واپس آچکی تھی ماروا کو اسفار اس کے پاس چھوڑ گیا تھا۔۔۔ان دونوں کبیر ازما سے ہینڈل ہو جاتا تھا۔۔ماروا اس کے سامنے نہیں جاتی تھی کیونکہ ڈاکٹرز نے کہا تھا وہ اگر سامنے نہ گئی تو کبیر بھول جائے گا ماروا بھی تو یہ ہی چاہتی تھی کہ کبیر اسے بھول جائے۔۔۔اور غیر ارادہ طور پہ بھی وہ جو ایک غیر محرم کے قریب جاتی تھی اس سے چھٹکارا مل جائے تو مل گیا تھا۔۔۔

صباء فلحال حویلی میں بیڈ ریسٹ پہ تھی۔۔ سمیر بھی وہاں ہی رہتا تھا کیونکہ ماروا نے ان دونوں کو روک لیا تھا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی صباء شہر کے ماحول میں اکیلی رہے۔۔ اسفار دن میں دس چکر تو ضرور لگاتا تھا۔۔۔

ثمر بھی حویلی آتا جاتا رہتا تھا۔۔

ثناء تو اس کے آگے پیچھے گھومتی تھی پر وہ کبھی کزن ہونے کے ناطے بات وغیرہ کر لیتا۔۔پر کبھی کبھار تو اسے ثناء کی حرکتوں سے کوفت ہوتی۔۔۔۔

آج ثمر، سوفیا اور عالیہ کو لے کر آیا تھا حویلی صباء سے ملوانے۔

سمیر بھی چھٹی پہ تھا ساری فیملی ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے خوشگپیوں میں مصروف تھے کہ تایا نے ٹی وی اون کیا۔

تو پورے لاؤنج میں خاموشی چھا گئی۔

ٹی وی پہ احمد تائی ماں دونوں کی لاش دیکھائی جا رہی تھی۔

جن کارات کو بھاگنے کے جرم میں ہی انکاونٹر کر دیا گیا تھا۔

مارواپانی کا گلاس ٹیبل پہ رکھ صوفے پہ بیٹھ تایا جان کو دیکھنے لگی جو ندامت سے سر جھکائے بیٹھے تھے ماروا کے بیشمار آنسوں گرے تھے۔

حالانکہ اسے خوشی منانی چاہیئے تھی اس کے ماں کے قاتل مارے گئے۔پر نہیں وہ ان لوگوں میں شامل نہ تھی۔۔۔

آنسوں دل سے نکلے تھے۔

"کاش آپ دونوں غلط راستے پہ نہیں چلتے تو آج اتنی بے رحم موت نہ ملتی،،وہ سوچ کر آنسوں صاف کرنے لگی۔

صباء جو صوفے پہ تقریباً لیٹی ہوئی تھی دونوں ہاتھوں ہونٹوں پہ ٹکا گئی ثناء بھی رونے لگی البتہ سب روئے تھے پر ارشا کا ایک آنسوں نہیں گرا البتہ وہ مسکرا رہی تھی۔

New Era Magazine

کون اتنا گر سکتا ہے۔۔؟؟

کس میں اتنی ہمت ہوتی ہے ماں اور بھائی کے مرنے پہ مسکرائے؟؟

صباء آہستگی سے اٹھی اور ثناء کو گلے لگا لیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"دیکھو بیٹا مجرم کو سزا تو ملتی ہے دیر ہو جلدی ہو سزا تو ملنی ہوتی ہے۔۔پولیس نے ٹھیک کیا۔۔۔

کیا پتا وہ کیا کرتا صباء کو نقصان پہنچا سکتا تھا تم کو کبیر کو۔۔۔یا کسی کو بھی۔۔۔،،تایا جان نے ثناء کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

"ابا جان میری ماں نہیں رہی۔۔۔بھائی بھی نہیں رہا۔۔۔،،ثناء عثمان کے سینے سے لگ گئی۔

"گناہگاروں کی یہ ہی سزا ہوتی ہے میرے خیال سے تو یہ بھی بہت کم تھی۔۔۔،،تایا جان نے مزید کہا اور اٹھ گئے آنسوں بہنے لگے تھے جو بھی تھا وہ دونوں جیسے بھی تھے ایک ان کا لختِ جگر تھا تو دوسری بیوی۔پر دونوں مجرم تھے،

ان کی پہلی محبت قدس کے۔۔

باپ کے۔۔

بیٹے جیسے فراز سے

New Era Magazine

اور کبیر کے

یہ سزا بہت کم تھی پر وہ بھی نہیں جانتے تھے کوئی بہت دردناک سزا دے چکا ہے ان دونوں کو۔۔

اور وہ ایس پی اسفار خان تھا۔۔

****

آج بہت دونوں بعد صباء جب کافی تندرست ہو چکی تھی تو من خان ہاؤس واپس چلی گئی تھی۔

اور اب صبح سویرے نماز ادا کرنے کے بعد ناشتہ بنانے لگی تھی۔

"من میرا بیلٹ کہاں ہے۔۔،،اسفار نے کمرے سے ہی آواز لگائی تو وہ اون میں سینڈوچ رکھ ٹائم لگاتی کمرے کی جانب بھاگی وہ خاکی وردی پہنے سنگھار کے سامنے جھکا کھڑا تھا۔

من نے اسے گھورا اور صوفے پہ رکھے بیلٹ کو اٹھا اسے دیا وہ شرارت سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھتا رہا اور وہ دوبارہ کمرے سے نکل گئی۔

"من میری واچ کہاں ہے۔۔۔۔،،کچھ دیر بعد پھر سے اس کی بارعب آواز گونجی۔

مارو اجو کیچن میں پہنچی ہی تھی باہر نکلی اور سیڑھیوں تک گئی کیونکہ ہر بار وہ اسے پکار رہا

تھا پہلے بیلٹ کہاں ہے پیسٹل کہاں ہے اور وہ بھاگ بھاگ کر دے کر واپس آتی پر اسفار آج شرارت کے موڈ میں تھا۔

"اسفی آپ بچے ہو پہلے بھی تو اپنا کام خود کرتے تھے اب کیا مسئلہ ہے۔۔،، ماروا نے قدرے اونچی آواز میں کہا تو وہ کمرے سے نکل کر دروازے سے ٹیک لگا کھڑا ہوا

"پہلے میری بیوی نہیں تھی نہ۔۔۔،، وہ سینے پر ہاتھ باندھتا آنکھ دبا کر بولا تو ماروا کی جان رخصت ہونے لگی۔اوپر سے نواب زادہ اشارہ کرنے لگا کمرے میں آؤ بتاتا ہوں۔

"ڈریسنگ پہ پڑی ہے واچ پہن کر نیچے آ جائیں۔۔،، ماروا ناک منہ چڑاتی اپنے تاثرات کو چھپاتی کیچن میں جا گھسی۔وہ مسکراتا کمرے میں چلا گیا اور واچ پہنتا باہر نکلا۔

"کیوں بچی کو تنگ کرتے ہو اسفی۔۔۔،، وہ ڈائننگ ٹیبل پہ بھی باز نہیں آ رہا تھا مسز فیضان نے اسے ٹوکا۔

"بچی کو لیا ہی تنگ کرنے کے لئے ہے کیوں بچی۔۔،، اسفار اپنے کہنے کے انداز پہ خود قہقہہ لگا کر ہنس دیا جبکہ ماروا نے خفگی سے اسے گھورا۔

"او کے سوری مسز اسفی۔۔۔،، اسفار نے ہاتھ کھڑے کر کے کہا ماروا نے بریڈ پہ جام لگا کر اسفار کی طرف بڑھا دیا۔

ناشتے کے بعد ماروا کیچن سے مسز فیضان کے لئے چائے لینے گئی تو وہ پانی کا بہانہ بنا کر اس کے پیچھے چلا گیا۔

"مسز اسفار ہمیں کچھ سویٹ میں ملے گا۔۔،،اسفار سینک کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

ماروا نے اسے تقریباً گھورا۔

پر اسفار کی معصوم سی شکل اسے سٹیچو بنا گئی۔

معمول کے مطابق چوڑی چھاتی پہ تنگ وردی بالوں کو ماتھے پہ گرائے۔۔۔سینے پہ ہاتھ باندھے آنکھوں میں مستی اور گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ۔

اسفار نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ناک دبائی تو وہ ہوش میں آئی اور نظریں جھکا گئی۔ پھر چائے بنانے کے دوران بھی باتیں ہوتی رہی۔

"میں سوچ رہا ہوں ہم ہنی مون چلتے ہیں موسم گرما بھی رخصت ہونے کو ہے اور بہار کے موسم میں ہم تم۔۔،،وہ شرارت سے کہتا فرج سے پانی کی بوتل نکال کر اس کے پاس پھر سے جا کھڑا ہوا

"ویسے کہاں چلیں تم کہاں جانا چاہتی ہو۔۔۔۔؟،،اسفار نے پوچھا

"پش۔۔۔۔،،وہ کہتے کہتے رک گئی۔اور پھر سے چائے بنانے لگی اسفار نے ایک جانچتی

نظر اس پہ ڈالی۔

"میں کبھی پشاور نہیں جاؤں گی وہاں روح کھو گئی تھی۔۔"وہ چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

اسفار کچھ دیر ہونٹ کاٹتے دیکھتا رہا

"اگر میرے بس میں ہوتا تو میں اسے کھونے نہ دیتا من۔۔۔۔"اسفار گھوم گیا تھا کیونکہ آنسوں رخساروں پر گرے تھے۔

کون کہتا ہے نفرتیں درد دیتی ہیں۔۔؟
کچھ محبتیں بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔

ماروا نے سینک کو تھام اسے دیکھا اور پھر دوسری طرف منہ کر ہونٹ نم وا کر گہری سانس خارج کی۔

"من اب میں تمہیں کھونے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔بہت محبت کرتا ہوں آپ سے پر روح کو نہیں بھولا سکتا تم جانتی ہو۔۔۔"وہ بے بس سا ہو کر مڑا۔

اور دنیا جہاں کی محبتوں کو لہجے میں سمو کر بولا۔

"جانتی ہوں۔ایک منٹ میرے ساتھ چلیں۔۔۔،،ماروا کو کچھ یاد آیا تو وہ بولی اور آنسوں صاف کرتے اس کا ہاتھ تھامے کیچن سے نکل سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"دیکھ لیں ماما آپ کی بہو کتنی بے شرم ہو گئی ہے دن دہاڑے کمرے میں لے جا۔۔،،اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا ماروا نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تیور دیکھا سیڑھیاں اترنے لگی۔

"ارے ارے کہاں جا رہی ہیں راستے میں چھوڑ کر چلی جاؤ گی کیا۔۔۔؟،،

"ہاں اگر آپ کی عادتیں یوں ہی رہی تو یقیناً میں چلی۔۔۔،،

"شیٹ اپ من۔۔۔جسٹ شیٹ اپ جانے کی بات کی نہ تو۔۔۔،،اسفار نے اسے دھمکی دی اور پھر اپنے نزدیک کھینچ باہوں میں اٹھا لیا ماروا نے منہ کھولے اس کی ہمت دیکھی

"واہ ایس پی صاحب ہمشہ اپنے بارے میں ہی سوچتے ہو۔۔کیا مطلبی دنیا۔۔اور کب سے اتنی ہمت آپ میں آگئی۔۔۔،،ماروا نے منہ بسور کر کہا اور اس کا اشارہ اس احمقانہ حرکت کی جانب تھا۔

"تم میری بیوی ہو اور خان بیویوں سے نہیں ڈرتے۔۔۔،،وہ اسے بیڈ پہ بیٹھا کر خود بھی پاس بیٹھ گیا۔

ماروا ڈوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے سر جھکائے گئی تو اسفار اس کی لال ہوتی رنگت دیکھ محظوظ ہوا۔

"اسفی جائیں سب مجھے گھور رہے مت۔۔،، ماروا اس کی نظروں سے دل کو دھڑکنے سے روک نہیں پا رہی تھی تو سختی سے بولی

اسفار نے سر پیٹ لیا۔

"اتنے سالوں میں بھی تمہیں محبت سے دیکھنا گھورنا لگتا ہے۔۔۔۔،، اسفار نے لیفٹ انگوٹھے کو ناک سے مس کر کے آنکھیں سکوڑی۔ یہ اس کا تکیہ سٹائل تھا ویسے تو تکیہ کلام ہوتا ہے پر اس کا یہ تکیہ سٹائل تھا ہلکے پھلکے غصے پہ یوں ری ایکٹ کرنا۔

ماروا گھٹنوں پر بازو ٹکا کر سر جھکا گئی۔

اسفار نے اس کے سر پہ چپت رسید کی اور اٹھ کھڑا ہوا

"ٹھیک ہے بیگم میں چلتا ہوں رات کو ملاقات ہو گی۔۔۔ انتظار کریئے گا۔،، وہ کیپ اٹھا ریوالور بیلٹ میں ڈال بولا۔

جب ماروا کی نظر سائڈ ٹیبل پہ پڑی

"سنیں، یہ گلاسز تو لیتے جائیں، آج کل ہر کام بھول کیوں جاتے ہیں۔۔،، ماروا اٹھی گلاسز اٹھائے بالوں کو دو انگلیوں سے پیچھے کر دوپٹہ شانے پہ ٹکا کر ڈوپٹے سے سن گلاسز

پہ لگی مصنوعی دھول صاف کرتی اس کے سامنے گئی۔

بلیک شلوار قمیض

کھولے سلکی بال جو کمر سے نیچے جا رہے تھے سامنے ڈالے چہرے پہ چمک۔۔

نہ میک اپ نہ کوئی شنگار بہت معصوم سی لگ رہی تھی۔اسفار نے اپنی کیپ ماروا کے سر پہ ٹکا سنگھار کے سامنے اسے کھڑا کر ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں سکوڑ دیکھنے لگا۔

"میری سپاٹن۔۔۔،،اسفار نے پینٹ کی جیب ٹٹول فون نکال اور سیلفی لے لی۔

ماروا نے کیپ اس کے سر پہ رکھی اور پھر سلامی دی۔۔۔اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی ماروا بھی کھلکھلا کر ہنس دی۔

"اوکے میں چلتا ہوں ٹیک کیئر۔۔،،وہ تھوڑا سا جھک اس کی رخسار تھپتھپا کر بولا۔

"گلاسز پھر بھول گئے۔۔،،وہ اس کے پاس گئی اور گلاسز اس کی طرف بڑھائے۔

"تم آس پاس ہوتی ہو تو دنیا بھول جاتا ہوں۔یہ تو پھر بھی گلاسز ہیں۔۔،،اسفار نے ڈائلاگ جھاڑنا ضروری سمجھا۔

ماروا کے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی مسکرا اٹھی۔

"اب اپنے ہاتھوں سے لگا بھی دو۔۔،،اسفار پیچھے ہاتھ باندھ کر جھکا تو ماروا نے احتیاط سے نرمی سے سٹائلش گلاسز اس کی آنکھوں پہ لگا دیئے۔

"سوسویٹ۔۔،،اسفار نے اس کی پیاری سی ناک دبائی اور ماتھے پہ ہونٹ رکھ کر اللہ حافظ بول چلا گیا۔

یہ معمول کا حصہ بن گیا تھا۔۔گھنٹہ ڈیڑھ تو وہ مار وا کے گرد منڈلاتا رہتا پھر جاب پہ جاتا اور رات کو بھی گھر جلدی ٹپک پڑتا مسز فیضان دل ہی دل میں خوش ہوتی تھی کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے اس کی بہو آچکی ہے۔اوپر سے اس بے چارے ایس پی کو ڈانٹ بھی تھی جب وہ ماروا کو زیادہ تنگ کرتا تھا۔

****

"کبیر منہ کھولو آآآآآں کرو۔گڈ بوائے کھانا کھاتے ہیں نہ۔۔۔،،ازما اسے کھانا کھلانے آئی تھی وہ منہ پھلائے بیٹھا تھا۔

میلے کچیلے کپڑوں میں اس کا جگمگاتا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

جس چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی تھی وہ مرجھا چکا تھا۔

ازما نے آنسوں پیئے اور اٹھ کر کمرے سے نکل گئی پھر باہر جا کر خوب روئی آج ڈاکٹروں کی ٹیم آنی تھی اسی لئے ماروا کا آنا ضروری تھا۔

کبیر نے آہستہ سے چاولوں کی پلیٹ اپنی طرف کھسکائی اور ایک انگلی لگا کے دیکھا آیا کہ گرم تو نہیں۔۔پھر بچوں کی طرح اپنی انگلیوں پہ پھونک مارنے لگا پھر بہت سارے

New Era Magazine

پھونک چاولوں پہ مارے جب ٹھنڈے نہ ہوئے تو تھالی کو پھینک دیا۔

"گندی بچی۔۔،، کبیر نے آنکھیں رگڑی اور بیڈ پہ بیٹھ کر انگلیاں بیڈ پہ چلانے لگا پھر کچھ یاد کرنے لگا جب یاد نہ آیا تو سر سرہانے سے ٹکا لیا۔آنکھیں مندی اچانک کچھ خیالات آنکھوں کے پردے پہ آ گئے

"مارو۔۔مارو کہاں ہے۔۔۔،، وہ بیڈ سے بھاگ کر اترا۔دماغ گھوم گیا تھا وہ دروازہ کھولنے لگا پر باہر سے کنڈی لگی تھی۔

"دروازہ کھولو پلیز۔۔۔۔،، وہ دروازے پہ دونوں ہاتھوں سے دستک دینے لگا پر کسی نے نہیں کھولا۔

"میں پاگل ہو جاؤں گا نہیں ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔مجھے مجھے۔۔۔مجھے کیا ہوا کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔،، وہ بالوں کو نوچنے لگا۔

اور یاد کرنے لگا اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

اور اس حالت میں کیوں ہے۔اتنے میں دروازہ کھولا اور ایک ڈاکٹر اور ازمار شاندر داخل ہوئے

"ازما شکر ہے تم آ گئی مجھے مجھے کیا ہوا تھا مجھے کیا ہوا ہے میں اس حالت میں کیسے۔۔ماروا کہاں ہے وہ میرے فارم ہاؤس تھی نہ۔۔۔۔احمد اور موم نے کچھ کیا تو نہیں۔۔،، کبیر

آزما کو شانوں سے پکڑ بولا۔۔

یعنی وہ ٹھیک ہونے لگا تھا

"کبیر بیٹھ جاؤ میرے بھائی تم پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔،،ارشا نے اسے تھام کر بیڈ پہ بیٹھا دیا۔

"واٹ ربش۔۔۔کیا بک رہی ہو تم میں پاگل نہیں ہوا کبھی کبھی میں سوچ سمجھ اور سب بھول جاتا ہوں بٹ۔۔۔،،وہ ہڑ بڑایا

ارشا نے بھنورے سکوڑ ڈاکٹر کو اشارہ کیا تو وہ کبیر کی طرف بڑھا۔

"ایکسیوزمی یہ آپ کیا کر رہے ہیں میں اپنے ڈاکٹر سے میڈیسن لے رہا ہوں۔۔۔اور ازمایہ۔۔۔یہ کون سا ڈاکٹر ہے۔۔۔اسفی من کہاں ہیں۔۔۔،،کبیر کو انہونی کا الہام ہوا تو وہ خوف زدہ ہو کر چلایا پر وہ بہت کمزور تھا ہٹے کٹے ڈاکٹر کی گرفت سے آزاد نہ ہو سکا۔

"ارشا وہ ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔تھینک یو تم ڈاکٹر لے آئی پتا نہیں من کب اپنا ڈاکٹر لاتی۔۔،،ازما نے کہا تو ارشا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"آخر ہے تو میرا بھائی ہی نہ۔۔۔اور مجھ سے زیادہ کون اس کا خیال رکھے گا۔۔،،ارشا نے کہا اور کبیر کو گھورا۔اور ڈاکٹر کو دانت پیس اشارہ کیا اس نے انجیکشن کبیر کے بازو پہ رکھا۔

ارشا کے ارادے نیک نہ تھے۔

"ڈاکٹر ڈونٹ وری میں ٹھیک ہوں۔۔۔مار وا۔۔۔کہاں ہے اسفی کہاں ہے۔۔وہ۔۔۔،، کبیر پھر سے ہوش کھونے لگا۔

"ارشا ڈاکٹر تو دوپہر تک آنے والے تھے پھر اس وقت۔یہ ڈاکٹر تو من کا نہیں ہے۔۔۔،، وہ لوگ باہر نکلی تو ازما نے حیرانگی سے سوال کیا۔ارشا ہڑبڑا گئی۔

"یہ میرا فرینڈ ہے انگلینڈ سے ڈاکٹر بن کے آیا ہے۔۔کبیر کی میڈیسن اس سے پہلے بھی لیتے تھے پر ابھی وہ کچھ کچھ یاد رکھتا ہے۔۔خاص طور پر مار وجون۔،، وہ آخری بات جتاتے ہوئے بولی۔

"جی اور مجھے انگلینڈ جانا تھا اسی لئے آ گیا۔۔۔،، وہ ڈاکٹر تیزی سے بولا۔

"ازما کچھ ٹھنڈے گرم کا انتظار کرو۔۔،چلیں ڈاکٹر صاحب آپ میرے ساتھ۔۔۔،، ارشا نے مسکرا کر ڈاکٹر کو دیکھا اور پھر ازما کو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"تمہیں کون کہتا ہے زیادہ بولا کرو جاہل لگتے ہو اور اب نکلو یہاں سے اس سے پہلے کہ کوئی آ جائے۔۔۔۔۔۔،، ارشا نے دانت پیس کر کہا۔

"یہ لو یہ انجیکشن اس کو لگاتی رہنا۔۔۔۔اور میرا حصہ مت بھولنا۔۔۔،، وہ اسے انجیکشن تھما کر بولا اور رفو چکر ہو گیا۔

New Era Magazine

"تم اگر میرا ساتھ دیتے تو سب ہمارا ہوتا خیر۔۔۔

اب تمہاری سویٹ سی کزن من پھنسے گی کیونکہ ڈاکٹر تو اس نے ہائیر کئے ہیں۔اوہ مائی گاڈ من کبیر کو مار رہی ہے۔۔۔ہاہاہا،،وہ دل ہی دل میں ہنستی لاؤنچ میں جا بیٹھی۔

"ارے ڈاکٹر صاحب کہاں گئے۔۔،،

"ان کی

فلائٹ کا ٹائم ہو رہا تھا تو چلے گئے۔تم بیٹھو دیکھو ازما ٹینشن نہ لو بھائی بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔،،

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔،،ازما نے طویل سانس خارج کیا ازما کے چہرے پہ درد کے سائے آکر چلے گئے۔

"اچھا جانو اب میں کچھ کام جا رہی ہوں شام تک لوٹ آؤں گی۔۔اور تمہارا بھائی بھابھی کہاں ہیں۔۔۔۔،،ارشا نے کچھ سوچ کر سوال کیا۔

"آج جمعہ ہے نہ تو سمیر صباء گھمنے گئے ہیں ہر جمعے پہ جاتے ہیں۔۔اللہ ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے،،ازما مسکرا کر بولی آنکھوں کے پردے پہ وہ معصوم سی جوڑی ابھری تو اس نے دل میں ہی ان دونوں کی نظر اتاری۔۔۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔۔،،وہ نکلی اور ادھر ادھر دیکھتی تیزی سے حویلی کا دروازہ

جو گراج کی طرف کھولتا تھا عبور کر گئی۔

****

مراساجن بچھڑا محرماں

مرے آنسو بیچ قطار

مری نیندیں بہہ گئیں آنکھ سے

مرے سپنے زار و زار

ماروا حویلی پہنچی تو ہمیشہ کی طرح ملازمین اس کے ارد گرد گھوم پھر گئی۔

کوئی اس کے پاؤں دبانے لگی تو کوئی ٹھنڈا پانی لے آئی۔۔بانو بھاگ کر جام شیریں بنا لائی۔

"ارے قدسیہ بس کرو اٹھو۔۔۔۔،،ماروا نے پاؤں کھینچ سختی سے کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بیگم جان آپ ہمیں خدمت کا موقع ہی نہیں دیتی۔۔،،وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔

"بیگم جان۔۔۔؟؟۔۔بی بی جان سے بیگم جان کیسے بن گئی۔۔۔؟،،وہ مسکرا کر بولی اور

جام شیریں کا گلاس ہونٹوں سے لگا بالوں کو کیچر سے آزاد کیا اور پاؤں چپل سے آزاد کیئے۔

"اسفار صاحب کی دولہن جو بن گئی ہیں تو ہماری بیگم ہی ہوئی نہ۔۔۔۔،، وہ مسکرا کر بولی تو ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"اسلام علیکم موم جان۔۔۔،، سمیر اور صباء ایک ساتھ قدم اٹھاتے لاونج میں داخل ہوئے اور مسکرا کر بولے۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ بانو ٹھنڈا جام شیریں بنالاؤ۔۔ یہ لے جاؤ۔۔ اس میں شکر زیادہ ڈال دی ہے تم نے۔۔۔ بلکہ ایسا کرو ٹھنڈا ٹھنڈا سپیشل دودھ بنالاؤ۔۔ جو اکثر میرے لئے بناتی ہو میرے بچے گرمی سے آئے ہیں۔۔۔،، ماروا نے شرارت سی مسکراہٹ لے کر کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

صباء اس کے پاس بیٹھ کر شانے پہ سر ٹکا کر مسکرادی ماروا نے اس کی رخسار تھپتھپائی۔

"ساسوماں۔۔۔ میں بھی ہوں۔۔۔،، سمیر نے سر اس کے سامنے جھکایا تو ماروا کا قہقہہ بلند ہوا۔

"جیتے رہو میرے بچے۔۔۔،، ماروا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر کہا تو صباء ہنسنے لگی۔

"سمیر صباء تم دونوں نے دوپہر کا کھانا کھایا ہے یا کھاؤ گے۔۔۔۔،،مار و جام شیریں کا آدھا بچا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔

"ہم لوگ روشن محل سے کھا کر آئے ہیں۔۔۔،،صباء نے مسکرا کر کہا اور جوتے اتار صوفے پہ بیٹھ گئی پھر حجاب کو ٹھیک کیا وہ اس وقت سرمئی حجاب اور کالے عبایا میں ملبوس تھی۔سفید و سرخ چہرے پہ بلا کا حسن تھا۔

"روشن محل۔۔۔۔کیسے ہیں سب آنٹی کی طعبیت ناساز تھی اب کیسی ہیں وہ۔۔۔؟،، ماروا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"ٹھیک ہیں وہ بھی سو فیا ضد کر رہی تھی کہ آج میں رک جاؤں پر یہ جو آپ کا داماد ہے نہ اسے آگ لگی تھی واپسی کی۔۔،،صباء نے غصے سے کشن اٹھا سمیر کو دے مارا وہ چوکلیٹ کلر کے کرتے پجامہ میں ملبوس تھا جو کہ اس کی سفید رنگت کو مزید نکھار بخش رہا تھا۔

بانو کچھ دیر بعد دودھ لے آئی جس میں کھویا ڈالا گیا تھا اور بھی خشک میوہ جات تھے باتیں کرتے کرتے دودھ ختم کر

وہ دونوں اٹھ کر فریش ہونے چلے گئے تھے۔

من کا فون بجا تو اس نے بیگ کھولا اور فون نکال کر نمبر دیکھتے ہی وہ مسکرائی اور پھر کال

New Era Magazine

اٹینڈ کرلی

"اسلام علیکم مسز اسفی،،دوسری طرف اسفی اپنی کرسی پہ گرتے ہوئے ٹانگ پہ ٹانگ دھرے پیپر ویٹ کو شیشے کے میز پہ گھماتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"وعلیکم السلام جناب اسفی خان۔کیا بات ہے تھانے میں دل نہیں لگ رہا کیا۔۔۔۔۔،،وہ صوفے پہ نیم دراز ہوتے ہوئے مسکرا کر اسی کے انداز میں بولی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔میں حویلی آرہا ہوں،،وہ بوریت سے بولا تو ماروا کا قہقہہ بلند ہوا اور نظر حویلی کے داخلی دروازے پر پڑی تو مسز جٹ اور اشرف صاحب کو دیکھ وہ چونکی۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں اسفی انکل اشرف اور آنٹی آرہے ہیں۔۔۔،،وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور سیل سامنے پڑے شیشے کے میز پر رکھ دیا

پھر وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو من اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسلام علیکم۔۔!!،،وہ مسکرا کر دونوں کے سامنے جھکی۔

"وعلیکم السلام جیتی رہو۔۔،،وہ ندامت سے بولی تھی اشرف صاحب نے بھی مسکرا کر ماروا کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

پانی وغیرہ پینے کے بعد مسز جٹ نے اشرف صاحب کو دیکھا اور اشارہ ہی کیا گئی دونوں

New Era Magazine

سے وہ اشرف سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگ رہی تھی اور وہ چپ تھے آج ہی مسز جٹ نے ان سے خواہش کی کہ وہ اپنی بہو اور بیٹے کو واپس لانا چاہتی ہیں۔ بڑی قسمیں اٹھانے کے بعد جب وہ روودی تو اشرف نے انہیں سہارا دیا۔ آخر شوہر اور بیوی کا زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے۔

"مجھے معاف کردو ماروا۔۔۔۔ میں سراسر مطلبی ہو چکی تھی۔۔ میں ڈر گئی تھی اپنی بیٹی کی خوشیاں لوٹتے دیکھ۔۔۔ تمہاری اور کبیر کی کمیسٹری دیکھ مجھے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔ دیکھو نہ اب میں نے اپنی ہی بیٹی کی خوشیاں چھین لی وہ تو بہت ڈرتی تھی کہ یہ سب نہ کروائیں ازم بہت محبت کرتی ہے کبیر سے اسی لئے مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی تھی۔۔۔۔،، مسز جٹ ہارے ٹوٹے ہوئے لہجے سے بولی۔

"ہر رشتہ غلط نہیں ہوتا آنٹی کبیر ایک مخلص انسان ہے اس کے خلوص کے ساتھ ہر کوئی کھیلتا رہا۔۔

اور رہی ہماری کمیسٹری تو آنٹی ہر رشتہ غلط نہیں ہوتا کچھ رشتے خون کے ہوتے ہیں احساس کے ہوتے ہیں۔۔ اسے صرف ہماری فکر تھی تو اس لئے کیونکہ ہم اس کے چاچا کی بیٹیاں تھی۔۔ وہ رشتے جوڑنا چاہتا تھا پر وہ خود ہر رشتے سے محروم ہو گیا۔۔۔۔،، وہ دکھ سے بولی تھی۔

"اور رہی صباء اور سمیر کی بات تو آنٹی نے نہ انہیں وہاں جانے سے روکا تھا اور نہ میں انہیں یہاں سے جانے کا کہوں گی۔

۔آپ ان دونوں سے ہی بات کر لیں آؤ صبی سمی۔۔،،ماروا نے سیڑھاں اتر رہے سمیر اور صبا

کو دیکھ کہا۔

سمیر واپس مڑنے لگا تھا کہ صباء نے اس کا بازو پکڑ کھینچتے ہوئے سیڑھیاں اتری پھر ایک صوفے پہ بیٹھا کر خود مسز جٹ اور اشرف صاحب سر پہ ہاتھ پھیر واتے ہوئے ماروا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"سمی۔۔۔پتر ماں کو ملو گے نہیں۔۔۔،، مسز جٹ اسے حسرت سے دیکھتے ہوئے بولی سمیر نے منہ موڑ لیا۔۔اتنے میں ثناء اور ازما بھی نیچے چلی آئی۔

"ازما پتر اپنے بھائی سے کہو نہ معاف کر دے اور گھر چلے۔۔،، مسز جٹ رونے لگی تھی

۔

صباء خفگی سے سمیر کو دیکھنے لگی جو ٹس سے مس نہ ہوا تھا تبھی وہ اٹھ کر اس کے پاس گئی

"اٹھو۔۔۔،،صباء نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑ کھینچا اور مسز جٹ کے سامنے جا کھڑا کیا۔

"دیکھو انہیں۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے تمہاری ماں رو رہی ہے سمیر۔۔۔انہوں نے تو

غلط کیا سو کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم ماں کو رولا کر گناہ کر رہے ہو۔۔۔،، صباء نے بھنورے سکوڑ سمیر کو دیکھا۔ مسز جٹ حیرانگی کی کیفیت میں مبتلا ہو چکی تھی جبکہ اشرف کے چہرے پہ مدھم سی مسکراہٹ نمودار ہوئی انہیں صباء پہ فخر محسوس ہو رہا تھا۔ماروا بھی اپنی چھوٹی سی بہن کو دیکھ رہی تھی۔ جو بہت بڑی لگ رہی تھی۔۔

"سمیر بیوی دوبارہ مل جاتی ہے ماں باپ نہیں۔۔۔،، وہ مزید بولی۔۔

"جانتا ہوں بیوی دوبارہ بھی مل جاتی ہے۔۔ماں باپ نہیں۔

۔پر ماں بھی تو یہ سوچے کہ ان کا بیٹا دوبارہ نہیں ملے گا اپنے داماد کی اس حالت کی وجہ یہ ہیں صبی۔۔۔۔کیسے یقین کر لوں کل کو میرے یا تمہارے ساتھ کچھ نہ کریں گی۔۔۔

؟

کیا انہیں یہ غلیظ ترین حرکت سے پہلے سوچنا نہیں چاہیے تھا کہ ان کا بھی ایک بیٹا ہے۔۔۔،، سمیر نرمی پر تیز لہجے میں کہتا سیڑھاں چڑھ گیا۔

مسز جٹ دوبارہ صوفے پہ گر گئی۔

"آپ روئیں نہیں میں اس سے بات کرتی ہوں،، صباء ان کے ہاتھ تھام بولی۔

"م۔۔مم۔میں قسم کھاتی ہوں تمہارے یا سمی کے ساتھ کچھ نہیں کروں گی۔مجھے معاف کر دو آزما مجھے معاف

کر دے میری بچی میں نے تمہیں اکسایا۔۔،،وہ ہاتھ جوڑ بلک بلک رو رہی تھی اشرف اور مارو اخاموش بیٹھے تھے صباء سیڑھاں چڑھ کر کمرے کا دروازہ دھکیل اندر داخل ہوئی اور کنڈی لگالی۔

"سمیر یہ کون سا طریقہ تھا ماں سے بات کرنے کا۔۔،،صباء نے اس کا ہاتھ پکڑا اپنی طرف گھمایا۔

"سمیر وہ تمہاری ماں ہے جس نے تمہیں پالا پوسا بچپن سے لے کر اب تک پیار کیا۔۔ ان کی محبت کے سامنے میری محبت بہت کم ہے اور اب وہ ٹھیک ہو چکی ہیں۔ غلطی ماننے والا والی ہوتا ہے۔۔۔اب تمہارے پاؤں پکڑنے سے تو وہ رہی۔۔،، آخری فقرہ وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

سمیر نے خوف سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"انہوں نے غلط کیا پر تم بھی تو گناہ کر رہے ہو پلیز غصہ تھوک دو۔۔،،صباء نے اس کا ہاتھ دبایا۔ وہ سر جھکا گیا۔

"اور تم راتوں کو اٹھ اٹھ کر روؤ گے بھی نہیں چلو اب فالتو کا ڈرامہ بند کرو۔۔۔،،وہ مصنوعی غصے سے مسکراہٹ دبا کر بولی۔ سمیر مسکرا دیا اور سر کھجاتا اس کے ساتھ چل دیا۔

New Era Magazine

سیڑھاں اتر وہ لاؤنج میں گیا اشرف صاحب کو دیکھا۔

انہوں نے سرہاں میں ہلا دیا تو وہ مسز جٹ کی طرف بڑھا

وہ سوں سوں کر رہی تھی۔۔

"ماما۔۔،، وہ مسز جٹ کے پاس بیٹھ ان کا ہاتھ پکڑ مسکرا کر بولا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اور پھر اس کے سینے سے سر ٹکا رونے لگی

"معاف کر دو بیٹا میں قسم کھاتی ہوں ایسا ویسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔بہت سزا مل گئی۔۔میں اپنے بچوں کو کھو نہیں سکتی۔۔،، وہ سمیر کے ماتھے پہ سر پہ بوسا دیتے ہوئے بولی۔

"۔صبی مجھے معاف کر دو۔۔۔،، انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف بلایا۔

صباء مسکرا کر ان کے پاس جا بیٹھی۔

ایک طرف اس کے اشرف صاحب تھے دوسری طرف مسز جٹ وہ درمیان میں بیٹھی مسز جٹ کے شانے پہ سر ٹکا گئی۔

"یاد ہے نہ بچپن میں تم میرے پاس آجاتی تھی کہ میں پریوں کی کہانیاں سناؤں۔۔۔،، مسز جٹ گزرے وقت کو یاد کر رہی تھی۔

"جی اور آپ کہتی تھیں کہ

New Era Magazine

آپ کی بیٹی بن جاؤں اور آپ کو ماما بولوں تب سنائیں گی۔۔،،صباء اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے انہی کی طرح بھرائی آواز میں بولی۔

"اب بھی بولو نہ مجھے ماما،،انہوں نے صباء کو سینے سے لگا لیا۔

"مجھے معاف کر دو میرے بچو۔۔۔۔۔میں بھٹک گئی تھی۔۔،،وہ ازما کو دیکھ بولی وہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس گئی اور اشرف کے پاس بیٹھ ان کے گلے لگ گئی ماروا مسکرا کر اس خوبصورت منظر کو دیکھ رہی تھی۔

"ماما۔۔کوئی بات نہیں غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں۔۔۔اور آپ تو ولی ہیں کیونکہ جو غلطی مان لیتا ہے وہ ولی ہوتا ہے عام انسان کہاں اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتا ہے۔،،صباء نے مدھم آواز میں کہا تو مسز جٹ نے اس کی حجاب میں لپیٹی پیشانی چوم لی۔

اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی وہ انہیں ولی بول رہی تھی

سمیر محبت اور عزت سے ماں اور اپنی بیوی کو دیکھنے لگا۔

"ڈیڈ آپ کا پلین کام کر گیا۔۔،، سمیر نے اٹھ کر مسٹر جٹ کے کان میں سرگوشی کی۔

کیوں کہ انہوں نے ہی سمیر کو کہا تھا کہ وہ گھر نہ لوٹے جب اس کی ماں کو غلطیوں کا احساس ہو گا تب وہ آئے۔۔

"چپ رہے مروا نہ دینا۔۔،،انہوں نے خفیف ہو کر کہا تو سمیر تابعداری سے سر ہلا گیا

New Era Magazine

اور ازما کے سر پہ چپت رسید کر صوفے کے بازو پہ بیٹھ گیا۔

ماروا کے ذہین میں خیال آیا اس نے اپنا سیل اٹھا کر لاک کھولا۔اور سامنے والے خوبصورت منظر کو کیمرے میں محفوظ کر لیا۔

پھر اسفار کو فوٹو سینڈ کر دی۔

"چلو بچوں اپنے گھر چلو۔۔۔،، مسز جٹ نے صباء کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو سب کھڑے ہو گئے۔

صباء اور سمیر نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ماروا کو۔

"آپی۔۔۔۔،،

"جاؤ میری جان بیٹیاں اپنے گھروں میں اچھی لگتی ہیں۔۔۔،، ماروا نے صباء کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اسے گلے لگا لیا۔

"ارے ایسے کیسے ہم جانے دیں صبی کو جاؤ سمیر تم اپنے گھر جاؤ۔ہماری صبی ایسے کیسے اس گھر میں جا سکتی ہے۔۔۔،، ثمر لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے سنجیدگی سے بولا وہاں موجود سب کے ہونٹ سکوڑ گئے۔

"ہم اپنی چھوٹی کو ڈولی میں بیٹھا کے بھیجیں گے نہ تم سہرا باندھ کر آؤ گے تو ہم اپنی گڑیا تمہیں دیں گے۔۔۔۔،، ثمر نے مسکرا کر صباء کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو

توسب کی جان میں جان آئی۔

"اب کچھ تو خرچ ہو گا نہ سمیر صاحب۔۔۔ایسے ہی تھوڑی ہم اپنی چھوٹی تمہیں دے دیں گے۔۔،،وہ کمر پہ ہاتھ باندھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"آنٹی انکل اگر آپ لوگ چاہیں تو ہم ان کی شادی کی رسومات ادا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔،،ثمر نے اجازت طلب کی۔صباء نے نظریں اٹھا کر سمیر کو دیکھا تو اس نے آنکھ دبائی۔

وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

"بلکل ٹھیک چاہتے ہیں ہم اپنی بہو کو ڈولی میں ہی لے کر جائیں گے۔۔۔۔،، مسز جٹ مسکرا کر کہا۔

پھر وہ سب بیٹھ گئے ماروا نے لوازمات تیار کرنے کو کہا۔

"یہاں سب ساتھ ساتھ ہیں اور ہمیں کسی نے بلانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔کیوں بے سالے۔۔۔۔ چھوٹے بہنوئی کو پا کر بڑے کو بھول گئے۔۔۔۔،،اسفار کیپ اتارتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا اور غصے سے بولا۔سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

"بھائی ہماری پرسنیلٹی ہی ایسی ہے۔۔ویسے بھی پولیس کھانے کے ٹائم پہ اچھی لگتی ہے۔۔،،سمیر نے باہیں پھیلا کر آنکھ دبا کر ٹیبل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں

ٹی ٹائم لوازمات سجائے گئے تھے۔

تو سب نے قہقہہ لگا دیا۔

اور پھر وہ ثمر سے مصافحہ لیتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا ایک نظر مار وا پہ ڈالی جو چائے کپوں میں ڈال رہی تھی اسفار کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

صباء نے سب کو چائے سروکی وہ شرما رہی تھی کیونکہ ان کی شادی کی تاریخ پکی کی جا رہی جو بھی تھا شادی کی رسومات تو پہلی دفع ہونے جا رہی تھی۔

اور سمیر اس کی شرم و حیا دیکھ محظوظ ہو رہا تھا۔

"ازما کبیر کیسا ہے۔۔۔۔،، مسز جٹ ندامت سے سر جھکائے بولی تھی۔

"ٹھیک ہے وہ ڈاکٹر آیا تھا اسے چیک کرنے۔۔،، ازما سنجیدگی سے بولی ماروا کا ہاتھ رک گیا اور اس نے حیرانگی سے ازما کو دیکھا۔

"پر ڈاکٹرز تو شام کو آنے والے تھے۔۔،، ماروا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہ تمہارے ڈاکٹروں نے آنا ہے یہ کبیر کا فرینڈ تھا ارشا کہہ رہی تھی۔

ارشا سے اس کی بات ہوئی تھی تو وہ آج آیا۔۔،، ازما کی بات پہ ماروا کی ہوائیاں اڑ گئی۔۔

اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ کانپ گیا۔

ازما نہیں جانتی تھی کہ کبیر کو پہلے بھی نشہ آور ادویات ارشا دیتی رہی تھی۔

New Era Magazine

"تمہارا دماغ تو

خراب نہیں ہوا ازما۔۔۔،،ماروا کپ میز پہ رکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کبیر کا کوئی ڈاکٹر فرینڈ نہیں ہے اور تم اتنی غیر زمہ دار کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔وہ لڑکی پہلے سے ہی کبیر کو نشہ آور ادویات دیتی رہی تھی۔۔۔۔،،ماروا کی بات پہ سب سن ہو چکے تھے۔

ثمر اور اسفار نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور پھرتی سے دائیں بائیں سیڑھاں چڑھنے لگے

لاونج میں داخل ہو رہے عثمان کے ہاتھ سے بریف کیس گر گیا سب نے بیک وقت مڑ کر انہیں دیکھا۔

ازما کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو گیا ہے

ثمر اور اسفار نے دروازہ کھولا اور بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے کبیر آدھا بیڈ پہ تھا اور آدھا زمین پہ۔

"کبیر۔۔۔۔،،اسفار نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا ثمر نے نبض چیک کی۔

"ابھی۔۔ہوسپٹل لے جانا ہو گا اسفی نہیں تو یہ مر جائے گا۔۔،، ثمر نے آنکھیں پھیلا کر تیزی سے کہا اور بیڈ پہ بیٹھ اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا۔

New Era Magazine

"بہت بھاری مقدار میں ڈر گز دی گئی ہیں۔۔جو بہت دیر سے اسے دی جا رہی ہے۔

یہ دیکھو ہونٹوں کو۔۔۔بلیک ہو رہے ہیں۔۔۔،، ثمر اسے چیک کر رہا تھا آخر سی آئی ڈی آفیسر تھا۔

اسفار نے خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ثمر کو دیکھا۔

"سمیر گاڑی نکالو موو فاسٹ۔۔،،اسفار نے اپنی موبائل کی چابی دروازے میں داخل ہو رہے سمیر کی طرف اچھالی تو وہ چابی پکڑتا سر ہلاتا بھاگا۔

اسفار نے کبیر کو اٹھالیا وہ بہت کمزور ہو چکا تھا جس کی وجہ سے وزن کم ہو گیا تھا۔

وہ دونوں سیڑھیاں اتر رہے تھے ماروا جو تایا جان کو پانی تھما رہی تھی اس کے ہاتھ سے گلاس گر چوری چوری ہو گیا صباء اور ازما دونوں کی بے اختیار چینخ بلند ہوئی کبیر کے چہرے پہ زخم تھے ناخنوں کے۔۔

آنکھوں کے گرد حلقے تھے۔

ہونٹ نیل کالے ہو چکے تھے۔

مسز جٹ کا ہاتھ دل پہ گیا ثناء بھی رونے لگی تھی۔

"کبیر۔۔۔،،سب سے پہلے ازما کو ہوش آیا اور اس نے بھاگ کر کبیر کا پیلا ہو پڑا ہاتھ تھام لیا۔

"کبیر۔۔۔پلیز آنکھیں کھولو۔۔پلیز۔۔۔ایم سوری کبیر میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی جانتے ہو تم۔۔۔۔،،وہ تڑپنے لگی تھی۔کبیر کو جھنجھوڑنے لگی تھی۔اسفاراور ثمر رک گئے تھے۔

"ازما کے جانے دو انہوں ہوسپٹل لے جارہے ہیں۔۔وہ ان شاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔،،ماروا نے بھاگ کر ازما کو پکڑا اور سینے سے لگا لیا اسفار اور ثمر بھاگتے ہوئے لاؤنج سے نکلے تھے۔

"م۔۔میں بھی آتا ہوں۔۔،،عثمان صاحب ٹوٹے وجود کو لے بھاگے تھے۔

"تم اتنی بیوا قوف کیسے ہو سکتی ہو ازما۔۔۔،،ماروا دکھ بھرے لہجے میں بولی۔ جبکہ ازما دھاڑیں مارتے ہوئے زمین بوس ہو گئی۔

"میں کبیر کے بغیر نہیں جی سکوں گی اسے بچا لو ماروو۔۔،،وہ اس کے پیروں پر گرتے ہوئے بولی تو ماروا خوف زدہ ہو پیچھے ہٹی پھر اس کے پاس نیچے بیٹھ گئی۔

"مجھ سے نہیں اللہ سے اسے مانگو۔۔۔۔،،ماروا نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا مسز جٹ گرنے لگی تھی کہ صباء نے انہیں سہارا دیا۔

"میں نے اپنی بیٹی کی زندگی برباد کر دی۔۔۔مجھے معاف کر دے ازما۔۔۔اللہ مجھے معاف کر دے میرے گناہوں کی سزا یہ مت دے میرے اللہ۔۔،،وہ پتھرائی ہوئی

New Era Magazine

آواز میں بولی صباء نے ان کے گرد بازو حائل کئے۔پھر جب ثناء کو دیکھا کہ وہ ایک نقطے پہ دیکھ رہی ہے۔۔وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے سنبھالے وہ خود بھی کانپ رہی تھی۔۔

"میں ہوں نہ اس کا بھائی۔۔،،کبیر کے جملے صباء کے کانوں میں گونجے

"ثناء۔۔۔ثناء،،صباء نے اسے جھنجھوڑا۔

وہ اسی طرح کھڑی کھڑی زمین پہ بیٹھتی گئی۔

صباء کا رنگ اڑ گیا وہ خوف سے پھٹی ہوئی آنکھوں سے سب کو دیکھنے لگی مسز جٹ بھی رو رہی تھیں ازما بھی بے ہوش ہونے کو تھی ثناء گر چکی تھی۔۔

"ثناء آنکھیں کھولو۔۔۔،،صباء کے پسینے چھوٹ چکے تھے وہ پانی کے گلاس سے ثناء کے منہ پہ چھینٹے مارنے لگی ماروا نے ازما کو سہارا دے کر صوفے پہ بیٹھایا عجیب سی قیامت آ گری تھی۔

"مجھے۔۔۔مجھے کبیر کے پاس لے چلو ماروا پلیز میرا دل کانپ رہا ہے مجھے میرے سکون کے پاس لے چلو۔۔۔،،ازما اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔وہ بالوں کو نوچنے لگی تھی

"ٹ۔۔ٹھیک ہے چلو میں تمہیں لے چلتی ہوں۔۔،،ماروا نے اس کے شانوں کے گرد بازو حائل کئے

New Era Magazine

"صباء تم سنبھال کو گی نہ سب کو بانو قدسیہ تمہارے پاس ہیں ثناء کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ بانو آنٹی کو پانی پلاؤ آنٹی ہمت نہ ہاریں اسے کچھ نہیں ہو گا دعا کریں پلیز۔۔۔،، ماروا اپنی چادر صوفے سے اٹھاتے ہوئے بولی اور پھر ازما کو تھام چل دی۔

****

دعا کرو گے تو حرفِ دعا نہیں ملنا
محبتوں کا اگر سلسلہ نہیں ملنا

تمھیں دِکھانے ہیں کچھ زخم جو نہیں بھرنے
یقیں کرو کہ ہمیں بے وجہ نہیں ملنا

یہ اب جو تم بڑے بے خوف ہو کے پھرتے ہو
جو ہم نہ ہوں گے، تمھیں حوصلہ نہیں ملنا

میں چل رہا ہوں تمہارے بغیر بھی دیکھو!

New Era Magazine

مجھے لگا تھا کہ اب راستہ نہیں ملنا

میں بانجھ پیڑ ہوں، مجھ پر ثمر نہیں آتے

بہت کہا تھا تجھے بھی صلہ نہیں ملنا

جہاں بچھڑتے ہوئے نم ہوئیں تری آنکھیں

کبھی دوبارہ تجھے اُس جگہ نہیں ملنا

وہ لوگ کبیر کو آئی سی یو میں ایڈمٹ کروا چکے تھے۔ابھی ڈاکٹروں نے کچھ نہیں بتایا تھا

ماروا اور ازما بھی پہنچ گئی تھیں۔

اسفار اور ثمر کوریڈور میں ٹہل رہے تھے۔

"سمیر یہاں آؤ۔۔۔" ماروا نے کچھ فاصلے پہ بیٹھے سمیر کو اپنی طرف بلایا تو وہ ان کے پاس پہنچا ماروا نے اسے بیٹھنے کے لئے جگہ دی اور اسے اشارہ کیا کہ وہ ازما کو سنبھالے

سمیر نے سر ہلایا تو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسفار اور ثمر کے پاس جا رکی۔

"اب تم کیا چاہتے ہو اسفی۔۔۔۔" ماروا نے تھکے ہوئے لہجے میں پوچھا تو وہ بولنے کے

لئے منہ کھولنے ہی لگا تھا کہ مار وا بول پڑی۔

"میں اسے مزید باہر نہیں دیکھ سکتی کل کو وہ صبی, از ماسمیر, تایا جان کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔۔،، مار وا نے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔

"بہت دیر تک وہ باہر نہیں رہنے والی۔۔ تم فکر نہ کر و من۔۔۔،، ثمر نے اسے تسلی دی۔

"اسفی قانون اتنا اندھا کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔نہ تم میری روح کے قاتلوں کو پکڑ سکے نہ تم دادا حکم اور فراز بھائی کی آخری قاتل کو سزا دے سکے۔۔،، مار وا نے آنسوں سے بھری نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"من۔۔ تم فکر مند نہ ہو بس کچھ دونوں کی مہلت دے دو۔۔ میں قانون کے خلاف نہیں جا سکتا۔۔۔پہلے بھی تم لوگوں نے ایک آدمی کو پکڑا اور میرے حوالے کرنے کی بجائے مار دیا اس بار ایسی غلطی نہ کرنا میں روح کے قاتلوں کو ڈھونڈنا چاہتا تھا جو اس آدمی کو معلوم تھے پر۔۔۔۔

تم بس اپنا خیال رکھو اوکے۔۔۔۔،، اس نے مار وا کی رخسار تھپتھپا کر کہا اور موبائل سنبھالتے ہوئے کوریڈور سے نکل گیا۔

"وہ اس کے پاس بھی آجاتا تو کبھی نہ بتاتا۔۔۔مجھے کیوں لگتا ہے بھائی کہ صباء کی گڈنیپ

پلیننگ اور روح کی موت کے پیچھے ایک ہی انسان ہے۔۔۔نہ جانے کیوں رہ رہ کے ایسا لگ رہا ہے۔۔۔،، ماروا سینے پر ہاتھ باندھ
پر سوچ انداز میں بولی اور ثمر کو دیکھا۔

ثمر نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔

"اب دیکھیں نہ۔۔۔وہ آدمی بھی بتانے کو تیار نہ تھا کہ وہ لوگ کون تھے۔۔۔اور یہ لوگ بھی نہیں بتا رہے۔۔۔کہ کس نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔اور وہ آدمی بھی پٹھان تھا اور یہ لوگ ان میں سے آدھے پٹھان ہیں۔۔۔۔ہاں مانتی ہوں کہ یہ پروف کافی نہیں پر۔۔۔،،

"پر کم بھی نہیں ہیں۔۔۔یو رائٹ من۔۔آج بھی تم ویسی ہی انٹیلجنٹ ہو۔۔۔۔۔پر کیا لگتا ہے ارشا اس آدمی کو جانتی ہے۔۔۔؟،،

وہ دونوں چلتے ہوئے لان کی طرف بڑھ گئے تھے ثمر کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے اپنے پیروں کو دیکھ چل رہا تھا۔جبکہ ماروا سامنے غائب نقطے کو

"شائد ہاں شائد نہ۔۔۔اس ویڈیو میں ردوبدل اس نے کروایا تھا۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ چہرے بدل دیئے تھے۔۔۔۔

آپ اس سٹوڈیو پہ گئے تھے جہاں سے یہ یہ سب کروایا گیا تھا۔۔،،

"ہوں پر وہاں اور کوئی ویڈیو نہیں تھی۔۔مجھے تو لگتا ہے یہ ویڈیو ایڈیٹنگ تھی۔۔۔وہ تھی ہی نہیں۔۔۔،، ثمر نے کہا تو ماروا نے چونک کر اسے دیکھا پھر یاد کرنے لگی۔۔

نہ وہ بیک گراؤنڈ تھا ویڈیو کا نہ وہ مردوں کے کپڑے تھے۔نہ وہ آدمی تھے۔

وہ سر تھام گئی۔

"ہاں وہ ویڈیو فیک تھی۔۔،، ثمر نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ویڈیو تھی پھر کس کی۔۔۔،،ماروا کو تجسس ہوا

"ارشا اور۔۔۔۔،،وہ کچھ پل کو رکا اس کی ماموں زاد کس قدر گری ہوئی تھی۔

"اور اس کے بوائے فرینڈ کی اسفی کو معلوم ہے اس دن ہی اے_کے نے اسفی کو بتا دیا تھا۔۔،، ثمر نے سر جھکائے ہی کہا۔

ماروا نے بھی سر جھکا لیا۔ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی

"اب آپ ہی اسفی کو کنوینس کر سکتے ہیں کہ وہ ارشا کو پکڑ لے اور کڑی سے کڑی سزا دے۔

مرے ہوئے لوگوں کے پیچھے وہ زندہ لوگوں کو مار رہا ہے۔۔،،ماروا نے افسوس آمیز انداز میں کہا پھر رکی اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی واپس چل دی۔

"ایم سوری اسفی پر تم بہت زیادہ ہی شریف ہو اور وہ

New Era Magazine

لڑکی تمہاری شرافت کا فایدہ نہیں اٹھا سکتی قانون اور اچھائیوں نے تمہارے ہاتھ باندھے ہیں پر جو جیسا ہوتا ہے اس کے ساتھ ویسا ہونا پڑتا ہے تم سوچتے ہو وہ تمہیں سب اگل دے گی نہیں۔۔اس عورت کے ساتھ دو ہاتھ کرنے پڑیں گے۔۔اس کے سارے کالے چیٹے کارنامے وہ ہی اگلوا سکتا ہے۔۔۔،، ثمر اپنی جینز کی جیب سے فون نکالتے ہوئے بڑبڑایا اور نمبر ڈائل کرتے ٹہلتے ہوئے دائیں کوریڈور کی جانب چل دیا۔

"اسلام علیکم۔۔جناب۔۔۔،، وہ خوش مزاجی سے مسکرا کر بولا

"وعلیکم السلام کیا حال ہے،، سامنے سے بھی اسی انداز میں جواب وصول ہوا۔

"ایک کام تھا یار۔۔جو فوٹو تمہیں بھیجی ہے ان کی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں رہتی ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔،، وہ اس طرح اس لئے بات کر رہا تھا کیونکہ آس پاس لوگ گزر رہے تھے پر سامنے والے کی سمجھ میں آگئی بات تبھی قہقہہ بلند ہوا۔

"اسفی اور تم سے ایک لڑکی نہیں سنبھالی جاتی اس محترم نے بھی ابھی مجھے فوٹو سینڈ کی ہے۔۔،،

"سنبھال تو ہم لیں پر ہم سنبھالنا نہیں چاہتے تو ہے نہ اب بیٹا پٹھانوں والا روپ دھار لے۔۔۔،، ثمر واپس چلنے لگا تھا اور مسکرا کر بولا۔

"کیوں میرے ہاتھوں سنگین جرم کروانا چاہتے ہو تم دونوں دوست ہو یا دشمن

New Era Magazine

آخرت کے روز تو تم دونوں نے میرا واقف بھی نہیں بننا۔۔,,وہ خفیف ہوا تھا پر لہجہ شرارت سے بھرا تھا۔

"ہماری دوستی اتنی کمزور بھی نہیں ہے اور اب تو تمہیں اسفی نے بھی کہا اب نخرے بند کر،، ثمر نے مصنوعی غصے سے کہا تو دوسری طرف سے قہقہہ گونجا۔

"جو حکم جگر۔۔،،وہ قہقہے کے درمیان بولا۔۔پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد ثمر نے کال کاٹ اسفار کا نمبر ڈائل کیا۔

"ابے سالے۔۔۔تو۔۔،،

"ٹھنڈا ہو۔۔تب تمہاری ہیٹلر بہن وہاں موجود تھی۔۔۔مجھے لگا اگر اس نے سن لیا ایسا ویسا کچھ تو جان نکال دے گی۔۔ خیر اب اگر وہ کچھ بھی جانتی ہوئی تو وہ اگلوا لے گا۔۔میں تو سوچ رہا تھا عورت ہے تمیز سے پیش آئیں پر وہ اس لائک نہیں۔اب رکھ اور بھی بہت

کام ہیں۔۔،،اسفار رعب سے بولا اور کال کاٹ گیا۔

ثمر مسکراتے ہوئے فون جینز میں ڈال واپس مڑنے لگا تھا کہ اس کے کانوں پہ وہی آواز دستک دینے لگی وہ بجلی کی پھرتی سے مڑا سامنے وہ ہی تھی کسی عورت کے ساتھ جس کا دوسری طرف منہ تھا اور وہ جھک کر کچھ کر رہی تھی۔

سنہری بالوں کو ٹیل پونی کر رکھی تھی چند لیٹیں رخساروں کو چھو رہی تھی جنہیں اس نے منہدی سے لال ہوئے انگلیوں کے پوروں سے پیچھے کیا۔وہ کالے پرینٹیڈ شلوار قمیض میں ملبوس تھی کشمیری کڑھائی والی چادر سر پہ ٹکائے گلابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ سجائے ہوئے تھی

"آخر آج ہمیں ملنا تھا۔۔،، ثمر کا دل زور و شور سے دھڑکنے لگا اور قدم بے اختیار اس کی جانب بڑھے۔

"آجاؤ میری جان۔۔دیکھا آپ کے پاس چپ ہی نہیں کرتا میرا شہزادہ۔۔میری جان۔۔،، رانی نے ننھے منے چھوٹے سے بچے کو اپنی گود میں اٹھایا ثمر چند قدموں پہ ہی فریز ہو گیا۔

"وہ کسی کی ہو چکی ہے کسی کی ماں اور بیوی بن چکی ہے سیٹھ ثمر۔۔فرسٹ کیس تم ہارے ہو مبارک ہو،،دل میں کوئی ہنس رہا تھا آنکھیں پانیوں سے بھر آئی۔اتنے میں رانی اس کی جانب بڑھی تھی مسکراتے ہوئے ثمر کے سامنے اس کا سراپا دھندلا گیا تھا۔ پر نہیں وہ کسی اور کی جانب بڑھی تھی۔

وہ اس کے پاس سے گزر گئی ثمر نے آنکھیں مندلی دل میں شدید درد اٹھا تھا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو مرنے کو ہو گیا لڑ کھڑا کر بینچ پہ گر گیا وہ کسی کے ہمراہ چلتے ہوئے جا رہی

New Era Magazine

تھی۔

"سب ختم ہوا۔۔۔ہر سٹوری کی ہیپی اینڈ نگ نہیں ہوتی۔۔،،وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال مخالف سمت چل دیا دونوں الگ الگ راستوں کے راہی تھے پر کئی راستے کہیں نہ کہیں جا کر ملتے ضرور ہیں۔۔۔

****

ارشا ہوٹل سے نکلی تھی اور روڈ پر کھڑی ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی۔

"ٹیکسی۔۔۔،،اس نے گزر رہی ایک ٹیکسی کو اشارہ کیا پر وہ رکی نہیں اتنے میں ایک ٹیکسی کچھ فاصلے پہ آرکی وہ ڈوپٹہ ایک شانے پہ ٹکاتی سن گلاسز ٹھیک کرتی ٹیکسی کی جانب بڑھ گئی۔

وہ ابھی کچھ بات کرتی ٹیکسی کا دروازہ کھولا وہ پہلے حیرانگی سے ٹیکسی ڈرائیور کو دیکھنے لگی۔

پھر مسکراتی بیٹھ گئی کچھ دیر بعد جب وہ عجیب راستوں پہ دوڑتی ٹیکسی کو دیکھنے لگی تو خوف زدہ ہو گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے سر پہ ڈنڈا اٹھا کر دے مارا۔

اب جا کر اسے ہوش آئی وہ چاروں اطراف دیکھنے لگی۔ گھپ اندھیرا تھا ہر طرف۔

New Era Magazine

"کوئی ہے دروازہ کھولو۔۔۔۔،،

"ہیلپ می۔۔،،وہ بھاگتی ہوئی دروازے تک پہنچی راستے میں کئی دفع وہ کئی بھاری بھرکم اشیاء سے ٹکرا کر گری۔

"ہائے کتنا اندھیرا ہے کوئی لائٹ جلائے گا۔،،وہ دانت پیس چلائی تھی۔پھر بورڈ ڈھونڈنے لگی پر ملا نہ۔

"کون ہے۔۔۔۔۔مجھے یہاں کیوں لائے ہو اف کتنا اندھیرا ہے یار۔۔۔۔،،ارشا کا دم گھوٹنے لگا تھا ہر طرف کالی رات کی مانند اندھیرا تھا وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی آخر مردانہ پیروں کی چھاپ کمرے کے نزدیک آرکی اور جس طرح دروازہ کھولا گیا سامنے والے کے رعب کا اسے علم ہو گیا۔

وہ بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کمر پہ ہاتھ ٹکا آنکھیں سکوڑ سامنے والے کو دیکھنے لگی۔ سفید پیروں میں پشاوری کالی چپل سفید کلف زادہ پجامہ کرتا۔کرتے کے سنہری بٹن چمک رہے تھے البتہ آستینوں کو فولڈ کر رکھا تھا جس وجہ سے اس کے سفید مضبوط بازو نمایاں نظر آرہے تھے۔اب ارشا کی نظریں اس کے خوبصورت دلکش چہرے پہ جا رکی۔۔

براؤن سٹائلش برائڈ،گلابی ہونٹوں میں سگریٹ دبا رکھی تھی گہری براؤن آنکھوں کو

New Era Magazine

سکوڑے کھڑی مغرور ناک پہ غصہ تھا جو اس شخص پہ بہت جچ رہا تھا۔۔۔

گہرے براؤن بال فلو سٹائل میں اٹھے ہوئے تھے۔

ارشا کافی دیر اسے یونہی تکتی گئی۔

"ہائے ہینڈ سم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی تھی۔سامنے والے کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ابھی بھی تمہاری بغیرتی سر پہ چڑھ کر بول رہی ہے مس ارشا۔۔۔۔"وہ اس کے سامنے صوفے پہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ ایک ہاتھ صوفے کی پشت پہ ٹکا بیٹھ گیا۔ارشا یہ نہیں جانتی تھی اب بس۔۔۔

اس کی ساری چالاکیاں یہاں ختم اور موت سے بر تر زندگی شروع۔

"اب تعریف کرنا بغیرتی تو نہیں نہ۔۔ویسے مجھے تم پسند آئے۔۔آئی تھینک تم ایک بگڑے ہوئے پٹھان لگ رہے ہو۔۔۔

۔خیر مجھ جیسی بیوٹی کو تم جیسا ہینڈ سم نوجوان کیوں اٹھوا سکتا ہے میں جانتی ہوں۔۔"وہ بالوں کو پیچھے جھٹکا دیتی آنکھ دبا ایک نزاکت سے بولی۔

"انٹرسٹنگ۔۔۔ویری انٹرسٹنگ۔۔۔۔"وہ سر کو خم دے بھنورے آچکا مسکرا کر بولا

ارشا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور وہ بہکی بہکی نظروں سے سامنے بیٹھے مکنا طیسی شخصیت کے حامل نوجوان کو دیکھنے لگی۔جو اسے سنجیدہ نگاہوں سے دیکھ سگریٹ کے

New Era Magazine

چھوٹے چھوٹے کش لے رہا تھا جیسے ہی وہ ہاتھ پیچھے کرتا دھواں اس کے چہرے کو دھندلا جاتا۔

وہ بنت حوا ہے یہ بات بھول چکی تھی اس کا ضمیر اسے چھوڑ کر کب کا جا چکا تھا تبھی تو اسے کوئی دکھ تکلیف نہ ہو رہی تھی

"ویسے تمہیں معلوم ہے تم اب یہاں سے کہیں نہیں جانے والی۔۔،،وہ چاروں اطراف نظریں گھما کر مصنوعی خفگی سے بولا۔

"تم یہاں میرے ساتھ رکو گے تو مجھے پروبلم نہیں ہے۔۔۔۔،،وہ اس کی جانب بڑھی۔

سامنے والے کا پھر سے قہقہہ بلند ہوا۔

"کیوں پہلی نظر کی محبت ہو گئی ہے کیا؟؟،،وہ دلچسپی سے بولا۔

"ہاں لگ تو رہا ہے۔۔۔اتنے ہینڈ سم بندے سے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔،،وہ مزید اس کے پاس جا رہی تھی سامنے والے نے اپنی جیب سے ایک بوتل نکال اس کی جانب پھینکی۔

ارشا نے پھرتی سے کیچ کر لی۔

"ثابت کرو۔۔۔،،وہ مسکرا کر ایک ہاتھ صوفے کی پشت پر ٹکا کے بولا

New Era Magazine

"مجھے کیا ملے گا۔۔،،وہ بغیرتی کی ہر حد پار کر چکی تھی۔

"یہ تو جس قدر بتائی گئی تھی اس سے بڑھ کر بے شرم نکلی۔۔شراب کو دیکھ بھی ویسے ہی ری ایکٹ کر رہی ہے۔۔۔بیٹا اے کے اچھا پھنسا ہے تو۔۔۔۔،،وہ ارشا کا جائزہ لیتے ہوئی ہونٹوں کو مسلتے ہوئے سوچنے لگا۔

"جو تم کہو پہلے یہ پیو تو۔۔،،وہ دانت پیس مسکرا کر بولا۔

"ایسے کیسے۔۔۔۔اتنا تو میں جانتی ہوں تم نے مجھے یوں ہی نہیں اٹھوایا۔۔کیا چاہئے۔۔۔،،وہ اس کے صوفے کے گرد چکر کاٹتے ہوئے بولی۔

"میں نے تمہیں نائٹ کلب میں دیکھا تھا تو دل آ گیا اسی لئے اٹھوالیا۔۔،،اس نے ترچھی نظروں سے ارشا کو دیکھا جواب صوفے کے ہینڈل پہ ٹک گئی تھی۔ بڑا گلا بے ہودہ لباس ڈوپٹہ نام کی چیز نہ تھی اور چہرے پہ بے حیائی سجائے وہ اپنی اوقات بھولے یہ بھولے کہ وہ عورت ہے۔۔پر ایسی عورتوں کو کہاں کی پرواہ ہوتی ہے۔۔ اے_کے نے نظریں جھکا مٹھیاں بھینچ لی۔

اتنے میں ارشا بوتل کو منہ لگا چکی تھی۔

"یہ لو۔۔اور مجھے تم چاہئے آئی لو یو۔۔۔۔،،وہ اس کی باہوں میں گرتے ہوئے بولی اور وہاں ہی بے ہوش ہو گئی اس کو نشانہ چڑ چکا تھا۔

اے_کے نے اسے اٹھا کر نیچے پٹخا اور کپڑے جھاڑتے باہر نکلا۔

"ان سالوں کو تو میں پوچھتا ہوں کسی وحشی عورت کو میرے پلے ڈال دیا۔۔تو بھی پاگل تھا کلب میں جانے والی لڑکیوں کو کہاں ڈر ہوتا ہے۔۔،،وہ اسفار کس نمبر ڈائل کرنے لگا پھر لاونج میں جا بیٹھا۔

"تم ایک نمبر کے کمینے انسان ہو اسفی۔۔۔۔۔کس بلا کو میرے پلے باندھ دیا وہ تو مجھے دیکھ ڈرنے کی بجائے پھیلتی جا رہی تھی۔۔،،وہ پانی کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب۔۔؟،،اسفار نہ سمجھی سے بولا وہ تو ارشا کو جانتا ہی نہیں تھا۔

"وہ جو عبداللہ رحمان تھا جلاد اس کے ساتھ لڑکی تھی ریشماں جو بھاگ نکلی تھی۔۔یہ ہی تھی وہ۔۔،،اے_کے سنجیدگی سے بولا۔

"ریلی دس از گڈ نیوز۔۔

اب تو اسے سنبھال یہ ایک ایسی چابی ہے جس سے ہم ہر معافیا کو پکڑ سکتے ہیں۔۔،،وہ سنجیدگی سے بولا۔پھر کچھ دیر کی گفتگو کے بعد اس نے کال کاٹ دی اور سر صوفے کی پشت سے ٹکا لیا۔

اپنے پاس سے جب اسے ارشا کی پرفیوم کی خوشبو آنے لگی تو وہ مٹھیاں بھینچ اٹھا اور سیڑھیاں چڑھ اپنے کمرے میں گیا اور ورڈروب سے کپڑے نکال واش روم گھس

New Era Magazine

گیا۔۔

****

جتنا آساں تھا منانا اُس کو

اُتنا آساں تھا خفا ہونا بھی

جب مقدر میں لکھا تھا ملنا

پھر تو بنتا تھا جدا ہونا بھی

بیڈ پہ سامنے لیپ ٹاپ رکھے کشن پہ سر ٹکائے آڑھے ترچھے انداز میں لیٹا ہوا تھا۔

کالا کرتا پجامہ اس کی اداسی کو مزید بڑھا رہا تھا۔

ساتھ ساتھ بکھرے بال اور گلابی مائل آنکھیں بھی بہت اضافہ کر رہی تھیں۔

"یار تو نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے۔"

سہیل نے اس کو لیپ ٹاپ سے ہی گھورتے ہوئے کہا۔

"تین دن ہو گئے ہیں اس ظالم سماج کو مجھ سے میری صبی کو چھینے۔ حویلی میں قدم رکھتا

ہوں تو اسے کمرے میں بھگا دیتے ہیں۔یہ کیسے رسم و رواج ہیں مجھے نہیں پسند۔۔"

وہ منہ لٹکا کر بولا۔

سہیل ہنسی قابو میں رکھے ہوئے تھا۔

"یار آج مہندی ہے کل بارات پھر دیکھ ہی لینا ہے تو نے بھابھی کو۔

ایسی کیا آگ لگی ہے تجھے ؟،، سہیل خفیف سا ہوا۔

"تم نہیں سمجھو گے سہیل محبت میں ایک پل کی بھی دوری برداشت نہیں ہوتی۔

اور یہاں تو ان _لمٹیڈ پل ہیں۔تو کوئی آئیڈ یا دے یار میرا تو دماغ کام نہیں کر رہا تین

دن سے بلکل نیند نہیں آئی۔اور اس کا نمبر بھی بند ہے اچھا ترپاپڑ پا کے مجھے میری ہی

بیوی دے رہے ہیں۔۔۔جیتنا آسانی سے نکاح ہوا تھا اتنا ہی مشکل یہ رخصتی کا چونچلا

ہے۔۔"وہ تپ کے بول رہا تھا۔

اور وہ واقع ہی سیریس تھا سہیل

سوچنے لگا۔

"مل گیا آئیڈیا۔۔"سہیل چوٹکی بجا کے بولا سمیر سیدھا ہو بیٹھا۔

"کیا۔۔۔کیا"وہ بے قراری سے بولا تو سہیل کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

"ہیر رانجھا، سسی پنوں، سوہنی مہینوال، لیلا مجنوں جیسے اس ظالم سماج سے چھپ

New Era Magazine

چھپ ملتے تھے ویسے ہی تم لوگ بھی کوئی سین بناؤ۔۔" سہیل آنکھ دبا کر بولا۔ سمیر کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی تین دن سے وہ یہ کیوں نہیں سوچ سکا۔

"ویسے تجھے یہ پہلے بتانا چاہیے تھا کمینے چل اب دفع ہو مجھے آگے کا پلین سوچنے دے۔۔" سمیر لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ سے اتر لیپ ٹاپ میز پہ رکھ پین پیپر اٹھا لایا۔

"بڑا کمینہ ہے تو مطلب پورا ہوا تو نکل لیئے۔۔" سہیل مصنوعی غصے سے دانت پیس بولا۔

سمیر کا قہقہہ بلند ہوا اور اسے فلائی کِس دے لیپ ٹاپ بند کر دیا پھر تیز تیز ہاتھ چلانے لگا۔

چند پل لکھتے رہنے کے بعد وہ خط دیکھنے لگا۔

یہ اس کی زندگی کا پہلا لو لیٹر تھا جو وہ اپنی بیوی کو ہی لکھ رہا تھا یہ سوچ وہ مسکرایا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

آج اس نے نہ بال سنوارے تھے نہ کپڑے بدلے پیچھلے تین دن سے وہ جس لباس میں تھا اسی میں حویلی جا رہا تھا باہر نکل اس نے بڑے گیٹ کو کنڈی لگائی اور حویلی کی راہ پکڑی۔

اشرف صاحب اور مسز جٹ بھی حویلی میں ہی تھے۔

New Era Magazine

****

کبیر کے معدے کو واش کیا گیا تھا پھیپھڑوں پہ بھی بہت برا اثر ہوا تھا زہریلی اور نشا آوار ادویات کا وہ بچ تو گیا تھا پر صحت یاب نہیں ہوا۔

شادی کی تیاریاں دو دن سے عروج پہ تھیں پر ابھی باہر کا کوئی نہ تھا گھر کے لوگ ہی تھے۔۔

اس وقت بڑے سب لاؤنج میں بیٹھے گپ شپ مار رہے تھے اور ساتھ ساتھ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ازما کبیر کو لے کر کچھ فاصلے پر صوفے پہ بیٹھی اسے کھیچڑی کھلا رہی تھی۔

ماروا اور ثناء برآمدے میں بیٹھی ہلدی اور مہندی کا سامان تیار کر رہی تھیں۔

بہت کچھ بدلا تھا لیکن یہ رسمیں نہیں بدلی تھیں۔

ارشا میسنگ تھی پر کسی کو پرواہ نہ تھی تایا جان بھی چند آنسوں بہا خاموش ہو گئے۔پر وہ نظریں نہیں اٹھا سکتے تھے غیر مند مرد تھے وہ پر ان کی خوداری اور غیر مندی ان کی اولاد میں نہ تھی۔

پر آج کل ثناء ٹھیک رہنے لگی تھی ثمر کو نظر اٹھا کر نہ دیکھنا اس نے معمول بنا لیا تھا۔

New Era Magazine

اب بھی ثمر ہال میں کھڑا لائٹنگ لگوا رہا تھا۔رات بہت تیز طوفان آیا تھا جس وجہ سے ساری تیاریاں تباہ ہو گئی۔

"اسلام علیکم!"سمیر حویلی میں داخل ہوا تو پہلی نظر جھولے پہ بیٹھی صباء پہ پڑی جس کی اس کی طرف پیٹھ تھی۔

وہ یوں ہی کتاب پکڑے بیٹھی تھی پر خیال تو اس کا بھی سمیر کی طرف ہی تھا۔

اس کی آواز سن وہ جھولے سے اٹھ کر مڑنے لگی تھی۔

"نہ کاکی۔۔چپ چاپ اندر جا۔۔"دادی اماں جو مارواکی مدد کر رہی تھی سخت لہجے میں بولی سب مسکرا دیئے تھے سوائے صباء اور ثمر کے ساتھ کھڑے سمیر کے۔

وہ مسکراتے بھی کیسے۔؟

ان کے لئے تو یہ ظالم سماج ظالم ہی تھا۔

"چلیں دلہن رانی"ثناء مسکرا کر بولی اور اسے شانوں سے تھام کر چل دی حجاب میں لپیٹا چہرہ مزید مرجھا گیا۔

"ہاں جی جوان کیا کام ہے۔۔؟؟"فیضان صاحب نے مصنوعی سختی سے پوچھا تو سمیر آہستہ آہستہ چلتا لاؤنج میں داخل ہوا۔

New Era Magazine

"بس یوں ہی آپ لوگوں نے تو مجھے لاوارث بچے کی مانند چھوڑ دیا وہاں۔۔۔" وہ بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"ثمر بھائی یہ میں کیا سن رہی ہوں میں بچے کو اپنی بہن بہیا کے دے رہی ہوں۔۔۔ شادی کی ڈیٹ بڑھا دیں۔۔۔" ماروا مہندی چاندی کے جیسے چمک رہے باؤل میں نکالی اور سنجیدگی سے بولی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم من۔۔۔" ثمر نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو سمیر خوف زدہ ہو کر بھاگ کر لاؤنج سے نکل برآمدے میں ماروا کے پاس گیا۔

"اب اتنا بھی بچہ نہیں ہوں۔۔۔ اور آپ کو مجھ پہ رحم نہیں آرہا کیا۔۔۔؟" وہ ماروا کے پاس بیٹھ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ ماروا مسکرا دی اتنے میں اس کا فرش پہ پڑا فون بجا۔ سمیر نے فون پہ جھانکا اور "اسفی کالنگ" دیکھ منہ بسور گیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا ثمر بول پڑا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں ہمیں بھلا تم پہ ترس کیوں آئے گا۔۔" ثمر کمر پہ ہاتھ باندھے برآمدے میں آ کھڑا ہوا۔

سمیر منہ بسورا اٹھ کھڑا ہوا۔

"سوچ لیں ایک دن آپ کی بھی شادی ہونی ہے پھر ہم آپ کو ایسے ہی بھابھی سے

نہیں ملنے دیں گے۔"وہ بھنورے سکوڑ دھمکانے والے انداز میں بولا۔

ثمر کے ساتھ ساتھ مارواور لاؤنج میں بیٹھے سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

"توسب تم ہمیں دھمکیاں بھی دو گے لگتا ہے تمہارا ارادہ رخصتی کا ہے ہی نہیں۔۔"

ثمر نے حد درجے کی سنجیدگی سے کہا۔سمیر کی حالت پہ سب اپنی ہنسی دبا رہے تھے۔

"یہ بار بار آپ رخصتی کیوں روک رہے ہیں بھائی صاحب۔۔"وہ زچ ہو کر بولا اور تپ کے صوفے پہ جا بیٹھا۔

"تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔۔"ثمر نے مزید کہا۔

سمیر بس گھور کر چپ ہو گیا۔

بیچارہ ڈر گیا کہ کہیں واقع ہی رخصتی رک نہ جائے۔

"سائیں۔۔مردان میں کچھ آدمی آئے ہیں۔۔"ملازم نے آکر ثمر سے کہا تو وہ حیران ہوا۔

"بھائی آپ سے ہی ملازم نے کہا ہے۔"ماروا نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلا کر چل دیا۔

وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ کچھ دونوں کی زمہ داری ہے پر وہ اس بات سے انجان تھا کہ ماروا تو اسے ہمیشہ کے لئے پھنسانے والی تھی ان زمہ داریوں میں۔

"کبیر آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کے لئے جوس لے کے آتی ہوں۔۔"ازما ٹیشو سے

New Era Magazine

کبیر کا منہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

پھر برتن اٹھا کر لاؤنج سے نکل گئی۔

سمیر کے ذہین کام کر گیا اور وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔؟" اشرف صاحب نے پوچھا۔

"گھر جا رہا ہوں۔۔" وہ معصومیت سے بولا اور لاؤنج سے نکل گیا ایک بلند قہقہے نے اس کا پیچھا کیا۔

"اب بڑوں بھی میرا مذاق اڑائیں گے" وہ روہانسا ہو کر سوچتا کیچن کی جانب بڑھ گیا۔

ازما آم کاٹ رہی تھی۔

"ازما میری بہن! کیا کر رہی ہو؟" وہ بڑے احترام سے بولا ازما نے منہ کھولے اسے دیکھا۔

"تمہیں بخار ہو گیا کیا بھابھی کی جدائی میں۔۔؟" ازما سنجیدگی سے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ بولی۔

"تم لوگوں کی میرے ساتھ کیا دشمنی ہے؟" سمیر تپ کر بولا۔ اور سینک کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ ازما نے شانے آچکائے

"دیکھ ازمی میں صباء کو دیکھے بغیر چین میں نہیں رہتا تو تم میرا قاصد بنو گی میرے

محبوب تک میرا پہلا لو لیٹر پہنچانے میں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

" یہ فالتو کے کام مجھ سے نہیں ہوتے انڈرسٹینڈ۔۔" ازمانے بگڑ کر کہا اور اسے گھور کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"ٹھیک ہے مت کرو۔" وہ رونی شکل بنا کر بولا۔

"رک جاؤ ڈرامہ کینگ۔۔لاؤ دو اپنا پہلا لو لیٹر۔۔" ازمانے مسکرا کر کہا اور ہاتھ اس کے سامنے کیا۔

سمیر نے مسکراتے ہوئے جیبوں کو ٹٹولا اور ایک سفید تہہ شدہ صفحہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

ازمانے مسکرا کر خط کھولنا چاہ۔

" بری بات بھائیوں کے لو لیٹر نہیں پڑھتے اب اچھی بہنا کی طرح اسے اپنی بھابھی تک پہنچادو۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ بولا تو ازمانے غصے سے اسے گھورا۔

"پلیز۔۔" سمیر نے پھر سے رونی شکل بنائی تو ازمانے اس کے سر پہ تھپکی رسید کی۔

"تم پاگل ہو سمیر۔۔۔ویسے راز کی بات بتاؤ؟

وہاں بھی یہ ہی حال ہے۔۔۔

تم دونوں کی رخصتی۔۔ "

"بس بس اب تم نے اگر کہا کہ رخصتی نہیں ہو گی تو میں پھر سے اپنی بیوی کو لے کر بھاگ جاؤں گا۔۔اس بار اصلی والا بھاگوں گا۔۔" وہ خوف سے آنکھیں پھیلا کر چلایا اور پھر کیچن سے نکل گیا۔

ازما ہنستی ہوئی جوس بنانے لگی اور دو گلاسوں میں جوس نکالا ساتھ ایک جگ بھی رکھ لیا۔

خط کو پلو میں چھپا لیا اور ٹرے اٹھا کر چل دی۔

لاؤنج میں جا کر اس نے ایک گلاس کبیر کو پکڑایا اور ایک اٹھا سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

****

صباء بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے گود میں کشن رکھے آہستہ آہستہ اپنے سیاہ کالے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے نظریں کسی غیر اہم نقطے پر ٹکائے بیٹھی تھی۔

ازما نے گلا صاف کیا تو وہ چونکی آنکھوں میں آئی نمی کو جلدی سے صاف کیا اور مسکرائی۔

"غضب خدا کا تم دونوں تو ایسے پاگل ہو رہے ہو جیسے پھر کبھی ملنا ہی نہ ہو۔۔" ازما سخت لہجے میں بولی۔

"خدا نہ کرے ایسا۔۔" صباء کی روح تک کانپ گئی۔ وہ تڑپ کر بولی جو ازما سمجھ گئی تھی۔

"نہیں کرے گا۔

اللہ تم دونوں کی لمبی عمر کرے۔اور یہ لو۔۔"ازمانے مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور اس کے سامنے خط لہرایا۔

"سمیر کا ہے۔"وہ سنجیدگی سے تہہ شدہ خط گھماتے ہوئے مسکراہٹ دبا بولی۔صباء کھلکھلا اٹھی تھی اور بھاگ کر بیڈ سے اتری۔

"پہلے یہ بتاؤ رو کیوں رہی تھی۔۔"ازمانے خط والا ہاتھ اونچا کر لیا۔

"تین دن سے ایک بار بھی انہیں نہیں دیکھا آپی۔

فون بھی نہیں ہے جو بات کر سکوں۔۔اسی لئے آنکھیں بھر آئی۔۔"وہ تیزی سے بولی۔اور اچھل کر خط پکڑنے لگی۔

"پاگل ہو تم دونوں۔۔"ازمانے اس کے سر پہ تھپکی رسید کرتے ہوئے خط تھمادیا۔صباء نے منہ دوسری طرف کر جلدی سے تہہ کھولی۔

"اسلام علیکم!

میری پیاری زوجہ محترمہ!ان تین دونوں نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔جو آنکھیں آپ کو دیکھتے دیکھتے بند ہوتی تھیں وہ دیر رات تک نہیں بند ہوتیں۔

بہت بے چینی رہتی ہے شائد زندگی میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ میں تمہیں دیکھ نہیں

سکا۔

اسی لئے میرے دل کا حال برا ہے۔

یہ ظالم سماج ہے جاناں!!

دیدار یار سے محروم رکھتا ہے!!

خیر میں نے بھی ایک ترکیب نکال لی ہے۔

دو بجے باغ میں آنا تمہارا شوہر، تمہارا وہاں بے صبری سے انتظار کر رہا پایا جائے گا۔

تمہارا بیچارہ شوہر،"

وہ خط پڑھتے ہوئے مسکرائی آخر پہ ایک ایموجیز بنا تھا جس کی ایک آنکھ بند تھی ہونٹ سکڑے ہوئے تھے۔

"اب میں باغ میں کیسے جاؤں گی؟" وہ بڑبڑائی۔

ازما کی موجودگی کو وہ بھول چکی تھی۔

"میں ہوں نہ۔

جا پارو جی لے اپنی زندگی۔

یہ ظالم سماج کیا سمجھے عشق کرنے والے بیوقوف لوگوں کو۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔

"آپی ایسا نہیں ہے۔

New Era Magazine

آپ تو سمجھ دار ہیں نہ۔ محبت میں دوری نہیں ہوتی۔" وہ سر جھکائے مدھم آواز میں بولی۔

" ابھی بچے ہو تم دونوں اسی لئے یہ سوچتے ہو۔ خیر میں کچھ کرتی ہوں اپنے بھائی بھابھی کو یوں ہی مرنے نہیں دے سکتی۔" وہ مسکرا کر بولی۔

اپنی جگہ ازما بھی سچی تھی۔ اور صباء بھی،

کیونکہ صباء اور سمیر کی محبت ہی کچھ الگ تھی۔

****

سمیر آم کے درخت کے ساتھ ٹیک لگائے سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا کچی سڑک کو دور دور تک دیکھ رہا تھا۔

دل دھڑکتا ہی جا رہا تھا کیونکہ تین دونوں بعد وہ آنے والی تھی اس کے سامنے۔

ایک نظر اس نے سفید کلائی پر بندھی سلور کی چین اور سرخ چمک رہے ڈائل پہ ڈالی۔

دو بج چکے تھے۔

پھر بے قراری مزید بڑھی وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے ہاتھ کو آپس میں جکڑے بے تاب ٹہلنے لگا۔

نظریں سڑک پر ٹکی ہوئی تھیں۔

New Era Magazine

ایک ایک منٹ بعد وہ گھڑی پہ نظریں ڈال رہا تھا۔

آدھا گھنٹہ وہ یوں ہی باغ میں ٹہلتا رہا۔

پھر تھک کر آم کے درخت کے نیچے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا ایک گھنٹے پہ ہاتھ ٹکائے دوسرے سے بالوں کو درست کر کے ایک بار پھر اداس نظریں اٹھائیں۔

روح کو سکون ملا۔دل مزید دھڑکا اور ہونٹ خوشی سے یہاں سے وہاں تک پھیل گئے۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

سامنے سے صباء درختوں کے سائے میں چلتے ہوئے آرہی تھی۔

کالے رنگ کا عبایا اس بار حجاب کی بجائے نقاب تھا۔وہ آہستہ آہستہ دھڑکتے دل کے ساتھ چلتی سمیر کے سامنے جا رکی۔

اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔دائیں ہاتھ سے اس نے پردہ ہٹایا اور بڑے پیار سے نظریں اٹھا کے اپنے مجازی خدا کو دیکھا۔

پھر مسکرا کر اپنا مرمری ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا۔

سمیر نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

پھر ہاتھ تھامے ہی بیٹھ گیا۔

New Era Magazine

صباء نظریں جھکائے لالی رخساروں پہ لئے اس کے عقب میں بیٹھی تھی۔

"کچھ بولو گی یا تین تینوں میں گونگی ہو گئی ہو۔" سمیر نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو صباء نے اپنا ہاتھ کھینچ بیگ کھولا۔ پھر ایک بوتل نکالی جس میں پانی تھا اور ایک چاندی کا ڈبہ نکالا اور سمیر کی طرف بڑھا دیا اس نے کھولا تو اندر کھانا تھا۔ وہ پہلے اسے حیرانگی سے دیکھتا رہا اور پھر پیٹ پکڑ ہنسنے لگا۔

"کیا ہوا کھانا نہیں کھانا کیا۔؟

چل ادھر دو میں کھا لیتی ہوں۔۔" صباء سکارف اتارتے ہوئے تپ کے بولی اور ڈبہ اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا۔

"نہیں نہیں کھانا ہے۔۔" اس نے صباء کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"پھر چپ چاپ کھاؤ۔۔ اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے جناب۔۔۔" صباء نے گردن گھما کر اس کا جائزہ لیا۔

"شادی نہیں یہ لوگ میری بربادی کر رہے ہیں تمہیں دیکھنے سے محروم کر دیا اس ظالم سماج نے اور ان ظالم رسموں نے۔۔" وہ نوالہ بناتے ہوئے بولا صباء اس کی معصوم سی شکل دیکھ مسکرا دی۔

"ویسے تم آئی کیسے۔۔" سمیر نوالہ اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا

New Era Magazine

"تمہارے پیچھے کیا کیا نہیں کرنا پڑ رہا ڈیئر ہسبنڈ۔۔

آپی نے جھوٹ بولا کہ جٹ ہاؤس سے سامان لینے جانا ہے تو میں یہاں آئی۔۔"صباء نوالہ نگلتے ہوئے پانی کی بوتل کھولنے لگی۔

"کیسے گزرے پھر یہ دن۔۔"صباء گھٹنوں پر سر رکھ پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

سمیر نے گلابی آنکھوں کو اس کی آنکھوں میں گاڑ دیا پھر نظریں جھکا کر ڈبہ بند کیا اور درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلالی۔

"بتاؤں کیسے گزرے۔۔"سمیر نے گھمبیر آواز میں کہا تو صباء جھینپ گئی۔

"کیسے گزرے یہ دن

پوچھو نہ تیرے بن

باہوں میں آ جاؤ"سمیر نے شوخ انداز میں کہا تو صباء کھلکھلا دی۔

"تم بھی فیلمی ہوتے جا رہے ہو۔۔"صباء نے اس کی ناک دبائی۔

"تمہاری سنگت میں رہ رہ کے۔۔"بدلے میں سمیر نے بھی اس کی حرکت کو دوہرایا۔

"تم روتی کیوں رہی ہو صبی۔۔۔؟"سمیر اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظریں انگلیوں پہ جمائے بولا۔

New Era Magazine

"پتا نہیں، دل رونے کو کیا تو رو لیا کہتے ہیں رونے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے۔۔" وہ اس کے شانے پہ سر ٹکا آنکھیں مند گئی۔

سمیر نے بھی سکون کو اپنے اندر اتارتے ہوئے آنکھیں مند لیں۔

"مسز جٹ آپ یہاں سونے نہیں آئی۔۔ مجھ سے باتیں کرنے آئی ہیں۔۔ چلو اٹھو" سمیر نے آنکھیں کھول اس اپنے سامنے کیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا صباء کے سامنے ہاتھ کیا تو اس نے بڑی محبت سے اپنا ہاتھ اس کے سفید ہاتھ میں دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ سکارف کو بیگ پہ رکھ سمیر کے قدم کے ساتھ قدم ملانے لگی۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جس میں آموں کی خوشبوئیں رقص کر رہی تھیں۔

صباء نے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا چند بال جو دائیں رخسار کو چھو رہے تھے وہ ہوا نے اڑا دیئے۔

"ایک بات کہوں" سمیر نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور سنجیدگی سے بولا۔ صباء نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ہیر رانجھا، سسی پنوں، یہ سب عاشق تو شادی سے پہلے چوری چوری ملاقاتیں کرتے تھے۔

پر ہم تو شادی کے بعد یوں باغوں میں صحراؤں میں چوری مل رہے ہیں۔۔

New Era Magazine

ٹو گڈ۔۔۔" وہ بکھرے بالوں کو سنوارتے ہوئے ٹیڑھی نظروں سے صباء کے حجابی

چہرے کو دیکھ مدھم آواز میں بولا۔

وہ واقع ہی ان تین دونوں میں رانجھا بن گیا تھا۔

بکھرے بال، بیداری کی بدولت ہوئی گلابی آنکھیں۔

صباء ہنسی دبا کے ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی۔

کافی دیر وہ دونوں وہاں ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ٹہلتے رہے باتیں کرتے رہے اور اب وہ

جٹوں کے ڈیرے پہ تھے۔

"یاد ہے سمیر تم نے مجھے یہاں تھپڑ مارا تھا۔۔" صباء نے انگلی کے اشارے سے وہ جگہ

یاد دلوائی۔

"یہاں نہیں یہاں۔۔" سمیر نے اس کی کومل رخسار پہ ہاتھ رکھ کہا۔

"چلو اب چلتے ہیں وہاں میرے سسرال والوں نے حویلی سر پہ اٹھالی ہو گی۔" سمیر

آنکھیں پھیلا کر بولا تو صباء ہنستی چلی گئی۔

اور پھر حجاب کر لیا۔

سمیر نے قدم بڑھائے تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

"سمیر۔۔۔ تمہاری گاڑی کہاں ہے۔" صباء نے کچی سڑک پر کھڑی بائیک دیکھ، حیرانگی

سے سمیر کو دیکھا۔

"وہ۔۔۔وہ تو ورکشاپ کھڑی ہے۔کچھ دونوں تک لے آؤں گا۔۔بیٹھو۔" سمیر بائیک پہ بیٹھ بولا اور چابی گھمائی۔

صباء شائز زندگی میں پہلی بار بائیک پہ بیٹھ رہی تھی۔

ایسا بہت کچھ اس کے ساتھ ہو رہا تھا جو اس کا پہلا تجربہ تھا۔

"سمیر ایک منٹ مجھے بیٹھ لینے دو۔۔" وہ نقاب کرتے ہوئے بولی۔

سمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلتی گئی اسے پردے میں دیکھ۔

صباء نے اپنا ہاتھ سمیر کے شانے پہ رکھ بیٹھ گئی سمیر نے ریس دی اور پھر بائیک پچی سڑک پر چل دی۔

"صباء نقاب اتار دو لوگ کیا سوچیں گے کہ نہ جانے میں کس کے ساتھ ہوں وہ بھی جب میری رات کو مہندی ہے۔" وہ کچھ سوچ کر سنجیدگی سے بولا

"نہیں سمجھیں گے لوگ آپ کو جانتے ہیں آپ ایسے نہیں ہیں۔اور رہی بات نقاب کی تو وہ میں نہیں اتاروں گی۔ کسی کو حق نہیں بنتا مجھے دیکھنے کا سوائے آپ کے۔میں بنت حوا ہوں سمیر غیر محرم کو اپنا آپ نہیں دیکھا سکتی ورنہ اللہ کو کیا جواب دوں گی سمیر ان نظروں کا حساب کیسے دوں گی جو میری طرف غلط ارادے سے اٹھیں گی۔

New Era Magazine

تمھیں پتاہے یہ تین دن جن میں صرف کمرے تک رہی ایک طرف سے مجھے بہت سکون پہنچاتے رہے۔۔میرے دل نے کہا مجھے مکمل پردہ کرنا چاہیئے۔

یقین مانیں میری روح تک کو سکون مل گیاہے سمیر عام لباس میں ایسا سکون نہیں ہوتا۔آپ کو پتاہے ان تین دونوں میں مجھے کسی مرد نے نہیں دیکھا۔

میں اللہ کو خوش کرناچاہتی ہوں سمیر وہ ہمیں ہر چیز سے نوازتاہے۔۔اور ہم بندے اللہ اوراس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پہ عمل نہیں کرتے۔۔دنیا کی رنگین تصویر ایک دن ایکسپائر ہو جائے گی اور ہمارے عمال ناموں کو جب ہمارے ہاتھوں میں تھمایا جائے گا تو گناہوں سے ورقے بھرے ہوں گے۔ہم کیاجواب دیں گے اللہ کو جس نے ہمیں پیدا کیا سب کچھ عطاکیا۔۔"وہ بولتے بولتے رکی

"کیاآپ کو کوئی شکوہ ہے میرے پردے سے ؟۔۔"وہ بھی سنجیدگی سے مدھم آواز میں بولی۔سمیر نے نفی میں سر ہلایا۔ان دونوں کے ہونٹوں پہ مسکراہٹیں پھر سے بکھری تھیں بہت فخریہ مسکراہٹیں۔

سمیر کے دل ہیں س اطمینان ساچھا گیااور ساتھ ساتھ صباء کی محبت نے بھی اضافہ کیا عموماًلوگ دنیاسے سیکھ کرپردہ کرتے ہیں پر صباء کے دل نے پردہ تسلیم کیا

****

حویلی میں صباء کی مہندی ارینج کی گئی تھی۔

اور پیچھلی حویلی میں مردوں کا فنکشن عروج پہ تھا ان کی نسبت یہاں عورتوں میں

ہنگامہ کم ہی تھا۔

ڈھولکی کی ہلکی تھاپ پہ عورتیں گیت گا رہیں تھیں۔

اور لڑکیاں لوڈی ڈال رہیں تھی۔

ماروا سنہری اور نیلی ایمبرائیڈڈ لہنگا زیب تن کئے ہوئے تھی بڑے بڑے جھمکے ماتھا پٹی

ہلکا ہلکا میک اپ چہرے پر خوشی اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ لئے وہ

سٹیج پہ صباء کے ساتھ بیٹھی آہستہ آہستہ تالی بجا رہی تھی ساتھ ساتھ اس کی مہندی دیکھ

رہی تھی۔

مرد تو ویسے بھی حویلی میں داخل نہیں ہوتے تھے۔تو وہ صرف حجاب میں تھی۔

بغیر میک اپ،سادگی،پاکیزگی،معصومیت،شرمیلی سی مسکراہٹ،وہ واقع ہی بہت

خوبصورت تھی اور پردے نے اسے نکھار دیا تھا۔

اس کے پردے سے کسی کو کوئی عتراض نہ تھا اس نے ماروا سے کہا تھا حویلی میں کوئی مرد

نہ آئے۔

ماروا نے جب اسفی سے یہ بات شیئر کی تو وہ بہت خوش ہوا تھا۔

اور اب حویلی میں کوئی ملازم بھی نہیں آسکتا تھا یہ حکم ثمر نے جاری کیا تھا۔

وہ دونوں صباء کے واقع ہی بھائی ثابت ہو رہے تھے۔

"صباء! میں ابھی آتی ہوں۔" ماروا کی نظر ہال میں داخل ہو رہے مہمانوں پہ تھی۔

وہ ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی لہنگا سنبھالتی سٹیج سے اتر گئی۔

صباء کی نظر سٹیج سے نیچے گئی۔ عشاء اور اس کی ماں کھڑی تھیں عشاء کی گود میں ایک ننھا سا بچہ بھی تھا۔

"اوہ نو۔ اگر عشاء نے ابھی آپی کو سب بتا دیا تو؟" وہ گھبرا گئی۔ عشاء کی نظر بھی اس پہ پڑ گئی تھی۔ صباء نے مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

"کیسی ہو؟" باظاہر عشاء مسکرا کر بولی تھی پر لہجے کاٹ تھی۔

صباء نے ایک پل کو چونک کر اسے دیکھا۔

وہ پریگنینسی کے بعد نکھری ہوئی تھی چہرے پہ چمک تھی وجود بھرا گیا تھا۔

"میں بلکل ٹھیک تم کیسی ہو؟" صباء نے مسکرا کر پوچھا۔ اور تھوڑا سا جھک بچے جو دیکھا۔

"تمہارے سامنے ہی ہوں۔" وہ مسکرائی اور بچے کو تھپتھپانے لگی جو رو رہا تھا۔

New Era Magazine

"کیانام رکھا ہے؟" صباء نے ایک نظر اپنی مہندی پہ ڈال اطمینان سے سوال کیا۔

"تمہیں سمیر نے نہیں بتایا؟" وہ حیرانگی سے بولی صباء نے بھی اسی حیرانگی سے اسے دیکھا پھر مسکرا کر سر ہلا گئی۔

"اتنی ٹینشن چل رہی تھیں تو یاد نہیں رہا ہو گا آپ بتا دیں۔" صباء نے ایک نظر مہندی پہ ڈالی۔

"عسجد سمیر۔ سمیر نے رکھا ہے ابھی کچھ دن پہلے۔" وہ بولی تو صباء مسکرا دی۔

"بلکل سمیر پہ گیا ہے ضدی۔اب جب تک اسے اٹھا کر چلی نہ تو یہ خاموش نہیں ہو گا۔" وہ جتانے والے انداز میں بول رہی تھی۔

اور اٹھ کر سٹیج پر ہی چلنے لگی۔

"چلو صبی! فٹافٹ منہ کھولو۔" مار وانے کہا اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ملک شیک کا گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔عشاء اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی اور سمارٹ فون نکال اس پہ ٹائپنگ کرنے لگی۔

"بس بس آپی!" اس نے تھوڑا سا ملک شیک پی کہا۔

"بی بی جان! نام کیسا لکھا ہے؟" مہندی والی اپنی مہارت کو دیکھتے ہوئے بولی۔صباء نے نظر ہاتھ پہ ڈالی جہاں رومن میں سمیر لکھا تھا۔

New Era Magazine

"ابھی کچھ ادھورا سا ہے۔" اس سے پہلے کہ صباء کچھ کہتی سمیر کی آواز پہ چونکی اور نظریں اٹھالیا اسے دیکھا۔

وہ سفید پجامہ، کُرتا۔ جو اس کی چوڑی چھاتی پہ چپکا ہوا تھا، سفید پیروں میں کالی مخمل کی چپل چہرے پہ مسکراہٹ تھی اور تل بھی مسکرا رہا تھا لائٹ براؤن آنکھوں میں بھی خوشی تھی۔

"یہاں میرے نام کے ساتھ ایس لکھ دیں۔" وہ صباء پہ نظر ٹھہرائے ہی بولا تو مہندی والی نے سر ہلا دیا۔

"تم آہی گئے ہو تو یہاں بیٹھ بھی جاؤ۔" ماروا نے اٹھ کر اسے صباء کے ساتھ بیٹھا دیا۔ اس نے تھوڑی سی گردن جھکا کر عشاء کو دیکھا تو اس نے سمائل پاس کی۔

"کیسی ہیں آپ؟" سمیر نے اسے مخاطب کیا۔

"ٹھیک ہوں۔" وہ بچے کو تھپتھپاتے ہوئے ہی بولی پر آنکھوں میں شکوے تھے۔ سمیر ہونٹ کاٹتے سر جھکا گیا۔

صباء نے محسوس کیا تھا۔

عشاء کا شکوہ، سمیر کی شرمندگی۔

"عشاء! تم ریسٹ کر لو۔ بچہ بھی رو رہا ہے۔" ماروا نے روتے بچے کو دیکھ کہا تو سر ہلا کر

New Era Magazine

اٹھ گئی۔

کچھ دیر تک سمیر صباء کے پاس بیٹھا رہا پر صباء کچھ نہ بولی پھر وہ بھی اٹھ کے مردان کی جانب بڑھ گیا۔

"کیا میں نے سمیر سے شادی کر کے ٹھیک کیا؟

بیشک وہ لڑکی کسی اور کی بیوی تھی مجبوراً شادی کی سمیر نے۔

بیشک وہ بچہ کسی کا ہے پر اب جب وہ بڑا ہو گا تو سمیر کو اپنا باپ سمجھے گا اور مجھے.... مجھے تو سوتیلی ماں ہی سمجھے گا نہ۔" وہ ہاتھوں پہ لگی مہندی کو دیکھ سوچنے لگی۔

"اور عشاء کی زندگی شائد بہت لمبی ہو؟" عجیب و غریب خیالات دل و دماغ میں ڈھسنے لگے تھے۔

"صباء!" مار وا کی آواز سن وہ چونکی اور اسے دیکھا۔

"ج.... جج.... جی آپی!" وہ بھرائی آواز میں بولی۔

سمیر سے دوری کا تو سوچنا بھی مشکل تھا۔

"کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو نہ؟" ماروا اس کے پاس بیٹھ گئی اور ایک ہاتھ رخسار پہ رکھا اسے فکر مندی سے دیکھنے لگی۔

"میں ٹھیک ہوں آپی!" وہ نظریں جھکا ماروا کے سینے سے لگ گئی۔

''تو پھر یہ آنسوں کیسے۔''ماروا اس کی پیٹھ سہلانے لگی۔

"بس یوں ہی۔''وہ پیچھے ہوتے ہوئے مسکرائی اتنے میں ماروا کا فون بجا تو وہ ادھر متوجہ ہوئی۔

"یہ اسفی بھی نہ۔''وہ سکرین پہ اسفار کا نام دیکھ بڑبڑائی اور کال اٹینڈ کر لی۔

"جی جناب! کیا بات ہے۔''وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولی صباء مسکرا رہی تھی اس کی سنجیدگی دیکھ۔

"ذرا کمرے میں آؤ کچھ کام ہے۔''وہ شرارت سے بولا۔

ماروا نے گردن گھما کر اپنے کمرے کی جانب دیکھا تو وہ قد آدم کھڑکی میں کھڑا اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا ماروا کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔

"م.... مم.. میں بزی ہوں۔''وہ گھبرا کر بولی۔

"میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔''اسفار نے غصے سے کہا۔

"اگر نہ کروں تو؟''ماروا اس کے غصے کو پرواہ میں لائے بغیر بولی۔

"میں سریس ہوں من! جلدی آؤ ضروری کام ہے۔''وہ اپنا حکم جاری کرتا کال کاٹ گیا ماروا نے فون کو گھورا۔

"ثناء، یہاں بیٹھو دلہن کو اکیلا نہیں چھوڑتے۔''وہ اٹھ کر سٹیج پہ آئی ثناء کو اس کے پاس

بیٹھا سٹیج سے اتر گئی۔

ثناءاور صباء باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

****

"کیا ہے اسفی! نیچے سارے مہمان بیٹھے ہیں اور آپ نے مجھے اوپر کیوں بلایا۔" وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

اسفار بیڈ پہ نیم دراز تھا مہندی رنگ کے تنگ کرتے اور پجامے میں ملبوس بالوں کو ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ گرائے سفید چہرہ، اور گلابی ہونٹوں کو آپس میں رگڑ رہا تھا۔ساتھ ساتھ کان پٹی بھی مسل رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔بیٹھو۔" وہ اطمینان سے بولا اور بیڈ کی پشت سے ٹیک لگالی جب کہ ماروا کو غصہ آگیا

"جب کچھ نہیں تھا تو کیوں یہاں بلایا؟" ماروا نے ماتھے پہ بل ڈال کر اسے دیکھا۔

"من! تم بیٹھ سکتی ہو؟" وہ آنکھیں مند گیا۔ماروا اس کے چہرے پہ چھائی پریشانی کرب کو دیکھ خود بھی پریشان ہو گئی۔

"کیا بات ہے اسفی! سب ٹھیک ہے نہ؟" وہ چلتی ہوئی اس کے پاس بیٹھ گئی۔اسفار نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہوا ہے خدارا کچھ تو بتاؤ۔" وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ بولی اسفار نے آنکھیں کھولیں تو وہ پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

"رو کیوں رہے ہو؟" ماروانے شہادت کی انگلی سے اس کے دائیں آنکھ سے گرنے والے آنسوں کو پلکوں سے ہی چن لیا دیا۔

"ف...فف...فارم ہاؤس میں کسی نے آگ لگا دی من! ابھی کال آئی ہے جب تمہاری کال کاٹی تھی تو۔" وہ بھرائی آواز میں بولا موٹے موٹے آنسوں اس کی کالی پلکوں کی باڑ توڑ گرے تھے۔

ماروا کا ہاتھ دل پہ جا رکا۔

"ک...کک...کیسے لگی؟" وہ بمشکل بولی۔

"روح کی نشانیاں مٹ گئیں۔پتا ہے وہاں کی ہر چیز روح کی پسند کی تھی اس کے ہاتھوں کے لمس اس.....اس ہر ایک چیز پہ تھے۔" اسفار نے دونوں ہاتھوں کو چہرے پہ ٹکا لیا اور پھر اٹھ کر بیڈ سے اترا۔

"میں.....میں ایم این اے کو نہیں چھوڑوں گا یہ سب اس نے ہی کیا ہوگا۔" وہ چپل پہنتا اٹھا اور فون نکال نمبر ڈائل کرنے لگا ساتھ دائیں ہاتھ سے آنسوں بھی صاف کر رہا تھا جو صاف ہونے کو نہ تھے ماروا اٹھ کھڑی ہوئی۔

New Era Magazine

"اسفی! باہر فنکشن چل رہا ہے اب جو ہونا تھا ہو گیا۔کچھ مت کرنا۔" ماروا اس کے غصے سے واقف تھی تبھی اسے سمجھانے لگی کہیں ایم این اے کو کچھ کر خود جیل میں نہ بیٹھ جائے۔

"اسفی!" اب وہ اپنا وائلٹ نکال رہا تھا۔ماروا کی اب اسے ضرورت نہ تھی شاید وہ روح کی یادوں کو جلتا دیکھ خود بھی جل گیا تھا۔

"اسفی! میری بات سنو اب تم کیا کرو گے۔" وہ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ بولی۔اسفار کے ہاتھ رک گئے۔

"تم طنز کر رہی ہو؟" اسفار نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا وہ اسفار کے اس پھیکے مزاج سے واقف نہ تھی۔

وہ اس کے شانے سے ہاتھ اٹھا چکی تھی اور پیچھے ہٹاتی بیڈ کے پاس جا دوسری طرف منہ کر موڑ گئی۔

اسفار نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر وہاں سے نکل گیا۔

"یا اللہ اس کی حفاظت کرنا۔" وہ اسے دل میں ہی دعا دے کر گہری سانس لیتی مڑی ایک آنسوں آنکھ سے گرا تھا اس نے رگڑ دیا۔

وہ اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی پر فنکشن چھوڑ جانا بھی ٹھیک نہیں تھا۔

New Era Magazine

اوراس نے بھی ایک مرتبہ بھی نہیں پوچھا تھا من سے کہ وہ ساتھ جائے گی یا نہیں۔

وہ چلنے لگی تھی کہ اس کی نظر دروازے کے ساتھ گری پاسپورٹ سائز تصویر پہ پڑی جو اسفار سے وائلٹ پاکٹ میں ڈالتے گری تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر تصویر اٹھالی۔

وہ روحہ کی فوٹو تھی،

"دیکھ لو روح وہ تم سے واقعی ہی بہت محبت کرتا ہے۔کئی سال پہلے یہ فوٹو اس کے وائلٹ میں ڈالی تھی تم آج بھی اس نے نہیں نکالی۔"اس نے فوٹو پہ ہونٹ رکھے اور اسے سینے سے لگالیا۔

****

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا پر کسی کو معلوم ہی نہ تھا کہ اسفار کہاں گیا ہوا ہے۔سوائے ثمر صباء اور مارواکے۔

وہ پریشان تھی بار بار اسفار کو کال کر رہی تھی پر وہ اٹھانے کو نہ تھا آخر جب اضطراب بڑھا تو وہ صباء کو بتا ثمر کے ساتھ شہر نکل گئی۔

صباء کے روم میں عشاء اور اس کا بچہ سو رہے تھے تبھی وہ مارواکے روم میں تھی۔

مہندی دھواب وہ بیڈ پر لیٹ سمیر کا نمبر ڈائل کرنے لگی پر دوسری طرف سے کال نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔

"سمیر کو تو مجھے دیکھے بغیر نیند نہیں آتی اور اب بات بھی نہیں کر رہا۔" وہ منہ بسور سوچنے لگی۔

"کوئی بات نہیں شائد دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گا۔" وہ خود کو تسلی دے کر لیٹ گئی پھر گیلری کھول سمیر کی فوٹو دیکھنے لگی۔

وہ بدلی تھی تو پردے کی جانب سے شوہر سے تو عشق وہاں ہی تھا۔

معصوم حرکتیں وہاں ہی تھیں۔

"سمیر! تم دو منٹ میں آپی کے روم میں نہ آئے تو ناراض ہو جاؤں گی پھر ایک ہفتہ آپ کو چہرہ نہیں دیکھاؤں گی۔" وہ دھمکی والا میسج سینڈ کر کے اس کے میسج کا انتظار کرنے لگی۔

"لگتا ہے دو دو ہاتھ کرنے ہوں گے۔ گن پوائنٹ پہ لے کے آؤں گی اسے۔ جب مجھے دیکھنا تھا تو سہ پہر بلا لیا اب خود۔" وہ دانت پیس بڑبڑائی۔

"چلو تب تک عشاء کے پاس جاتی ہوں شائد اسے کچھ چاہئے ہو۔"

وہ سوچتی بیڈ سے اتر کمرے سے نکل گئی۔

"وہ یہاں عجیب فیل کر رہی ہو گی۔" وہ سوچتی ڈوپٹہ سر پہ ٹکاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

وہ دروازے میں داخل ہوئی اور وہاں ہی جم گئی۔

دل بے آواز دھڑکا۔

سانس حلق میں اٹکی

آنکھیں جھک گئیں۔

کیوں کہ سامنے بہت خوفناک منظر تھا۔

"سمیر! تم اتنے مہینے کیوں نہیں آئے؟

اور تم نے شادی کر لی مجھے بتا تک نہیں؟

بچے کو بھی دیکھنے نہیں آئے۔

تم اس مہینے میں صرف دو بار گھر آئے ہو۔ کیوں؟" عشاء مدھم آواز میں اس پہ چلا رہی تھی جبکہ وہ خاموش کھڑا تھا پھول جیسے ملائم اور نازک بچے کو تھامے اسے پیار کر رہا تھا۔

صباء ہونٹ کاٹتے ہوئے دروازے کا سہارا لے مڑی۔

"میں نے کبھی سمیر سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور عشاء۔" وہ دیوار کے سہارے سر ٹکا گئی۔ مہندی سے بھرے ہاتھ آپس میں جکڑے جا چکے تھے۔

New Era Magazine

"سوری یار سب اچانک ہو گیا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔ میں تمہیں بتانا چاہتا تھا۔" سمیر کے جملوں نے صباء کے چلنے والے قدموں کو روک دیا۔ وہ دیوار کے سہارے کھڑی ہو گئی۔

"مطلب سمیر نے مجبوری..... نہیں.... نہیں صباء تو کچھ بھی غلط مت سوچ۔ وہ سب تو مجھے بتا چکا ہے۔" اس نے اپنے سر پہ چپت رسید کی۔

واقع ہی سچ کہتے ہیں کوئی بھی عورت دوسری برداشت نہیں کر سکتی، اپنا شوہر شیئر نہیں کر سکتی۔

"ہوں۔ ویری گڈ..... کل کلاں میں نے مر جانا ہے سمیر! یہ تم بھی جانتے۔ کیا میرے لیے اور میرے بچے کے لئے تمہارے دل میں ذرا سی بھی جگہ نہیں؟ مانا کہ یہ منیب کا بیٹا ہے، مانا کہ مجھ سے مجبوراً شادی کی پر اب تو تمہاری بیوی ہوں نہ؟ کیا تم کچھ دن ہمارے ساتھ نہیں گزار سکتے؟" وہ بچے کو اس کے ہاتھوں سے پکڑ بیڈ پر لیٹا اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"صباء تو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ساری زندگی رہنا اس کے ساتھ پر اب تو مجھے وقت دے دو۔

پہلے تو صبح، شام گھر آتے تھے پر اب

New Era Magazine

جب سے تم نے اس سے شادی کی ہے نہیں آ رہے۔ کیوں؟'' وہ اب غصے میں تھی اور سمیر کے گریبان سے پکڑا اس سے نزدیکیاں بڑھا چکی تھی۔

"ٹھیک ہے کل کے بعد ہر روز آیا کروں گا۔ اب غصہ تھوک دو یار ڈا کو لگ رہی ہو۔'' سمیر نے آنکھیں پھیلا کر کہا عشاء اس کے چہرے کو نظریں بھر کر دیکھ رہی تھی۔

پھر اس کا ہاتھ سمیر کے ماتھے پہ آ رہے بالوں میں رینگتا گیا اور اس نے ہونٹ سمیر کے ہاتھ پہ رکھ دیئے۔

"پگلی۔'' سمیر نے مدھم سا قہقہہ لگا اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی وہ اس کے سینے سے لگتی گئی۔

صباء جو گردن گھما سب دیکھ چکی تھی اس نے پھر سے دروازہ بند کیا اور آنسوں صاف کرتی بھاگی۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سن وہ دونوں چونکے۔

سمیر نے گردن گھما کر دروازے کو دیکھا۔

"تم اب سو جاؤ کسی نے دیکھ لیا کہ میری تم سے شادی ہو چکی ہے تو میری میت ہی اٹھے گی۔ ہر کوئی صباء نہیں ہے۔'' سمیر نے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

"پر دروازہ بند کیسے ہوا سمیر! کسی نے دیکھ لیا ہوا تو؟'' عشاء گھبرا کر بولی۔

New Era Magazine

"میں دیکھتا ہوں کون تھا، تم سو جاؤ میڈیسن کے لینا۔" وہ کہتا دروازے کی جانب بڑھ گیا عشاء اس کی چوڑی پیٹھ دیکھتی رہی اور پھر بیڈ کی جانب بڑھ گئ وہ دروازہ بند کر چلا گیا۔

مرد کو اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے شرط یہ کہ وہ سب بیویوں کے برابر حقوق ادا کرے۔

سمیر بیچارہ بھی وہی حقوق و فرائض ادا کر رہا تھا۔

پر وہ یہ نہیں جانتا تھا فرض نبھانے کے چکروں میں وہ جانے انجانے میں صباء کو تکلیف پہنچا چکا تھا۔

****

"یااللہ!" مار وا گاڑی سے بھاگ کر اتری دوسری طرف سے ثمر بھی بھاگ کر اترا سامنے فارم ہاوس جھلس چکا تھا دھواں لان میں لگے درخت پہ لگی پتیوں سے نظر آ رہا تھا۔

"اس..... سسس.... اسفی۔" مار وا لہنگا سنبھالتی بھاگی۔

اس کا دل بھی جلنے لگا تھا۔

ثمر نے بہت روکنا چاہا پر وہ ساری بیڑیاں توڑ بھاگی بھلا کیسے وہ اپنے شوہر کو وہاں پھنسا دیکھ سکتی تھی۔

"رک جاؤ من!" ثمر بھی اسے اندر داخل ہوتے دیکھ بھاگ کھڑا ہوا۔

"اسفی!" وہ جلے ہوئے دروازے کو دھکیل اندر داخل ہوئی اور پھر دھواں ناک کے ذریعے دماغ کو چڑھنے لگا وہ کھانسنے لگی، ثمر کا بھی بولنا مشکل ہو گیا تھا۔

ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا۔

"اسف!" اس نے بولنے کے لئے منہ کھولا تو دھواں منہ میں گھس گیا۔

اور وہ پھر سے کھانسنے لگی۔

تبھی کسی چیز سے اس کی ٹکر ہوئی اس کی ایک چیخ بلند ہوئی اس سے پہلے کہ وہ زمین پہ گرتی کسی نے اسے تھام لیا۔

بہت مہربان سہارے نے۔

وہ کیسے نہ اس لمحس کو پہچان پاتی۔

پر اس بار اس کو شدید غصہ آیا تھا سامنے والے شخص پہ۔

"کوئی اور ہے یہاں؟" پرنس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے مار وا کو دوپٹہ ٹٹولا اور اس کو گھونگھٹ کی طرح اس کے چہرے پر ڈال دیا بغیر دیکھے۔

ماروا نے اسے پیچھے دھکیل دیا

''ایم سوری کون ہیں آپ؟'' وہ نہایت احترام سے بولا۔

''پرنس! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اسفی کہاں ہے؟'' ثمر منہ پہ ہاتھ رکھے ہی بولا۔

''ثمر! تمہارے ساتھ کوئی عورت آئی ہے؟'' اس نے بدلے میں سوال کیا۔

"ہاں من ہے۔

من! کہاں ہو؟ تم ٹھیک ہو۔

اور پرنس! اسفی کہاں ہے؟''

ثمر ہاتھ سے ان دونوں کو ٹٹولتا آگے بڑھا ماروا کو اب کی بار پرنس سے خوف محسوس ہو رہا تھا وہ پیچھے ہٹتی جا رہی تھی۔

گھونگھٹ مزید لمبا ہو چکا تھا۔

زبان کو تالے لگ گئے تھے۔

اور وہ زمین پر بیٹھتی گئی۔

''تم میرے ساتھ چلو اور تمہارے ساتھ بھابھی ہے کیا؟'' پرنس ثمر تک پہنچ گیا تھا۔

''ہاں یار اب یہ کہاں چلی گئیں۔ اور تم یہاں کیا کر رہے ہو کیسے ہوا یہ سب؟'' وہ منہ پہ ہاتھ رکھے ہی بول رہا تھا۔

New Era Magazine

پرنس نے آکسیجن ماسک لگا رکھا تھا تبھی وہ باآسانی بول رہا تھا۔

''باہر نکل کے بتاتا ہوں۔اور اسفی ہاسپٹل میں ہے۔''وہ بولا۔

''من !''ثمر نے اسے ڈھونڈنا چاہا۔

پر وہ تو کب کی بے ہوش ہو چکی تھی۔

''یہ لڑکی کچھ بول کیوں نہیں رہی۔''ثمر کھانسنے کے درمیان بولا پرنس نے ٹارچ آون کر کے یہاں وہاں ماری تو کچھ فاصلے پہ وہ گری پڑی تھی۔

''اوہ خدارا.....''وہ بھاگ کر اس تک گیا۔

''تم انہیں کیوں لائے پاگل ہو تم؟آج کل کی لڑکیوں میں اتنی ہمت کہاں ہوتی ہے۔''
وہ جھنجھلا کر رہ گیا تھا۔

''تم جانتے نہیں من !کی ہمت کے پیمانے کو بات بھی مت کرو میری بہن کے خلاف۔''ثمر نے بھائیوں کے جیسے غصے سے کہا۔

''شوہر تو پہلے ہاسپٹل پہنچ گیا اب اٹھا اپنی بہن کو بھی لے جا ہاسپٹل۔''پرنس بازوؤں کو فولڈ کرتے تیز قدم اٹھاتا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

ثمر نے اسے اٹھایا اور باہر نکلا لان میں گھاس پہ ڈال وہ گاڑی کی طرف بڑھا جہاں پرنس اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے دائیں ہاتھ میں فون گھماتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔

New Era Magazine

''تم نہ حد درجے کے ظالم انسان ہو۔'' ثمر دانت پیس بولا جبکہ پرنس نے قہقہہ لگایا۔

کالے کرتے پجامہ میں ملبوس تھا وہ۔

چہرے پہ بلا کا حسن، چمک لئے بھوری آنکھوں میں بھی چمک تھی طوفان برپا کرنے والی چمک ہاں وہ واقع ہی پرنس تھا۔

وہ ایک ہاتھ جس میں سلور ڈائل والی گھڑی تھی کالی چمک دمک رکھنے والی گاڑی پہ ٹکا رکھا تھا۔

ثمر پانی کی بوتل اٹھاتا لان کی جانب بڑھا ماروا کے چہرے پہ پانی ڈالا وہ کھانستے ہوئے اٹھ بیٹھی پرنس نے فون سے نظریں اٹھا کر اس کی پیٹھ کو دیکھا۔

''واقع ہی بہادر تو بہت ہے کون اتنے سخت سموک کو اندر اتار اٹھ سکتا ہے۔'' وہ سوچ مسکرایا اور پھر سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

''بھائی! اسفی کہاں ہے۔ وہ ٹھیک تو ہے نہ؟'' ماروا لمبے لمبے سانس لینے کے بعد اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ہوں ٹھیک ہے۔ تمہاری طرح بے ہوش ہو گیا تھا ہاسپٹل لے گیا ہے پرنس۔ چلو چلتے ہیں؟'' وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ اٹھ کھڑا ہوا ماروا کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

New Era Magazine

"وہ ٹھیک تو ہے؟" ماروا نے خوف زدہ ہو کر پوچھا ثمر نے سر ہلا دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"چلو۔" وہ اس کے آگے چلنے لگا ماروا نے چہرے پہ پردہ گرا لیا یہ اس کا اچانک کیا گیا عمل تھا پہلے وہ اپنے اس عمل سے تذبذب ہوئی پھر سر جھٹک تیز قدم اٹھانے لگی۔

دوسری جانب پرنس نے کالی گاڑی کا کالا شیشہ اوپر چڑھا لیا۔

ان کی قسمت میں کہاں لکھا تھا ایک دوسرے کو دیکھنا اور کبھی کبھی ضروری بھی نہیں ہوتا۔

****

سمیر پیچھلی حویلی میں چلا گیا تھا۔

اچانک پریشانی ہی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔

"کیا ضرورت تھی صباء کو عشاء کو آج کے دن ہی بلانے کی۔ مانا کہ وہ میری زمہ داری ہے پر میری بھی کوئی خوشیاں ہیں۔

اور میں آخر کب تک سب سے سب کچھ۔" وہ ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے سوچ رہا تھا۔

آخر وہ تھک ہار کر بینچ پہ بیٹھ گیا چہرے پہ دونوں ہاتھوں کو ٹکا لیا۔ آج بھی آبرار اس کے

New Era Magazine

سامنے آن کھڑا ہوا تھا وہ دن جب وہ کم عمر میں اتنا بڑا فیصلہ کر بیٹھا تھا۔

"میری بہن کار..... ریپ ہوا ہے سمیر! وہاں بارات تیار ہو رہی ہے۔اور میری بہن کی زندگی برباد ہونے کو ہے" وہ ایک سال پہلے جہاں تھا وہاں جا کھڑا ہوا۔

ایک کچے مکان کے چھوٹے سے کمرے میں اس کے سامنے ایک مجبور بھائی رو رہا تھا۔

جبکہ ساتھ والے کمرے میں عشاء اپنی ناکام محبت کا رونا رو رہی تھی۔

سمیر ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر تقریباً گرا تھا۔

وہ بھی تو عشاء کو بہن مانتا تھا آبرار کے جتنا نے سے بھی دکھ تکلف سب ہوا تھا۔

"ر..... ریپ؟" سمیر کا دل کانپ گیا تھا۔

"میری بیٹی کی شادی نہیں ہوگی.... ہو بھی گئی تو وہ کہاں بسائے گا میری بیٹی کو....."

آبرار کی ماں رونے لگی۔

اتنے میں دوسرے کمرے کا دروازہ زور سے بند ہوا خطرے کی گھنٹیاں بجانے لگی آبرار بھاگ کر دروازہ دھکیل باہر نکلا تھا جبکہ سمیر وہاں چارپائی پہ ہی خوف سے سپید چہرے کو لئے بیٹھا رہا۔وہ ہل نہیں سکا تھا۔

بہت کوشش کے بعد دروازہ کھولا گیا تھا۔نہ جانے آبرار کیا کیا عشاء سے کہہ رہا تھا ساتھ

ساتھ رو رہا تھا۔

دو کمروں پہ مشتمل مکان میں صرف وہ چاروں ہی تھے۔

"سمیر! تم.... تم عشاء سے شادی کر لو...." کچھ دیر بعد آبرار عشاء کا ہاتھ تھامے اس کے سامنے آیا۔ سمیر کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا اور نفی میں سر ہلانے لگا۔

زبان کو تو جیسے فالج ہو گیا تھا عزت کا لٹ جانا دردناک عذاب ہوتا ہے یہ وہ جانتا تھا

"اس کی زندگی برباد کر دی اس منیب نے۔ تم... تم خدا کے واسطے ہماری عزت بچا لو... تم بالغ ہو سمیر! آٹھارہ، انیس کے ہو تم خدا کے واسطے عشاء کو اپنا لو.... یہ میرے پاس رہے گی بس تم اسے نام دے دو .....

خدا کا واسطہ تجھے۔ میری دوستی کا بھرم رکھ لو۔ دیکھو ہم کسی کو نہیں بتائیں گے اور....اور یہ اسے...اسے بلڈ کینسر ہے تم جانتے ہو۔

خدا کا واسطہ اسے اپنا لو۔ اور میرا کوئی اپنا نہیں جس سے مدد مانگوں تم ہی واحد میرے دوست ہو۔ غریبوں کے پاس صرف عزت ہوتی ہے۔" وہ اس کے قدموں میں گر گیا سمیر اور عشاء دونوں خوف زدہ ہو گئے تھے۔

"بھائی! ی... یہ.... آپ کک.... کیا کہ رہے ہیں سمیر مجھ سے تین چار سال چھوٹا ہے بچہ ہے وہ آپ ہوش میں تو ہیں۔" عشاء نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا اور سسکیاں لینے

کے درمیان بولی۔

''سمیر! تم دوسری شادی کر لینا پر خدا کا واسطہ عشاء کو اپنا نام دے دو۔ تم جانتے ہو ایسی لڑکی کو...'' وہ ہاتھوں کو جوڑ آنکھیں مند گیا تھا۔

سمیر نے دیوار کو تھام لیا۔

وہ تو عشاء کو بڑی بہن مانتا تھا پھر کیسے کر لیتا شادی؟

اور پھر اگلے ایک گھنٹے میں سمیر اور عشاء کو ایک بندھن میں باندھ دیا گیا۔

وہ بندھن جس کو لے اس نے اگر سوچا تھا تو وہ صباء تھی۔

صباء کے سوا کبھی کسی لڑکی سے اس نے بات تک نہ تھی دوستی، محبت، عشق، سب ہی تو ایک نام تھے صباء اور صرف صباء

''عشاء آپی....'' وہ بے اختیار بول گیا تھا۔ پھر زور سے آنکھیں میچ مٹھیاں بھینچ گیا۔

ایک چارپائی رکھی تھی کمرے میں وہ کھڑا تذبذب سا تھا۔

اور عشاء بھی منہ گھٹنوں میں دیئے رو رہی تھی۔

کچھ دن پہلے ہی تو وہ لوگ بہن بھائی تھے عشاء جو اسے اپنا بھائی سمجھتی تھی اور آج وہ اس کا شوہر بن چکا تھا۔

''میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں صباء کے متعلق وہ میری محبت ہے۔

میں ....میں اس رشتے..." وہ یکدم رونے لگا تھا اور سر تھام چارپائی کے ایک طرف گر گیا۔

"میں بھی اس رشتے کو نہیں مان سکتی میں نے محبت منیب سے کی ہے۔

اس نے میری محبت کو ہی داغ دار کر دیا۔

مجھے نشہ دے کر..." وہ کرب سے آنکھیں مند بالوں کو جکڑ گئی۔

"ایک دن وہ کتے سے بھی گندی موت مرے گا ان شاءاللہ اسے بہت دردناک موت آئے گی خدا اس پہ بھی رحم نہیں کرے گا۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی پھر خاموش ہو گئی۔

اس کی غلطی تھی اس نے نامحرم پہ یقین کیا، نامحرم سے اس قدر محبت کی کہ وہ اس کا ناجائز فایدہ اٹھا گیا۔

محبت بھی ایک حد میں رہ کر ہوتی ہے جنون والی محبت کے ہر کوئی قابل نہیں ہوتا۔

"تم رونا بند کرو سمیر! تم صباء سے شادی کرو گے۔

میں تمھیں کبھی نہیں روکوں گی....اور تم یقین مانو میں کبھی تمھیں اپنے ساتھ یوں..." وہ سر بازوؤں پہ ٹکا بولی پر بات مکمل کرنے سے پہلے رو دی۔

سمیر کو وہاں ڈر لگنے لگا تھا اس رشتے سے ہی واقفیت اس کی نہ تھی۔

اور وہ پھر وہاں سے بھاگا تھا اور بریک کمرے سے باہر گھاس پھوس کے چھپّر کے نیچے جا لگی۔

کتنی ہی راتیں وہ سو نہ سکا، کئی کئی راتیں اسے رونا آتا رہا، صباء سے گھبرانے لگا پر وہ اس سے عشق کرتا تھا اسے نہ دیکھتا تو بھی وہ رونے لگتا، ان دونوں اسے ہر ایک چیز سے ڈر لگنے لگا تھا۔

وہ گھبرانے لگا تھا۔

مسٹر جٹ سے بھی وہ بات نہیں کرتا ڈر لگتا کہ اگر انہیں معلوم ہو گیا تو کیا کریں گے وہ۔ نہ گھر والوں کو ٹائم دیتا ان دونوں صباء سے بھی وہ بات چیت نہیں کرتا تھا۔

پر صباء ہر وقت اس کے ساتھ تھی خیالوں میں، دل میں، زندگی میں اور آنکھوں کے سامنے بھی۔

"سمیر صاحب!" ملازم نے اس کو مخاطب کیا تو وہ ماضی سے واپس حال میں لوٹا آنکھوں سے بہے رہے آنسوں کو جلدی سے صاف کیا۔

"یہ آپ کے لئے چھوٹی بی بی جی نے بھیجی ہے۔" ملازم نے ٹرے میں رکھا کافی کا بھاپ اڑاتا مگ اس کے پاس رکھ دیا۔

سمیر بولنا چاہتا تھا پر شائد وہ ابھی بھی ماضی میں تھا اس نے سر ہلا دیا اور اشارے سے ہی

ملازم کو جانے کا کہا۔

ملازم ایک نظر چاند کی روشنی سے نظر آرہے اس کے آنسوں کو دیکھ واپس چلا گیا۔

سمیر نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"صباء...."دل نے بے اختیار اسے پکارا تھا اس نے سر اٹھا کر فون نکالا لاک کھولا تو کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا۔

"پچاس کالز اتنے میسجز۔یااللہ!"وہ بے سود حویلی کی جانب بھاگا۔

فون سائلنٹ پہ تھا جس وجہ سے ایک بھی میسج کی خبر نہیں ہوئی۔

بھاگتے ہوئے وہ سیڑھیاں عبور کر چھت سے ہوتا سیڑھیاں اترتا صباء کے کمرے کے سامنے جا رکا۔

"صباء!دروازہ کھولو۔"دو تین بار دروازہ بجانے کے بعد جب اس نے دروازہ نہ کھولا تو سمیر گھبرا کر دروازہ پیٹنے لگا۔

"کیا ہوا سمیر!"ازما اپنے کمرے سے نکل آئی۔

"سب سو رہے ہیں دروازہ مت پیٹو۔اور تم آدھی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو؟"ازما نے اس کی سرخ روئی ہوئی آنکھیں نہیں دیکھی تھیں۔

"جی کیا ہوا؟"اس سے پہلے کہ سمیر کچھ کہتا صباء جمائی لیتے ہوئے باہر نکلی اور خمار آلودہ

نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

سمیر نے اسے پیچھے کر دروازہ دھکیل اندر داخل ہوا اور پھر کنڈیاں چڑھا دیں۔

"صباء! ایم سوری میں وہ عشاء...." آج پھر اس سے نام لینا مشکل ہوا تھا تبھی خاموش ہو گیا صباء نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔اور چادر اپنے اوپر کھینچ لی۔

"مجھے نیند آرہی ہے سمیر! تم نے سونا ہے تو سو جاؤ۔" وہ لیمپ آف کرتے ہوئے بولی

سمیر حیرانگی سے اسے اندھیرے میں ڈھونڈتا رہا۔

"صباء! میری بات سنو سیل سائلنٹ پہ تھا۔" وہ آگے بڑھا اور اس کے چہرے سے چادر ہٹائی۔

"او کے۔اپنی پہلی بیوی سے اجازت لے کر آئے ہو نہ میرے پاس؟" وہ اطمینان سے آنکھیں مندے بولی تھی سمیر کے ہاتھ سے چادر گر گئی۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو صبی!" وہ تھک کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"اگر شادی کے لیے اس سے اجازت لینی تھی تو میرے پاس آنے کے لئے بھی لے لیتے۔" وہ اطمینان سے چادر ٹھیک کرتی بولی۔

"صباء! کیا کہنا چاہتی ہو۔" سمیر نے بڑی مشکل آنسوں کو پیچھے دھکیلا تھا

"کچھ نہیں۔شب بخیر۔" وہ کروٹ بدل پھر سے چادر اوڑھ آنکھیں مند گئی۔

”صباء! میں پہلے ہی پریشان ہوں تمہاری ناراضگی مجھے مزید درد سے دوچار کر رہی ہے۔

میں نے تو تمہیں نہیں کہا تھا اسے بلانے کو۔

کیوں بلایا تم نے؟“ وہ دوبارہ سے بولا پر اس بار وہ رونے کو تھا۔

صباء چادر چہرے سے ہٹا کر ہنسنے لگی۔

”تم بھی نہ پاگل ہو جٹ صاحب!

تمہیں لگتا ہے میں تم سے ناراض ہو سکتی ہوں؟

نہیں جٹ صاحب!“ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

”تم جادو گرنی ہو صباء!“ سمیر ہنس دیا اور پھر کشن اس کی گود میں رکھ اپنا سر اس پہ ٹکا دیا۔

”جادو گر کی بیویاں جادو گرنیاں ہی ہوتی ہیں۔“ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔ وہ آنکھیں مند گیا اور ایک ہاتھ اس کا تھام اپنے دل پہ رکھا۔

”صباء! مجھ سے بدگماں مت ہونا، میرے دل کی دھڑکنیں گواہ ہیں میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔ بچپن سے اب تک اور اب سے مرنے تک یہ دل، یہ سمیر، صباء کا رہ گا۔“ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس کی رخسار پر ہاتھ رکھ بولا۔

New Era Magazine

صباء نے سر جھکا کر سر ہلا دیا۔

"جانتی ہوں سمیر! اور واقع ہی بہت مشکل ہوتا ہے اپنا شوہر کسی کو دینا یہ مجھے آج پتا چلا۔" دل اس کا بے چین تھا۔

وہ یہی تو دیکھنا چاہتی تھی کہ اگر عشاء اور اسے ساتھ رہنا پڑے تو کیا وہ رہ پائے گی۔

پر نہیں ہوا تھا ایسا کچھ بھی وہی سوتن والی جلن زندہ تھی۔

"سمیر! ایم سوری میں یہ نہیں کر سکتی میں سب کچھ کر سکتی ہوں تمہاری خاطر کانٹوں کے بستر پر بھی سو سکتی ہوں پر تمہیں شیئر نہیں کر سکتی.... مجھے لگتا تھا شاید ایسی کوئی فیلنگ نہ ہوں کیونکہ جب وہ یہاں نہیں تھی تو یہ فیلنگز نہیں تھیں پر اب تم اس کے پاس جا رہے ہو اسے اپنی باہوں میں لے رہے ہو تو یہ سب..... یہ سب نا قابل برداشت ہے سمیر!" وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام بولی اس کی آنکھوں میں ڈر تھا۔

سمیر اسے دیکھتا رہا۔

"سمیر! میں تمہیں کبھی نہیں روکوں گی کہ تم عشاء کے پاس مت جاؤ یا اس کے بچے کو نہ اٹھاؤ۔ تم کر سکتے ہو سب، پر پلیز تھوڑی احتیاط برتیں گے تو آرام رہے گا۔" وہ اس کے ہاتھ چھوڑ بولی۔

اس بار اس کا لہجہ بھیگ چکا تھا۔

New Era Magazine

سمیر کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا پھر ہونٹ کاٹتے سر اٹھایا۔

"مجھے معاف کردو صباء۔ اور ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔" وہ اس کے کشن پہ پڑے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے بولا

"تم پوچھ رہی تھی نہ میری گاڑی کہاں ہے۔" وہ سر جھکائے بولا۔ صباء نے سر ہلا دیا۔

"وہ میں نے بیچ دی۔" صباء نے چونک کر اسے دیکھا۔

"دو لاکھ کی بک گئی ہے۔" وہ مدھم آواز میں بولا۔

"سمیر! تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم جانتے ہو نہ پاپا نے لون لے کر تمہیں گاڑی لے کر دی تھی اور تم نے بیچ دی۔ کیوں؟" صباء دبی دبی آواز میں حیرانگی سے چلائی

"جانتا ہوں صباء! وہ عشاء کو.... میں وہ پرنس بھائی ہے نہ....." وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔

"انہوں نے ایک گھر بنایا ہوا ہے یتیم".....

"تم پاگل ہو گئے ہو سمیر! تم اسے یتیم خانے.... کیا ہو گیا ہے تمہیں۔" صباء اس کی بات پوری ہونے سے پہلے چلائی۔

"نہیں یار ان کو وہاں ٹیچر کی ضرورت ہے یتیم بچوں کے لئے وہاں رہنے کے ساتھ ساتھ ہر سہولت مہیا کی جاتی ہے گھر جیسا ماحول ہے۔ وہاں وہ ٹیچر کی حثیت سے رہے

گی۔" وہ بولا۔

"تو گاڑی کیوں بیچ دی؟ وہاں تو کوئی پیسہ نہیں دینا پڑنا تھا" صباء جھنجلا کر رہ گئی۔

"وہ گاڑی بیچ کچھ پیسے عشاء کو دیئے ہیں.... وہ مسجد کا اور اس.... اس کا خرچ باقی ایک لکھ بینک میں رکھوائے ہیں۔ اور یہ پچاس ہزار ہے میرے پاس..." وہ بول رہا تھا اور صباء نے سر تھام لیا۔ سمیر نے جیب سے گھٹی پیسوں کی نکال اسے تھمادی۔

"میں ان کا کیا کروں؟" صباء نے دانت پیس سوال کیا۔

"کچھ بھی کر لو... عشاء کو بھی دیئے ہیں۔" وہ معصومیت سے بولا۔

"نواب صاحب! تمھاری یہاں فیکٹریاں نہیں چل رہیں جو تم یہ پچاس، پچاس ہزار دے رہے ہو۔

اگر اتنا ہی شوق ہے حقوق ادا کرنے کا تو کوئی نوکری کر لو یہ بابا کے پیسے ہیں ایسے حق ادا نہیں ہوتے۔" صباء تپ کر بولی جبکہ سمیر سر جھکائے بیٹھا رہا۔ صباء اسے خاموش دیکھ ٹھنڈی ہوئی

"یہ پکڑو اور کل بائیک لے لینا۔ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ جو تم کرتے پھر رہے ہو ان سب سے فارغ ہو کر اپنی سٹڈی کو ٹائم دو۔" وہ اس کے ہاتھ پر پیسے رکھتے ہوئے تنک کر بولی۔

"نہیں پتا تھا کہ تم اتنے بڑے ہو گئے ہو سمیر! کہ باباماما سے بغیر فیصلے کام کرتے پھر رہے ہو۔ میری مانو تو تم وہ ایک لاکھ بینک سے نکلوالو اور یہ پچاس ہزار سال اپنی گاڑی لے آؤ باقی جوان کے پچاس ہزار رہ جائیں گے وہ بعد میں دے دینا۔" صباء نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ.....وہ عشاء کے..." سمیر ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔

"وہ ان دونوں کا خرچ ہے صباء! وہ کس کے سامنے جاکر مانگیں گے؟ آبرار تو اس دنیا سے منہ موڑ چکا ہے۔

امید تو ہے چھ سات مہینے وہ تینوں نکال لیں گے پھر اس کو پے بھی ملے گی۔" وہ خاموش ہوا صباء اب اسے سن رہی تھی۔

"اسا معاملہ تو حل ہو گیا ہے اب بابا کو نہ جانے کیا کہوں گا۔"

"ایک بات کہوں؟" صباء نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"تم نے ٹھیک کیا ہے۔ فکر نہ کرو ہم گاڑی لے لیں گے۔ فلحال تم ان پیسوں سے بائیک لے لو یونیورسٹی جانے میں تو تکلیف نہ ہو گی۔" صباء اس پہ کیسے غصہ ہو سکتی تھی۔

وہ پریشان تھا تو صباء کیسے اسے مزید پریشان کر دیتی۔

"تمہیں کچھ نہیں چاہیے؟" سمیر نے سر اٹھا اسے دیکھا جو محبت کی دیوی تھی۔

"مجھے صرف آپ کا ساتھ چاہئے۔" صباء نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"اس وقت تو مجھے سہارے کی زیادہ ضرورت ہے صباء!" وہ مدھم آواز میں بولا اور پھر اس کی گود میں سر رکھ لیا۔

"جٹ کمزور نہیں ہوتے سمجھے جٹ صاحب!" صباء اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"سب کہتے ہیں سمیر بہت عیاشی کرتا ہے، اس پہ کوئی زمہ داریاں نہیں ہیں صرف پڑھائی ہے۔

پر کوئی

سمیر سے پوچھے کتنا دکھی ہے بچارا۔" وہ کروٹ بدل دکھ بھرے لہجے میں بولا تو صباء کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔

اور واقع ہی کچھ دیر بعد سمیر کو صباء کی قربت نے سب کچھ بھلا دیا۔

اور وہ سکون کی آغوش میں لیپ گیا۔

****

New Era Magazine

"اسفی! آپ ٹھیک ہیں نہ..." وہ کپکپاتے ہاتھ کو اس کے ہاتھ پر رکھ آنسوں سے بھری آنکھیں اٹھا اسے دیکھنے لگی۔

"آج بھی تم ویسی ہو، تمہاری دوستی بھی ویسی ہے مجھے کچھ بعد میں ہوتا ہے رو پہلے دیتی ہو۔" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا ماروا نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا جو سیاہ ہو رہا تھا تھوڑا سا جلا بھی ہوا تھا جہاں اب بینڈیج لگی تھی۔

"تم بھی وہی پاگل اور سر پھرے پٹھان ہو اور ساری زندگی رہو گے لکھوا لو مجھ سے۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔اسفار ہنس دیا ہنسی پھیکی تھی

"من! سب کچھ جل گیا۔وہاں کچھ بھی نہیں بچا۔" وہ بھرائی آواز میں شکایت کرنے والے انداز میں بولا جیسے بچپن سے وہ من سے شکایت کرتا آ رہا تھا۔ان کے درمیان سب کچھ تھا پھر کیا کمی تھی؟

"تم دوبارہ بنا لینا اسفی! تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔" وہ بول کے اسے پر یقین انداز میں دیکھنے لگی وہ آنکھیں مند سر بیڈ کی پشت سے ٹکا چکا تھا۔

"نہیں کر سکتا کچھ بھی نہیں کر سکتا نہ روح کو بچا سکا نہ اس کی یادوں کو۔" وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا

ماروا چند پل اس کے سفید و سرخ چہرے کو دیکھتی رہی۔

وہ جب وہاں فارم ہاؤس پہنچا تھا تو سب جل گیا تھا وہ بھی من کی طرح بغیر سوچے سمجھے اس آگ میں کود گیا جس میں روحہ کی یادیں جل رہی تھیں۔ وہ تو اس نے ایک سمجھداری والا کام کیا اور پرنس کو کال کر چکا تھا تبھی تو وہ بچ گیا پرنس نے اسے آگ راکھ سے نکالا تھا۔

"من!" اسفار نے آنکھیں کھول اسے بے اختیار پکارا۔

"ہوں۔" وہ سر اٹھا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"من! کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟" اسفار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کی کالی لمبی پلکوں کے پیچھے چُھپ رہی آنکھوں کو دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اسفی!" وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

"یہ فکر، میرے رونے کے ساتھ تمہارا رونا، مجھ سے لڑنا جھگڑنا، یہ سب.... یہ سب تو تم پہلے بھی کرتی تھی نہ۔

من! کچھ نیا کرو جس سے مجھے لگے تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔ تم میری تھی ہو اور رہو گی۔" وہ شریر لہجے میں بولا۔

New Era Magazine

من کچھ دیر مسکراہٹ پہ قابو ڈال اسے گھورتی رہی پھر گلا صاف کیا۔

"ٹھیک ہے خان! کیا کروں جس سے آپ کو ان سب باتوں پہ یقین آئے گا؟" وہ اسے سہارا دے کر بیٹھاتے بولی پھر دودھ کا گلاس اسے تھاما پھر سے کرسی پہ بیٹھ گئی۔

وہ جب تک پرنس کو نہیں دیکھتی تھی سکون میں رہتی تھی پر جب وہ اسے دیکھ لیتی تھی تو بے سکونی سی آن گھیرا تنگ کرتی۔ وہ اس بات سے تنگ آچکی تھی وہ اسفی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتی تھی۔

"خ کی جگہ ج لگاؤ تو....." وہ سنجیدگی سے بولا۔ پر لہجہ شرارتیں کر رہا تھا

"کیا؟" ماروا نا سمجھی سے بولی۔

"میرا مطلب ہے۔ ج...ا.....ن۔" وہ بولا تو ماروا نے اس کے شانے پہ چپت رسید کی۔

کچھ دیر کی باتوں کے بعد وہ جب نارمل ہوا تو ماروا کو کچھ یاد آیا اس نے شانے پہ لٹکے بیگ سے فوٹو نکالی۔

"اپنا والٹ دو۔" وہ اطمینان سے بولی۔ اسفار نے بغیر کچھ کہے جیب سے والٹ نکال اسے تھما دیا۔

ماروا نے اسے کھولا پھر حیرانگی سے اسفار کو دیکھنے لگی۔

New Era Magazine

"کیا ہوا۔" اسفار اس کی حیرانگی جان کر بھی انجان بنا۔

"اسفی! یہ روح کا حق تھا۔" اس نے جلدی سے اپنی فوٹو نکالنی چاہی پر اسفار نے وائلٹ چھین لیا۔

"پر اب من کا حق ہے یار وہ جا چکی ہے۔ہاں میرے دل سے نہیں گئی پر اب ان سب چیزوں پہ تمہارا حق ہے۔" وہ اس کے ہاتھ سے روحہ کی فوٹو لے اسے دیکھنے لگا۔ وہ سر جھکا گئی اسے خود سے خوف آیا تھا۔

وہ تو اسفار سے سب چھپا رہی تھی۔

اپنے دل کا ایک کونا جو اس ایک دن کے سپرد ہو چکا تھا۔

وہ سوال جو اس کے دل میں آگ لگاتا تھا اس کی ماں کون ہے۔

ایک اور اہم سوال بھی تو تھا۔

پرنس کو دادا حکم نے کس حق سے اس کے لئے چنا تھا؟

ہاں وہ یہ تو اسی دن قبرستان میں جان چکی تھی جب وہ شخص اپنے ہونٹوں سے شہد اگلنے لگا جو سیسہ بن من کے کانوں میں گرا تھا۔

"میں اندر آسکتا ہوں؟" اف وہ پھر یہاں بھی آگیا۔

"آؤ یار کب سے انتظار کر رہا ہوں تم دونوں کا۔" اسفار بالوں میں ہاتھ چلاتا سیدھا ہو

بیٹھا ثمر اور پرنس دونوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔

پرنس ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اسفار اس کی جھجک کو محسوس کر چکا تھا تبھی ماروا کے چہرے پہ پردہ گرادیا۔

تب جاکر اسے ہوش آیا۔

"من! آپ وہاں بیٹھ جائیں اسفی سے کچھ بات کرنی ہے۔

بیٹھو پرنس!"اس سے پہلے کہ وہ بولتی ثمر نے وہ نام لے دیا تبھی وہ اسفار کو وائلٹ تھما ایک نظر اسفار پہ ڈالتی اٹھ گئی۔اس نے گھونگھٹ کی آڑھ میں غیر ارادہ طور نظریں کمرے میں دوڑائیں پر وہ وہاں نہیں تھا واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی دروازے تک پہنچی۔

"ویسے ایک بات تو ہے اب وہ سالے گجر ہمارے ہاتھوں بچیں گے نہیں انہیں معلوم نہیں کسی سے پنگا لیا ہے۔"وہ بول تو غصے سے رہا تھا پر لہجہ وہی میٹھا تھا ماروا کی آنکھوں کے سامنے وہ دو آنکھیں آن ٹھہریں۔

"ایک سال سات مہینے....."وہ دروازے کا سہارا لے کر کمرے سے باہر نکلی ایک نظر گردن گھما کر اسفار پہ ڈالی جس کے پاس اب پرنس آکر بیٹھا تھا اور ٹاول سے ہاتھ صاف کر اس کا ہاتھ تھام اس کی طرف منہ جھکائے سرگوشی کر رہا تھا۔

"ایک سال، سات مہینے ایک ہفتہ نہ جانے کتنے منٹ، سیکنڈ، گھنٹے... کیا اتنا وقت کافی نہیں تھا اس ایک دن کو بھلا دینے کے لیے؟" وہ دیوار سے ٹیک لگا چکی تھی۔

دونوں ہاتھوں سے سر تھام وہ رو دی۔

"اسفی بھی تو روحہ کو نہیں بھولا۔" ایک دلائل کسی نے پیش کی پر اس کا دل مٹی میں دب گیا۔

"تو ثابت ہوا مار واسلیمان تم بھی اپنے بے وفا باپ کی بے وفا اولاد ہو۔

وہ اپنی بیوی سے وفا نہ کر سکا اور تو اپنے شوہر سے

دغا ہے تیرے دل میں۔

تو دھوکہ دے رہی ہے اس انسان سے جو بیشک کسی سے محبت کرتا ہے پر تم سے کچھ نہیں چھپا رہا۔ کیا تو آج بھی ایک نامحرم سے محبت کرتی ہے لعنت ہے تجھ پہ" دماغ نے لعنت بھیجی تھی اس پہ۔

اور وہ وہاں گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

یہ تو تہہ تھا جب تک وہ سچ اسفار کو نہ بتادیتی سکون کا سانس نہیں لے سکتی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ پہلی بار اسفار سے کچھ شیئر نہیں کر رہی تھی۔

پہلی بار بہت بڑا راز وہ سینے میں دفنا چکی تھی جو اس کے اور روحہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

تھا۔

"نہیں میں اس سلمیان کی بیٹی ثابت نہیں ہوں میں اپنے شوہر سے وفا کروں گی۔"اس کے دل نے سر گوشی کی۔

"اسفی! تم پریشان نہ ہو اس دو نمبری کے ساتھ ساتھ ان گجروں کو بھی ایسی دھول چٹاؤں گا عمر بھر نہیں بھولیں گے۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یار تم دونوں قانون ہاتھوں میں کیوں لیتے ہو؟"اسفار نے سنجیدگی سے سوال کیا وہ ایم این اے کو مزہ چکھنا چاہتا تھا پر قانونی طریقے سے۔

ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اسفار کو دیکھ اسے اٹھا لیا۔

"ابے سالو اتارو مجھے۔"

"لے ہم نے تو قانون کو ہی اٹھا لیا۔"پرنس نے جاندار قہقہے کے ساتھ کہا تو ثمر بھی قہقہہ لگانے لگا۔

"بہت اڑ رہے ہو۔اگر تم دونوں میرے دوست نہ ہوتے تو بتاتا کیسے قانون کو اٹھاتے ہو۔"انہوں نے اسے اتارا تو وہ ان دونوں کی گردن کے گرد ایک ایک بازو حائل کر دانت پیس بولا۔

"تمہیں لگتا ہے ہم تیری گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جائیں گے۔نو جگر۔" وہ دونوں اسے گدگدی کرنے لگے ساتھ وہ دونوں خود بھی ہنسنے لگے۔

ماروا جو دروازے میں کھڑی ان تینوں کو ہنستے دیکھ رک گئی۔

"اگر اسفی کو بتادیا تو کیا ان کی دوستی یوں رہے گی؟ میری وجہ سے وہ الگ ہو گئے تو۔ نہیں میں اسے کچھ نہیں بتاؤں گی وہ جذباتی ہے، سر پھرا ہے، پاگل ہے کچھ نہیں سمجھے گا۔ مجھے بھولنا ہو گا اس انسان کو جو میرا اچھا نہیں لگتا۔ اب اور میں اس ایک دن سے مات نہیں کھا سکتی۔ بے وفا باپ کی بے وفا اولاد نہیں بن سکتی۔" وہ سوچتی مڑ گئی۔

"میں اپنے مجازی خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔ خان کی جگہ شائد مجھے جان لگانا ہو گا اس سر پھرے کی خاطر۔" اس نے مڑ کر پرنس کے شانے سے نظر آرہے اسفار کے چہرے کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا اور پھر اس نے اب پرنس کو گلے لگا لیا ثمر نے بھی آگے بڑھ ان دونوں کو گلے لگانے کی بجائے بڑے بوڑھوں کی طرح ان کے سر پہ ہاتھ رکھے تو ان دونوں نے کھلکھلا کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

"خدا ان کی دوستی سلامت رکھے۔ آمین۔" وہ مدھم سا مسکرائی اور ساری دل کی حبس کو ہوا کے نظر کرنے کی کوشش کرتی کوریڈور میں ٹہلنے لگی۔

کمرے میں وہ تینوں ابھی بھی قہقہوں کے درمیان ہاتھ پر ہاتھ مار ہنس رہے تھے۔

کبھی ثمر کوئی بات کر دیتا تو کبھی اسفار کبھی پرنس پشتو میں کوئی بات کہتا تو وہ تینوں منہ پھاڑ ہنستے۔

****

دن ہوتے ہی وہ تینوں واپس حویلی میں آ گئے تھے فلحال وہ حادثہ کسی کو بتانا نہیں چاہتے تھے تاکہ خوشیوں کے رنگ میں بھنگ نہ پڑ جائے۔

صبح سے وہ مصروف رہی تھی اسفار سے بات نہیں کر سکی تھی ابھی صباء کو مکمل تیار کر وہ کمرے میں آئی اور پھر سیدھی واش روم گھس گئی۔

"تمہیں پتا ہے روح! مجھے من سے بہت شدید محبت ہو چکی ہے۔ہاں تم سے بھی ہے پر میرے دل میں اتنی جگہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو سر آنکھوں پہ بیٹھاؤں۔" وہ بیڈ پر آڑھا ترچھا گرا آنکھیں مند ہر بار کی طرح روح سے گفتگو کر رہا تھا مار واکا ٹاول چلاتا ہاتھ رک گیا۔

"اور میرا دل تو سارا ہی خالی ہے صرف ایک کونا بر نگ ہے اسفی! میں بھی تمہیں سر آنکھوں پہ بیٹھاؤں گی۔" وہ سوچتی سنگھار کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

پر نظریں اسفار پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

کچھ دیر بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا مار واکی نظر اس کے گلے میں لٹکی

ٹائی پہ گئی تو وہ چہرے پہ آ رہے بالوں کو پیچھے کرتی اس کی طرف بڑھی۔

اس بار بھی اسے ہی پہل کرنی تھی۔

"اسفی ! کیا کر رہے ہیں ایک منٹ رک جائیں۔"

من اسے ٹائی باندھ رہی تھی جبکہ وہ فون اٹھا بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے ہلے جا رہا تھا۔

سفید شرٹ گرے پینٹ پیروں میں فلحال کالی چپل تھی گیلے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔

"ایک تو یہ پرنس کال نہیں اٹھا رہا۔" وہ جھنجلاہٹ کا شکار تھا۔ مار وا کو اب غصہ آنے لگا تھا پرنس نامی سائے پہ وہ اب کوئی غیر اہم سایہ اپنی زندگی میں نہیں چاہتی تھی بے وفا باپ کی بے وفا اولاد نہیں بننا چاہتی تھی۔

"بھاڑ میں گیا پرنس۔ ہر وقت پرنس، پرنس، تھانہ، کورٹ کچہریاں تمہارے پاس میرے لئے ٹائم ہی نہیں ہے۔ بیوی ہوں میں تمہاری... خیر فلحال آرام سے کھڑے رہو۔" مار وا نے فون پکڑ بیڈ پہ اچھال دیا۔

"تم میرے گلے میں پٹا باندھنا چاہتی ہو؟" وہ دانت پیس بولا۔ اور اس کے تر بالوں کو ایک ہاتھ سے سامنے کیا۔

New Era Magazine

"خان! ہر وقت غصہ مت کیا کرو۔" وہ اس کی ٹائی کی نٹ کھینچ شہادت انگلی دیکھا کر بولی۔

"تو کیا کیا کروں جانِ خان۔" وہ شریر لہجے میں بولا۔اور دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں ڈال لیا۔

"ٹھنڈے رہا کرو، ہر وقت دماغ گرم رکھتے ہو۔مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔آپ ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہو۔" وہ آج اس پہ بیویوں والا حق جما رہی تھی۔

اسفار سر کھجاتا مسکرا دیا اور پھر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا۔

"من! تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟" ایک بار پھر سے اس نے سوال کیا۔

"ہوں پہلے نہیں کرتی اب کرنے لگی ہوں۔پر آپ کو یقین نہیں آتا۔نہ جانے کیسے آپ کو یقین آئے گا خان!" وہ اس کے شانے پہ سر ٹکا گئی۔یہ شانے تو پہلے بھی اس کے لئے مہربان تھے پر آج بات الگ تھی۔

"خ کی جگہ جب "ج" لگاؤ تو مانوں۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا اور گردن گھما کر اسے دیکھا۔

جو آج اسے یہ احساس دلوانے پہ تلی ہوئی تھی کہ وہ اس کی ہے صرف اس کی۔

کوئی پرنس، کوئی آواز اسے بے وفا نہیں بنا سکتی۔

"کیوں "خ" پسند نہیں آئی؟" ماروا نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی اور ڈریسنگ کے سامنے جا کر ساڑھی کا پلو ٹھیک کرنے لگی سنہری چہرہ نکھرا نکھرا سا تھا لمبی گردن میں لاکٹ تھا ابھی وہ سادگی میں تھی نہ میک اپ نہ جیولری۔

اسفار نے اس کا جائزہ لیا تو اس نے ساڑھی کا پلو ہی ٹھیک سے نہیں لیا ہوا تھا۔

اسفار کا بلند قہقہہ گونجا۔

"من! تمہیں ساڑھی پہنی کب آئے گی؟" وہ آستینوں کو فولڈ کرتا اس کی جانب بڑھا۔

"دوسری بار پہن رہی ہوں ایسے ہی پہن پاؤں گی نہ۔" وہ بالوں میں برش چلاتے ہوئے عجلت میں بولی۔

اسفار سیٹی کی شکل میں ہونٹوں کو گول کرتے آگے بڑھا ایک نظر کھڑکی سے باہر ڈالی جہاں رات ہونے کو تھی آج کا دن بہت مصروف گزرا تھا ان کا، صبح سے شام تک تیاریاں چلتی رہی تھیں۔ اسفار سمیر کو ابھی تیار کروا کے واپس آیا تھا بس وہ دونوں ہی رہتے تھے کیونکہ ساری بھاگ دوڑ ان کے ہاتھوں میں تھی۔

"اپنی آنکھیں بند کرو۔" اسفار نے گھمبیر آواز میں سرگوشی کی تو ماروا نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

وہ بورڈ کی جانب بڑھا اور لائٹ بند کر دی۔

زیرو واٹ کا بلب اب روشنی کمرے میں بکھیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اسفی!" وہ اس کی سانسیں اپنے نزدیک محسوس کر جھجکتے ہوئے بولی۔

"پلو ٹھیک کرنے لگا ہوں گھبرا کیوں رہی ہو۔لائٹ اس لئے آف کی کوئی دیکھ لیتا کہ ایس پی اسفار خان جورو کا غالم ہے تو کیا عزت رہتی مارکیٹ میں میری۔" وہ شرارت سے بولا اور پھر اس کے دائیں شانے پہ لگی پین کو اتارا تو ریشمی پلو ڈھلک گیا۔

"ویسے یہ رنگ تم پہ بہت اچھا لگتا ہے۔"اس نے من کی گھبراہٹ کم کرنے کے لئے لہجے کو بدلا۔

"تمہارا فیورٹ کلر ہے نہ۔" وہ مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔اسفار کا پل بھر کو ہاتھ رکا۔

"آج خیریت تو ہے۔اتنے بدلے بدلے سرکار کیوں ہیں؟"اس نے پلو کو ٹھیک کیا اور شانے پہ ٹکا کر اس کو سنگھار کی جانب گھما دیا۔

پھر ہاتھ بڑھا لائٹ آن کی۔

"وقت کے ساتھ ساتھ انسان کو بدلنا چاہیے۔" وہ سر جھکا کر بولی تو کانوں کے پیچھے کیے ہوئے بال چہرے کے سامنے آ گئے۔

New Era Magazine

اسفار گرے کوٹ پہن اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور شیشے میں ان اس کو دیکھنے لگا۔

پھر ایک ہاتھ سے کان پٹی کو کھجایا اور گلا صاف کر کے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"محترمہ! آپ بہت بدل گئی ہیں، یہ ادائیں ہمیں گھائل کر رہی ہیں۔اب جلدی سے ریڈی ہو جائیں۔میں مردان میں جا رہا ہوں۔" وہ سلور ڈائل والی گھڑی باندھتے ہوئے شرارت سے بولا اور پھر اس کا ہاتھ تھام جھکا ہاتھ کی پشت پہ ہونٹ سجا کر وہ لوٹا۔

"اسفی!" وہ کمرے سے نکلنے لگا تو ماروا نے اسے پکارا۔وہ رکا اور گردن گھما کر اسے دیکھا ماروا برش اٹھا کر اس کی جانب بڑھی۔

وہ مسکرا کر اس کے سامنے جھکا ماروا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی اور وہ اس کے بالوں میں نرمی سے برش چلانے لگی۔

"اب جاؤں۔" وہ سیدھا ہوا اور پھر بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔

"ایک منٹ۔" ماروا کو پھر کچھ یاد آیا تو وہ پھر سے سنگھار کی جانب بڑھی اور پرفیوم اٹھا لائی۔

"یہ....رہ گئی۔" ماروا نے ٹیپ اتارا اور اسفار پہ پرفیوم اسپرِے کیا۔

"اب جاؤ۔" وہ مسکرا کر کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

"ایک منٹ۔" ماروا بیڈ کی جانب بڑھی اور اس کا سمارٹ فون اٹھا کر اس کے سامنے

آئی۔

"اب جائیں۔" ماروا نے اس کی شرٹ کا کلر ٹھیک کیا اور پھر ایک نظر اس پہ ڈال بولی۔ وہ مسکراتا اس کے بال بگاڑتا کمرے سے نکل گیا۔ وہ پھر سے سنگھار کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ جیولری پہن سیلکی بالوں میں برش چلانے لگی پھر لپ گلاس اٹھا کر لگایا آئی لائنر مسکارا، کاجل اور وہ ریڈی تھی ایک نظر خود پہ ڈال سیلکی بالوں میں انگلیاں چلا کر ٹھیک کرنے لگی تبھی اس کا فون بجا وہ بورڈ سے فون اتار صوفے پہ بیٹھ جوتے پہننے لگی۔

"میم! ساری تیاریاں مکمل ہیں اب ہم جائیں؟" سامنے سے ملازم بولا۔

"ہوں! ٹھیک ہے شہنیلا سے بات کرواؤ۔" وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور پھر شہنیلا کو کچھ ہدایت دے اس نے کال کاٹ دی

"آج آپ کو شائد میری وفا پہ یقین آجائے اور مجھے بھی مجھ پہ یقین ہو جائے کہ میں اپنے باپ پہ نہیں گئی۔" وہ بڑبڑائی اور میز پہ پڑی سفید چوڑیوں سے کلائیوں کو سجانے لگی پھر اس نے ایک نظر خود پہ ڈالی کمی کمی سی محسوس ہوئی۔ اس نے سنگھار پہ پڑی سٹائلش ماتھا پٹی اٹھا کر پیشانی کو سجا لیا۔

پھر پلو سر پہ ٹکاتی باہر نکل گئی۔

وہ جذباتی سا لڑکا تھا اور غصے والا بھی پر ماروا کے سامنے وہ ہر بار، بچپن سے اب تک ہارتا

New Era Magazine

ہی آیا تھا اور مارواوہ بھی تو صرف اسفی سے ہی لڑائی کرتی تھی، اس کا خیال رکھتی تھی

۔ بچپن سے اب تک وہ دونوں ساتھ ساتھ تھے پہلے دوستی کا رشتہ اور اب ایک بہت

پاکیزہ رشتہ۔

بیشک کچھ دن ایسے ہوتے ہیں جو بندہ یاد رکھتا ہے۔ جیسے مارواوہ ایک دن بھول نہیں

سکی تھی پر وہ اپنا رشتہ بھی تو نہیں بھلا سکتی تھی۔

ہاں اسفی کے جذبات، محبتیں، وقت، دوستی سب ہی تو بہت زیادہ تھا پھر وہ کیوں کر کسی

نامحرم کو یاد کرتی۔

وہ تہیہ کر چکی تھی کہ وہ اب کمزور نہیں پڑے گی ایک مردہ جذبے کو زندگی سے نکالے

گی۔

اب اسے ہر وقت اپنے محرم کے نام کرنا تھا جو اس کا ہی تھا۔

****

بارات بڑی دھوم دھام سے نکل رہی تھی جٹ ہاؤس کے سامنے

ہوائی فائرنگ، ڈھول کی تھاپ پہ بھنگڑا ڈالتے سمیر کے دوست اور سفید گھوڑے پہ

بیٹھا سمیر یہ گھوڑے والی فرمائش بھی صباء کی تھی۔

اس نے کریم کلر کی شیروانی پہن رکھی تھی سر پہ کُلہ سجائے چہرے پہ مسکراہٹ لئے کالا تِل اس کے حسن کا چوکیدار بنا مسکرا رہا تھا۔

وہ شہزادہ لگ رہا تھا۔ مسز جٹ اور شہنیلا بیگم تو اپنے سب بچوں یعنی سمیر اسفی، ثمر، پرنس ان سب کی نظر ہی اتار رہی تھیں۔

ماروا البتہ حویلی میں تھی۔

اسفار اور ثمر نے اس کے سر سے وار پہلے پیسے غریبوں کو دیئے اور پھر دونوں نے گٹھیاں ہوا میں اچھالیں۔

ثمر مہرون پینٹ کورٹ اور سفید بٹنوں والی شرٹ میں ملبوس تھا۔

"بھائی!..." سمیر نے ثمر کو اپنی جانب بلایا جو بندوق کا رخ اوپر کئے فائر نکال رہا تھا۔

وہ اس کی جانب بڑھا۔

"اسفی! بھائی کو میدان میں کھینچیں مجھے آپ دونوں کا بھنگڑا دیکھنا ہے۔" سمیر نے جھک کر ثمر کے کان میں کہا تو قہقہہ لگا کر سر ہلا گیا۔ اسفار عامر اور پرنس کے ساتھ کھڑا انہیں سیلفیاں دے رہا تھا۔

"آج تیرا دن ہے بچے جو کہو گے مانیں گے۔" وہ بندوق شانے پہ ٹکاتے ہوئے اسفار کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے کان میں کچھ کہا تو اس نے ایک نظر سمیر پہ ڈالی۔

"چل پرنس! تو یہاں بھابھی سے بات کرنے نہیں آیا۔" اسفار نے اس سے فون پکڑ لیا جو وہ کان کو لگا رہا تھا اور ساتھ ہی ثمر کو پکڑے میدان میں اترا۔ ڈھول والے کے کان میں کچھ کہا تو اس نے ڈھول کی تھاپ بدلی۔

"عامر! آجاؤ یار۔" اسفار نے مسکرا کر اپنے ساتھیوں کو بلایا تو وہ سب بھی ان کے پاس آ گئے۔

"مجھے یہ سب نہیں آتا اسفی!" پرنس نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔

"دیکھ اب یہ ڈرامے نہ کر۔" اسفار نے انگلی دیکھائی۔ وہ بھوری آنکھوں کو پھیلا کر اسے خفیف سا ہو دیکھنے لگا۔

"سوچ لے آج تو نخرے دیکھا رہا ہے کل کو ہم تیری شادی میں دیکھائیں گے کیوں گائس۔" ثمر نے سنجیدگی سے اسفار کو آنکھ دبا کر کہا۔

"ٹھیک ہے میری ہیلپ کرنا۔" وہ رخسار کھجاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

کالا پینٹ کوٹ کالی برینڈ بٹنوں والی شرٹ سفید چہرے پہ براؤن برائٹ براؤن بالوں کو فلو سٹائل دے رکھا تھا۔ پرنس واقع ہی پرنس لگ رہا تھا۔

ان تینوں نے ڈریسنگ تو ایک جیسی ہی کر رکھی تھی جو کہ بغیر کسی ڈسکس کے ہوئی تھی۔

New Era Magazine

ان دونوں نے پرنس کا ہاتھ پکڑ لیا۔اب ان کا ایک گروپ بن گیا تھا تو انہوں نے بھگنڑا ڈالنا شروع کیا۔

پھر کچھ دیر کے ہنگامے کے بعد بارات حویلی کی جانب روانہ ہوئی۔

****

"صباء! بارات آگئی چلو تمہیں دلہا بابو دیکھاؤں۔"ثناء لہنگا سنبھالتی اس تک آئی۔

لال سرخ عروسی لباس میں وہ ملبوس تھی میک اپ اور جیولری نے اس کے حسن کو مزید خطرناک بنادیا تھا۔نوذپن نے تو جیسے اس کی خوبصورتی کو ہی قاتلانہ ٹچ دے رکھا تھا۔

اور سر پہ لیا دوپٹہ جو چہرے تک آرہا تھا۔

"چلو نہ۔"ثناء اسے پکڑ کمرے سے نکلی اور پھر چھت کی طرف بھی بڑھ گئی۔

"وہ دیکھو پاپا۔کتنے پیارے لگ رہے ہیں نہ میری جان کے پاپا۔"چھت پہ عشاء کے علاوہ کوئی نہیں تھا وہ منڈیر پہ جھک کر سمیر کو دیکھ رہی تھی ثناء نے غور نہیں کیا تھا پر صباء نے کیا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی منڈیر پہ جا کھڑی ہوئی عشاء نے پل بھر کو نظریں گھما کر اسے دیکھا تھا۔

صباء نے دوپٹہ مزید کھینچ کر گھونگھٹ لمبا کیا تھا۔اور نیچے دیکھنے لگی۔

"صبی! میں جا رہی ہوں نیچے زیادہ مزہ آئے گا۔ تم یہاں ہی رہنا۔یہ لڑکی تمہیں کمرے میں لے جائے گی۔" وہ عجلت میں کہتی لہنگا سنبھالتی سیڑھیاں پھیلانگ گئی۔

"خوش ہو تم؟"عشاء بچہ سنبھالتی اس کی جانب مڑی صباء نے گھونگھٹ کے پیچھے سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا تمہیں ذرا سا بھی خیال نہ آیا جب کہ تم مجھے دیکھ بھی آئی تھی۔ تم جان گئی تھی کہ سمیر کے سوا ہمارا کوئی نہیں۔

پھر بھی تم نے اسے ہمارے پاس نہ آنے دیا۔کیوں؟"عشاء بھڑک اٹھی تھی۔

"ع....عشاء! تب حالات ایسے تھے کہ سمیر تمہارے گھر نہیں جا سکا تھا۔" وہ منڈیر سے ہٹ گئی تھی اور اب سیڑھیاں اترتی کمرے کی طرف بڑھی۔عشاء بھی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

"تم نے اسے روکا۔ تم سوتن بن جاؤ گی سوچا نہیں تھا۔ سمیر کے ہونٹوں سے تمہاری تعریفیں سن سن مجھے لگتا تھا شائد تم کوئی دیوی ہو۔پر تم تو انسان ہی نکلی۔" وہ اطمینان سے بول رہی تھی پر لہجہ کاٹ دار تھا

"میں نے نہیں روکا عشاء! تمہاری غلط فہمی ہے تم اس سے پوچھ سکتی ہو۔ حالات ہی

New Era Magazine

ایسے تھے جن حالات میں شادی ہوئی اسی لیے۔" وہ دوپٹہ چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولی تو پل بھر کو عشاء کی آنکھیں اس کے سوہنے مکھڑے پہ ٹک گئیں۔

"تم ہتھیاروں سے لیس رہتی ہو صباء! تبھی سمیر کو تم سے اس قدر محبت ہے۔ ورنا انسان تو میں بھی ہوں۔

محبت تو مجھے بھی چاہئے۔" وہ صباء کو لاجواب کر رہی تھی۔

وہاں کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

"میں نے کبھی نہیں چاہ وہ مجھے ویسے چاہیے جیسے تمہیں شدت سے چاہتا ہے۔"

"تو تم کیا چاہتی ہو؟" صباء نے بڑی نرمی اور محبت سے پوچھا۔

"کیا تم مجھے دے سکو گی؟" وہ بے قراری سے بولی تھی۔

صباء پل بھر کو ڈری پھر جب نگاہ عسجد پہ پڑی تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اپنی خوبصورتی میں سے تھوڑی سی مقدار مجھے دے دو تاکہ میں بھی سمیر سے تھوڑی سی محبت حاصل کر سکوں۔ نہ جانے کب.... کب موت مجھے اپنی آغوش میں لے لے اس سے پہلے کچھ پل.... لمحے سمیر کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اس کی محبت چاہتی ہوں تمہارے جتنی نہیں پر تھوڑی سی۔ ویسی ہی بے لوث محبت جو وہ تم سے کرتا اس کا ایک ذرے جیتنا حصہ بس۔ مرنے سے پہلے کچھ پل اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔ نہ جانے کب

New Era Magazine

میں مر جاؤں۔" وہ بے بسی سے بول رہی تھی۔

"اللہ تمہیں کچھ نہ کرے عشاء!" وہ تڑپ کر بولی۔ عشاء نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو فکر مندی سے اسے تک رہی تھی۔

"سمیر ٹھیک کہتا ہے ہر کوئی صباء نہیں ہوتا۔" وہ عسجد کو جُھکاتے ہوئے بولی۔

"ایک بات بتاؤں مجھے سمیر سے بہت محبت ہو گئی ہے۔ہاں پر تم دونوں جو آپس میں کرتے ہو اس سے کم۔" وہ آخری فقرہ مسکرا کر بولی تھی۔ صباء لب سلے اسے تکتی رہی۔

"وہ مجھے کبھی محبت سے بیوی والے احساس سے چھوتا نہیں۔ میں اس کے محبت سے بھرے لمس کو، اس کی قربت کو اس کے احصار کو ترستی رہتی ہوں۔ پر اس نے کبھی مجھے نظر کرم کی نہیں بخشی۔ بے چین کر دینے والی نظر جو وہ تمہیں بخشتا ہے۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تھے۔ صباء لہنگا سنبھالتی اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

پھر اس کے گرد بازو حائل کر دیئے وہ ہچکیوں میں ڈوب چکی تھی عسجد بھی رونے لگا تھا۔

"مجھے معاف کرنا میں نے آج کے دن یہ سب تمہیں کہ دیا پر میں دل میں رکھتے ہوئے

تھک چکی ہوں۔" وہ عسجد کو تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

"میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں؟" صباء نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ چند پل بھیگی بھیگی اکھیوں سے اسے تکتی رہی۔

"سمیر کی محبت میں کبھی نہیں مانگوں گی صباء! میں محبت کھونے کے درد کو جانتی ہوں۔" وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔

"میں جب مر جاؤں تو میرے بیٹے کی ماں بن جانا اسے کبھی مت بتانا کہ اس کی ماں کون تھی۔ اور یہ بھی اسے پتا نہ چلے کہ اس کا باپ کون ہے۔ وعدہ کرو صباء میرے بچے کی ماں بنو گی۔ میں تمہیں اپنا سب کچھ دے رہی ہوں کیونکہ تم اس قابل ہو۔" وہ روتے ہوئے عسجد کو اس کی گود میں ڈال کر بولی۔

صباء نے بغیر سولہ سنگھار کی پرواہ کئے عسجد کو باہوں میں بھر لیا۔

وہ روئی کے جیسا تھا یقیناً اس کا باپ بہت خوبصورت تھا۔

"تمہارا بیٹا ہی لگ رہا ہے۔" وہ مسکرائی۔ صباء نے عسجد کے ہاتھ پر بوسہ دیا

"تمہیں پتا ہے مجھے خوبصورتی کیوں اپنی جانب کھینچتی ہے۔" وہ صباء کو تو کبھی عسجد کو دیکھتی۔

صباء نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

New Era Magazine

"کیونکہ بدصورت لوگوں کا کوئی نہیں ہوتا۔ جیسے میں ہوں۔ محبت کی تھی منیب سے بہت زیادہ پر وہ اپنی بھوک مٹانا چاہتا تھا۔ جو کبھی نہیں مٹی۔ کتنی بار کتنی بار وہ مجھے۔" وہ کہتی کہتی خاموش ہوئی۔

صباء پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"اس نے تو مجھے شادی کے بعد بھی نہیں بخشا.... مجھے کوئی بچانہ سکا نہ سمیر نہ بھائی۔ اور میری محبت کے بدلے اس نے پتا ہے مجھے کیا تحفہ دیا۔" وہ اب خود پہ ہنسی تھی۔

"یہ عسجد سمیر۔ مجھے جب علم ہوا تو میں یہ سوغات قبول نہیں کرنا چاہتی تھی ٹھکرا دینا چاہتی تھی۔ پر میری ماں نے کہا شائد کہ اس بچے کی قسمت مجھے بچا لے۔ مجھے ہمیشہ ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں میرے بدن سے جنم لینے والا بھی میری طرح بیماریوں کا شکار نہ ہو۔ پر یہ تندرست ہے۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی۔

جبکہ صباء کا سانسیں ایک بار پھر حلق میں اٹک گئی تھیں۔

"تم سمیر کو روکو گی تو نہیں نہ ہمارے پاس آنے سے؟" وہ اب آنسوں صاف کر کے خوف سے اسے دیکھنے لگی۔

"عشاء! میں نے اسے نہ کبھی روکا تھا نہ کبھی روکوں گی۔ میں جانتی ہوں تم دونوں کی زمہ داری اس کے نازک شانوں پہ ہے۔ تم اس غلط فہمی میں رہ کر ہم تینوں کا رشتہ

New Era Magazine

خراب مت کرنا۔ہاں میں سمیر کو کبھی کسی سے شیئر کرنے کے حق میں نہیں ہوں کیونکہ میری محبت شریک برداشت نہیں کر سکتی۔پر میں نے اسے کبھی نہیں روکا تمہارے پاس جانے سے۔" وہ خاموش ہوئی۔

"مجھے لگا تھا شاید تم نے اسے منع کیا ہے ہمارے پاس آنے سے اسی لیے مس بی ہیو کر رہی تھی ایم سوری۔"عشاء نے اس کے دائیں ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا۔صباء نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"عشاء! ہم یہ بھی جانتی ہیں کہ اس کے پاس کوئی جاب نہیں ہے۔اسے پڑھنا چاہیے۔میں... ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ؟"صباء نے آخر پہ ہونٹ بھینچ لئے عسجد اس کی چوڑیوں کپڑوں کو اپنے ننھے ننھے ہاتھ لگا رہا تھا۔

"میں نے اسے کہا تھا پر وہ میری نہیں مانتا۔پتا نہیں اتنے پیسے وہ کہاں سے لایا وہاں ضرورت تو تھی نہیں پھر بھی جب سے بھائی گئے ہیں وہ ہمیں لے کر کچھ زیادہ ہی فکر مند ہو گیا ہے۔ "

"یہ مجھے ڈر ہے نہ ہو تمہارے سوہاگ کا لباس یہ گندہ کر دے۔پھر اپنے پاپا سے مار کھائے گا"عشاء نے مسکرا کر کہا اور اس سے عسجد کو لے لیا۔صباء بھی مسکرائی تھی۔

"میں اپنے بے بی کو مار کھانے نہیں دوں گی۔"صباء نے عسجد کی کومل رخسار پہ ہونٹ

New Era Magazine

رکھا تو لپ اسٹک نشان چھوڑ گئی اسے تو ننھے بچوں سے عشق تھا۔

"تمہیں سمیر نے نہیں بتایا کہ وہ کہاں سے پیسے لایا؟"صباء نے حیرانگی سے سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"صبی! یہ لو۔"اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی ثناء اندر داخل ہوئی اور شرارت چہرے پہ لیے اس کے پاس بیڈ پر ایک طرف ٹک گئی۔

"یہ بہنوئی جی نے بھیجا ہے تمہارے لیے۔"ثناء نے سجا ہوا گلاس اس کی جانب بڑھا دیا۔

جس میں دودھ تھا۔

"پر یہ مجھے کیوں دیا؟"وہ حیرانگی سے بولی۔

"اس سے محبت بڑھتی ہے چل اب جلدی پی۔"اس نے صباء کی نوز پن کو اوپر اٹھا کر گلاس اس کے ہونٹوں سے لگا دیا عشاء نے ایک مسکرا کر نظر اس پہ ڈالی۔

"واقع ہی سمیر ٹھیک کہتا ہے صباء جیسا کوئی نہیں۔خدا ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔"اس نے پیار سے بھری نظر صباء پہ پھر ڈالی۔

"تم نے اگر باہر نہیں نکلنا تھا تو یہ بناؤ سنگھار کیوں کیا۔"ثناء جھنجلا کر بولی۔

"سمیر کے لیے۔"صباء نے مسکرا کر کہا اور اس کے ہاتھ سے ٹیشو لے کر ہونٹوں پہ لگا

دودھ صاف کیا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ شاید صباء نے اسے رکا ہو پر یہ دیوی ہے واقع ہی۔" وہ اس کی جانب دیکھتی گئی۔اس بار اس کے دل میں صرف صباء کے لئے عزت تھی۔

"عشاء! یہ لو تم میرا جھوٹا پی لو ہماری محبت بھی بڑھ جائے گی۔" صباء نے آنکھ دبا کر کہا تو وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

"صبی! یہ تمہارے شوہر کا جھوٹا ہے کوئی اور عورت نہیں پی سکتی۔" ثناء نے عشاء کی طرف بڑھا ہوا گلاس تھام لیا۔

"اوہو۔اچھا۔" صباء نے گلاس دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔

"اچھا ثناء وہ میرا سیل وہاں پڑا ہے اٹھا کر لے جاؤ اور سمیر کی تصویریں بنا کر لاؤ چھت سے نظر نہیں آیا تھا نہ۔" کچھ دیر بعد صباء نے کہا تو وہ سر ہلا کر اٹھ گئی فون اٹھا جب وہ کمرے سے نکل گئی تو اس نے گلاس عشاء کی طرف بڑھا دیا۔

"صباء! یہ تمہارے شوہر کا جھوٹا ہے۔" وہ ندامت سے سر جھکا گئی وہ کیا سمجھ رہی تھی صباء کو اور وہ کیا ثابت ہو رہی تھی۔

"تم سے بھی تو اس نے نکاح کیا ہے چلو شاباش پی جاؤ... میرا دل بہت بڑا ہے تم تینوں اس میں سما جاؤ گے۔" وہ آنکھ دبا کر کھلکھلا کر بولی تو ایک بار پھر عشاء نے اسے

محبت، عزت، آداب سے دیکھا۔

"میں آج جا رہی ہو تم مجھے ملنے آیا کرو گی نہ پشاور۔" عشاء نے سوال کیا۔

صباء نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صباء! مجھے تم سے بھی بہت محبت ہو گئی ہے تم بہت اچھی ہو میں نے تمہیں غلط سمجھا مجھے معاف کر دینا۔ مجھے سب ہی چھوڑ جاتے ہیں اسی لئے مجھے ڈر تھا سمیر بھی نہ چھوڑ دے۔" وہ اس کی رخسار چھو کر بولی تو صباء نے ایک نظر اس پہ ڈالی پھر نفی میں سر ہلا کر اس کے گرد بازو حائل کر دیئے وہ اس کی پوزیشن سمجھ رہی تھی خود کو اس کی جگہ رکھ سوچ رہی تھی۔

****

"اسفی! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم تو گھر جانے والے تھے نہ بارات کو رخصت کر کے؟" وہ اسے فون کان سے لگا کر ہال سے نکلتا دیکھ بھاگ کر اس تک پہنچی۔

"کل چلے جائیں گے اب تو بارہ بج رہے ہیں۔ اور مجھے ایمرجنسی جانا ہے۔" وہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولا۔

ماروا ہونٹ بھینچے اسے دیکھتی رہی۔

"ہاں پرنس! تم جلدی پہنچو بس میں اور ثمر نکل رہے ہیں۔" وہ ماروا کو ہاتھ ہلاتا جانے

New Era Magazine

لگا پر ماروا پھر سے اس کے پیچھے بھاگی اور بازو پکڑ لیا۔ وہ جانتی تھی اسے پہل کرنی ہے۔

اسفار نے رک کر اسے دیکھا تو ماروا نے نفی میں سر ہلایا۔ آنکھوں میں التجاء تھی۔

"میں کرتا ہوں کال۔ تم پہنچو۔" وہ کہتے ہوئے کال کاٹ گیا۔

پھر فون جیب میں ڈال ماروا کی جانب گھوم گیا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ بخار تو نہیں ہے۔" وہ اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ فکر مندی سے بولا پر چہرے پہ سجی مسکراہٹ شرارتی تھی۔

ماروا نے ماتھے پہ بل ڈال اسے گھورا۔

"صبح سے عجیب و غریب حرکتیں سرانجام دے رہی ہو جو مجھے ہضم نہیں ہو رہیں۔"

وہ اب ٹائی کی نٹ ڈھیلی کر رہا تھا۔

"میں اور ماما گھر جا رہے ہیں تم آ جانا جب تمہیں یہ احساس ہو جائے کہ کام سے کچھ اور بھی اہم ہے۔" وہ ناراضگی سے کہتی واپس مڑ گئی۔

"اور اگر میں نہ آؤں تو؟" وہ کوٹ اتار اب آستینوں کو فولڈ کر رہا تھا۔

ماروا کے سیڑھیاں چڑھتے قدم رک گئے۔

پھر وہ بغیر مڑے دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

اسفار کے ہونٹوں پہ دلفریب مسکراہٹ دوڑ گئی اور وہ کان پٹی کھجاتا چلا گیا۔

****

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی پہلی بار اس کو گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ پہلی بار اسے یوں سجایا گیا تھا، پہلی بار وہ سوہاگ کی سیج پہ بیٹھی تھی۔ وہ ہونٹوں کو آپس میں مسلنے لگی پہلی بار نظر اٹھا کر اس نے کمرے کو دیکھا جو گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا ہوا تھا بیڈ کے چاروں اطراف سٹونز کے پردے تھے۔ جو کافی مہنگے تھے۔ جن کو دیکھ پہلا خیال تو اسے یہ آیا کہ سمیر نے اتنا فضول خرچ کیوں کیا۔

خیر اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں۔

سائڈ ٹیبل پہ پھولوں کے درمیان رکھی کینڈلز جگنوؤں کی طرح جل رہی تھیں۔ پورا کمرہ مہک رہا کھڑکی کا ایک تاک کھولا تھا جہاں سے پورا چاند اسے چوری چوری دیکھ رہا تھا۔

اس نے سانس لی اور پھر سے نظریں جھکا کر اپنی مہندی کو دیکھنے لگی تبھی دروازے پہ آہٹ ہوئی پھر دروازہ کھولا اور بند ہوا اصباء کی بہت ساری دھڑکنیں شور مچانے لگی یوں لگا جیسے اس کا دل ابھی پسلیوں کو چیر پھاڑ باہر نکل آئے گا۔

"اسلام علیکم!" سمیر نے مسکرا کر سلامتی بھیجی اس پہ اور سٹونز کے پردے کو پیچھے کرتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

New Era Magazine

"و...وعلیکم السلام!"صباء نے تھک نگل بڑی مشکل سے جواب دیا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے سمیر کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

وہ تھوڑا سا آگے کو کھسک گیا۔پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا گھونگھٹ اٹھا دیا۔

وہ وہیں سٹیچو بن کر بیٹھ گیا۔

وہ نظریں جھکا ہونٹوں کو بھینچے بیٹھی تھی نوزپن اس کے ہونٹوں کو چھو رہی تھی جو کہ اس پہ جچ رہی تھی۔پہلی بار اس کا یہ روپ دیکھا تھا سمیر۔اور نوزپن تو اس پہ یوں حسن چڑھا رہی تھی کہ سمیر کی نظر اس پہ ہی اٹکی رہی۔

"یہ تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہے۔"سمیر نے سنبھال کر تھوڑا جھک نوزپن اتاری وہ صباء کو نہیں اسے ڈسٹرب کر رہی تھی۔ نظر لگنے کی وجہ وہی بن رہی تھی۔

"تم ڈر کیوں رہی ہو؟"سمیر اس کو ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے دیکھ بولا

"ن...نن...نہیں تو۔"

"مجھے تو دیکھا بھی نہیں ایک نظر کرم اس غریب پہ ڈال دیں جناب!"وہ اس کی گھبراہٹ کم کرنے کے لیے پہلے والی ترنگ میں بولا۔

صباء نے آہستہ سے پلکوں کے پردے اٹھا کر اسے دیکھا وہ اس کے سامنے آڑھا ترچھا ایک ہاتھ سر کے نیچے ٹکائے،ٹانگیں بیڈ سے نیچے تھیں لیٹا نیم دراز تھا۔

شرمگیں اس کے چہرے کو چھو گئیں اور وہ پھر سے سر جھکا گئی۔

"میں ساری زندگی تمہیں یوں ہی دلہن بنائے رکھنا چاہتا ہوں۔اپنے چاند کو یوں ہی دیکھنا چاہتا ہوں" سمیر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔اور پھر اس کے چاند سے مکھڑے کو محبت بھری نظروں کے گھیرے میں لے لیا۔

"چاند آسمانوں سے لاپتا ہو گیا
چل کے میرے گھر میں آ گیا
میں خوش قسمت ہوں باخدا اس طرح
ہو جائے پوری اک دعا جس طرح
تیرے بن میری جانَ کبھی
اک پل بھی گزارا نہیں
تیری آرزو نے خود سے بیگانہ کر دیا"

وہ گنگنانے لگا ساتھ ہی اسے سونے کے دو کنگن اس کی کلائیوں میں چڑھا دیئے۔

صباء مزید خود میں سمٹ گئی ایک شرمیلی سی مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھو لیا رخساروں پہ لالی بکھر گئی۔

New Era Magazine

سمیر اس کے اس خطرناک، قاتلانہ روپ کو زیادہ دیر نہ دیکھ سکا تو سر اس کی گود میں رکھ آنکھیں مند گیا۔

چاند بھی ان پہ ایک نظر ڈال بادلوں میں چھپ گیا۔

****

"بیٹا میں تھک چکی ہوں سونے جا رہی ہوں۔ تمہارے بابا تو شاید کب سے لوٹ آئے ہیں۔ تم انتظار کر لو تھوڑا اگر نہ آئے تو سو جانا کوئی ضرورت نہیں اس بیوا قوف کا زیادہ انتظار کرنے کی۔" شہنیلا بیگم نے سختی سے کہا۔

وہ دروازہ بند کر کے مڑی اور مسکرا دی۔

"وہ بیوا قوف نہیں ماما! سر پھرا ہے اگر انتظار نہ کیا تو قیامت برپا کر دے گا۔" وہ چادر اتار بالوں کو پیچھے کرتی ان کے ساتھ چلنے لگی۔

"تم بہت بڑے دل کی مالک ہو من بیٹا! اسے اپنا رہی ہو، اس کے لیے اتنا کچھ کر رہی ہو۔ اور آج تم اسے اپنا آپ سونپنے جا رہی ہو۔ تھینک یو بیٹا! میری بات ماننے کے لیے۔ گھر کا آنگن تو بچوں سے ہی آباد ہوتا ہے۔" وہ بول رہی تھیں جبکہ ماروا شرما کر نظریں جھکا گئی۔

"آج پورے چاند کی رات ہے اللہ تم دونوں کی زندگی میں بھی روشنی بھرے گا۔" وہ

New Era Magazine

ماروا کو گلے سے لگا کر بہت ساری دعائیں دے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

وہ دھڑکنیں سنبھالتی سیڑھیاں چڑھنے لگی کمرے میں جا کر اس نے لائٹس اون کی پھر ایک نظر دلہن کی مانند سجے کمرے پہ ڈال وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔

"سفید یا لال، دونوں اسفی کے فیورٹ کلر ہیں۔" پھر اس نے لال کام دار غرارے کا انتخاب کیا اور واشروم گھس گئی۔

وہ آتا یا نہ آتا آج من اپنی زندگی میں روشنی بکھیرنا چاہتی تھی۔اس پاگل خان کو محبت کا وفا کا یقین دلوانا چاہتی تھی۔

اور خود کو بھی ثابت کرنا چاہتی تھی کہ وہ بے وفا نہیں ہے۔

****

"یار تم وہ فائل گھر سے لے آؤ میں ناکہ بندی پہ جا رہا ہوں۔میں آج ان آدمیوں کو پکڑ کر رہوں گا۔" اسفار تیز قدم اٹھاتا موبائل کی طرف بڑھا ثمر اور پرنس بھی اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا رہے تھے۔

"وہ فائل تو اس دلال کی ہے اس کی ضرورت ہی کیا ہے تمہیں روحہ کے قاتلوں کو پکڑنا ہے نہ؟" پرنس نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

"میں آج ہی یہ سارے معاملے ختم کرنا چاہتا ہوں۔یہ تینوں کیس ایک ہی وقت ختم ہو

New Era Magazine

سکتے ہیں اور وہ تمہارے طریقے سے پرنس!

اگر میں اپنے طریقے سے یہ گجر ایم این اے کو ہینڈل کروں گا تو ساری عمر کورٹ کچہریوں میں گزر جائے گی پر اس کے سپوت کو سزا نہیں ملے گی۔" وہ موبائل سنبھال تیزی سے بولا۔

اسے پرنس نے بتایا تھا کہ جس آدمی کے لئے وہ ارشاد و نمبری کام کرتی تھی اس کے پاس وہ دو آدمی بھی آتے تھے جو روحہ کے قاتل تھے پر نام اسے نہیں معلوم۔

"تو پھر تم نے کل اس منیب گجر کو چھوڑا کیوں اب تو وہ اپنے گھر آرام سے سو رہا ہو گا۔" ثمر نے سختی سے سوال کیا۔

" جگر وہ سو نہیں رہا پاکستان چھوڑ کر بھاگ رہا ہے۔" اسفار نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ تو اب سمجھ میں بات آئی تم کیسے کہہ رہے ہو یہ تینوں کیس ایک ساتھ کرنے ہیں انٹیلیجنٹ بوائے۔" ثمر نے اس کے شانے پہ تھپکی رسید کی۔

"وہ تو میں ہوں۔"

"اوبلے اب مجھے کیوں دیکھ رہا ہے، جا فائل لے کر آ، اس کا سارا کالا چٹا ہے اس میں ، میں اس دلال سپیا کو ابھی گرفتار کروں گا پھر اس کے سارے کارنامے اگلواؤں گا اسے تو پھانسی ہی ہو گی۔"

New Era Magazine

اسفار اب موبائل میں سوار ہو گیا۔

"پرنس! تم جاؤ فائل لے آؤ میں اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر اسفار کے ساتھ جاتا ہوں۔" ثمر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

"اسفی میں اس وقت تمہارے گھر کیسے جا سکتا ہوں؟" پرنس جھنجلا کر بولا۔

"بکومت۔ یہ ڈرامے پھر کبھی کرنا، فلحال کام کے معاملے میں نو فالتو کمینٹری۔ انڈرسٹینڈ۔" اسفار نے موبائل سٹارٹ کر لی اسے انگلی دیکھائی اور اب وہ عامر کا نمبر ملا چکا تھا۔ زن سے موبائل اڑتی گئی۔

ثمر نے بھی گاڑی اسٹارٹ کی اور اسے ہاتھ ہلاتا چلا گیا۔

آخر وہ بوجھل سانس لے کر گاڑی کی جانب بڑھا۔

****

ماروا کو اسفار نے میسج کیا تھا کہ اس کا آدمی فائل لینے آ رہا ہے تو وہ بغیر سوال جواب کئے فائل ڈھونڈنے لگی۔

پرنس گاڑی روک دروازے تک گیا پھر بیل پہ ہاتھ رکھا۔

ملازمہ جو بیدار تھی اس نے دروازہ کھولا۔

New Era Magazine

"جی مجھے اسفار نے بھیجا ہے فائل لینے اپنی بیگم صاحبہ سے کہو فائل لے آئے۔" وہ ملازمہ سے کہتا لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

اتنے میں اس کا فون بجا۔

"تمہاری بھابھی کو فائل نہیں مل رہی سٹڈی میں جا کر ڈھونڈ لاؤ۔ سیڑھاں چڑھ کر فرسٹ روم میرا ہے اس کے ساتھ ہی سٹڈی ہے۔" وہ کہتے ہی کال کاٹ گیا اس کا دھیان تو ان مجرموں کی جانب تھا۔

پرنس کچھ دیر بیٹھا فون کو دیکھتا رہا۔

"عجیب مصیبت میں ڈال دیا تم نے اسفی۔" وہ بڑبڑایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم چلتا تذبذب ہوتا کمرے کے دروازے پہ آ رکا۔ مارواکی اس کی طرف پشت تھی۔ ایک نظر مارواپہ ڈال وہ نظریں جھکا گیا۔

دو پل وہ نظریں جھکائے رکا رہا پھر گلا صاف کیا اور جھجکتے ہوئے ایک انگلی سے دروازہ بجایا۔

نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔

"اسلام علیکم بھابھی!" وہ مدھم ہمیشہ کی طرح شہد اگلنے لگا تھا۔

"وہ اسفی نے فائل لینے بھیجا ہے۔

New Era Magazine

اکیلی وہ تھانے میں پھنسا ہوا ہے اور فائل ضروری تھی تو مجھے آنا پڑا۔" وہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہا تھا۔

ماروا چونکی اور اس سے پہلے کہ فائل زمین بوس ہوتی اس نے جلدی سے سنبھال لی۔ اور تیزی سے چہرے پہ پردہ گرا لیا۔

"اب تمہیں دیکھنے کی کوئی خواہش، کوئی ضرورت، جذبہ نہیں رہا۔ بلکہ یوں کہ کوئی رشتہ ہی نہیں ہے۔ نہ تھا۔

واقع ہی...." وہ سوچتے سوچتے رکی سانس ہوا کے سپرد کی۔

"واقع ہی.... دل بہت غلط فیصلے کرتا ہے جس پہ ہمیں پچھتانا پڑتا ہے۔" وہ سامنے پڑے ٹیبل سے فائل اٹھائے۔

نظریں جھکائے دروازے کی جانب بڑھی سامنے والے نے بھی مجال ہے جو ایک غلط نظر ہی اٹھائی ہو۔

"پر اسفی کا دماغ کیوں خراب ہو گیا ہے۔ کیوں ہمیشہ مجھے اگنور کر چلا جاتا ہے۔ ہر کام امپورٹڈ ہے۔ اوپر سے اس انسان کو بھیج دیا جس سے اب مجھے چڑ ہونے لگی ہے جس کی آمد ہم دونوں کی زندگیوں کے لیے ٹھیک ہی نہیں ہے۔" وہ سوچ کر رہ گئی۔

"یہ فائل نہیں ہے۔ کیا میں دیکھ سکتا ہوں؟" وہ ماروا کے ہاتھ سے فائل لئے بغیر بولا

New Era Magazine

ماروا نے فائل ایک طرف ٹیبل پہ پٹخی اور پھر آندھی طوفان کی طرح وہاں سے نکل گئی پرنس نے ایک نظر اس کے لمبے زمین پہ لگ رہے غرارے پہ ڈالی اور پھر آگے بڑھ کر جلدی جلدی فائل ڈھونڈنے لگا۔

مطلوبہ فائل ملنے پہ وہ وہاں سے نکلا جب ساتھ والے کمرے کے گزرنے لگا تو پھولوں کی مہک نے اس کے قدم روکے غیر ارادہ طور اس نے آدھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا۔

کمرے میں لائٹس آف تھیں بس زیرو واٹ کا بلب جل رہا تھا جس سے کمرہ کچھ کچھ نظر آیا تھا اسے۔

"شائد بھابھی اسفی کا انتظار کر رہی تھیں۔اور وہ بے واقوف کب سمجھے گا۔" وہ سوچتا سیڑھیاں اتر گیا۔

****

"ثمی ! تم لوگ ریڈی ہو۔" اسفار موبائل کان سے لگائے بولا اس کی نظر منیب گجر کی سفید گاڑی پہ ہی تھی۔

"یس۔"

New Era Magazine

"گڈ منیب کے ڈرائیور کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔کیونکہ وہ بے گناہ ہے۔اوکے؟"اسفار اب موبائل کے ساتھ ٹیک لگا چکا تھا۔

"اوکے جگر! ڈونٹ وری یہاں کا تم مجھ پہ چھوڑ دے اس منیب کو ہم ہینڈل کر لیں گے۔تم ان آدمیوں کو پکڑو۔" ثمر نے مسکرا کر کہا۔

"اوکے بیسٹ آف لک۔"اسفار نے سنجیدگی سے کہا اور کال کاٹ دی۔

رات کے اس پہر وہ ناکہ بندی کئے کھڑا تھا کیونکہ تین مجرم ایک ہی قطار میں تھے۔ روحہ کے قاتل اور وہ دلال جو ایک ہی گاڑی میں تھے۔ان کی میٹنگ کا ٹائم فکس تھا یہ بھی ارشا نے بتایا تھا۔اور تیسرا منیب مگر وہ سب ان باتوں سے بے خبر تھے کہ پولیس نے ناکہ بندی ان سب کے لئے کر رکھی ہے۔

"یہ لو۔"پرنس نے فائل موبائل میں پھینکی اور پھر اپنی ٹائی کی نٹ ڈھیلی کی۔ کوٹ وہ پہلے ہی اتار کر گاڑی میں رکھ آیا تھا۔

"کیا ہوا میرے شیر غصے میں کیوں ہو؟"اسفار نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر فون پہ جھک گیا۔

"تمہیں نہیں لگتا تم بیوقوف اور ایک نمبر کے پاگل انسان ہو؟"پرنس نے آنکھیں سکوڑ کر ایک ہاتھ موبائل پہ ٹکا کر کہا۔

New Era Magazine

"ہاں وہ تو مجھے لگتا ہے۔پر تجھے کیا ہوا؟" وہ بڑے اطمینان سے بولا۔

پرنس نے فضا میں دیکھا اور ایک گہری سانس لی۔پھر نفی میں سر ہلایا اور اس سے کچھ فاصلے پر موبائل کے ساتھ ٹک گیا۔

"میں ایک عورت کو دیکھ کر آیا ہوں۔" وہ مدھم آواز میں بولا۔

"ریلی؟ تو عورتوں کو دیکھ سکتا ہے؟" اسفار نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟" پرنس نے منہ بسور کر کہا۔

"یار تم نے بات ہی وہ کی ہے۔تم کسی عورت کو دیکھتے ہی نہیں پھر آج کس کو دیکھ آئے۔" وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا۔

"افففف۔اسفی! میرا مطلب تھا کہ۔" وہ سنجیدہ تھا۔

"بھابھی تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔تمہیں نہیں لگتا تمہیں وہاں ہونا چاہیے تھا؟" پرنس نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

اسفار کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"دیکھتے ہیں کب تک انتظار کرتی ہیں آپ کی بھابھی جی۔" وہ موبائل گاڑی کی سیٹ پہ رکھتے ہوئے بولا۔

"مطلب تم نہیں جاؤ گے؟ یہاں کے کام میں تو دن بھی ہو سکتا ہے، کیا تم بھابھی کو

New Era Magazine

ساری رات انتظار کرواؤ گے؟" وہ اسفار کے پیچھے چلتے ہوئے بولا۔

"پرنس! کام پہ دھیان دو۔"

"پہلے تم مجھے جواب دو۔" پرنس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب گھمایا۔

" کبھی کبھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ انتظار کے بعد جو پھل ملتا ہے وہ میٹھا ہوتا ہے چل اب کام پہ لگ جا۔" اسفار نے آنکھ دبا کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔

وہ گہری سانس خارج کر فون نکال اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

"تمہیں کچھ انتظار کرنا ہوگا من! میں پوری طرح تمہارا ہونا چاہتا ہوں اور ایسا تب تک نہیں ہوگا جب تک میں روح کے قاتلوں کو موت کے گھاٹ نہ اتار دوں۔" اسفار نے آسمان پہ چمک رہے پورے چاند کو دیکھا۔

"کاش آج بھی تم میرا انتظار کرو اس چاند کی روشنی کو میں اپنے آنگن میں اتاروں گا تمہیں ایک بار پھر سے دلہن بناؤں گا۔" وہ مسکرایا پھر ایک نظر گھڑی پہ ڈالی۔ اور پھر اس نے جاتی ہوئی منیب گجر کی گاڑی کو دیکھا۔

شہزاد نے مڑ کر اسے دیکھا اور انگوٹھا دیکھایا۔

اسفار کے سمجھانے کے مطابق کوئی پوچھتا تو پولیس والے یہ ہی کہتے ایک چور کو پکڑ رہے ہیں۔

New Era Magazine

جو کہ پلین کا حصہ تھا۔

****

"میرے تین گنتے ہی تم لوگ منیب کی گاڑی پہ حملہ کرو گے۔" ثمر نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا۔

"یس بوس!" ان سب نے ایک ہی آواز میں کہا اور اپنے چہرے چھپا کر ڈاکوں کی صورت اختیار کر لی۔

"جو عورتوں کی عزت برباد کرتا ہے، جو ماں بہن کو عزت نہیں دے سکتا ایسے درندوں کو کس کا بوجھ اس دھرتی سے اٹھا دینا ہی بہتر ہے۔" وہ دانت پیس بڑبڑایا۔

دوسری طرف اسفار اور پرنس بھی دلالوں کی گاڑی کو نشانہ بنا چکے تھے۔

اسفار آہستہ آہستہ چلتا گاڑی کے پاس گیا اور ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ بجایا۔

گاڑی کا دروازہ نیچے ہوا تو پرنس نے بھی گن سنبھالی۔

"ایس پی اسفار خان۔" وہ آرام سے بولا

"باہر نکلیں آپ کی گاڑی کی تلاشی لی جائے گی۔" اس نے چاروں آدمیوں کو غیر اہم نظر سے دیکھا تا کہ انہیں شک نہ ہو۔

وہ چاروں باہر نکلے۔ وہ چاروں اطراف دیکھنے لگے تھے اتنے بڑے دلالوں کو بھلا کیسے پتا

New Era Magazine

نہ چلتا وہ پھنس چکے ہیں

ان میں سے ایک آدمی نے ریوالور نکالا اور پھر اسفار کی دائیں پسلی پہ رکھا۔

"تو خود کو اوور سمارٹ سمجھتا ہے ایس پی! چل ہمیں نکلنے دے نہیں تو چھ کی چھ تیری پسلی میں اتار دوں گا۔" وہ آدمی دانت پیس کر بولا۔

پرنس جو گاڑی سے نکل کھڑا تھا اس کی نظر تیز تھی اور پھر کیا تھا اسفار نے دو انگلیوں سے کان پٹی کھجائی جو کہ ان کا سگنل تھا۔پرنس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ گولیاں چلائیں ادھر سے دوسرے پولیس والوں نے بھی یہ دیکھ گولیاں چلانی شروع کر دیں۔چیخوں کا شور برپا ہوا گاڑیوں میں بیٹھے بچے ڈر گئے۔بڑے بھی گھبرا گئے۔

شہزاد نے مائک اسفار کی جانب پھینکا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ سب خاموش ہو جائیں یہاں کسی کی قیمتی جان کو ختم نہیں کیا جا رہا۔بلکہ عزتوں کو پامال کرنے والوں کو ختم کیا جا رہا ہے ہم انہیں گرفتار کرنا چاہتے تھے پر انہوں نے خود کو خود ختم کیا۔ہمارا دیں اور گاڑیوں سے باہر مت نکلیں۔" اسفار نے کہا اور پھر مائک شہزاد کی جانب اچھال دیا۔

مڑ کر دیکھا تو ان چاروں آدمیوں کا کام تمام تھا۔

"تم ٹھیک ہو اسفی!" پرنس اس کے پاس آیا اور فکر مندی سے بولا۔

New Era Magazine

"ہوں۔"اسفار نے مسکرا کر کہا اور پھر اس کو گلے لگا لیا۔

"سالے تو ہمارے ہاتھوں ہی گولیاں چلوایا کو کبھی خود مت چلانا۔آخرت میں تو تو مکر جائے گا ہم تو پھنس جائیں گے نہ۔"وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا۔

"تم نے کون سے کسی بے گناہ کی جان لی ہے۔"اسفار نے اس کے شانے پہ تھپکی دی۔

"شہزاد!اب تم سنبھال لو باڈیز لے جاؤ۔"اسفار نے کہا تو وہ منہ بسور گیا۔

"سر!میں ہی کیوں ہر بار ڈیڈ باڈیز میں ہی کیوں لے جاؤں۔"وہ منہ بسور بولا۔

"چلو پھر سڑنے دو یہاں۔

ویسے بھی تم نے کون سا اپنی باہوں میں اٹھانا ہے ایمبولینس ہی لے جائے گی۔"اسفار نے کہا تو وہ سر کھجاتا چلا گیا۔

"تمہیں چوٹ تو نہیں آئی؟"اسفار نے پرنس کے شانوں پہ بازو پھیلا دیئے۔

"نہیں جگر تو ہے نہ۔"اس نے بھی اس کے شانوں پہ اپنا بازو حائل کیا اور پھر وہ دونوں گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔

چند منٹوں کا کھیل تھا جو ختم بھی ہو چکا تھا۔ادھر ثمر نے بھی بازی جیت لی تھی۔

"ایویڈنس،ایویڈنس کے چکروں میں نہ جانے کب تک ذلیل ہوتے کام تمام ہوا ان کا تو۔اب صبح کی اخبار میں آئے گا منیب گجر ڈاکوؤں کے ہاتھوں مارا گیا اور ان کتوں کا آئے

گا پولیس نے انکاؤنٹر کر ڈالا۔

ثمر کو کال کرو۔" اسفار موبائل میں بیٹھ پانی کی بوتل ہونٹوں سے لگا کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر بولا۔ نظریں آسمان پہ ٹکی ہوئیں تھیں۔

"ہوں....اور تم بھی بھابھی سے بات کر لو اب وہ بہت انتظار کر چکی ہیں۔" پرنس گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر فون نکال بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔

"بس اب تمہاری بھابھی کے پاس حاضر ہونا ہے انتظار تو میں نے بھی بہت کیا ہے۔" اسفار نے گردن گھما کر اسے دیکھا اور مسکرا کر بولا۔

" ثمر! تم ٹھیک ہو۔" پرنس ایک ہاتھ دروازے پہ ٹکا کر فون کان سے لگا چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" سامنے سے جواب سن وہ مسکرایا اور پھر دوسری جانب جا کر دروازہ کھولا اور سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

گردن گھما کر اسفار کو دیکھا جو آنکھیں مندے ہوئے تھا۔

"کیا ہوا اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے ایک اور کامیابی تم نے حاصل کر لی پھر اداس کیوں ہو۔" پرنس اس کی جانب گھوم گیا تھا۔

"میں نے نہیں ہم نے حاصل کی ہے۔" اسفار نے ہاتھ ہوا میں اٹھایا تو پرنس نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا

New Era Magazine

"اداس نہیں ہوں من کی یاد آ رہی ہے۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرایا پھر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر سسک اٹھا۔

"تم واقع ہی پاگل ہو جب ملن کی رات آ رہی ہے تو تڑپ کیوں رہے ہو۔" پرنس نے اس کے ہاتھوں کو چہرے سے جدا کیا اور تھوڑا جھک اس کے آنسوں صاف کئے۔

"خوشی بہت ہو رہی ہے۔ کتنا سفر تہہ کیا.... کتنا تھکا یا خود کو آخر روحہ کے قاتلوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اب میں من کا ہوں۔" وہ سر پھر سے سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مند چکا تھا۔

"وہ مجھ میں مجھ سے زیادہ ہے اور میں اس میں۔ بچپن سے ہی ہمارا ایک ایسا رشتہ رہا ہے جو بہت انمول تھا ایک دوسرے کی خوشی کا خیال، دکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا۔" وہ گردن گھما کر سر وہاں ہی رکھے پرنس کو دیکھنے لگا۔

"اس نے مجھ سے محبت کی ہے بچپن سے ہی پر وہ خود بھی نہیں جانتی۔ میں نے اسے کہا کہ میں تھک چکا ہوں پتا ہے۔" وہ اب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

پرنس اسے مسکرا کر دیکھتا رہا آج وہ الگ ہی اسفی لگ رہا تھا۔

"پتا ہے اس نے بھی کچھ دن بعد میرے ہار ماننے کے ساتھ ہی ہار مان لی۔ کہنے لگی میں بھی تھک چکی ہوں ایس پی۔" وہ رونے اور ہنسنے کے درمیان بتا رہا تھا۔

کبھی کبھی جب انسان کو خوشیاں ملتی ہیں تو وہ سمجھ نہیں پاتا کہ ہنسے یا روئے یہ ہی حال اسفار کا تھا اس نے روح کے قاتلوں کو ختم کر سکون پا لیا تھا۔

"اب تم جاؤ اسفی! بھابھی کو مزید انتظار مت کرواؤ زیادہ انتظار بھی اچھا نہیں ہوتا۔" وہ اس کے شانے پہ تھپکی دے کر بولا اور پھر نیچے اتر گیا۔

"ٹیک کیئر۔" اسفار بھی نیچے اترا اور اس کے گلے لگا۔

"تم بھی اپنا خیال رکھنا۔" اس نے اسفار کے بال بگاڑے تو وہ ہنس دیا پھر پرنس مڑ گیا جب وہ گاڑی کے پاس پہنچا تو مڑ کر اسفار کو دیکھا پھر دونوں نے بائے کے لیے ہاتھ ہلایا۔

اسفار موبائل میں بیٹھ واپس لوٹ گیا اور وہ بھی اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

****

وہ کوٹ کو ایک ہاتھ سے پکڑے شانے پہ ٹکائے دروازے کے سامنے کھڑا تھا ہونٹ مسکرا رہے تھے۔ وہ جیت چکا تھا وہ اپنا فرض بھی نبھا چکا تھا اب محبت نبھانی باقی تھی۔

"آج کی رات میری زندگی بدلنے والی ہے۔ آج کا چاند میرے آنگن میں خوشیوں کی بوچھاڑ کر کے جائے گا۔" اس نے گھڑی پہ نظریں دوڑائیں تین پینتالیس کا وقت تھا۔

New Era Magazine

"بہت انتظار کرواتا ہوں نہ تمہیں؟یقین مانو یہ آخری بار انتظار تم نے کیا ہے۔ کیونکہ میں آدھا اُدھورا تمہارا نہیں ہونا چاہتا تھا۔" وہ ڈور بیل پہ ہاتھ رکھ چکا تھا۔اس کے ہونٹ بار بار مسکرا رہے تھے چہرہ نکھرا نکھرا سا تھا۔

"اگر اس نے میرا انتظار نہ کیا ہوا تو؟"اس کا ہاتھ ڈور بیل سے اٹھ چکا تھا۔

وہ کوٹ پہن دروازے کے ابھرے ہوئے حصوں پر پاؤں رکھ چڑھنے لگا۔

بغیر آواز کئے وہ اندرونی جانب اترا اور چوروں کی طرح پاؤں رکھتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ وا تھا۔

اس نے بغیر آواز کئے دروازہ کھولا پھر اسی انداز میں بند کیا اور کنڈی لگا دی۔

ہاتھ سے ٹٹول کر بورڈ ڈھونڈا جیسے ہی کمرے میں روشنی ہوئی وہ حقا بقا کھڑا رہ گیا۔

پہلی نظر بیڈ پہ گئی تھی جو سجا ہوا تھا اور اس پہ لال غرارے میں ملبوس مار واجو سر بیڈ کی پشت سے ٹکائے ٹانگیں سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔ سیلکی سٹریٹ بال چہرے کو چھو رہے تھے لمبی پلکیں رخساروں پہ جھکی ہوئی تھیں۔لائٹ ریڈ لپ اسٹک سے سجے باریک ہونٹ اور ان کو چھو رہی نوز پن پیشانی پہ سجی ماتھا پٹی ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں جھمکے۔ سولہ سنگھار کیے وہ کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔اسفار آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ پہ بیٹھ گیا نظریں ابھی بھی من کے چہرے پہ ٹکی ہوئی تھیں۔اب جا اس نے

نگاہیں موڑ بیڈ پر ہاتھ مارا اور گلاب کی قدرے مرجھائی ہوئی پتیاں اٹھالیں۔

"آج پھر میں نے تمہیں ہرٹ کیا۔آج پھر اپنی دلہن کو انتظار کروایا۔" وہ شرمندہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

جانے انجانے میں وہ من کی دل آزاری کر جاتا تھا پر آج اسے دکھ ہو رہا تھا۔

"میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں من! اسی لیے میں تمہارے پاس آدھا اُدھورا نہیں آنا چاہتا تھا۔میں چاہتا ہوں میں مکمل طور پہ من کا ہو جاؤں۔اور آج میں ہر لحاظ سے تمہارا ہوں۔ایم سوری اب میں تمہیں کبھی انتظار نہیں کرواؤں گا۔" وہ مدھم آواز میں بولا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ابھی مڑا ہی تھا کہ چھن چھن کے ساتھ ہی اس کی کلائی پہ نازک سا ہاتھ آٹھہرا۔اس نے مڑ کر دیکھا۔

"ہمیشہ تم اپنی کہہ جاتے ہو کبھی میری بھی سن لیا کرو۔" وہ خمار آلودہ نگاہوں سے بھی شکوہ کر رہی تھی اسفار اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پہ۔" وہ نظریں جھکائے معصومیت سے بولا۔

مار وا کچھ نہ بولی بس اسے تکتی رہ گئی۔

اسفار نے گردن گھما کر اسے دیکھا تو وہ ہڑبڑا کر نظریں جھکا گئی۔

"آج کچھ خاص بات" وہ شوز اتارنے کے لیے جُھکا اور مسکراہٹ چھپا بولا

New Era Magazine

ماروا نے نفی میں سر ہلایا۔

اور بیڈ سے اتر وارڈروب کی جانب بڑھ گئی سفید کرتا پجامہ نکال اس کی جانب بڑھا دیا۔

وہ مسکرایا اور اس کے ہاتھ سے ڈریس پکڑ واشروم گھس گیا۔ وہ ہونٹ کاٹتی ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی آنسوؤں پہ ضبط کرتی بیڈ پہ بیٹھ گئی دونو ہاتھوں سے بیڈ شیٹ تھام وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی پر آنسو رکے نہیں۔

"من! ایک سٹرانگ کافی ملے گی بہت تھک چکا ہوں۔" کچھ دیر بعد وہ واپس آیا اور ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا برش کرتے وقت بولا۔

ماروا چپ چاپ آنسو صاف کرتی نظریں جھکائے کمرے سے نکل گئی۔

وہ بیڈ پہ جا بیٹھا سفید پیروں کو لال گلاب کی پنکھڑیوں نے چوم لیا تھا اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ کشن گود میں رکھ سر بیڈ کی پشت سے ٹکا مسکراتا گیا۔

دروازے کے کھلنے کی آواز پہ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا وہ کافی کا مگ دونوں ہاتھوں میں تھامے نظریں جھکائے آ رہی تھی ایک طرف شانے پہ بکھرے بال تھوڑے تھوڑے چہرے کو چھو رہے تھے۔

پلکیں نم تھیں۔

اسفار کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

New Era Magazine

"یہ لیں۔" وہ کافی کا مگ آگے بڑھا کر بولی۔

"یہاں بیٹھو۔" اسفار نے کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اس کا ہاتھ تھام اپنے پاس بیٹھا لیا۔

"من! ایم سوری۔ میں نے تمہیں بہت...." اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا من نے اس کے شانے پہ سر ٹکا لیا اور بلک بلک رونے لگی۔

"خان! آپ بہت ظالم انسان ہیں۔ آپ کو میری کوئی فکر نہیں ہے۔" وہ اس کے کرتے کو مٹھی میں دبا چکی تھی اور اب جھنجوڑ جھنجوڑ کر شکوہ کر رہی تھی۔

"ایم سوری۔ من! مجھے تمہاری فکر ہے۔ میں تمہارے پاس آگیا ہوں صرف تمہارا بن کے۔" وہ اس کے شانوں پہ باہیں پھیلا کر بولا پھر اس کے اپنے سینے پہ رکھے ہوئے ہاتھ کو تھام لیا۔

وہ دونوں بدلے تھے محبت بھی بدلی تھی، رشتہ بھی بدلا تھا۔

"خان! آج کے بعد میں آپ کا انتظار نہیں کروں گی۔" وہ بھرائی آواز میں ضدی انداز میں بولی۔

"جانِ خان! آئندہ ہم آپ کو شکوے کا موقع نہیں دیں گے۔" وہ شرارت سے بولا۔

"اب رونا بند کرو من! وقت کے ساتھ اتنا بھی نہیں بدلو کہ میرا کرتا گندہ کر دو۔" وہ

اس کا سر سرہانے پہ رکھ آنسوں صاف کرنے لگا۔

ماروا جھنپ گئی۔

"من! کہہ دو نہ کہ تم مجھے بے انتہا محبت کرتی ہو۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"آج کوئی لیکچر ہی دے دو۔ کچھ بولو نہ۔" وہ بے تابی سے بولا۔

اس بار بھی وہ کچھ نہ بول پائی۔

"اچھا پھر آج مجھے "خ" کی جگہ "ج" لگا کر دیکھا دو۔" وہ شرارت سے بھرے لہجے میں بولا تو ماروا شرما کر اس کے سینے میں چھپ گئی۔

اسفار کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

اور اس نے من کو اپنے مضبوط احصار میں لے لیا۔

جاتے ہوئے چاند نے کھڑکی سے روشنی ان دونوں پہ نچھاور کی تھی۔

یہ بدلا روپ دونوں کے دلوں میں روشنی بھر گیا تھا۔

****

"سمیر! نیچے آؤ۔" اسفار کی بارعب آواز سن سمیر سیڑھیاں تیز رفتار سے اترتا ہال میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسفار نے پکڑ اسے مارنا شروع کر دیا۔

"کیا بات ہے بھائی! آپ.... آپ۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ایک اور پنچ اس کے منہ پہ آیا۔

سب لوگ ہال میں جمع ہو گئے تھے جٹ ہاؤس کا ہال بھر گیا تھا۔

"بھائی! پلیز اسے چھوڑ دیں۔" صباء بار بار اسفار کو روک رہی تھی پر وہ کچھ سننے کو ہی تیار نہ تھا۔

"بول شہزادے..... تیری ہمت کیسے ہوئی یہ چاند چڑھانے کی؟" اس نے زمین پہ منہ کے بل لیٹے سمیر کو گریبان سے پکڑ کھڑا کیا۔

"ثمر بھائی! پلیز بھائی کو روکیں۔" صباء نے اس بار ثمر سے التجاء کی تھی۔

وہ رو رہی تھی سمیر کے جسم پہ لگ رہا ایک ایک زخم صباء کی روح کو زخمی کر رہا تھا۔

"اپنی عمر دیکھ اور کام دیکھ... تم نے ہمیں دھوکہ دیا۔ میری بہن کو دھوکہ دیا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔

اگر تم نے پہلے چاند چڑھا رکھا تھا تو صباء کی زندگی کیوں خراب کی؟" وہ اسے جھنجھوڑنے کے دوران بولا۔

"بھائی!....." صباء نے کچھ کہنا چاہا۔

"شیٹ اپ.... اس نواب صاحب نے اپنی گاڑی بیچ اپنی بیوی کو پیسے دیئے ہیں... تجھے

یونیورسٹی پڑھنے بھیجا تھا شادی کرنے نہیں۔"اس نے سمیر کے گریبان سے پکڑ سامنے

کیا اور

پھر ایک زور کا تھپڑ اس کی رخسار کو پیش کیا۔

وہاں سب افراد خاموش کھڑے تھے سوائے صباء کے جو بار بار اسفار کی جانب بڑھ رہی

تھی پر وہ اسے روک دیتا۔

آخر وہ ہلقان ہو کے گر گیا۔

"سمیر! آنکھیں کھولو۔"صباء تڑپ کر اس کے پاس آئی۔

"سمیر!"وہ ایک چیخ کے ساتھ بیڈ پہ اٹھ کر بیٹھ گئی ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو

نگاہیں دائیں جانب کسمسارہے سمیر پہ پڑیں۔

جو شیروانی میں ہی ملبوس تھا بڑا سکون تھا اس کے چہرے پہ۔

اس نے آنکھیں مند گہری سانس خارج کی۔

"خواب تھا شکر ہے میرے اللہ!"وہ لہنگے کو سنبھالتی نیچے اتری۔

"یا اللہ! سمیر کو کبھی کچھ نہ کرنا۔اور ایسا خواب مجھے بیدار کرنے کے لیے ہی آیا تا کہ

میں نماز قضاء نہ کر بیٹھوں۔"وہ دوپٹہ شانے پہ ٹکا کر بالوں کو ایک طرف سیٹ کرتی

گھوم کر سمیر تک گئی۔

محبت بھری نگاہ اس کے چہرے پہ ڈالی اور مسکراتی وارڈروب کی جانب بڑھ گئی ہلکے پھلکے کام والا لون کا سوٹ نکالا پھر سمیر کا کاٹن کا کرتا پجامہ نکال صوفے پہ رکھ ایک نظر سمیر پہ ڈالتی واشروم گھس گئی۔

کچھ دیر بعد وہ دوپٹے کو سر پہ لیتی باہر نکلی۔

"سمیر! اٹھ جائیں نماز ادا کر لیں۔" وہ اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ کر اس کا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی۔

وہ کسمسایا اور پھر کروٹ بدل آنکھیں ملتا اٹھ بیٹھا۔

"صبح بخیر وائفی۔" وہ اس کے ہاتھوں کو تھام بولا۔

"صبح بخیر۔" صبح نے اس کے ہاتھوں کو تھام آنکھوں سے لگایا اور پھر ہونٹوں سے لگا مسکرا کر بولی۔

"محبت.... آپ سے بہت زیادہ بہت زیادہ حد سے زیادہ محبت کرتا ہوں صبی!" وہ اس کے ہاتھ پہ ہونٹ رکھ بولا۔

"میں بھی۔" وہ شرماتے ہوئے بولی۔

اتنے میں فون کی بیل بجی۔

سمیر نے ہاتھ بڑھا فون اٹھایا۔

"عشاء کالنگ" سمیر زیر لب بڑبڑایا اور کال اٹھا کر لاؤڈ سپیکر پہ ڈال دی۔

"اسلام علیکم!" اس کی شوخ آواز ابھری۔

"وعلیکم السلام! بڑی خوش لگ رہی ہیں؟" سمیر نے مسکرا کر سوال کیا۔

"سمیر! میں آج ہر درد سے آزاد ہو گئی، آج میں ایک نئے سرے سے جیوں گی، میری ساری تکلیفیں ختم، آج میں بہت خوش ہوں سمیر!" وہ ہنستے ہنستے رونے لگی تھی سمیر نے نظریں اُٹھا کر صباء کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔

"یہ تو بتائیں خوش کیوں ہیں۔" سمیر سیدھا ہو بیٹھا۔

"منیب گجر کو ڈاکوؤں نے لوٹ مار کے درمیان جان سے ہی مار دیا۔" وہ اسی انداز میں بولی

صباء نے اور سمیر نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

خدا یوں بھی انصاف کرتا ہے۔

غلط کرنے والوں کو ایسی موت بھی نصیب ہوتی ہے۔

عشاء کچھ اور بھی بول رہی تھی۔

صباء نے سمیر کا ہاتھ دبایا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ عشاء کی خوشی میں ساتھ دے خود اٹھ کر نماز ادا کرنے کی غرض سے جائے نماز اٹھا لیا۔

New Era Magazine

سمیر کی نظریں صباء پہ تھی۔

"سچ تو یہ بھی ہوتا ہے کہ عورت دیوی کا روپ بھی ہوتی ہے۔ سچائی، محبت اور پاکیزگی کا روپ بھی ہوتی ہے۔" وہ مسکرا کر صباء کو دیکھ سوچتا رہا۔

صباء تب تک نماز کے لیے جائے نماز پہ کھڑی آنکھیں بند کئے عاجزی سے کھڑا تھی لب ہل رہے تھے۔

عشاء کچھ دیر بعد کال کاٹ گئی تو

وہ بالوں کو سنوارتا کپڑے اٹھاتا مسکراتا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

****

وہ گھوڑے گدھے بیچ ایسے سو رہا تھا کہ ہوش ہی نہ رہی۔

مارو اجو پولیس کی بارعب آوازیں جو میڈیا والوں کو روک رہے تھے رات والے دلالوں کی موت کی خبر عام ہو گئی تھی۔ اسی سلسلے میں میڈیا آج اس کے گھر پہنچ گئی تھی کیونکہ یہاں ہی وہ مل سکتا تھا انٹرویو کے لیے۔

وہ باہر کا شور سن کسمسار ہی تھی پر اسفار صاحب کی پکڑ ان کے ہاتھ پہ بہت مضبوط تھی۔

اس نے آنکھیں کھول خود سے کچھ فاصلے پہ سو رہے اسفار کو دیکھا کالے سلکی بال سفید پیشانی پہ تھے کالی گھنی پلکیں رخساروں پہ جھکی ہوئی تھیں۔ گلابی ہونٹ آپس میں ملے

New Era Magazine

ہوئے تھے۔

کالی بغیر آستینوں کی بانیان سے اس کے فولادی سرخ وسفید مسلز جھلک رہے تھے۔

"لوگ کہتے ہیں مرد سوئے ہوئے بڑے معصوم لگتے ہیں پر تم قاتل لگتے ہوا سفی!" وہ مدھم آواز میں ہمکلام تھی۔

پھر وہ دو انگلیوں سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اپنا سنہری ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے لگی

وہ اسے بیدار نہیں چاہتی تھی تبھی وہ بڑی احتیاط سے اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی ممکن حد تک کوشش کر رہی تھی۔

"اوہو... چھوڑیں۔" وہ دبی دبی آواز میں ہم کلام ہی تھی۔

"چھوڑنے کے لیے تو اتنی محنت نہیں کی نہ۔" وہ کسمسا کر سیدھا ہوا اور بوجھل، گھنمبر آواز میں بولتے ہی من کا ہاتھ ہونٹوں سے لگایا وہ اس کے اس عمل سے رد عمل کے طور پر شرم کے مارے سرخ تو ہوئی ہی تھی پر دل میں دھڑکنوں کا شور اتنا تھا کہ وہ سن پا رہی تھی۔

"تمہارا دل تمہیں میرے قریب آنے پہ اُکسا رہا ہے نہ۔" وہ پھر سے ویسے ہی بولا۔

من کی نظروں کے ساتھ ساتھ گردن بھی جھک گئی،اور حیا کے رنگ اس کے چہرے

پہ رقص کرنے لگے۔

"اسسس.....اسفی! ببب.... باہر شور سا لگ رہا ہے۔"وہ دھڑکنوں کو سنبھال بھی نہیں پا رہی تھی یہ کیفیت ہو رہی تھی کہ وہ تھرتھرا رہی تھی۔

اور اسفار اس کی یہ کیفیت انجوائے کر رہا تھا کیونکہ پہلی بار تو وہ ہیٹلر اس کی ریاست میں آ کر یوں ہڑبڑا رہی تھی۔

"باہر کے شور کو گولی مارو جانَ میری فکر کرلو۔"وہ کروٹ بدل اس دیکھنے لگا۔

اسفار نے اسے کھینچا تو وہ پھر سے تکئے پہ گر گئی۔ سیلکی بار چہرے کو چھو گئے۔

اسفار سر ہتھیلی پہ ٹکا مسکرا کر سر اٹھا اسے دیکھنے لگا۔ایک ہاتھ سے اپنے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو پیچھے کیا

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

ماروا ہڑبڑا کر اٹھنے لگی تو اس کے ہونٹوں نے اسفار کی پیشانی کو چھو لیا۔پر وہ غور دیئے بغیر تیزی سے بیڈ سے اتری اور بھاگتی ہوئی ادھر ادھر پھیلاؤ کو سمیٹنے لگی۔

اسفار اس کی کیفیت سے محضوظ ہوتا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

"صبح بخیر ماما!"وہ مسکرا کر ان کے گلے لگ گیا۔

"باہر میڈیا والے آئیں ہیں کل کی کامیابی کے متعلق تمہارا انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ باہر

New Era Magazine

رش تھا تو تمہارے پاپا نے شہزاد کو کال کر دی آئی جی نے بھی کال کی تھی تمہارے بابا کو مبارکباد پیش کر رہے تھے اتنا بڑا کام کیا ہے تم نے۔اور تمہارے دوست بھی باہر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" وہ فخریہ انداز میں مسکرا کر بولیں

"ان کو بھی صبح صبح اور کوئی کام نہیں ہے کیا۔اور ماں! آپ تو جانتی ہیں نہ کہ مجھے یہ اشتہار بازی کا کوئی شوق نہیں۔اپنی نیکی کو ضائع کیوں کروں سب کو بتا کر سب سے تعریفیں سن۔" وہ سنجیدگی سے بولا

"ٹھیک ہے میری جان! اللہ تمہیں مزید کامیابیاں عطا کرے۔"

"آہوں.... صرف مجھے نہیں میرے دوستوں کو بھی ہر قدم پہ جو میرے ساتھ ہوتے ہیں۔"

وہ مسکرا کر بولا اور ان کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

انہوں نے وہی عمل دوہرانا چاہا تو اس کے ماتھے پہ لگی لائٹ ریڈ لپ اسٹک دیکھ بے اختیار مسکرا دیں۔

ایک نظر شرمائی، گھبرائی، مار وا پہ ڈالی جو ابھی تک اسفار کے لمحس میں گم کبھی کشن یہاں تو کبھی وہاں رکھ رہی تھی۔اسفار نے بھی گردن گھما کر دیکھا اور اس کی یہ کیفیت دیکھ خجل سا ہو سر جھکانے لگا

"سدا خوش رہو۔سدا سُہاگن رہو۔" وہ آگے بڑھی اور ماروا کا منہ سر چوم مسکراتی اسے سینے سے لگا گئی۔

"اور بہت جلد مجھے دادی بننے کی خوشخبری سناؤ۔" وہ اسے خود سے الگ کرتی آنکھ دبا شرارت سے بولیں۔ماروا شرم سے لال ہونے لگی تو وہ ہنستی لوٹ گئیں۔

"جلدی نیچے آجاؤ۔" مسز فیضان نے اسفار کے شانے پہ تھپکی دے کر کہا۔اور کمرے سے نکل دروازہ بند کر کے چلی گئیں۔

"تو.....اب یہ داغ کیسا ہے؟ایک پولیس والے پہ سوٹ کر رہا ہے نہ؟" وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اسے پرانی بات یاد دلاتے ہوئے بولا۔جب حادثاتی طور پہ ایک دفع ارشا نے اس کی رخسار کو داغ دور کیا تھا۔

ماروا فٹ سے پلکیں اٹھا کر دیکھا تو لپ اسٹک کا نشان دیکھ خجل سی ہو گئی چہرہ گلابی پڑ گیا۔

"پر وہ اس دن لائبریری میں تو اس لڑکی کے ساتھ تم"....

"اوہ....میرے اللہ اتنے سال پہلے کی بات تمہیں آج بھی یاد ہے؟" وہ حیرانگی سے چلایا۔

"مجھے وہ دن نہیں بھولے جو آپ کے ساتھ اور روح کے ساتھ گزارے۔" وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی آج روحہ کا نام سن وہ پریشان نہیں ہوا تھا۔سکونت چھائی ہوئی تھی

New Era Magazine

اس کے چہرے پہ۔

"یہ آپ...." کچھ دیر وہ اسے یوں ہی دیکھتی رہی ہوش آنے پہ اپنے دوپٹے کا پلو اس کی جانب بڑھایا۔اور لپ اسٹک صاف کرنے کا اشارہ کیا۔

اسفار نے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"ابھی کچھ دیر پہلے شور تھا اور پانچ منٹ میں خاموشی چھا گئی کیسے۔" اس نے بات بدلی۔ اور بالوں کو جُوڑا شکل دے بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے لگی۔

"جتنے بھی یقر رکھے ہیں،سب کے سب توپ ہیں۔آگے خود ہی سمجھ جاؤ۔" وہ بولا تو لہجے میں فخر،غرور،محبت سب کچھ ہی تو تھا دوستوں کے لیے۔

"اب اس میں ان توپوں کا کیا کام؟" وہ ورڈروب سے اپنے اور اس کے کپڑے نکال بولی۔

"اور جب یار جگری ہوں تو پھر فکر ہی کیا۔" وہ سنگھار مرر کے سامنے کھڑا ٹیشو سے پیشانی صاف کرتے ہوئے بولا۔

"آپ کی باتیں سمجھ نہیں آ رہیں،بس اتنا سمجھ آتا ہے دوستوں سے کچھ زیادہ ہی محبت ہے۔اب جائیں اور فریش ہو جائیں۔" وہ اسے کالا کُرتا،پجامہ ساتھ دھاگے کی کڑھائی والی واسکٹ تھامتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

"کیا اب میں یہ ہی پہنتا رہوں گا ساری عمر؟"اس کا اشارہ کُرتے، پجامہ کی جانب تھا۔

"فلحال تو پہن لیں ناشتہ لے کر جانا ہے سمی، صبی کا۔"وہ احترام سے بولی۔

"من! ماما کیا کہ کر گئی ہیں سوچا اس بارے میں"وہ سینے پہ ہاتھ باندھے شرارت سے بولا۔

"خان! جائیں نہ۔"وہ خفیف ہوئی اس کو بازو سے تھام کر واشروم کی جانب دھکیل بولی۔

"تم "خ"کی جگہ "ج"لگا......"اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا من نے اس کا میز پہ پڑا ریوالور اٹھایا تو وہ واشروم میں گھس گیا۔

ماروا کا قہقہہ بلند ہوا۔

اتنے میں اسفار کے فون پہ میسجز کی آمد ہوئی۔

ماروا اپنے کپڑے رکھ بیڈ کی جانب بڑھی۔

غیر ارادہ طور پہ اس نے اسفی کا سمارٹ فون اٹھایا اور میسنجر کھول لیا۔

اے-کے کا میسج تھا

"جگر میں واپس جا رہا ہوں سوری میں آ نہیں سکا تمہارے ہاں ثمر نے بہت فوس کیا پر مجھے بہت جلد حویلی حاضری دینی ہے۔

اپنا خیال رکھنا، اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے۔ آمین۔

اوکے جگر پھر ملاقات ہو گی، اب کے لیے خدا حافظ۔ "

"کیا میں بھی روائتی بیویوں کی طرح اس کے فون کو چیک کرنے لگی۔" وہ فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھ بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے لگی۔

اسفار کی شیروانی کو اٹھا کر رکھنے لگی پھر بے اختیار اس نے سینے سے لگا لی۔

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں جج.....ج......

"خان"......" وہ خود کلامی کرتے ہوئے بھی شرما گئی۔

"کوشش اچھی تھی، چلو تم نے اظہارِ عشق تو کیا۔" وہ اپنے پیچھے اسفار کی آواز سن اس قدر اچھلی کہ اس سے ٹکرا گئی اس نے ٹاول بیڈ پہ اچھال کر اسے تھام لیا۔

"جب میں تمہارے آس پاس ہوں پھر میری خوشبوؤں سے دل مت بہلایا کرو۔" وہ شرارت سے بولا تو ماروا نے جھنپ کر سر جھکا لیا وہ قدم قدم چلتا چار قدم دور ہوا۔ پھر باہوں کو پھیلایا۔

"اپنی محبت کا

اظہار کر کچھ اس طرح

روح تک کو سکون مل جائے" وہ زیر لب بڑبڑایا تو ماروا نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر

New Era Magazine

پلکیں جھپکتے ہی وہ اس کی مضبوط باہوں میں سما گئی تھی۔

"میں محبت کرتی ہوں آپ سے بہت محبت اور میں تو تب سے آپ سے محبت کرتی ہوں جب سے آپ کو اپنے ساتھ پایا پر تب محبت کا مقام اور تھا، وہ مقام بھی مجھے قبول تھا، اور یہ مقام مجھے دل کی گہرائیوں سے قبول ہے...." اس قدر بھرپور اظہارِ عشق سے اس سرپھرے خان کے دل کو ٹھنڈک ملی تھی ہونٹوں کو جاندار مسکراہٹ چھو گئی

اور وہ مسکراتا گیا اور

اس نے من کے گرد اپنا احصار مضبوط بنایا۔

وہ بدل گئی تھی۔ محبت کے رنگ میں مکمل طور پہ رنگ چکی تھی۔

اسفار کی محبت کے رنگ میں جس رنگ کو وہ روحہ کے لیے سنبھال کر رکھتی تھی پر کل کس نے دیکھی ہے۔ جیسے آج وہ بدل گئی۔

کتنا سفر ان دونوں نے تہہ کیا جس سفر میں ناہموار راستے زیادہ تھے درد زیادہ تھا۔

آخر کو ایک منزل کو پہنچے۔

پر کل کس نے دیکھی ہے۔

کچھ سفر بہت کم ہوتے ہیں وہاں ختم ہی نہیں ہوتے جہاں ہم چاہتے ہیں۔

ابھی تو ان سے جوڑی گئی زندگیوں کے سفر باقی تھے تھکا دینے والے سفر۔

New Era Magazine

عشق اور سکون کی منزل کو پہنچنے والے سفر تو باقی تھے۔

سنو !

تیری، میری محبت کا!

ابھی سفر ختم نہیں ہوا!

ہاں ابھی بہت دشوار راستے تو باقی ہیں!

ہاں تم جانتے ہو!

کچھ امکان دیکھنے باقی ہیں!

چاہیے وقت جیسا بھی ہو!

چاہیے تو دور ہو یا پاس ہو!

تیرا لمحس ہو یا،

تیری قربت کا احساس ہو!

پر میری محبت وہی رہے گی!

تیرے اُن وعدوں کو آزمانے کے

دن ابھی باقی ہیں!

کچھ نفرتیں
جو دل کو چیر جائیں گی!
کچھ محبتیں
جو خوں کے آنسوؤں رولائیں گی!
سنو!
تیری 'میری محبت کا،
ابھی سفر ختم نہیں ہوا!
از طیبہ چوہدری

****

وہ ٹھیک کہتی تھی نا محرم سے محبت نہیں کرنی چاہیے سکون نہیں ملتا۔

کیوں کہ سکون تو محرم کی آغوش میں ہی ہوتا ہے جو اس نے حاصل کیا تھا۔

New Era Magazine

خیر ابھی ایک سفر باقی ہے۔

ثمر کا سفر رانی تک پہنچنے کی منزل۔

من کے ننھیال اور ثمر کے باپ تک پہنچنے کا راستہ۔

پرنس کا راز۔

اور من کی ماں اور عثمان صاحب کا کیا رشتہ رہا تھا؟

مسٹر خان کون تھے۔؟

کیا پرنس اور اے_کے واقع ہی ایک شخص تھا

یا دو الگ؟

ان سب کے ساتھ اور بھی کہانیاں جڑیں گی

مشکلات سے، سسپنس، محبت، نفرتوں، جنونیت، عشق،

تجسّس، ان سب سے بھرپور ہو گا اگلا سفر

....

****

ختم شد

نوٹ

رہا تو ہی جانے حال میرا از طیبہ چوہدری پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔
نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی
غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

New Era Magazine